

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# مکتوبات امام ربانی

حضرت مجدد الف ثانی

الشیخ احمد سرہندی قدس سرہ

دفتر اول (۲۱-۱۲۲) حصہ دوم

مع

ترجمہ: مکتوبات شریف ☆ حواشی ☆ عبارات بین السطور

و

تخریج احادیث

آستانہ عالیہ حبیبیہ گجرات (شریف) پاکستان

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی

## ہدیہ تبریک

دفتر اول مکتوباتِ امامِ ربّانیؑ حصہ دوم

حضرت مجتہدِ دالہ ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز

تعمیر:- حضرت مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ پروردی ثم امرتوری

عکس نسخہ مطبوعہ:- "مطبع مجتہدی" امرتسر غزہ محرم ۱۳۲۷ھ

تراجم:- مکتوبات شریف ❁ حواشی ❁ عبارات بین السطور ، مع تخریج احادیث

مفوض

محمد فیاض صاحب

نام اعلیٰ

محمد فیاض صاحب

دستخط دہر

نام منظم

24-2-2007

مفوض

استاذانہ عالیہ حبیبیہ گجرات (شریف) پاکستان

مکتوب نمبر ۵۵ وہ دعا جو کسی کی غیر موجودگی میں کہا جائے وہ جلد مقبول ہوتی ہے (الوجود)  
مکتوب نمبر ۵۶ سید صاحب کے متعلق شیخ عبدالوہاب بخاری کا کوفہ صابر فرمایا۔ جلد کی طرف  
مکتوب نمبر ۱۱۸ ص ۱۸۱

ص ۱۶۱ مکتوب نمبر ۱۵۶ ص ۱۶۰

۲۴ اردو حقیقہ مکتوب نمبر ۶۹ - نجات دل سنت و جماعت کی متابعت پر رہنا ہے۔ امام ربانی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

پ  
محمد یونس

حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا

# دفتر اول مکتوبات امام ربانی رحمہ حصہ دوم

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ

سعادت طباعت

بفیض مجددانہ نیابت بر سعید ازل، نائب رسول، کوہ استقامت حبیب الرحمن، حضرت علی

و حضور قبلہ عالم حضرت مولانا **سید محمد حبیب اللہ شاہ** صاحب مدرسہ العزیز

برکت ظل اصالت :- خلف الصدق حضرت ماجزادہ سید محمد مسعود احمد صاحب انور حبیبی، نذالہ العالی

محمد افتخار حسین حبیبی

ترتیب و اہتمام :-

آستانہ عالیہ حبیبیہ گجرات (شریف) پاکستان

سوانح :- محبت حبیب، قرطاس لبیب، مسٹی بہ **حکیم سعید**

دفتر اول مکتوباتِ امام ربّانیؒ حصہ دوم

حضرت مجتہدِ دالْف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ السّامی

محشی و صحیح :- حضرت مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ پسروری ثم امرتسری

عکس نسخہ :- در مطبع ”مجتہد دی“ امرتسر غزہ محرم ۱۳۲۷ھ مطبوع گردید

از کتب خانہ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(مکتوبات شریف) :- حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحب

ترجمہ :-

(حواشی) :- صوفی محمد علی نقشبندی \* حافظ محمد اشرف مجددی

(دارالعلوم لاٹانہ فتح گڑھ سیالکوٹ) (مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ نور آباد سیالکوٹ)

تخریج احادیث :- ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی (ایسوسی ایٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ)

اسلوبِ تادیب :- ہر مکتوب شریف کے ”حواشی اور بین السطور“ عبارات کے تراجم بھی متعلقہ

مکتوب شریف کے اردو ترجمہ کے ساتھ ہی فارسی متن کے صفحات حصہ اور

علامات (س) کی مطابقت میں دیئے گئے ہیں۔

\* متن (فارسی) ۱..... تا ۱۲۴ صفحات \* تراجم (اردو) ۱۲۵..... تا ۳۱۱ صفحات

\* تخریج احادیث ۱..... تا ۱۰۸ صفحات۔ (مجموعی تعداد صفحات - ۲۵۰)

تاریخ اشاعت :- یکم رمضان المبارک ۱۳۲۷ھ۔

سعادتِ معاونت :- حاجی غلام رسول و حاجی خلیل احمد غنی عسہما پسران حاجی معراج دین رحمہ اللہ

ع. ملائے عام ہے یا رات نکتہ داں کیلئے ۔ ڈسک ضلع سیالکوٹ

مسکن اس مسکین نما نے داؤد حوڈا خاص پچانو تحصیل ضلع مملو خوشی تمیں حصن زمستان جانو

موضع  
پد سرور کوٹ سیال  
سرور سیال کوٹ

حسب ضابطہ جبری شد است

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَوَكَّلْتُ

بِاللَّهِ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي قُلُوبِكُمْ وَكَانَ اللَّهُ لَئِيمًا عَدِيمًا

بِفَضْلِ حَمَانِي وَأَمْدَادِ بَرَوَانِي مَا بَيْنَ بَيْنِي

حَصَّةٌ رُومٌ وَفَتْرٌ أَوَّلٌ

مَكْتُوبَاتُ مَالِكِ بْنِ

حَضْرَتِ مُحَمَّدِ الْفَتْحَانِي  
الشيخة أحمد بن هندی قدس سره

بِإِنْتِهَا مَوْجِ خَالِكَ نَوْرٍ أَحْمَدِ اللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَطْبَعُ مَكْتَبِ مَدِينَةِ مَكَّةَ الْمُطَبَّعِينَ

# ۱

## فہرست جدید کتاب مستطاب مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ عنہم از دفتر اول

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	مضمون کتاب	
۲	مکتوب چہل و یکم در ترغیب بتابعت سنت	۶	حدیث رجحان من الجهاد الا صغر الجہاد	۹	این حقیر نیز چہ گاہ مشرب توحید و جوی دشت
۳	در بیان آنکہ طریقت و حقیقت ہنمان	۷	اکابر و دیوان جہاد اصغر و اکبر	۱۰	سفارش بعضی از احباب
۴	شرعیات اندر میان علوم شرعیہ و صرفیہ	۸	بارادہ ترک اولی آن قدر نہست ویشانی است	۱۱	مکتوب چہل و چہارم در دوحی خیر البشر و
۵	در مقام صدیقیت مخالفت نیست	۹	میدہر کہ کار یک سالہ در یک عتاس میسر شود	۱۲	در بیان آنکہ صدقان شریعت او خیر الامم اند
۶	محمد رسول اللہ محبوب رب العالمین است	۱۰	در ہر چیز کہ اخلاق محبوب یافتہ سے شود	۱۳	و کمذبان آن بدترین بی آدم و در ترغیب بتابعت
۷	ہر چیز کہ خوب و مرغوب است بطوبی محبوب	۱۱	تبعیت محبوب محبوب می گردد کہیر ذائب عونی	۱۴	سنت او علیہ الصلوٰۃ والسلام
۸	میدہر کہ لذات حق تعالی فرمودہ آنکہ لعلی	۱۲	تختب کہ اللہ بیان این رمز است	۱۵	ذکر احادیث مدنیہ معززہ
۹	خلق عظیم و ملت اورا صراط مستقیم	۱۳	سفارش بعضی اداہل علم کثیر العیال	۱۶	الکرامۃ و المقاتیح یومئذ بیدی
۱۰	نخاندہ و ماسو کہ اورا داخل بل گردانیدہ	۱۴	مکتوب چہل و سوم در بیان آنکہ بہترین صیقلہا	۱۷	لولاہ لما خلقت اللہ سبحانہ الخالق و لما اظہر
۱۱	آن سرور فرمودہ خیر الہدی ہدی	۱۵	از ہر اسے زودون محبت غیر حق تعالی از کتب	۱۸	الرہوبیۃ
۱۲	محمد و نیز فرمودہ ادب حق ربی نا حسن	۱۶	ابتداء سنت است	۱۹	امر و ذمیل علم کہ سفر لہ بقصد حق حقیقت وین
۱۳	تادیبی	۱۷	آومی نازمانے کہ بتعدادت پرانکہ ہمتہ سبت	۲۰	باشد لعل کثیر میسیدارند
۱۴	بیان معنی شریعت و طریقت و حقیقت	۱۸	محرور است و خجور الخ	۲۱	اصحاب کھف این ہمہ درجات بذریعہ یک حسنہ یعنی
۱۵	باید و مثال	۱۹	سفارش بعضی از بزرگ زادگان	۲۲	ہجرت یافتند
۱۶	در اثنا و راه امور خلاف شریعت بنا بر سکر	۲۰	مکتوب چہل و دوم در بیان توحید شہودی و جوی	۲۳	متابعان آن سرور بوسطہ متابعت بر تہ مجربیت
۱۷	وقت ظاہری شود و چون اذان مقام	۲۱	و عدم مخالفت توحید شہودی با حق شرع و قدر و آوردن	۲۴	میرسند
۱۸	گذرانند و بھو آرنڈ آن مخالفت زائل شود	۲۲	اقوال مشایخ بزرگ بوردن او در مرتبہ یقین	۲۵	اگر ہجرت ظاہری میسر نہ شود ہجرت باطنی را کمال
۱۹	جمعی باحاطہ ذاتی از سکر قائل گشتہ اند	۲۳	فرق میان توحید و جوی و شہودی و بیان	۲۶	مرعی سے باید دشت با ایشان بے ایشان سے
۲۰	و علما باحاطہ علمی را علما اصولیاً تقریباً	۲۴	معنی ہر یکے اذان و ایضاً ہر دو بٹناسے	۲۷	باید بود
۲۱	اسحق کہ ذات او نقالی بیچون و بیچگون	۲۵	معنی قول حین بن منصور اناسحق و معنی قول	۲۸	مکتوب چہل و پنجم در بیان آنکہ جامعیت انسان
۲۲	است بیچ حکمے را بوی راہ نیست آنجب	۲۶	ابی زبیر بسطامی سبحانی	۲۹	ہم سبب کمال است و ہم سبب نقصان و در بیان
۲۳	حیرت است عونا وافی	۲۷	سوال و جواب	۳۰	فضائل رمضان شریف
۲۴	تقین اول کہ معبر بوجدت است و جمیع	۲۸	درین زمان بسیاری ازین طائفہ کہ بزیے	۳۱	درستان خدا با حمد اند
۲۵	امکانات ساریت	۲۹	صوفیان خود را و اسے نایند توحید و جوی را	۳۲	تعلق بدن خود از موالع معیت حق است بعد از
۲۶	ایجاد حقیقت نیست باید دانست کہ ذات	۳۰	اشائع ساخته اند و کمال اجز آن نمیدانند الخ	۳۳	انفصال ازین پیکر قریب و رقب است و انفصال
۲۷	تعالی و تقدس نزد علما اہل حق بیچون	۳۱	اقوال مشایخ نہاکہ بتوحید و جوی ناطق اند گل	۳۴	در انفصال
۲۸	و بیچگون است و ماسو کہ او ہر چہ است	۳۲	بران باید کرد کہ در ابتداہ اور مقام علم یقین آن	۳۵	آومی چنانکہ بحیثیت باطن محتاج است بحیثیت
۲۹	زائد است	۳۳	کلمات تکلم فرمودہ اند	۳۶	ظاہر سبب احتیاج وارد
۳۰	در مقام صدیقیت کہ اعلا سے مقام دلا	۳۴	سوال و جواب	۳۷	بہترین خلائق انسان است و بدترین جمیع موجودات
۳۱	است موافقت علوم باطن با علوم ظہریہ	۳۵	صاحب توحید و جوی از مقام یقین	۳۸	ہم او
۳۲	بجام و کمال متحقق است	۳۶	بہرہ ندارد	۳۹	محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام از نوع انسان و ابو جہل
۳۳	مقام نبوت فوق مقام صدیقیت است	۳۷	ایضاً جواب بٹناسے	۴۰	لعین نیز
۳۴	فرق میان علوم نبوی و صدیق باہام	۳۸	اکثر انبیاے زمان دست بدین توحید و جوی	۴۱	فضائل ماہ مبارک رمضان
۳۵	در جمیع مقامات کہ از صدیقیت و نبوت	۳۹	زودہ اند بعضی بتقلید بعضی بجز علم و بعضی	۴۲	مکتوب چہل و ششم در بیان آنکہ وجود باری تعالی
۳۶	اند قوسے از سکر است	۴۰	بعلم مستخرج بذوق و بعضی بالحد و زندقہ	۴۳	در وحدت او تعالی و نبوت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
۳۷	فرق دیگر در میان علم نبوی و صدیق بقطع	۴۱	طریقت و شریعت عین یکدیگر اند فرق اجال	۴۴	یکہ جمیع اجابہ بمعنی صلی اللہ علیہ وسلم بر می اند و لیکن
۳۸	وطن است	۴۲	و تفصیل است و ہند لال کشد	۴۵	بر تقدیر سلاستی مدکہ از امر حق معنوی
۳۹	بیان فوائد در ایفاء صفات نفس با وجود	۴۳	حضرت خواجہ ماجنہ گاہ مشرب توحید و جوی	۴۶	احتیاجے کہ نشاء آن وجود آفت است سبب است
۴۰	اطمینان	۴۴	داشتند اشکارا اذان گشتند	۴۷	جنگ ندارد
		۴۵	تصدیق این گزشتہ بتقل میان عبدالحق	۴۸	و تحصیل ایمان یقین نکرانہ مرض حق بنون ضروری آمد

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۱۷	یقین را بدون تزکیہ حاصل نمودن دشوار است	۲۱	دخول جنت و تخبیب از بار و استقامت با تیان شریعت		اما سو و مندند گشته
"	شکر این شریعت و ملت مانند منکر عداوت نباشد	"	است	۲۵	یک دام در اداسه زکوة بام شریعت در تخریب نفس سو و مندند تر است از هزار دینار که از پیش خود صرف کند
"	مقصود از سیر و سلوک تزکیہ و تصفیہ از آفات است	"	انبیاء علیہم السلام بشری و دعوت کرده اند بزرگترین خیرات سعی در ترویج شریعت است و احیای حکم از احکام آن	"	طعام خوردن و عیب ز نظر حکم شریعت نافع تر است از روزه سالها که از نزد خود باشد
۱۸	باجود آفات اگر ایمان است بحسب ظاهر است	"	کردن در راه خدا شرح کردن بر ابرو آن نیست	"	در رکعت نماز با دعا و سجده بهتر است از آنکه تمام شب بصلوة نافله قیام نماید و نماز با دعا و سجده او کند
"	بجدا تزکیہ نفس و اطمینان آن حقیقت ایمان صورت دارد و وجدانی سے گرد و از زوال محفوظ است	"	که مسئلہ از مسائل شرعیہ را در واج دادن اتفاق اولی را که بر کسی تأکید شریعت باشد درجه اولی است و اتفاق جلیلی بان نیت برابر خرج نکما است	"	تا نفس مزکی نشود و از ما خویاے مہتری پاک نگردد و نجات محال است
"	مکتوب چهل و ہفتم در نکات از قرن سابق	"	ترجم طالب العلم گرفتار بر صوفی و راسته	"	کلمہ طیبہ و تزکیہ نفس نافع است چون نفس در مقام سرکشی در اید تکرار این کلمہ تجدید ایمان باید نمود
"	که کفار استیلا پیدا کرده بودند و اہل اسلام خوار و بی اعتبار و در ترغیب بترتیب دین در ابتدا با دشانت	۲۵	صوفی مجموع الی الخلیق از برکے دعوت از مقام نبوت نصیبے دار و داخل علمائے شریعت است	۲۶	کلمہ تجدید ایمان باید نمود
"	بادشاہ نسبت بعالم در رنگ دل است نسبت	"	مکتوب چهل و نہم در ترغیب بجمع کردن دولت یعنی ظاہر را با احکام شرعیہ متجلی ساختن	۲۷	حدیث در فضیلت کلمہ طیبہ
"	بیدن صلاح با دشاہ صلاح عالم است و سواد فساد عالم	"	و باطن از گرفتاری ماردون حق بجانہ آزاد کردن	"	مکتوب پنجاہ و سیم در بیان آنکه اختلاف علماء رسو و موجب فساد عالم است
"	شکایت از زبونی اسلام در قرن ماضی	"	مکتوب پنجاہم در مذمت دنیاے دنیاے دنیا	"	علماء دیندار کہ از حب جاہ خالی باشند و مطلبی غیر از ترویج شریعت ندارند خود اقل قلیل اند
۱۹	امر و ذمہ توید زوال مانع دولت اسلام و بشارت	۲۲	دنیای ظاہر شیرین است و بصورت طراوت دارد و الخ	"	در قرن سابق اختلاف علماء عالم را در بلاغت
"	جلیوں بادشاہ اسلام بگوش خاص و عام رسیدہ اہل اسلام بر خود لازم دانستند کہ مہر و معاہدہ با او باشند	۲۳	اگر وصیت کرد کہ مال ہر الباقی زمانہ ببرد	۲۵	ہمچنانکہ خلاصی خلائق وابستہ بوجود علماء است
"	سابق ترین مدعا تین مسائل شرعیہ است و اظہار عقائد کلامیہ	"	بناہد سے باید داد	"	خسران عالم نیز با تیان مربوط است
"	این قسم امداد مخصوص بعلماء اہل حق است و صحبت علماء دنیا نیز ہر حال است و فساد ایشان فساد متعدی	"	سفارش در باب بعضی از مشایخ	"	بزرگے اہلسی را فرارغ وید سرکش پرسید گفت علماء این وقت کار مایکند
"	در قرن ماضی ہر بلاے کہ بر سر آمد از شومی این عجا بود یا دشاہان را از راه سے بزد مقتدایان بنقل و دولت علماء سو و اند	"	مکتوب پنجاہ و یکم در ترغیب بر ترویج شریعت	"	مکتوب پنجاہ و چہارم در بیان آنکہ اجتناب از صحبت مبتدع لازم است و بدترین فرق مبتدعہ شیعہ شنیعہ اند
"	اگر جہلاے صوفی نامے این زمانہ حکم علماء سو دارند	"	مکتوب پنجاہ و دوم در مذمت نفس امارہ و بیان مرض ذاتی او و علاج از انالہ آن	"	ہر کہ شکر آدمی بجانیا و در شکر خدا بجانیا و رسو فساد صحبت مبتدعہ زیادہ از فساد صحبت کافر است
"	مثل خود را مثل آن زائل سے الگا رود کہ لیسان چند منیدہ خود را در سبک خریداران حضرت یوسف ساختہ بود	"	بیان دعویے الوہیت و شکرست از نفس امارہ و عدم رضاے آن بے سعادت بشرکت نیز	۲۸	بدترین جمیع فرق مبتدعان جہاے اند کہ جہاے پیغمبر بغض دارند
"	برایکچہ مکتوب الیہ از ترویج شریعت	"	حدیث قدسی عادففسک الخ	"	بمقتضای اصحاب پیغمبر امدد تعالی در قرآن مجید کفار سے نامد
"	مکتوب چهل و ہشتم در ترغیب بترغیب علماء و طلبہ علوم	۲۷	تذہبیت نفس در حقیقت امداد کردن است	"	طعن در اصحاب طعن در قرآن و شریعت است مخالف حضرت امیر بر خطا بود اما این خطا خطا اجتنامی بود مخطی را یک در جہاے ثواب است
"	ذکر تقدیم طالب علمان بر صوفیان در نظر حکمت بسیار زیبا آمد	"	بیشمن خدا تعالی	"	بیزید بے دولت از اصحاب نیست در بد بختی او گرا سخن است
"	در تقدیم طالب علمان ترویج شریعت است	"	حدیث قدسی انکب بر یاد الخ	"	رحمہ توقف در لعن نیزید
۲۱	فرداے قیامت از شریعت خواہند پرسید	"	سہ طعون بودن و نیایے دنیاے فقر فقر محرمی گشت زیرا کہ الخ	۲۹ و ۳۰	شخصی بطل العہ نمودن کتب قطب زمان بندگی محمد و مہمانان
"	از تصرف نخواہند پرسید	"	مقدمہ و از بعثت انبیا و حکمت و تکلیفات شرعیہ تعجب و تخریب نفس امارہ است	"	
"		"	ایمان یک حکم از احکام شرعیہ و از انالہ ہوا سے نفسانی بہتر است از ریاضات و مجاہدہ ہزار سالہ کہ از نزد خود کردہ شود	"	
"		"	بہرمان وجوگیان و محب ہرہ تقصیر کرده اند	"	



نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۲۹	درین ایام این طائفہ براندیش یعنی سیدی مبارک غلو کرده اند	۳۳	خطر در خطر است مخالفتان اہل سنت منکرانند از رویت تفاسیر و فضیلت صحبت ایشان مخفی رفته و محروم اند از صحبت اہل بیت رسول	۳۸	مکتوب شخصیت و حکم در صحبت شیخ کامل در اجتناب از صحبت ناقص طلب بیشتر حصول مطلوب است اگر نخواہستند دادند او را خواست دولت طلب با نعمت عظمی است تا در ہر طرف مخالف اورت احترام از باید نمود
۳۰	مکتوب پنجاہ و ششم در سفارش بیدے	۳۴	بہتر از ابو بکرؓ اہلبیت در رنگ کشتی نوح اند و صحابہ در رنگ نجوم و بیان سبب آن	۳۹	بہتر از ابو بکرؓ اہلبیت در رنگ کشتی نوح اند و صحابہ در رنگ نجوم و بیان سبب آن
۳۱	مکتوب پنجاہ و ہفتم در نصیحت	۳۵	انکار از بعضی اصحاب انکار است مہر جمع را فضیلت صحبت پیغمبر بالاتر است از جمیع فضائل	۴۰	انکار از بعضی اصحاب انکار است مہر جمع را فضیلت صحبت پیغمبر بالاتر است از جمیع فضائل
۳۲	مکتوب پنجاہ و ہشتم در بیان انکار این راہ ہنگی ہفت گام است و شش گام نقش بندہ	۳۶	اویس قرنی بر تہ اذناسے صحابی زبیدہ ایمان صحابہ شہسودوی بود	۴۱	اویس قرنی بر تہ اذناسے صحابی زبیدہ ایمان صحابہ شہسودوی بود
۳۳	ابتداء از عالم امر اختیار نموده اند و طریق این بزرگواران طریق اصحاب کرام است	۳۷	منازعات و مشاجرات صحابہ بر محال صحیحہ معمول اند و خطا ایشان خطا و اجتہادی بود	۴۲	منازعات و مشاجرات صحابہ بر محال صحیحہ معمول اند و خطا ایشان خطا و اجتہادی بود
۳۴	انسانی و در قدم و در عالم خلق و در عالم امر در ہر گامے از گامہاے ہفت گانہ وہ ہر از حجب خرقی نمایند	۳۸	طریق اہل سنت خانی است از افرات و لفریط علم و عمل ستقاوت است از شرح و تحصیل انحصار کہ	۴۳	طریق اہل سنت خانی است از افرات و لفریط علم و عمل ستقاوت است از شرح و تحصیل انحصار کہ
۳۵	بگام اول تجلی افعال رومی بہد و بگام دوم تجلی صفات و بگام سوم شہر ذریع و تجلیات و انبیاء ائمہ	۳۹	بہر مجموع است مہر دور او بسنہ بطریق صوفیہ است	۴۴	بہر مجموع است مہر دور او بسنہ بطریق صوفیہ است
۳۶	نہایت دیگران در ہدایت ایشان مندرج است	۴۰	بے قطع سیر لے اند و بے تحقق سیر فی اند	۴۵	بے قطع سیر لے اند و بے تحقق سیر فی اند
۳۷	اصحاب کرام را در اول صحبت خیر البشرہ آن سیری شد کہ کمال اولیاء و در نہایت ہم کم دست و ہر	۴۱	از حقیقت اخلاص در است یعنی اخلاص در جمع اعمال اقوال	۴۶	از حقیقت اخلاص در است یعنی اخلاص در جمع اعمال اقوال
۳۸	از این مبارک رسیدند معاویہ فی فضل است	۴۲	اولیاء و اندہر چہ کسی ستمد بر حق ہل و ہلا میکنند	۴۷	اولیاء و اندہر چہ کسی ستمد بر حق ہل و ہلا میکنند
۳۹	یا ابن عبد العزیز گفت عنایار مینی اسب معاویہ ہر او پیغمبر بر اہل بیت ہنر است از ابن عبد العزیز قاصرے اگر کندین طائفہ را طعن تصور الخ	۴۳	فرق میان مخلص و مخلص	۴۸	فرق میان مخلص و مخلص
۴۰	مکتوب پنجاہ و نہم در بیان انکار آدمی را از ہر سے نجات ابدی از تہ چیز چارہ نیست و نجات بے اتباع اہل سنت متصور نہ و علم و عمل مستفاد از شریعت اند و اخلاص مشروط بسبب کمال طریق صوفیہ است و اخلاص مراد نیاراد جمیع حرکات و سکات است	۴۴	بیان نفع از علوم صوفیہ	۴۹	بیان نفع از علوم صوفیہ
۴۱	آدمی را از علم و عمل اخلاص عاریہ نیست و علم و تقسم است	۴۵	مکتوب شخصیت و ہجرت و ہجرت در بیان لذت و الم جسمانی و روحانی و تحریف بر تحمل مصائب و آلام جسمانی	۵۰	مکتوب شخصیت و ہجرت و ہجرت در بیان لذت و الم جسمانی و روحانی و تحریف بر تحمل مصائب و آلام جسمانی
۴۲	اگر از اتباع اہل سنت سہر مخالفت است	۴۶	دوام تو جہ کہ ما در صد و انہیم عبارت از یادوست است کہ نہایت عزیز کمال است	۵۱	دوام تو جہ کہ ما در صد و انہیم عبارت از یادوست است کہ نہایت عزیز کمال است

ممبر صفحہ	مضمون کتاب	ممبر صفحہ	مضمون کتاب	ممبر صفحہ	مضمون کتاب
۴۳	ہر چیز کے جسم اور ان لذت است روح رازان	۵۱	کہ اولیاد بہت را در نہایت النہایت شہد انان	۴۳	ہر چیز کے جسم اور ان لذت است روح رازان
"	المہست وبالعکس	"	صحت میدہد	"	المہست وبالعکس
"	درین نشادہ روح نیز حکم جسم پیدا کردہ در علم	۴۶	تاکل حضرت حمزہؓ بکبشہ ف صحبت ازولیں	"	درین نشادہ روح نیز حکم جسم پیدا کردہ در علم
"	کالا نعام	"	قرنی فضل است	"	کالا نعام
"	واسے ہزار واسے اگر روح ازین گرفتاری خلاص	"	ہنترین قرن قرن اصحاب است	"	واسے ہزار واسے اگر روح ازین گرفتاری خلاص
"	نشو و بوطن اصلی خود رجوع نہ نماید	"	عبادت بہتر است	"	نشو و بوطن اصلی خود رجوع نہ نماید
۴۴	از بیماری روح است کہ الم خور و لذت ولذت	۵۲	عبادت بہتر است	"	از بیماری روح است کہ الم خور و لذت ولذت
"	خورد المے انگارہ دورنگ صفرائی	"	سلسلہ حضرت خواجگان سلسلہ الذہب است	"	خورد المے انگارہ دورنگ صفرائی
۴۴	اگر در دنیا در دلم و مصیبت سے بود بچوے	"	مزیت این طریق بر طرق دیگران در رنگ شہیت	"	اگر در دنیا در دلم و مصیبت سے بود بچوے
"	نئے ازید	"	قرن اصحاب است بر سائر قرون	"	نئے ازید
"	تلخی حوادث در رنگ تلخی داروں سے نافع است	"	حضرت خواجہ نقشبند میفرمودند کہ افضلیا نیم	"	تلخی حوادث در رنگ تلخی داروں سے نافع است
"	در دعوتہا سے عامہ کہ طعام بے خلوص سے چوند	"	مکتوب شہیت و ہفتم در سفارش محاسبی	"	در دعوتہا سے عامہ کہ طعام بے خلوص سے چوند
"	بیشبکھی جامعیت از طعام خوران شکستگی	"	در اظہار حق نوسے از مرارت است اگر	"	بیشبکھی جامعیت از طعام خوران شکستگی
"	بول صاحب طعام حاصل میگردد و ہین شکستگی	"	بجسب شدت و ضعف متفاوت باشد	"	بول صاحب طعام حاصل میگردد و ہین شکستگی
"	ظلمت طعام را از اسے ناید در ہر صفت قبول	"	خیلے سعادتمندی سے باید کہ مرارت اظہار حق	"	ظلمت طعام را از اسے ناید در ہر صفت قبول
"	مے آرد	"	را در رنگ شہد بیا شام	"	مے آرد
"	عبادت عبارت از تذلل انکسار است	"	تعمیرات احوال از لوازم امکان است	"	عبادت عبارت از تذلل انکسار است
"	مقصود از خلقت انسانی خواری اوست علی	"	بیچارہ ممکن گاہے منلوب جلال است و گاہے	"	مقصود از خلقت انسانی خواری اوست علی
"	انحصار مسلمانان کہ دنیا سخن ایشان است	"	محکوم جمال	"	انحصار مسلمانان کہ دنیا سخن ایشان است
"	آوی را از مشق سخت گیتی چارہ نمود	"	تلب المؤمن باہن اصبعین من اصابع	"	آوی را از مشق سخت گیتی چارہ نمود
۴۵	مکتوب شہیت و ہفتم در تاسف بر ضعف	"	الرحمن الخ	"	مکتوب شہیت و ہفتم در تاسف بر ضعف
"	اسلام و تحریض بر تقویت اہل اسلام با جراہ	۴۹	مکتوب شہیت و ہفتم در بیان آنکہ تو ہنرمند	"	اسلام و تحریض بر تقویت اہل اسلام با جراہ
"	احکام	"	از ارباب غنا سے و بیدار است ننا از ارباب	"	احکام
"	حدیث الاسلام بدء غریبا الخ	"	فقر	"	حدیث الاسلام بدء غریبا الخ
"	غریب اسلام بحد سے رسیدہ کہ کفار بر ملاطعت	"	انکار نمودن بر مکتوب الیہ لفظ نمونہ می آید	"	غریب اسلام بحد سے رسیدہ کہ کفار بر ملاطعت
"	اسلام نمایند و مسلمانان از اجراء احکام اسلام	"	را	"	اسلام نمایند و مسلمانان از اجراء احکام اسلام
"	ممنوع اند	"	انقبیاء است از تکلف بری اند	"	ممنوع اند
"	بزرگبر است لایون احدکم حتی یقال عجبون	"	التکبر مع التکبر صدقہ	"	بزرگبر است لایون احدکم حتی یقال عجبون
"	از اصحاب کف غیر ہجرت علی دیگر نمایان	"	خواجہ نقشبند را شخصے گفت کہ تکبر بہت	"	از اصحاب کف غیر ہجرت علی دیگر نمایان
"	نیت	"	فرمودند کہ تکبرین از کبر یا ہی اوست	"	نیت
"	جماد قوی	"	حدیث رب اشعث الخ	"	جماد قوی
۴۶	قول خواجہ احرار کہ اگر من شہیتے کہ نہ شیخے	"	مقصود از آشنائی فقر اطلاق بر عیوب	"	قول خواجہ احرار کہ اگر من شہیتے کہ نہ شیخے
"	در عالم بدینیا بد امام کار دیگر فرمودہ اند و آن	"	مکتونہ است و ظہور در ذائل مخزونہ	"	در عالم بدینیا بد امام کار دیگر فرمودہ اند و آن
"	ترویج شہیت است	۵۰	مکتوب شہیت و ہفتم در بیان تواضع	"	ترویج شہیت است
"	حدیث من احب اخاه فلیسلم ایاہ	"	کہ موجب رفت است و در بیان آنکہ بجات	"	حدیث من احب اخاه فلیسلم ایاہ
۴۷	مکتوب شہیت و ہفتم در ماجی طریقیہ	"	و بہتہ بنا بہت اہل سنت است	"	مکتوب شہیت و ہفتم در ماجی طریقیہ
"	نقشبندیہ و بیان افضلیت بر دیگران	۵۱	مکتوب ہفتاوم در بیان آنکہ آدمی را	"	نقشبندیہ و بیان افضلیت بر دیگران
"	طریق حضرت خواجگان ہمینی بر اندراج نہایت	"	جامعیت او سبب بعد اوست چنان کہ	"	طریق حضرت خواجگان ہمینی بر اندراج نہایت
"	و بہدایت است	"	سبب قرب اوست	"	و بہدایت است
"	این طریق بعینہ طریق اصحاب کرام است	"	جامعیت سبب قرب است بواسطہ تمہیت	"	این طریق بعینہ طریق اصحاب کرام است
"	اصحاب کرام در اول صحبت خیر البشرین بر سبب	"	مرات و قابلیت ظہور بر جمیع اسما و صفات را	"	اصحاب کرام در اول صحبت خیر البشرین بر سبب



نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۶۴	اجتناب از محرم قوسم است قسمی بجهت حق است	۶۸	وصول باین دولت غلطی است با اتباع سید	۶۵	صلح بلده لاہور و برون آن بہتر از قطب ارشاد
"	تعلق دار و دو قسمی بجهت حق عباد و رعایت	"	اولین و آخرین است تا تمام خود را در شریعت	"	تبت بائر بلاد ہندوستان
"	قسم ثانی اہم تر است	"	گم گناز و بوسے زمین دولت نیابد	"	حدیث کا یزال طاقتہ من امتی
"	حدیث من کانت لہ مظلمة لآخیہ	"	با وجود مخالفت شریعت اگرچہ برابر سر موئے	"	ظاہرین الخ
"	من عرضہ اشقی الخ	"	باشد بالفرض اگر احوال و مواجید است دائل	"	سفارش بعضی از اصحاب
۶۵	صلح بلده لاہور و برون آن بہتر از قطب ارشاد	"	استدراج است	"	مکتوب ہفتاد و ہشتم در بیان آنکہ عبادت
"	تبت بائر بلاد ہندوستان	۷۱	حیوۃ چند روزہ را در مصیبت حق تعالیٰ	"	خدا سے بچوں کیسے گن گئے میسر شود
"	حدیث کا یزال طاقتہ من امتی	"	صرف نمود ورنہ چہ زندگیانی است و کد علم	"	عبادت خدا سے بچگون وقتے میسر شود کہ
"	ظاہرین الخ	"	با وجود علم حضور حق چہ بلا شد مسیح باک نمیکند	"	از زینت تمام ماسوسے آزاد شد و قبلہ توجہ
"	سفارش بعضی از اصحاب	"	بحکم حدیث مجدد ایمانکم الخ در ہر آنے	"	جزوات احدیت بیچ نامزد ویل بر صدق این توجہ
"	مکتوب ہفتاد و ہشتم در بیان آنکہ عبادت	۷۱	تجدد ایمان باید کرد۔	"	استواء انعام و ایلام است
"	خدا سے بچوں کیسے گن گئے میسر شود	"	حدیث ہلاک المستوفون	"	عبادت کے بر عبت و رعبت تعلق دار و فنی
"	عبادت خدا سے بچگون وقتے میسر شود کہ	"	قرصت را عنیت باید شمرد	"	آن عبادت عبادت نمود است حصول
۶۶	از زینت تمام ماسوسے آزاد شد و قبلہ توجہ	"	از در ویشانی کہ در شریعت قدم راں خود از دروازہ	"	این دولت الخ
"	جزوات احدیت بیچ نامزد ویل بر صدق این توجہ	"	عالم حقیقت نیک شناسا اندہ ہتہ باید طلبید	"	در ولایت رو بختی است و چون بہ نبوت خود
"	استواء انعام و ایلام است	"	و مدد سے با چہست تا عنایت حق از در توجہ	"	می آزند بہمان نور آزند و بہمان کمال پایا توجہ
"	عبادت کے بر عبت و رعبت تعلق دار و فنی	"	شان ظاہر شدہ بجانب خود کشد	"	خلق جمع سے کند
"	آن عبادت عبادت نمود است حصول	"	تا سر موئے راہ مخالفت شریعت کشادہ است	"	ازینجا بعضی گفتہ اند کہ ولایت نبی افضل است
"	این دولت الخ	"	محل خطر است تمام راہی مخالفت با مسدود و باید	"	از نبوت او۔
"	در ولایت رو بختی است و چون بہ نبوت خود	"	ساخت	"	شریعت پر غیر مناسب ولایت اور باشد
"	می آزند بہمان نور آزند و بہمان کمال پایا توجہ	"	اعتراض بر اہل اہل خصوصاً کہ ہم پیری و مردی	"	سؤل و جواب
"	خلق جمع سے کند	"	در میان باشد نیاید کرد و آنرا ہم قائل باید بشمرد	"	مکتوب ہفتاد و ہشتم در بیان سفر
"	ازینجا بعضی گفتہ اند کہ ولایت نبی افضل است	"	سفا دش بعضی از اصحاب	"	در وطن و سیر افتائی و انفسی اور در بیان آنکہ
"	از نبوت او۔	۷۲	مکتوب ہفتاد و نہم در بیان آنکہ این شریعت	"	حصول این ملت و بستہ با اتباع صاحب شریعت
"	شریعت پر غیر مناسب ولایت اور باشد	"	جامع شریعہ ما تقدم است	"	است۔ حب الوطن من الایمان نقد
"	سؤل و جواب	"	محمد صلی اللہ علیہ وآلہ جامع جمیع کمالات است	"	وقت است
"	مکتوب ہفتاد و ہشتم در بیان سفر	"	و صدقاتی است	"	سفر در وطن از اصول نقش بندہ بہ است چنانچہ
"	در وطن و سیر افتائی و انفسی اور در بیان آنکہ	"	قرآن مجید خلاصہ جمیع کتب سماوی است	"	این درین طریق ابتدا میسر سے کرد
"	حصول این ملت و بستہ با اتباع صاحب شریعت	"	شریعت آن سرور مذکورہ جمیع شریعہ ما تقدم است	"	جسے را اگر خواہند مجدد ب سالک گردانند
"	است۔ حب الوطن من الایمان نقد	"	و اعمال آن منتخب از اعمال شریعہ سابقہ	"	در سیر بیرونی می آند از ند و بعد از تمام آن
"	وقت است	"	و اعمال ملائکہ	"	در سیر نفسی۔
"	سفر در وطن از اصول نقش بندہ بہ است چنانچہ	"	تصدیق باین شریعت و اتیان با اعمال آن	"	
"	این درین طریق ابتدا میسر سے کرد	"	تصدیق جمیع شریعہ است و اتیان با اعمال آن	"	
"	جسے را اگر خواہند مجدد ب سالک گردانند	"	شریعت وہین است و جب غیرت این است	"	
"	در سیر بیرونی می آند از ند و بعد از تمام آن	"	کذب این شریعت و عدم اتیان با اعمال آن	"	
"	در سیر نفسی۔	"	کذب است مز جمیع شریعہ را و عدم اتیان	"	
		۷۳			

نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب		
۷۳	است عقل صحیح ہرگز تجویز نمیکند الخ از تو قیرے کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام خلفائے ملتہ را سیکردند چه جواب خواهند داد	۷۷	ہر چند ہر چه گفته شود از دوست نہ سخن بود لیکن چون آن سخن را نحوے از نہایت الخ المقصود شریعت و حقیقت از یکدیگر جدا نیستند فوق اجمال و تفصیل است و استدلال و کشف احکام و علوم کہ بموجب شریعت معلوم شدہ اند بعد از تحقق بحقیقت حق یقین تفصیل منکشف میگردد و تکلف علی از میان بر می خیزد	۷۸	با آنکہ گوئیم کہ قرآن جمع حضرت عثمان است الخ سوال نمودن شخصی از مجتہد شیعہ جواب آن در روز رحلت آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام سی و سه ہزار اصحاب حاضر بودند و بطوع و رغبت بحضرت صدیق بیعت کردند الخ	۸۰	مکتوب ہشتاد و ہشتم در بیان سلاطنتی قلب از مادون حق سبحانہ و تعالی آنچہ بر او شالازم است سلاطنتی قلب است از گرفتاری مادون حق و این بر تقدیر است کہ غیر او را بر دل گذرے نبود اگر چه ہزار سال حیات یابد
۷۴	و چه توقف حضرت امیر و ابتدا اختلافاتے کہ میان اصحاب واقع شدہ از ہوائے نفسانی نہ بود بلکہ منی بر اجتهاد است	۸۰	علامت وصول بحقیقت حق یقین مطابقت علوم آن مقام است بل علم شرعیہ تا سر موصل است دلیل است بر عدم وصول ہر خلا فیکہ شریعت در علم و عمل از ہر کہ واقع شدہ است منی بر سبک وقت است کہ در شانہ راہ باشد منتویان را صحیح است	۸۱	سفرش بعضی از اصحاب مکتوب ہشتاد و ہشتم در بیان آنکہ چه سعادست کہ دوستان حق کسی را قبول فرمانید ہم قوم کلایشقی جلیس ہم با جملہ صحبت ایشان را غنیمت شمردند	۸۱	مکتوب ہشتاد و ہشتم در بیان آنکہ چه نعمت است کہ کسی با ایمان و صلاح مؤمنی بیاید خود را سفید کردہ باشد و در جوانی خوف غلب یابد و در پیری رجا حدیث من شاب شنیبۃ فی الاسلام غفر لہ
۷۵	قول امام شافعی رحمہ اللہ تعالی سفرش بعضی از اصحاب مکتوب ہشتاد و ہشتم در بیان آنکہ چه اسلام و بیان ضعف و زہنی اسلام و مسلمانان تزوید یک بیک قرن است کہ زہنی اسلام نہ بجی قرار یافته کہ اہل کفر میخواستند کہ احکام اسلام بالکلیہ زائل گردند الخ	۸۱	در عبارت بعضی از مشایخ واقع است شریعت پرست حقیقت است و حقیقت نمر شریعت این عبارت ہر چند از بی استعانتی منکلم خبر میدہد لیکن تواند بود کہ مرادش آن باشد کہ محل الخ	۸۱	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ
۷۶	تذبح بقرة و رہند و ستان از عظم شمار اسلام دراستادار پادشاہت اگر مسلمانی سواج یافت نیہاوندہ کار بر مسلمانان بسیار شکل خواشد	۸۲	سفرش بعضی از اصحاب مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ
۷۷	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ
۷۸	قلب بے نیان ما سوائے حق جل و علا متصور نیست مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ
۷۹	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ
۸۰	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ	۸۲	مکتوب ہشتاد و نہم در عرابی آدمی را بکلم کل نفس ائقۃ الموت از ہر گاہ نیست بہرست شتاقان را تسل میبندند و اورا وسیلہ وصول دوست ہدوست میگردد الخ

صفحہ نمبر	مضمون کتاب	صفحہ نمبر	مضمون کتاب	صفحہ نمبر	
۸۳	مکتوب نو و دوم در بیان آنکہ تصحیح عقائد و ایمان اعمال صالحہ ہر دو جمل انداز پر ہے طیران عالم قدس و مقصود از اعمال تزکیہ نفس است	۸۷	ولایت است و ہر چہ از صحیح از مقام نبوت است بسطامیہ بکرا ابرہہ تفضیل میدہند شیخ بسطام گوید لوائی از فرمن لوائی محمد و بیان منشارانین قول	۸۹	نور ایمان را سلامت نگذارد اصول و جہتہ بحسب سیرہ میرساند و اصرار بر کبیرہ بکفر۔
"	تا نفس مز کے نشو و ایمان حقیقی میسر نہ شود سلا قلب وقتی تیسرے آید کہ فرضا اگر ہزار سال گذر نہ غیر را در دل گذرے نبود	۹۰	تزدین فقیر لثمال ابن عثمان دور از کار نہایند لا جرم نبوت افضل باشد از ولایت اگر چہ ولایت نبی باشد۔ پس صحیح فضل است از سکر۔ صحیح ہننا کہ عوام الناس را است از بحث خارج است صحیحے کہ تنفس سکر است البتہ افضل است از سکر	۹۰	مکتوب نو و دوم ہفتم در بیان آنکہ مقصود از عبادات با سرور و تحصیل یقین است ہر چہ آنکہ مقصود از خلقت انسانی ادای عبادت است مقصود از عبادت تحصیل یقین است کہ حقیقت ایمان است گویا ایمانے کہ قبل از ادای عبادت است صورت ایمان است نہ حقیقت آن
۸۴	پاسے استدلالیان چوبین بود پاسے چوبین سخت بنے نکین بود در ذکر کسب نہایت است با جناب ہر چند هیچ نہایت نیست لیکن یک قسم علائقہ دریا ذاکر مذکور پیدا می شود	۹۰	علوم شرعیہ سراسر صحت و مخالف آن علوم ہر چہ باشد از سکر است معنی حدیث لا یسعی ارضی ولا سماوی و لکن یسعی قلب عبدی المؤمن	۹۰	مقصود از فنا و بقا ہمین یقین است پس اگر از فنا فی اللہ بقا بمعنی دیگر خواہند کہ بحول تعلق دار و لحاد است
"	ذکر گوید کہ تا ترا جان است پاکی دل ز ذکر رحمان است	۹۱	مکتوب نو و ہشتم در شرح و تفسیر بر تالیفات شریعت بہترین اوقات را کہ عنفوان جوانی است در بہترین اعمال کہ طاعت مولی است باید صرف نمود	۹۱	قول ابراہیم بن شیبان در بیان معنی فنا و بقا فتاوی اللہ عبارت از فنا در عنایت اوست مکتوب نو و ہشتم در غیب بر فرق و ترک عنف با برادر ہر وہ اما حدیث شریفہ بقائے دنیا اندک است و عذاب آخرت شدید و دائمی عقل دور اندیش ما کار باید فرمود الخ
"	مکتوب نو و سوم در بیان آنکہ در جمیع اوقات بذکر الہی باید پرداخت	۹۲	از محرمات و مشہات اجتناب باید کرد و اداسے ذکوۃ بر تقدیر بفضایب نیز لازم است حق تعالی از کمال کرم خویش در تمام روز شپ پنج وقت از براسے عبادت معین ساخت و ذکوۃ ربیع عشر مقرر فرمود	۹۲	دوای عقل دور اندیش ما کار باید فرمود الخ
"	مکتوب نو و چہارم در بیان آنکہ آدمی را او تصحیح عقائد و ایمان اعمال چارہ نیست تا باین دو جناح طیران عالم قدس نماید	۹۳	حق تعالی از کمال کرم خویش در تمام روز شپ پنج وقت از براسے عبادت معین ساخت و ذکوۃ ربیع عشر مقرر فرمود	۹۳	مکتوب نو و ہشتم در غیب بر فرق و ترک عنف با برادر ہر وہ اما حدیث شریفہ بقائے دنیا اندک است و عذاب آخرت شدید و دائمی عقل دور اندیش ما کار باید فرمود الخ
۸۵	مکتوب نو و پنجم در بیان آنکہ آدمی شہادت است جامع و قلب او نیز بر صفت جانت مخلوق است و اقوال بعضی از مشائخ کہ در مرتبہ سکر و وسعت قلب واقع شدہ است	۹۴	دو گھڑی صرف طاعت نشود و از چہل سہم یک سہم بفقرا و ایتام باید	۹۴	مکتوب نو و نہم در جواب استفادے از کیفیت دوام نگاہی در جمیع آن با حالت نوم تمہید مقدمہ از براسے جواب این اشکال روح انسانی را پیش از تعلق با بن جسم راہ شرفی مسدود بود و لیکن استفادہ عروج در نہاد او موجود بود
"	محمول بر توجہات اندو آنکہ صحیح افضل است از سکر۔ حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورۃ قول بعضی از مشائخ اگر عرش را فنیہ در زاویہ قلب یافت اندازند بیچ محسوس نشود زیرا کہ الخ اما ارباب صحیح از مشائخ میدانند کہ این حکم معنی بر سکر است الخ	۹۵	امروز شیطان بفرور کرم و عفو خداوندی در بدانت و معاصی سے اندازد	۹۵	حق سبحان و تعالی آن جوہر نورانی را بان بکیر ظلمانی جمع فرمودہ و از براسے تحقق بین نظام میان ہر دو نسبت تعیش و اد
"	بیان منشاء غلطی اہل سکر در بیان وسعت قلب۔ و نیز از غلبہ سکر است	۹۶	دو دنیا عمل از بائش است دشمن و دوست مخلوط اند روز قیامت دشمن را از دوست جدا خواہند نمود و قرعہ رحمت بنام دوستان خواہند انداخت	۹۶	پس روح بوسطہ این نسبت ہی خورد از فراموش ساخت اللہ تعالی انبیا را ببعوث فرمود و بتول شان بخورد و عورت نمود و فن جمع فقہان از من لم یفر رأسہ فقد ضل
"	باید است ہر چہ از احکام سکر است از نظام	۹۸	طلبات معاصی عدم مبالغت با حکام شرعیہ	۹۸	جواب آن اشکال بعد تمہید مقدمہ

نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ
۹۸	تو بائیکا اجتماع روح و نفس پر است غفلت ظاہر عن غفلت باطن است و چون این انتظام غفلت پذیر و غفلت ظاہر در حضور باطن آتیر نکند و این را بمشالے واضح نموده اند	۰	در قرض بسود مجبوع است نہ زیادت	۱۰۶
۹۹	فراق در میان منتهی مرجوع للذیوة و مبتدی با آنکہ ہر دو متوجہ بخلق اند چہاں وجہ بیان نموده اند۔ اقوال مشائخ و تعیین مقام دعوت	۱۰۳	ہر عقدیکہ در و فضائل نیز رہا است	۱۰۷
۱۰۰	حدیث تمام عینای و کاینام قلبی حدیث لی مع اللہ وقت الخ	۱۰۳	حرمت رہا منقض قطعی ثابت شدہ است شامل است محتاج و غیر محتاج را	۱۰۸
۱۰۱	مکتوب صدمہ در جواب سوال از قول شیخ عبد الجبیر یعنی کہ خدا عالم الغیب نیست فقیر را تاب استماع امثال ابن سخنان اصلا نیست قائل اینہا ہر کہ باشد	۱۰۳	بسیار سے از روایات فقہیہ اعتماد را شایان نیست و مخالف است بر روایات کتب معتبرہ	۱۰۹
۱۰۲	مارا کلام محمد عربی در کار است نہ کلام محمد بن عربی مارا بنصر کار است نہ نفس الخ	۱۰۳	و اگر از محتاج عامتر گرفتہ شود پس مورد سے براسے حکم حرمت رہا پیدا نشود	۱۱۰
۱۰۳	نفسی علم غیب کردن اند سچا ندانی بحقیقت کذب است مرتحق را تعالی و تقدیر	۱۰۳	و بر تقدیر تسلیم عموم احتیاج گوئیم الخ	۱۱۱
۱۰۴	غیب را معنی دیگر گفتن از شاعتی بر ارد منصور اگر انا الحق گوید و بسطامی سجانی معذ و راند در غلبات احوال	۱۰۳	در روز کہ میت احتیاج میت مقصود بر کفن ساخته اند و طعاسے بر دعائیت نچتن دخل احتیاج نہ داشتہ اند	۱۱۲
۱۰۵	اگر متکلم این کلام ملامت خلق و لغزت اینہا مراد داشته باشد نیز قبیح است از برای ملامت را بہا بسیار است و چون در اول این کلام سخن کرده اند و استفسار نموده کہ سوائے را جوابے ایذا الخ	۱۰۳	طعام بر دعائیت نچتن از قرض بسود و خوردن آن حرام است	۱۱۳
۱۰۶	توجیہ اول مر قول شیخ عبد الجبیر یعنی را آنکہ بگفتہ اند الخ۔ توجیہ دیگر و ایراد و دشمنان آن توجیہ ثالث و اعتراض بر آن	۱۰۳	چرا کہبے ہشتیار کند کہ آخر بار کتاب ممنوع مبتلا باید شد۔ درین زمان بے شبہ پیدا نشود	۱۱۴
۱۰۷	مکتوب صدمہ حکیم در رد بر جامعہ کہ کالمان را ناقص تصور کرده زبان اعتراض و باز می نمایند۔ ہر اعتراضیکہ بر نفس در زمان امامگی دارند مسلم است اما بعد از حصول اطمینان مجال اعتراض نیست الخ	۱۰۳	حلال را حلال و نسنن و حرام را حرام دانستن در حلال و حرام قطعی است کہ انکار آن بکفر سے کشد۔ اہل ربیع بر خست امر نمی کنند	۱۱۵
۱۰۸	بسیار است کہ جالبان نفس مطمئنہ را آمادہ تصور کرده احکام امامگی اجرامی نمایند۔ کفار انبیاء را در رنگ سایر بشر دانستہ از کمالات نبوت انکار نموده اند	۱۰۳	و بعزیمت ولالت می نمایند	۱۱۶
۱۰۹	مکتوب صدمہ دوم در بیان آنکہ حرام	۱۰۳	مفتیان لا ہور استیجاب را دخل دادہ حکم حکمیت کرده اند الخ	۱۱۷
		۱۰۳	بہر حال ولایت فقیہیہ مجوز استفرض بسود است	۱۱۸
		۱۰۳	محتاج را نہ دیگران را	۱۱۹
		۱۰۳	اگر کسی گوید کہ محتاج دین طعام را شاید بنیت الخ گوئیم اگر استطاعت اطعام الخ	۱۲۰
		۱۰۳	اگر اقسام احتیاج ازین قبیل دیگر ہم پیدا شود بکتب فقہیہ مندرج شود	۱۲۱
		۱۰۳	مکتوب صدمہ و بیوم در بیان عافیت و طلب کردن قاضی از براسے سر منہ	۱۲۲
		۱۰۳	معنی عافیت سوائے معنی متبادر	۱۲۳
		۱۰۳	مکتوب صدمہ و چهارم در عزای یعنی ماتم پرسی۔ ہر چند مصیبتی کہ بسیدہ شدید است اما بندگیست غیر از رضی بودن از فعل مجملے چارہ نیست	۱۲۴
		۱۰۳	از براسے بودن نیامدہ اند از برای کار کردن آوردہ اند کار را بید کرد	۱۲۵
		۱۰۳	اگر کار کرد و رفت با دشاہ است الموت جسرو لویصل الجبیب ال الجبیب سوتی را بدعا و استغفار و تصدق امداد نماید	۱۲۶
		۱۰۳	حدیث ما المیت فی القبر الا کالغریق الخ	۱۲۷
		۱۰۳	مکتوب صدمہ و پنجم در بیان آنکہ بعضی تا از مرض بہ نشود و بیخ غذا سے اورا سو و عمدت آدمی تا برض قلبی مبتلا است سچ عبادتی اورا مانع نیست بلکہ مضر است	۱۲۸
		۱۰۳	حدیث رب قال للقران الخ	۱۲۹
		۱۰۳	حدیث رب صائم لیس له من صیامہ	۱۳۰
		۱۰۳	معنی قلبی عبارت از گرفتاری بغیر حق است	۱۳۱
		۱۰۳	ہر کسے ہر چیز بریکہ منخواہد بر آخود منخواہد پس فی الحقیقت معبود او ہر اسے اوست	۱۳۲
		۱۰۳	بر علماء حکما از ازالہ این مرض لازم است	۱۳۳
		۱۰۳	مکتوب صدمہ و ششم در بیان آنکہ محبت این طائفہ کہ مستفرغ بر معرفت ایشان است از اجل نعم خداوندیت	۱۳۴
		۱۰۳	شیخ الاسلام ہر وی میفرماید الہی چہیت کہ دوستان خود را کردی الخ	۱۳۵
		۱۰۳	بنفس این طائفہ سم قائل است	۱۳۶
		۱۰۳	شیخ الاسلام فرمود الہی ہر کہ خواہی بلاندازی اورا با ما در اندازی	۱۳۷
		۱۰۳	بے عنایات حق و خاصان حق	۱۳۸
		۱۰۳	گر خاک باشد سیاحتش ورق	۱۳۹
		۱۰۳	مکتوب صدمہ و ہفتم در جواب ہا و سوالہا	۱۴۰
		۱۰۳	سوال اول سبب چہیت کہ از اولیا رفتند من کرامات و خوارق بسیار ظہور میکرد بخلاف بزرگان این زمان	۱۴۱
		۱۰۳	جواب اگر مقصود ازین سوال الخ	۱۴۲
		۱۰۳	خوارق نہ از ارکان ولایت اند نہ از شرائط اکثریت خوارق بر فضیلت دلالت نمیکند	۱۴۳
		۱۰۳	توانند کہ از ولی اقرب ظہور خوارق اقل باشد	۱۴۴
		۱۰۳	و ادا بعد اکثر	۱۴۵
		۱۰۳	خوارق کہ از اولیا سے امت بطور آردہ	۱۴۶
		۱۰۳	از اصحاب کرام صدمہ حصہ بطور نیامدہ	۱۴۷
		۱۰۳	نظر بر ظہور خوارق از کوفتہ نظری است و دلیل بر تصور استعدا و تقلیدی	۱۴۸
		۱۰۳	شایان فیوض نبوت و ولایت جامعہ اند کہ استعدا	۱۴۹

نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۰۹	تقلید در ایشان غالب باشد بر قوت نظری ظهور خوارق از اکثر متقدمین در طول عمر زیادہ از پنج و شش نقل نہ کرده اند	۱۱۳	مکتوب صد و نهم در بیان سلامتی قلب نسیان او مرادون حق را بجا نہ	۱۱۹	از بعضی مشایخ در غلبہ بعضی از علوم متضادہ از سہ اہل سنت بطوریکہ آیند ایشان معذورند حکم مجتہد منطقی دارند حق بجانب علما اہل حق است علامت صحت کشف الہام مطابقت است با علوم علما و اہلسنت اگر سر مو مخالفت است از دائرہ صواب بیرون است
۱۱۰	سوال ووم در کشف القادش شیطان را اول یا شد یا نہ اگر مستند و ضوح کشف شیطان چگونہ استہ و اگر نیست سبب غلطی و الہامات چسیت	۱۱۴	ہم جو ملائحتی جلیسہم ہم جلساء اللہ	۱۱۶	مکتوب صد و سی و دوم در بیان فرق میان بندہ مبتدی و منتہی و در بیان آنکہ مشہود مجددی و ابتداء نیست الا از حق و توحید را شہود الہی خیال میکند ان اللہ خالق آدم علی صورتہ شہود حق بے حصول نمای مطلق تصور نیست فرق میان شہودین
۱۱۱	جواب سوال ووم تفصیل ہیچکس از القادش شیطان محفوظ نیست لیکن انبیاء و ابرار القادش تہمی سازند و اولیاء را این لازم نیست	۱۱۵	بہم می طردن و بہم بریزقون راس امر نفس باطنیہ گرفتاری قلب است با وون حق نہایت بی حیائی است محبت غیر حق را غالب ساختن محبت حق را منسوب بکہ مدوم گریا پندین مراد از الحیاء شعبتہ من الایمان	۱۱۸	مکتوب صد و چہارم در تخریص بر تہمت سید المرسلین فضیلت منوط بتابعت منت است و تیان فخریت مثلا خواب نیمروزی الخ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہم بعد فراغ از نماز صبح در صحابہ خود نگاہ کرد الخ اہل ضلالت مجاہدات بسیار کردہ اند بسبب عدم موافقت شریعت بے اعتبار اند مثل اہل ضلالت و اہل ہدایت
۱۱۲	سوال بیوم چون تصرف کرامات و تاثیرات استدراج در نمایش برابر اند مبتدی چگونہ شناسد کہ این ولی است و این دعوی جواب این سوال تفصیل تام معنی تخلاق با اخلاق اللہ تفصیل و بصیرت آن بایر او ہشکہ منتولہ از خواجہ محمد پارسا قدس سرہ خوارق منحصر در احیاء امانت نیست علوم معارف الہامیہ از اعظم آیات است علامت صحت علوم الہامیہ نقل قول حضرت خواجہ باقی باللہ در حق علوم حضرت جبرئیل کہ علوم شامہ صحیح است بیخ زشتی نیست کہ را خوبی بہرہ نیست بگفتا فلا نے چہ بدیکینہ نہ با من کہ بانفس خود میکنند	۱۱۷	مکتوب صد و یازدہم در بیان آنکہ توحید عبارت از تخلص قلب است از مادون حق بجا تا زمانیکہ دل را گرفتاری با سوسوی متحقق است از اہل توحید نیست و واحد گفتن در استن نزدیک اہل حصول از قبول است واحد استن کہ در ایمان معتبر است یعنی دیگر است فرق میان تصدیق با بانی و وجدانی جمعہ از مشایخ کہ درین باب سخن رانندہ اند از دور حالت خالی نیست	۱۱۹	مکتوب صد و شانزدهم در بیان آنکہ سلامتی قلب موقوف بر نسیان ماسوی است و دور منع از کثرت اشتغال با امور دنیوی بیان حد نسیان ماسوی کناسی در فقر بابت بہتر است از حد نشینی در غنا ہمگی نیست آن باشد کہ فقر و نامرادی زندگانی چند روزہ را بسر بردہ شود
۱۱۳	مکتوب صد و شصت و ششم در بیان آنکہ نبوت افضل از ولایت است بر عکس آنکہ گفته اند	۱۲۰	مکتوب صد و ہفتم در بیان آنکہ کلا نیست کہ بقائد اہل سنت متحقق گردیم باین اگر حال دو جد عطا فرمائید منت داریم والا ہن را کافی میدانیم حوال و مزاجیہ بدلی تحقق بحقیقت مستعد است اہل سنت جز تہذیب و اصلاح نیستند ایم	۱۲۱	مکتوب صد و ہشتم در بیان آنکہ من لم یملک عینہ فلیس الہا عبدہ در نہایت کار قلب را تہذیبی بحس نامد



نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۲۰	مشائخ طریقت مبتدی و متوسطہ و اعلیٰ از صحبت شیخ کمال تجویزہ فرمودہ اند	۱۲۱	حدیث ابن یومین احد گو حتی یقاتل انہ یجتونہ	۱۲۲	بیان نصیحت صحبت مکتوب صدر ولایت و حکم در بیان انکہ این راہ ہی کیفیت گام است
۱۲۱	از صحبت تاجیس بوجہ ابلغ اجتناب نمایند	۱۲۲	چون جنون آمد از تدبیر زن و فرزند فارغ گشت جمعیت این طائفہ در مادر ای جمعیت خلقت	۱۲۳	مکتوب صدر ولایت و دوم در غیب بر بلند ہستی و عدم التفات بہ روح در دست افتد
۱۲۲	صحبت میان مزل را غنیمت شمرند	۱۲۳	اگر فرغ خدا جمعیت خلائق این طائفہ را جمعیت بخشد ندانان جمعیت باید ترسید	۱۲۴	واقعات را چندان ہمت بار نہ نهند کہ بحال تاویل را میدان و سبب است از شمار خواب و خیال گول نشوند
۱۲۳	مکتوب صدر ولایت و پنجم در غیب صحبت شیخ مقتدا و در بیان انکہ گاہ است کہ کاملان بعضی از مردان ناقص را بواسطہ بعضی نیات اجازت تعلیم طریقت می نمایند	۱۲۴	مکتوب صدر ولایت و ششم در غیب جمعیت و ہند بدو اگر نہ ہند بجز جمعیت	۱۲۵	و عالی الہ و صحبہ اجمعین
۱۲۴	خواجہ عبدالصمد انصاری میفرمایند الہی ہر کرا خواہی بزرگدازی با ما در اندازی	۱۲۵	مکتوب صدر ولایت و ہفتم در غیب فردت بسیر در صحبت ارباب جمعیت صرف باید		
۱۲۵	این راہ دیوانگی سے خواہر				

# ہذا بصیرت لکاس

**بصیرت اول** حضرت امام ربانی قدس سرہ و راجع مکتوب میفرمایند - بآید دست کہ نشأ تفاوت علوم و معارف در رسال کہ از روشن بش  
بلکہ از ہر سالک کہ صا و ر شدہ است ہمین تفاوت حصول مقامات متفاوۃ است ہر مقام را علوم و معارف جداست و ہر حال را قال علیحدہ  
پس فی الحقیقت تدفع و تناقض در علوم نباشد در رنگ نسخ احکام شرعیہ است فلا تکن فی من المؤمنین بہ انتھی بہ حضرت مولانا عبدالصمد  
المعروف بشاہ علام علی نقشبندی مجددی دہلوی در رسالہ ششم سابعہ سیارہ نوشتہ اند - بانکہ در کلام الہی سبحانہ و کلام پیغمبری صلی علیہ و  
سلمتہ است کہ بی تاویل فہم در ان قاصر است و ہمچنین در کلام اولیا سخنما است کہ انجا تاویل باید نمود تا گمان نیک کہ ما موثرت از دست  
نزد و ہر تاویلی کہ در کلام اولیای کرام نمایند از علیہ سکر و تحدیث نعمت یا ترغیب طالبان یا عدم مساعدت الفاظ بمعانی آن در کلام  
حضرت مجدد و نیز جاری است - و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و سلم حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ شرح فارسی  
فتوح الغیب کہ کتابست نافع در سلوک و الایضاً طالبان از تصنیفات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ نوشتہ اند - گاہ اسرار  
و حقیقہ و علوم غامضہ بر قلوب عرفا و رومی شود و عبارت بان کفایت نمی کنند پس تسلیم و تقویض ان بعلم حضرت علیم مطلق سبحانہ باید نمود  
و زبان الکار نباید گشود - انتہی کلامہ الشریف -

**بصیرت دوم** حضرت مجدد و قدس سرہ در رسالہ مبارکہ معا و فرمودہ اند - این در روش روز و در حلقہ دیاران خود نوشتہ بود  
و نظر خیر ایماست خود داشت و این نظر غالب آمد بحدیکہ بخود را بے مناسبت تمام بان وضع می یافت درین اثنا حکم من تواضع للہ  
رحمۃ اللہ این در واقعا وہ را از خاک نڈت برداشتند و این بردا و سر او و روا و ہ کہ غفرت لک ولین قوتک بک ایست  
بخشید ترا کسی را کہ بر سیت تو روا نہ بسویم

بواسطة أوغير واسطة إلى يوم القيامة وتكرار باين معنی نواختند بجدیکه گنجایش رب نماند. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بِسْمِ اللَّهِ عَلَى ذَلِكَ حَمْدًا  
 كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يَحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ كَمَا يَحِبُّ بَعْدَ إِيَّانِ بَانِشَايِ  
 این واقعه مامور ساختند اگر باو شده بر در پیرزن بیاید تو ای خواجه سبقت کن. <sup>منقول از رساله سوره سوره</sup> إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ. <sup>است</sup>  
 حضرت شاه ولی الله رحمه الله بعد تحریر مناقب حضرت مجدد قدس سده نوشته اند لا یحببه الا من من ولا یفرضه  
 الا من اتفق. <sup>دوست ندارد اورا مگر مومن و دشمن غیر ذور</sup> و خواجه محمد ششم کشمی در برکات احمدیه نوشته وقتیکه حضرت خواجه <sup>بنی بانه</sup> رضی الله تعالی عنه اصحاب خود را  
 بجهت استفادہ از حضرت ایشان ترغیب نموده بفرستادہ اند یکی از منتثال امر شریف ایا نمود. در خواب می بیند  
 که آنحضرت صلی الله علیه و سلم خطبه در مدح ایشان میخواند میفرماید که مقبول میان احمد مقبول <sup>نوابندی</sup> ماست و مردود میان احمد مردود  
 ماست در لغو طات مولانا حضرت میرزا منظر جان جانان علیه الرضوان نوشته یکبار بجان جهان آراء سرور کائنات  
 علیه افضل الصلوات والتحيات مشرف شدم گویند در کنار آنحضرت برابر دراز کشیده ام و راحت نفس مبارک بمن میرسد  
 و این آشناسن تشنه شدم و پیرزادگان سهرندی در اینجا حاضر اند آنحضرت یکی را با آوردن آب امر نمودند بنده عرض کردم  
 یا رسول الله آنها پیرزادگان من اند فرمودند انتثال امر می نمایند پس عزیزے از آنها آب آورد من سیر خوردم. عرض کردم  
 یا رسول الله حضرت در حق مجدد الف ثانی چه میفرمایند. فرمودند مثل ایشان ورامت من دیگر گیت عرض کردم یا رسول  
 الله مکتوبات ایشان بنظر مبارک گذشته است فرمودند اگر چیزی یاد است بخوانید بنده این عبارت بعضی مکتوب ایشان  
 انه تعالى وراء الوراثة وراء الوراثة خواندم بسیار پسند نمودند و خطا فرمودند. فرمودند باز بخوانید باز این عبارت  
 عرض نمودم زیادہ تر تخمین نمودند و این حالت است او کشید. انتهی. و ایضا. جایکه پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم  
 قدم گذاشته است حضرت صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه در اینجا سر نهاده و حضرت صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه جایکه  
 قدم گذاشته حضرت مجدد رضی الله تعالی عنه در اینجا سر نهاده انتهی.

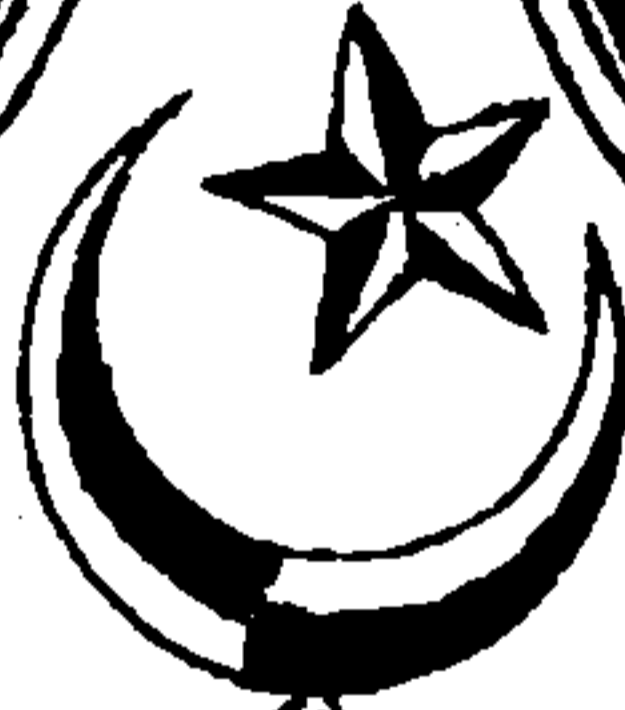
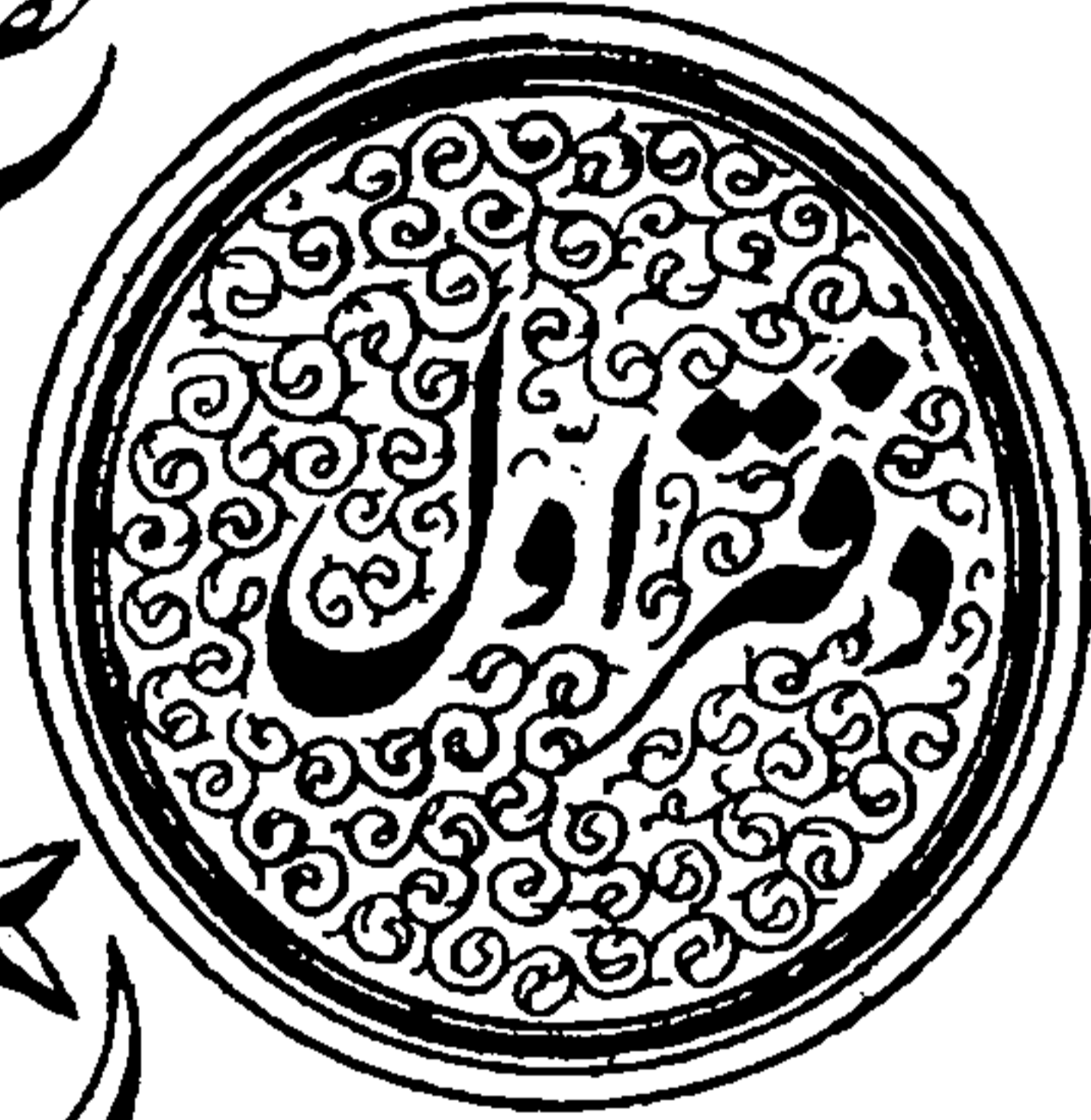
خاکسار نور احمد عفی عنہ سپروری ثم امرت سری چوک فرید سجد شیخ بڈھام حوم

تسب لولن رستم ۱۸۶۶ء جبرطری کنایه شد بلا اجازت محشی احد قصد طبع نہ فرمایند و ہر قدر نجات کہ مطلوب ہا از نشان بالا طلب فرمایند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



حصه دوم از



مطهر محمدی در سال ۱۳۱۸ هجری قمری





صفتش از غیر علی حدیثی نبوی  
الایمانش از حق  
و کلمات عباد  
و در این عالم  
فقط در بیان از خود  
بمقام اولی  
و اللهم صل علی  
صفتش

و دانسته آن صوفی است نزد این علماء و اهل با هوست و هم برین قیاس است قرب و بعیت می اتی  
و موافقت معارف باطن با علوم شریطیه هر تمام و کمال سجده که در حقیر و تقیر مجال مخالفت نماید در مقام  
صدیقیت است که بالاتر مقامات ولایت است و فوق مقام صدیقیت مقام نبوت علوم میگردد  
نبی را علیه السلام بطریق وحی آمده است صدیق را بطریق الهام منکشف گشته است  
در بیان این دو علم غیر از فرق وحی و الهام نیست پس مخالفت را چه مجال باشد و در مایه دون مقام  
صدیقیت هر مقامیکه باشد نخوی از سکر متحقق است صجواتم در مقام صدیقیت است پس و فرق  
و گیر در بیان این دو علوم آنست که در وحی قطع است و در الهام ظن زیرا که وحی بتوسط ملک است  
و ملائکه معصوم اند احتمال خطا در ایشان نیست و الهام اگر چه محل عالی دارد و آن قلب است و قلب از  
عالم امر است اما قلب را با عقل و نفس نخوی از تعلق متحقق است و نفس هر چند تیز کبیه مطمئن گشته  
است اما بعیت هر چه که مطمئن گردد هرگز صفات خود نداند و پس خطا را در آن موطن مجال  
پیدا شد باید و نیست که در ایفاء صفات نفس با وجود اطمینان او فوائد و منافع است اگر نفس بالکل  
از ظهور صفات خود ممنوع باشد راه ترقی تسد و میگردد روح را حکم ملک پیدا میشود و محسوس در مقام  
خود میگردد ترقی او بواسطه مخالفت نفس است اگر در نفس مخالفت نماید ترقی از کجا شود و سرور کائنات  
(علیه من الخیات آتمها و من التسلیمات امکنها) وقتیکه از جهاد و کفار رجعت می فرمودند  
می فرمودند **رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ** (جهاد نفس جهاد اکبر فرمودند و مخالفت  
درین موطن تبرک عزیمت اولست بلکه باراده آن ترک است **رَجَعْنَا مَنِ الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ** چنانچه در بیرون نفس  
و همان اراده آن قدرند است و پشیمانی و رجوع بجناب قدس خداوندی جل سلطانه دست  
می دهد که کار یکساله مثلاً در یک ساعت میسر میشود بر سه سال سخن رویم مقرر است در هر چیز که اخلاق و مشاغل  
محبوب یافته میشود آن چیز نیز به تبعیت محبوب میگرد و و بیان این رمز است در کرمی

اسکریستاده سلطان الخال  
و موقوفه الی...  
صفتش از غیر علی حدیثی نبوی  
الایمانش از حق  
و کلمات عباد  
و در این عالم  
فقط در بیان از خود  
بمقام اولی  
و اللهم صل علی  
صفتش

و در بیان این دو علم غیر از فرق وحی و الهام نیست پس مخالفت را چه مجال باشد و در مایه دون مقام  
صدیقیت هر مقامیکه باشد نخوی از سکر متحقق است صجواتم در مقام صدیقیت است پس و فرق  
و گیر در بیان این دو علوم آنست که در وحی قطع است و در الهام ظن زیرا که وحی بتوسط ملک است  
و ملائکه معصوم اند احتمال خطا در ایشان نیست و الهام اگر چه محل عالی دارد و آن قلب است و قلب از  
عالم امر است اما قلب را با عقل و نفس نخوی از تعلق متحقق است و نفس هر چند تیز کبیه مطمئن گشته  
است اما بعیت هر چه که مطمئن گردد هرگز صفات خود نداند و پس خطا را در آن موطن مجال  
پیدا شد باید و نیست که در ایفاء صفات نفس با وجود اطمینان او فوائد و منافع است اگر نفس بالکل  
از ظهور صفات خود ممنوع باشد راه ترقی تسد و میگردد روح را حکم ملک پیدا میشود و محسوس در مقام  
خود میگردد ترقی او بواسطه مخالفت نفس است اگر در نفس مخالفت نماید ترقی از کجا شود و سرور کائنات  
(علیه من الخیات آتمها و من التسلیمات امکنها) وقتیکه از جهاد و کفار رجعت می فرمودند  
می فرمودند **رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ** (جهاد نفس جهاد اکبر فرمودند و مخالفت  
درین موطن تبرک عزیمت اولست بلکه باراده آن ترک است **رَجَعْنَا مَنِ الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ** چنانچه در بیرون نفس  
و همان اراده آن قدرند است و پشیمانی و رجوع بجناب قدس خداوندی جل سلطانه دست  
می دهد که کار یکساله مثلاً در یک ساعت میسر میشود بر سه سال سخن رویم مقرر است در هر چیز که اخلاق و مشاغل  
محبوب یافته میشود آن چیز نیز به تبعیت محبوب میگرد و و بیان این رمز است در کرمی











بنا بر اینست که در این مقام که ما در آنجا هستیم و در این مقام که ما در آنجا هستیم و در این مقام که ما در آنجا هستیم

می کشاید و مدائنهات و احکام شرعیه میباید و باین معانله خوشوقت و خورشاند و آتیان  
 اوامر شرعیه اگر اعتراف دارند طفیلی میداند مقصود اصلی و رانی شریعت خیال میکنند  
 حاشا و کلا شمر حاشا و کلا نعوذ بالله سبحانه من هذا الاعتقاد السوء طریقت و شریعت علین یکدیگر اند  
 هر دو از مخالفت و میان ایشان واقع نیست فرق اجمال و تفصیل است و استدلال و  
 کشف هر چه مخالف شریعت است مردود است <sup>و الله</sup> کل حقیقه مرتبه الشریعه فهو من ندقه  
 شریعت را بر جا داشته طلب حقیقت نمودن کار مردانست <sup>و الله</sup> رزقنا الله سبحانه و ایتا کمال انتفا  
 علی متابعه سید البشر علیه و علی اله الصلوات و التسلیات و الخیات ظاهرا و باطنا معرفت  
 پناهی قبله گاهی حضرت خواجه ماقدم اسد تعالی سره چند گاه مشرب توحید وجودی داشتند و در  
 رسائل و مکتوبات خود آنرا اظهار میفرمودند اما آخر کار حق سبحانه و تعالی بحال عنایت خویش از آن مقام  
 ترقی آرزائی فرموده بشا براه انداخته از صیق این معرفت خلاصی داد میان عبد الحق که یک  
 از مخلصان ایشانند نقل کردند که پیش از مرض موت ایشان بیک هفته فرموده اند که مرا بعین  
 الیقین معلوم شد که توحید کوجه است تنگ شایراه دیگر است پیش ازین هم میدانستم اما اکنون  
 یقینی دیگر حاصل گشت و این حقیر نیز چند گاه در خدمت حضرت ایشان این مشرب توحید  
 داشت و مقدمات کشفیه در نایید این طریق بسیار لایح گشته بودند اما عنایت خداوندی جل  
 سلطانه ازان مقام گزرا نیده بمقامی که خواست مشرف گردانید زیاده برین موجب اطباب  
 است میان شیخ زکریا از پرگنه خود مکرر مینویسد نسبت نیار مندی با تائه علیه ایشان و اینها باند  
 از معانله کردی گری هر اسانند التجا و عتصام و در عالم حکمت بجناب قدس ایشان دارند بظاهر  
 ملاذی و بلجائی غیر از توجه عالی ندارند آمد و دارند که همچنانکه ایشان را نواخته اند تا آخر و شگبری  
 فرمایند و از گرگان حوادث محفوظ دارند از کمال آدب عرض داشت جرات نمی نمایند به فقیر رجوع نمود

در این مقام که ما در آنجا هستیم و در این مقام که ما در آنجا هستیم و در این مقام که ما در آنجا هستیم

در این مقام که ما در آنجا هستیم و در این مقام که ما در آنجا هستیم و در این مقام که ما در آنجا هستیم

در این مقام که ما در آنجا هستیم و در این مقام که ما در آنجا هستیم و در این مقام که ما در آنجا هستیم

مقام اول نقل از نفس خاص النور که ما در آنجا هستیم و در این مقام که ما در آنجا هستیم و در این مقام که ما در آنجا هستیم



عن قولنا الحمد لله  
مقول القمل  
عوبل مطوف  
على ما قبله من  
قولنا الحمد لله  
الله وهو  
الله الخ

وَأَوَّلُ مَنْ يَفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ فِيَوْمِ الْقِيَامَةِ  
لَهُ وَحَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
تَحْتَهُ أَدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَهُوَ الَّذِي  
قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
نَحْنُ الْأَخْرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا لَا يَرْفَعُهُ  
وَإِنَّا حَبِيبُ اللَّهِ وَأَنَا قَائِدُ  
الْمُرْسَلِينَ وَلَا فخرَ وَأَنَا خاتَمُ  
النَّبِيِّينَ وَلَا فخرَ وَأَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ — إِنَّ اللَّهَ  
خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ  
هَمَّتْ جَعَلَهُمْ فَرِيقَيْنِ  
فَجَعَلَنِي فِي أَحْسَنِ  
فِرْقَةٍ ثُمَّ جَعَلَهُمْ  
قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ  
قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ  
بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ  
بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا

تعالی وختین کسی است که شگافه کرده از وی  
تبر وختین شفاعت کننده است وختین  
کسی است که قبول کرده شود شفاعت و  
وختین کسی است که گوید در بهشت را پس  
حق تعالی برای وے واوست بر دارنده علم  
سائش حق جل و علاز و قیامت زیر علم وے است  
آوم وهر که جز اوست واوست علی الصلوة والسلام  
که فرموده است ما یم پسینان و ما یم پیشینان  
روز قیامت من گوینده ام گفتارے را میفانر  
و منم محبوب حق تعالی و منم کشته مرسلان ویت  
فخر و منم ختم کننده پیغامبران ویت فخر و منم  
محمد پسر عبدالمطلب بدستیکه خدا تعالی  
پیدا کرد خلق را پس گردانید مراد بهترین ایشان  
پس گردانید ایشان او گروه پس گردانید مراد فرقه  
که بهترین ایشانست پس گردانید ایشان را  
قبیلہ قبیلہ پس گردانید مراد بهترین قبایل  
گردانید ایشان اخانه خانه پس گردانید مراد  
بهترین خانهاے ایشان پس منم بهترین ایشان  
از روستے ذات و بهترین ایشان از روی خانه

از خود و علی علیه السلام  
در روز قیامت  
قوله الله  
منم محبوب حق تعالی  
و منم کشته مرسلان  
فخر و منم ختم کننده  
پیغامبران  
محمد پسر عبدالمطلب  
پیدا کرد خلق را  
پس گردانید ایشان  
او گروه پس گردانید  
ایشان را  
قبیلہ قبیلہ پس  
گردانید مراد بهترین  
قبایل  
گردانید ایشان  
اخوانه خانه پس  
گردانید مراد  
بهترین خانهاے  
ایشان پس منم  
بهترین ایشان  
از روستے ذات  
و بهترین ایشان  
از روی خانه

کتابت امام باقر

و منم محبوب حق تعالی  
و منم کشته مرسلان  
فخر و منم ختم کننده  
پیغامبران  
محمد پسر عبدالمطلب  
پیدا کرد خلق را  
پس گردانید ایشان  
او گروه پس گردانید  
ایشان را  
قبیلہ قبیلہ پس  
گردانید مراد بهترین  
قبایل  
گردانید ایشان  
اخوانه خانه پس  
گردانید مراد  
بهترین خانهاے  
ایشان پس منم  
بهترین ایشان  
از روستے ذات  
و بهترین ایشان  
از روی خانه

عنه و از این اشعار معلوم میگردد  
 اقامت بران توانند و عزت آرزوی  
 او شرف شفاعت آمده است ۱۲  
 و توفیق حقیقی است ۱۲  
 و توفیق حقیقی است ۱۲  
 و توفیق حقیقی است ۱۲  
 و توفیق حقیقی است ۱۲  
 و توفیق حقیقی است ۱۲  
 و توفیق حقیقی است ۱۲  
 و توفیق حقیقی است ۱۲  
 و توفیق حقیقی است ۱۲

است بوی آید که در سوره تو بوباره بیست و نهم واقع شده است یعنی صومالیان تحت ترانه ذکر و لائق است ۱۲ صلوة الله تعالی

وَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ حُرِّ وَجَا  
 اِذَا اِبْعَثْتُمْ وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَقَفْتُمْ  
 وَاَنَا خَطِيبُهُمْ اِذَا اتَّصَلْتُمْ  
 وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حَبَسْتُمْ  
 وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا يَلْسَنُوا  
 اَلْكَرَامَةَ وَاَلْمَفَاتِيحِ  
 يَوْمَ مَعْدِي وَاَلْوَاءِ الْحَمْدِ  
 يَوْمَ مَعْدِي وَاَنَا اَكْرَمُ  
 وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى سَرِيّ يَطُوفُ عَلٰى  
 اَلْفِ خَادِمٍ كَاَنْهٗمْ بَيْضٌ مَلَكُونَ  
 وَاِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ اِمَامَ  
 النَّبِيِّينَ وَاَخَطَبُهُمْ وَاَصْحَابَ  
 شَفَاعَتِهِمْ غَيْرِ فَرَسٍ لَوْ اَنَّهُ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ  
 سُبْحٰنَهُ الْخَلْقَ وَاَمَّا ظَرُّ الرُّبُوْبِيَّةِ وَاَكَا  
 نِبْيَا وَاَدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَ الطِّينِ -

و من نخستین مردم از روی بیرون آمدن و قتیکه  
 بر اینجهت شوند و منمک شده مردم و قتیکه بیایند  
 بدرگاه خدا تعالی و منم خطبه خواننده ایشان  
 و قتیکه خاموش شوند و منم که طلب کرده شود ازین  
 شفاعت و قتیکه جنس کرده شود و منم بشارت منده  
 ایشان از قتیکه نومید شوند بر برگردان و کلید  
 آن روز بدست من است و ایت شافعش  
 در آن روز بدست من است و منم گرامترین فرزندان  
 آدم نزد پروردگار خود که زمین گردند هر خد متکار  
 گویا آنان بر صفتها مکنون اند و چون باشد  
 روز قیامت بآدم امام پیغمبران و خطیبان  
 و خداوند شفاعت میان ایشان بغیر خود اگر  
 نمی بودی آنسر و بدستی نیافریدی خدا پاک خلق  
 را و بر اینیه ظاهر ساخته بوبیت خود او بود و علیه الصلوة  
 و السلام پیغمبر حالیکه آدم میان آب و گل بود -

منم نخستین مردم از روی بیرون آمدن و قتیکه بر اینجهت شوند و منمک شده مردم و قتیکه بیایند بدرگاه خدا تعالی و منم خطبه خواننده ایشان و قتیکه خاموش شوند و منم که طلب کرده شود ازین شفاعت و قتیکه جنس کرده شود و منم بشارت منده ایشان از قتیکه نومید شوند بر برگردان و کلید آن روز بدست من است و ایت شافعش در آن روز بدست من است و منم گرامترین فرزندان آدم نزد پروردگار خود که زمین گردند هر خد متکار گویا آنان بر صفتها مکنون اند و چون باشد روز قیامت بآدم امام پیغمبران و خطیبان و خداوند شفاعت میان ایشان بغیر خود اگر نمی بودی آنسر و بدستی نیافریدی خدا پاک خلق را و بر اینیه ظاهر ساخته بوبیت خود او بود و علیه الصلوة و السلام پیغمبر حالیکه آدم میان آب و گل بود -

شعر - مانند بعضیان کس در گروه که وار چنین سینه پیش رو به پس ناچار مصدقان  
 چنین پیغمبر است بشر علی الصلوة والسلام خیر الامم باشند گندم خلیفه ائمه آخرت  
 تقدیرت ایشانست و کذبان او علیه الصلوة والسلام بدترین بنی آدم الانعز  
 اشد کفرا و نفقا نشان حال ایشان است تا که ام صاحب دولت را با تباع

و منم نخستین مردم از روی بیرون آمدن و قتیکه بر اینجهت شوند و منمک شده مردم و قتیکه بیایند بدرگاه خدا تعالی و منم خطبه خواننده ایشان و قتیکه خاموش شوند و منم که طلب کرده شود ازین شفاعت و قتیکه جنس کرده شود و منم بشارت منده ایشان از قتیکه نومید شوند بر برگردان و کلید آن روز بدست من است و ایت شافعش در آن روز بدست من است و منم گرامترین فرزندان آدم نزد پروردگار خود که زمین گردند هر خد متکار گویا آنان بر صفتها مکنون اند و چون باشد روز قیامت بآدم امام پیغمبران و خطیبان و خداوند شفاعت میان ایشان بغیر خود اگر نمی بودی آنسر و بدستی نیافریدی خدا پاک خلق را و بر اینیه ظاهر ساخته بوبیت خود او بود و علیه الصلوة و السلام پیغمبر حالیکه آدم میان آب و گل بود -

سنت <sup>بسی</sup> سینه او بوازند و بتابعت شریعت <sup>رضیه</sup> او سرفراز سازند امروز عمل قلیل را که مقرون بتصدیق حقیقتی دین اوست علیه الصلوٰۃ <sup>و</sup> والسلام <sup>و</sup> عمل کثیر بر میدانند اصحاب کتف این همه درجات که یافتند بواسطه یک خسته است و آن هجرت بود از دشمنان حق سبحانه و تعالی بنور یقین ایمانی در وقت استیلاء معاویان مثل اسپایمان در وقت غلبه دشمنان و استیلاء مخالفان اگر اندک تر تردومی کنند آن قدر نمایان می شود و اعتبار میگیرد که در وقت امن <sup>افضل</sup> اصناف آن در حیره اعتبار نمی آید و ایضا چون آن سرور محبوب رب العالمین است متابعت آن اولوا <sup>سطوة</sup> متابعت بمرتبه محبوبیت میرسد چه محبت در هر که از شمال و اخلاق محبوب خود می بیند آن کس را محبوب خود میدارد و مخالفان را از نیجاتیاس باید کرد و شعر محمد عربی کابروی هر دو سر است کسی که خاک درش نیست خاک بر سر او ؛ اگر هجرت ظاهری میسر نشود هجرت باطنی را بحال مزعی میباید و اشت با ایشان بے ایشان می باید بود <sup>در ظاهر</sup> <sup>در باطن</sup> لعن الله یحییٰ بن عبد الله بعد ذلك امراً <sup>نوروز رسیده است</sup> معلوم است که آن ایام امانی آن معانکه را در تفرقه میدار و بعد از مصیبتی آن هنگامه اگر اراده خداوندی جل جلاله مساعدت نمود امیدوار است که شرف ملاقات کرامی میسر شود زیاده اطباب موجب املا <sup>در این خاستگان</sup> <sup>بیتکم الله سبحانه علی جادة ابائکم</sup> <sup>نات و قیامت شرا خدا پاک بر شاه راه بزرگان شمارند و</sup>

الکرام <sup>سلام بر شما</sup> السلام علیکم وعلیٰ <sup>در ایشان</sup> ائمتهم <sup>اشاره</sup> وعلیٰ <sup>استخیر</sup> اجمعین

سنت سینه او  
 عمل کثیر  
 در وقت غلبه  
 در وقت امن  
 متابعت آن  
 در هر که  
 در باطن  
 در ظاهر  
 بعد از مصیبتی  
 در ایشان  
 اشاره  
 استخیر

کتابت نامه  
 تاریخ  
 کتابت نامه  
 تاریخ

**مکتوب جعل و خیم**

بسیادت و نقابت پناهی شیخ فرید صوریافت این مکتوب بعد از ارتحال پیر دستگیر خود <sup>سفر</sup> ازین عالم فانی نوشته بودند و چون تقویت ظاهری فقراء خانقاه منسوب بجناب سیادت پناهی بود اظهار شکر آن نموده و وجه جامعیت انسان که هم سبب کمال اوست و هم سبب

۱۰۰ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۰۱ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۰۲ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۰۳ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۰۴ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۰۵ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۰۶ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۰۷ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۰۸ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۰۹ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۱۰ شایسته مقام از آن از این بجز خدا

نقصان او نیز مذکور کرده اند با ذکر فضائل شهر مبارک رمضان و ما یناسب ذلک تثبتکم الله  
 سبحانه علی جادۃ اباکم الکرام و سلمکم عن موجبات التکلیف و التأسف بمقد  
 الشهویر الایام دوستان خداکے عزیزین حکم المشرع مع من أحب با خداوند تعالی و تقدس  
 تعلق بہ بدن نحوی از موانع آن معیت و اتصال است بعد از انفصال از زمین پیکر مولانی  
 و مفارقت ازین مہکل ظلماتی ہمہ قرب و در قرب و اتصال در اتصال است الموت جسور  
 یوصل الحیب الی الحیب بیان این معنی است و کریمہ من کان یرجو لقاء الله فان  
 اجل الله کات کہ تسلیہ است مرشتاؤن رار مزے ازین بیان میفرماید لیکن حال ما پسنگا  
 بدولت حضور بزرگان خراب و ابتر است و استفاضہ از روحانیات اکابر قدس الله تعالی  
 اسرارہم مشر و ط بشرائط است کہ ہر کسی را در ایقائے آن مجال نیست انا الحمد لله ذی العز  
 و المیتہ کہ با وجود این حاوٹہ ہاملہ و این واقعہ متوجستہ این فقرایے سر و پار امری و معین ہم  
 از اہلبیت آن مرور و نیا و دین بود علیہ و علی الہ الصلوٰت و التسلیمات کہ سبب انتظام  
 این سلسلہ علیہ و واسطہ جمعیت نسبت نقشبندیہ گشت آری این نسبت علیہ کہ درین دیا  
 بسیار غریب است و اہل آن درین مالک قل قلیل چون نسبت اہلبیت است مرقی آن ہم از  
 اہل بیت مناسب است و شایان تقویت آن ہم از اہالی آن اولی تا تکمیل آن دولت  
 عظمیٰ بغیر لازم نیاید همچنانکہ شکر این نعمت قصویٰ پر فقرا لازم است شکر این دولت بر زمین  
 ایشان نیز لازم است آدمی همچنانکہ جمعیت باطن محتاج است بہ جمعیت ظاہر نیز احتیاج وارد  
 بلکہ این احتیاج مقدم است بلکہ محتاج ترین خلایق انسان است و این شدت احتیاج اولی  
 بواسطہ جامعیت او آمدہ است و نتیجہ ہمہ را در کار است اورا تنها در کار است و بہرچہ محتاج  
 است تعلق دارد پس تعلقات او از ہمہ پیش آمد و بہر تعلق مستلزم اعراض است از جناب قدس

۱۱۱ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۱۲ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۱۳ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۱۴ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۱۵ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۱۶ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۱۷ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۱۸ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۱۹ شایسته مقام از آن از این بجز خدا  
 ۱۲۰ شایسته مقام از آن از این بجز خدا

بسم الله تعالی



خداوندی جل سلطانہ پس محروم ترین جمیع خلائق ازین راه انسان گشت  
 پایہ آخر آومت و آدمی گشت محروم از مقام محرمی بگردد و بار مسکین زمین مفرق  
 نیست از وی هیچکس محروم تر و حالانکہ سبب افضلیت او از جمیع خلائق ہم همین وجه  
 جامعیت است ازین راه آئینہ او اتم آمد و آنچه در مریای جمیع خلائق ظاہر است و ربک  
 مرات اولیٰ است پس بہترین خلائق ازین بہت انسان گشت و بدترین جمیع موجودات  
 از بہت ہم او اذکان منہ محمد علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰات و التسلیما و ابوجہل  
 علیہ اللعنة و شک نیست کہ بتوفیق خداوندی عزوجل کفیل جمعیت ظاہری این فقرا  
 ایشانند و جمعیت باطنی نیز بحکم الولد سیر لایبہ امیدواری تمام است و چون عنایہ  
 نامہ سامی و صحیفہ گرامی در ماہ مبارک رمضان شرف و رو یافت بخاطر فاتر گذشت کہ شمر از  
 فضائل این شہر عظیم القدر بنویسد باندوانست کہ ماہ رمضان بزرگست عبادت نافع از نماز  
 و ذکر و صدقہ و امثال آنها کہ درین ماہ صادر شود برابر آدای فرض از ایام دیگر است و آدای  
 فرض درین ماہ برابر آدای ہفتاد و نسیس است در ماہ ہائے دیگر کسی کہ افطار بچنانہ صائم  
 را درین ماہ اورا پنجشنبہ و رقبہ اورا از آتش و وزخ آزاد سازند و مراور مثل اجر آن صائم  
 فرمایند بے آنکہ از اجر آن صائم نقصان کنند و همچنین کسیکہ در خدمت مملوک تخفیف نماید حق  
 سبحانہ و تعالیٰ اورا پنجشنبہ و آزاد گرداند از آتش و وزخ و در ماہ رمضان آنحضرت علیہ الصلوٰات  
 و التحیۃ رہا میکرد ہر کسی را کہ ہر چہ از ایشان سوال میکرد میدادند اگر کسی درین ماہ  
 بخیرات و اعمال صالحہ موفق شد در تمام سال اورا بتوفیق رفیق گردانند و اگر بتفرقہ گذشت در تمام  
 سال در تفرقہ است ہما ممکن ہر قدر کہ میسر شود جمعیت باید کوشید و این ماہ را غنیمت  
 می باید شمرد و در سہ ہفتی از شبہای این ماہ چندین ہزار کس کہ لایق و وزخ انداز آدمی سازند

در بیان این حدیث طویل و در اعتقاد من النادر و ذلک کل لیلۃ ای من رمضان مشکوٰۃ لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ  
 در بیان این حدیث طویل و در اعتقاد من النادر و ذلک کل لیلۃ ای من رمضان مشکوٰۃ لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ  
 در بیان این حدیث طویل و در اعتقاد من النادر و ذلک کل لیلۃ ای من رمضان مشکوٰۃ لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ

در بیان این حدیث طویل و در اعتقاد من النادر و ذلک کل لیلۃ ای من رمضان مشکوٰۃ لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ  
 در بیان این حدیث طویل و در اعتقاد من النادر و ذلک کل لیلۃ ای من رمضان مشکوٰۃ لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ  
 در بیان این حدیث طویل و در اعتقاد من النادر و ذلک کل لیلۃ ای من رمضان مشکوٰۃ لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ

در بیان این حدیث طویل و در اعتقاد من النادر و ذلک کل لیلۃ ای من رمضان مشکوٰۃ لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ  
 در بیان این حدیث طویل و در اعتقاد من النادر و ذلک کل لیلۃ ای من رمضان مشکوٰۃ لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ  
 در بیان این حدیث طویل و در اعتقاد من النادر و ذلک کل لیلۃ ای من رمضان مشکوٰۃ لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ

در بیان این حدیث طویل و در اعتقاد من النادر و ذلک کل لیلۃ ای من رمضان مشکوٰۃ لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْجَنَّةِ وَغُلَّتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَابْوَابُ الْجَنَّةِ تَنْجِيحُ الْمُسْلِمِينَ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ...
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْجَنَّةِ...
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْجَنَّةِ...

وورين ماه در ماه بهشت را میکشایند و در ماهی ووزخ را می بندند و شیاطین را زنجیر میکنند و در ماهی رحمت میکشایند و تعجیل افطار و تاخیر تسخر از سنن است و ورین باب آن سرور علی الصلوة والسلام مبالغه میفرمودند و مانا که در تاخیر تسخر و تعجیل افطار عجز و احتیاج خود است که مناسب مقام بندگیست و بجز با افطار کردن سنت است و در وقت افطار این و عامی خوانند ذَهَبَ الظَّامُ وَابْتَكَتِ الْعُرْفُوقُ وَتَبَّتْ الْأَجْرُ نُشَاءُ اللَّهُ تَعَالَى اِدَاكَ تَرَاحُحٌ وَخَتَمَ قِرَّانٌ وورین ماه از سنن موكده است و مثمر تاج كثیره وَفَقْنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِحُرْمَةِ حَبِيبِهِ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ بِفَيْه الصَّدَقَاتُ

آنکه عنایت نامه ورین ماه رمضان رسید و الا در امثال امر خود را معاف نمیداشت سخن از بعد ماه مذکور گفتن حکم بغیب کردنست و منیبی از طول امل با بجز در آنچه مرضی ایشان خواهد بود به هیچ وجه خود را معاف نخواهد داشت که حقوق ظاهری و باطنی ایشان بر دوهاست ما فقر ثابت است حضرت قبله گاهی قدس الله تعالی سیره میفرمودند که حقوق شیخ جیو بر همه شما ثابت و مقررست باعث این جمعیت ایشانند حق سبحانه و تعالی همواره بر فوق اعمال فرضیه موفق گردانند و بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَالْإِلَهِيَّةِ الْأَجْمَادِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامَاتُ زیاده برین تصدیق تمام است

کند در افطار از آنکه بگوید و در فطری قاری...
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْجَنَّةِ...
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْجَنَّةِ...

مکتوبات حمل و ششم

نیز بیایوت و تقابیت پناهی میان شیخ فرید صد و ریافت در بیان آنکه وجود باری تعالی و تقدس و پختن و حدت او تعالی بلکه نبوت محمد رسول الله صلی علیه و آله وسلم بلکه جمیع ما جاء به من عند الله بدی انده محتاج بهیچ فکر و دلیل نیستند و در ایضاح این مقدما...

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْجَنَّةِ...
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْجَنَّةِ...
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْجَنَّةِ...

معنی صحت

بسیارند که رساخته اند ثبتکم الله سبحانه على جادة اباکم الکرام علی اولهیم وفضلهم  
 اولاً وعلی بقا اقیامهم ثانیاً الصلوة والسلام ووجود باری تعالی و تقدس و همچنین وحدت  
 او سبحانه بلکه نبوت محمد رسول الله صلی الله تعالی علیه و آله و سلمه بلکه جمیع ما جاء به من  
 عند الله بدیهی اند بر تقدیر سلاستی مذکر که از آفات رویه و امراض معنویة محتاج بهیچ فکر  
 و دلیل نیستند نظر و فکر در آنها تا زمان وجود علت و ثبوت آفت است اما بعد از سجات از ضرر  
 قلبی و رفع غشاوه لصری غیر از بداهت بهیچ نیست مثلاً صفرائی تا زمانی که بعلت صفر اگر رفتار  
 است شیرینی قند و نبات نژاد و محتاج بدلیل است لیکن بعد از خلاصی از ان علت بهیچ احتیاج  
 بدلیل ندارد و احتیاجی که منشأ آن وجود آفت است بداهت جنگ ندارد و بیچاره اخول که شخص  
 و اخذ را شین می بیند و حکم بعدم وحدت آن شخص میکند معذور است و وجود آفت در اخول حد  
 شخص از بداهت نمی برارد و بنظر نیست نمی کشد و محقق است که جولا نگاه استدلال بسیار تنگ است  
 و یقینی که از راه دلیل پیدا شود پس متعذر است پس در تحصیل ایمان یقینی فکر از ازاله مرض قلبی نمودن  
 ضروری آمد صفرائی را ازاله علت صفر نمودن در تحصیل یقینی بشری نبات ضروری تر آمد از آنکه  
 دلیل بر یقین حلاوت نبات اقامت نماید از دلیل چه طور یقینی حاصل شود که وجدان او بسبب  
 صفر به تلخی نبات حاکم است همچنین در ما نحن فیه نفس تاره بالذات منکر احکام شرعی است  
 و بالطبع بنفاصت آن حاکم پس تحصیل یقین باین احکام صا و قه بدلیل با وجود انکار وجدان  
 مستدل بسی دشوار است پس نفس امر کی ساختن ضروری آمد یقین را بدون تزکیه حاصل نمودن  
 دشوار نمود قد افلم من ذکها و قد خاب من دشمها پس مقرر شد که منکر این شریعت با هر  
 و این علت ظاهره و طاهره در رنگ منکر حلاوت نبات است مصرعه خورشید نه مجرم کسی نیست  
 پس مقصود از سیر و سلوک و تزکیه نفس و تصفیه قلب ازاله آفات معنویه است و امر ضمنی

والمعرفت

بسیارند که رساخته اند ثبتکم الله سبحانه على جادة اباکم الکرام علی اولهیم وفضلهم  
 اولاً وعلی بقا اقیامهم ثانیاً الصلوة والسلام ووجود باری تعالی و تقدس و همچنین وحدت  
 او سبحانه بلکه نبوت محمد رسول الله صلی الله تعالی علیه و آله و سلمه بلکه جمیع ما جاء به من  
 عند الله بدیهی اند بر تقدیر سلاستی مذکر که از آفات رویه و امراض معنویة محتاج بهیچ فکر  
 و دلیل نیستند نظر و فکر در آنها تا زمان وجود علت و ثبوت آفت است اما بعد از سجات از ضرر  
 قلبی و رفع غشاوه لصری غیر از بداهت بهیچ نیست مثلاً صفرائی تا زمانی که بعلت صفر اگر رفتار  
 است شیرینی قند و نبات نژاد و محتاج بدلیل است لیکن بعد از خلاصی از ان علت بهیچ احتیاج  
 بدلیل ندارد و احتیاجی که منشأ آن وجود آفت است بداهت جنگ ندارد و بیچاره اخول که شخص  
 و اخذ را شین می بیند و حکم بعدم وحدت آن شخص میکند معذور است و وجود آفت در اخول حد  
 شخص از بداهت نمی برارد و بنظر نیست نمی کشد و محقق است که جولا نگاه استدلال بسیار تنگ است  
 و یقینی که از راه دلیل پیدا شود پس متعذر است پس در تحصیل ایمان یقینی فکر از ازاله مرض قلبی نمودن  
 ضروری آمد صفرائی را ازاله علت صفر نمودن در تحصیل یقینی بشری نبات ضروری تر آمد از آنکه  
 دلیل بر یقین حلاوت نبات اقامت نماید از دلیل چه طور یقینی حاصل شود که وجدان او بسبب  
 صفر به تلخی نبات حاکم است همچنین در ما نحن فیه نفس تاره بالذات منکر احکام شرعی است  
 و بالطبع بنفاصت آن حاکم پس تحصیل یقین باین احکام صا و قه بدلیل با وجود انکار وجدان  
 مستدل بسی دشوار است پس نفس امر کی ساختن ضروری آمد یقین را بدون تزکیه حاصل نمودن  
 دشوار نمود قد افلم من ذکها و قد خاب من دشمها پس مقرر شد که منکر این شریعت با هر  
 و این علت ظاهره و طاهره در رنگ منکر حلاوت نبات است مصرعه خورشید نه مجرم کسی نیست  
 پس مقصود از سیر و سلوک و تزکیه نفس و تصفیه قلب ازاله آفات معنویه است و امر ضمنی

بجلاف احکام شرعی حکم کننده ۱۷

که کریمه فی قلوبهم ممرض مشعر از آنت ماحقیقت ایمان متحقق شود و بآود این آفات  
 اگر ایمان است بحسب ظاهر است پس چه وجدان آثاره بخلاف آن حاکم است و بر حقیقت  
 کفر خود ممرض است مثل این ایمان و تصدیق صوری ایمان صفرائی است بجلاوت فنز و نبات  
 که وجدان او بخلاف آن شاهد است یقین حقیقی بجلاوت شکر بعد از زوال مرض صفر اصورت بند  
 پس بعد از برگزیده نفس اطمینان آن حقیقت ایمان صورت و آرزو و وجدانی میگردد و این قسم  
 ایمان از زوال محفوظ است کریمه الآلات اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون  
 در شان ایشان صادق است شرفنا الله سبحانه بشرف هذا لا یجان الکامل  
 الحقیقی حجرت النبئی الاپی القرشی علیه وعلى اله من الصلوات فضلها من المسکات المکملها

در صورت که کریمه فی قلوبهم ممرض مشعر از آنت ماحقیقت ایمان متحقق شود و بآود این آفات  
 اگر ایمان است بحسب ظاهر است پس چه وجدان آثاره بخلاف آن حاکم است و بر حقیقت  
 کفر خود ممرض است مثل این ایمان و تصدیق صوری ایمان صفرائی است بجلاوت فنز و نبات  
 که وجدان او بخلاف آن شاهد است یقین حقیقی بجلاوت شکر بعد از زوال مرض صفر اصورت بند  
 پس بعد از برگزیده نفس اطمینان آن حقیقت ایمان صورت و آرزو و وجدانی میگردد و این قسم  
 ایمان از زوال محفوظ است کریمه الآلات اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون  
 در شان ایشان صادق است شرفنا الله سبحانه بشرف هذا لا یجان الکامل  
 الحقیقی حجرت النبئی الاپی القرشی علیه وعلى اله من الصلوات فضلها من المسکات المکملها

## مکتوبات مکه

نیز بسیاری پناهی شیخ فریدد دریافت در شکایت از قرن سابق که کفار همیشه پیا  
 کرده بودند و اهل اسلام خوار و بی اعتبار گشته و در غیب آنکه در ابتدا با دشمنان  
 دین همیشه شود بهتر است مبادی اضافی و مضلی در میان آمده خلل در کارخانه اهل اسلام اندازد  
 و در رنگ قرن سابق ساز و ثبتکم الله سبحانه علی جادّه ابائکم الکرام علی افضلهم  
 سید الکونین اولاد علی بواقیتم ثانیاً الصلوة والسلام والتحیة باوشاه نسبت بعالم  
 و رنگ دل است نسبت بدن که اگر دل صلاح است بدن صلاح است و اگر فاسد است  
 فاسد صلاح باوشاه صلاح عالم است و فساد او فساد عالم میدانند که در قرن ماضی بر اهل اسلام  
 چو گذشته است زبونی اهل اسلام با وجود کمال غربت و قرون سابقه ازین گذشته بود که  
 مسلمانان بر دین خود باشند و کفار بر پیش خود کریمه لکم دینکم ولی دین بیان این معنی است

در صورت که کریمه فی قلوبهم ممرض مشعر از آنت ماحقیقت ایمان متحقق شود و بآود این آفات  
 اگر ایمان است بحسب ظاهر است پس چه وجدان آثاره بخلاف آن حاکم است و بر حقیقت  
 کفر خود ممرض است مثل این ایمان و تصدیق صوری ایمان صفرائی است بجلاوت فنز و نبات  
 که وجدان او بخلاف آن شاهد است یقین حقیقی بجلاوت شکر بعد از زوال مرض صفر اصورت بند  
 پس بعد از برگزیده نفس اطمینان آن حقیقت ایمان صورت و آرزو و وجدانی میگردد و این قسم  
 ایمان از زوال محفوظ است کریمه الآلات اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون  
 در شان ایشان صادق است شرفنا الله سبحانه بشرف هذا لا یجان الکامل  
 الحقیقی حجرت النبئی الاپی القرشی علیه وعلى اله من الصلوات فضلها من المسکات المکملها

و در قرن ماضی کفار بر ملا بطریق استیلا اجراء احکام کفر و در اسلام میگردند و مسلمانان از اظہار  
 احکام اسلام عاجز بودند و اگر میگردند بقتل میر میزند <sup>عید</sup> قادیلا و اُمصیببتا و احسرتا و احزونا محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کہ محبوب رب العالمین است مصدقان او  
 ذلیل و خوار بودند و منکران او بعزت و اعتبار مسلمانان یاد لہای ریش و نعتیت اسلام  
 بودند و معاندان بسخریہ و استعجاب بر جراحتهای ایشان نمک می پاشیدند آفتاب هدایت  
 و ترقی ضلالت مستور شدہ بود و نور حق در حجب باطل منوروی و معزول آمد روز کہ نوید زوال  
 مانع دولت اسلام و بشارت جلوس پادشاه اسلام بگوش خاص و عام رسیدہ اہل اسلام بر خود  
 لازم دانستند کہ مدد و معاون با پادشاه باشند و بر ترویج شریعت و تقویت ملت و دلالت نمایند این  
 امداد و تقویت خواه بزبان میسر شود و خواه بدست سابق ترین دولت مدو با تمییز مسائل شرعیہ  
 است و اظہار عقائد کلامیہ بطریق کتاب و سنت و اجماع امت تا مبتدعی و ضلالتی در میان آمدہ  
 از راه نبر و کار فساد و انجام این قسم امداد مخصوص بعلماء اہل حق است کہ رُو با خیرت دارند علماء  
 دنیا کہ ہمت ایشان و نیامی و تہیہ است صحبت ایشان زیر قابل است و فساد ایشان فساد  
 متعدی است عالم کہ کامرانی و تن پروری کند: او خوشیتم گم است کہ اہمیری کند: در قرن  
 ماضی ہر بلای کہ بر آمد از شومی این جماعہ بود پادشاهان را ایشان از راه تمیز بدہمتا و دو  
 کہ راہ ضلالت اختیار کردہ اند مقتدایان اینہا علماء بسود بودند غیر از علماء ہر کہ بضلالت رفت  
 کم است کہ ضلالت او بدگرے تعدی کند و اکثر جملا صوفی نما این زمانہ حکم علماء بسود  
 دارند فساد اینہا نیز فساد متعدی است و ظاہر اگر کسی با وجود استطاعت امداد ہر قسم مدوی  
 کہ باشد تقصیر نماید و در کار خانہ اسلام فتور واقع شود آن مقصر معاتب گردد و بنا علی ذلک  
 این حقیر قلیل البصاعت نیز می خواہد کہ خود را در جگرہ نمودان دولت اسلام اندازد و ویرین با

این مقصود ازین الفاظ  
 است و در داندہ و غم درج  
 صحبت است بر نقان اسلام  
 و صف آن یعنی باک و اسے  
 صحبت داسے سرت و اسے غم زدند  
 عاشر شکر کہ زنت حضور شایست  
 نصیبین یعنی سار و صاحب  
 است از شکر کہ ان لفظ الی است  
 شمع نور شمشیری و او معروف یعنی  
 خاصیان لاجب بصدور علی است  
 مصدری یعنی می سازند تا کہ سلامتی  
 و خلاصی ۱۱

۱۱ ام نام از انروزا یعنی یک شکر نون ۱۱  
 ۱۲ ت غواہ  
 ۱۳ یعنی دیگر ہنرمای چو کالی ۱۳ ت بیت

بکسر مایہ کہ بدان تجارت کنند ۱۱  
 جگرہ بالفتح و کاف فارسی یعنی صف کشیدن را بنوہ مردم یعنی گروہ و جماعہ ۱۲

عسکہ کہ ضررش بدگران نیز میرسد و بہ زوات شان مقور نمایند ۱۳

دست و پائی بزند بکلم من کثر سواد قوم فهو منهم بمختمل که این بے استطاعت را  
 داخل آنجا که کرام سازند مثل خود را مثل آن زالی می انگار و که ریمان چند تنیده خود را در  
 سبک خریداران حضرت یوسف علی نبینا وعلیه الصلوٰۃ والسلام ساخته بود امید  
 است که درین نزدیکی انشاء الله العزیز بشرف حضور مشرف گردد متوقع از جناب شرف  
 ایشان آنست که چون استطاعت و قرب با دوشاه بر وجه اتم ایشان راجع بسخانه تعلیمیه  
 ساخته است در خلا و ملا در ترویج شریعت محمدی علیه وعلی اله من الصلوات افضلها  
 ومن التسلیحات المکملها کوشند و مسلمانان را از غریت برآزند حاصل قیمتی نیاز مولانا حامد از  
 سرک اقبال آثار و طیفه مقرره دارد و پارسال ظاهر از حضور یافته بود و امسال نیز امیدوار آمده  
 است دولت حقیقی و مجازی میسر باد

تقریباً  
 قد من کرد الوسی کی بنا به حاجت  
 توفی داد و با کرامت پس آن کی از ان قوم  
 معدود است حکما علامه علامه اول گفته  
 روایت کرد این حدیث را ابو یوسف از  
 حضرت عبد الصمد بن محمد بن سفیان  
 بن زینب بن ابی ذریه روایت کرده است  
 و در کتاب التمهید فی بیان فضائل  
 حضرت یوسف بن یحیی ذکر کرده است  
 و در کتاب التمهید فی بیان فضائل  
 حضرت یوسف بن یحیی ذکر کرده است  
 و در کتاب التمهید فی بیان فضائل  
 حضرت یوسف بن یحیی ذکر کرده است

### مکتوب چهل و هشتم

نیز سیادت و نقابت و سنگاه شیخ فرید بخاری صدور یافته و در ترغیب بر تعظیم علما و طلبه  
 علوم که حاملان شریعت اند نصیرکم الله سبحانه علی الاخلاء بجرمت سید الانبیاء  
 علیه وعلیهم الصلوات و التسلیحات و المحیيات حرمت نامه گرامی که فقرار ابان  
 نواخته بودند بمطالعہ آن مشرف گشت و در کتابت مولانا محمد تسلیم موفق مرقوم فرموده بودند  
 جزوی خرچے برے طالب علمان و صدوقیان فرستاده شد ذکر تعظیم طالب علمان صدوقیان  
 در نظر مهمت بسیار زیاده و کلم الظاهر عنوان الباطن امید است که در باطن شریف نیز  
 این جامعه کرام تقدیم پیدا کرده باشند کل انا یتز شعرا فیه شیخ ادکونه برون همان تیراود  
 که در دست و در تقدیم طالب علمان ترویج شریعت است حاملان شریعت ایشانند

صه یعنی ظاهر و باطن بلن است ۱۱ همان برون از گنده همان تراود که در دست

وَلْتِصْطَفِيَهُ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامَاتُ بِإِشَانِ بَرِئَاتِ فِرْدَاوِی  
قیامت از شریعت خواهند پدید از تصوف نخواهند پرسید و دخول جنت و تخشب از نار  
و ایسته بایشان شریعت است انبیاء صلووات اللہ تعالیٰ و تسلیماتہ علیہم کہ بہترین  
کائنات اند بشرائع دعوت کرده اند و مدارجات بر آن مانده و مقصود از بعثت این اکابر  
تبلیغ شرائع است پس بزرگترین خیرات سعی و ترویج شریعت است و احیای علمی از احکام آن  
علی الخصوص در زمانیکہ شعائر اسلام منهدم شدہ باشند و در بارہ خدائی عزوجل و علا  
خرج کردن برابر آن نیست کہ مسئلہ از مسائل شریعیہ راجع و ادا و چہ درین فعل اقتدا  
بانبیاست کہ بزرگترین مخلوقات اند علیہم الصلووات و التسلیمات و مشارکت است  
بان اکابر و مقربست کہ کاملترین حسنات با ایشان مسلم فرمودہ اند و خرج کردن کردار و جوان  
اکابر اینہا بیسر است و الصبا و رایتیان شریعت مخالفت تمام است بانفس کہ شریعت بخلا  
نفس وارو شدہ است و در انفاق اموال گاہ است کہ نفس موافقت کند بی انفاق اموال  
را کہ برای تأیید شریعت باشد و ترویج ملت درجہ علیا است و انفاق جبلی باین نسبت  
خرج کردن برابر خرج لکھا است در غیر این نسبت اینجا کسی سوال نکند کہ طالب علم گرفتار از  
صوفی وارستہ چون مقدم باشد جواب گوئیم کہ او بہروز حقیقت سخن را اورنیافتہ است طالب علم  
با وجود گرفتاری سبب نجات خلائق است چہ تبلیغ احکام شرعی از وی بیسر است اگر چہ  
خود بان منتفع نشود و صوفی با وجود وارستگی نفس خود را خلاص ساخته است بخلائق کار  
ندارد شخصے کہ کثرت نجات با و وابستہ باشد مقرب است کہ بہتر باشد از ان شخصے کہ بہ نجات خود  
در مانده باشد آرسے صوفی را کہ بعد از قنای و تقا و سیر عن اللہ و پائند بعالم گردانیدہ باشند  
و بدعوت خلق فرود آورده از مقام نبوت نصیبی دار و وائل مبلغان شریعت است حکم علماء  
اشد

ترویج سلسلہ تبعی  
یعنی از بکار  
یعنی باین است  
یعنی ترویج شریعت  
از انفاق کردار

تواکل  
کتاب احکام اهل حق

ترویج سلسلہ تبعی  
یعنی از بکار  
یعنی باین است  
یعنی ترویج شریعت  
از انفاق کردار

بہ بن علیت ملت ما قبل خود را  
بہ این چنین صوفی

عہ خدایانی النسخ الخطیة الراجحة عندنا والله اعلم بالصواب

شریعت وارو ذلک فضل الله یؤتیہ من یشاء والله ذو الفضل العظیم

# مکتوب چهل و نهم

به این فضل حق است بجا نماند بخشد  
رسید بدان هر که خواهد حق تعالی  
صاحب فضل عظیم است این کز به  
واقع است در سوره جمعه ۱۲

نیز بسایوت پناهی شیخ فرید صدور یافته در ترغیب بر جمع کردن این دو دولت که ظاهراً  
با حکام شرعیه متخلی ساختن است و باطن را از گرفتاری مادی و حق سبحانه آزاد کردن خوش  
و تعالی بدولت صوری و سعادت معنوی مستعد گرداند فی الحقیقت دولت صوری متخلی  
شدن ظاهر است با حکام شرعیه صطفویه علی صراط الصلوة والسلام و الخیرة و سعادت معنوی  
خلاصی باطن است از گرفتاری مادی و حق سبحانه تا که ام صیاد و دولت را با این دو کرامت مشرف  
سازند ع کار نیست و غیر این همه هیچ به زیاده تصدیق است والسلام علیکم

# مکتوب پنجاهم

نیز بسایوت پناهی شیخ فرید صدور یافت در ندمت و نیامی و نبیه حق سبحانه و تعالی از زینت باطن  
تو و آزادی کرامت فرموده تمام گرفتاری جناب خود گرداند بحضرت سید البشر محمد رسول الله صلی الله علیه و آله  
علیه و علی اله الصلوات و التسلیات و نبیا بطاهر شیرین است و بصورت طراوت دارد  
و فی الحقیقت نمی است قابل متاعی است باطل و گرفتاریست لاطائل مقبول او مخدولست  
مستون او مجنون حکم او حکم نجاستی است زرا ندرده و مثل او مثل زهر است شکر او ده عامل است  
که با این چنین متاع کاسد فریفته نشود و چنین کالائی فاسد گرفتار نگردد گفته اند اگر شخصی وصیت  
کرد که مال مرا بعاقل زمانه بدهند براهمی باید داد که از دنیا بی رغبت است و آن بی رغبتی از  
اکمال قطائت او است زیاده برین اطنابست بقیة التصدیق آنکه فضائل مآب شیخ زکریا

ع ۱۴۱ اباب و زخت و متاع که غیر مویان باشد ۱۲

به هم نماند است  
از بسا و کبر بی نماند  
نویسن بی نماند است  
جنب و یاری نماند  
است ۱۱  
فی الحقیقت بی نماند  
کل این است که بی نماند  
در بیان بی نماند  
سعادت معنوی به  
علاقی افیای عوام  
سکین بر در راه بی نماند  
مکتوبات امام بانی  
عصوم  
ع ۱۴۱ اباب و زخت و متاع که غیر مویان باشد ۱۲  
بصورت للعلاء  
الفاضلین کاظم  
العقل و الطیفة  
الذات الشاربه  
ع ۱۴۱ اباب و زخت و متاع که غیر مویان باشد ۱۲  
ع ۱۴۱ اباب و زخت و متاع که غیر مویان باشد ۱۲  
ع ۱۴۱ اباب و زخت و متاع که غیر مویان باشد ۱۲  
ع ۱۴۱ اباب و زخت و متاع که غیر مویان باشد ۱۲  
ع ۱۴۱ اباب و زخت و متاع که غیر مویان باشد ۱۲  
ع ۱۴۱ اباب و زخت و متاع که غیر مویان باشد ۱۲



صہ یعنی باوجودیکہ محاسبہ دنیویہ نسبت محاسبہ اخرویہ بدرجہا آسانست از محاسبہ دنیویہ ہر اسان است ۱۱

۳۰ رین پس سال گرفتار گوری گری است باوجود این گرفتاری ہموارہ از محاسبہ عاجلہ کہ در کمال آسانی است نسبت بمحاسبہ آجلہ ہر اسانست و ثقیفہ عظمی در عالم اسباب توجہ شریف میداند امیدوار است کہ بدیوان جدید نیز ظاہر شود کہ ایشان از خادمان آن در گاہ عالی اند **۳۱** تو م اول وہ و دلیری بین ۔ رو بہ خویش خوان و شیری بین ۔ دولت صدوری **۳۲** و معنوی محصل با وجہ تہ الشی لا قی والہ الا انجاد علیہم من الصلوٰۃ افضلها و التبتا اکملها

# کتب پنج شاہ و کیم

لہ باکو زندہ زون بسنی دندان  
و بسنی سال و مقدار عمر

نیز بیادوت پناہی شیخ فرید صدور یافت در ترغیب بترویج شریعت عزا علی صاجہا الصلوٰۃ والسلام از حق سبحانہ و تعالی خواستہ می آید کہ بتوسل وجود و شرف آن سلالہ عظام آرگان شریعت عزا و احکام ملت زہر ائوت گیرد و رواج پذیرد سخ کار این است و غیر این ہمہ ہیچ ہ امر و ز غر بار اہل اسلام را درین طور گرداب ضلالت امید نتجات ہم از سفینہ اہل بیت خیر البشر است علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ التہما و من الخیلہ و التسلیمات اکملہا قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مثل اهل بیتی مثل سفینہ نوح من ساکنہا نجوا و من تخلف عنہا هلك ہمت علیا را تمام بران گمارند کہ این سعادت عظمی را بدست آرند بغنایت سد سبحانہ از قسم جاہ و جلال و عظمت و شوکت ہمہ پیسر است باوجود شرف ذاتی اگر این علاوہ بآن منتظم شود گوئی سبقت بچوگان سعادت از ہمہ پیش برده باشند این حقیر بارادہ اظہار امثال این سخنان در تائید و ترویج شریعت حقہ متوجہ خدمت ایشان است ہلال ماہ مبارک رمضان در حضرت و ملی و پیدہ شد مرضی حضرت والدہ بزرگوار و زوقف مفہوم گشت بضرورت تا استماع ختم قرآن توقف نمودہ

در المعرف

وہو أخذ بیاب الکعبۃ  
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اول ما یعمل العبد اذا اراد ان یتوب ان یتوب ان یتوب  
شکل اصل توبتی بیک شکل سفینت  
توج من کجا باخجا و من تخلف  
عنا هلك درواہ لعل  
بیت مریت از حضرت ابو زر  
یعنی صدق تعالی عنہ کہ اگر توبت از تو بر آید  
در عالم دیگر تو نیز توبت کردی و توبت کردی

ابن جری

است علیہ علی بن ابی الصلوٰۃ  
ابن مثنی بن بیان شرافت کنونی شیخ  
ہمہ را سوار شدہ بران غنایات یافت و بہر  
مدت را نام از سرب کتب بن گوید  
عالم را زانی از بدین عجایب الی الامیر  
جلال الخیف بزرگ دولت و کبر عظمت  
تختین بزرگی قدر بخت با حق نہایت  
مردت آن در ملک با حق نہایت  
اہل گردان میان دستگ بار و  
ہر چہ خاک بہر چہ خاک زیادہ کشت  
از بنفادی سپاری گویند

## قران سیکہ اللہ

از وقت دریا دل و علیہ یافت  
از اول امر با دنی اندک اول  
کجاست از کس و چون بماند  
کجاست از کس و چون بماند  
کجاست از کس و چون بماند  
کجاست از کس و چون بماند



بجایگاه که درین باب دارد شده اند است

بنا بر روی آنکه در کتب معتبره از آن غرض است

است و اصولی در علم و در کتب معتبره است

گشت اشارت است آنکه در کتب معتبره است

علاوه بر کتب معتبره است آنکه در کتب معتبره است

از علم کرم الصواب بلفظ کرب است

بعضی نسخ در بعضی بلفظ کرب است

فخری علی قاری در شرح تفسیر خود

که در بعضی بلفظ کرب است

رِدَائِي وَالْعَظْمَةُ اِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي فِي شَيْءٍ مِنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ فِي النَّارِ وَلَا اَبَايَ  
وَيَايَ وَنِي كَمَا يَلْعُونَهُ وَمُبْعُوثَةٌ حَقٌّ اسْتِجَانَهُ تَعَالَى بِوَسْطَةِ اَنْتَ كَمَا حَصُولِ وَنِيَامُهُ وَمَعَاوِنِ  
حَصُولِ مَرَادَاتِ نَفْسِ اسْتِپَسِ هِرْ كَهْ شَمْنِ مَدُو نَمَايْدَا چَا لَعْنَتِ رَا شَايِدَ وَفَقْرُ فَرَحِ مُحَمَّدِي كَشْتِ  
عَلَيْهِ وَعَلَى اِلَى الصَّلَاةِ وَالنَّسِيْمَاتُ زِيْرَا كَهْ وَفَقْرُ نَامَرَادِي نَفْسِ اسْتِ وَحَصُولِ عَجْرَانِ مَقْصُودِ  
اَرْبَعِيْتِ اَنْبِيَا عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالنَّسِيْمَاتُ وَحُكْمَتِ دَرْ كَلِيْفَاتِ شَرْعِيَّةِ تَعَجِيْرٍ وَتَحْرِيْبِ بَيْنِ  
نَفْسِ اَمَارَهْ اسْتِ شَرَاْعِ بَرَايِ رَفْعِ هَوَايَا نَفْسَانِي وَاوْرُودِ شَدَهْ اَنْدَهْ فَرْدِ كَهْ بِمَقْتَضَايِ شَرْعِيَّتِ  
بِعْمَلِ دَر اَيْدِهْمَانِ قَدْرِ هَوَايِ نَفْسَانِي رُو بَرُو اَلْ اَرْوَلْمَنْدَا اَتِيَانِ بِيَكِ حَلْمِ اَز اَحْكَامِ شَرْعِيَّةِ وِرَا اِلَهْ  
هَوَايِ نَفْسَانِي بَهْتَر اسْتِ اَز رِيَاضَاتِ وَمُجَاهِدَاتِ هِر سَالَهْ كَهْ اَز نَزُو خُو كُورَهْ شُوْد بَلَكَهْ اِيْنِ رِيَاضَاتِ  
وَمُجَاهِدَاتِ كَهْ بِمَقْتَضَايِ شَرْعِيَّتِ غَرَّ اَوَاقِعِ نَشْدَهْ اَنْدَهْ مَوْيِدِ وَمُقَوِي هَوَايَا نَفْسَانِي اَنْدَهْ بَرْمَانِ  
وَجُوْگِيَانِ دَر رِيَاضَاتِ وَمُجَاهِدَاتِ تَقْصِيْرَهْ كُورَهْ اَنْدَا مَا هِيْجِ اَز بِيْهَاسُوْ وَمَنْدَكْ شَدَهْ وَغِيْر اَز تَقْوِيَّتِ  
نَفْسِ وَتَرْبِيَّتِ اَنْ نَمُوْدَهْ مَثَلًا بِيَكْدَامِ دَر اَوَايِ زَكُوْةِ كَهْ شَرْعِيَّتِ بَا نِ اَمْرُ مَرْمُوْدَهْ اسْتِ وَتَحْرِيْبِ  
نَفْسِ سُوْ مَنْدَتَر اسْتِ اَز اَنْكَهْ هِر اَر دِيَار اَز پِيْشِ خُوْ صَرَفِ كَنْدِ وَطَعَامِ خُوْرُوْنِ وَعِيْدِ فِطْرِ حَكْمِ  
شَرْعِيَّتِ نَافِعِ تَر اسْتِ دَر رَفْعِ هَوَايَا اَنْكَهْ اَز نَزُو خُوْ سَالَهْ صَا حَمُّ بَاشْدِ وَدُوْر كَعْتِ نَا زِيَادَا وِرَا اَعْجَا  
اَوَا كُرُوْنِ كَهْ سَعْيِي اَوْ سَعْيِي بِيَا اُوْرُوْنِ اسْتِ بَمَرَاتِبِ بَهْتَر اسْتِ اَز اَنْكَهْ تَامِ شَبِّ بِصَلُوْةِ نَافِلَهْ  
قِيَا مِ نَمَايْدِ وَنَمَا زِيَادَا وِرَا بِي جَاعَتِ اَوَا كَنْدِ بَا جَمْلَهْ تَا نَفْسِ مَزْكِي نَشُوْدِ وَازْجِيْبِثِ مَانْخُوْلِيَايِ مَهْتَرِي  
پَاكِ نَهْ كُورُوْدِ سَجَاتِ مَحَالِ اسْتِ فِكْرِ اَز اِلَهْ اِيْنِ مَرْضِ صُرُوْرِي اَمْدَا مَبُوْتِ اَبْدِي تَر سَا نْدِ كَلِمَهْ طَيْبَهْ  
لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ كَهْ مَوْضُوْعِ اسْتِ بَرَايِ نَفْسِ اِلَهْ اَنْفَانِي وَنَفْسِي دَر تَرْكِيْبِ نَفْسِ وَتَطْهِيْرِ اِيْنِ اَنْفَعِ وَ  
اَنْسَبِ اسْتِ اَكَا بَرِي طَبِيْقَتِ قَدْسِ اللهُ تَعَالَى اَسْرَارَهُمْ اَز بَرَايِ تَرْكِيْبِ نَفْسِ هِيْنِ كَلِمَهْ طَيْبَهْ رَا  
اِخْتِيَارِ مَرْمُوْدَهْ اَنْدَهْ نَا بَا جَارُوْبِ لَا تَرْوِي رَا هْ نَرْسِي دَر سَرَايِ اِلَا اللهُ هِ هِر گَاهِ نَفْسِ وِر

وعدت بدون استند با اعتبار نسخ  
آن که مطابق از کتب معتبره است  
و قال والله الغنى دائم الفضل  
مهر به سبب جمع ریاضت کبیر  
رنگ کشیدن نفس کشی و مجاهدت  
جمع مجاهدتی کارزار نمودن و شرف  
کردن در کلاس اسامی و ذکر سستی  
از سنن ائمه است بیست و چهار  
قال في الصلاة العبادات من سنن العباد  
تقوی و مجاهدت و غیر از تقویت  
نفس و تربیت آن نموده مثلاً یکدای  
نفس سو مند تر است از آنکه هزار  
شربت نافع تر است در رفع هوا  
او کردن که سعی از سنن بجا آوردن  
قیام نماید و نماز یاد او را بی  
پاک نگرود سجات محال است فکر  
لا اله الا الله که موضوع است  
انسب است اکابر طریقت قدس  
اختیار فرموده اند نایب جارب  
لا تروبی راه نرسی در سرائی  
هرگاه نفس در

بانتظار  
سَلَامُ اللهِ  
نَفْسًا  
بانتظار

عنه بعد بفتح و تشدید لام درجه و مرتبه و تراژود پاییز زبان - از برهان قاطع ۱۲ عه یعنی آسمانها زمین با دهن این مرد و بجز حق تعالی چنانکه در مشکوٰه است ۱۲

مقام کشتی آید و نقض عهد نماید تکرار این کلمه تجدید ایمان باید نمود و قال علیه الصلوة والسلام  
جَدِّ دُوَا اِيْمَانِكُمْ يَقُولُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ بلكه همه وقت از تکرار این کلمه چاره نبود زیرا که نفس اماره  
همواره در مقام خبیث است و رحمت آمده است و فضائل این کلمه اگر آسمانها زمین ما را  
در پله نهند و این کلمه را در پله بگیرد هر آئینه این پله را حج آید بر پله دیگر و السلام علی من اتبع الهدی  
والتزم متابعة المصطفی علیه وعلى اله الصلوات والتسلیات

# کتاب پنجاه و سوم

یعنی کتاب گرانبار ۱۲

نیز بیایوت اتساب شیخ فرید صد و ریافته در بیان آنکه اختلاف علماء سوره موجِب فساد عالم است  
و ما یناسب ذلك ثبتکم الله سبحانه على جادة اباکم الکرام شنیده شده که پادشاه اسلام  
از حسن شاه مسلمانان که در نهاد خود دارند با ایشان فرموده اند که چهار کس از علماء و نیندارید کنید  
که تلازم باشند و بیان مسائل شرعی میگردیده باشند تا خلاف شرع امری واقع نشود و الحمد لله  
سبحانه على ذلك مسلمانان را به ازین چه بشارت و ماتم زده گان را به ازین چه بگوید لیکن چون  
حقیر بواسطه همین عرض متوجه خدمت علییه است چنانچه مکرراً اظهار آن نموده بصورت درین باب  
بگفتن و نوشتن خود را معاف نخواهد داشت امید است که معذور خواهند فرمود و صلح العرض محزون  
معروض میگردد اند که علماء و نینداری خود اقل قلیل اند که از حجت جاه و ریاست گزشته باشند و مطلبی غیر از  
ترویج شریعت و تائید ملت نداشته باشند بر تقدیر حجت جاه هر کدام ازین علماء طرفی خواهد گرفت  
و اظهار فضیلت خود خواهد نمود و سخنان اختلافی در میان خواهد آورد و آن را توکل قریب پادشاه  
خواهد ساخت تا چاره مهم دین ابتر خواهد شد و در قرن سابق اختلافات علماء عالم را در بلا انداخت و  
همان صحبت و پیش است ترویج چه گنجایش دارد که باعث تخریب دین خواهد شد و العیاذ بالله

یعنی بگفت یا از برای علت ۱۲

یعنی صحبت علماء و سوره ۱۲

له زنده ای علیها السلام از زبان  
چون من تصحیف گفته جلد دوم ایما نام  
قبل از رسول الله کیف جلد و ایما نام  
الذوات من قول لاله لاله را در این  
رسول از پیشی علیه السلام در این  
ایمان نموده اند گفتند چگونه زبیر ایمان خود  
را در مورد علی بن ابی طالب  
الاسلام در این کتاب که در حدیث آمده است  
علیه السلام در حدیث آمده است  
این جهان و سال ۱۳۳۱ هجری قمری است  
یعنی بعد از حق تعالی عنده در حدیث  
مکتوبات امیر ارباب  
صدم دوم  
از این عرضی است حق تعالی  
کلمات و قیام ختم شد از خداست پاک  
بشارت پادشاه پادشاه از زنگار شاه  
توزیر و بیغم خون که در کوفه و بای بوجل  
خونش بیخ خون که در کوفه و بای بوجل  
در دم و غم خیمت شهر شده است خطا رخ  
حق تعالی تبارک و تعالی تو قائل مشروح  
دای علی بنی امیه در زبال بیوه  
فانام و بیخ زنگار ایسان این لغظ را  
یعنی بگفته و ضامن چاره زنده  
مصطفی علیه السلام تعالی

عنه که از دنیا به عفت اند و از حب جاه و ریاست و ترغیب بر اقران مثنوی ۱۲

سبحانه من ذلك ومن فتنه العلماء الشوعه اگر یک عالم را از براسه این غرض انتخاب  
 کند بهتر مینماید اگر از علماء آخرت پیدا شود چه سعادت که صحبت او کبریت است و اگر پیدا نشود  
 بعد از تا مل صحیح بهترین این جنس را اختیار کند <sup>ما لا یدرک کله لا یترک کله</sup> تمهید نمیدانم چه نویسم  
 همچنانکه خلاصی خلایق وابسته بوجود علماء است <sup>خسران</sup> خسران عالم نیز با ایشان مربوط است بهترین  
 علماء بهترین عالم است و بدترین ایشان بدترین خلایق <sup>هدایت</sup> هدایت و اضلال ایشان مربوط است  
 اند عزیزم اپلیس لعین را وید که فارغ و بیکار شده است <sup>تیر آرزو</sup> تیر آرزو پرسید گفت علماء این وقت کار نمیکند  
 و در اغوا و اضلال کافی اند <sup>عالم که</sup> عالم که امرانی و تن پروری کند <sup>دخوشی</sup> دشواری گم است <sup>کار</sup> کار بهیرو کند  
 غرض که درین باب فکر صحیح و مائل صادق مرعی داشته اند <sup>مخوابند</sup> خوابند نمود چون کار از دست برود  
 علاجی نمی پذیرد <sup>هر چند</sup> هر چند شرمی آید که کسی امثال این سخنان با رب فطانت صحیح اظهار سازد  
 آاین معنی را وسیله سعادت خود دانسته <sup>مصدع می</sup> مصدع می گردد

### مکتوب پنجاه و چهارم

نیز بیایوت و تقابیت پناهی شیخ فرید صد در یافته در بیان آنکه اجتناب از صحبت مبتدع لازم است  
 ضرر صحبت مبتدع فوق ضرر صحبت کافر است و بدترین فرق مبتدع <sup>شیعه</sup> شیعه شیعیه اند و مایلینا سبب  
 ذلک عظم الله تعالی اجرکم و رفع قدکم و تیسر امرکم و شرح صد رکعت محرمه سید  
 البشر المظفرین زین العابدین علیه و علی الیه من الصلوات افضلها و من السلیمات  
 انکم لها منکم لکم شکر الناس لکم شکر الله هر کسی که شکر آدمی بجا نیاید و شکر خدای عزوجل بجا  
 نیاید و پس بر با فقیران شکر احسانهای شما لازم است <sup>اولا سبب</sup> جمعیت حضرت خواجه ماشا بن ابوه  
 اید طفیل شما در آن جمعیت طلب حق بجا نمودن تعالی کردیم و خطهای وافر بر رویم و ثانیاً چون حکم  
 بسیار بر رویم <sup>ظاهر</sup> ظاهر ۱۲

در معرفت

نه بگویم اینست سرورای فدائی آنکه  
 سخن تا به آنکه هر کس که از دست  
 فان چند نظر طلب است از آن سخن  
 صحبت کیست است از آن سخن  
 کمال است از آن سخن  
 دادند و از آن سخن  
 چه نویسم از آن سخن  
 همه نرات اجازتی که در آن باب در  
 چنانکه عیال از آن سخن  
 قال قال رسول الله صل الله علیه  
 الا ان تشر الخسران و ان تخر الخسران  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر

خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر

خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر  
 خسران علماء در راه الدوری یعنی اکثر



علیه السلام بنی بر سید جمال الدین بنی بشار...  
شرفی اندک است و بی شرفی بجا کبر است...  
جلال الدین سید پادشاه کبیر بن سید...  
صدر الدین سید قدس سره ولی...  
مادری با صیحه حال و سعه علیها...  
بود حضرت فخر موقت ساد لفظ...  
فی مجال الدین سخندان رود بود...  
بخت بوس ایشان مشرف...  
مختص بخت نباتت خورشید شرف...  
اورق خدمت اولیای خود و بنفردان...  
که بی چشم و دوران خود و بنفردان...  
نسخ غلام لربش و اوصیاء کرم...  
دانش که حضرت فخر موقت جلالت...  
چهارده فاطمه است که در احوال...  
مجلس مسکون نموده در صد فقره شریف...  
ماده و افتخار بخت کرده و نگاه و...  
خلقت یافته بکن این بخت را پس...  
مالیه در برابر بخت و افتخار بود...  
بسات و حضرت بافتن اب خیار...  
سال فخر و خدمت است و وفات آن...  
جامع کلمات و اختصار بود...  
است بیرون اسرار بخت...  
بند کردن انقدر که توان بندگی...  
همچون انقدر که توان بندگی...  
و آن بیخیاں باشد که دعای...  
دعوات و دعای بحال باشد...  
مستجاب است در تکلف و در حال...  
مجلس علیهم السلام آنچه الاعمال...  
اجابه دعای غایب الغای...  
قال علیه الصلوة والسلام اذاع...  
الرجل لا یخیر نظر الغیب قال...  
الملائكة آمین والله اعلم...  
الاجداد...  
دست دارد با کرم خود را پس...  
بگوید که اعلام کند اورا بختی...  
خود نماید...  
در ادب مفرد و توفیق و در بنده این...  
و عالم شیخ حاج صغیر...

بندگی مخدوم جهانیان هر روز چيز خوانده شود تا معلوم شود که اصحاب پیغمبر علیه و علیهم  
الصلوة والسلام چه طور ستایش کرده اند و بکدام اوبیاد و نموده اند بخالقان بدانند شکر منزه  
و مخدول گردند درین ایام این طائفة بدانند شکر بسیار غلو کرده اند و با طراف و جوانب منتشر گشته اند  
بواسطه آن درین باب چند کلمه نوشته آمد تا در صحبت شریف این قسم بدانند ایشان را جانباشد  
بشکر الله تعالی عکس الطریقه المرضیه

### مکتوب پنجاه و پنجم

نویسنده: شیخ عبد الوهاب بخاری  
محل: مشهد

بسیادت پناهی شیخ عبد الوهاب بخاری صد در یافته در اظهار محبت چندگاه است که دل را بختی  
نسبت ببلای زمان شناسیده شده است غیر آن ارتباطی که سابقاً متحقق بود بنیاد علیه بدعاظهر الغیب  
باعتبار مشغول است و چون سرور کائنات و منقر موجودات علیه و علی الله الصلوات و التسلیما  
و التحيات فرموده اند که من أحب أخاه فليعلم آياته اظهار حب خود نمودن اولی و انساب نسبت  
و باین محبت که نسبت بقربار آنحضرت علیه الصلوة والسلام و التحيات پیدا شده است رشته  
امیدواری تمام بدست آورده است حق سبحانه و تعالی بمرحمت ایشان استقامت ارزانی فرماید  
بحرمة سيد البشر علیه و علی الله الصلوة والسلام

### مکتوب پنجاه و ششم

نیز شیخ عبد الوهاب صد در یافته در سفارش سیدی جناب قدس سادات کثیر البرکات بواسطه جبروت  
انسرورین و دنیا علیه و علی الله الصلوات و التحيات ازان برتر است که بزبان قاصربان  
مشقت و محنت آن تواند کرد مگر آنکه از اوسیله سعادت خود دانسته درین باب جرات نماید بکه  
شودگی...  
شماره...

تقلا...  
سله الله...  
محظوظ...  
الرجل لا یخیر نظر الغیب...  
الملائكة آمین والله اعلم...  
الاجداد...  
دست دارد با کرم خود را پس...  
بگوید که اعلام کند اورا بختی...  
خود نماید...  
در ادب مفرد و توفیق و در بنده این...  
و عالم شیخ حاج صغیر...  
بگوید که اعلام کند اورا بختی...  
خود نماید...  
در ادب مفرد و توفیق و در بنده این...  
و عالم شیخ حاج صغیر...

کتاب خود را در کتب خود در آن زمان ایشان  
بیت سرمد مسلمان ۱۶

سید خود به نفس نفیس ۱۶  
در اهل شریعتی تعبیر از قرآن و حدیث ۱۶

خود را بتوسل آن می ستایید و اظهار مودت ایشان که بان مامور است می نماید **اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُجِيبَاتِهِمْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ** حال عریضه نیاز میرسد احد از سادات سامانه اند و طالب علم و صالح از مضمیق معیشت متوجه آن حد و گذشته اگر در سر کار عالی گنجائش باشد مشارالیه لائق و منزه او آنست و الا بیریکی از مخلصان خود سفارش نمایند که از مرمعیشت خاطر جمع سازد چون یقین بود که خادمان ایشان در باب فقر و محتاجان توجه اتم دارند علی الخصوص در ایداد سادات عظام بچند کلمه جرات نمود در وقت رفتن هر چند بسعادت خصلت مستعد نگشت اما داخل جبر که مخلصان است حق سبحانه و تعالی بر اخلاص و محبت ایشان استقامت ارزانی فرماید زیاده گستاخی زلفت

## مکتوب پنجاه و هشتم

شیخ محمد یوسف سعد و ریافته در نصیحت حق سبحانه و تعالی بر جاوده آبا و اجداد خود استقامت ارزانی فرماید **بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ أَفْضَلُهَا وَأَمَّا التَّسْلِيمَاتُ أَكْمَلُهَا** بزرگی در خاندان شما موروثی است برنجی زندگانی نمایند که استحقاق این وراثت میسر کرد و ظاهر را بطاهر شریعت و باطن را باطن شریعت که عبارت از حقیقت است متخلی و متمزین دارند چه حقیقت و طریقت عبارت از حقیقت شریعت است و طریقت آن حقیقت نه آنکه شریعت امری دیگر است و طریقت حقیقت دیگر که آن اشیا و زندقه است **بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ أَفْضَلُهَا وَأَمَّا التَّسْلِيمَاتُ أَكْمَلُهَا** بزرگی در خاندان شما موروثی است برنجی زندگانی نمایند که استحقاق این وراثت میسر کرد و ظاهر را بطاهر شریعت و باطن را باطن شریعت که عبارت از حقیقت است متخلی و متمزین دارند چه حقیقت و طریقت عبارت از حقیقت شریعت است و طریقت آن حقیقت نه آنکه شریعت امری دیگر است و طریقت حقیقت دیگر که آن اشیا و زندقه است

مکتوب پنجاه و هشتم  
کتاب خود را در کتب خود در آن زمان ایشان  
بیت سرمد مسلمان ۱۶  
سید خود به نفس نفیس ۱۶  
در اهل شریعتی تعبیر از قرآن و حدیث ۱۶  
خود را بتوسل آن می ستایید و اظهار مودت ایشان که بان مامور است می نماید  
اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُجِيبَاتِهِمْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
حال عریضه نیاز میرسد احد از سادات سامانه اند و طالب علم و صالح از مضمیق معیشت متوجه آن حد و گذشته اگر در سر کار عالی گنجائش باشد مشارالیه لائق و منزه او آنست و الا بیریکی از مخلصان خود سفارش نمایند که از مرمعیشت خاطر جمع سازد چون یقین بود که خادمان ایشان در باب فقر و محتاجان توجه اتم دارند علی الخصوص در ایداد سادات عظام بچند کلمه جرات نمود در وقت رفتن هر چند بسعادت خصلت مستعد نگشت اما داخل جبر که مخلصان است حق سبحانه و تعالی بر اخلاص و محبت ایشان استقامت ارزانی فرماید زیاده گستاخی زلفت  
کتاب خود را در کتب خود در آن زمان ایشان  
بیت سرمد مسلمان ۱۶  
سید خود به نفس نفیس ۱۶  
در اهل شریعتی تعبیر از قرآن و حدیث ۱۶  
خود را بتوسل آن می ستایید و اظهار مودت ایشان که بان مامور است می نماید  
اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُجِيبَاتِهِمْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
حال عریضه نیاز میرسد احد از سادات سامانه اند و طالب علم و صالح از مضمیق معیشت متوجه آن حد و گذشته اگر در سر کار عالی گنجائش باشد مشارالیه لائق و منزه او آنست و الا بیریکی از مخلصان خود سفارش نمایند که از مرمعیشت خاطر جمع سازد چون یقین بود که خادمان ایشان در باب فقر و محتاجان توجه اتم دارند علی الخصوص در ایداد سادات عظام بچند کلمه جرات نمود در وقت رفتن هر چند بسعادت خصلت مستعد نگشت اما داخل جبر که مخلصان است حق سبحانه و تعالی بر اخلاص و محبت ایشان استقامت ارزانی فرماید زیاده گستاخی زلفت





نهایت در بدایت آن میسر می شد که کمال اولیاء اُمت را در نهایت کم است که دست و پا بند  
 و خسی قاتل حضرت حمزه علیه الرحمۃ که یکبار در صحبت خیر البشر رسیده بود از او پس قزنی که خیر النابین  
 است فضل آمد سئل عبد اللہ بن المبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایتھما افضل معاویۃ  
 ام عمر بن عبد العزیز فقال الغبار الذی دخل الف فرس معاویۃ مع رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم خیر من عمر بن عبد العزیز کذا منۃ پس باید اندیشید که روشی که در بدایت  
 ایشان نهایت دیگران مندرج گرد و نهایت ایشان چه خواهد بود و در رکب دیگران چه طور خواهد گنجد  
 و مایعلم جود ربک الہوس قاصری گزند این طایفه را طعن تصور: حاش بشد که  
 که برام بزبان این گله راه همه شیران جهان بسته این سلسله اند + رو به از جمله چنان بگرد  
 این سلسله راه رزقنا اللہ سبحانہ و ایاکم محبۃ هذه الطائفة العزیز و جودها کا غن  
 چرند مختصر افتاده است اما معارف بلند و حقایق اجمید در آن اندراج یافته اند عزیز خواهند شد

سلسله اولیاء اُمت را در نهایت کم است که دست و پا بند  
 و خسی قاتل حضرت حمزه علیه الرحمۃ که یکبار در صحبت خیر البشر رسیده بود از او پس قزنی که خیر النابین  
 است فضل آمد سئل عبد اللہ بن المبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایتھما افضل معاویۃ  
 ام عمر بن عبد العزیز فقال الغبار الذی دخل الف فرس معاویۃ مع رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم خیر من عمر بن عبد العزیز کذا منۃ پس باید اندیشید که روشی که در بدایت  
 ایشان نهایت دیگران مندرج گرد و نهایت ایشان چه خواهد بود و در رکب دیگران چه طور خواهد گنجد  
 و مایعلم جود ربک الہوس قاصری گزند این طایفه را طعن تصور: حاش بشد که  
 که برام بزبان این گله راه همه شیران جهان بسته این سلسله اند + رو به از جمله چنان بگرد  
 این سلسله راه رزقنا اللہ سبحانہ و ایاکم محبۃ هذه الطائفة العزیز و جودها کا غن  
 چرند مختصر افتاده است اما معارف بلند و حقایق اجمید در آن اندراج یافته اند عزیز خواهند شد

## کتابخانه و مکتب

نیز به سید محمود صدور یافته در بیان آنکه آدمی را از سه چیز چاره نیست تا نجات ابدی میسر گردد  
 و در بیان آنکه نجات بی اتباع اہل سنت و جماعت متصور نیست و در بیان آنکه علم و عمل مستفاد  
 از شریعت اند و اخلاص متوسطه بسلوک طریق صوفیہ است و در بیان آنکه اخلاص عمل مر اولیاء را  
 در جمیع افعال و اعمال و حرکات و سکنات است حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بر جاہ شریعت مصطویہ  
 علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و الخیرۃ استقامت کرامت فرموده لکلت گرفتار جناب  
 قدس خود گردانا و مقاضہ شریفی و مر اسئله لطیفه و رو یافت موجب فرحت گشت و مقدمات  
 محبت فقر و اخلاص به این طائفہ علیاً بوضوح انجامید اللهم زد طلب فواید رفتہ بود

سلسله اولیاء اُمت را در نهایت کم است که دست و پا بند  
 و خسی قاتل حضرت حمزه علیه الرحمۃ که یکبار در صحبت خیر البشر رسیده بود از او پس قزنی که خیر النابین  
 است فضل آمد سئل عبد اللہ بن المبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایتھما افضل معاویۃ  
 ام عمر بن عبد العزیز فقال الغبار الذی دخل الف فرس معاویۃ مع رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم خیر من عمر بن عبد العزیز کذا منۃ پس باید اندیشید که روشی که در بدایت  
 ایشان نهایت دیگران مندرج گرد و نهایت ایشان چه خواهد بود و در رکب دیگران چه طور خواهد گنجد  
 و مایعلم جود ربک الہوس قاصری گزند این طایفه را طعن تصور: حاش بشد که  
 که برام بزبان این گله راه همه شیران جهان بسته این سلسله اند + رو به از جمله چنان بگرد  
 این سلسله راه رزقنا اللہ سبحانہ و ایاکم محبۃ هذه الطائفة العزیز و جودها کا غن  
 چرند مختصر افتاده است اما معارف بلند و حقایق اجمید در آن اندراج یافته اند عزیز خواهند شد

سلسله اللہ تبارک

واقعت در سوره مدثر و پاره تبارک یعنی در سوره انعام و در کافرا تبارک و تعالیٰ ۱۲

بیان فرمود مطلوب ۱۲

محدوما آدمی را از سه چیز چاره نیست تا نجات ابدی یسیر گردد و علم و عمل و اخلاص علم دو قسم است علمی است که مقصود از آن عمل است که علم فقه متکفل آنست و علمی است که مقصود از آن مجر و اعفا و یقین قلبی است که در علم کلام تفصیل ذکر یافته است بمقتضای آراء صائبه اهل سنت و جماعت که فرقه ناجیه اند و نجات بی اتباع این بزرگواران متصور نیست و اگر سر مو مخالفت است خطر و خطر است این سخن بکشف صحیح و الهام صریح تیر بیقین پیوسته است احتمال تخلف ندارد

ملح تدریجی و تدریجی است  
در شواهد و احوال و در تفسیر  
قدیر و عذوبت و در کمال

فَطَوَّبَ لِمَنْ رَزَقَهُ مِنْكُمْ وَ وَفَّقَ لِمَنْ بَعَثْتُمْ وَ  
شَرَّفَ بِتَقْلِيدِهِمْ وَ وَبَلَّغَ لِمَنْ خَالَفَهُمْ  
وَ اعْتَزَلَ عَنْهُمْ وَ مَسَّ فِضَّ عَنْ أَوْصِيَاءِهِمْ  
وَ خَرَجَ عَنْ زُمْرِهِمْ فَضَلُّوا  
وَ اضَلُّوا فَأَنْكَرُوا وَ اللُّهُ وَبِهِ وَ الشُّفَاعَةُ  
وَ خَفِيَ عَلَيْهِمْ فَضِيلَةُ الصُّحْبَةِ  
وَ فَضِلُّ الصُّحَابَةِ وَ حُرْمُوا عَنْ  
مَحَبَّةِ أَهْلِ بَيْتِ الرَّسُولِ وَ مَوَدَّةِ  
أَوْلَادِ الْبَتُولِ فَمِنْ عَوَانِ خَيْرِ كَثِيرٍ  
نَالَهَا أَهْلُ السُّنَّةِ وَ اتَّفَقَتِ الصُّحَابَةُ  
عَلَى أَنَّ أَفْضَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ...  
قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِأَحْوَالِ الصُّحَابَةِ  
أَضْطَرَّ النَّاسُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدُوا

پس خوشحالی است مگر کسی را که میبایست اهل سنت  
موفق گردید و بتقلیدشان مشرف گشت و او  
بر آنکه خلاف آنان در زید و انحراف یک سوئی  
از ایشان گزید و قوانین آنها را گذاشت از  
گروه شان بر آید پس این چنین کسان هم خود  
گمراه شدند و هم دیگران را گمراه کردند پس انکار  
کردند از رویت حق و شفاعت پیغمبر و محض ماند  
بر ایشان فضیلت صحبت پیغمبر و فضیلت اصحاب  
آن سرور و بی بهره ماندند از دوستی اهل بیت رسول  
و و او اولاد و زهر او بتول پس باز داشته شدند از خیر  
کثیر که بدست آوردند از اهل سنت و اجماع آوردند صحیح  
بر آن که بزرگترین ایشان ابو بکر صدیق است شافعی  
که در آثارین مردم است باحوال اصحاب گفته بیچاره شدند  
مردم بعد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم پس نیافتند

شاید

در حدیثی که در تفسیر است ۱۲

و در احوال  
سخنات امام ربانی  
ص ۱۱۱

تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرًا مِّنْ أَبِي بَكْرٍ  
 قَوْلُهُ رِقَابَهُمْ - وَهَذَا نَصْرٌ  
 مِنْهُ بِأَنَّ الصَّحَابَةَ مُتَّفِقُونَ عَلَى  
 أَفْضَلِيَّةِ الصِّدِّيقِ فَيَكُونُ إِجْمَاعًا  
 فِي الصَّدْرِ الْأَوَّلِ عَلَى أَفْضَلِيَّتِهِ  
 فَيَكُونُ قَطْعِيًّا لَا يَسُوعُ الْكَاسِرُ  
 وَأَهْلُ بَيْتِ الرَّسُولِ مَثَلُهُ مَثَلُ  
 سَفِينَةِ نُوحٍ مَّنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ  
 تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ  
 قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِينَ - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 جَعَلَ أَصْحَابَهُ كَالنُّجُومِ وَالنَّجْمِ هُمْ  
 يَهْتَدُونَ وَشَبَّهَ أَهْلَ بَيْتِهِ بِسَفِينَةِ  
 نُوحٍ - إِشَارَةً إِلَى أَنَّ رَاكِبَ السَّفِينَةِ  
 لَا يَدَّ لَهُ مِنَ رِعَايَةِ النُّجُومِ لِيَأْمَنَ  
 مِنَ الْهَلَاكِ وَيَدُونَ رِعَايَةَ  
 النُّجُومِ الْجَمَاتِ مُتَّبِعَةٌ قَطْعًا  
 وَمِمَّا يَنْبَغِي أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ الْإِنْكَارَ عَنْ بَعْضِ  
 الْإِنْكَارِ عَنْ جَمِيعِهِمْ فَإِنَّهُمْ فِي فَضِيلَةٍ

ص ۱۱۱ از این معانی و معارف

مکتوبات امام ربانی رحم  
 وقرارد

زیر سقف آسمان شخصی را بهتر و بهتر از او بزرگوار  
 لاجرم والی گردانند و او را برگردانند و نهائی خوش  
 و این قول نص است از شافعی بر اینکه صحابه  
 متفق اند بر افضلیت صدیق پس اجماع متحقق  
 شد در قرن اول بر افضلیت او پس قطع نمی شود  
 بود که انکار آن روانه بود.

و اهل بیت پیغمبر حال شان در رنگ حال  
 کشتی نوح است کسیکه سوار شد بر آن مخلصی  
 یافت و کسیکه و اما ندانان بهلاکت رسید  
 بعضی از اکابر فرموده اند بدستیکه گردانند رسول  
 خدا صلی الله تعالی علیه و آله و صحابه و علم اصحاب خود  
 بشمار ستاره - و بشارت ماموم راه می یابند  
 و تشبیه داد اهل بیت خود را بکشتی نوح علیه  
 الصلوة و السلام از جهت اشارت بدین که  
 سوار کشتی را چاره نیست از رعایت ستاره تا  
 تا از بیم هلاک مامون بود و مصون و بدون  
 رعایت ستاره مخلصی از هلاک بوجهی متفق  
 نمی باید دانست که بدستی انکار از بعض صحابه  
 انکار است از همگان زیرا که همه شان در فضیلت

صَحْبَةَ خَيْرِ الْبَشَرِ مُشْرِكُونَ وَفَضِيلَةُ  
 الصَّحْبَةِ فَوْقَ جَمِيعِ الْفَضَائِلِ وَالْكَمَالِ  
 وَهَذَا الْمَبْلُغُ وَسَيِّدُ الْقُرْبَى الَّذِي  
 هُوَ خَيْرُ التَّابِعِينَ مَرْتَبَةً أَدْنَى مَنْ  
 صَحِبَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَلَا تَعْدُ  
 بِفَضِيلَةِ الصَّحْبَةِ شَيْئًا كَمَا كَانَ  
 فَإِنَّ إِيمَانَهُمْ بِبِرْكَةِ الصَّحْبَةِ وَنَزُولِ  
 الْوَحْيِ بِصِيْرَتِهِمْ وَوَدْيَاوَلَمْ يَتَّفِقْ  
 لِأَحَدٍ بَعْدَ الصَّحَابَةِ هَذِهِ الرَّتَبَةُ  
 مِنَ الْإِيمَانِ وَالْأَعْمَالِ مُتَّفِقَةً عَلَى  
 الْإِيمَانِ كَمَا هِيَ عَلَى حَسَبِ كَمَالِ  
 الْإِيمَانِ - وَمَا جَرَى بَيْنَهُمْ مِنَ الْمَنَازَعَاتِ  
 وَالْمَجَارِبَاتِ فَمَحْمُولٌ عَلَى مَحَامِلِ الْحَيَّةِ  
 وَحِكْمٌ بِالْفِعْلِ مَا كَانَتْ عَنْ هَوَى وَجَهْلِ  
 وَلَكِنْ عَنِ اجْتِهَادٍ وَعِلْمٍ وَإِنْ أَخْطَأَ  
 بَعْضُهُمْ فِي الْاجْتِهَادِ فَلَا يَحْتَسِبُ دَرَجَةً  
 أَيْضًا عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ هَذَا هُوَ  
 الطَّرِيقُ الْوَسْطِيُّ بَيْنَ الْأَفْرَاطِ وَالْتَقْرِيطِ  
 الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ السُّنَّةِ وَهُوَ

صحبت خیر البشر مشترکند و فضیلت صحبت  
 بالاتر است از جمیع فضائل و کمالات و از نیجا  
 است که او پس قرنی که برگزیده تابعین است  
 بر تبه او نامی صحابی آن سرور علیه الصلوة  
 و سلام نرسیده پس بفضیلت صحبت چیز  
 را برابر نباید ساخت هر چه باشد زیرا که ایمان  
 ایشان بمرتبت صحبت نبی علیه الصلوة و السلام  
 و مشاهدۀ نزول وحی شهودی شده بود و بیان  
 چنین مرتبه ایمان بعد اصحاب کرام همچو  
 مشرف نگشته و اما اعمال پس متفرع اند بر  
 ایمان کمال اینها با اندازه کمال ایمان است  
 و آنچه از منازعات و مجاربات میان ایشان  
 بتوقع در آمده محمول است بر معانی صحیح و حکم بلوغ  
 از هوای نفسانی و جهالت و نادانی صداد  
 نبوده اند بلکه از اجتهاد و علم - و اگر بعضی شان  
 در اجتهاد و براه خطارفته پس محظی را نیز یک  
 درجه ثواب ثابت است نزد حق سبحانه و تعالی  
 این است راه راست میان افراط و تفریط  
 که اختیار نموده اند ویرا اهل سنت و جمیع است

تفاوت  
 مقدمات ایمان  
 در میان

این است که در بعضی کلمات  
 از بعضی کلمات  
 در بعضی کلمات

برای سوال قدسیت و تقوی در ظاهر است

علم بعبودات بر اولی دین درون ۱۲

# الطَّرِيقُ الْأَسْلَمُ وَالسَّبِيلُ الْأَحْكَمُ طریق آسالم و سبیل محکم

با جمله علم و عمل مستفا و از شرع است و تحصیل اخلاص که به چو روح است مر علم و عمل را او بسته بسلو که  
 طریق صوفیه است تا سیر الی الله قطع نماید و سیر فی الله متحقق نشود از حقیقت اخلاص دور است  
 و از کمالات مخلصان به چو آرس عامه مومنان را نیز بعمل و تکلف در بعضی از اعمال اخلاص ولو  
 فی الجملة متحقق میشود اما اخلاصی که ما در صد و بیان آنیم اخلاص در جمیع اقوال و افعال و حرکات  
 و سکنات است بی عمل و تکلف و این اخلاص منوط با تمقّات الهیه افاتی و انفسی است که بقنا  
 و بقام ربوب است و وصول است بمرتبه ولایت خاصه اخلاصی که به تحمل و تکلف محتاج است دوام  
 نمی پذیرد بی تکلف بودن و حصول دوام در کار است که در مرتبه حق الیقین است پس اولیاء الله  
 هر چه میکنند برای حق میکنند جل و علان برای نفس خود چه نفس ایشان فدای حق شده است در  
 حصول اخلاص ایشان را تصحیح نیت در کار نیت ایشان بقناتی الله و بقاب الله تصحیح یافته است  
 مثلاً شخصی که گرفتار نفس خود است هر چه میکند برای نفس خود میکند نیت کند یا کند و چون این گرفتار  
 نفس زائل شود گرفتاری حق جل و علای بجائی آن نشیند ناچار هر چه کند برای حق کند نیت و ریت و هدایه  
 نیت در تحمل در کار است در متعین احتیاج تعین نیست ذلک فضل الله یؤتی من یشاء  
 والله ذو الفضل العظیم صاحب دوام اخلاص مخلص است بفتح لام و آنکه دوام ندارد و کسب اخلاص  
 می نماید مخلص است بکسر لام شتان ما بینهما و تفعیکه از طریق صوفیه بعلم و عمل میرسد  
 آنست که علوم کلامیه استدلالیه کشفی می گردند و سیر تمام در ادای اعمال پیدا می شود  
 و کسلی که از جانب نفس و شیطان بود زائل میگردد و مع این کار دولت است کنون تا کار رسد  
 وَالسَّلَامُ أَقْوَالُ وَالْحِكْمَةُ

این معنی بر اولیاء صوفیانی است که در  
 کتب صوفیه و تفسیر و معانی از جمله اولیاء ربوب است  
 علم بر کلام و عمل بر سبیل بود ۱۲  
 معنی اولیاء صوفیانی است که در  
 کتب صوفیه و تفسیر و معانی از جمله اولیاء ربوب است  
 علم بر کلام و عمل بر سبیل بود ۱۲  
 معنی اولیاء صوفیانی است که در  
 کتب صوفیه و تفسیر و معانی از جمله اولیاء ربوب است  
 علم بر کلام و عمل بر سبیل بود ۱۲  
 معنی اولیاء صوفیانی است که در  
 کتب صوفیه و تفسیر و معانی از جمله اولیاء ربوب است  
 علم بر کلام و عمل بر سبیل بود ۱۲

در معرفت

عنه و انما هـ و اولاد حضرت اشان  
در راه رمضان شریف از آنجا که بود  
بیت و چشم شیخ اولاد من مست  
و شایسته بود و تمامه شایسته  
عنه یعنی خود بنفس حضرت  
عبد علی الف حیرت نفس سوس  
عبد علی الف حیرت نفس سوس  
عبد علی الف حیرت نفس سوس

# مکتوب ششم

بیت

نیز سیادت پناهی سید محمود صدور یافته در بیان نفی خواطر و دفع وساوس بالکلیه  
 و مآینت سب ذلک حق سبحانه و تعالی بدوام گرفتاری بجناب قدس خود مشرف گرداند که  
 حقیقت رنگاری دین گرفتاری است منع خواطر و دفع وساوس و طرفیه حضرت ابجگان  
 قدس الله تعالی اشراهم بر وجه اتم حاصل است حتی که بعضی از مشایخ این خانواده بزرگ  
 چله خواطر کشیده اند و در تمام آن اربعین باطن خود را زور و خواطر باز داشته اند حضرت خود  
 احراز قدس الله تعالی سیره و یرین مقام فرموده اند که مراد از دفع خواطر خواطر است که مانع دوام  
 توجه مطلوبند و دفع خواطر مطلقاً و در روشی از مخلصان این سلسله علییه بحکم و آمانت بنحیه ریاض  
 فحده از حال خود چنین خبر می دهد که خواطر از قلب سجدی منتفی میگردد و که اگر فضا عمر حضرت  
 نوح علی بنیتا و علیک الصلوٰة والسلام بصاحب آن قلب بدهند هرگز خاطری بر قلب  
 عبور نکند آنکه او درین دفع متکلف باشد چه بکلف است موقت است دوام نمی پذیرد بلکه  
 در امتیان خاطر اگر سالها تکلف نماید هم نشود تغییر اربعین از تعمل و تکلف خبر میدهند و تعمل  
 در مرتبه طریقت است حقیقت آنست که از تعمل و تکلف و ارمانند یاد کرد و در طریقت یادداشت  
 در حقیقت پس محقق شد که بر تقدیر منع خواطر به تکلف که موقت بتوقیت است از عشره  
 و اربعین دوام توجه مطلوب محالست چه تکلف در مرتبه طریقت است و در طریقت دوام  
 منصور نیست این که دوام در حقیقت است بواسطه آنست که تکلف را دران موطن  
 مجال نیست پس در و خواطر در مرتبه تکلف البتہ منع دوام توجه است و دوام نگرانی که قلوب  
 بتدیان این سلسله علییه راوست می و بهرام دیگرست و دوام توجه که ما در صند و بیان آنست

اقدس سرور در کمال خود پیش سخن  
 و در درو آواخ است در باره عمر سوره  
 غنی است که نوبت است برین  
 اقدس سرور در کمال خود پیش سخن  
 و در درو آواخ است در باره عمر سوره  
 غنی است که نوبت است برین  
 اقدس سرور در کمال خود پیش سخن  
 و در درو آواخ است در باره عمر سوره  
 غنی است که نوبت است برین  
 اقدس سرور در کمال خود پیش سخن  
 و در درو آواخ است در باره عمر سوره  
 غنی است که نوبت است برین

بسم الله الرحمن الرحیم  
 در بیان این سلسله علییه راوست می و بهرام دیگرست و دوام توجه که ما در صند و بیان آنست





این محافظت تا زمان وصول بشیخ کمال مکمل است بعد از آن تفویض مرادات خود است بان <sup>شوق و در ۱۲</sup>  
 بزرگ و در رنگ میت شدت و در دست غمخال فتائی اول فتائی فی الشیخ است و آن فتائی <sup>فی ۱۲</sup>  
 ثانیاً وسیله فتائی سد می گرد و زان روی که چشم تست احوال معبود تو پرست اول <sup>مطالع و فتنه ۱۲</sup>  
 زیرا که طریق افاده و استفادۀ مثنی بر مناسبت طر فین است ابتداء طالب را بواسطه کمال <sup>منا ۱۲</sup>  
 و نبات و خاست مناسبتی بجانب اقدس <sup>نایده برانیدن ۱۲ نایده گرفتن ۱۲</sup> غیر سلطانه نیست بر رخ ذی جنبین در کار است <sup>منا ۱۲</sup>  
 و آن شیخ کمال مکمل است و قوی ترین اسباب فتور و طلب ابابت است بشیخ ناقص که بسبب <sup>بندی رستی ۱۲ رجوع نمودن ۱۲</sup>  
 و جذبۀ کار را تمام ناکرده بکشیده است طالب را صحبت او هم قابل است ابابت <sup>تعلیم کننده ۱۲</sup>  
 او مرض مُهلک استعدا و بلند طالب را این چنین صحبت بستی می آرد و از دوره به حبیض می اندازد <sup>بندی ۱۲ بستی ۱۲</sup>  
 مثلاً مر یضیکه از طبیب ناقص دارو خورد و در از دو یا و مرض خودی گوشه و قابلیت از الی مرض خود ضائع <sup>بندی ۱۲</sup>  
 می سازد هر چند آن دارو در استداخوی از تخفیف بختد امانی الحقیقت نفس مضر تست این <sup>بندی ۱۲</sup>  
 مرض اگر فرضاً طبیب حاویق برسد آن طبیب اول فکر از الی تاثیر آن داروی نماید و تسهلات معانی <sup>که از طبیب ناقص خورد بود ۱۲ دوره جاری کننده بود ۱۲</sup>  
 میفرماید بعد از زوال آن تاثیر فکر از الی مرض میکند در طریق این بزرگواران قدس اللہ تعالی <sup>بندی ۱۲</sup>  
 آنسترا هم بر صحبت است و بگفت و شنود کاری نمی کشاید بلکه بستی و طلب پیدای آرواحمال <sup>بندی ۱۲</sup>  
 وارو که بعد از چند گاه بجانب و ملی و اگره سیری واقع شود اگر چه چیده خورار رسانند و مشافقت چیزی اخذ <sup>بندی ۱۲</sup>  
 نموده بستی باز گردند گنجایش در و زیاده برین تصدیع است بقیة الاجوبة للسؤل عنها <sup>بانی جواب اگر از آن سوال نموده آمد ۱۲</sup>  
 آنکه جناب شجیت پناهی معارف دست آگاهی میان شیخ باج دوران صوبه معتقد اند و بزرگ آما <sup>بندی ۱۲</sup>  
 استعدا و شمار بطریق ایشان مناسبت کم است بی رابطه مناسبت حصول مطلوب متعسر است <sup>دشواری ۱۲</sup>  
 والا مریحند کم اگر گاه چیز از احوال خودی نوشته باشند تا بان تقریب ازین جانب هم چیزی <sup>واسطه ۱۲</sup>  
 نوشته شود مناسبت چه سبب اخلاص ازین راه همواره در حرکت می باشد والسلام

این شیخ کمال مکمل است بعد از آن تفویض مرادات خود است بان

بزرگ و در رنگ میت شدت و در دست غمخال فتائی اول فتائی فی الشیخ است و آن فتائی

ثانیاً وسیله فتائی سد می گرد و زان روی که چشم تست احوال معبود تو پرست اول

زیرا که طریق افاده و استفادۀ مثنی بر مناسبت طر فین است ابتداء طالب را بواسطه کمال

و نبات و خاست مناسبتی بجانب اقدس غیر سلطانه نیست بر رخ ذی جنبین در کار است

و آن شیخ کمال مکمل است و قوی ترین اسباب فتور و طلب ابابت است بشیخ ناقص که بسبب

و جذبۀ کار را تمام ناکرده بکشیده است طالب را صحبت او هم قابل است ابابت

او مرض مُهلک استعدا و بلند طالب را این چنین صحبت بستی می آرد و از دوره به حبیض می اندازد

مثلاً مر یضیکه از طبیب ناقص دارو خورد و در از دو یا و مرض خودی گوشه و قابلیت از الی مرض خود ضائع

می سازد هر چند آن دارو در استداخوی از تخفیف بختد امانی الحقیقت نفس مضر تست این

مرض اگر فرضاً طبیب حاویق برسد آن طبیب اول فکر از الی تاثیر آن داروی نماید و تسهلات معانی

میفرماید بعد از زوال آن تاثیر فکر از الی مرض میکند در طریق این بزرگواران قدس اللہ تعالی

آنسترا هم بر صحبت است و بگفت و شنود کاری نمی کشاید بلکه بستی و طلب پیدای آرواحمال

وارو که بعد از چند گاه بجانب و ملی و اگره سیری واقع شود اگر چه چیده خورار رسانند و مشافقت چیزی اخذ

نموده بستی باز گردند گنجایش در و زیاده برین تصدیع است بقیة الاجوبة للسؤل عنها

آنکه جناب شجیت پناهی معارف دست آگاهی میان شیخ باج دوران صوبه معتقد اند و بزرگ آما

استعدا و شمار بطریق ایشان مناسبت کم است بی رابطه مناسبت حصول مطلوب متعسر است

الا مریحند کم اگر گاه چیز از احوال خودی نوشته باشند تا بان تقریب ازین جانب هم چیزی

نوشته شود مناسبت چه سبب اخلاص ازین راه همواره در حرکت می باشد والسلام

# مکتوب شصت و دوم

بجناب میرزا حاسم الدین احمد صد و ریافته در بیان آنکه جذبہ کہ پیش از سلوک است از مقاصد نیست بلکه وسیلہ الیبت از برای قطع منازل سلوک بسہولت و جذبہ کہ بعد از سلوک است از مقاصد است و مابین سبب ذلک الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ طریقہ وصول را در وجہ و است جذبہ و سلوک و عبارت دیگر تصفیہ و تزکیہ جذبہ کہ مقدم بر سلوک است از مقاصد نیست و تصفیہ کہ پیش از تزکیہ است از مطالب نہ جذبہ کہ بعد از تمامی سلوک است و تصفیہ کہ بعد از حصول تزکیہ است کہ در سیر فی الہدای است از مقاصد مطلوبہ است جذبہ و تصفیہ سابقہ از برای تسہیل مسالک سلوک است بی سلوک کار نمی کشاید و بی قطع منازل جمال مطلوب نمی نماید جذبہ اولی کا صورت است مر جذبہ آخری را فی الحقیقت باید بگیرد مناسبت نداشت پس مراد از اندراج نہایت در بدایت کہ در عبارت مشائخ این سلسلہ علیہ واقع است اندراج صورت نہایت است و در بدایت والا حقیقت نہایت در بدایت نمی گنجد و نہایت بایدایت نسبت ندارد و تحقیق این بحث در رسالہ کہ در تحقیق حقیقت جذبہ و سلوک و مثال آنها تحریر یافته بتفصیل ذکر یافته است القہ عمیر از صورت بحقیقت ضرورت و البقا از حقیقت بصورت از و و نسبت حَقَّقْنَا اللہُ سُبْحَانَهُ بِالْحَقِيقَةِ الْحَقَّةِ وَجَبَّئْنَا عَنِ الصَّوْقِ الْقَابِلَةِ بِحَمَّتِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَاللَّهِ الْأَبْلَى عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ مِنَ الصَّلَواتِ الْمَلِكَا مِنْ الْحَيَاتِ أَفْضَلُهَا

# مکتوب شصت و سوم

بسیادت پناہی و بقایت دستگاہی شیخ فرید صد و ریافت در بیان آنکہ انبیاء صلوات

لعل جمع شایسته حق دست  
بجانم و سلام بر بندگان ارکه  
بر خود پرانیت دنیا حق فقال  
منه جلالت معنی سیر الی الہدای  
و سیر الی الہدای و سیر الی الہدای  
و حضرت امام قدس سرہ و در تفسیر  
مد و پس چو فرام از تعلیم دل کہ  
تمام حافظ محمد را پس است  
تفسیر بیان فرموده اند آنجا  
باید دید ۱۲۰  
مکتوبات امام زین العابدین  
عصر دوم  
در و در دستار و منقار عبد ان  
کہ نام مخالف اکو و در تحقیق حقیقت  
ایشان میان مقام رسول از جلال  
کہ در کتب جمیل درم از جلال  
کہ در کتب جمیل درم از جلال  
تکلف معنی حق با ذکر قل  
و قدس از حقیقت حق و توفیق  
کرد انداز صورت باطل و در توفیق  
جویت بی تفاوتی باطل و در توفیق  
و از رسلم  
بر صی سله الله تعالی



انبیای کسی باین کلمات تکلم نموده است منکران نبوت اگرچه خدا را سبحانه واحد میگویند حال ایشان از دو امر خالی نیست یا تقلید اهل اسلام می کنند یا در وجوب وجود واحد میدانند در استحقاق عبادت و نزد اهل اسلام هم در وجوب وجود واحد است و هم در استحقاق عبادت مراد از کلمه طغیة لا اله الا الله نفی عبادت الهیه باطله است و اثبات معبودیت حق است سبحانه و کلمه دیگر که مخصوص باین بزرگواران است آنست که خود را بشمار میدانند مثل سایر مردم و اله و معبود حق را میدانند سبحانه و مردم را دعوت با او میکند تعالی و او را سبحانه از حلول و اتحاد منزه میگویند و منکران نبوت نه چنین اند بلکه رؤسای ایشان مدعیان الوهیت اند و حق را سبحانه در خود حلول اثبات میکنند و از استحقاق عبادت و اطلاق اسم الوهیت بر خود شایسته نمی نمایند لاجرم با از بندگی بر آورده و مشکرات افعال و استحقاقات اعمال می افتند و راه اباحت بدنها گشوده میگردانند و گمان می برند که آیه از هیچ چیز ممنوع نیستند هر چه می گویند صواب می دانند و هر چه می کنند مباح می انگارند ضلوا افاضلوا قویل لهم ولا تتابعونم و کلمه دیگر که انبیاء علیکم الصلوة والسلامات بران متفق اند و منکران ایشان را از آن دولت نصیبی نیست آنست که این بزرگواران به نزول ملائکه که معصوم مطلق اند و هیچ تعلق و تلوذند از قابل اند و امثال او و جمله کلام ربانی تعالی و تقدس ایشان را میدانند پس این بزرگواران هر چه می گویند از حق میگویند تعالی و تقدس و هر چه میسازند از حق میسازند و احکام آنها و ایشان نیز مؤید بومی اند اگر انقضای زلزله واقع می شدنی الحال حق سبحانه تدارک آن بومی قطعی میفرمود و رؤسیان منکران که مدعیان الوهیت اند هر چه گویند از خود گویند و همان را صواب دانند بواسطه زعم الوهیت پس انصاف در کار است شخصیکه از کمال خیر دی خود را اله بگیرد و مستحق عبادت داند و افعال ناشایسته باین زعم فاسد بوقوع آرزو سخنان او را چه اعتبار است و چه اقتضای او چه در انصراف سالیکه نگو است

اینجا نشان بفرموده است که در سجده است  
عبادت میکنند عبادت می کنند  
معنی بزرگواران اهل اسلام نیز حق تعالی را  
و معبود خود میدانند و معبود حق تعالی را  
می انگارند  
عبادت می کنند  
که بزرگواران حق تعالی را  
معبود خود میدانند  
و معبود حق تعالی را  
می انگارند  
معنی بزرگواران اهل اسلام نیز حق تعالی را  
و معبود خود میدانند و معبود حق تعالی را  
می انگارند

صفت بزرگواران  
معنی بزرگواران اهل اسلام نیز حق تعالی را  
و معبود خود میدانند و معبود حق تعالی را  
می انگارند

معنی بزرگواران اهل اسلام نیز حق تعالی را  
و معبود خود میدانند و معبود حق تعالی را  
می انگارند

معنی است بر آن بجز از عبارتی علی الصلوة والسلام که رایج ترین است لفظ بالفتح و با کسر و مشدود و مفتوح معنی لغزش و لغزیدن معنی خنوار اجتهاد  
صفت بزرگواران اهل اسلام نیز حق تعالی را و معبود خود میدانند و معبود حق تعالی را می انگارند

از بهارش پدید است اظهار امثال این سخنان برائے از دیوار ایضاح است والا حق از باطل  
 جد است و نور از ظلمت هوید بجا آمدنی و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً اللهم  
 قيتنا على متابعتك من الاكابر عليهم الصلوات والتحيات اولا واخرا بقية المقصود انك  
 سیادت پناهی میان پیر کمال ایشان بهتر میداند چه احتیاج است که درین باب چیزی نوشته باشد  
 لیکن این قدر هست که حقیر چند گاه است که از ایشانی ایشان مخلوط است شدتی است که ایشان  
 اشتیاق عتبه بوسی داشتند اما درین اثنا وضعی بر ایشان طاری شده بود و تا زمانه  
 صاحب فرارش بودند بعد از فراغ متوجه ملازمت علیه گشته اند امیدوار عنایت اند

### کتابت و حکام

سه بین مع نامن که در ظلمات در کت  
 همان نبات است باشد در اصل لغت خود  
 است

سه بین بر نیندردن بهفتی  
 سینه تار و ک جسم لغت نند

نیز سیادت و تعاقب پناهی شیخ فرید صد در ریاضه در بیان لذت و آلم جسمانی و روحانی  
 و تحریف بر تحمل مصائب و الام جسمانی و ملیت سب ذلك سلمكم الله سبحانه و عافاك  
 في الدارين بحسنه سيد الثقلين عليه وعلى اهل الصلوات والتسليمات لذت و ألم  
 دنیا بر دو قسم است جسمانی و روحانی هر چیزی که جسم را دران لذت است روح را از ان آلم  
 است و هر چیزی که از ان متاالم است روح را از ان التذاه است پس روح و جسم نقیض یکدیگر  
 باشند و درین نشأه که روح بمقام جسم تنزل نموده است و گرفتار جسم و جسمانی شده روح نیز حکم  
 جسم پیدا کرده بلذت او متلذذ گشته است و باالم او متاالم است مرتبه عوام کالانعام کن عیبه  
 ثم رد ذنابه استقل سافلین در شان ایشان صادق است و ای هزار و ای اگر  
 روح ازین گرفتاری خلاص نشود و به وطن اهلی رجوع نماید پایا آخر آدم است و آدمی  
 گشت محروم از مقام محرمی که گزرد و باز مسکین زمین سفره نیست از وی هیچکس محروم تر

در لغت

سه بین مع نامن که در ظلمات در کت  
 همان نبات است باشد در اصل لغت خود  
 است  
 سه بین بر نیندردن بهفتی  
 سینه تار و ک جسم لغت نند  
 لذت و آلم جسمانی و روحانی  
 روح را از ان آلم است و هر چیزی که از ان متاالم است روح را از ان التذاه است پس روح و جسم نقیض یکدیگر  
 باشند و درین نشأه که روح بمقام جسم تنزل نموده است و گرفتار جسم و جسمانی شده روح نیز حکم  
 جسم پیدا کرده بلذت او متلذذ گشته است و باالم او متاالم است مرتبه عوام کالانعام کن عیبه  
 ثم رد ذنابه استقل سافلین در شان ایشان صادق است و ای هزار و ای اگر  
 روح ازین گرفتاری خلاص نشود و به وطن اهلی رجوع نماید پایا آخر آدم است و آدمی  
 گشت محروم از مقام محرمی که گزرد و باز مسکین زمین سفره نیست از وی هیچکس محروم تر

از بیماری روح است که آلم خود را لذت می انگارد و لذت را آلم می شناسد در رنگ صفرائی  
 که بواسطه علت صفرا شیری ر تلخ می یابد پس بر عقلا فکر ازاله این مرض لازم است تا در  
 آلام و مصائب جسمانی خرم و شادان زندگانی نمایند بیت از پی این عیش و عشرت ساختن  
 صد هزاران جان باید باختن و چون نیک ملاحظه کرده میشود معلوم میگردد که اگر در دنیا  
 در دوالم و مصیبت نمی بود و بچو نمی آرزید ظلمت های آنرا واقع و حوادث زائل میگردد آنست  
 تلخی حوادث در رنگ تلخی دارو سے نافع است که ازاله مرض می نماید محسوس این قفیه شده است  
 در دعوتها سے عام که طعام می نزنند و خلوص نیت نمی توانند کرد و جمعی از طعام خواران بشکوات  
 می خیزند و منقصت طعام و صاحب طعام می نمایند و صاحب طعام ازین معنی شکستگی دل  
 حاصل میگردد و همین شکستگی صاحب طعام ظلمتی را که در طعام رفته بود بواسطه عدم خلوص نیت  
 ازاله نمیشاید و در معرض قبول می آرد اگر شکوه آن جماعه نمی بود و انکسار قلب صاحب طعام نمیشد  
 طعام را سر بر از ظلمت و کدورت بود احتمال قبول را درین صورت چه گنجایش پس بدار کار  
 شکستگی و آوارگی آمد و مانا ز پروردگان جوین عیش و تنعم را مشکل کار است و آن خلقت  
 بَیِّنٌ وَالْإِنْسَانُ أَلَّا يَعْْبُدُنِي أَنْ قَطِعْتُ عَنْهُ الْعَيْنَ وَ عِبَادَتِ عِبَارَتِ از تذلل و انکسار است  
 پس مقصود از خلقت انسان خواری اوست علی الخصوص مسلمانان و دینداران که دنیا سمجین  
 ایشان است در زندان عیش جوین بودن از عقل دور است پس آومی را از مشق محنت  
 کشتی چاره نبود و از ورزش با بروداری گذرند حضرت حق سبحانه و تعالی بانی طاقان را  
 برین معنی استقامت کرامت فرماید بِحُرْمَتِ جَدِّكُمْ الْاَكْبَدِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ مِنَ  
 الصَّلَوَاتِ آمَنَّهُمْ وَمِنَ الْجَنَابَاتِ اَكْمَلَهَا

کلیه زندگانی این دنیا ازین عیش و عشرت است  
 در عالم مصائب جسمانی خرم و شادان زندگانی نمایند  
 در دعوتها سے عام که طعام می نزنند و خلوص نیت نمی توانند کرد و جمعی از طعام خواران بشکوات می خیزند و منقصت طعام و صاحب طعام می نمایند و صاحب طعام ازین معنی شکستگی دل حاصل میگردد و همین شکستگی صاحب طعام ظلمتی را که در طعام رفته بود بواسطه عدم خلوص نیت ازاله نمیشاید و در معرض قبول می آرد اگر شکوه آن جماعه نمی بود و انکسار قلب صاحب طعام نمیشد طعام را سر بر از ظلمت و کدورت بود احتمال قبول را درین صورت چه گنجایش پس بدار کار شکستگی و آوارگی آمد و مانا ز پروردگان جوین عیش و تنعم را مشکل کار است و آن خلقت بَیِّنٌ وَالْإِنْسَانُ أَلَّا يَعْْبُدُنِي أَنْ قَطِعْتُ عَنْهُ الْعَيْنَ وَ عِبَادَتِ عِبَارَتِ از تذلل و انکسار است پس مقصود از خلقت انسان خواری اوست علی الخصوص مسلمانان و دینداران که دنیا سمجین ایشان است در زندان عیش جوین بودن از عقل دور است پس آومی را از مشق محنت کشتی چاره نبود و از ورزش با بروداری گذرند حضرت حق سبحانه و تعالی بانی طاقان را برین معنی استقامت کرامت فرماید بِحُرْمَتِ جَدِّكُمْ الْاَكْبَدِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ آمَنَّهُمْ وَمِنَ الْجَنَابَاتِ اَكْمَلَهَا



از ادب و سلیمان بهتر از این است ۱۱۷  
از ادب و سلیمان بهتر از این است ۱۱۷  
از ادب و سلیمان بهتر از این است ۱۱۷  
از ادب و سلیمان بهتر از این است ۱۱۷  
از ادب و سلیمان بهتر از این است ۱۱۷  
از ادب و سلیمان بهتر از این است ۱۱۷  
از ادب و سلیمان بهتر از این است ۱۱۷  
از ادب و سلیمان بهتر از این است ۱۱۷  
از ادب و سلیمان بهتر از این است ۱۱۷  
از ادب و سلیمان بهتر از این است ۱۱۷

بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بسم الله الرحمن الرحیم

جها و اکبر است منعم و آئید و هل من تیزید بگوئید و این جها و کفتن را به از جها و کشتن و آئید  
امثال مام و دم فقر ابی دست و پازین دولت محرومیم ه هینا لآثر باب التعمیم تعیمها  
و للعایشی المسکین ما یجتمع ه و اویم تر از گنج مقصود نشان به گران رسیدیم تو شاید  
برسی ه حضرت خواجه آخرا قدس الله تعالی سر می فرمودند که اگر من شیخی گنیم هیچ شیخی در  
عالم مرید نیابد امام کار و دیگر فرموده اند و آن ترویج شریعت و تائید ملت است لاجرم بصحبت  
سلاطین میرفتند و بتصرف خود ایشان را متقاضی ساختند و بتوسیل ایشان ترویج شریعت  
میفرمودند ملت مس آنست که چون حق سبحانه بیکت محبت شما با کار این خانواده بزرگ قدس الله  
تعالی استرحم سخن شما را تاثیر بخشیده است و عظمت مسلمانان شما در نظر آفران ظاهر شده  
سعی فرمایند که لا اقل احکام کسبه اهل کفر که در اهل اسلام شیوعی پیدا کرده اند منهدم و مندرس  
گردند و اهل اسلام از آن منکرات محفوظ بمانند جز الحمد لله سبحانه عنان جمیع المسلمین  
خیر الجزاء و سلطنت پیشین عباوی بن مصطفوی علیه الصلوٰة والسلام مفهوم می شد  
و درین سلطنت ظاهر آن عبا و نسبت اگر هست از عدم علمت ترس آنست که مباد این جا  
هم کار عبا و انجاد و برلمانان معاندتنگ تر افتد مصرع چو بید بر سر ایمان خویش می لرزم  
ثبت الله سبحانه و ایتا کما علی متابعه سید المرسلین علیه و علی الیه الصلوات و التسلیما  
فقیر بمقربیه اینجا آمده بود و خواست که از آمدن خود ایشان را اطلاع ندید و بعضی سخنان نافع نوشید  
و از محبت عزیز که بواسطه مناسبت فطرت خبر کند قال علیه الصلوة و التسلمة من  
أحب أخاه فلیعلم آیاه یعنی کسیکه دوست دارد و برادر مسلم خود را پس گو اعلام کند او از آن  
صحبت و السلام علیکم و علی جمیع من اتبع الهدی

ع بین فطرت و خلقت ایان ابرم شایسته موجب محبت گفته قال علیه الصلوة و السلام لاول من جرد من بعدة فانتاز من انکلت اما که مختلف



# کتاب صفت و کمالات

بسم الله و ما صلحکم جهنم ۱۷

بیخبر چنان علم صدور یافته و در مداحی طریقه علییه نقشبندیه قدس الله تعالی آنرا را هم و مناسبت  
 این طریق بطریق اصحاب کرام علی منا جمهم و علیهم الصلوٰة و السلام و بیان افضلیت  
 اصحاب کرام بر دیگران اگر چه پس قرنی باشد یا عمر مرق و الی الحمد لله و سلام علی عباده  
 الذین اصطفیٰ طریق حضرت خواجگان قدس الله تعالی آنرا را هم پس بر اندراج نهایت  
 در بدایت است حضرت خواجہ نقشبند قدس الله تعالی سیر فرموده اند که ما نهایت را  
 در بدلیت و روح کنیم و این طریق بعینه طریق اصحاب کرام است رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ  
 چه این بزرگواران را در اول صحبت آنسر و علیهم الصلوات و التسلیمات آن  
 بیشتر می شد که اولیا و ائمت را در نهایت نهایت شمه از ان کمال دست میدادند و خوشی  
 قائل حضرت حمزه علیه الرحمة که یک مرتبه در پند و اسلام خود شرف صحبت سید اولین و آخرین  
 علیه و علی آله الصلوات و التسلیمات و التحیات مشرف شده بود از و پس قرنی که خیر الباقین  
 است فضل آمد و آنچه خوشی را در اول صحبت خیر البشر علیه و علی آله الصلوة و السلام  
 میسر شد و پس قرنی را بآن خصصیت در انتها میسر نشد لاجرم بهترین قرون قرنی اصحاب  
 رضوان الله تعالی علیهم کلامه شکر کار و دیگران را در پس انداخت و اشارت به بعد و چه نمود شخصی  
 از بعد از ان مبارک قدس است سوال کردوا ایهما افضل معاویة ام عمار بن عبد العزیز  
 قال النبی الذی دخل الف قرین معاویة مع رسول الله صلى الله تعالى علیه و آله  
 و سلم خذ من عمار بن عبد العزیز کذا امر ائیس ناچار سلسله این حضرات سلسله الذنوب  
 آمد و مزیه این طریقه عالی بر سایر طرق در رنگ مزیه قرون اصحاب کرام بر سایر قرون بهترین

والمعرفت

مسئله در حق حال مستاصل  
 و جانان عالمی را بقلبان خیر الباقین  
 در سینه مریت گزشت و شیخ اراد الیه  
 در راه سلوک

بسم الله و ما صلحکم جهنم ۱۷  
 این در وقت که حضرت ع  
 بن حسین قائل اول صلح  
 علیه و آله و سلم  
 بنویسند قرنی  
 بجا آمدند  
 قرون  
 بهشت  
 اوست  
 کمال  
 دست  
 میدادند  
 خوشی  
 قائل  
 حضرت  
 حمزه  
 علیه  
 الرحمة  
 که یک  
 مرتبه  
 در پند  
 و اسلام  
 خود  
 شرف  
 صحبت  
 سید  
 اولین  
 و  
 آخرین  
 علیه  
 و علی  
 آله  
 الصلوات  
 و  
 التسلیمات  
 مشرف  
 شده  
 بود  
 از و  
 پس  
 قرنی  
 که  
 خیر  
 الباقین  
 است  
 فضل  
 آمد  
 و  
 آنچه  
 خوشی  
 را  
 در  
 اول  
 صحبت  
 خیر  
 البشر  
 علیه  
 و  
 علی  
 آله  
 الصلوة  
 و  
 السلام  
 میسر  
 شد  
 و  
 پس  
 قرنی  
 را  
 بآن  
 خصصیت  
 در  
 انتها  
 میسر  
 نشد  
 لاجرم  
 بهترین  
 قرون  
 قرنی  
 اصحاب  
 رضوان  
 الله  
 تعالی  
 علیهم  
 کلامه  
 شکر  
 کار  
 و  
 دیگران  
 را  
 در  
 پس  
 انداخت  
 و  
 اشارت  
 به  
 بعد  
 و  
 چه  
 نمود  
 شخصی  
 از  
 بعد  
 از  
 ان  
 مبارک  
 قدس  
 است  
 سوال  
 کردوا  
 ایهما  
 افضل  
 معاویة  
 ام  
 عمار  
 بن  
 عبد  
 العزیز  
 قال  
 النبی  
 الذی  
 دخل  
 الف  
 قرین  
 معاویة  
 مع  
 رسول  
 الله  
 صلى  
 الله  
 تعالى  
 علیه  
 و  
 آله  
 و  
 سلم  
 خذ  
 من  
 عمار  
 بن  
 عبد  
 العزیز  
 کذا  
 امر  
 ائیس  
 ناچار  
 سلسله  
 این  
 حضرات  
 سلسله  
 الذنوب  
 آمد  
 و  
 مزیه  
 این  
 طریقه  
 عالی  
 بر  
 سایر  
 طرق  
 در  
 رنگ  
 مزیه  
 قرون  
 اصحاب  
 کرام  
 بر  
 سایر  
 قرون  
 بهترین

علیه و آله و سلم

عن نفع اول و کون بدیع ابتداء و آغاز

۲۸

سلام کلامی... از کلام امام... در بیان عجز و نقصان... از کلام امام... در بیان عجز و نقصان... از کلام امام... در بیان عجز و نقصان...

گشت جامعه را که از کمال فضل در آغاز شریفی ازان جام ارزانی دارند اطلاع بر حقیقت کلمات ایشان غیر ایشان را متعذرتست نهایت ایشان فوق نهایت دیگران خواهد بود موصوعه قیاس کن زرگستان من بهار مرا چه موصوعه سالی که نکوست از بهارش پیداست: ذلك فضل الله يؤتیه من يشاء قاله ذو الفضل العظيم حضرت خواجه نقشبند میفرمودند که ما فضلها جعنا الله سبحانه وایاکم من محبئی هو الاءاکابر و منابیحی افارهم بحرمه النبى القشقی علیه وعلى الیه من الصلوات افضلها من الحیات اکملها.

کتاب شصت و نهم

بخان خاندان صدور یافته در سفارش محتاجی ثبتنا الله سبحانه وایاکم علی متابعتی سیدی المرسلین علیه وعلی الیه الصلوات و التسلیحات ظاهرا و باطنا و یوحم الله عبدا قال امینا و او امر اتم به اختیار برآن آوروند که تصدیق ایشان حرأت نماید اول اظهار زرع مظنه از ارادت بلکه حصول مووت و اخلاص و امر ثانی ایماء احتیاج محتاجی هست که بعضی است و صلاح متحلی است و معرفت و شهود متمیزین از روی نسبت کرم هست و از روی حسب شریف مخدومادرا ظاهر حق نوعی از حرارت است اگر چه بحسب شدت و ضعف تفاوت باشد خیل سعادت مند می باید که ان حرارت را در رنگ عسل بیاشامد و هکله من مزید گوید بلونیا احوال از لوازم صفت امکان است جماعه که به ممکن رسیده اند نیز از بلون سرشته اند بیچاره ممکن گاهی مغلوب سلطان صفات جلالیه است و گاهی محکوم صفات جلالیه است و قه محل قبض است و وقتی موطن بسیط و هر موسم را احکام جد است و بی روز آن بود و امر و دریا قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن یقلبها کیف یشاء و السلام

در بیان عجز و نقصان... از کلام امام... در بیان عجز و نقصان... از کلام امام... در بیان عجز و نقصان... از کلام امام... در بیان عجز و نقصان... از کلام امام... در بیان عجز و نقصان...

در بیان عجز و نقصان... از کلام امام... در بیان عجز و نقصان... از کلام امام... در بیان عجز و نقصان... از کلام امام... در بیان عجز و نقصان... از کلام امام... در بیان عجز و نقصان...

بیکوی دران کاری است کرده  
 او حق بجای پیشی باعث بعضی از عواض  
 فرموده این بود که خود را بشناختن است رسانید  
 نواضع از آن در آن می فرماید  
 حضرت سعدی می فرماید  
 هرگز از هیچ کس خبری است  
 بجز از آن کس که خود را بشناختن است  
 از آن سخن است خود را بشناختن است  
 است بر وقت فارا و از این سبب است  
 سید از اینجای و ثمرات بودن وقت آن  
 است بر وقت فارا و از این سبب است  
 از آن سخن است خود را بشناختن است

# مکتوب نصیحت و تمیز

تیز بجان خانان صدور یافته در بیان آنکه نواضع از ارباب غنای زبید و ستغنا از ارباب فقر  
 و مایه ناسیب ذلک الخیر فیما صنع الله سبحانه و تعالی من آنچه شرط بلوغ است بانو  
 میگویم: تو خواه از سخنم سنجیدگی خواه ملال: نواضع از ارباب غنا زیباست و ستغنا از ارباب فقر  
 لکن المعالجة بالاعتدال در مکاتیب ثلاثه شمای غیر از استغنا امری مفهوم نشد هر چند مقصود  
 شما نواضع بود مثلاً در مکتوب اخیر مسطور بود بعد الحمد و الصلوة نموده می آید این عبارت را  
 نیک در سبند که در کجا باید نوشت آنکه خدمت فقرا بسیار کرده اند اما رعایت آداب خدمت  
 هم ضرورتی تاثره بر آن مرتب شود و بدو نه باخرط القناد بلک القیامه امت او علیه  
 و علی اله الصلوات و التسلیمات اتمها و اتمها از تکلف بری اند اما التکبر مع التکبر  
 صدقه حضرت خواجہ نقشبند راقدس الله تعالی سیرت شخصی گفت که متکبر است فرمودند که  
 تلبر من از کبر پالی اوست این طائفه را ذلیل و خوار نه انگارند و رب اشعث مذموم بالانواب  
 لواقسو علی الله لکن لا حدیث نبویست علیه الصلوة و السلام و اندکی پیش تو  
 گفتم غم دل ترسیدم بد که دل از رده شوی و زنه سخن بسیار است: به محبان عزیز می مخلصان  
 صمیمی شنای باید که ملاحظه نفس امر داشته باشد و بشما هر چه رسانند از نفس الامر رسانند و هر کس  
 که بدهند صلاح شمارای باید که منظور دارند نه مصالح خود را که آن خیانت محض است بعضی از  
 منافع شما نیز از عین غایبه این منقر بود و اما در عالم اسباب محبان و مخلصان شما نگذشتند تقصیری  
 ازین طرف ندانند هر چند این مقدمات تلخ نماید اما خوش آمد گویندگان شما بسیارند همان  
 گفتگوستند مقصود از آشنائی فقر اطلاع بر عیوب مکتونه است و ظهور زوایل مخزونه لیکن  
 و از فقر انوشاد و تلقین نوزادند  
 دقتی دلاقت  
 واقف بودن بر عیوب پو شنیده  
 نیکبها و فرماییم حاج زرت است

بجهت نجات عقارت اگر کسی را از رده اند که از رده اند و از رده اند  
 در این سبب است که بعضی از عواض فرموده این بود که خود را بشناختن است  
 نواضع از آن در آن می فرماید حضرت سعدی می فرماید هرگز از هیچ کس خبری است  
 بجز از آن کس که خود را بشناختن است از آن سخن است خود را بشناختن است  
 است بر وقت فارا و از این سبب است سید از اینجای و ثمرات بودن وقت آن  
 است بر وقت فارا و از این سبب است از آن سخن است خود را بشناختن است  
 آنست که اگر در مکتوب اخیر مسطور بود بعد الحمد و الصلوة نموده می آید این عبارت را  
 نیک در سبند که در کجا باید نوشت آنکه خدمت فقرا بسیار کرده اند اما رعایت آداب خدمت  
 هم ضرورتی تاثره بر آن مرتب شود و بدو نه باخرط القناد بلک القیامه امت او علیه  
 و علی اله الصلوات و التسلیمات اتمها و اتمها از تکلف بری اند اما التکبر مع التکبر  
 صدقه حضرت خواجہ نقشبند راقدس الله تعالی سیرت شخصی گفت که متکبر است فرمودند که  
 تلبر من از کبر پالی اوست این طائفه را ذلیل و خوار نه انگارند و رب اشعث مذموم بالانواب  
 لواقسو علی الله لکن لا حدیث نبویست علیه الصلوة و السلام و اندکی پیش تو  
 گفتم غم دل ترسیدم بد که دل از رده شوی و زنه سخن بسیار است: به محبان عزیز می مخلصان  
 صمیمی شنای باید که ملاحظه نفس امر داشته باشد و بشما هر چه رسانند از نفس الامر رسانند و هر کس  
 که بدهند صلاح شمارای باید که منظور دارند نه مصالح خود را که آن خیانت محض است بعضی از  
 منافع شما نیز از عین غایبه این منقر بود و اما در عالم اسباب محبان و مخلصان شما نگذشتند تقصیری  
 ازین طرف ندانند هر چند این مقدمات تلخ نماید اما خوش آمد گویندگان شما بسیارند همان  
 گفتگوستند مقصود از آشنائی فقر اطلاع بر عیوب مکتونه است و ظهور زوایل مخزونه لیکن  
 و از فقر انوشاد و تلقین نوزادند دقتی دلاقت واقف بودن بر عیوب پو شنیده نیکبها و فرماییم حاج زرت است

لا ساقی  
 علی بن ابی طالب  
 صلوات الله علیه  
 علی بن ابی طالب  
 صلوات الله علیه  
 علی بن ابی طالب  
 صلوات الله علیه

بدانند که اظهار این قسم سخنان نه از روی آزار است بلکه از روی نیکخواهی و دلسوزی است  
یقین تصور نمایند خواه محمد صدیق اگر یک روز پیشتر می آمدند مثل که فقره بهر حال خود را بشمارید  
اما در آنجا راه سبب ملاقی شدند معذور خواهند داشت <sup>تفسیر</sup> قِيَاصَعِ اللَّهُ سُبْحَانَ

# کتب شصت و نهم

نیز بخانمان صدور یافته و در بیان تواضع که موجب رفعت و این است و در بیان آنکه  
نجات و ایستادگی اهل سنت و جماعت است که فرقه ناجیه اند الحمد لله والصلوة و  
السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ النَّعَاتِ نَامَهُ كَرَامِي كَمَا صَحِبْتُ أَخُوِي مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ صَدِيقِ أَرْسَالِ وَشَيْخِ  
بُودند وصول یافت کرم سرورند جز آنکه الله سبحانه عننا خيرا الجزاء چون رعایت آداب  
فقر نموده اند و تواضع سخن انده اند امید است که بکلمه تواضع لله رَضَعَهُ اللَّهُ این منزل  
موجب نعمت دینی و دنیوی گردد بلکه گشت بشارت بکلمه چون الفاظ آیت و جوع در میان آورده اند چنان  
تصور فرمایند که این آیت بر دست درویشی از درویشان واقع شده است بر صدیق مثل و ثمرات آن باشد  
اما حقوق آنرا باید که آنها آنگن فرعی دارند و آرزو صایا و صلاح چه نویسد و از علوم و معارف چه آید که علماء مجتهدین  
و صوفیه حقیقین شکر الله تعالی سَعِيْمٌ وَبَسِطٌ وَتَفْصِيلٌ مَحْمُودٌ تَقْصِيرٌ جَائِزٌ شَرِيفٌ وَبَارِعٌ  
مَسْوَدَاتِ اِيْنِ كَمِ بَصَاعَتِ رَازِيْظَا هِر الْعَضِي اِز يَارَانِ بَخْدَمَتِ شَمَارُوْه اَنْدِ مَطَرِ شَرِيفِ كَدِ شَيْخِ  
بَاشِدِ بِالْجَلَّةِ طَرِيْقِ النَّجَاتِ مُتَابِعَةُ اَهْلِ السَّنَةِ وَبِالْجَمَاعَةِ كَثَرْتُمْ اللهُ سُبْحَانَ فِي الْاَقْوَالِ  
وَالْاَفْصَالِ وَفِي الْاَصْوَالِ وَالْفُرُوْعِ فَانْتَهَمُ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ وَمَا سِوَاهُمْ مِنَ الْفِرْقِ قَوْمٌ  
مَقْرُضِ الزَّوَالِ وَشَرَفِ الْهَلَاكِ عَلَيْهِ الْيَوْمَ كَحَدِّ اَوْلَكُمْ يَعْلَمُ اَمَّا فِي الْغَدِ فَيَعْلَمُهُ كُلُّ حَادٍ  
وَلَا يَنْفَعُ اَللّٰهُمَّ نَهْنًا قَبْلَ اَنْ يَنْبَهِنَا الْمَوْتُ سِيَاوَتِ اَبِي سَيْدٍ اَبْرَاهِيْمِمْ اَز قَدِيْمٍ چُونِ اَنْتَسَابِ

ای خدا هر شایسته را پیش از آنکه بمشاور کند امارت

تفسیر این کتب شصت و نهم  
این کتب در بیان تواضع است که موجب رفعت و این است و در بیان آنکه  
نجات و ایستادگی اهل سنت و جماعت است که فرقه ناجیه اند الحمد لله والصلوة و  
السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ النَّعَاتِ نَامَهُ كَرَامِي كَمَا صَحِبْتُ أَخُوِي مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ صَدِيقِ أَرْسَالِ وَشَيْخِ  
بُودند وصول یافت کرم سرورند جز آنکه الله سبحانه عننا خيرا الجزاء چون رعایت آداب  
فقر نموده اند و تواضع سخن انده اند امید است که بکلمه تواضع لله رَضَعَهُ اللَّهُ این منزل  
موجب نعمت دینی و دنیوی گردد بلکه گشت بشارت بکلمه چون الفاظ آیت و جوع در میان آورده اند چنان  
تصور فرمایند که این آیت بر دست درویشی از درویشان واقع شده است بر صدیق مثل و ثمرات آن باشد  
اما حقوق آنرا باید که آنها آنگن فرعی دارند و آرزو صایا و صلاح چه نویسد و از علوم و معارف چه آید که علماء مجتهدین  
و صوفیه حقیقین شکر الله تعالی سَعِيْمٌ وَبَسِطٌ وَتَفْصِيلٌ مَحْمُودٌ تَقْصِيرٌ جَائِزٌ شَرِيفٌ وَبَارِعٌ  
مَسْوَدَاتِ اِيْنِ كَمِ بَصَاعَتِ رَازِيْظَا هِر الْعَضِي اِز يَارَانِ بَخْدَمَتِ شَمَارُوْه اَنْدِ مَطَرِ شَرِيفِ كَدِ شَيْخِ  
بَاشِدِ بِالْجَلَّةِ طَرِيْقِ النَّجَاتِ مُتَابِعَةُ اَهْلِ السَّنَةِ وَبِالْجَمَاعَةِ كَثَرْتُمْ اللهُ سُبْحَانَ فِي الْاَقْوَالِ  
وَالْاَفْصَالِ وَفِي الْاَصْوَالِ وَالْفُرُوْعِ فَانْتَهَمُ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ وَمَا سِوَاهُمْ مِنَ الْفِرْقِ قَوْمٌ  
مَقْرُضِ الزَّوَالِ وَشَرَفِ الْهَلَاكِ عَلَيْهِ الْيَوْمَ كَحَدِّ اَوْلَكُمْ يَعْلَمُ اَمَّا فِي الْغَدِ فَيَعْلَمُهُ كُلُّ حَادٍ  
وَلَا يَنْفَعُ اَللّٰهُمَّ نَهْنًا قَبْلَ اَنْ يَنْبَهِنَا الْمَوْتُ سِيَاوَتِ اَبِي سَيْدٍ اَبْرَاهِيْمِمْ اَز قَدِيْمٍ چُونِ اَنْتَسَابِ

بأن آتانه عليه وارو ووريلك وعاكويان منتظم است برؤنه كرم لازم است كه دستگيرى نيز باشد  
كه آوان فقر و پيري را با اهل و عيال خود بفراخ خاطر گذراند و بدعاى سلامتى و ازين نشان مشغول باشد

### مکتوب مقام

نيز بخان خانان صدور یافته در میان آنکه آدمى را جامعيت اوسب بعد است همچنانکه همین  
جامعيت اوسب قرب اوست و مايناسب ذلك ثبتكم الله سبحانه على جادة الشرف  
المصطفوية على صاحبها الصلوة والسلام واليخية ربحم الله عبدا قال امينا آدمى را همچنانکه  
جامعيت سبب قرب و تكريم و تفضيل است سبب بعد و تفضيل و تجميل نيز همان جامعيت است  
قرب بواسطه اتيت مرات اوست و قابليت ظهور جميع اسما وصفات را بلکه تجليات و اتيه را نيز  
حديث قدسى لايسعنى ارضى ولا سمانى ولكن يسعنى قلب عبدى المؤمن رمزي ازين  
بيان است و بعد اوسب احتياج اوست بهر جزى از جزو ثبات عالم چه او را همه چيز در كار است  
خلق لكم ماني الارض جميعا بواسطه اين احتياج او را جميع اشيا گرفتارى هست كه سبب  
بعد و تفضيل او گشته است پايه آخر آدمى است آدمى كه گشت محروم از مقامى محرمى  
گره گر دو باز مسكين زرين سفر و نيت از وسع همچس محروم تر و پس بهترين همه موجودات  
انسان آمد و بدترين همه كائنات هم او اذ كان منه محمد حبيب رب العالمين عليه وعلى  
إله الصلوات والتسليمات والحيات واليخية ربحم الله عبدا قال امينا آدمى را همچنانکه  
پس ناچار تا از گرفتارى همه نجات ميست نشود گرفتارى كمي كه منزه است از كمي نيز حاصل نبايد  
خرابى و زخالى است ليكن بمقتضاى ما لا يدرك كله لا يترك كله زندگالى چند روزه  
را بر وفق اتباع صاحب شريعت عليه وعلى إله الصلوة واليخية بايد بسير و كوشش كاري از

در المعرف  
من اجل كرم و ايمان  
بصفت دارو اول خنده مومن  
مزين من در آسمان چون  
من بخله كرم يعنى براى كرم يعنى  
و بظرف و معنى بول كرم يعنى  
از كرم كرم كه اين لفظ را مقام اوست  
و در بابى بظمان الله انبى من  
الاصول و انبى من كرم يعنى  
الفردى از اسامى آورده است  
و در مورد اوسب بن سبب  
و لكن بالظاهر و كرم يعنى  
التسليم مع الاختصار  
اشارات است بآنچه كه در باره  
اول و دوم و سوم  
كرم يعنى است هو الذى خلق  
كرم يعنى است ان فضائله  
است حضرت محبوب پروردگار  
عالمين بر سر بران پاى كرم  
در دو دو سه و چهار  
را نيز از ان است براهى  
بين پروردگار است براهى  
عظيم است براهى  
سهمه محبوب انوار است  
بقول اقدس كرم يعنى  
بوجود انوار اقدس  
سره در اوج اقدس  
است بقره اقدس  
دو بقره اقدس  
است بقره اقدس

فلا  
لصوم كرم



عنه قوله بر همه جمع بر من است گوی از علماء مشرکان چند ۱۲  
عنه مع ریاضت و اکثر من دارم کردن در رخ کشیدن ۱۱

است بطریق سلوک صوفی علیہ این فقرہ سنیہ و وجوب این کرم اخیر آسمانی است بخلاف کثرتین سابقین اصل اسلام  
مربوط باین دو کرم است و کمال اسلام متوط بآن یک کرم و عملی کہ مخالف این آرکان ثلثہ  
است اگر چه از جنس ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ باشد داخل معصیت است و نافرمانی  
و ناسی منعم جل سلطانہ بر اہمہ ہند و فلاسفہ یونان و ریاضات و مجاہدات خود را معاف نہ است  
اند اما ان ریاضات چون بروفق شراخ ابیاصلووات اللہ تعالی و تسلیما تہ علی اجمعہم عموا  
و علی افضلہم خصوصاً واقع نشدہ اند مر و و داند و از نجات اخروی بے نصیب قعلیکم  
متابعہ سیدنا و مولانا و شفیعہ ذنوبنا و طیبہ قلوبنا محمد رسول اللہ صل اللہ تعالی  
علیہ و علی الہ وسلم و متابعا خلفائہ الراشدین المہدیین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

### مکتوبہ ثانیہ دوم

بخواجہ جهان صدور یافته و بیان آنکہ جمع ساختن دین با دنیا دشوار است پس طالب آخرت  
را از ترک دنیا چارہ نباشد و اگر ترک حقیقی میسر نشود از ترک حکمی چارہ نہ و مابینا سب ذلک  
سلمکم اللہ سبحانہ و عافاکم ما احسن الدین والدنیا لواجتماع جمع ساختن دین و دنیا را  
از قبیل جمع اصداد است پس طالب آخرت را ترک دنیا لابد و چون دین آوان حقیقت ترک  
آن میسر نیست بلکہ متعسر است بضرورت ترک حکمی باید قرار داد و ترک حکمی عبارت از آنست کہ  
در امور و نیویہ مقتضای حکم شریعت غر محکوم باید شد و در مطاعم و مشارب و مسکن حد و در شرعیہ  
ارعیات باید نمود و تجاوز از ان حد و تجویز نباید کرد و در اموال نامہ و انعام سائہ زکوٰۃ مفروضہ  
او باید کرد و چون متعلی با حکام شرعیہ بیشتر از مضرت دنیا نجاتی حاصل گشت و با آخرت جمع شد و اگر  
این قسم ترک حکمی ہم میسر نشود از مجتہد خارج است حکم منافق دارد کہ صورت ایمان در آخرت سوزندش

و صورت ایمان نہ حقیقتان ۱۱

عنه قوله بر همه جمع بر من است گوی از علماء مشرکان چند ۱۲  
عنه مع ریاضت و اکثر من دارم کردن در رخ کشیدن ۱۱  
عنه قوله بر همه جمع بر من است گوی از علماء مشرکان چند ۱۲  
عنه مع ریاضت و اکثر من دارم کردن در رخ کشیدن ۱۱  
عنه قوله بر همه جمع بر من است گوی از علماء مشرکان چند ۱۲  
عنه مع ریاضت و اکثر من دارم کردن در رخ کشیدن ۱۱

خداوند تعالیٰ که در آیه ۱۱۱ از سوره بقره فرمود: **لَا تَجْعَلْ مَالَكَ كَالَّذِي تَدَارَىٰ بِالْمَالِ وَلَا كَالَّذِي هُوَ يُكْوِضُ يَدَيْهِ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ** (سوره بقره، آیه ۱۱۱) یعنی ماله تو را آنقدر زیاد مکن که با آن بازی کنی یا آنقدر کم کنی که دستهای تو را بگریزد و در عذاب خود ذوق کنی.

خواهد گشت نتیجه او عصمت و باور اموال دنیوی است فقط من آنچه شرط بلاغت با تو میگویم: تو خواه از سخنم مذکور خواه ملال: تا کد ام صاحب دولت باشد که باین طرقت دنیاوی و باین خدم و حشم و باین طعامهای لذیذ و حیرب و باین لباسهای فاخر و برین کلمه حق را بسمع قبول استماع نماید گوشش از بار درگراں شده است نشود **مَالَهُ فَنَسَانِ مَرَاهُ وَفَقِنَا لِلَّهِ سُبْحَانَهُ وَآيَاكُم مَّتَابِعَةَ الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلَىٰ صَلَاحِهَا الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ وَالْحَيَّةَ بِقِيَّةٍ** امر و میان شیخ زکریا که سابقا کوروی بود بحال محسوس است مرد عالم و فاضل است بشومی اعمال مذتبت که بزندان محسوس است بواسطه ضعف پیری و ضیق معیشت و تا وی مدت طبعستوه آمده است بفقیر نوشته بود که در عین آده سعی در مخلص مانماید کثرت ساقبت راه مانع آمد چون اخوی خواجه محمد صادق بخدمت ایشان میرفت بضرورت بچند کلمه مُصَدِّع گشت امید است که توجه عالی در باره آن ضعیف مرغی خواهند داشت که عالم است و پیر و السلام **أَوَّلًا وَآخِرًا**

اینکه در آیه ۱۱۱ از سوره بقره فرمود: **لَا تَجْعَلْ مَالَكَ كَالَّذِي تَدَارَىٰ بِالْمَالِ وَلَا كَالَّذِي هُوَ يُكْوِضُ يَدَيْهِ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ** (سوره بقره، آیه ۱۱۱) یعنی ماله تو را آنقدر زیاد مکن که با آن بازی کنی یا آنقدر کم کنی که دستهای تو را بگریزد و در عذاب خود ذوق کنی.

**مکتوب هفتاد و سوم**

بشایع السیدین قلج خان صدور یافته در مذمت دنیا و انبای آن و در نکوهش تحصیل علوم غیر نافع و در اجتناب از فضول مباهات و تحریض بر خیرات و اعمال صالحه علی الخصوص در زمان عنفوان جوانی و مایب است ذلک حق سبحانه و تعالی بر جاوه شریعت بنده مصطفوی علی صاحبها الصلوات و التسلیات و التحیات **الْأَبَدِيَّةِ السَّرْمَدِيَّةِ** استقامت آرزای فرماید ای فرزند دنیا محل آزمون است ظاهر او را با انواع مزخرفات موهوم و مژن گردانده اند صورت او را بجا و خط و زلف و قد و مو و پوسته مزین ساخته اند و زمو و شیرینیت و لطراوت و نقضات مخمیل لکن فی الحقیقت **خُدْرِيٌّ جَوْشَبِيٌّ** **بُزْجِيٌّ** **نَازِلٌ**

اینکه در آیه ۱۱۱ از سوره بقره فرمود: **لَا تَجْعَلْ مَالَكَ كَالَّذِي تَدَارَىٰ بِالْمَالِ وَلَا كَالَّذِي هُوَ يُكْوِضُ يَدَيْهِ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ** (سوره بقره، آیه ۱۱۱) یعنی ماله تو را آنقدر زیاد مکن که با آن بازی کنی یا آنقدر کم کنی که دستهای تو را بگریزد و در عذاب خود ذوق کنی.

و در شرح مذکور که در آیه ۱۱۱ از سوره بقره فرمود: **لَا تَجْعَلْ مَالَكَ كَالَّذِي تَدَارَىٰ بِالْمَالِ وَلَا كَالَّذِي هُوَ يُكْوِضُ يَدَيْهِ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ** (سوره بقره، آیه ۱۱۱) یعنی ماله تو را آنقدر زیاد مکن که با آن بازی کنی یا آنقدر کم کنی که دستهای تو را بگریزد و در عذاب خود ذوق کنی.





بجز از هم نایل از تقوی ۱۲

که اشتغال باین علوم محفوت است <sup>فوت کنده ۱۱</sup> اشتغال بعلوم شرعی ضروری است ای فرزند حق سبحانه و تعالی  
از کمال عنایت بیغایت خویش ترا در ابتدای جوانی توفیق توبه کرامت فرموده بود و بدست یکی  
از وریشیان سلسله علییه نقشبندیه قدس الله تعالی انهم انابت و اوده نمیدانم از دست نفس  
و شیطان ترا ثبات بران توبه پیشتر شده باشد مانده استقامت مشکل مینماید موسم <sup>جمع ترین بهی مصاحب و نقشبندی ۱۲</sup> عقوفان جوانی است  
و اسباب و نبوی همیشه و بیشتر از قرنا بهیناسب و امامت همه اندر زمین بتوان است  
که تو طفلی و خانه رنگین است بر ای فرزند کار نیست که از فضول مباحات اجتناب باید نمود  
و از مباحات بقدر ضرورت اکتفا باید کرد و آنهم به نیت جمعیت از برای ادای وظایف بندگی مثلاً  
مقصود از خوراک قوت بر ادای طاعات است و از پوشاک ستر عورت و وضع هر چه بود <sup>گری از نری ۱۱</sup> علیها  
القیاس سایر الساعات الضروریه <sup>ضروری ۱۲</sup> کما بر نقشبندیه قدس الله تعالی انهم عمل بعزیمت اختیار  
کرده اند و از رخصت هم امکان اجتناب فرموده از جمله عزائم اکتفاست بقدر ضرورت و اگر  
این دولت میسر نشود و پا از دایره مباحات بیرون نباید نهاد و مجربات و مشبهات نباید رفت  
این تمنیات با مومنی مباحات بر وجه اتم و اکمل حق سبحانه و تعالی از کمال کرم تجویز فرموده است و دایره  
این تمنیات را بر وسیع ساخته قطع نظر از این تمنیات کدام عیش برابر است که مولای این کس از  
که در این شخص رضی باشد و کدام جبار برابر است که سید او از اعمال او در سخط باشد <sup>خویش ۱۱</sup> رضی الله  
تعالی فی الجنة خیر من الجنة و سخط الله تعالی فی النار شین النار این کس بنده است  
معلوم حکیم مولی او را بسر خود ساخته اند و در هر چه افتد و انگذشته اند فکر باید کرد و عقل دوراندیش را  
کار باید فرموده و قدم از ندامت و خسارت هیچ بدست نخواستند وقت کار موسم جوانی است  
جوانمردانست که این وقت را از دست ندهند و فرصت غنیمت شمرند و چنگل که او را تا زمان پیری  
نگذارند و اگر گذارند جمعیت میسر نشود و اگر میسر شود هنگام ضعف سستی کار نیستند و حالاکه است <sup>و چینی ۱۲</sup>

سه مبالغه در  
تشنه نانی نیندی  
حق تعالی در سینه  
دینت چشم بر  
سبحانه تعالی در  
دینت از پیر

مکرم العلم ربانی

تعمدات است  
آبی که در سینه  
واقع است بیک کسان  
اصولت کس که  
بیا بی نیندی کار  
بهر منافع  
فقد استلیم

جمعیت ہمیشہ است و وجود والدین ہم از جملہ انعامات حق است بجانہ کہ غم معیشت  
 این کس بر سر آنہاست و موسم فرصت است و زبان قوت و استطاعت بکدام عذر  
 امروز را بہ فرود اید انداخت و تحت بتسلیف بایشید قال علیہ الصلوٰۃ والسلام هلک  
 المسوقون ارسے اگر قوت و بنائی و فی را بر فرود اندازند و امروز باعمال آخرت پروازند  
 پس مستحسن است چنانکہ عکس این مستفح است و بر وقت غمخواران جوانی کہ استیلا  
 و ثمنان دین است از نفس و شیطان اندک عمل را آتقدرا اعتبار است کہ در وقت  
 عدم استیلا و آنہا اعتداف مضاعف آزا اعتبار نیست و در تورہ سپاہگیری سپاہیان  
 کار گزار را در وقت استیلاء آعدا اعتبار بیشتر است اندک تر و موسم اعتبار می گیر و نمایان میشود  
 و در وقت امن از شر آعدا این قسم اعتبار نمیماند ای فرزند مقصود از خلقت انسانی کہ خلا  
 موجود است نہ کہو لعب و نہ خوردن و نخلتن است مقصود از وی ادای وظائف  
 بندگیست و ذل و انکسار و عجز و اقیقار و دوام التجا و نضرع بجناب قدس خداوندی جل ساطا  
 عبادتی کہ شرع محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام بان ناطق است و مقصود از ادائے  
 آن منافع و مصالح عبادت است و بجناب قدس خداوندی عرض شانہ هیچ از آن عائد نمی شود  
 بجان ممتون گشتمی باید او اگر در وہ نقبا و تمام در امثال او امر و انتہا از مناسی باید کوشید  
 حق بجانہ با وجود غنا و مطلق عباد را با او امر و نواہی سرفراز ساخته است اما محتاجان را  
 شکر این نعمت بر وجه آنم باید کرد و بمنت داری تمام در امثال احکام باید کوشید آن فرزند  
 میدانکہ اگر از اینانے و نیا کہ لشوکت و جاہ صورتی متحقق است اگر از متعلقان زیر دست  
 خود را خدمتی سرفرازی سازد و در آن خدمت نفعی بآمر نیز عائد است این زیر دست حکم او را  
 چه بلا عزیز میدارد و میدانکہ شخصی عظیم القدر این خدمت را فرمودہ است بمثونیت تمام

المعترف  
 السران یعنی بار  
 شکر و تقویٰ  
 بر کسب این نعمت  
 آرزو شود  
 در وقت کوری  
 شکر و تقویٰ  
 بن وقت غمخواران  
 غمخواران  
 شعار الشیطان  
 بقتیری قلب المؤمن  
 فانین باین غم  
 ایضا الشیطان  
 بالقدوس السویف  
 یعنی در این عالم  
 بطریق ابرار  
 بظنظن العارفات  
 سبب است  
 یعنی سبب  
 در اعمال  
 تو افسد را در جوانی

کے غیب و غیرہ پیشانام نیت و خفگان را بہرہ انانام نیت ۱۲

باید آید که در هر نفسی که در این شخص هم در نظر کمتر می آید که در  
امثال احکام خداوندی جل جلاله نمی گویند شرم باید کرد و از خواب خرگوش خود را باید بیدار  
عدم امثال او امر الهی جل جلاله از او چیز خالی نیست یا آنکه اخبارات شریعه را دروغ میدانند  
و باور میکنند یا عظمت امر تعالی و تقدس در نظر حقیر تر از عظمت ابناء و نیامی آید شناعیت  
این امر را باید ملاحظه نمود و آن فرزند شخصی که کذب او را بارها تجربه کرده اند بگوید که اعدایا سبب  
تمام بر فلان قوم شب خون خواهند ریخت عقلا بر آن قوم از بے محافظت خود می شوند و  
فکر دفع آن بلیه می نمایند با وجود میدانند که آن خیر بکذب مشتم است لیکن میگویند که در محل تو هم  
خطر نزو عقلا احترام لازم است مخیر صادق علیه الصلوة والسلام و به با لغها تمام از عذر  
اخروی خبر در ساخته است هیچ متاثر نمی شوند اگر متاثر شوند فکر دفع آن میکنند و حال آنکه علاج  
دفع آنرا نیز از مخیر صادق علیه الصلوة والسلام معلوم کرده اند پس چه ایاست که خبر مخیر  
صادق در رنگ خبر دروغ گو اعتبار ندارد و صورت اسلام نجات نمی بخشد یقین می باید حاصل  
کرد یقین کجاست که ظن هم نیست بلکه در هم نیست چه عقلا و خطر با هم را نیز اعتباری ندارند  
و همچنین حق تعالی در کلام مجید خود میفرماید وَاللّٰهُ لَصَدِیْقٌ مَّا تَعْمَلُوْنَ با وجود این اعمال قبیح بوقوع  
می آرند اگر بدانند که شخص حقیر بے بر اعمال اینها مطلع است هرگز عمل شنیع در نظر او نمی کنند  
پس حال اینها از دو حالت خالی نیست خبر حق سبحانه باور نمی کنند یا اطلاع حق سبحانه تعالی اعتبار  
پس این قسم کردار از ایاست یا از کفر پس بران فرزند لازم است که از سر تجدید ایمان بکند  
قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ حَیُّ حَقًّا اَیُّكُمْ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ و از نام رضیات حق  
سجانه توبه نصوص اوس را عاده نماید از اموریکه نهی فرموده است و محرم ساخته مجتنب باشد  
پس بوقت نماز جماعت گزارد اگر قیام لیل و نماز تهجد نیز میسر شود صی سعادت و ادای زکوة

باید آید که در هر نفسی که در این شخص هم در نظر کمتر می آید که در  
امثال احکام خداوندی جل جلاله نمی گویند شرم باید کرد و از خواب خرگوش خود را باید بیدار  
عدم امثال او امر الهی جل جلاله از او چیز خالی نیست یا آنکه اخبارات شریعه را دروغ میدانند  
و باور میکنند یا عظمت امر تعالی و تقدس در نظر حقیر تر از عظمت ابناء و نیامی آید شناعیت  
این امر را باید ملاحظه نمود و آن فرزند شخصی که کذب او را بارها تجربه کرده اند بگوید که اعدایا سبب  
تمام بر فلان قوم شب خون خواهند ریخت عقلا بر آن قوم از بے محافظت خود می شوند و  
فکر دفع آن بلیه می نمایند با وجود میدانند که آن خیر بکذب مشتم است لیکن میگویند که در محل تو هم  
خطر نزو عقلا احترام لازم است مخیر صادق علیه الصلوة والسلام و به با لغها تمام از عذر  
اخروی خبر در ساخته است هیچ متاثر نمی شوند اگر متاثر شوند فکر دفع آن میکنند و حال آنکه علاج  
دفع آنرا نیز از مخیر صادق علیه الصلوة والسلام معلوم کرده اند پس چه ایاست که خبر مخیر  
صادق در رنگ خبر دروغ گو اعتبار ندارد و صورت اسلام نجات نمی بخشد یقین می باید حاصل  
کرد یقین کجاست که ظن هم نیست بلکه در هم نیست چه عقلا و خطر با هم را نیز اعتباری ندارند  
و همچنین حق تعالی در کلام مجید خود میفرماید وَاللّٰهُ لَصَدِیْقٌ مَّا تَعْمَلُوْنَ با وجود این اعمال قبیح بوقوع  
می آرند اگر بدانند که شخص حقیر بے بر اعمال اینها مطلع است هرگز عمل شنیع در نظر او نمی کنند  
پس حال اینها از دو حالت خالی نیست خبر حق سبحانه باور نمی کنند یا اطلاع حق سبحانه تعالی اعتبار  
پس این قسم کردار از ایاست یا از کفر پس بران فرزند لازم است که از سر تجدید ایمان بکند  
قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ حَیُّ حَقًّا اَیُّكُمْ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ و از نام رضیات حق  
سجانه توبه نصوص اوس را عاده نماید از اموریکه نهی فرموده است و محرم ساخته مجتنب باشد  
پس بوقت نماز جماعت گزارد اگر قیام لیل و نماز تهجد نیز میسر شود صی سعادت و ادای زکوة

باید آید که در هر نفسی که در این شخص هم در نظر کمتر می آید که در  
امثال احکام خداوندی جل جلاله نمی گویند شرم باید کرد و از خواب خرگوش خود را باید بیدار  
عدم امثال او امر الهی جل جلاله از او چیز خالی نیست یا آنکه اخبارات شریعه را دروغ میدانند  
و باور میکنند یا عظمت امر تعالی و تقدس در نظر حقیر تر از عظمت ابناء و نیامی آید شناعیت  
این امر را باید ملاحظه نمود و آن فرزند شخصی که کذب او را بارها تجربه کرده اند بگوید که اعدایا سبب  
تمام بر فلان قوم شب خون خواهند ریخت عقلا بر آن قوم از بے محافظت خود می شوند و  
فکر دفع آن بلیه می نمایند با وجود میدانند که آن خیر بکذب مشتم است لیکن میگویند که در محل تو هم  
خطر نزو عقلا احترام لازم است مخیر صادق علیه الصلوة والسلام و به با لغها تمام از عذر  
اخروی خبر در ساخته است هیچ متاثر نمی شوند اگر متاثر شوند فکر دفع آن میکنند و حال آنکه علاج  
دفع آنرا نیز از مخیر صادق علیه الصلوة والسلام معلوم کرده اند پس چه ایاست که خبر مخیر  
صادق در رنگ خبر دروغ گو اعتبار ندارد و صورت اسلام نجات نمی بخشد یقین می باید حاصل  
کرد یقین کجاست که ظن هم نیست بلکه در هم نیست چه عقلا و خطر با هم را نیز اعتباری ندارند  
و همچنین حق تعالی در کلام مجید خود میفرماید وَاللّٰهُ لَصَدِیْقٌ مَّا تَعْمَلُوْنَ با وجود این اعمال قبیح بوقوع  
می آرند اگر بدانند که شخص حقیر بے بر اعمال اینها مطلع است هرگز عمل شنیع در نظر او نمی کنند  
پس حال اینها از دو حالت خالی نیست خبر حق سبحانه باور نمی کنند یا اطلاع حق سبحانه تعالی اعتبار  
پس این قسم کردار از ایاست یا از کفر پس بران فرزند لازم است که از سر تجدید ایمان بکند  
قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ حَیُّ حَقًّا اَیُّكُمْ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ و از نام رضیات حق  
سجانه توبه نصوص اوس را عاده نماید از اموریکه نهی فرموده است و محرم ساخته مجتنب باشد  
پس بوقت نماز جماعت گزارد اگر قیام لیل و نماز تهجد نیز میسر شود صی سعادت و ادای زکوة

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام  
على سيدنا محمد  
والآله الطيبين  
الطاهرين  
الزكوة والبر والصلة  
والسنة المستقيمة  
صلى الله عليه وسلم  
وما كان من خلق  
شيء الا عنده خزائنه  
مستكفرا من عباده  
انما ارسلناك  
بشراي

مال نیز از جمله ارکان اسلام است آنرا البته او کند طرقتی که ادای آن آن حاصل باشد آنست  
که از مال خود آنچه حق فقر است سالیانه جدا سازد و به نیت زکوة نگهداشته در تمام سال بمصارف  
زکوة خرج نماید برین تقدیر هر مرتبه تجدید نیت ادای زکوة لازم نیست یک دفعه جدا کردن کفایت  
می کند معلوم است که در سال تمام چه قدر خرج میکنند بفقرا و مستحقان اما چون به نیت زکوة نیست  
محبوب نمیشود و در صورتی مرقومه هم زکوة از ذمه او میشود و هم از خرج بی تقریب خلاصی است  
و اگر بالفرض آن قدر در سال خرج فقرا شود و بقیه بماند از همان طور جدا از مال خود نگهدارند  
در هر سال بهین قسم عمل بکار برند چون مال فقرا جدا میشود اگر امروز توفیق ادای آن روزی نشود  
شاید که فردا موفق سازند آئی فرزند چون نفس بالذات بسیار نجیل است و در امتثال احکام  
الهی چکل سلطانه مگرش بضرورت سخن بصرفه گفته می شود و الا اموال و املاک همه از حق است  
بیجانه این کس چه مجال است که در آن بگشت نماید باید که کمبخت تمام او کند و همچنین در سایر  
عبادات خود را به هیچ وجه معاف ندارد و در ادای حقوق عبادی و طبعی میندول باید داشت  
و کوشش باید نمود که حق هیچکس در ذمه نماند اینجا ادای آن حق آسانست ببلایمت و تعلق  
هم رفع می شود و در آخرت کار مشکل است علاج پذیر نیست احکام شرعی را از علماء آخرت باید  
استفسار نمود سخن ایشان را تاثیر است شاید بربکت انفس ایشان بعل آن موفق  
شود از علماء دنیا که علم را وسیله مال جاه ساخته اند و در باید بود مگر آنکه علماء متقی پیدا نشود و بضرورت  
بقدر ضرورت با ایشان باید پرداخت آنجا میان حاجی محمد اثره از علماء و مبداران و میان شیخی  
اثره خود آشنائی شما اند غرض این هر دو عزیز در آن نواحی مغتنم اند و تفتیش مسائل شرعی به  
با ایشان رجوع نمودن آنسب است آئی فرزند ما فقر را به اینا نماند و نیاز چه مناسبست که از نیک  
و بد ایشان سخن کنیم فصاحت شرعی در این باب بر وجه اتم و اکمل واروشده اند **فَلِلَّهِ الْحُكْمُ**

این کلام در بیان نیت زکوة است  
و در بیان آنست که در تمام سال  
بمصارف زکوة خرج نماید  
و در بیان آنست که در هر سال  
تمام چه قدر خرج میکنند  
بفقرا و مستحقان  
اما چون به نیت زکوة نیست  
محبوب نمیشود  
و در صورتی مرقومه هم  
زکوة از ذمه او میشود  
و هم از خرج بی تقریب  
خلاصی است  
و اگر بالفرض آن قدر  
در سال خرج فقرا شود  
و بقیه بماند از همان  
طور جدا از مال خود  
نگهدارند  
در هر سال بهین قسم  
عمل بکار برند  
چون مال فقرا جدا  
میشود اگر امروز  
توفیق ادای آن روزی  
نشود شاید که فردا  
موفق سازند  
آئی فرزند چون  
نفس بالذات بسیار  
نجیل است و در  
امتثال احکام  
الهی چکل  
سلطانه مگرش  
بضرورت سخن  
بصرفه گفته  
می شود و الا  
اموال و املاک  
همه از حق  
است بیجانه  
این کس چه  
مجال است که  
در آن بگشت  
نماید باید که  
کمبخت تمام  
او کند و  
همچنین در  
سایر عبادات  
خود را به  
هیچ وجه  
معاف ندارد  
و در ادای  
حقوق عبادی  
و طبعی  
میندول  
باید داشت  
و کوشش  
باید نمود  
که حق  
هیچکس  
در ذمه  
نماند  
اینجا  
ادای آن  
حق  
آسانست  
ببلایمت  
و تعلق  
هم  
رفع می  
شود  
و در  
آخرت  
کار  
مشکل  
است  
علاج  
پذیر  
نیست  
احکام  
شرعی  
را از  
علاء  
آخرت  
باید  
استفسار  
نمود  
سخن  
ایشان  
را  
تاثیر  
است  
شاید  
بربکت  
انفس  
ایشان  
بعل  
آن  
موفق  
شود  
از  
علاء  
دنیا  
که  
علم  
را  
وسیله  
مال  
جاه  
ساخته  
اند  
و  
در  
باید  
بود  
مگر  
آنکه  
علاء  
متقی  
پیدا  
نشود  
و  
بضرورت  
بقدر  
ضرورت  
با  
ایشان  
باید  
پرداخت  
آنجا  
میان  
حاجی  
محمد  
اثره  
از  
علاء  
و  
مبداران  
و  
میان  
شیخی  
اثره  
خود  
آشنائی  
شما  
اند  
غرض  
این  
هر  
دو  
عزیز  
در  
آن  
نواحی  
مغتنم  
اند  
و  
تفتیش  
مسائل  
شرعی  
به  
با  
ایشان  
رجوع  
نمودن  
آنسب  
است  
آئی  
فرزند  
ما  
فقر  
را  
به  
این  
انسان  
ماند  
و  
نیاز  
چه  
مناسبست  
که  
از  
نیک  
و  
بد  
ایشان  
سخن  
کنیم  
فصاحت  
شرعی  
در  
این  
باب  
بر  
وجه  
اتم  
و  
اکمل  
واروشده  
اند  
فَلِلَّهِ  
الْحُكْمُ

انما ارسلناك بشراي  
بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام  
على سيدنا محمد  
والآله الطيبين  
الطاهرين  
الزكوة والبر والصلة  
والسنة المستقيمة  
صلى الله عليه وسلم  
وما كان من خلق  
شيء الا عنده خزائنه  
مستكفرا من عباده  
انما ارسلناك  
بشراي

دل در این زمین غنایت آریان دل در این زمین دل در این زمین دل در این زمین دل در این زمین دل در این زمین دل در این زمین دل در این زمین دل در این زمین دل در این زمین

البالغۃ اما آن فرزند چون از راه انابت به فقر ارجوع آورده بود دل را بواسطه آن مناسبت  
در اکثر اوقات توجه بحال آن فرزند میشود همان توجه باعث این گفتگو شده است میدم  
که اکثر این نصح و مسائل بگوش آن فرزند رسیده باشد اما مقصود عمل است نه مجرد علم  
بیمار که علم بداروی مرض خود دارد و اما آن دارو را نخورد صحت نمی یابد علم بدارو فایده نمیکند  
این همه پر ارم و مبالغه برای عمل است علم خود حجت را درست می سازد و قال علی بن الصلوٰۃ  
و السلام ان اشق الناس عذابا یوم القیامة عالم لم ینفعه الله بعباده ان فرزند بداند که  
انابت سابق بواسطه قلت صحبت آریاب جمعیت اگر چه شمره نداده باشد اما از نفاست  
جوهر استعداد آن فرزند خبر میدهم امید است که حق سبحانه و تعالی بپرکت آن انابت در  
آخره توفیق مرضیات خویش موفق گرداند و از اهل نجات سازد و در هر حال رشته محبت این  
طائفه را از دست ندهد و التجا و تضرع باین قوم شعار خود سازد و منتظر باشد که حق سبحانه و تعالی  
بمشکل محبت این طائفه محبت خود مشرف سازد و تمام بجانب خود کشد و ازین خردشها بالکل  
خلاص سازد و مشغولی عشق آن شعلست که چون بر فروخت به هر چه جز مشغول باقی جمله  
سخت به تیغ لا در مثل غیب حق براند به درنگرزان پس که بعد لاجه ماند به ماند الا بعد  
باقی جمله رفت به شاد باش اے عشق شرکت سوز زلفت به

مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی

### مکتوب هفتاد و چهارم

بمیرزا بدیع الزمان صدور یافته در تخریق بر محبت فقر و توجه بایشان و انصر باتباع صاحب  
الشریعه علیه و علی اله الصلوٰۃ و السلام که مرآة شریفه و مفاد صده لطیفه و روایات  
حمد الله سبحانه که از فحوائی آن محبت فقر و توجه در و ایشان مفهوم گشت که مریه سعادت  
مضمون رسالتی

مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی

قال النبی صلی الله علیه و آله و سلم  
منزله یوم القیامة  
عالم لم ینفعه الله بعباده  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی  
مکتوبات امیر بانی



# کتاب عقائد و عقاید

نیز پیرا بدیع الزمان صدور یافته در تحریف بر متابعت سید کونین علیه و علی  
 الیه الصلوة والسلام اولاً تصحیح عقائد و ثانیاً بدستن احکام ضروریه تقصیه و در بیان آنکه  
 از حق سبحانه و تعالی بوسیله یا بوسیله اورا تعالی می باید طلبید سکنم الله و سبحانه  
 و عافاکم تقدیرات و این منوط بتابعیت سید کونین است علیه و علی الیه الصلوات  
 و التسلیمات آنها و اکملها برنجیکه علماء اهل سنت شکر الله تعالی سقیمم بیان فرموده اند  
 اولاً تصحیح عقائد بمقتضای آرائی صائبه این بزرگواران باید کرد و ثانیاً علم حلال و حرام  
 و فرض واجب و مستمند و مندوب و مباح و مشتبیه حاصل باید نمود و عمل بمقتضای این علم نیز  
 در کار است بعد از حصول این دو محتاج اعتقادی و عملی اگر سعادت ازلی بدو فرماید طرآن  
 عالم قدس میسر آید و بدو و نه ما خراط القنادینک و نی کرانی آن نمیکند که آن را از  
 مطالب شمرند و حصول مال و جاه و اورا از مقاصد انکار ندینند تمت باید بود و از حق سبحانه  
 و تعالی بوسیله یا بوسیله اورا تعالی باید طلبید منصرعه کار نیست و غیر این همه هیچ چون  
 التفات نموده همه خواننده اندیشم که کما سالما و غانما اجبت خواهند نمود اما یک  
 شرط امری دارند و آن وحدت قبله توجه است قبله توجه را مقصد و ساختن خود را در تفرقه  
 انداختن است مثل مشهور است که هر که بجا همه جا و هر که همه جا هیچ جا حضرت حق سبحانه و تعالی  
 بر جاوه شریعت مصطفویه علی صاحبها الصلوة والسلام و الغیبه استقامت کرت  
 فرماید و السلام علی من اتبع الهدی و التزم متابعة المصطفی علیه و علی الیه  
 الصلوات و التحیات

ناتوانی  
 علی بنی مومنان  
 در بیان این که  
 علی بنی مومنان در زمان  
 عصیان با کونین  
 مصیبتان عالم قدس  
 نمودند و از حق سبحانه  
 بابت عافاکم تقدیرات  
 بجا می آید  
 در بیان این که  
 در دنیا و آخرت  
 بزرگواران  
 باید که با علم حلال  
 و حرام و فرض واجب  
 و مستمند و مندوب  
 و مباح و مشتبیه  
 حاصل نمایند  
 و عمل بمقتضای این علم  
 نیز در کار است  
 بعد از حصول این دو  
 محتاج اعتقادی و عملی  
 اگر سعادت ازلی بدو  
 فرماید طرآن عالم قدس  
 میسر آید و بدو و نه ما  
 خراط القنادینک و نی کرانی  
 آن نمیکند که آن را از  
 مطالب شمرند و حصول مال  
 و جاه و اورا از مقاصد  
 انکار ندینند تمت باید بود  
 و از حق سبحانه و تعالی  
 بوسیله یا بوسیله اورا تعالی  
 باید طلبید منصرعه کار نیست  
 و غیر این همه هیچ چون  
 التفات نموده همه خواننده  
 اندیشم که کما سالما و غانما  
 اجبت خواهند نمود اما یک  
 شرط امری دارند و آن وحدت  
 قبله توجه است قبله توجه را  
 مقصد و ساختن خود را در تفرقه  
 انداختن است مثل مشهور است  
 که هر که بجا همه جا و هر که  
 همه جا هیچ جا حضرت حق  
 سبحانه و تعالی بر جاوه  
 شریعت مصطفویه علی صاحبها  
 الصلوة والسلام و الغیبه  
 استقامت کرت فرماید و السلام  
 علی من اتبع الهدی و التزم  
 متابعة المصطفی علیه و علی الیه  
 الصلوات و التحیات





مجلسی ازین روایت در شرح فضائل آن حضرت است  
بنا بر این که در این حدیث اشاره شده است  
که در این حدیث اشاره شده است  
بنا بر این که در این حدیث اشاره شده است  
بنا بر این که در این حدیث اشاره شده است

وَرِعَ وَتَقَوَّى الْكَفَّارَاتِ بِقَدْرِ ضَرُورَتِ لَا يُدْأَمُ وَأَنَّ هَمَّ مَشْرُوطٌ بِرَبِّتِ أَدَاؤِ وَطَأْ  
بندگی والا تقدیر هم وبال است و قلیل آن نیز حکم کثیر دارد و چون اجتناب از فضول مباحات  
بالکلیه در همه اوقات خصوصاً درین وقت بسیار عزیز الوجوه است اجتناب از محرّمات لازم  
ساخته ممتما آنکن دائره ارتکاب فضول مباحات را تنگ تر باید ساخت و درین ارتکاب  
همواره ناوم دستغری باید بود و در کجا از برای دخول محرمات دانسته همیشه بحق سبحانه  
لمتجی و متضرع باید شد این ندامت و استغفار و التجا و تضرع بحقیق که کار آن اجتناب  
بکنند که بفضول مباحات تعلق داشت و از آفت آن مصون و محفوظ دارد و عزیز می نماید  
انكسار العاصين احب الي من صولة المطيعين واجتناب از محرمات نیز بر دو قسم  
است قسمی است که بحق السجانه تعلق دارد و قسمی است که بحق عباد متعلق است  
و رعایت قسم ثانی اہم تر است حق سبحانه و تعالی عنی مطلق است و ارحم الراحمين و عباد فقرا  
و محتاجانند و بالذات نجیل و لم یمن انما قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و آله و سلم  
من كانت له مظلة لا خیه من عریه اوشی فلیتکلم الله منه الیوم قبل ان لا یكون دینا  
ولا درهم ان کان له عمل صالح اخذ یقدر مظلمته وان لم یکن له حسنة اخذ  
من سئئات صاحبه فجل علیه و قال ایضا صلی الله تعالی علیه و آله و سلم  
اندرسون ما المفسد قالوا المفسد فینما من لا درهم له ولا متاع فقال صلی الله  
تعالی علیه و آله و سلم ان المفسد من امتی من یاتی من القیامة بصاوة و صیام و زکوة  
ویاتی قد شتم هذا و قدف هذا و اکل قال هذا سفک دم هذا و خرب هذا یعطی هذا من حسنة  
و هذا من حسنة فان قیت حسنة قبل ان یقضی ما علیه اخذ من خطایهم فطرحت علیه  
شعر حنی النار صدق رسول الله صلی الله تعالی علیه و علی آله و سلم  
زات نورده است آنحضرت علیه الصلوة و السلام

نقل از حدیثی در مورد رسول اشقی است  
علیه السلام که می فرماید هر چه از حق زیاد  
در فضیلت کسوت می بینی تنگ آن را  
یعنی در کجا از برای دخول محرمات  
عظیمه و محرمات را تنگ تر باید ساخت  
و درین ارتکاب همواره ناوم دستغری  
باید بود و در کجا از برای دخول  
محرمات دانسته همیشه بحق سبحانه  
و تعالی متضرع باید شد این ندامت  
و استغفار و التجا و تضرع بحقیق  
که کار آن اجتناب بکنند که بفضول  
مباحات تعلق داشت و از آفت آن  
مصون و محفوظ دارد و عزیز می  
نماید انكسار العاصين احب الي من  
صولة المطيعين واجتناب از محرمات  
نیز بر دو قسم است قسمی است که  
بحق السجانه تعلق دارد و قسمی  
است که بحق عباد متعلق است  
و رعایت قسم ثانی اہم تر است  
حق سبحانه و تعالی عنی مطلق  
است و ارحم الراحمين و عباد فقرا  
و محتاجانند و بالذات نجیل و لم  
یمن انما قال رسول الله صلی الله  
تعالی علیه و آله و سلم من كانت  
له مظلة لا خیه من عریه اوشی  
فلیتکلم الله منه الیوم قبل ان لا  
یكون دینا ولا درهم ان کان له  
عمل صالح اخذ یقدر مظلمته وان  
لم یکن له حسنة اخذ من سئئات  
صاحبه فجل علیه و قال ایضا  
صلی الله تعالی علیه و آله و سلم  
اندرسون ما المفسد قالوا المفسد  
فینما من لا درهم له ولا متاع  
فقال صلی الله تعالی علیه و سلم  
ان المفسد من امتی من یاتی من  
القیامة بصاوة و صیام و زکوة  
ویاتی قد شتم هذا و قدف هذا  
و اکل قال هذا سفک دم هذا  
و خرب هذا یعطی هذا من حسنة  
و هذا من حسنة فان قیت حسنة  
قبل ان یقضی ما علیه اخذ من  
خطایهم فطرحت علیه شعر حنی  
النار صدق رسول الله صلی الله  
تعالی علیه و علی آله و سلم

بنا بر این که در این حدیث اشاره شده است  
بنا بر این که در این حدیث اشاره شده است  
بنا بر این که در این حدیث اشاره شده است  
بنا بر این که در این حدیث اشاره شده است  
بنا بر این که در این حدیث اشاره شده است

بالفتح و کسریم دم بهی ستائش ۱۲

ثانیاً اظهار محبت و شکر گزاری ایشان می نماید که در بلده معظمه لاهور بوجود ایشان بسیار از احکام شرعییه درین طور زمانه رواج پیدا کرده است و تقویت دین و ترویج ملت در آن بقعه حاصل گشته است و آن بلده نزو فقیر و محو قطب ارشاد است نسبت به سایر بلاد هند و سنان خیر و برکت آن بلده جمیع بلاد هند و سنان ساریست اگر آنجا دین را ترویج است و همه جا نحو <sup>نوی</sup> از رواج متحقق است حق سبحانه و تعالی مؤید و ناصر ایشان باد قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و آله و سلم لا ینزال طائفة من امتی ظاهریین علی الحق لا یضترهم من خذلهم حتی یأتی أمر الله و هم علی ذلک چون ایشان ارشاد از باطنی بحضرت معرفت پناهی قبله گامی خواه ما محکم بود بنابر آن تسوید کلمه محرک آن نسبت جزی گشت زیاده برین اطنابست حاصل زبیده دعا از مردم نیک و صالحی است و آدمی زاده است حاجتی بجناب ایشان آورده است امید است که توجه شریف در باره او مری و داشته روائی حاجت او خواهند فرمود و دولت حقیتی و سعادت سردی محصل باد بحرمه النبیه و آله اللاحجاد علیه و علی الی الصلوات و التسلیات بیات بآلی میر سید جمال الدین دعوات غریبانه تبلیغ فرمایند

# کتاب مفاد و مهم

بجاری خان صد و ریافته در بیان آنکه عبادت خدا سے تعالی همچون و چگونگی میسر شود و عیناً سبب ذلک الحمد لله و سلامه علی عبادہ الذین اضطفت بعد از خدا هر چه پندارید هیچ نیت به بے دولت است آنکه به هیچ اختیار کرده عبادت خدا از چون و چگونگی بجل سلطان و وقت میسر شود که از تقویت تمام ماسوی آزاد شده قبله

لله و عسی ان یرجع الیه و انزل من السماء ماء فیرسقه فی الارض فینزل به من السماء مطراً و انزل من السماء مطراً و انزل من السماء مطراً  
 در این کتاب در بیان آنکه عبادت خدا سے تعالی همچون و چگونگی میسر شود و عیناً سبب ذلک الحمد لله و سلامه علی عبادہ الذین اضطفت بعد از خدا هر چه پندارید هیچ نیت به بے دولت است آنکه به هیچ اختیار کرده عبادت خدا از چون و چگونگی بجل سلطان و وقت میسر شود که از تقویت تمام ماسوی آزاد شده قبله  
 در این کتاب در بیان آنکه عبادت خدا سے تعالی همچون و چگونگی میسر شود و عیناً سبب ذلک الحمد لله و سلامه علی عبادہ الذین اضطفت بعد از خدا هر چه پندارید هیچ نیت به بے دولت است آنکه به هیچ اختیار کرده عبادت خدا از چون و چگونگی بجل سلطان و وقت میسر شود که از تقویت تمام ماسوی آزاد شده قبله  
 در این کتاب در بیان آنکه عبادت خدا سے تعالی همچون و چگونگی میسر شود و عیناً سبب ذلک الحمد لله و سلامه علی عبادہ الذین اضطفت بعد از خدا هر چه پندارید هیچ نیت به بے دولت است آنکه به هیچ اختیار کرده عبادت خدا از چون و چگونگی بجل سلطان و وقت میسر شود که از تقویت تمام ماسوی آزاد شده قبله

بہر سبب از انجا کہ در این مقام ایلام مرغوب تری آید از انعام اگر چه در آخر کار بہ تفویض ہے

در بیان این ۱۱

توجہ جزواتِ احدیت ہیج نامذ و مصداقِ این توجہ استوار انعام و ایلام اوست تعالیٰ بلکہ  
 و ابتداء حصولِ این مقام ایلام مرغوب تری آید از انعام اگر چه در آخر کار بہ تفویض ہے  
 کشد و ہر چه میرسد اولیٰ و انسب میدانند عبادتے کہ بخت و رغبت تعلق دارونی بحقیقت  
 آن عبادت عبادتِ خود است مقصود از انجا نجات و شرف و خوشی است تا تو در بند  
 خوشتن باشی ہر عشق گوئی دروغ زن باشی بہ حصولِ این دولت وابستہ بقنا مطلق  
 است و این توجہ نتیجہ محبت ذاتیہ است و مقدمہ ظہور ولایت خاصہ محمدیہ علی صاحبہما  
 الصلوٰۃ والسلام و نتیجہ حصولِ این نعمت عظمیٰ موقوفست بر کمالِ اتباعِ شریعت او  
 علیہ من الصلوٰت ائمہا و من الخیات اکملہا چہ شریعت بہ نبی علیہم الصلوٰت والسلام  
 کہ از راہ نبوت برود سے عطا فرمودند مناسب ولایت اوست چہ در ولایت روح حق است  
 سبحانہ بالکلیہ و چون بہ نبوت فرودی آید ہمان نور فرودی آید و ہمان کمال را با توجہ خلق  
 جمع می کند و سبب حصولِ کمالات مقام نبوت ہم ہمان نور است و لهذا گفته اند  
 ولایت نبی فضل است از نبوت او پس لا یرم شریعت ہر چه مناسب ولایت او باشد  
 و اتباع آن شریعت مستلزم وصول است بان ولایت و اگر سوال کنند کہ بعضی متابعان  
 شریعت آنسر در را علیہ الصلوٰۃ والسلام از ولایت آنسر و نصیبی نیست بلکہ بر قدم انبیاء دیگر اند  
 و از ولایت ایشان نصیبی دارند جواب گویم کہ شریعت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام جامع جمیع  
 شرائع است و کتابیکہ برود سے منزل شدہ است شامل تمام کتب سماوی است پس اتباع  
 این شریعت گویا اتباع جمیع شرائع است پس باندا ازہ استعداد خود متابعتی بہ نبی از انبیا  
 دارد کہ ولایت او را اخذ میکند و لاخذ و فیہ بلکہ گویم کہ ولایت او علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 حاوی ولایت ہر یک جمیع انبیا است علیہم الصلوٰت والسلامات پس حصول بان ولایتہا

بہر سبب از انجا کہ در این مقام ایلام مرغوب تری آید از انعام اگر چه در آخر کار بہ تفویض ہے  
 زلف اللہ سبحانہ عنہ الصلوٰۃ والسلام علیہ و آلہ و صحبہ وسلم  
 علیہ السلام مستلزم وصول است بان ولایت و اگر سوال کنند کہ بعضی متابعان شریعت آنسر در را علیہ الصلوٰۃ والسلام از ولایت آنسر و نصیبی نیست بلکہ بر قدم انبیاء دیگر اند و از ولایت ایشان نصیبی دارند جواب گویم کہ شریعت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام جامع جمیع شرائع است و کتابیکہ برود سے منزل شدہ است شامل تمام کتب سماوی است پس اتباع این شریعت گویا اتباع جمیع شرائع است پس باندا ازہ استعداد خود متابعتی بہ نبی از انبیا دارد کہ ولایت او را اخذ میکند و لاخذ و فیہ بلکہ گویم کہ ولایت او علیہ الصلوٰۃ والسلام حاوی ولایت ہر یک جمیع انبیا است علیہم الصلوٰت والسلامات پس حصول بان ولایتہا

بہر سبب از انجا کہ در این مقام ایلام مرغوب تری آید از انعام اگر چه در آخر کار بہ تفویض ہے  
 انجا کہ در این مقام ایلام مرغوب تری آید از انعام اگر چه در آخر کار بہ تفویض ہے



فی البدایه حاصل می شود جمعی را ازین طائفه اگر خواهند بجزوب سالک گردانند در سیر مردم  
 می اندازند بعد از تمام آن سیر آفاقی در سیر انفسی که سفر در وطن عبارت از ازان است از آن  
 میدهند مشعر عمه این کار دو لغت کنون تا اگر رسد به مصرع <sup>ازند</sup> هِنِّیَا لَکُم بَابُ النَّعِیمِ کَعِیمِهَا  
 وصول باین نعمت عظمی وابسته با تلبع سید اولین و آخرین است <sup>بنام آن</sup> عَلَیْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ مِنَ الصَّلَاةِ  
 أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ أَكْمَلُهَا تا تمام خود را در شریعت گم سازد و با متثال او امر و انتها از نوای  
 متجلی نه گره و بوی ازمین دولت بمشام جان او رسد با وجود مخالفت شریعت اگر چه برابر سیر می  
 باشد اگر بالفرض احوال و متواجید دست دهد و خل استدراج است اجرا و راسوا خواهند  
 ساخت خلاصی باتباع محبوب رب العالمین <sup>اهالی این ملت در آن</sup> عَلَیْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ مِنَ الصَّلَاةِ أَفْضَلُهَا  
 مِنَ التَّحِیَّاتِ أَكْمَلُهَا ممکن نیست حیوة چند روزه را در مرغیاتی حق سبحانه باید صرف نمود  
 چه زندگانی است و کدام عیش است که مولائی اینکس از کردار او ناراضی باشد حق سبحانه و تعالی  
 بر احوال بسزنی دلی او مطلع است و حاضر و ناظر شرم باید کرد و بالفرض اگر دانند که شخصی  
 از عیوب و افعال ناپسندیده ایشان اطلاع خواهد یافت و حضور او امر ناشایسته بوقوع نمی آید  
 و نمی خواهند که او مطلع بر عیوب ایشان گردد و چه بلا شد با وجود علم حضور حق سبحانه هیچ باک نمیکند  
 این چه سلام است حق سبحانه برابر آن شخص اعتباری نهند <sup>کار این</sup> کَفَّیَّا اللَّهُ سُبحانه مِنْ شَرِّهِ  
 كَفِّسْنَا مِنْ سَيِّئَاتِنَا عَمَّا كَانَا حکم حدیث <sup>زین مانند</sup> جَدُّوَائِمَا لَكُمْ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَبُّكُمْ  
 تجدد ایمان باین قول عظیم الشان <sup>ایمان خود را بخورد</sup> مے باید کرد و توبه و انابت بحق سبحانه ارجح افعال  
 ناپسندیده باید نمود شاید که فرصت توبه تا وقت دیگر ندهند <sup>پتا</sup> هَكَذَا كُنْتَ مِنْ حِدِيثٍ نَبَوِيَّتِ  
 عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامُ یعنی هلاک گشتند سَوَقِ الْفَعْلِ وَگونیگان یعنی  
 تاخیر کنندگان فرصت را بنیت باید شمرود و در مرای حق سبحانه صرف باید نمود توفیق توبه

آنچه کار بار بار نیت و نیت  
 استدرج است  
 حال او بود بر کفر بر عدم تمام شریعت  
 مکتوبات امام ربانی حق  
 و قرار  
 چه نتوانی این حدیث را بکار  
 نوبت بنویسد از شریعت او  
 کار این  
 در صورتی که بنویسد  
 در وقت انجام باید بود

صحت است که گفتند بعضی از فکر فراتر  
راوندند و قسطی از او در جوابی ما  
نیز پسندیدیم و نجابتی از او آید

و العرفه

از عنایات حق سبحانه است همیشه از حق سبحانه خوامان این معنی باشند و در ویشانی  
که قدم را سخ در شریعت دارند و از عالم حقیقت نیک شناسانند از ایشان هستی باید طلب نمود  
و مدوی باید حبت تا عنایت حق سبحانه از دوری ایشان ظاهر شده تمام بجانب جناب قدس خود  
تعالی جذب نماید و مخالفت را در وی گنجایش نماید تا هر موئی راه مخالفت شریعت  
کشاده است محل خطر است تمام مثل مخالفت را باید مسدود ساخت بلیت محال است بعدی  
که راه صفا به توان رفت جز در پی مصطفی صلوات الله وسلامه علیه و علی آله اجمعین  
بر اهل امد مخصوصا که ام پیری و مرشدی در میان باشد و راه افاده کشاده شده باشد نباید کرد  
و از آن تم قائل باید انگاشت زیاده برین اطناب است این چند حروف بواسطه ارتباط محبت  
و اخلاص بجز آورده امید است که موجب کمال نشود و ثانیاً مصدع میگردد که ملا عمر و شاه حسن آدمی  
زاده اند خوامان ملازمت ایشان اند امید است که داخل ملازمان خاصه گردند تا عمل نیز همین  
اراده بخدمت آمده است اگر چه پیاده است امیدوار است که فراتر حالت خود بهره یابد زیاده  
تصدیق نداد و اسلام والا کرام

### مکتوب هفتم

نیز بجهت ارجحان صدور یافته در بیان آنکه این شریعت غر اجاب مع شریع ما تقدم است  
و ائیان بمقتضای این شریعت ائیان است بمقتضای جمیع شریع و ما ینا سبب ذلك  
الله تعالی بر جاده شریعت مصطفویه علی صاحبها الصلوٰة والسلام و الخیرة الثبات و استقامت  
ارزانی فرموده بالکلیمه متوجه جناب قدس خود گردانند خود که مقرر شده است که محمد رسول الله  
صلی الله تعالی علیه و آله و سلمه جامع جمیع کمالات انسانی و صفاتی است و مظهر جمیع اینها

صحت است که گفتند بعضی از فکر فراتر  
راوندند و قسطی از او در جوابی ما  
نیز پسندیدیم و نجابتی از او آید  
صحت است که گفتند بعضی از فکر فراتر  
راوندند و قسطی از او در جوابی ما  
نیز پسندیدیم و نجابتی از او آید  
صحت است که گفتند بعضی از فکر فراتر  
راوندند و قسطی از او در جوابی ما  
نیز پسندیدیم و نجابتی از او آید





و فرامین همراه آورده امیدوار است که بتوسل ایشان جمعیت پیدا کند زیادہ مصدع نشد  
 مشارالیه را بعد در عظام نجی سفارش فرمایند که کارگرو شود و بسبب جمعیت از باب تفرقه گرو و

## تَلَاكُمُ الصَّلَاةُ وَاللَّكْرَامُ

بمیز افتح بعد حکیم صد و ریافته در میان آنکه فرقه ناجیه از هم جدا و سه فرقه فرقه اهل سنت و جماعت  
 است و در نکویش فرق مبتدعه و مایناسب ذلک حق سبحانه و تعالی بر جاوه شریعت مصطفوی  
 علی صاحبها الصلوة والسلام و النجیة استقامت از زانی فرماید مصرعہ کار این است غیر  
 این همه هیچ و هر فرقه از هم جدا و سه گروه مدعی اتباع شریعت است و جایز نیست خود  
 کل جذب بما الدیهم فر چون تقدیر وقت شانت آما دلیلے که پیغمبر صاوق علی من  
 الصلوات افضلها و من التسلیمات اکملها نیز فرقه واحده ناجیه از ان فرق متعدده  
 فرموده است انت الذین هم علی ما انا علیہ و اصحابی یعنی آن فرقه واحده ناجیه  
 آمانند که ایشان بر طریقے آنکه من بر آن طریق و اصحاب من بر آن طریق اند و ذکر اصحاب  
 با وجود کفایت بذکر صاحب شریعت علیہ الصلوٰة و النجیة درین موطن بر اسی آن تواند  
 بود که تا بداند که طریق من همان طریق اصحاب است و طریق منجات منوطا باتباع طریق ایشان  
 و بس چنانکه حق سبحانه فرموده من یطیع الرسول فقد اطاع الله پس اطاعت رسول عین اطاعت  
 حق آمد سبحانه و خلاف اطاعت او صلا الله تعالی علیک و علی الہ و سلم عین معصیت او تعالی  
 و تقدس جماعه که اطاعت خدائی را جعل سلطانہ خلاف اطاعت رسول تصور کرده اند  
 حق سبحانه از حال آنها خبر میدهد و حکم بکفر ایشان مینماید آنجا که می فرماید یسئلونک ان  
 یقرئوکم ابین الله و رسوله و یقولون لونی من بعض و نکفر بعض و یریدون ان ینزلوا

این جمله که در حدیث آمده است که هر که ما را ببیند که در راه حق راهی نماند  
 این جمله که در حدیث آمده است که هر که ما را ببیند که در راه حق راهی نماند  
 این جمله که در حدیث آمده است که هر که ما را ببیند که در راه حق راهی نماند  
 این جمله که در حدیث آمده است که هر که ما را ببیند که در راه حق راهی نماند  
 این جمله که در حدیث آمده است که هر که ما را ببیند که در راه حق راهی نماند  
 این جمله که در حدیث آمده است که هر که ما را ببیند که در راه حق راهی نماند  
 این جمله که در حدیث آمده است که هر که ما را ببیند که در راه حق راهی نماند  
 این جمله که در حدیث آمده است که هر که ما را ببیند که در راه حق راهی نماند

این جمله که در حدیث آمده است که هر که ما را ببیند که در راه حق راهی نماند  
 این جمله که در حدیث آمده است که هر که ما را ببیند که در راه حق راهی نماند  
 این جمله که در حدیث آمده است که هر که ما را ببیند که در راه حق راهی نماند  
 این جمله که در حدیث آمده است که هر که ما را ببیند که در راه حق راهی نماند



و بتقدیر انکار از بعض متابعت بعض دیگر متحقق نشود زیرا که حضرت امیر مثنیٰ <sup>علیه السلام</sup> تو قیر و تعظیم خلفاء  
 ثلثه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین کرده اند و شایان اقتدایه ایشان را دانسته  
 بایشان بیعت نموده اند پس با وجود انکار خلفاء ثلثه اوصاف متابعت حضرت امیر مؤمنان  
 محض انحراف است بلکه آن انکارنی الحقیقت انکار حضرت امیر است و در دست صریح مر احوال  
 و افعال ایشان را احتمال تقییه را در ماده اسد راه و اذن نیز از سخافه عقل است عقل صحیح  
 هرگز تجویز نمی کند کما اسد با وجود کمال معرفت و شجاعت بعض خلفاء ثلثه را حتی سان مبطن  
 و از بد اظهار خلاف آن نمایند و صحت نفاق بایشان دارند از ادوات اهل اسلام این قسم  
 نفاق مقصود نیست شاعت این فعل را باید دریافت که حضرت امیر چه قسم زبونی و چه نوع خداع  
 و نفاق منتسب می شود و اگر بطریق فرض محال تقییه در ماده اسد الله مجوز باشد تعظیم و توقیری که  
 که حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلمه خلفاء ثلثه را میکردند و از ابتدا تا انتها ایشان را  
 بزرگ داشته اند چه جواب خواهند گفت آنجا تقییه گنجایش ندارد و تبلیغ حق بر پیغمبر واجب  
 مرتقیه را آنجا راه و اذن بزرگ می کشد قال الله تعالی یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک  
 من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ والله یعیبک من الناس کفار می گفتند  
 که محمد از حی آنچه موافق است اظهار میکنند و آنچه مخالف است اظهار نمی کنند می پوشد  
 و مقرر است که نبی را بر خطا مقرر و دشمن جایز نیست و الا خلطه در شرعیت او پیدای شود پس  
 چون خلاف تعظیم و توقیر خلفاء ثلثه از آنحضرت بظهور نیاید معلوم شد که تعظیم ایشان از خطا  
 مضمون بود و از زوال محفوظ بر سر اصل سخن رویم و جواب اعتراض ایشان را منع تر بگویم  
 که متابعت جمیع اصحاب در اصول دین لازم است و هرگز در اصول اختلافی ندارند اگر اختلاف  
 است در فروع است و شخصی که طاعت بعض است از متابعت جمیع محروم است هر چند

نفاق تقییه تبیین  
 در کتب مذکور  
 مع حاجت تقییه

بعض

در بیان  
 در بیان

در بیان  
 در بیان  
 در بیان

کلمه ایشان متفق است اما شومی انکار کابرون در اختلاف می اندازد و از اتفاق می  
 بر آرد بلکه انکار سائل بانکار مقول اومی رساند و ایضا مبلغان شریعت جمیع اصحاب اندک گوی  
 لَئِنْ كُنَّا لِلْعَذَابِ كَافِرِينَ عَدُوًّا لَكُمْ فِي شَيْءٍ مِمَّا كَفَرْتُمْ بِهِ لَئِنْ كُنَّا لِلْعَذَابِ كَافِرِينَ عَدُوًّا لَكُمْ فِي شَيْءٍ مِمَّا كَفَرْتُمْ بِهِ  
 از هر واحدی آنکه فسافق قها گرفته جمع ساخته اند پس انکار از بعضی انکار است از مبلغ او ستمان  
 جمیع شریعت در ماوه منکر مستحق بگشت فکیف النجات والصلاح قال الله و تعالی ان قوم منون  
 بَبَعْضِ الْكِتَابِ وَكَافَرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ لِمَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ الْآخِرَةُ فِي الْحَيَاةِ  
 الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامِ يُرَدُّونَ اِلَى اَشَدِّ الْعَذَابِ بَا اَکَمَ کُوْنِمُ کَرَانِ جَمِيعِ حَضْرَتِ عَثْمَانَ اسْت  
 بلکه جامع فی الحقیقه حضرت صدیق و حضرت فاروق اند جمع حضرت امیر سوامی این قرآن است  
 پس باید اندیشید که انکار این اکابر فی الحقیقت بانکار قرآن می کشد عیاذ ابا الله سبحان الله  
 از جهت اهل تشیع سوال کرد که قرآن جمع حضرت عثمان است در حق این قرآن چه اعتقاد دارید  
 گفت در انکار او مصلحت نمی بینیم که از انکار او دین تمام بر هم میشود و دیگر عاقل هرگز تجویز نمی کند  
 که اصحاب آن سرور علی و علیهم الصلوات و التسلیمات در روز رحلت آن حضرت بر امر باطل  
 اجتماع نمایند و مقرر است که در روز رحلت آن حضرت سنی و ستم هزار اصحاب آن سرور حاضر  
 بودند و بطوع و رغبت بحضرت صدیق بیعت کردند این همه اصحاب پیغمبر را بر ضلالت جمع شدن  
 از جمله محالات است و حال آنکه آنحضرت علیه الصلوة و التحیة فرموده لا تجتمع امتی علی  
 الضلالة و توفیقی که در ابتدا از حضرت امیر واقع شده است بواسطه آن بود که در آن مشوره حضرت  
 امیرانه طلبیده بودند چنانکه حضرت امیر فرموده اند مَا غَضِبْنَا الْاَلَاءَ خِرْنَا عَنِ الشُّرَّةِ رَا بَا  
 لَعَلَّمُ اَنْ اَبَا بَكْرٍ خَيْرٌ مِنَّا الْخِرْنَا طَلِبِيْدِنِ الْاِشْمَانِ بِنَبِيٍّ مَصْلَحَتِ خَوَابِدِ بُوُو كَالْتَسْلِيَةِ لِاَهْلِ  
 الْبَيْتِ بُوُو اَكْمِرِ عِنْدَهُمْ فِي الصَّدْمَةِ الْاُولَى مِنَ الْمَصِيْبَةِ اَوْ عُوْذُكَ اَوْ خَلْفَانِي كَهْ وَرِمْسَانِ

له یعنی که شریعت است از اتفاق  
 بر آورده و در بعضی از انکار سائل  
 می بیند زیرا که اصحاب جمیع شریعت  
 بودند از هر واحدی آنکه فسافق قها گرفته  
 جمع ساخته اند پس انکار از بعضی انکار  
 است از مبلغ او ستمان جمیع شریعت در ماوه  
 منکر مستحق بگشت فکیف النجات والصلاح  
 قال الله و تعالی ان قوم منون بَبَعْضِ  
 الْكِتَابِ وَكَافَرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ  
 لِمَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ الْآخِرَةُ فِي  
 الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامِ يُرَدُّونَ  
 اِلَى اَشَدِّ الْعَذَابِ بَا اَکَمَ کُوْنِمُ  
 کَرَانِ جَمِيعِ حَضْرَتِ عَثْمَانَ اسْت  
 بلکه جامع فی الحقیقه حضرت صدیق و  
 حضرت فاروق اند جمع حضرت امیر  
 سوامی این قرآن است پس باید اندیشید  
 که انکار این اکابر فی الحقیقت بانکار  
 قرآن می کشد عیاذ ابا الله سبحان الله  
 از جهت اهل تشیع سوال کرد که قرآن  
 جمع حضرت عثمان است در حق این قرآن  
 چه اعتقاد دارید گفت در انکار او  
 مصلحت نمی بینیم که از انکار او دین  
 تمام بر هم میشود و دیگر عاقل هرگز  
 تجویز نمی کند که اصحاب آن سرور علی  
 و علیهم الصلوات و التسلیمات در روز  
 رحلت آن حضرت بر امر باطل اجتماع  
 نمایند و مقرر است که در روز رحلت  
 آن حضرت سنی و ستم هزار اصحاب آن  
 سرور حاضر بودند و بطوع و رغبت  
 بحضرت صدیق بیعت کردند این همه  
 اصحاب پیغمبر را بر ضلالت جمع شدن  
 از جمله محالات است و حال آنکه آن  
 حضرت علیه الصلوة و التحیة فرموده  
 لا تجتمع امتی علی الضلالة و توفیقی  
 که در ابتدا از حضرت امیر واقع شده  
 است بواسطه آن بود که در آن مشوره  
 حضرت امیرانه طلبیده بودند چنانکه  
 حضرت امیر فرموده اند مَا غَضِبْنَا  
 الْاَلَاءَ خِرْنَا عَنِ الشُّرَّةِ رَا بَا لَعَلَّمُ  
 اَنْ اَبَا بَكْرٍ خَيْرٌ مِنَّا الْخِرْنَا طَلِبِيْدِنِ  
 الْاِشْمَانِ بِنَبِيٍّ مَصْلَحَتِ خَوَابِدِ بُوُو  
 كَالْتَسْلِيَةِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ بُوُو اَكْمِرِ  
 عِنْدَهُمْ فِي الصَّدْمَةِ الْاُولَى مِنَ  
 الْمَصِيْبَةِ اَوْ عُوْذُكَ اَوْ خَلْفَانِي  
 كَهْ وَرِمْسَانِ

این حدیث از سنن ابوداؤد است  
 این حدیث از سنن ابوداؤد است  
 این حدیث از سنن ابوداؤد است  
 این حدیث از سنن ابوداؤد است  
 این حدیث از سنن ابوداؤد است  
 این حدیث از سنن ابوداؤد است  
 این حدیث از سنن ابوداؤد است  
 این حدیث از سنن ابوداؤد است  
 این حدیث از سنن ابوداؤد است  
 این حدیث از سنن ابوداؤد است

اصحاب پیغمبر علیه وعلیهم الصلوات والتسلیبات واقع شده نه از هوای نفسانی بود چه نفوس  
 شریفه ایشان تزکیه یافته بودند و از آمارگی باطمینان رسیده هوای ایشان تابع شریعت شده  
 بود بلکه آن اختلاف منبئی بر اجتهاد بود و اختلافی حق پس محطی ایشان نیز درجه واحده دارو  
 عدد و مصیبت را خود و درجه است پس زبان را از جفائی ایشان باز باید داشت و همه را  
 یکی یا باید کرد و قال الشافعی رحمه الله سبحانه تلك دعاء طهر الله عنهما ايدينا فلنظن عنهما  
 السنننا ونتر شافعی فرموده است اضطر الناس بعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم  
 فلم يجئوا تحت اديم السماء خيرا من ابى بكر فقولوا لا رفايهم اين قول تصريح است به نفی  
 تقیة و رضا حضرت امیر به بیت حضرت صدیق بقیة المقصود آنکه میان سیدین ولد میان  
 شیخ ابوالخیر از مردم بزرگ زاده است در نماز مت شمس سفر و کن هم رفته بود امیدوار عیامت  
 والنفات است و نیز مولانا محمد عارف طالب علم و بزرگ زاده است پدر او مردی باو و تقویا  
 مدومعاش آمده توجه را امیدوار است والسلام و الاکلام

## کتاب شتادوم

به لا الایک صدور یافته در تحریف بر ترویج اسلام و بیان ضعف و زبونی اسلام و مسلمانان  
 و بنیاد کفار نگونسار نمازنا الله سبحانه وایاکم حجة الاسلام غربت اسلام نزدیک بیک  
 قرن است بر نهجی قرار یافته است که اهل کفر بجز و اجرائی احکام کفر بر ملا در بلاد اسلام رهنی  
 نمی شوند میخواهند که احکام اسلامیه با کلمه زائل گردند و اثری از مسلمانان و مسلمانانی پیدا نشود  
 و کار را با آن سرحد رسانیده اند که اگر مسلمانان از شعار اسلام اظهار نماید بقتل میرد و تیغ لقمه در  
 هندوستان از اعظم شعار اسلام است کفار بجزیره و ادون شاید رضی شوند اما بدین بقره هرگز  
 با...

مع تالیف فی الزوارک  
 بیتی که درین باب در دست  
 عن عبدالله بن عمر بن الخطاب  
 قال قال رسول الله صلى الله تعالى  
 عليه وآله انما الحكم المظلم  
 وضاظیاجان واداکم  
 واطفا فلما اجن لصل  
 على من شذذ من  
 اصل تالیف فی الزوارک  
 در بیان احکام اسلام  
 در بیان احکام اسلام  
 در بیان احکام اسلام  
 در بیان احکام اسلام

راضی نخواهند شد در ابتدا پادشاهت اگر مسلمانی رواج یافت و مسلمانان اعتبار پیدا کردند و در آنها  
 و اگر عیاداً باشد سجانه در توقف افتاد و کار بر مسلمانان بسیار مشکل خواهد شد الغنات الغنات  
 شکر الغنات الغنات تا ادم صاحب دولت باین سعادت مستعد گردد و و کلام شاه مبارک  
 باین دولت دست بر نماید ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم  
 یتقنا الله سبحانه وایاکم علی متابعتی سید المرسلین علیکم وعلیهم وعلی آلهم من  
 الصلوات افضلها و من التسلیمات اکملها والسلام

## مکتوب هشتم و دوم

سه شات و قیام بخند مدائ  
 یک مار و شام بر متابعت بر  
 مرسلان ۱۲

بسکندر خان لودی صدور یافته در بیان آنکه سلامتی قلب بی نیان ماسوا حق جان علی  
 صورت نه بند و و این نیان معتبر بقنا است حق سجانه و تعالی همواره با خود دارد و بنیر خود نگذارد  
 بحکمته سید البشر المظمرین عن زینر البصر علیک وعلی آل الصلوات و التسلیمات آنچه بر او شام  
 لازم است سلامتی قلب است از ما و در حق سجانه و این سلامتی وقتی میسر گردد که غیر حق را سجا  
 بر دل عبوری نماند و عدم عبور غیر بسته بی نیان ماسوا است که معتبر بقنا است نزد این طائفه علیه  
 بالقرض اگر غیر را بکلف و در دل گزارانند هرگز نه گذرد و تا کار با نیمه نرسد سلامتی محال است امر و  
 این نسبت عنقا زان است بلکه اگر گفته شود باور نکنند هینا لا کرباب النعم نعيمها  
 وللعاشق المسلمین ما یجبره زیاده برین چه نوشته آید والسلام اوله فانحرکا

## مکتوب هشتم و سوم

به بهادر خان صدور یافته در تخریص بر جمع کردن جمعیت ظاهر و باطن بشریت و حقیقت

مکتوب هشتم و دوم  
 مکتوب هشتم و سوم  
 مکتوب هشتم و چهارم  
 مکتوب هشتم و پنجم  
 مکتوب هشتم و ششم  
 مکتوب هشتم و هفتم  
 مکتوب هشتم و هشتم  
 مکتوب هشتم و نهم  
 مکتوب هشتم و دهم  
 مکتوب هشتم و یازدهم  
 مکتوب هشتم و بیستم

نصرت و تخریص

حق سبحانه و تعالی از تعلقات شیئی بچاقی ارزانی فرموده بکلیت گرفتار جناب قدس خود گردید  
 بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْبَشَرِ عَلَيهِ وَعَلَى اللَّهِ وَعَلَيْهِمْ مِنَ الصَّلَاةِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيْمَاتِ أَكْمَلُهَا  
 بهست هر چه جز عشق خدائی احسن است بهر شکر خوردن بود جان کندن است به  
 ظاهر را بطاهر شریعت غیر آراستن و باطن را همواره با حق جل و علا و شستن کار عظیم است تا کلام  
 صاحب دوکت را باین دو نعمت عظمی امشرف سازند امر و جمیع این او نسبت بلکه استقامت بر طاهر  
 شریعت تمخانیز بسیار عزت الوجود است اعظم من الیک بربیت الاحقر حق سبحانه و تعالی  
 از کمال کرم خود منتقامت بر متابعت سید الاولین و الاخرین ظاهر او باطن اگر امت فرمایند

عینی گردد  
 آنچه نباید در کبریا  
 که بجز خداست  
 آن جزو کمالات  
 در مرتبه جنات  
 یکبار از انبیا  
 صلوة و اذان است شریف  
 ای برک از جمله افعال نبین  
 مکه از زمین نشین من

عَلَيْهِ وَعَلَى اللَّهِ  
**مکتب مشاهیر و چهارم**  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامَةُ

به سید احمد قاضی صدور یافته در بیان آیه شریعت و حقیقت عین یکدیگر اند و علامت  
 وصول بحق الیقین مطابق علوم و معارف آن مقام است بعلم و معارف شرعی و کمال  
 ذلک حق سبحانه و تعالی بر جاوه شریعت استقامت ارزانی داشته بهر یکی بهمت متوجه جناب  
 قدس خود گردانیده ما را تمام از ما بستاند و بکلیت اعراض از ما و در خود میسر گردانند محرومان  
 سَيِّدِ الْبَشَرِ الْقَدْسِ عَنِ زَيْغِ الْبَصْرِ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيْمَاتِ أَكْمَلُهَا  
 وَعَلَى اللَّهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ آمِينَ مَصْرَعُهُ اِزْهَرَتْ بِمِرْوَانَ وَوَسْمَةٌ خَوْشِ تَرْتَرِ  
 هر چند هر چه گفته می شود از دوست نه سخن اوست لیکن چون آن سخن را سخوی از مناسبت با  
 جناب او تعالی و تقدس ثابت است آن معنی مناسب را منتظم شمرده در آن باب جرأت و  
 زبان درازی می نماید المقصود شریعت و حقیقت عین یکدیگر اند و در حقیقت از یک دیگر جدا  
 نیستند فرق اجمال و تفصیل است استدلال و کشف است غیبت و شهادت است تعقل و عدم

اینکه  
 در بیان امور نبی  
 شکر شکر  
 غمگینان خود  
 ابروی گرد که با نام زنده  
 چو آن چو آن که بکلیت از دنیا  
 بهر چه بود  
 در این زمان  
 در این زمان

شریعت ۱۱ حقیقت ۱۲ شریعت ۱۳ حقیقت ۱۴ شریعت ۱۵ حقیقت ۱۶ شریعت ۱۷

تعلل است احکام و علومیکه بموجب شریعت غرأ مبین و معلوم شده اند بعد از تحقق حقیقت  
حق الیقین همین احکام و علوم بعین آنها به تفصیل منکشف میگردد و از غنیت بشهادت  
می آیند و ششم کتب و تحمل عمل از میان بر میخیزد و علامت وصول بحقیقت حق الیقین  
مطابقت علوم و معارف آن مقام است بعلم و معارف شرعی و تاسیر موی مخالفت است  
و دلیل است بر عدم وصول بحقیقت الحقائق و هر خلافیکه بشریعت در علم و عمل از هر که واقع شده  
است از مشایخ طریقت نبوی بر سر وقت است و سر وقت نمی باشد الا در شان راه منتهیان  
نهایت النهایه راهمه صحواست وقت مغلوب ایشانست حال مقام تابع کمال شان است  
صوفی ابن الوقت آمد و مثال به لیک صافی فارغ است از وقت و حال بد پس متحقق شد که  
خلاف شریعت علامت عدم وصول است بحقیقت کار و عبارات بعضی از مشایخ و لغت  
که شریعت پوست حقیقت است و حقیقت مغز شریعت این عبارت هر چند از بی استقامتی متکلم  
این کلام خبر میدهد به لیکن تواند بود که مرادش آن باشد که تحمل نسبت به مفصل حکم پوست دار نسبت  
بمعز و استدلال جنب کشف در رنگ قشر است نسبت به لب اما اگر مستقیم الاحوال اینان  
امثال این عبارات مؤهله را تجویز نمی نمایند و فرق جزیه اجمال و تفصیل و استدلال و کشف مذکور  
نمی سازند سألی از حضرت خواجه نقشبند قدس الله تعالی سره الا قدس سوال کرده مقصود از  
سیر و سلوک چیست فرمودند تا معرفت اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی شود و ترکت الله  
سبحانه الثبات والاستقامه علی الشریعه علماء و عمال صلووات الله تعالی و سلامه  
علی صاهجهما بقیه التصدیح آنکه حامل قیمة و عار میان شیخ مصطفی شریعی از نسل قاضی سراج  
اند پیران ایشان بزرگ بودند و ظالفت و وجه بد و معاش بسیار داشتند و مشار الیه از فقدان  
آبای معاش مضطر است اسناد و فرامین همراه گرفته متوجه لشکر شده است التقات نموده  
بج سده

لن حال تمام  
تفسیر کتب  
غایب معارف  
در وقت غایت  
مقام  
بنی بایع وقت  
حال میان  
انوار  
انسان شریفان  
معانی کار وقت  
و انوار نیست  
بکبر و انوار  
غایب بود و انوار  
وقت غایت  
و حال قاضی  
کمالشان

مع قدان پنجم و با کسر گم شدن و کم کردن ۱۲

کمالشان ۱۲  
عنه بنویسید  
عاشق تپیس  
روز فنی ابراهیم  
و در وقتا  
لصیحه سوره الله تعالی





بنا بر یکی که در مرتبه زیاد کند ۱۱

و لقمه چرب نشان ظلمت افراشت الخذر الخذر ثم الخذر الخذر و در حدیث صحیح وارد است  
 قلے مصدر الصلوة والسلام من تواضع لغنی لغناة ذهب ثلثا دینار فویل لمن تواضعهم

عنه قول نزل من الرزق من الله  
 بیک یکدیگر تواضع کردند ایشان را  
 بسبب نشان ۱۱

### مکتوب هشتم

لغناکم و الله سبحانه  
 الموفق

یکی از حکام پرگنه جرک صدور یافته در بیان سلامتی قلب از ما دون حق سبحانه حق سبحانه  
 و تعالی بر حد اعتدال و مرکز عدالت استقامت کرامت فرماید چو همه سید المسلمین علیک  
 و علی الله و علیهم من الصلوات افضلها و من النجیات و النسیب اکملها آنچه بر ما و شماست  
 سلامتی قلب است از گرفتاری ما دون حق سبحانه و این سلامتی بر تقدیری است که غیر او را  
 سبحانه بر دل خطورے مانند اگر فرضاً تا هزار سال حیات وفا کند غیر بر دل نگذرد بواسطه نسیبانی  
 که دل را از ماسوی حاصل شده است مصغر کار نیست و غیر این همه هیچ به در وقت ملاقات  
 از روی ارم گفته بودند که در بیتمے و کارے اگر رجوع افتد با خواهی نوشت بناً علی ذلك  
 مصدع گشت که شیخ عبدالصوفی از نیکان است بواسطه بعضی جوانی قرضدار گشته است  
 امید است که مددے در تخلص زنده او خواهند فرمود و السلام

عنه قول نزل من الرزق من الله  
 بیک یکدیگر تواضع کردند ایشان را  
 بسبب نشان ۱۱

### مکتوب نهم

لغناکم و الله سبحانه  
 الموفق

یه پهلوان محسود صدور یافته در بیان آنکه چه سعادت است که دوستان خدا جل و علا  
 کسے را قبول فرماید سلمکم الله تعالی و نیکم علی جادة الشریعة علی صلاحها الصلوة  
 والسلام و الحجة نختین بشارت خاندان ایشان را قدم میان شیخ منزل است  
 برکات صحبت ایشان را چه شرح دهد چه سعادت که دوستان خدا جل و علا کسی را قبول

عنه قول نزل من الرزق من الله  
 بیک یکدیگر تواضع کردند ایشان را  
 بسبب نشان ۱۱  
 و لقمه چرب نشان ظلمت افراشت الخذر الخذر ثم الخذر الخذر و در حدیث صحیح وارد است  
 قلے مصدر الصلوة والسلام من تواضع لغنی لغناة ذهب ثلثا دینار فویل لمن تواضعهم  
 غناکم و الله سبحانه الموفق  
 یه پهلوان محسود صدور یافته در بیان آنکه چه سعادت است که دوستان خدا جل و علا  
 کسے را قبول فرماید سلمکم الله تعالی و نیکم علی جادة الشریعة علی صلاحها الصلوة  
 والسلام و الحجة نختین بشارت خاندان ایشان را قدم میان شیخ منزل است  
 برکات صحبت ایشان را چه شرح دهد چه سعادت که دوستان خدا جل و علا کسی را قبول

شعبه شریفه در حدیث و تفسیر...  
مجلس علمیه مدرسین عالی کرام...  
مجلس علمیه مدرسین عالی کرام...  
مجلس علمیه مدرسین عالی کرام...

نماید چه جای آنکه محبت و قربت ممتاز سازند هم تقوی که لایشتی بجلیسه هم با جمله صحبت ایشانرا  
غیبت شمرند و آداب صحبت را معرفی دارند تا موثر افتد زیاده چه نویسد و السلام اولا و آخرها

### مکتوب هشتم

نیز به پهلوان محمود صدور یافته در بیان آنکه چه نعمتی است که کسی با ایمان و صلاح موئی سیاه  
خورد اسفید کرده باشد و در جوانی خوف غالب یابد و در پیری رجا حق سبحانه و تعالی همواره پانوی  
دارد چه نعمتی است که کسی با ایمان و صلاح موئی سیاه خورد اسفید سازد و در حدیث نبوت  
عليه الصلوة والسلام من شاب شببة في الاسلام غفلة جانب اميد ارتجح دهند  
وطني مغفرت را غالب سازند که در جوانی خوف بیشتر در کار است و در پیری رجا غالب یساید

### و السلام اولا و آخرها مکتوب نهم

بسیار علی جان صدور یافته در عزای پیری حق سبحانه و تعالی بر جاوده شریعت علی صاحبها  
الصلوة والسلام والنجية استقامت از زانی فرما بدآومی را بحکم کل نفس ذائقة الموت  
از مرگ چاره نیست فلو باین طال عمن و کثر عمله همین موت است که نشافانرا  
بان تسلی می دهند و وسیله وصول به است یسازند من گان یرجو لقاء الله فان اجل  
الله لای اربی حال او پس ماندگان و گرفتاران بیدولت حضور مطلب رسیدگان و آزادگان  
خراب و ابراست ولی نعمت مرحومه شما درین آوان بسے معتمد بودند الحال بر شما بان لازم  
است که مکافات احسان باحسان بکنید و بدعا و صدقه ساعت قساعت ندونماید فایان  
النیت کالغریق یبطل دعوته تلحقه من آب او اتم آو آخ او صدیق و قریب باید کرد

قال الصوفی بسبب انما قاله...  
قلت قد مررنا بالمشاهدة...  
هذا لفظ من خطه...  
رواه ابو جعفر...  
عن ابیه عن ابن ابي عمير...  
قوله الطيب عن ابن ابي عمير...  
هذا لفظ من خطه...  
قوله من طالع...  
قال فاخبرنا الناس...  
هذا لفظ من خطه...  
قوله من طالع...  
قال فاخبرنا الناس...  
هذا لفظ من خطه...

بسم الله الرحمن الرحيم...  
الحمد لله رب العالمين...  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد...



والتسلیحات آن کمالات میسر میشد که اولیا بر امت را در نهایت شاید میسر شود و این بطریق اینج  
نهایت و ریاست است فعلیکم محبتت هو لاء الکابیر فانها ملاک الامم و السلام علیکم  
و علی سائر من اتبع الهدی و التزم متابعت المصطفی علیه و علی الاله الصلوٰة و السلام

### مکتوب (۹۱) نو و دویم

تذکره کرامت رسول الله  
صلی الله علیه و آله  
و سلم

تصحیح و تصحیف آن  
بالتعمیر و ترمیم است

صحت  
که بر روی این  
تذکره کرامت رسول  
الله صلی الله علیه  
و آله است

شیخ کبیر صدور یافته در بیان آنکه تصحیح عقائد و اتیان اعمال صالحه هر دو جناب اند از برای  
طیّران عالم قدس و مقصود از اعمال شریعت و احوال حقیقت تزکیه نفس و تصفیه قلب است  
رَبَّنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَ اِيَّاكُمْ اَلْاِسْتِقَامَةُ عَلٰى مُتَابَعَةِ السَّنَةِ السَّنِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا  
الصلوة و السلام و الخیرة کار نیست که اولاً تصحیح عقائد بر وفق آرای علماء اهل سنت و جماعت  
که قوه تاجیه اند باید کرد و ثانیاً علم و عمل بمقتضای احکام فقهیه لازم باید ساخت بعد از تحصیل این  
و جناب اعتقادی و علمی تصدیر طیران عالم قدس باید نمود موصوع کار نیست و غیر این همه هیچ  
مقصود از اعمال شریعت و احوال طریقت و حقیقت تزکیه نفس و تصفیه قلب است تا نفس  
مزکی نشود و قلب سلامتی پیدا نکند ایمان حقیقی که نجات آریسته با نیست بیسر نشود و سلامتی قلب و تن  
صورت بند که غیر او تعالی اصلاً بر دل خطور نه کند اگر هزار سال گزرو غیر را در دل عبور نباشد  
زیرا که این زمان دل را نسیان ماسوا بهام میسر شده است که اگر بشکلف یاوش دهند یا بکن  
این حالت معبر بقناست و قدم اول است درین راه و یدونه خطا القناد و السلام اولاً و آخراً

### مکتوب (۹۲) نو و دوم

نیز شیخ کبیر صدور یافته در بیان آنکه اطمینان قلب بندگ است به نظر و اشتغال و فائز است

تذکره  
مکتوب امام ربانی  
ص

تصحیح و تصحیف آن  
بالتعمیر و ترمیم است

ذَلِكَ تَبَّتْهَا اللَّهُ سَجَانَهُ وَإِيَّاكُمْ عَلَى الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلَى صَالِحِهَا الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ وَالْقِيَّةِ  
 أَكْبَرُ ذَكَرَ اللَّهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ رَاهِ اطمینان قلب ذکر آمد است سجانه در نظر و استدلال  
 بیت پای استدلال بیان چوبین بود پای چوبین سخت بی تکلیف بود چه در ذکر  
 کسب مناسبت است با جناب قدم هر چند هیچ مناسبت نیست <sup>بنا للذراب ورب الامم</sup>  
 لیکن یک قسم علاقه در میان ذکر و تذکر پیدا می شود که موجب محبت می گردد و چون محبت  
 مستولی شد غیر اطمینان هیچ نیست و چون کار با اطمینان قلب رسید دولت ابدی نقد  
 وقت او گشت <sup>غالب</sup> ذکر و ذکر تا ترا جانست به پاکی دل ز ذکر نبرد است <sup>و السلام انک و اخرها</sup>

بزرگوار است  
 ازین اطمینان  
 قلمم بنو الله  
 بنی اگر درین دنیا  
 طهارت ایشان  
 که از آنست  
 در این عالم  
 خانه پروردگار  
 فلیت مال جبار  
 که در آنست  
 در این عالم  
 تصدیقین  
 آردن در این عالم  
 بنی  
 بنی

مکتوب نود و سوم (۹۳)

به سکنه رخسان لودی صدور یافته در بیان آنکه در جمیع اوقات بذكر الهی جل شانه  
 باید پرداخت بعد از ادای نماز بیچگانة بجماعت و ادای سنن روائت اوقات خود را مصروف  
 ذکر الهی جل سلطانها باید ساخت و به غیر آن نباید پرداخت چه در خوردن چه در خفتن چه در آمدن  
 و چه در رفتن طریق ذکر را بشما معلوم کرده شده است بر همان طریق استعمال نمایند اگر جمعیت  
 قنونی باشند اول باید تعیین سبب فتور کرد و بعد از آن تلافی تقصیر آن باید نمود و بالتجا التضرع تمام  
 بسختر حق سجانه رو باید آورد و وقوع ظلمت آن خواست و شیخی را که از وی ذکر یافته باشند  
 وسیله باید ساخت <sup>و السلام</sup> <sup>و السلام</sup> <sup>و السلام</sup>

مکتوب نود و چهارم (۹۴)

به حضرت خان لودی صدور یافته در بیان آنکه آدمی را از تصحیح عقائد و اتیان اعمال صالحه چاره  
 هستی

بیتان یعنی علی با حکام مدینه و بقرآن  
 من الخصال المشفی و مفضل العفا  
 یاسعد من حدیث مطول و رواه  
 قطعته من حدیث مطول و رواه  
 قال رسول الله نذالی عنه قال  
 ویسلم خلق آدم علی صوته  
 موله متون ذراعا الخ  
 فیستمال آدم لبورتی الخ  
 در المعرف

تا یمن و وختاح طیران عالم حقیقه نماید حضرت حق سبحانه و تعالی بر جاوه تشریحیت مصطفویه عسلی  
 متاجیه بالصلوٰه و السلام و الخیرة استقامت کرامت فرماید آنچه لابد است و ناچار تصحیح عقاید است  
 اولاً بموجب آرائی صائبه اهل سنت و جماعت که فرقه ناجیه اند و ثانیاً اتیان اعمال است بموجب احکام  
 فقیهیه بعد از دانستن آن احکام از فرالض و سنن و واجبات و مستحبات و عدل و حرام و مکروه و مستحب  
 چون این دو ختاج اعتقادی و عملی همیشه شد اگر توافق خداوندی جلکسلطانہ مساعدت نماید بتو  
 که بعالم حقیقت طیران نماید و بی حصول این دو باز و طیران و وصول بعالم حقیقت محالست  
 بیست محال است سعدی که راه صفا به توان رفت جز در پی مصطفی <sup>پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله</sup>  
 و ایتاکم علی متابعتی علی و علی الیه الصلوٰه و السلام <sup>برای جمع آن سه در</sup>

از علماء ارضی این دعا را در دست  
 بنویسند و در پیشانی خود  
 بمالدند و در پیشانی  
 کسی که از او بگریزند  
 تا فرار کند و در پیشانی  
 کسی که از او بگریزند  
 تا فرار کند

### مکتوب (۹۵) نو و پهم

بسیار حمد بخوارده صد و ریخته در بیان آنکه آدمی نسخها جامع است و قلب او نیز بر صفت جامعیت  
 مخلوق است و اقوال بعضی از مشایخ که در مرتبه شکر واقع شده است در وسعت قلب و امثال آن  
 محمول بر توهمیات اند و در بیان آنکه سخا فضل است از شکر و مائتاسب ذلک آدمی نسخها است  
 جامع هر چه در تمام موجودات است و انسان تنها ثابت است لیکن از عالم امکان بطریق حقیقت  
 و از مرتبه <sup>بیان جامعیت</sup> وجودی صورت این الله شاکر آدم علی صورتی که بر همین جامعیت است  
 قلب انسان که هر چه در کلیت انسان است و در قلب تنهاست لهذا از حقیقت جامعیت  
 و جهت همین جامعیت بعضی از مشایخ از وسعت قلب چنین خبر داده اند که اگر عرش و ما فیه در  
 زاویه قلب عارف اندازند هیچ محسوس نشود زیرا که قلب جامع عنا میر و افلاک است و عرش  
 و کرسی و عقل و نفس و شامل مکانی و لامکانی پس هر آئینه عرش و ما فیه را بواسطه اشمول لامکانیت  
<sup>آورد و عرش است</sup>

از علماء ارضی این دعا را در دست  
 بنویسند و در پیشانی خود  
 بمالدند و در پیشانی  
 کسی که از او بگریزند  
 تا فرار کند و در پیشانی  
 کسی که از او بگریزند  
 تا فرار کند

فرا لعمرو

در صورت و بینه و هند از عالم  
 حقیقت تا خود آسودت یعنی نشان نام  
 بپوشد و در پیشانی  
 کسی که از او بگریزند  
 تا فرار کند و در پیشانی  
 کسی که از او بگریزند  
 تا فرار کند

و قلب مقداری نباشد چه عرش باقیه با وجود وسعت و محل و اثره مکانست مکانی هر چند  
وسیع است تنگ است و جنب الامکانی قدری ندارد و اما آرباب صحو از مثل قَدَسَ اللهُ تَعَالَى  
استرا هم میداند که این حکم یعنی بر سکر است و محمول بر عدم تمایز میان حقیقت شی و نمودن او  
عرش مجید که محل ظهور تام است از ان رفیع تر است که در قلب تنگ آرزو گنجایش باشد آنچه  
و قلب از عرش مینماید آن نمودن عرش است نه حقیقت عرش و شک نیست که آن نمودن راجع  
مقداری نیست و جنب قلب که او جامع نمودنات بی نهایت است آئینه که در وی آسمان باین  
بزرگی با شیا و دیگر نماید می توان گفت که آئینه از آسمان وسیع تر است آری تمثال آسمان که  
در آئینه است و جنب آئینه صغیر است نه حقیقت آسمان این مجت بشالی روشن گرد و مثلاً  
و انسان نمودن از کره عنصر خاک کمون است نظر جامعیت انسان نمیتوان گفت که وجود  
انسان از کره عنصر خاک اوسع است بلکه وجود انسان را در جنب کره خاک هیچ مقدار نیست  
جز محقر شده بلکه نمودن حقیقتی را شئی دانسته این حکم بوقوع می آید از همین قبیل است کلام  
بعضی از مثل شریح بر غلبه سکر که گفته اند جمع محمدی اجمع است از جمع الهی جل سلطانه چون محمد  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَآلِهِ الطَّيِّبَةُ جَامِعِ حَقِيقَتِ امْكَانٍ و مرتبه و جوب دانسته اند حکم کرده اند که  
جامعیت محمد از جامعیت احد تعالی شانه زیاده است اینجانه صورت را حقیقت تصور نمود  
این حکم کرده اند محمد علیه و علی اِلَهِ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمَاتِ جَمِعِ صَوْرَتِ مَرْتَبَةٍ و جوب است  
نه حقیقت و جوب و الله تعالی و تقدس واجب الوجود حقیقی است و اگر فرق بیکرند و میان  
حقیقت و جوب و صورت و جوب چنین حکم نمی کردند حاشا و کلامین امثال هذه الاحكام  
المسکونه بآیه محمد بنده است محدود و متناسی و اول تعالی و تقدس غیر محدود است و  
تا متناسی بآید و انت که هر چه از احکام سکریه است از مقام ولایت است و هر چه از صحوات

بعضی از مثل شریح بر غلبه سکر که گفته اند جمع محمدی اجمع است از جمع الهی جل سلطانه چون محمد  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَآلِهِ الطَّيِّبَةُ جَامِعِ حَقِيقَتِ امْكَانٍ و مرتبه و جوب دانسته اند حکم کرده اند که  
جامعیت محمد از جامعیت احد تعالی شانه زیاده است اینجانه صورت را حقیقت تصور نمود  
این حکم کرده اند محمد علیه و علی اِلَهِ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمَاتِ جَمِعِ صَوْرَتِ مَرْتَبَةٍ و جوب است  
نه حقیقت و جوب و الله تعالی و تقدس واجب الوجود حقیقی است و اگر فرق بیکرند و میان  
حقیقت و جوب و صورت و جوب چنین حکم نمی کردند حاشا و کلامین امثال هذه الاحكام  
المسکونه بآیه محمد بنده است محدود و متناسی و اول تعالی و تقدس غیر محدود است و  
تا متناسی بآید و انت که هر چه از احکام سکریه است از مقام ولایت است و هر چه از صحوات

کلامی که در این کتاب است از جمله کلمات است  
و بعضی از کلمات است که در این کتاب است  
و بعضی از کلمات است که در این کتاب است

بعضی از کلمات است که در این کتاب است  
و بعضی از کلمات است که در این کتاب است



تولد در کربلا و علم از نبوتشان نقل  
و فتح اول خطاست ۱۲ غت

در ولایت

بمقام نبوت تعلق دارد که کل تابعان ائمه علیهم الصلوات و التسلیمات بواسطه صحواری  
مقام بطریق تبعیت نیز نصیب است بسطام است که در صحیح تفضیل می بیند لهذا شیخ ابو نرید  
بسطامی قدس سره میگوید لو انی اذ فزع من لواء محمد لوائے خود را لوائے ولایت میدانم و لو  
محمد راعیہ الصلوات و التسلیمات لوائے نبوت لوائے ولایت را که رو بسگردار و ترجیح میداد  
بر لوائے نبوت که رو به صحو دار و آوزین عالم است سخن بعضی که گفته اند الولاية افضل من النبوة است  
میدانند که در ولایت روجح دارند و در نبوت رو بخلق و شک نیست که روجح افضل است  
از رو بخلق و بعضی در توجیه این سخن گفته اند که ولایت نبی افضل است از نبوت او و از این جهت  
امثال این سخنان دور از کار میمانند چه در نبوت رو بخلق فقط نیست بلکه با این توجه روجح نیز  
دارد و باطنش با حق است بجان و ظاهرش با خلق و آنکه تمام رو بخلق دارد از مدبر است انبیا  
علیہم الصلوات و التسلیمات بهترین جمیع موجودات اند بهترین دولت با ایشان مسلم داشته اند  
ولایت جزو نبوت است و نبوت کل است لاجرم نبوت افضل باشد از ولایت خواه ولایت  
نبی باشد خواه ولایت ولی پس صحو افضل است از سکر چه در صحو سکر مندرج است همچو اندراج ولایت  
در نبوت صحو تنها که عوام الناس راست از منجث خارج است بر آن صحو ترجیح و او را معنی ندارد  
و صحوی که متضمن سکر است البته افضل است از سکر علوم شرعیه که مصدر انکشاف مرتبه نبوت است  
سراسر صحو است و مخالف آن علوم هر چه باشد از سکر است صاحب سکر معذور است شایان  
تقلید علوم صحو است نه علوم سکر ثبتنا الله سبحانه علی تقلید العلوم الشرعیة علی  
مصدقها الصلوة و السلام و الخیرة من حکم الله عبد اقال امینا و آنچه در حدیث قدسی  
واقع است که لا یسعی امری الا سمائی و لکن یتبعی قلب عبدی المؤمن مراد ازین گنجایش  
گنجایش صورت مرتبه و جو است نه حقیقت که حصول در آنجا محال است چنانچه بالا گذشت پس

الصلوة و التسلیمات  
توجه که با کون اکل العباد  
المجید فانا کون تسلیم العباد  
بمقام الحاصل السکر ها  
القلب سقط التمییز  
بین ما ولیه و ما لیه  
والصحن رجع الی الاحسان  
بعد الغیبه و العبد فی حال  
صحا یا شاهد العالم فی حال  
سکره یا شاهد الحال الملتقط  
توجه شیخ ابو نرید بر این  
توجه است  
حال اقدس سوره یوسف کی بود  
توجه در سوره یوسف نقل کرده  
توجه با بنام و دیده ۱۲  
توجه قول اولی الامرین علم  
توجه بنام بنام بنام بنام  
توجه در حدیث قدسی  
توجه در حدیث قدسی  
توجه در حدیث قدسی  
توجه در حدیث قدسی

بمقام نبوت تعلق دارد که کل تابعان ائمه علیهم الصلوات و التسلیمات بواسطه صحواری

میدانند که در ولایت روجح دارند و در نبوت رو بخلق و شک نیست که روجح افضل است

توجه در حدیث قدسی

در آمدن حق در چینه ۱۲

لعمریک العاقلة

ظاهر شد که شمول قلب مر لامکانیت را باعتبار صورت لامکانیت است نه حقیقت آن تا عین واقعیه را در وی مقدارے نباشد این حکم مخصوص بحقیقت لامکانیت است

### مکتوب (۹۶) نود و هشتم

به محمد شریف صد دریاخته در منع و زجر بر تسولف و تاخیر و در تخریض بر متابعت شریعت عکلا  
 صاحبها الصلوة والسلام والحقية وما يناسب ذلك ای فرزند امر و زک آوان فرصت است  
 و اسباب جمعیت همه میسر گنجایش تسولف و تاخیر نیست بهترین اوقات را که زمان عنفوان  
 جوانیست در بهترین اعمال که طاعت و عبادت مولی است تعالی و تقدس بسیار بصرف  
 داشت از محرمات و مشتهیات شرعیة اجتناب نموده پنج وقت نماز و جماعت لازم باید ساخت  
 و آواز زکوة بر تقدیر وجود و نصاب نیز از ضروریات اسلام است آنرا هم غیبت بلکه نیست بسیار  
 او انمود و از کمال گرم خود حق تعالی در تمام روز و شب پنج وقت از برای عبادت معین ساخت  
 و از اموال نامیه و انعام سائمه ربع عشر را تحقیقا و تقریبا از برای فقیران تعیین فرموده  
 و میدان تصرف مباحات را فراخ گردانیده خیلی بے انصافی است که در شخصت گھڑی روز  
 و شب دو گھڑی صرف طاعت حق بجان نشود و از چهل سهم یک سهم به فقرا و ایتا باید داد  
 و اثره و سیه مباحات پایرون کشیده محرمات و مشتهیات در رفته شود و در موسم جوانی که آوان  
 سلطان نفس اماره است و قهرمان شیطان لعین قلیل عمل ابکتیر اجرمی بردارند و فرس واک  
 باز قول عمر رسانند و خواست و قومی سستی پیدا کنند و اسباب جمعیت تشنگت نمایند غیر از ندامت  
 و پشیمانی محصل نخواهد بود و بسیار است که تا فرودانگزارند و فرصت ندامت و پشیمانی که سخوی از توبه  
 است میسر نه شود و عذاب ابدی و عقوبت سردی که پیغمبر صاوق علیه من الصلوات

لله بنیاد و غیره تا بنیاد اول  
 در وقت نماز و غیره در وقت  
 در وقت نماز و غیره در وقت  
 در وقت نماز و غیره در وقت

مکتوب (۹۶) نود و هشتم  
 در وقت نماز و غیره در وقت  
 در وقت نماز و غیره در وقت  
 در وقت نماز و غیره در وقت

لمصوبه السنه



# کتاب خود و مقصد

شیخ درویش صدوریا قلمه در بیان آنکه مقصود از عبادات مأموره تحصیل یقین است و ما  
 یتاسب ذلك حق سبحانه وتعالى ما مفلسان را بحقیقت ایمان مشرف گردانند بحقیقت سید  
 المسلمین علیه وعلى الله وعلیهم من الصلوات اتمها ومن التسلیمات اتمها همچنانکه  
 مقصود از خلقت انسانی اداء عبادات مأموره است مقصود از اداء عبادات تحصیل یقین  
 است که حقیقت ایمانست تواند بود که کریمه و اعبد ربك حتى یاتیک الیقین رمزی بمعنی  
 باشد چه کلمه حتی همچنانکه از برای معنی غایت است ایداز برای معنی علیته نیز می آید ای لا جمل  
 ان یاتیک الیقین گویند ایمانی که پیش از ادا می عبادت است صورت ایمان است  
 نه حقیقت ایمان که تعبیر از ان یقین کرده شده قال عز شانه یا ایها الذین امنوا امنوا ای  
 الذین امنوا صوره امینوا حقیقه باذاع وظایف العبادات المأموره و مقصود از فنا و بقا  
 آنکه ایمان آوردید بصورت ایمان آید حقیقت ادا نمودن عبادات مقرره بر کربان حکم کرده شده پس  
 که ولایت عبارت از تحصیل این دولت است همین یقین است پس و اگر از فنا فی الله و  
 البقا بمعنی دیگر خواهند که بجالت و محلت مومنین باشد خود عین الحاد و زندگانه است در غلبه  
 حال و سکر وقت چیز با ظاهر میشوند که آخر از ان باید گزشت و مستغفروید ابراهیم بن شیبان  
 که از مشایخ طبقات است قدس الله تعالی امر داحم میگوید که علم الفناء و البقاء یذود  
 علی اخلاص التوحید نبیه و صحته العبودیه و کاسوی ذلك مغالیط و ذنقه و الحق که  
 راست می فرماید و این کلام از استقامت او خبر می دهد فنا فی الله عبارت از فنا  
 در مصیبات اوست سبحانه و علی هذا القیاس السیر الی الله و السیر فی الله و نحوهما  
 ثانیاً مصدع می گوید که صلاح آثاری میان شیخ الکنجش لصلاح و تقوی و فضیلت است

در آخر فرموده است و بی زبان  
 خطاب است از گفتن و بی زبان  
 در آخر فرموده است و بی زبان  
 خطاب است از گفتن و بی زبان  
 در آخر فرموده است و بی زبان  
 خطاب است از گفتن و بی زبان  
 در آخر فرموده است و بی زبان  
 خطاب است از گفتن و بی زبان  
 در آخر فرموده است و بی زبان  
 خطاب است از گفتن و بی زبان

بسم الله الرحمن الرحیم

و جمع کثیر با ایشان وابسته در ماده از مواد اگر معنوی طلبند امی است که توجه شریف بحال ایشان  
مُرعی خواهند فرمود و السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهَيْكَلُ

# مکتوب (۹۸) نود و هشتم

ع  
مکتوب شریف  
در بیان صفات رفق و  
شفقتی نبوی ص  
در بیان

پس بعد القادر سپر شیخ زکریا صدر یافته در غیب بر رفیق و ترک عطف باریا و اما بیت نبوی  
عَلَىٰ مَنْصَدِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالنَّحِيَّةُ حَقِّ سَجَانَهُ وَتَعَالَىٰ بِرَمْرِ كَرِهٍ عَدَالَتِ اسْتِعْمَالِ اِزَانِي  
فرماید چندی حدیث نبوی عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيْمَاتِ اَكْثَلُهَا که در باب  
تذکیر و وعظ و نصیحت وار شده اند ایراد نموده حق سبحانه و تعالیٰ عمل مقتضای آنها میسر گرداند

ترجمه از مصحح

اصل

رسول فرمود صلی الله تعالی علیه آله و سلم هر آینه  
خدا تعالی لطف و نرمی کننده است دوست  
میباید و آسانی را امید بد بر رفیق چیزی که نمیدهد  
بر دشمنی و چیزی که نمیدهد بر هر چه جز نرمی است  
روایت نمود این را سلم و بروایت دیگر نزد سلم  
گفت آنحضرت مرا عایشه رضی الله عنهما را لازم بگیر بر خود نرمی را  
و در در خود را از دشمنی و از خدا در گذشتن دشمن بد  
که نرمی یافته نشود و چیزی بگیر بسیار آید از او کشیده نشود  
از چیزی بگیر عیب ناک کند از او نیز فرمود آنحضرت علیه السلام  
لله الصَّلَاةُ وَالتَّحِيَّةُ بِكَيْفٍ مَّحْرُومٌ كَرَانِيْدَةٌ تَشُوْرُ الْلُطْفِ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي  
عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَقَالَ  
يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ عَلَيْكَ  
بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكَ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَانَ  
الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا  
يُنْتَعَمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ  
وَقَالَ أَيْضًا عَلَيْكَ وَعَلَى إِلَيْهِ  
الصَّلَاةُ وَالتَّحِيَّةُ مَنْ يُحْرِمُ الرِّفْقَ

در باب معرفت

و نیز اول  
مکتوب شریف  
در بیان صفات رفق و  
شفقتی نبوی ص  
در بیان

درود بخاری

درود فی شرح السنه

درود محل التوبه

مکتوبات امیرانی

درود از نوری

درود التوبه

درود التوبه

يُحْرَمُ الْغَيْرُ وَقَالَ اَيْضًا عَلَيْهِ  
 وَعَلَىٰ إِلَهِ الصَّلَاةِ وَالْخَيْرِ وَالسَّلَامِ  
 إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ  
 أَخْلَاقًا وَقَالَ اَيْضًا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ وَمَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْعِ  
 أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 وَقَالَ اَيْضًا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِلَهِ الصَّلَاةِ  
 وَالتَّسْلِيمَاتِ الْحَيَاءِ وَمِنَ الْإِيمَانِ  
 فَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَدَأُ مِنَ  
 الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ  
 إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَدِيَّ  
 إِلَّا أَخْبِرْكُمْ مِنْ يَحْرَمُ عَلَى النَّارِ  
 وَمِنْ يَحْرَمُ النَّارُ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ  
 عَلَىٰ كُلِّ هَيِّئٍ لَيْنٍ قَرِيبٍ  
 سَهْلٍ - الْمُؤْمِنُونَ هَيِّئُونَ لِيُنُونَ  
 كَالْجَمَلِ الْأَيْفِ إِنَّ قَيْدَ انْقَادِ  
 وَإِنْ اسْتَبِيحَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَبَاحَ  
 مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ  
 عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاةَ اللَّهِ عَلَىٰ

و نومی محروم گردانیده شود از نیکی و نیز از شر و نمود  
 آنحضرت علیه الصلوة و السلام بدستی از  
 جمله محبوب ترین شما بسوی من نیکترین شما اند  
 از روی اخلاق و نیز فرمود علیه الصلوة و السلام  
 کسیکه داده شد او را نصیب و س از نومی  
 و لطف داده شد او را نصیب و س از نیکی  
 و نیا و آخرت و نیز فرمود آنحضرت علیه الصلوة  
 و التسلیمات شرم و شستن از ایمان است ایمان  
 در بهشت - نجش و بهیوده گفتن از بدی  
 است و بدی در آتش دوزخ است  
 بد رستیکه خدای تعالی دشمن بیدار و از حد و گزیده  
 بهیوده گوئی را - آیا خبر ندیم شما را که کسیت که حرام  
 است و بر آتش دوزخ و کسیت که حرام است آتش  
 دوزخ برو س - بر هر آرمیده هسته و نرم طبع  
 نرم و یک به مردم نرم خو - مسلمانان آرمیده نرم  
 طبع متفاو اند مانند شتر یک در پیشش مهربانند  
 اند اگر کشیده شود گردن می نهد و اگر بر شکی نشاند  
 شود می نشیند هر که فروری خشمی را در حال آنکه او قدرت  
 داشته باشد بر اجراء آن بخواند آن حق تعالی روز  
 جاری کند

رَوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى  
 يَخِيرَهُ فِي آيِ الْحَوَائِشَاءِ  
 إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ  
 لَا تَغْضَبْ قَرْدًا مَرًّا قَالَ لَا تَغْضَبْ  
 إِلَّا أَخْبِرْكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ  
 كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ  
 عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَأُ إِلَّا أَخْبِرْكُمْ  
 بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ عُتْلٍ جَوَاطِ  
 مُسْتَكْبِرٍ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ  
 وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجِئْ فَإِنْ  
 زَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَالْأَفْطِيضُ  
 إِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ  
 كَمَا يَفْسِدُ الصَّابِرُ الْعَسَلُ مَنْ تَوَاضَعُ  
 لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ وَمَنْ فِي نَفْسِهِ  
 صَغِيرٌ وَفِي آعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ  
 وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ قَلِيلٌ  
 فِي آعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي  
 نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّى لَوْ وَاهُونَ عَلَيْهِمْ

قیامت رو برو همگنان خلایق تا آنکه  
 مخیر گرداند او را در هر خور که خواصد  
 بر اینیة مروی گفت پیغمبر اصلى اللہ تعالی علیه  
 علی آلہ وسلم اندر زکن مرافق مودا حضرت خشم  
 بگیر باز گردانید آن مرد قول در چند بار فرمود  
 خشم بگیر ای خیر ندیم شمار ایا بن بهشت ضعیف  
 حقیر نداشتہ شدہ اگر سوگند خورد و بر خدا ہر اینیہ  
 رست گرداند حق تعالی او را ای خیر ندیم شمار  
 باہل آتش و وزخ ہر مردی درشت و سخت گوی  
 خصومت کتندہ باطل تکبر کتندہ چون خشم آرد  
 یکی از شما و حال آنکہ وی استاودہ است پس باید  
 کہ نشیند پس اگر بود خشم از وہم ورنہ پس باید  
 کہ بر پہلو افتد بدستی خشم گرفتن تباہ میکند ایما  
 را چنانکہ تباہ میکند اند صبر ہمدرا کسی کہ تواضع  
 کند از برای خدا بلند گرداند او را خدا پس ان  
 در نفس خود حقیر و خورد است و در چشمان مردم  
 بزرگ کسی کہ تکبر کند پست گرداند او را حق تعالی  
 پس آنکس در چشمان مردم حقیر است و در نفس خود  
 بزرگ تا آنکہ ہر اینیہ وی خوار تر و سکتہ است بر مردم

عنی ہر آنکہ ان در  
 دست لیبستانان در  
 بنشین بین خود  
 خشمگیر

تواضع  
 کمالات  
 کمالات  
 کمالات

غایت است مبرودن دیر حقیر و چشمان مردم

مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْرٍ قَالَ مُوسَى بْنُ  
 عِمْرَانَ عَلَى نَبِيِّنا وَعَلَيْكِهِ الصَّلَاةُ  
 وَالتَّسْلِيمَاتُ يَا رَبِّ مَنْ أَعْسُرَ  
 عِبَادِكَ قَالَ مَنْ إِذَا قَدَّرَ عَفَرَ  
 وَقَالَ أَيضًا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 وَالتَّحِيَّةُ مِنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَأَلَ اللَّهَ  
 عَذَابَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ  
 عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ اعْتَذَرَ  
 إِلَى اللَّهِ قَبْلَ اللَّهِ عَذْرَاءً وَقَالَ  
 أَيضًا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ  
 عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيُحْلَلْ مِنْهُ  
 الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ  
 دِينًا لَهُ وَلَا دِرْهُمٌ إِنْ كَانَ لَهُ  
 عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ  
 وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسَنَاتٍ  
 أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ صَاحِبِهِ  
 فَحُلِّ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيضًا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ وَأَتَدْرُونَ مَا الْمَفْلِسُ قَالَُوا

از سنگ و خوک گفت حضرت موسی پس عمران  
 علی نبینا وعلیه الصلوات والتسلیمات  
 ای پروردگار من کیست عزیزترین بندگان تو  
 فرمود کسی است که چون قدرت یابد درگذرد  
 و نیز فرمود علیک الصلوة والسلام والتحیة  
 کسی که نگاهدارد زبان خود را بپوشد خدا تمیعال  
 عیب نقصان او را و هر سیکه بازدارد و فرود  
 خورد و خشم خود را بازدارد حق تعالی ازان کس  
 عذاب خود را روز قیامت کسی که عذرخواهی  
 کند بسوی حق تعالی بپذیرد خدا عذر او را  
 و نیز فرمود علیک الصلوة والسلام و کسی است  
 بروی حق بر او اوعی آنچه گرفته باشد از و بطریق  
 ظلم از آبروی وی یا چیزی دیگر پس باید که عفو کند  
 از او و پیش از آنکه نباشد و نیاری و نه درمی اگر  
 باشد او را کاری نیک گرفته شود از وی باز نماند  
 ظلم وی و اگر نباشد او را نیکها گرفته شود از بدیها  
 صاحب می پس برواشته شود و بار کرده شود  
 بران سیکه ظالم است و نیز فرمود آنحضرت علیه  
 الصلوة والسلام آیا میدانید که مفلس کیست گفته  
 صاحب

مکتوبات امام برائی  
 مقدم  
 از اول

در بیان تمیعال



المفلس بينا من لا درهم له ولا  
 متاع فقال ان المفلس من ائتمت  
 من ياتي يوم القيامة بصلاة  
 وصيام وزكاة وياتي قد شتم  
 هذا وقذف هذا وااكل مال  
 هذا وسفك دم هذا وضرب هذا  
 فيعطى هذا من حسناته وهذا من  
 حسناته فان فنيت حسناته  
 قبل ان يقضى ما عليه اخذ من خطايا  
 هم فطرحت عليه ثم طرح في النار  
 وعن معاوية رضي الله تعالى عنه  
 انه كتب الى عائشة رضي الله تعالى  
 عنها ان اكتب الي كتابا توصيني  
 فيه ولا تكثري فكتبت سلام عليكم  
 اما بعد فاني سمعت رسول الله  
 صلى الله تعالى عليه وعلى اله  
 وصحبه وسلم يقول من التمس  
 رضي الله بسخط الناس كفاه الله  
 مؤنة الناس ومن التمس

به رواه الامام الرازي وهذا الكلام المتضمن لشكر الله تعالى

مفلس در میان ما کسی است که نیست در هم  
 اورا در نه متاع پس گفت بدستی که مفلس از  
 امت من کسی است که بیاید روز قیامت بنماز  
 وروزه و زکوة و بیاید که بتحقیق و شمام کرد این را  
 و نسبت بزنا کرد این را و خورد مال این را و سخت  
 خون این را و بزود این را پس داده شود این شخص  
 را از نیکیهای او و دیگر از نیکیهای او  
 پس اگر فانی شود نیکیهای او پیش از آن که  
 او ای نموده شود آنچه بروی است گرفته شود از  
 گناهان ایشان پس انداخته شود بروی این  
 شود در آتش و زنج و مروی است از معاویه رضی  
 تعالی عنه که بتحقیق نوشت او بسوی عائشه رضی  
 تعالی عنها این که بنویس بسوی من کتابی که نصیحت  
 کنی مرا در آن و اکثر کن بس نوشت سلام علیکم  
 اما بعد پس بتحقیق من شنیدم چه خبر خدا را  
 صلی الله تعالی علیه و علی اله و صحبه و سلم  
 میگفت کسیکه طلب خوشنودی خدا را بنماز  
 مردم کفایت کند او را خدای تعالی بار و گزانی  
 مردم و هر که طلب کند . . . . .

مکتوبات امام ربانی  
 ذی القعدة  
 محرم

ادلہ برینہ ہر جہد کلمہ ہر جہد

خوشنودی مرموم را بنا خوشنودی خدا بگذارد  
اور اسوئے خلق و سلام با و ابر تو۔

رَضِيَ النَّاسُ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَرِهَهُ اللَّهُ إِلَى  
النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ رِزْقَنَا اللَّهُ  
سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ التَّوْفِيقُ بِالْعَمَلِ بِمَا أَحْبَبَ الْمُغْبِرُ الصَّادِقُ وَالسَّلَامَةُ مِنْ أَحَابِثِ  
اگر چه بے ترجمہ نوشتہ شدہ است اما خدمت شیخ جو پر جوع نموده معافی اینہارا فہمیدہ سعی  
خواہند کرد کہ عمل بمقتضائے اینہا بیشتر شود بقائے دنیا پس اندک است و عذاب آخرت  
بسیار شدید و دوائی است عقل دورانیش را کار باید فرمود و بطراوت بی حلاوت دنیا معذور  
نبايد شد و اگر بدنيا کسی را عزت و آبرو باشد کفار دنیا و اربابید کہ از ہمہ عزیز تر باشند و بظاہر دنیا فریب  
گشتن از بیخروست فرصت چند روزہ را غنیمت باید شمرد و در مرضی خدای عزوجل باید کوشید  
و بخلق خدائے باید احسان نمود و التعظیم لامر الله و الشفقه علی خلق الله هر دو اصل عظیم اند  
از برائے نجات آخروی مخبر صاق علی الصلوة والسلام هر چه فرمودہ است مطابق نفس الامر  
است ہزل و ہڈیان نیست خواب خرگوش تا چند خواهد بود و آخر سوالی است و بیوای کیف  
رسوای و بیوای قال الله سبحانہ و تعالی افعسبتکم انما خلقناکم عبداً و انکم الینا  
لا ترجعون ہر چند میدانند کہ وقت شام تقاضای استماع امثال این سخنان نمی کند عنقوان حوالی  
است و نعمات و نبوی بیسر و حکومت و تسلط بر خلایق حاصل اما شفقت بر احوال شایعات  
این گفتگوی گرد و مہر و ہج زرفتنہ است وقت توبہ و انابت است خبر شرط است  
در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

کتاب ۹۹ نو و دوم

کلمہ برینہ ہر جہد کلمہ ہر جہد  
حق تعالی توین عمل کسبت بکار خوار  
است تفسیر صاف یعنی خبر مہندہ  
است اگر کسی بی خبر فاسد است  
عقل و تامل و دیگر کلمہ  
راستی مقتضائے آن عمل کردن  
بہمانی نمودن بر خلق خدا و در تقاضای  
بزرگ و کسان اندر دانی خاص را  
عذاب آخرت است  
توضیح اول و سکون تالی بہرہ و در حق  
تو بدندان  
کلمہ برینہ ہر جہد کلمہ ہر جہد  
بیمورد گفتن از بیوای  
بگون تالی خبر شام کہ شدہ است  
سے توبہ بیوای از نبوی بیوای  
و بیوای تو کہ کیف را بی بیوای  
چہ طور سوائی بی بیوای  
رسوای در سوالی در حوالی  
تو قال الصلوة والسلام  
یک روز فرمودہ آیات شام  
افزودیم نام رسوای و انکہ بیوای  
ما کردند و نوشتہ است خبر مہندہ  
باید دانست



فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا مِّنْ لَّدُنِّي فَعَرَّاسَةٌ وَاسْتَخَارَ الْخُلُودَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَاكًا  
 بَعِيدًا هَذَا جَوَابُ آن اشکال گوئیم که ازین مقدمه اجتماع روح بالنفس مفهوم گشت بلکه فنار آن  
 و نفس و بقاء آن بدو پس ناچار زمانه که این اجتماع منوط است بر پاست غفلت ظاہر  
 عین غفلت باطن است و نوم که غفلت ظاہر است عین غفلت باطن باشد و چون این  
 انتظام خلل پذیرد و باطن از محبت ظاہر اعراض نموده زو محبت البطن آرد و فنا  
 و بقاے که بقائی پیدا کرده بود و زو بر و ال آورده فناے و بقاے به باقی حقیقی تعالی و تقدس  
 حاصل کند این زمان غفلت ظاہر و حضور باطن تاثیر نکند چرا تا تاثیر کند باطن را تمام پشت بجا  
 ظاهر گشته است و از ظاهر باطن هیچ در نمیرو پس رو است که ظاهر غافل باشد و باطن آگاه و کا  
 خد و سر مثلاً روغن با دام تا زمانه که بکجا ره متمیز و مختلط است حکم هر دو متحد است و چون  
 روغن از کجا ره جدا گشت احکام متمایزه پیدا شد پس حکم یکے بر دیگرے تمیشتی نشود و اینچنین حساب  
 دو لتے را اگر خوانند بعالم باز گردانند و عالمے را بتوسط وجود شریف او از ظلمات نفسانی دارا نمایند  
 اورا بطریق سائر عن الله بالله بعالم فرود می آرند و می او تمام مخلوق میگردد و بے آنکه گرفتاری  
 با نه پدید آید که چه او بر همان گرفتاری سابق خود است بی اختیار او او را درین عالم آورده اند  
 پس این منتهی با سائر مبتدیان در اعراض از جناب قدس او تعالی تقدس و اقبال مخلوق در صورت  
 شکر و امانی الحقیقت هیچ مناسبت ندارد از گرفتاری تا عدم گرفتاری تفاوت قائل  
 است و ایضا اقبال مخلوق در حق این منتهی بے اختیار است رغبتی درین ندارد بلکه رضای حق  
 سبحانه تعالی درین اقبال است و در مبتدی ذاتی است و بر غیبت است و نامرضی حق است  
 سبحانه و فرقی دیگر گوئیم مبتدی را بیشتر است که از عالم روگردانیده رو بحق تعالی و تقدس آرد و  
 منتهی را اعراض از خلق مجال است و او اقبال مخلوق لازم مقام اوست مگر آنکه کار دعوة

این قول در این مقام لازم است که این  
 تقدس مذکور در این مقام درود و چون  
 خود را بر یکدیگر با اجتماع تقدس میدهد که  
 بیان آن در صورت اجتماع تمام است  
 و بعد از آن تمیز و تفکیک است  
 بر اصل مطلب که بیان آن در پیش  
 است و در کجا ره متمیز و مختلط است  
 و غیره بیان میکند روح و نفس

اصول

سعی بر طاعت و بندگی است که در حق تعالی

صله و ابره بر آن گرفتاری سابق خود است و از گرفتاری تا عدم آن

موسوبات امام ربانی  
 در این کتاب  
 شرح بر حضرت زین العابدین  
 فیروز قزوینی در بیان مبتدیان منتهی  
 از اقبال مبتدی از گرفتاری تا عدم آن  
 خلاف منتهی در حق تعالی تا اقبال  
 منتهی در حق تعالی تا اقبال  
 که از آن در حق تعالی تا اقبال  
 مبتدی صاحب محبت است  
 مصحح علیه السلام

رضائندی

چه او امور با اقبال است و غلات امر حق تعالی در محال است که او معصوم است

۱۰ اشارت است بجای که در کتب  
 ۱۱ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۲ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۳ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۴ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۵ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۶ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۷ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۸ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۹ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۲۰ در عبادت خداوند و در عبادت

اوتام شو و او را از او رقتا بد ارتقا انتقال و بعد آن زمان ندای اللهم الرفیق الاعلی نقده  
 وقت است مشایخ طریقت قدس الله تعالی امرایهم و تعیین مقام دعوت سخنان فرموده  
 اند جمعی جمع توجه بین الحق و الخلق گفته اند اختلاف آن منتهی بر اختلاف احوال مقامات  
 هر کس از مقام خود خبر داده و کلام عند الله سبحانه و استجید الطائفة جنید رضی الله تعالی عنه  
 فرموده است که انہایة هی الرجوع الی البدایة موافق مقام دعوت است که درین مسوده  
 تحریر یافته چه در بدایت تمام روح خلق است حدیث تنا عینای و لاینام قلبی که تحریر یافته بود  
 اشارت بدوام آگاهی نیست بلکه اخبار است از عدم غفلت از جریان احوال خویش و امت  
 خویش لهذا نوم در حق آنسر و علیہ الصلوٰۃ و السلام ناقص طهارت نکشت و چون نبی  
 در رنگ شان است در محافظت امت خود غفلت شایان منصب نبوت او نباشد  
 و حدیث لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب و لانی کما مرسل بر تقدیر صحت اشارت  
 بجلی ذاتی برقی نواند بود آن تجلی نیز مستلزم اقبال جناب قدس خداوندی جل سلطانه  
 نیست بلکه این تجلی از ان جانب است منجلی که را در ان صفتی نیست از قبیل سیر معشوق در  
 عاشق است عاشق از سیر سیر گشته است بیت آئینه صورت از سفر دور است به  
 کان پذیرائی صورت از نور است به باید دانست که بر تقدیر جوع خلش حجب مرتفعه عمو نمیکند  
 با وجود بے پردگی او را بخلق مشغول داشته اند و فلاح خلایق را با او مربوط ساخته مثل ان  
 بزرگواران مثل شخصی است که کمال تقرب با و شاه دار و در میان او و بادشاه حالتی از صورت  
 و معنی هیچ نیست مع ذلک او را خدمات از باب حوائج مشغول داشته است این فرق دیگر  
 است در میان مبتدی و منتهی مرجوع چه مبتدی صاحب حجب است و منتهی مرتفع الحجب  
 و السلام علیکم و علی سائر من اتبع الهدی

۱۰ اشارت است بجای که در کتب  
 ۱۱ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۲ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۳ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۴ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۵ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۶ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۷ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۸ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۹ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۲۰ در عبادت خداوند و در عبادت

۱۰ اشارت است بجای که در کتب  
 ۱۱ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۲ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۳ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۴ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۵ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۶ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۷ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۸ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۱۹ در عبادت خداوند و در عبادت  
 ۲۰ در عبادت خداوند و در عبادت

کتاب صدم

صدمه مشرب بقوتیه

ان کلامه از ان فرجه از ان فرجه... ان کلامه از ان فرجه از ان فرجه... ان کلامه از ان فرجه از ان فرجه...

نیز بلا حسن کشمیری صدور یافته در جواب سوالیکه نموده بود که شیخ عبدالکبیر مینویسند گفته است که حق سبحانه و تعالی عالم الغیب نیست التفات نامه گرامی مشرف ساخت آنچه از روی کرم مرقوم بود بوضوح انجامید نوشته بودند که شیخ عبدالکبیر مینویسند گفته است که حق سبحانه و تعالی عالم الغیب نیست مخدومان فقیراناتب استماع امثال این سخنان اصلا نیست بی اختیار رگ فاروقیم و حرکت می آید فرصت تاویل و توجیه آن نمیدهد قابل آن سخنان شیخ کبیر مینویسند باشد یا شیخ اکبر شامی کلام محمد عربی علیه و علی اید الصلوة والسلام در کار است نه کلام محی الدین عربی و صدر الدین قویونلی و عبدالرزاق کاشی مارا بالضر کار است نه بعض فتوحات مدنیة از فتوحات مکئیة مستغنی ساخته است حق تعالی در کلام مجید خود را بعلم غیب خود می نماید و خود را عالم الغیب می فرماید نفسی علم غیب کردن از وجهان بسیار مستفح و مستنکر است و فی الحقیقت تکذیب است مر حق را سبحانه غیب را معنی دیگر گفتن از شاعت نمی بر آرد و کثرت کلمة تخدیر من افواههم فی الحقیقة شیخ غری ما حملهم علی التقویة بامثال هذه الکلمات الصریحة فی خلاف الشریعة منصورا اگر انما الحق گوید و بسطامی سبحانی معذورانند و مغلوبند و غلبات احوال انما این قسم کلام از احوال نیست تعلق بعلم دارد و مستند تاویل است عذر را نمی شاید و هیچ تاویلی درین مقام مقبول نیست فان کلام الشکا لیه یجزل و یصرف عن الظاهر لا غیر و اگر مستکلم این کلام مقصود از اظهار این کلام تلامت خلق داشته باشد و نفرت اینها آن نیز مستکبر است و مستجن از برای تحصیل تلامت خلق را راهها بسیار است بچو ضرورت که تا بحسد کفر رساند و چون در تاویل این کلام سخن کرده اند و استفسار نموده بکلم سوالی را جوابی

عقل در وقت ایشان با او در است... ان کلامه از ان فرجه از ان فرجه... ان کلامه از ان فرجه از ان فرجه... ان کلامه از ان فرجه از ان فرجه...

ان کلامه از ان فرجه از ان فرجه... ان کلامه از ان فرجه از ان فرجه... ان کلامه از ان فرجه از ان فرجه... ان کلامه از ان فرجه از ان فرجه...

قوله گفتند انكضيب الخ  
 باين علم نحو انكضيب الخ  
 باين علم نحو انكضيب الخ  
 باين علم نحو انكضيب الخ  
 باين علم نحو انكضيب الخ

باید بصورت در آن باب سخن بسراید و علم الغیب عند الله سبحانه آنکه گفته اند که غیب معیوم باشد علم معیوم نباشد یعنی چون غیب نسبت بحق سبحانه معیوم مطلق است و لا شیء محض تعلق علم ربوبی معنی نباشد چه معلومیت او را از عدمیت مطلق و لا شئییه محض بر آورده اند گفت که حق سبحانه و تعالی عالم بشریک خود است چه شریک او تعالی و تقدس اصلا موجود نیست و لا شیء نیست آری مفهوم غیب و مفهوم شریک را تصور کردن ممکن است اما کلام و ماصدق علیه اینهاست نه در مفهوم همچنین است حال جمیع محالات که مفهومات آنها ممکن تصور اند و ماصدقات ممتنع التصور چه معلومیت از آن حاله بر آورد و لا اقل وجودی می بخشند و اعتراضی که بر توحیه مولانا محمد روحی کرده اند درست است نفی نسبت علمیت در مرتبه احدیت مجرّوه مستلزم نفی مطلق علمیت تخصیص نفی علم غیب کردن و سبب ندادن او و اشکال دیگر توحیه مولانا است که اگر چه در مرتبه احدیت مجرّوه نسبت علمیت نفی است اما عالمیت او تعالی بر حال خود است چه بذات عالم است نه بصفت که صفت آنجا نفی است لقائه صفات حق را سبحانه عالم میگویند با آنکه صفت علم را از وسایع تعالی اسلوب می سازند انکشافی که بر صفت مترتب می شد بر ذات مترتب میدانند فلذا اند او توجیهی که کرده اند و از غیب غیب ذات تعالی و تقدس او آمده اند و تعلق علم را با آن جایز ندانند آنگاه اگر چه علم واجب باشد تعالی و تقدس او توجیهات است اما فقیر را در عدم جواز تعلق علم واجب را تعالی بذات بخت او سبحانه بخت است چه وجهی که در عدم جواز گفته اند اقتضای حقیقت علم است مرا حاطه معلوم را و ذات مطلق تعالی مقتضی عدم احاطه است فلا یحتمل ان بهذا التعلیق اینجا محمل شده است زیرا که در علم حصولی آینهی در کار است که اینجا حصول صورت معلوم است در قوت علمیه اما در علم حصولی اسرار و در کار است و در مآخض فیه علم حصولی است نه حصولی فلا یکن و رفیقان

منه فی کتبنا کما کلّمنا فی بعض الدقائق  
 و انما کلّمنا فی بعض الدقائق  
 و انما کلّمنا فی بعض الدقائق

باید بصورت در آن باب سخن بسراید  
 علم غیب معیوم نباشد یعنی چون غیب نسبت بحق سبحانه معیوم مطلق است  
 تعلق علم ربوبی معنی نباشد چه معلومیت او را از عدمیت مطلق و لا شئییه محض بر آورده اند  
 گفت که حق سبحانه و تعالی عالم بشریک خود است چه شریک او تعالی و تقدس اصلا موجود نیست  
 و لا شیء نیست آری مفهوم غیب و مفهوم شریک را تصور کردن ممکن است اما کلام و ماصدق علیه اینهاست نه در مفهوم همچنین است  
 حال جمیع محالات که مفهومات آنها ممکن تصور اند و ماصدقات ممتنع التصور چه معلومیت از آن حاله بر آورد و لا اقل وجودی می بخشند  
 و اعتراضی که بر توحیه مولانا محمد روحی کرده اند درست است نفی نسبت علمیت در مرتبه احدیت مجرّوه مستلزم نفی مطلق علمیت  
 تخصیص نفی علم غیب کردن و سبب ندادن او و اشکال دیگر توحیه مولانا است که اگر چه در مرتبه احدیت مجرّوه نسبت علمیت نفی است  
 اما عالمیت او تعالی بر حال خود است چه بذات عالم است نه بصفت که صفت آنجا نفی است  
 لقائه صفات حق را سبحانه عالم میگویند با آنکه صفت علم را از وسایع تعالی اسلوب می سازند  
 انکشافی که بر صفت مترتب می شد بر ذات مترتب میدانند فلذا اند او توجیهی که کرده اند و از غیب غیب ذات تعالی و تقدس او آمده اند  
 و تعلق علم را با آن جایز ندانند آنگاه اگر چه علم واجب باشد تعالی و تقدس او توجیهات است اما فقیر را در عدم جواز تعلق علم واجب را تعالی بذات بخت او سبحانه بخت است  
 چه وجهی که در عدم جواز گفته اند اقتضای حقیقت علم است مرا حاطه معلوم را و ذات مطلق تعالی مقتضی عدم احاطه است فلا یحتمل ان بهذا التعلیق اینجا محمل شده است  
 زیرا که در علم حصولی آینهی در کار است که اینجا حصول صورت معلوم است در قوت علمیه اما در علم حصولی اسرار و در کار است و در مآخض فیه علم حصولی است نه حصولی فلا یکن و رفیقان

سه بین تعانای علم احاطه و تعانای ذات مطلق عدم احاطه را جائی فدهش است زیرا که الخ

و الله اعلم و الله اعلم و الله اعلم  
 و الله اعلم و الله اعلم و الله اعلم  
 و الله اعلم و الله اعلم و الله اعلم

يَتَعَلَّقُ الْعِلْمُ الْوَجِيبِي سُبْحَانَهُ بِذِيهِ تَعَالَى بِطَرَفِي الْمَخْضُوعِ لَا يَطْرُقُ الْحُصُولُ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلِيمٌ بِحَقِيقَةِ الْحَالِ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَأَزْجَلًا

مکتوب (۱۰۱) صدوم

نیز پلا حسن کشمیری صدور یافته در روز جمعہ کہ کا بلان را ناقص تصور کرده زبان اعتراض  
ورازی نمایند **اَحْسَنُ** اللهُ سُبْحَانَهُ حَاكِمًا لَكُمْ وَاَصْلَحًا بِالْكُمْ مَفَاوِضُهُ شَرِيفُهُ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ صَدِيقُ  
رسانیدند حمد **اللَّهِ** سُبْحَانَهُ که دور افتادگان را فراموش نساخته اند مخاطباتی که نفس نجس  
ظاهر ایراد نموده بودند فی الجمله بوضوح پیوست آری هر اعتراضی که بر نفس دارند در زمان انارگی  
سلم است اما بعد از حصول اطمینان مجال اعتراض نیست چه نفس درین مطن از حق سبحانه  
راضی و حق سبحانه از وی راضی پس او مرضی و مقبول است بر مقبول اعتراض نمیرود و مراد او مراد  
حق است بجانہ زیرا کہ حصول این دولت و در زمان تخلی باخلاق **اللَّهُ** است ساحت تقدیر  
او از اعتراض ما پست فطران بلند است هر چه میگوئیم با عائد است بیت آگه از خوشتر  
چونیت چنین **علیہ** در چه خبر دار و از چنان چنین **علیہ** است کہ جا بلان از کمال حمل نفس  
مطلنہ را ابارگی تصور میکنند و احکام ابارگی بر مطنہ اجرامی نمایند چنانکہ کفار انبیاء علیہم  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامَاتُ در رنگ سائر بشر و نسته از کمالات نبوت انکار نموده اند **عَاذَنَا اللهُ**  
سُبْحَانَهُ عَنْ اِنْكَارِ لِقَاءِ الْاَكْبَرِ وَ اِنْكَارِ مَا بَعِثَهُمُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامَاتُ

مکتوب (۱۰۲) صدوم

بلا تظفر صدور یافت در بیان آنکه محترم در فرض بسود مجموع مبلغ است نه زیادتی فقط

پناه ده مار خدای پاک از انکا این بزرگواران را از انکار متابان ایشان ۱۱

که زیاده گریسته گردانند  
ضمای پاک حال شمار با صلوات  
مانند مثل شمار ۱۱  
همین بی روزگاری هم چنانکه  
پایند ۱۱  
تشکر از دینیه بسیار با خود  
نیک بیدار و دینیه بسیار با خود  
همسری با بنده بود پیشینه  
او بسیار از خود خوشتر است  
مکتوب صدوم  
گفت یک بار از ایشان  
ایشان گفتند ایشان از حق  
است سر سخن بیان چنانکه  
از او یک گل خورد و بدو نخل  
کینین نشدند از انکار حق  
از انکار آن مجری و در دین  
زین یکی سر سخن از انکار حق  
از انکار آن مجری و در دین  
نقد آن کمال معلومین  
۱۱



ببینی و حال کردی است فدای کربلا  
و در این کتب معتبره است  
اللهم صل على محمد و آله

و در این کتب معتبره است  
اللهم صل على محمد و آله  
و در این کتب معتبره است

در این کتب معتبره است  
اللهم صل على محمد و آله

مثلاً شخصی ده تنکه را قرض گرفت بدوازده تنکه در صورت مجموع دوازده تنکه حرام است و در صورت  
زیادتی و متعلق بذکر آنکه الله وسلامه علی عباده الذین اصطفی تماماً از روز میفرمودید که زیاده قرض  
بسو همان فضل است پس و محرم در قرض ده تنکه بدوازده تنکه همان و در تنکه زیادتی است  
چون بعض کتب فقهیه رجوع کرده شد ظاهراً گشت که در شریعت هر عقدیکه در و فضل است نیز  
ریاست پس ناچار این عقده محرم باشد و هر چه پسب محرم تحصیل نماید محرم خواهد بود پس آن  
ده تنکه نیز ریاست محرم مقصود از قرضتاون کتاب جامع الرموز و روایات کتاب ابراهیم  
شاهی اظهار نمینی بود باقی ماند صورت احتیاج مخد و محرمت ریاضت قطعی ثابت شده  
است که شامل محتاج غیر محتاج است تخصیص محتاج از آنجا نمودن نسخ این حکم قطعی است و  
تفسیر مرتبه آن ندارد که نسخ حکم قطعی کند و حال آنکه مولانا جمال لاهوری که اعلم علماء لاهور اند  
میفرمودند که بسیاری از روایات تبنیه اعتماد را شایان نیست و مخالف است بروایات کتب  
معتبره و کوسیم صحه هذه الی و آیه پس احتیاج را با اضطرار و محصر می باید فرود آورد تا  
حکم قطعی کریمه فمن اضطر فی محصره باشد که مثل اوست در قوت نسخ که ستم را کشد ستم  
ستم و الاضا اگر از محتاج عام تر گرفته شود پس باید که موردی از برای حکم حرمت ریاضت  
پیدا شود چه هر که زیادتی قبول میکند علتش احتیاجی از احتیاجهای خواهد بود ولی احتیاج  
به چکس بر ضرر خوفاقت عام خواهد نمود و فلا یقنی لهذا الحکم المانزل من الحکیم الحمید  
من ید فایک و تعالی کتابه العزیز من امثال هذا التهم و کوسیم عموم الاحتیاج و لو علی  
سبیل فرض الحال گوئیم که احتیاج از جمله ضروریات است و الضرورة تقدر بقدرها  
پس طعام از آن مبلغ سوختن و بمر دم خوردن داخل احتیاج نیست و ضرورتی بان متعلق  
لهذا و تر که میت احتیاج میت است و آنرا مقصور بر کفن ساخته اند و طعمای بر جا

فعلی بن یسیر  
الروایة وان صاحبها معتزلی  
ذکر فی اولها انما استصفاه  
من منسب الفقه لاهور  
بدیع ابن ابی منصف العراق  
و سلمها فتیة المنذلة تفسیر  
الاحتمالی کشف المظنون  
که از کتب معتبره است  
و در این کتب معتبره است  
اللهم صل على محمد و آله  
و در این کتب معتبره است

لعلی بن یسیر  
اللهم صل على محمد و آله

عہد میں بغیر معنی فلسفہ  
 اوچتیں داخل احتیاج نہ لاشئہ اند با آنکہ او محتاج ترہست بعد قہ پس در صورت متنازع فیہ خطہ  
 فرماید کہ مستقر ضمان بسو و محتاج اندیانه و بر تقدیر احتیاج طعامیکہ ایشان از برای جماعہ ازان پن  
 مے پزند آن جماعہ را آن طعام خوردن حلال است یا نہ جماعہ داری و سپاہ گری را حیلہ احتیاج  
 سخن و قرض بسو و را باین علت گرفتند و آن را جائز و حلال و نسبتن از بدین دورست بیاید  
 کہ شیوہ امر معروف و نہی منکر را امر عی و شئہ جماعہ کہ باین بلا گرفتار باشند منع نماید و بعدیم  
 صدق این حیلہ آگاہ سازند چہ کسے را باید اختیار کرد کہ آخر بار تکاب این قسم مخطور مبتلا  
 باید شد و جوہ معیشت بسیار است منحصر در سپاہ گری نیست چون شما از اہل صلاح و تقوی آید  
 روایت طیب در اکل فرساده شد نوشتہ بودند کہ درین زمان بے شبہ پیدا نمی شود در است  
 اما محکم آنکہ از شبہ باید احتراز نمود و زراعت بے طہارت کہ منافی طیب و اشته اند در منہ و نشان  
 اجتناب ازان ممکن نیست لا یکلِفُ اللّٰهُ نَفْسًا اَلَا و سَعْمًا اِنَّمَا تَرٰکَ طَعَامَ بسو و نمودن در کمال  
 آسانی است حلال و احلال و استن و حرام و احرام و نسبتن در حلال و حرام قطعی است کہ انکار آن  
 بکفر میکشد و ظنیات نہ چنین است پس امور مباهہ اند نزد جنفی کہ شافعی آنرا مباح نمیداند  
 و بالعکس پس در ما نحن فیہ اگر کسے در حلیت قرض بسو و محتاج مشکوک را کہ بطاہر مخالف  
 حکم قطعی است توقف نماید نمیتوان اورا تفصیل نمود و تکلیف باعتماد حلیت او فرمود بلکه  
 صواب بجانب اوج است بل متیقن و مخالف او در خطر است بعضی از یاران شما نقل کردند  
 کہ روزے مولانا عبد الفلاح در حضور شالفت کہ اگر قرض بسو و پیدا شود بہتر است چرا  
 کسے بسو و بگیرد و شما اورا زجر کردید و گفتید کہ از حلال انکار میکنی مخدوما امثال این سخنان  
 در حلال قطعی گنجایش دارند و اگر حلال باشد شک نیست کہ ترک آن اولی است اہل و رع  
 برخصت امر نمی کنند و بعزیمت دلالت می نمایند مقتیان لاہور احتیاج را داخل ماوہ حکم

کے قائل ہیں  
 یہ مشکوک ہے  
 توقف نہیں ہے  
 رعیت نہیں ہے  
 معنی اہل و رع  
 یہ قطعاً ہے  
 یہی کہ قرض بے  
 رعایت مخطور  
 ہے نہ نہیں  
 منہ و نشان  
 اجتناب ازان  
 ممکن نہیں  
 آسانی ہے  
 بکفر میکشد  
 و بالعکس  
 حکم قطعی  
 صواب بجانب  
 کہ روزے  
 کسے بسو و  
 در حلال  
 برخصت امر



سید مرتضیٰ قزوینی <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> نے تصنیف کیا ہے اور اس کا نام "مشکوٰۃ" ہے۔ یہ کتاب مسیحیوں کے عقائد پر مبنی ہے اور ان کے عقائد کو غلط ثابت کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔

بہ قضایا پر گنہگار متشکر صدر یافته در عجز احسن مصیبتی کہ از فوت مغفرت پناہی رسیده  
 بسیار شدید است بسے مقصوب اما بندگیت غیر اور رضی بودن از فعل مولیٰ تعالیٰ تقدس  
 چاره نیست از براسے بودن بناورده اند از براسے کار کردن آورده اند کار باید کرد و اگر کار کرد  
 باکی نیست بلکه پادشاه است اکثر توصل الحیث الی الحیث در شان او ثابت مصیبت  
 بر رفتن نیست بر حال ونده الی الحیث است تا با او چه معاملہ کنند بدعا و استغفار و صدق ادا و  
 باید نمود قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ما المیت فی القبر الا کالغریقی المتغرت  
 یبظیر دعوت تلحقہ من آب او اما واخر او صدیق فاذا الحیثہ کان احب الیہ من الدنیا و ما فیہا  
 وان اللہ تعالیٰ لیدخل علی اهل القبور من دعا اهل الارض امثال الجبال من الرحمة  
 وان ہدیة الاحیاء الی الاموات الاستغفار لام النفات نامہ رسیده ہوا کے برابر فقر بسیار  
 شدید است والاخو در احوال معاف نمیداشت سفارش بتاکید نوشته است انشاء اللہ تعالیٰ سو مند  
 گردد و زیادہ تصدیح است محبت شکاری قاضی حسن و سایر اعزہ و دعوات فراوان مطالعہ  
 نمایند و از حق تعالیٰ در جمیع امور رضی و شاکر باشند

بہ قضایا پر گنہگار متشکر صدر یافته در عجز احسن مصیبتی کہ از فوت مغفرت پناہی رسیده  
 بسیار شدید است بسے مقصوب اما بندگیت غیر اور رضی بودن از فعل مولیٰ تعالیٰ تقدس  
 چاره نیست از براسے بودن بناورده اند از براسے کار کردن آورده اند کار باید کرد و اگر کار کرد  
 باکی نیست بلکه پادشاه است اکثر توصل الحیث الی الحیث در شان او ثابت مصیبت  
 بر رفتن نیست بر حال ونده الی الحیث است تا با او چه معاملہ کنند بدعا و استغفار و صدق ادا و  
 باید نمود قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ما المیت فی القبر الا کالغریقی المتغرت  
 یبظیر دعوت تلحقہ من آب او اما واخر او صدیق فاذا الحیثہ کان احب الیہ من الدنیا و ما فیہا  
 وان اللہ تعالیٰ لیدخل علی اهل القبور من دعا اهل الارض امثال الجبال من الرحمة  
 وان ہدیة الاحیاء الی الاموات الاستغفار لام النفات نامہ رسیده ہوا کے برابر فقر بسیار  
 شدید است والاخو در احوال معاف نمیداشت سفارش بتاکید نوشته است انشاء اللہ تعالیٰ سو مند  
 گردد و زیادہ تصدیح است محبت شکاری قاضی حسن و سایر اعزہ و دعوات فراوان مطالعہ  
 نمایند و از حق تعالیٰ در جمیع امور رضی و شاکر باشند

قرآن مجید سورہ البقرہ آیت ۱۷۷  
 ریح است و آتھ شدہ است در کعب  
 دوم از سورہ بقرہ ۱۲۵

### کتاب (۱۰۵) مکروب صدو بسم

۱۰۵ شوقی  
 زن خود گردد و پسیدی زین جدا  
 فان خورد گردد و ہمسہ نزد خدا  
 این خورد زاید ہمسہ نکل و حسد  
 وان خورد زاید ہمسہ عشق احد ۱۲

چکیم عبد القادر صدور یافته در بیان آنکہ مریض تا زمانیکہ از مرض بہ نشو و نج غذا می اورا سو مند  
 نیست و ما یناسب ذلک چونکہ زود حکما مقرر است کہ مریض تا زمانیکہ از مرض بہ نشو و نج غذا  
 اورا سو مند نیست اگر چہ مرغ متعجب باشد بلکہ مقتوی مرض است مصرعہ ہرچہ گیر و علیتی علت شود  
 پس اول فکر از الہ مرض او نمینماید بعد از ان بغذائے مناسب بتدریج اورا بقوت اصل  
 اوی رند پس آدمی تا زمانیکہ مرض قلبی مبتلا است فی کلومہم مرض صحیح عبادتی و طاعتی اورا

بہ قضایا پر گنہگار متشکر صدر یافته در عجز احسن مصیبتی کہ از فوت مغفرت پناہی رسیده  
 بسیار شدید است بسے مقصوب اما بندگیت غیر اور رضی بودن از فعل مولیٰ تعالیٰ تقدس  
 چاره نیست از براسے بودن بناورده اند از براسے کار کردن آورده اند کار باید کرد و اگر کار کرد  
 باکی نیست بلکه پادشاه است اکثر توصل الحیث الی الحیث در شان او ثابت مصیبت  
 بر رفتن نیست بر حال ونده الی الحیث است تا با او چه معاملہ کنند بدعا و استغفار و صدق ادا و  
 باید نمود قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ما المیت فی القبر الا کالغریقی المتغرت  
 یبظیر دعوت تلحقہ من آب او اما واخر او صدیق فاذا الحیثہ کان احب الیہ من الدنیا و ما فیہا  
 وان اللہ تعالیٰ لیدخل علی اهل القبور من دعا اهل الارض امثال الجبال من الرحمة  
 وان ہدیة الاحیاء الی الاموات الاستغفار لام النفات نامہ رسیده ہوا کے برابر فقر بسیار  
 شدید است والاخو در احوال معاف نمیداشت سفارش بتاکید نوشته است انشاء اللہ تعالیٰ سو مند  
 گردد و زیادہ تصدیح است محبت شکاری قاضی حسن و سایر اعزہ و دعوات فراوان مطالعہ  
 نمایند و از حق تعالیٰ در جمیع امور رضی و شاکر باشند

۱۰۵ شوقی  
 زن خود گردد و پسیدی زین جدا  
 فان خورد گردد و ہمسہ نزد خدا  
 این خورد زاید ہمسہ نکل و حسد  
 وان خورد زاید ہمسہ عشق احد ۱۲

فخاندانہ دارالتکلیف کتبہ است مرتب  
 قال العریب ذکرہ الخزانہ فی الاصلین  
 وقول وقد اورد الخزانة کاغذ  
 دستخیز و جراحادینة کاغذ  
 التاسع ص ۱۲۳  
 لیکن اہل الذہب نے یہاں بیاوردہ ہے کہ مکتبہ  
 مراد ما سے اوردہ ہے مگر تکی  
 زنجلی چاکر رزہ داردار زورخ  
 ذریعہ کتب و کتبہ اور زورخ

نافع نیست بلکه مضر است رَبِّ اِنَّا لِلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنِ یَلْعَنُهُ حدیث معروف است و مرتب  
 صحیح نہیں کہ من صیامہ الا الجوع والظماء حسب صحیح اطیبی امر من قلبیہ نیز اول بازالہ  
 مرض امر مضر ماید و آن مرض عبارت از گرفتاری بغیر حفت سبحانہ بلکہ گرفتاریست بخود چه  
 ہر کسے ہر چیز کہ میخواہد برائے خود میخواہد اگر فرزند را دوست می دارد و برائے خود دوست میدارد  
 و چنین اموال و ریاست و حب جاہ پس فی الحقیقت معبود او ہوا می نفس اوست تا زمانی کہ  
 ازین گرفتاری خلاصی نشود امید نجات بسی مستبعد است پس بر علماء اولی الالباب  
 و حکماء ذوی الالبصار فکر ازالہ این مرض لازم است مصرعہ درخانہ اگر گسنت یک حرف پس است

وق بعض طرقه الا الطمنیہ و کتوب  
 صاحب اللیب لمن صاحب الالباب  
 ابن حجر عن النساء فلان صاحب  
 بلفظ کمن صاحب اللیب لمن صاحب  
 الکلیع والطین و قد اوردت اللیب  
 فون صاحب اللیب لمن صاحب الالباب  
 اول نظایر یختار من امور و دوست میدارد  
 اول نظایر یختار من امور و دوست میدارد  
 قال کتوب اولی الالباب  
 یا کتوب اولی الالباب  
 نعم منی کتوب اولی الالباب  
 قال کتوب اولی الالباب  
 است ذوی از فرزندان ابوصدوست  
 الاضاری است ذوی الالباب  
 الاضاری است ذوی الالباب  
 الاضاری است ذوی الالباب

سوی صاق انور سیت  
 سرین قلب را کتوب سیت

## کتوب صد و شصت

بجسم صاق کشمیری صد و ریافتہ در بیان آنکہ محبت این طائفہ کہ متفرع بر معرفت ایشان  
 است از اجل نعم خداوندیست جلشانہ مکتوب مرغوب کہ منبری از فرط محبت و کمال  
 و دوای بود و وصول یافت لِّلّٰہِ سُبْحٰنَہُ الْحَمْدُ وَالْمِیْسَۃُ عَلٰی ذٰلِکَ حُبِّ اِیْنِ طَائِفَہِ کہ  
 متفرع بر معرفت است از اجل نعم خداوندیست جل سلطانہ تاکدام صاحب دولت را  
 باین نعمت مشرف سازند شیخ الاسلام ہر وی مفریاید الہی چسیت اینکہ دوستان خود را  
 کردی کہ ہر کہ ایشان را شناخت ترا یافت و تا ترا نیافت ایشان را شناخت بغض این  
 طائفہ ستم قائل است و طعن ایشان موجب جرم ان ابدی است نَحْنَا اِنَّ اللّٰہَ سُبْحٰنَہُ  
 وَاِنَّا کَکُمْ عَنّٰ ہَذَا الْاَلْبَابِ شیخ الاسلام فرمود الہی ہر کہ خواہی براندازی او را با ما و اولاد  
 بیت نبی عنایت حق و خاصان حق ہر گنگ باشد بسیار شش ورق ہر این جووع  
 و آیات کہ حق سبحانہ و تعالی بہ تجدید شمارا کر است فرمودہ است نعمت عظمی تصور فرمایند

الالباب الصاق است کتوب  
 اصل البیاد و اولاد آن  
 وقت کہ انکہ تکلیف بپوشید چون کتوب  
 دست الاضاری و عبود الالباب  
 رضی اللہ عنہ ایضا ان قبیل قرمان  
 آمدہ بود در ہر ہر سات شہ لاوت  
 ہر وہ جہود وقت غریب القاب در لادت  
 ہر وہ جہود وقت غریب القاب در لادت  
 ہر وہ جہود وقت غریب القاب در لادت

بیت کون کون براخص کلان با اولاد  
 کلیم یاد رفت کہ دوبارہ آنست  
 من و معدوم آید بت یاد رفت  
 با اینکہ ہیئہ کہ ۱۱ از نجات  
 با اینکہ ہیئہ کہ ۱۱ از نجات  
 با اینکہ ہیئہ کہ ۱۱ از نجات  
 با اینکہ ہیئہ کہ ۱۱ از نجات  
 با اینکہ ہیئہ کہ ۱۱ از نجات





عنه من القاصدين والطلبين  
 نفي الاشياء عنه  
 منه من غير ان يكون  
 دوى ماهر في الصلاة بين  
 علة منزهة

کرد و باطل خواهد داشت اما در صورتیکه شریعت نبی ازان ساکت است و اثبات و نفي آن حکم نمیکند امتیاز حق از باطل بطریق قطعیت و شوار است چه الهام طمی است لیکن درین عدم امتیاز هیچ قصور و بولایت راه نمی یابد چنانچه شریعت و متابعت نبی مشکل نجات داین است و امور سکوت عنها زائد بر شریعت اند و ماکلف با امور زائده نمیتیم باید دانست که غلط کشف مختصر بر الفاضل شیطانی نیست بسا است که در تخمیه احکام غیر صادقه صورتی پیدا کند که شیطان را در آنجا هیچ دخلی نباشد ازین قبیل است که بعضی روایات حضرت پیغمبر را علیه الصلوة و السلا می بیند و بعضی احکام اخذ میکنند که فی الحقیقت خلاف آن احکام مستحق است در صورت الفاعل شیطانی متصور نیست که مختار علما عدم تشبیه شیطان است بصورت خیر بشه علیه و علی اله الصلوة و السلا در صورتیکه باشد پس درین صورت نیست الا تصرف تخمیه که غیر واقع را واقع و مانیده است سوال سیموم آن بود که چون تصرف کرامات و تاثیرات استخراج در نمایش برابر است مبتدی چگونه شناسد که این ولی صاحب کرامات است و این مدعی صاحب است در راج جوابش آنست والله سبحانه اعلم بالصواب که طالب مبتدی را درین تفرقه دلیل واضح است و آن وجدان صحیح است که اگر دل خود را در صحبت او بحق سبحانه و تعالی جمع خواهد یافت خواهد دانست که آن ولی صاحب کراماتست و اگر خلاف این معنی خواهد یافت معلوم خواهد کرد که او مدعی صاحب استخراج است و اگر خفای در معنی است عوام کالاتمام است طالبان و خفای عوام نیز خویش از خیر اعتبار ساقط است که نشانی این مرض قلبی است و عنانوه بصری چیزهاست بسیار بر عوام محقق مانده که دستن آنها از دستن این تفرقه ضروری است و نخبه هذا الكتاب ببعض المعارف التي تنفعك في إزالة مثل هذه الشكوك والشبهات بدانکه معنی شخلاق باخلاق الله که در ولایت ما خود است آنست که حاصل شود مراد ولایا احد

صاحب کرامات است و این مدعی صاحب کرامات است  
 و بعضی احکام اخذ میکنند که فی الحقیقت خلاف آن احکام مستحق است  
 در صورت الفاعل شیطانی متصور نیست که مختار علما عدم تشبیه شیطان است  
 بصورت خیر بشه علیه و علی اله الصلوة و السلا در صورتیکه باشد پس  
 درین صورت نیست الا تصرف تخمیه که غیر واقع را واقع و مانیده است  
 سوال سیموم آن بود که چون تصرف کرامات و تاثیرات استخراج در  
 نمایش برابر است مبتدی چگونه شناسد که این ولی صاحب کرامات است  
 و این مدعی صاحب کرامات است در راج جوابش آنست والله سبحانه اعلم  
 بالصواب که طالب مبتدی را درین تفرقه دلیل واضح است و آن وجدان  
 صحیح است که اگر دل خود را در صحبت او بحق سبحانه و تعالی جمع  
 خواهد یافت خواهد دانست که آن ولی صاحب کراماتست و اگر خلاف این  
 معنی خواهد یافت معلوم خواهد کرد که او مدعی صاحب استخراج است  
 و اگر خفای در معنی است عوام کالاتمام است طالبان و خفای عوام  
 نیز خویش از خیر اعتبار ساقط است که نشانی این مرض قلبی است و  
 عنانوه بصری چیزهاست بسیار بر عوام محقق مانده که دستن آنها  
 از دستن این تفرقه ضروری است و نخبه هذا الكتاب ببعض المعارف  
 التي تنفعك في إزالة مثل هذه الشكوك والشبهات بدانکه معنی شخلاق  
 باخلاق الله که در ولایت ما خود است آنست که حاصل شود مراد ولایا  
 احد



۳۴ و غیبت کند یعنی شتابش ۱۲ ص ۱۲ نام بدان که در نظرات آن در صدف مراد بر میدار شود ۱۲ ص ۱۲ یعنی از بزرگترین نشانه‌های دهنده نرسین کرامتها ۱۲ ص ۱۲ لم یصلوا الله و الموعود

را صفاتی که مناسب باشند در صفات وحی را تعالی لیکن آن مناسبت در اسم بود و شمار  
 در عموم صفات نه در خویش معانی که آن محال است و مندرم قلب حقائق و تحقیقات خود  
 محمد پارسا قدس سره میفرماید در مقام بیان معنی **تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ صِفَتٍ** دیگر است  
 و معنی آنست که متصرف بود بر همه چون رونده راه بر نفس خود متصرف شود و او را مقهور تواند داشت  
 و تصرف او در ولها اتفاقاً باید بدین صفت موصوف شده باشد صفت دیگر **سَمِيعٌ** است  
 سَمِيعٌ شنونده است چون رونده راه سخن حق را از هر کس که باشد بگریزی قبول کند و اسرار  
 غیبی و حقائق بگوش جان فهم کند بدین صفت موصوف شده باشد صفت دیگر **بَصِيرٌ** است  
 و معنی بصیر بیناست چون رونده راه را بصیر بصیرت او بینا شده باشد و بنور فرست است همه غیب  
 خود بیند و کمال حال دیگران یعنی همه کس را به از خود بیند و نیز بصیری حق منظور نظر او شده باشد  
 تا هر چه کند بر موجب پسندیده حق کند بدین صفت موصوف شده باشد صفت دیگر **مُحْسِنٌ** است  
 و معنی محسن زنده کننده بود چون رونده راه با حیاتی سنت متروکه قیام نماید بدین صفت  
 موصوف شده باشد صفت دیگر **مُحْسِنٌ** است و معنی محسنت میراننده بود چون سالک بدعتها  
 که بجای سنت گرفته اند و منع آن بدعتها نماید بدین صفت موصوف شده باشد علامت  
**الْقِيَّاسِ** و عوام معنی مخلوق را برنگ دیگر فهمیده اند تا چار و رسته ضلالت فروخته اند خیال  
 کرده اند که ولی را احیای جسدی در کار است و آشیای غیبی می باید که اکثر بروی منکشف شود  
 و امثال اینها و هر کما تری من الظنون الفاسدة ان بعض الظن اشد و ایضا خوارق  
 منحصراً و احیاً و امانت نیست علوم و معارف الهامیه از اعظم آیات است و ارفع خوارق  
 لهذا معجزه قرآنی از سایر معجزات اقوی و ابقی آمد چشم بکشایند که این همه علوم و معارف که در  
 رنگ این بیان میریزند از کجا است علوم باین همه کثرت تمامها موافق علوم شرعیه اند

این صفت در حدیث آمده است که هر که در حق متصرف شود و او را مقهور تواند داشت  
 و تصرف او در ولها اتفاقاً باید بدین صفت موصوف شده باشد صفت دیگر سَمِيعٌ است  
 سَمِيعٌ شنونده است چون رونده راه سخن حق را از هر کس که باشد بگریزی قبول کند و اسرار  
 غیبی و حقائق بگوش جان فهم کند بدین صفت موصوف شده باشد صفت دیگر بَصِيرٌ است  
 و معنی بصیر بیناست چون رونده راه را بصیر بصیرت او بینا شده باشد و بنور فرست است همه غیب  
 خود بیند و کمال حال دیگران یعنی همه کس را به از خود بیند و نیز بصیری حق منظور نظر او شده باشد  
 تا هر چه کند بر موجب پسندیده حق کند بدین صفت موصوف شده باشد صفت دیگر مُحْسِنٌ است  
 و معنی محسن زنده کننده بود چون رونده راه با حیاتی سنت متروکه قیام نماید بدین صفت  
 موصوف شده باشد صفت دیگر مُحْسِنٌ است و معنی محسنت میراننده بود چون سالک بدعتها  
 که بجای سنت گرفته اند و منع آن بدعتها نماید بدین صفت موصوف شده باشد علامت  
 الْقِيَّاسِ و عوام معنی مخلوق را برنگ دیگر فهمیده اند تا چار و رسته ضلالت فروخته اند خیال  
 کرده اند که ولی را احیای جسدی در کار است و آشیای غیبی می باید که اکثر بروی منکشف شود  
 و امثال اینها و هر کما تری من الظنون الفاسدة ان بعض الظن اشد و ایضا خوارق  
 منحصراً و احیاً و امانت نیست علوم و معارف الهامیه از اعظم آیات است و ارفع خوارق  
 لهذا معجزه قرآنی از سایر معجزات اقوی و ابقی آمد چشم بکشایند که این همه علوم و معارف که در  
 رنگ این بیان میریزند از کجا است علوم باین همه کثرت تمامها موافق علوم شرعیه اند

این صفت در حدیث آمده است که هر که در حق متصرف شود و او را مقهور تواند داشت  
 و تصرف او در ولها اتفاقاً باید بدین صفت موصوف شده باشد صفت دیگر سَمِيعٌ است  
 سَمِيعٌ شنونده است چون رونده راه سخن حق را از هر کس که باشد بگریزی قبول کند و اسرار  
 غیبی و حقائق بگوش جان فهم کند بدین صفت موصوف شده باشد صفت دیگر بَصِيرٌ است  
 و معنی بصیر بیناست چون رونده راه را بصیر بصیرت او بینا شده باشد و بنور فرست است همه غیب  
 خود بیند و کمال حال دیگران یعنی همه کس را به از خود بیند و نیز بصیری حق منظور نظر او شده باشد  
 تا هر چه کند بر موجب پسندیده حق کند بدین صفت موصوف شده باشد صفت دیگر مُحْسِنٌ است  
 و معنی محسن زنده کننده بود چون رونده راه با حیاتی سنت متروکه قیام نماید بدین صفت  
 موصوف شده باشد صفت دیگر مُحْسِنٌ است و معنی محسنت میراننده بود چون سالک بدعتها  
 که بجای سنت گرفته اند و منع آن بدعتها نماید بدین صفت موصوف شده باشد علامت  
 الْقِيَّاسِ و عوام معنی مخلوق را برنگ دیگر فهمیده اند تا چار و رسته ضلالت فروخته اند خیال  
 کرده اند که ولی را احیای جسدی در کار است و آشیای غیبی می باید که اکثر بروی منکشف شود  
 و امثال اینها و هر کما تری من الظنون الفاسدة ان بعض الظن اشد و ایضا خوارق  
 منحصراً و احیاً و امانت نیست علوم و معارف الهامیه از اعظم آیات است و ارفع خوارق  
 لهذا معجزه قرآنی از سایر معجزات اقوی و ابقی آمد چشم بکشایند که این همه علوم و معارف که در  
 رنگ این بیان میریزند از کجا است علوم باین همه کثرت تمامها موافق علوم شرعیه اند

سرموے مخالفت را گنجایش نیست این خصوصیت علامت صحیح علوم است حضرت  
 خواجہ ماقدس سرہ نوشتہ بودند کہ علوم شما ہمہ صحیح است اما چہ فائدہ کہ سخن حضرت خواجہ شمس  
 حجت نیست ہر چند خود را ہر رست نامیدند تا ہر چہ نوشتہ آید و این اسولہ شما اولاً ہر چند لڑان  
 نمود و اما چون باعث چندن علوم و معارف گشتہ و این ہمہ سخن بتقریب آہما در کفایت آمدہ است  
 نیک است بیت ہیچ ہستی نیست کہ را خوبی ہمراہ نیست بزرگی شبت رنگ و ندان  
 چو در و گوہر است بہ عجب کاسیت کہ در مکتوب سابق اخلص بسیار ظاہر ساختہ بودید و سبب  
 آن را ظہور و دو واقعہ پی در پی نمودہ نوشتہ بودید کہ اثر آن را در افاقت نیز یافت بحدیکہ ہند  
 تمام از وضع سابق متحقق گشت و بہ توبہ و انابت آورد و بتجدید ایمان مشرف ساخت یک ماہ  
 نگزشتہ بود کہ تغیر درین وضع مفہوم گشت و رجوع قہر می بوضع سابق انتقال حاصل آمد  
 و در صد و آن آمدید کہ آن دو واقعہ را وحی پیدا شد کہ بالقاء شیطانی منجر گردید و بالغلط کشفی گشتہ  
 آن چہ بود و این چسیت بیت بگفتا فلانے چہ بدیکند ہند یا من کہ بانفس خودے کندہ و السلام  
 علی من اتبعہ الہدے و الذمۃ متابعتہ المصطفیٰ علیہ و علی الذلک والصلوات علی السلیمات۔

لکھنؤ در اصطلاح صوفیہ  
 چو شمسک واد شد بر قلب بہر طریقی  
 کہ باشد خواہ بہرت نغلیں غیبی  
 غماہ در بقطرہ و مقام باطل اس  
 قمر در ہی است در وقتہ ۱۲ رضوی  
 ششمنی خیریت ۱۱

صیاد نام اندیشہ  
 شمس پور انور ہزاری ہجرت نور بکرمشوق بود ۱۲

مکتوب امام ارباب  
 مکتوب

کہ (۱۰۸) ہستم  
 مکتوب صد و ہشتم

بمیان سید احمد بخاری صدہ دریافتہ در بیان آنکہ نبوت افضل از ولایت است برعکس آنچه گفتمہ  
 اند کہ ولایت افضل از نبوت است ثبتنا اللہ سبحانہ وایاکم و جمیع المسلمین علی متابعتہ سیدنا  
 المسلمین علیہ و علی اللہ و علیہم من الصلوٰت افضلہا و من السلیمات انکم بعضہم اشباح  
 و مشرک وقت گفتمہ اند کہ ولایت افضل از نبوت است و بعضی دیگر ازین ولایت ولایت نبی خواستہ  
 تا وہم فضیلت ولی بر نبی رفع شود آمانی الحقیقت کار بر عکس است زیرا کہ نبوت نبی از ولایت  
 نزل ۱۲

تہ ثابت تا نام اولاد آن  
 خان شازدہ و سیدان ارباب  
 سر سلطان بکریں  
 بازار و در جہتہای آنجا  
 و لاجرا کمال تر  
 لکھنؤ اللہ تعالیٰ

۱۲ ہجرت  
 لکھنؤ در اول

پس از ولایت ولی بطریق اولی افضل باشد ۱۲

چه توجیه ولی بخلق مانع توجیه حق است ۱۲

افضل است در ولایت از تنگی سینه و مخلق نمی تواند آوزد و در نبوت از کمال انشراح صدی  
نه توجیه حق سبحانه مانع توجیه خلق است و نه توجیه خلق مانع توجیه حق تعالی در نبوت تنهار و بخلق نیست  
تا ولایت را که روح حق دارد و ترجیح بر او سبب بند عبادا با الله سبحانه و تر بخلق تنها مرتبه عوام  
کالا تمام است شان نبوت از آن بزرگتر است فهم این معنی از باب سکر او شوار است اکابر مستقیم  
الاحوال باین معرفت ممتاز اند مصرعه هذین الارباب النعیم نعیمها بقیة المقصود میان شاه  
عبد الله ولد میان شیخ عبد الرحیم باین فقر اوت قرابت دارند والد ایشان مدت ملازم  
بها در خان بودند و جاهت مند الحال عذر بصارت دارند پس خور او فرستاده اند که پیش بهادر خان  
نوکر شود درین باب اگر از جانب ایشان نیز اشارت رود و سودمند خواهد بود و والسلام  
یمنه سید احمد کتوب البیه ۱۲

# مکتوب صد و نهم (۱۰۹)

عنه یعنی نبی من چیست نبی جامع است بنی آدمین  
بجلاف ولی من چیست ولی که صرف روح حق دارد ۱۲

نه نشیمنی عزت و جاهت و جاهت نفع خود  
دور شتالی و عزت ۱۲

بجیم صد در صد و ریافته در بیان سلامتی قلب و سیان او مراد وون حق را سبحانه الی الله  
اطباء امرض قلبیه اند از الة علل باطنیه مشوط بتوجه این بزرگواران است کلام ایشان در  
و نظر ایشان شفا هم قوه لا یشتقی جلیهم هم و هم جکساء الله بهیم میطرفون و بهم یوزقون -  
رأس امراض باطنیه و رئیس علل معنویه گرفتاری قلب است با وون حق سبحانه و تعالی و تا  
ازین گرفتاری تمام آزادی همیشه نشود سلامتی محالست چه شرکت را در ان حضرت جل سلطان  
اصلا باینست الا لله الدین الخالص فکیف که شریک را غالب ساخته باشد نهایت بیجایی  
است محبت غیر حق را سبحانه بر نبی غالب ساختن که محبت او تعالی و جنب آن معدوم  
گردد یا مغلوب الحیاء شعبه کین الاچکان مگر این حیا را گفته باشند و علامت عدم  
گرفتاری قلب نسیان اوست مراسورا کلثیه و در موهول اوست از اشیا جمله که اگر تکلف

ببنتین غفلت و فراموشی ۱۲

عنه یعنی نبی من چیست نبی جامع است بنی آدمین  
بجلاف ولی من چیست ولی که صرف روح حق دارد ۱۲  
عنه یعنی نبی من چیست نبی جامع است بنی آدمین  
بجلاف ولی من چیست ولی که صرف روح حق دارد ۱۲  
عنه یعنی نبی من چیست نبی جامع است بنی آدمین  
بجلاف ولی من چیست ولی که صرف روح حق دارد ۱۲  
عنه یعنی نبی من چیست نبی جامع است بنی آدمین  
بجلاف ولی من چیست ولی که صرف روح حق دارد ۱۲  
عنه یعنی نبی من چیست نبی جامع است بنی آدمین  
بجلاف ولی من چیست ولی که صرف روح حق دارد ۱۲

قال ابن عربی فی الشرح ص ۱۲

عنه یعنی نبی من چیست نبی جامع است بنی آدمین  
بجلاف ولی من چیست ولی که صرف روح حق دارد ۱۲







وَمِنَ التَّكْلِیْمَاتِ اَفْضَلُهَا وَالسَّلَامَةُ عَلَیْكُمْ وَعَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ .

## کتاب الحدیث

بجالال الدین حسین کولابی صدر یافته و در بیان فرق در میان جذبیه بتدی و جذبیه مستندی و آنکه مشهور و مجذوبان در ابتدا نیست الا روح که فوق قلب است و همان شهود و روح را شهود الہی جانشان تخیل میکند الحمد لله وسلامه علی عبادہ الذین اضطلعوا لاینجاب و کشش نمی باشد الا بمقام فوق نه بفوق فوق و کذا الحال فی الشہود و یحییہ پس مجذوبان سلوک ناکر وہ را کہ در مقام قلب اند از انجذاب نیست الا بمقام روح که فوق مقام قلب است انجذاب الہی در جذبیه منتصیان است کہ فوق آنها مقام دیگر نیست و مشہود در جذبیه بدایت نیست الا روح مشہود و چون روح بصورت اصل خود موجود است ان الله خلق آدم علی صورۃ تہ شہود روح را شہود حق میدانند تعالیٰ او تقدس و چون روح را بعالم اجساد و نحوہ از مناسبت ثابت است گاہی آن شہود را شہود احدیت و کثرت میگوبند و گاہی بمعیت قائل می شوند شہود حق بجل و علاکہ بے حصول فنائی مطلق کہ بہنایت سلوک متحقق است متصور نیست شعرا بیچکس رمانہ گرد و او فتا بہ نیست رہ دربار گاہ کبریا بہ و این شہود را با عالم هیچ کاری نیست فرق در میان شہود حق آنست کہ اگر با عالم ذوی جزین الوجوہ مناسبت دارد و شہود حق نیست تعالیٰ و تقدس و اگر بی مناسبت است علامت شہود الہی است جل علا شہود بواسطہ بیکی عبارت اطلاق مے یابد والا نسبت در رنگ مناسبت الیہ بیچون وہ بیچکونہ است چون را بہ بیچون راہ نیست کہ لا یخجل عطاء الملک الا مطایاۃ

مجلس مدرسین  
در بیان آنکه  
خود را ندان  
ظہر ترا سبت  
علی بیلک اہ  
خلاق آدم علی  
متفق علیہ کثر  
ابی صدری ہدی  
تعالیٰ لہ لفظ  
مطلق العاد و  
نہ او را  
شہود حق  
راہ ہادی  
بغیرت  
سعیال  
تعام  
تعام  
مجلس مدرسین  
اربعہ ہدی  
مرکز مدرسین

# کتاب (۱۱۲) صد چهاردهم

صورتی که بنام قربان بود  
در روز پنج خرداد ۱۲۰۲

بصورتی قربان صدور یافته در تخریص بر متابعت سید المرسلین علیکم وعلیهم ووالیه الصلوٰه  
 و التسلیمات حق سبحانه و تعالی با مفسران بے سرو برگ را بدولت اقبال سید اولین و آخرین  
 که لطیف دوستی او کمالات انسانی و صفاتی خود را در عرصه ظهور آورد و او را بهترین جمیع کائنات  
 خلق کرد و علیه من الصلوات افضلها و من التسلیمات اکملها مشرف گرداناد و بر آن استقامت  
 بنحس و کوره این متابعت مرضیه از جمیع لذوات دنیاوی و تمنّات اخروی برایت بهتر است  
 فضیلت مشروط متابعت سنت سینّه اوست و مریث مربوط باقیان شریعت او علیه و علی اله  
 الصلوٰه و التسلیم و الخیرة مثلا خواب نیمروزی که از روی این متابعت واقع شود از کرور کرور  
 ایجابی نیالی که از متابعت است اولی و فضل است و همچنین افطار روم فطر که شریعت مصطفوی  
 بان امر سروده است از صیام ابد الابد که نه ماخوذ از شریعت اند بهتر است اعطاء حبیبی با هر  
 شایع از اتفاق کوه زر که از نزد خود باشد فاضلتر است امیر المؤمنین رضی الله تعالی عنده روزی  
 نماز با مداراجاعت ادا کرده در اصحاب نگاه کرد یک کس حاضر نیافت پرسید اصحاب عرض کردند  
 که آنکس تمام شب رازنده میدارد شاید درین وقت خوابش برده باشد امیر المؤمنین فرمود که اگر او  
 تمام شب خواب میگردی و نماز با مداراجاعت می گزاردی بهتر بودی اهل ضلالت ریاضات  
 و مجاهدات بسیار کرده اند لاجون موفق شریعت حق نیستند بل اعتبار و خوارند اگر جاری بر آن  
 اعمال شاقه مرتب میشود هم مقصود به بعضی منافع و نیو سیت تمام دنیا چیست تا بعضی منافع او را  
 که اعتبار بنده مثل ایشان مثل گناسی است که ریاضتیش از همه بیش است و اجرش از همه  
 کمتر مثل تابعان شریعت مثل اجاعت است که در جوار نفیسه بالکاسات لطیفه کار میکنند

بسیار است یعنی در ماه  
 خدا کی میشوید ان بان با کله بودی  
 بخشای تو ناله میسازد که کوهی  
 نیش تکلیبی تمام است که بت نهم  
 غیب بت نیش تکلیبی تمام است که بت نهم  
 در کتب سیدان بن اجتهاد ان  
 عربین الفظیل نقد سلیمان بن  
 عبدالمطلب صلوات الله علیه  
 بن الجبله السنی فی شرح  
 الشفا سلیمان نقال لسان  
 ارسلیمان فی الصبیغات اندک  
 صیغ فطرسه عیناه نقال  
 لان اشهد صلوة العینی جاج  
 احبال ان اتق لیکت ماه  
 سالک اشکره علی الناس  
 جریبت سید شکان فاجیت  
 کونیت که بپدی اگر بنویسد  
 از لاجب و دلکار و قوتش  
 و خوار از کینه و غث  
 لحدی سلاطین قاسی







شیخ مزمل وقتہ الدقائل اندا...  
صاحب حضرت شیخان شمس و دراز تبولان  
تختہ در نزد حضرت شمس و دراز تبولان  
اتمام نمود و از ان الطاف حضور عالی  
بناظرین فرمود و در انجا احوال و احوال  
الان احوال بندہ العاقبات علی بن ابی طالب  
صحت و عافیت و در انجا احوال و احوال  
صحت و عافیت و در انجا احوال و احوال  
صحت و عافیت و در انجا احوال و احوال

و از صحبت با جنس پور ابلغ اجتناب نمایند قدم میان شیخ مزمل مقدمه سعادت دانسته  
صحبت ایشان را غنیمت شمرند و اکثر اوقات با ایشان صحبت دارند که بسیار عزیز الوجود و اندو اسلام

کتاب صد و نوزدهم

بلافاصلاً مسم علی خبثی صدور یافته در بیان خسارت جماعه که بر اهل امد اعراض کنند کتابی  
که محبت انار سے مولانا قاسم علی فرستاده بود و در سید مضمون بوضوح پیوست قال اللہ تعالی  
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ كَعِلَيْهَا فَإِنِّي لَأَجْعَلَنَّ النَّارَ مَسْکِنًا لِمَنْ كَفَرَ  
با ما در اندازی بیت رسم انعم که بر و در کوشان میخندند بد بر سر کار خرابات کنند ایمان را  
حق سبحانه و تعالی کا فہ اہل اسلام را از انکار قرا و طعن در ایشان نگاہدار و محرمہ سید البشر  
عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

کتاب صد و بیستم

بمیر محمد عثمان خبثی صدور یافته در ترغیب صحبت شیخ مقتدا و در بیان آنکہ گاہ است  
کہ کا بلان بعضی از مردیان ناقص خود را ہم بتعلیم طریقت اجازت می نمایند بواسطه بعضی کتابا  
کتاب شریف خدمت میر وصول یافت این راہ دیوانگی سے طلبہ در خبر آمدہ است کن  
کوہ من احد کم حتی یقال انہ یجئون و چون جنون آمد از تدبیر زن و فرزند فارغ گشت و از  
اندیشہ کند او کذا جمعیت میسر شد این دیوانگی در نهاد شما هست اما بعوارض لاطایل آن  
حسن پوشش ساخته آید چه توان کرد درین مفارقت کسب بے مناسبتی بسیار مفهوم میگردد

شیخ مزمل وقتہ الدقائل اندا...  
صاحب حضرت شیخان شمس و دراز تبولان  
تختہ در نزد حضرت شمس و دراز تبولان  
اتمام نمود و از ان الطاف حضور عالی  
بناظرین فرمود و در انجا احوال و احوال  
الان احوال بندہ العاقبات علی بن ابی طالب  
صحت و عافیت و در انجا احوال و احوال  
صحت و عافیت و در انجا احوال و احوال  
صحت و عافیت و در انجا احوال و احوال

شیخ مقتدا...  
کتاب صد و بیستم...  
کتاب صد و بیستم...  
کتاب صد و بیستم...

ص  
تصانف حقیر علی سعادت  
فی حاشیہ ملک توب الفاس  
والسبحانم ہناک

استطاعتی را عین استطاعت دانسته رفع بعد صورتی نماید جمعیت  
 این طائفه در ماورائی جمعیت خلق است اسباب جمعیت خلق باعث تفرقه ایشان است  
 دست و اسباب تفرقه خلق باید زوداً جمعیت حاصل آید و اگر فرضاً در جمعیت خلایق این طائفه را  
 جمعیت بخشد از آن جمعیت باید ترسید و بجنبان حق سبحانه التجاباید آورد تا آن جمعیت بلا  
 جان نگردد و قیاس باحوال فلان و فلان نباید کرد که پیش از تمامی همه مراتب نقص است  
 علی تفاوت در درجاتها فراق دوست اگر اندک است اندک نیست و مشایخ طریقت پیش  
 از تمامی بعضی ... مردیان را اجازت تعلیم طریقت داده اند حضرت خواجه نقشبند قدس الله تعالی  
 علیه السلام مولانا یعقوب چرخ را بعد از تعلیم طریقت و تسلیم بعضی از منازل فرموده بودند که ای  
 یعقوب هر چه از ما بتورسیده است بخلق برسان و حال آنکه فرموده بودند که بعد از من در خدمت  
 علاءالدین خواهی بود اکثر کار در خدمت خواجه علاءالدین کرده اند حتی که خدمت مولانا عبدالرحمن  
 جامی در نعمات ایشان را اول از مردیان خواجه علاءالدین بشمارند و ثانیاً حضرت خواجه نقشبند  
 نسبت می دهند باجمله علاج این تفرقه صحبت ارباب جمعیت است مگر را و موگدا نوشته  
 شده است و شنیده شد که مولانا محمد صدیق نوکری اختیار کرده وضع قرار گذاشته است  
 افسوس هزار افسوس که کسی را از ان علی علیین بافضل سافلین برزد امر او از دو حال بیرون خواهد  
 بود یا بر نوکری جمعیتش خواهند داد یا نخواهند داد اگر جمعیت خواهند داد و بدو اگر نخواهند  
 داد بدتر ازین است یعنی قلوبنا بعد اذ هکذا یقنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انتا الوهاب  
 والستاکامه

عنه تفرقه عبارت است از تکامل با واسطه خلق با هم خود را برکنده سازی  
 در کتب معتبره از علمای کرام  
 این طائفه در ماورائی جمعیت خلق است اسباب جمعیت خلق باعث تفرقه ایشان است  
 دست و اسباب تفرقه خلق باید زوداً جمعیت حاصل آید و اگر فرضاً در جمعیت خلایق این طائفه را  
 جمعیت بخشد از آن جمعیت باید ترسید و بجنبان حق سبحانه التجاباید آورد تا آن جمعیت بلا  
 جان نگردد و قیاس باحوال فلان و فلان نباید کرد که پیش از تمامی همه مراتب نقص است  
 علی تفاوت در درجاتها فراق دوست اگر اندک است اندک نیست و مشایخ طریقت پیش  
 از تمامی بعضی ... مردیان را اجازت تعلیم طریقت داده اند حضرت خواجه نقشبند قدس الله تعالی  
 علیه السلام مولانا یعقوب چرخ را بعد از تعلیم طریقت و تسلیم بعضی از منازل فرموده بودند که ای  
 یعقوب هر چه از ما بتورسیده است بخلق برسان و حال آنکه فرموده بودند که بعد از من در خدمت  
 علاءالدین خواهی بود اکثر کار در خدمت خواجه علاءالدین کرده اند حتی که خدمت مولانا عبدالرحمن  
 جامی در نعمات ایشان را اول از مردیان خواجه علاءالدین بشمارند و ثانیاً حضرت خواجه نقشبند  
 نسبت می دهند باجمله علاج این تفرقه صحبت ارباب جمعیت است مگر را و موگدا نوشته  
 شده است و شنیده شد که مولانا محمد صدیق نوکری اختیار کرده وضع قرار گذاشته است  
 افسوس هزار افسوس که کسی را از ان علی علیین بافضل سافلین برزد امر او از دو حال بیرون خواهد  
 بود یا بر نوکری جمعیتش خواهند داد یا نخواهند داد اگر جمعیت خواهند داد و بدو اگر نخواهند  
 داد بدتر ازین است یعنی قلوبنا بعد اذ هکذا یقنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انتا الوهاب  
 والستاکامه

والمعرفت  
 این طائفه در ماورائی جمعیت خلق است اسباب جمعیت خلق باعث تفرقه ایشان است  
 دست و اسباب تفرقه خلق باید زوداً جمعیت حاصل آید و اگر فرضاً در جمعیت خلایق این طائفه را  
 جمعیت بخشد از آن جمعیت باید ترسید و بجنبان حق سبحانه التجاباید آورد تا آن جمعیت بلا  
 جان نگردد و قیاس باحوال فلان و فلان نباید کرد که پیش از تمامی همه مراتب نقص است  
 علی تفاوت در درجاتها فراق دوست اگر اندک است اندک نیست و مشایخ طریقت پیش  
 از تمامی بعضی ... مردیان را اجازت تعلیم طریقت داده اند حضرت خواجه نقشبند قدس الله تعالی  
 علیه السلام مولانا یعقوب چرخ را بعد از تعلیم طریقت و تسلیم بعضی از منازل فرموده بودند که ای  
 یعقوب هر چه از ما بتورسیده است بخلق برسان و حال آنکه فرموده بودند که بعد از من در خدمت  
 علاءالدین خواهی بود اکثر کار در خدمت خواجه علاءالدین کرده اند حتی که خدمت مولانا عبدالرحمن  
 جامی در نعمات ایشان را اول از مردیان خواجه علاءالدین بشمارند و ثانیاً حضرت خواجه نقشبند  
 نسبت می دهند باجمله علاج این تفرقه صحبت ارباب جمعیت است مگر را و موگدا نوشته  
 شده است و شنیده شد که مولانا محمد صدیق نوکری اختیار کرده وضع قرار گذاشته است  
 افسوس هزار افسوس که کسی را از ان علی علیین بافضل سافلین برزد امر او از دو حال بیرون خواهد  
 بود یا بر نوکری جمعیتش خواهند داد یا نخواهند داد اگر جمعیت خواهند داد و بدو اگر نخواهند  
 داد بدتر ازین است یعنی قلوبنا بعد اذ هکذا یقنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انتا الوهاب  
 والستاکامه

مکتوب صد و ستم (۱۲۰)

والمعرفت  
 این طائفه در ماورائی جمعیت خلق است اسباب جمعیت خلق باعث تفرقه ایشان است  
 دست و اسباب تفرقه خلق باید زوداً جمعیت حاصل آید و اگر فرضاً در جمعیت خلایق این طائفه را  
 جمعیت بخشد از آن جمعیت باید ترسید و بجنبان حق سبحانه التجاباید آورد تا آن جمعیت بلا  
 جان نگردد و قیاس باحوال فلان و فلان نباید کرد که پیش از تمامی همه مراتب نقص است  
 علی تفاوت در درجاتها فراق دوست اگر اندک است اندک نیست و مشایخ طریقت پیش  
 از تمامی بعضی ... مردیان را اجازت تعلیم طریقت داده اند حضرت خواجه نقشبند قدس الله تعالی  
 علیه السلام مولانا یعقوب چرخ را بعد از تعلیم طریقت و تسلیم بعضی از منازل فرموده بودند که ای  
 یعقوب هر چه از ما بتورسیده است بخلق برسان و حال آنکه فرموده بودند که بعد از من در خدمت  
 علاءالدین خواهی بود اکثر کار در خدمت خواجه علاءالدین کرده اند حتی که خدمت مولانا عبدالرحمن  
 جامی در نعمات ایشان را اول از مردیان خواجه علاءالدین بشمارند و ثانیاً حضرت خواجه نقشبند  
 نسبت می دهند باجمله علاج این تفرقه صحبت ارباب جمعیت است مگر را و موگدا نوشته  
 شده است و شنیده شد که مولانا محمد صدیق نوکری اختیار کرده وضع قرار گذاشته است  
 افسوس هزار افسوس که کسی را از ان علی علیین بافضل سافلین برزد امر او از دو حال بیرون خواهد  
 بود یا بر نوکری جمعیتش خواهند داد یا نخواهند داد اگر جمعیت خواهند داد و بدو اگر نخواهند  
 داد بدتر ازین است یعنی قلوبنا بعد اذ هکذا یقنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انتا الوهاب  
 والستاکامه





# اعلام

الحمد لله وكفى وسلاماً على عباده الذين اصطفى اما بعد فمباذك طالبان حق را جل جلاله علقاً بيا وجد ثابته علم تصوف بچہ دستگیر است بنا بران مقبولان بارگاہ یزدانی و محسوبان درگاہ سجانی و تحصیل ذرا عشق سماعی جمیلہ بکار برده اند و در طے این مضرع جان نثار بہا نموده اند و بمطالعہ و سیرت تصوف اوقات عزیز خود را صرف نموده اند علی الخصوص مکتوبات قدسی آیات حضرت غوث محققین قطب عارف ربانی عالم و فائق مشائی شہیر عرفان انامی والا وافی الشیخ احمد سرہندی نقشبندی الالوسی الرحمانی مجدد الف ثانی قدس اللہ عنہ و روحہ و فوضہ و حیویتیہ لکیدیرک الواصفہ المطر عن خصائصہ . وان تک سا یقانی کل ما وصفا . کہ ہر یکے از انہا بلکہ ہر حملہ آنها در سیت تیم و جوہر سیت ثمین و این از ضیق میدان عبارت است والا مصرع چہ بیت خاک را با عالم پاک " سیرش سالکان ہر بیت بختہ را وسیلے است وانی رشفتگان ذات حق را با دہ است کافی صد ہا اولیا و عظام از فہم مضامینش بہرہ یاب گشتند و ہزار ہا صلحائے عظام بطلعش نسا از المرام شدند و لیکن الی اللہ الی از غارتگری نساخین کہ نسخ را بجلسہ مسخ رسانیدند و فرق میان حق و الی اللہ استند بسیارے از نظرات را مخزن و اکثرے از تحریقات را معدن گشتہ بود و از دستبرد مطلع چہ غایتنا است کہ بروند تا نشدہ و از لغزش قلہا کہ دام تصرف است کہ بر علم بغیراختہ بناء علیہ اعیہہ تصحیح آن در ستر این سکین ہیج و ہیج بلکہ کم از ہیج از حق سبحانہ و تعالی پیدا شد و آن را وسیلہ نجات اخروی خود تصور کردہ بہ تفحص و وسیع و تصفح بلیغ لستائے خطی کثیر لنتہ را و از اطراف و جوانب فراہم آوردہ بحال حد و جہد تمام حجابہ و حرف حرفش ابارہا مقابلہ نمودہ بفضل اللہ حسن توفیقہ باہتمام خود حصہ دوش را نیز بجلبہ طبع متحلی و متنزہین گردانیدہ ہدیہ ناظرین پرتکمیل بر عایت امور ذیل گذرانیدہ و بفضل حق جانہ تعالی و تقدیر امید وثیق است کہ دیگر حصہ را ہم برین و تیرہ بانجام خواہد در رسانید اول آنکہ متنش را بہ نسخہ کتے عدیدہ بکرات و مرات مقابلہ نمودہ شد کہ یکے را از انہا بہ نسخہ کتے خطی قدیم بعضے از فضلا در روزگار مقابلہ فرمودہ بودند و دیگرے بہت علماء ظاہر و باطن و شمال و مادہ و علی ہذا القیاس دوم آنکہ حتی الوسع در مواقع اختلاف ہیج نسخہ فرود گذشتہ شد سوم آنکہ حتی الوسع تخریج احادیث مندرجہ کتاب کردہ شد چهارم آنکہ حل الفاظ مشککہ و ربط عبارات بہمہمہ بالترجمہ تمام نوشتہ شد پنجم آنکہ فہرست جدید کہ آنرا اجمال مکتوبات توان گفت لمحق کردہ شد ششم آنکہ بہ کاتبیکہ عبارات عربی بودہ اند تراجم آنہا بفارسی بالمقابل نوشتہ شد سہمیلًا للطلاب تیسیر اللظارہ ہم مقام آنکہ بعضی جاہا و لواقل قلیل بدفع توہمات باطلہ و خیالات ناسدہ حسب الفہم تعرض نمودہ آمد ہشتم آنکہ غالب تراجم عبارات عربی و آیات قرآنی تعیین سورہ و جزو و احادیث نبوی کاشیہ نگاشتہ شد نہم آنکہ عبارات عربی را معرب گردانیدہ شد و رعایت حرکات اصنافیہ و توصیفیہ خصوصاً در مقامات بہمہمہ نمودہ شد و ہم آنکہ جان بعضی از اکابر کہ اسمائے گرامی ایشان در کتاب جا بجا مذکور است از کتب نوم تلاش نمودہ بجاشیہ درج کردہ شد - علاوہ ازیں دیگر خصوصیات کہ بلا حطہ ناظرین متعلق است مرعی ادشتہ شد - والحمد للہ علی ذلک حمد اکثر طیباً مبارکاً علیہ مبارکافہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین پس حضرت کہ ارادہ خریداری این گوہر آبدار دارند بعنوان ذیل طلب فرمانند

امرت کہ چون فرید مسجد حاجی شیخ بڈھام حوم - خاکسار نور احمد عفی عنہ قیمت حصہ دوم مندرج ذیل است

درجہ	خاص کاغذ سفید و لامتی چکنا	بیفا	الستماس
درجہ	اول " " ڈمی	۱۳	مصول ڈاک - قیس منی آرڈر پکنگ وغیرہ بذمہ خریدار
درجہ	دوم " " " "	۸	تعمیل فرمایش بذریعہ وی پی یا بصورت وصولی قیمت
درجہ	سوم " " بادامی	۴	نقد خواہد شد

حصہ دوم مکتوبات امام ربانی رحمہ اللہ بکتابت کاتب غلام محمد شری عفا اللہ عنہ تمام یافت

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۱۲۵	<p>ترک اولی کے ارادے سے بھی اس قدر پیشانی اور ندامت لاحق ہوتی ہے کہ ایک سال کا کام ایک گھڑی میں میسر آتا ہے۔</p> <p>جس چیز میں بھی محبوب کے اخلاق پائے جائیں گے وہ بھی محبوب کے تابع ہونے کی وجہ محبوب قرار پائے گی۔</p> <p>مکتوب نمبر ۴۲:</p>	<p>مکتوب نمبر ۴۱:</p> <p>سنت کی متابعت کی ترغیب اور اس بیان میں کہ طریقت و حقیقت شریعت کو مکمل کرنے والی ہیں اور مقام صدیقیت میں پہنچ کر علوم شرعیہ اور علوم صوفیہ میں کوئی مخالفت نہیں رہتی۔</p> <p>محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رب العالمین کے محبوب ہیں، جو چیز اچھی اور مرغوب ہوتی ہے وہ مطلوب و محبوب کو عطا کرتے ہیں، اسی لئے آپ کی ملت کو صراط مستقیم فرمایا اور باقی کو مختلف راستے قرار دیا۔ آپ نے فرمایا بہترین سیرت محمد کی سیرت ہے۔ نیز آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے ادب سکھایا، پس بہت ہی اچھا ادب سکھایا۔</p> <p>مثال کی روشنی میں شریعت، طریقت اور حقیقت کے معنی کا بیان، سلوک کے راستے کے دوران جو خلاف شریعت امور ظاہر ہوتے ہیں وہ سکر وقت کی بنا پر ہوتے ہیں۔ جب اس مقام سے گزر کر آگے لاتے ہیں اور مقام صحو میں لاتے ہیں تو وہ مخالفت زائل ہو جاتی ہے۔ صوفیہ کی ایک جماعت سکر کے باعث احاطہ ذاتی کی قائل ہوئی ہے۔ علماء احاطہ علمی کے قائل ہیں۔ علماء کی رائے صواب کے قریب ہے۔</p> <p>بلاشبہ اسکی ذات بے کیف و بے مثال ہے۔ اس پر کوئی حکم نہیں لگ سکتا۔ وہاں حیرت اور نادانی ہے۔ تعین اول جو وحدت سے عبارت ہے تمام ممکنات میں پایا جاتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ اسکی ذات تعالیٰ و تقدس علمائے اہل حق کے نزدیک بے کیف اور بے مثال ہے۔ اس کے ماسوا جو کچھ ہے زائد ہے۔</p> <p>مقام صدیقیت میں جو ولایت کا سب سے اونچا مقام ہے علوم باطن کی علوم شرعیہ کے ساتھ پوری طرح موافقت ہو جاتی ہے۔</p> <p>مقام نبوت مقام صدیقیت سے اوپر ہے۔ نبی کے علوم اور صدیق کے علوم میں وحی اور الہام کا فرق ہے۔</p> <p>صدیقیت کے نیچے جتنے بھی مقامات ہیں ان میں قدرے سکر موجود ہوتا ہے۔</p> <p>نبی اور صدیق کے علوم میں دوسرا فرق قطعی اور ظنی کا ہے۔ نفس کے مطمئنہ ہو جانے کے باوجود نفس کی صفات باقی رکھنے میں بہت سے فوائد پنہاں ہیں۔</p> <p>حدیث: رجعنا من الجهاد الا صغر الی الجهاد الا کبر</p>	
۱۳۰	<p>اس بیان میں کہ دل کو غیر حق کی محبت سے صاف کرنے کا بہترین آلہ اتباع سنت ہے۔</p> <p>انسان جب تک پرانگندہ تعلقات سے آلودہ رہتا ہے محروم اور مقصد سے دور جدا رہتا ہے۔ الخ</p> <p>مکتوب نمبر ۴۳:</p>	<p>توحید شہودی اور توحید وجودی کے بیان میں۔ اور توحید شہودی کا عقل و شرع کے خلاف نہ ہونا۔ اور مشائخ کے اقوال کو توحید شہودی پر محمول کرنا۔ اور توحید شہودی کا عین الیقین کے مرتبہ میں ہونا۔ توحید شہودی اور وجودی کے درمیان فرق اور ہر ایک کے معنی کا بیان اور مثال سے دونوں کی وضاحت۔</p> <p>حسین بن منصور کے قول انا الحق اور ابو یزید بسطامی کے قول سبحانی الخ کا معنی۔</p> <p>سوال و جواب</p> <p>اس زمانے میں بہت سے صوفیوں کا لباس پہننے والے توحید وجودی کو شائع کرنے میں مصروف ہیں اور صرف اسی کو کمال جانتے ہیں۔ مشائخ کے ان اقوال کو جو توحید وجودی میں صریح ہیں ان کے ابتدائے حال پر محمول کرنا چاہیے اور ایسے کلمات انہوں نے عین الیقین کے مقام میں کہے ہیں</p> <p>سوال و جواب</p> <p>توحید وجودی والا عین الیقین کے مقام سے بہرہ ور نہیں ہوتا۔ ایک مثال سے اسکی وضاحت،</p> <p>اکثر اہل زمانہ نے توحید وجودی کا دامن پکڑا ہوا ہے۔ بعض نے تقلیداً، بعض نے صرف علمی طور پر، بعض نے علم اور ذوق دونوں لحاظ سے اور بعض نے الحاد و زندقہ کے طور پر۔</p> <p>طریقت اور شریعت ایک دوسرے کا عین ہیں۔ صرف جمال و تفصیل اور کشف و استدلال کا فرق ہے۔</p>	
۱۳۱	<p>توحید شہودی اور توحید وجودی کے بیان میں۔ اور توحید شہودی کا عقل و شرع کے خلاف نہ ہونا۔ اور مشائخ کے اقوال کو توحید شہودی پر محمول کرنا۔ اور توحید شہودی کا عین الیقین کے مرتبہ میں ہونا۔ توحید شہودی اور وجودی کے درمیان فرق اور ہر ایک کے معنی کا بیان اور مثال سے دونوں کی وضاحت۔</p> <p>حسین بن منصور کے قول انا الحق اور ابو یزید بسطامی کے قول سبحانی الخ کا معنی۔</p> <p>سوال و جواب</p> <p>اس زمانے میں بہت سے صوفیوں کا لباس پہننے والے توحید وجودی کو شائع کرنے میں مصروف ہیں اور صرف اسی کو کمال جانتے ہیں۔ مشائخ کے ان اقوال کو جو توحید وجودی میں صریح ہیں ان کے ابتدائے حال پر محمول کرنا چاہیے اور ایسے کلمات انہوں نے عین الیقین کے مقام میں کہے ہیں</p> <p>سوال و جواب</p> <p>توحید وجودی والا عین الیقین کے مقام سے بہرہ ور نہیں ہوتا۔ ایک مثال سے اسکی وضاحت،</p> <p>اکثر اہل زمانہ نے توحید وجودی کا دامن پکڑا ہوا ہے۔ بعض نے تقلیداً، بعض نے صرف علمی طور پر، بعض نے علم اور ذوق دونوں لحاظ سے اور بعض نے الحاد و زندقہ کے طور پر۔</p> <p>طریقت اور شریعت ایک دوسرے کا عین ہیں۔ صرف جمال و تفصیل اور کشف و استدلال کا فرق ہے۔</p>	<p>مکتوب نمبر ۴۲:</p> <p>اس بیان میں کہ دل کو غیر حق کی محبت سے صاف کرنے کا بہترین آلہ اتباع سنت ہے۔</p> <p>انسان جب تک پرانگندہ تعلقات سے آلودہ رہتا ہے محروم اور مقصد سے دور جدا رہتا ہے۔ الخ</p> <p>مکتوب نمبر ۴۳:</p> <p>توحید شہودی اور توحید وجودی کے بیان میں۔ اور توحید شہودی کا عقل و شرع کے خلاف نہ ہونا۔ اور مشائخ کے اقوال کو توحید شہودی پر محمول کرنا۔ اور توحید شہودی کا عین الیقین کے مرتبہ میں ہونا۔ توحید شہودی اور وجودی کے درمیان فرق اور ہر ایک کے معنی کا بیان اور مثال سے دونوں کی وضاحت۔</p> <p>حسین بن منصور کے قول انا الحق اور ابو یزید بسطامی کے قول سبحانی الخ کا معنی۔</p> <p>سوال و جواب</p> <p>اس زمانے میں بہت سے صوفیوں کا لباس پہننے والے توحید وجودی کو شائع کرنے میں مصروف ہیں اور صرف اسی کو کمال جانتے ہیں۔ مشائخ کے ان اقوال کو جو توحید وجودی میں صریح ہیں ان کے ابتدائے حال پر محمول کرنا چاہیے اور ایسے کلمات انہوں نے عین الیقین کے مقام میں کہے ہیں</p> <p>سوال و جواب</p> <p>توحید وجودی والا عین الیقین کے مقام سے بہرہ ور نہیں ہوتا۔ ایک مثال سے اسکی وضاحت،</p> <p>اکثر اہل زمانہ نے توحید وجودی کا دامن پکڑا ہوا ہے۔ بعض نے تقلیداً، بعض نے صرف علمی طور پر، بعض نے علم اور ذوق دونوں لحاظ سے اور بعض نے الحاد و زندقہ کے طور پر۔</p> <p>طریقت اور شریعت ایک دوسرے کا عین ہیں۔ صرف جمال و تفصیل اور کشف و استدلال کا فرق ہے۔</p>	



نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۱۴۸	ماہ رمضان المبارک کے فضائل مکتوب نمبر ۴۶:	۱۳۷	ہمارے خواجہ قدس سرہ کا مشرب ایک عرصہ تک توحید و جودی رہا۔ آخر کار اس مقام سے آپ کو آگے گزار لیا گیا۔ یہاں عبدالحق کی نقل سے اس آگے گزرنے کی تصدیق۔ اس حقیر کا مشرب بھی ایک عرصہ تک توحید و جودی رہا۔ مکتوب نمبر ۴۴:
۱۵۲	اس بیان میں کہ باری تعالیٰ کا وجود اس کی وحدت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت بلکہ جو کچھ نبی کریم علیہ السلام لے کر آئیں سب بدیہی ہے لیکن اس وقت جبکہ قوت مدرکہ باطنی امراض سے محفوظ ہو۔ نظر و فکر کی طرف وہ محتاجی جو کسی مرض کے باعث ہو بداہت کے مخالف نہیں۔ ایمان یقینی کے حاصل کرنے میں مرض قلبی کے ازالے کی فکر ضروری ہے۔ تزکیے کے بغیر یقین کا حاصل ہونا مشکل ہے۔ شریعت و ملت کا منکر مصری کے مٹھاس کے منکر کی طرح ہے۔ سیر و سلوک اور تزکیہ و تصفیہ سے مقصود آفات معنویہ اور امراض قلبیہ کا ازالہ ہے۔ آفات و امراض کے باوجود اگر ایمان ہے تو صرف ظاہری ہے۔ مکتوب نمبر ۴۷:	۱۳۷	خیر البشر علیہ السلام کی مدح میں اور اس امر کے بیان میں کہ آپ کی شریعت کی تصدیق کرنے والے خیر الامم ہیں اور اس کی تکذیب کرنے والے بدترین ہی آدم ہیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی متابعت کی ترغیب میں۔ احادیث مدحیہ کا اردو ترجمہ لو لاہ لما خلق اللہ سبحانہ الخلق الخ آج عمل قلیل کو جو دین کی حقیقت کے ساتھ ہے۔ عمل کثیر کی طرح قبول فرماتے ہیں۔ اصحاب کبف نے یہ تمام درجات ایک نیکی یعنی ہجرت سے حاصل کئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو کار آپ کی متابعت کی برکت سے مرتبہ محبوبیت تک پہنچتے ہیں۔ اگر ہجرت ظاہری میسر نہ ہو تو ہجرت باطنی ہی کامل طریقہ پر حاصل کرنی چاہیے۔ اظاہر اللہ کے بندوں سے دور رہنے کے باوجود رابطہ قلبی کے طور پر ان کے ساتھ رہنا چاہیے۔ مکتوب نمبر ۴۵:
۱۵۲	گزشتہ صدی کے کفار کی شکایت کے بیان میں۔ جو قلبہ حاصل کر چکے ہیں اور اہل اسلام کو خوار اور بے اعتبار رکھتے ہیں اور ابتدائے بادشاہت کے وقت ہی ترویج دین کی ترغیب میں۔ بادشاہ جہان کے لئے اس طرح ہے جس طرح دل بدن کے لئے۔ بادشاہ کی صلاح اور درستی میں جہان کی درستی اور اسکے خراب ہونے میں جہان کی خرابی ہے۔ آج جبکہ بادشاہ اسلام کے تحت نشین ہونے کی بشارت خاص و عام کے کانوں تک پہنچ چکی ہے سب اہل اسلام پر اس کی مدد و اعانت لازم ہے اور بہترین مدد مسائل شرعیہ کی وضاحت اور عقائد کلامیہ کا اظہار ہے۔ اس قسم کی مدد علماء اہل حق کے ساتھ مخصوص ہے۔ علماء دنیا کی صحبت زہر قاتل ہے اور ان کا فساد متعدی ہے۔ گزشتہ صدی میں دین پر جو بلا و مصیبت ٹوٹی اس جماعت علماء دنیا کی شوی اور بدی سے ہی ٹوٹی۔ اس لئے کہ اکثر جبلاء صوفی نما علماء سوء کا حکم رکھتے ہیں۔	۱۳۲	اس بیان میں کہ انسان کی جامعیت جس طرح اس کے کمال کا سبب ہے اسی طرح اس کے نقصان کا باعث بھی ہے۔ اور رمضان شریف کے فضائل کے بیان میں۔ خدا تعالیٰ کے دوست اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ بدن کے ساتھ تعلق بھی حق تعالیٰ کی معیت میں ایک طرح کی رکاوٹ ہے۔ اس ڈھانچے سے جدا ہونے کے بعد قرب ہی قرب اور اتصال ہی اتصال ہے۔ آدمی کو جس طرح جمعیت باطنی کی ضرورت ہے۔ جمعیت ظاہری کی بھی ضرورت ہے۔ بہترین مخلوقات بھی انسان ہے اور بدترین مخلوق بھی انسان ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی نوع انسان میں سے ہیں اور ابو جہل لعین بھی انسانوں میں سے ہی ہے۔

بہلا دفتر مکتوبات امام ربانی دوسرا حصہ

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۱۶۰	مکتوب نمبر ۵۲: نفس امارہ کی مذمت اور اس کے مرض ذاتی اور اس کے مزالے کے علاج کے بیان میں۔ نفس امارہ کے دعویٰ الوہیت اور شرکت کا بیان اور اس بے سعادت نفس کا شرکت پر راضی نہ ہونا۔ حدیث قدسی عادنفسک الخ نفس کی پرورش دراصل خدا کے دشمن کی پرورش ہے۔ حدیث قدسی الکبریٰ الخ دنیا کے ملعون ہونے کا راز نفس کو فخر محمدی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس کی وجہ انبیاء کی بعثت سے مقصود اور تکالیف شرعیہ میں حکمت نفس اور امارہ کو عاجز کرنا اور اسے ویران کرنا ہے۔ احکام شرعیہ میں سے ایک حکم کی بجا آوری خواہشات انسانی کے مٹانے میں اپنی طرف سے ہزار سالہ ریاضات و مجاہدات سے بہتر ہے برہمنوں اور جوگیوں نے ریاضت کرنے میں کوئی کسر اٹھانیں رکھی لیکن بے فائدہ ہے۔ حکم شرع کے مطابق بطور زکوٰۃ ایک درہم ادا کرنا نفس کی ویرانی میں اپنی طرف سے ہزار دینا صرف کرنے سے بہتر ہے۔ شریعت کے حکم کے مطابق عید فطر کے روز کھانا کھانا اپنی طرف سے ہزار ہا سال کے روزوں سے بہتر ہے۔ فجر کی دو رکعت نماز باجماعت ادا کرنا اس سے بہتر ہے کہ انسان ساری رات نفل میں گزارے اور نماز باجماعت ادا کرے جب تک نفس پاک نہ ہو اپنے بہتر ہونے کے مانگو لیا سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ تزکیہ نفس میں کلمہ طیبہ نافع ترین شے ہے جب نفس سرکشی کے مقام میں اتر آئے تو کلمہ طیبہ کے تکرار سے اپنے ایمان کی تجدید کرنی چاہیے۔ مکتوب نمبر ۵۳: اس بیان میں کہ علماء سود کا اختلاف فساد عالم کا موجب ہے۔ دیندار علماء بہت ہی قلیل ہیں۔	۱۵۵	اپنے آپ کو اس بڑھیا کی طرح تصور کریں جو سوت کی اٹی لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کے خریداروں میں جا شامل ہوئی۔ مکتوب الیہ کو ترویج شریعت پر ابھارنا۔ مکتوب نمبر ۴۸: علماء اور طلباء علوم کی تعظیم کی ترغیب کے بیان میں۔ کل قیامت کو شریعت کے متعلق سوال ہوگا، تصوف کے متعلق نہیں ہوگا۔ جنت میں داخلہ اور دوزخ سے نجات شریعت کی بجا آوری سے وابستہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے شرائع کی دعوت دی ہے۔ اعلیٰ ترین نیکی شریعت کی ترویج میں کوشش اور اس کے احکام میں سے کسی کا زندہ اور جاری کرنا ہے۔ راہ خدا میں کروڑ ہا روپے خرچ کرنا اتنا ثواب نہیں رکھتا جتنا مسائل شرعیہ میں سے ایک مسئلے کو رواج دینے کا ثواب ہے۔ وہ مال جو تائید شریعت میں خرچ کیا جائے بہت اونچا درجہ رکھتا ہے۔ اور اس نیت سے ایک نلکہ خرچ کرنا لاکھوں روپے خرچ کرنے کے برابر ہے۔ نفس میں گرفتار طالب علم کی فضیلت نجات یافتہ صوفی پر اور اس پر استدلال دعوت و ارشاد کے لیے مخلوق کی طرف لوٹائے گئے صوفی کو نبوت کے فیضان سے حصہ ملتا ہے اور وہ بھی علمائے شریعت میں داخل ہے مکتوب نمبر ۴۹: دو قسم کی دولت جمع کرنے کی ترغیب میں یعنی ظاہر کو احکام شرعیہ کے ساتھ آراستہ کرنا اور باطن کو غیر حق سبحانہ کی گرفتاری سے آزاد کرنا۔ مکتوب نمبر ۵۰: کینی دنیا کی مذمت کے بیان میں۔ اگر کسی نے وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرا مال زمانے میں سب سے عظیم انسان کو دینا تو زاہد کر دینا چاہیے۔ مکتوب نمبر ۵۱: ترویج شریعت کی ترغیب میں
۱۶۳	مکتوب نمبر ۵۳: اس بیان میں کہ علماء سود کا اختلاف فساد عالم کا موجب ہے۔ دیندار علماء بہت ہی قلیل ہیں۔	۱۵۷	
		۱۵۷	
		۱۵۹	

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۱۷۱	حقیقت اور طریقت حقیقت شریعت سے عبارت ہے اور اس حقیقت کا راستہ۔ مکتوب نمبر ۵۸:	۱۶۶	گزشتہ صدی میں علماء کا اختلاف جہاں کو بلا و مصیبت میں گرفتار کر چکا ہے۔ جس طرح جہاں کی نجات اور صلاح علماء سے وابستہ ہے، جہاں کا فساد بھی انہیں سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک بزرگ نے ابلیس کو فارغ بیٹھا دیکھا تو اس کا راز دریافت کیا اس نے جواب دیا کہ میرا کام اس وقت کے علماء کے رہے ہیں۔ مکتوب نمبر ۵۴:
۱۷۲	اس بیان میں کہ یہ سارا راستہ گل سات قدم ہے۔ اور مشائخ نقشبندیہ نے عالم امر سے ابتدا اختیار کی ہے اور ان بزرگوں کا طریقہ صحابہ کرام کا طریقہ ہے۔ ہمارا راستہ صرف سات قدم ہے دو قدم عالم خلق میں اور پانچ عالم امر میں۔ ان سات قدموں میں سے ہر قدم میں دس ہزار حجابات راستے سے ہتے ہیں۔ اول قدم میں انفعال کی تجلی رونما ہوتی ہے، دوسرے میں تجلی صفات اور تیسرے قدم میں تجلیات ذاتیہ کا آغاز ہو جاتا ہے۔ دوسروں کی نہایت ان کی ابتدا میں درج ہے۔ صحابہ کرام کو خیر البشر علیہ السلام کی پہلی صحبت میں ہی وہ کچھ میسر آ گیا جو کامل اولیاء کو نہایت پر پہنچ کر بھی کم ہی نصیب ہوتا ہے۔ ابن مبارک سے لوگوں نے پوچھا معاویہ افضل ہیں یا بن عبدالعزیز؟ آپ نے فرمایا حضور کی معیت میں حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں جو غبار داخل ہوئی وہ کئی مرتبے عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے۔ مکتوب نمبر ۵۹:	۱۶۹	اس بیان میں کہ مبتدع کی صحبت سے بچنا ضروری ہے، اور بدترین بدعتی فرقہ شیعہ شیعہ ہے۔ بدعتیوں کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت سے زیادہ ہے تمام بدعتی فرقوں میں بدترین وہ جماعت ہے جو اصحاب پیغمبر سے بغض رکھتی ہے۔ صحابہ کرام سے بغض رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافر کہا ہے۔ صحابہ کرام پر اعتراض قرآن و شریعت پر اعتراض ہے۔ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ کا مخالف خطا پر تھا۔ یزید بے دولت اصحاب میں سے نہیں ہے۔ اس کی بدبختی میں کے کلام ہے۔ یزید پر لعنت میں توقف کی وجہ۔ قطب زماں حضرت مخدوم جہانیاں کی کتابوں کے مطالعہ کی ترغیب میں۔ مکتوب نمبر ۵۵:
۱۷۳	اس بیان میں کہ انسان کے لئے نجات ابدی حاصل کرنے کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے اور اہل سنت کی اتباع کے بغیر نجات محال ہے اور علم و عمل شریعت سے مستفاد ہیں اور خلاص کا حصول طریقہ صوفیہ کے طریق پر چلنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر اہل سنت کی اتباع سے پال برابر بھی مخالفت ہے تو خطرہ ہی خطرہ ہے۔ اہل سنت کے مخالف دیدار باری تعالیٰ اور شفاعت کے منکر ہیں یہ لوگ صحبت کی فضیلت سے بے خبر ہیں۔ اور اہل بیت رسول علیہ السلام کی محبت سے محروم ہیں۔ صحابہ کرام کا ابو بکر پر متفق ہونا اور انہیں آسمان کے نیچے ابو بکر سے بہتر کوئی شخص نہ ملنا۔ اہل بیت حضرت نوح کی کشتی کی طرح ہیں اور صحابہ ستاروں کی مانند ہیں اور اس راز کا بیان۔	۱۷۰	اپنے بعض دوستوں کے ساتھ اظہار محبت کے بیان میں حدیث: من احب اخاه فلیعلم اياه اس محبت کے باعث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرباء کے ساتھ پیدا ہو چکی ہے۔ بندہ کو بہت امید ہاتھ میں آ چکی ہے۔ مکتوب نمبر ۵۶: ایک سید صاحب کی سفارش کے سلسلہ میں۔ مکتوب نمبر ۵۷: نصیحت کے بیان میں۔

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۱۸۰	مکتوب نمبر ۶۱: شیخ کامل کی صحبت اختیار کرنے اور ناقص کی صحبت سے اجتناب کرنے کے بیان میں۔ طلب کا ہونا حصول مطلوب کی بشارت دیتا ہے۔ دولت طلب کو عظمیٰ تصور کرتے ہوئے ہر مخالف امر سے بچنا چاہیے۔ اگر حقیقت التجاء میسر نہ ہو تو اسکی صورت کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔ شیخ کامل کی ذات تک وصول کے بعد تمام مرادیں اس کے سپرد کرنی چاہئیں جس طرح میت غسل کے ہاتھ میں آتا ہے۔ فنا اول فنا فی الشیخ ہے۔ ابتداء طالب کمال خست کینگی کی حالت میں ہوتا ہے۔ جناب قدس خداوندی سے کچھ مناسبت نہیں رکھتا۔ لہذا دو طرف تعلق رکھنے والا واسطہ درمیان میں چاہیے۔ اور وہ واسطہ شیخ کامل کمال کرنے والا ہے۔ طلب میں سب سے زیادہ فطور ڈالنے والی چیز یہ ہے کہ طالب شیخ ناقص کی طرف رجوع کرے جس نے ابھی کام مکمل نہ کیا ہو اور مسند شیخی پر بیٹھ جائے۔ اسکی صحبت زہر قاتل ہے۔ راستے کا دار و مدار صحبت پر ہے۔ گفت و شنید سے کام نہیں بنتا۔	۱۷۷	بعض صحابہ کا انکار تمام صحابہ کا انکار ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کی صحبت کی فضیلت تمام فضائل سے اوپر ہے۔ اولیٰ کرنی ادنیٰ درجہ صحابی کے مرتبہ کر نہیں پہنچ سکے۔ صحابہ کا ایمان شہودی تھا۔ صحابہ کرام کے آپس میں جھگڑے اور اختلافات صحیح توجیہات پر محمول ہیں اور انکی خطا اجتہادی خطا تھی۔ اہل سنت کا طریقہ افراط و تفریط سے محفوظ ہے۔ علم و عمل تو شرع سے مستفاد ہے اور ان دونوں میں اخلاص طریق صوفیہ سے وابستہ ہے۔ (سیرالی اللہ اور سیر فی اللہ کے حصول کے بغیر بندہ حقیقت اخلاص سے دور رہتا ہے، یعنی تمام اعمال و اقوال میں اخلاص نصیب نہیں ہوتا۔ اولیاء اللہ جو کچھ کرتے ہیں صرف حق جل و علا کے لئے کرتے ہیں۔ مخلص اور مخلص کے درمیان فرق۔ علوم صوفیہ سے نفع کا بیان۔
۱۸۲	مکتوب نمبر ۶۲: اس بیان میں کہ جو جذبہ سلوک سے پہلے ہوتا ہے وہ مقاصد میں سے نہیں ہے۔ بلکہ جو جذبہ سلوک کے بعد ہے مقاصد میں سے وہ ہے۔ نہایت کے ہدایت میں درج ہونے سے مراد۔	۱۷۷	مکتوب نمبر ۶۰: نفی خواطر اور دفع وساوس کے بیان میں۔ دفع وساوس طریقہ حضرات نقشبندیہ میں مکمل طور پر حاصل ہے۔ بعض مشائخ نے دفع خواطر کے لئے چلہ کشی کی ہے۔ خواجہ احرار قدس سرہ کے کلام میں خواطر سے مراد اس سلسلہ کے مخلصوں میں سے ایک درویش اپنا حال یوں بیان کرتا ہے کہ بالفرض اگر عمر نوح بھی اسے مل جائے تو ساری عمر میں کوئی دوسوہ دل پر سے نہیں گزر سکتا۔ بلکہ دوسوہ دل میں لانے کے لئے اگر سالہا سال تکلف بھی کرے تو نہیں آسکتا۔ وساوس کو دس دن یا چالیس دن کے چلے کے ذریعے بتکلف روکنے سے مطلوب کی طرف دوام توجہ بحال ہے۔ دائمی حفاظت جو اس سلسلہ کے مبتدیوں کو میسر آتی ہے وہ ایک دوسری شے ہے۔ دوام توجہ جسے ہم بیان کر رہے ہیں اس سے مراد یادداشت ہے جو مرتبہ کمال کی نہایت ہے۔
۱۸۳	مکتوب نمبر ۶۳: اس بیان میں کہ انبیاء علیہم السلام اصول میں متفق ہیں اور انکے بعض متفق کلمات کا بیان۔ انبیاء کرام علیہم السلام سراسر رحمت ہیں۔ اگر ان وجود شریف نہ ہوتا تو حق سبحانہ جہان کو اپنی ذات و صفات سے واقف نہ کرتا۔ یہ بزرگ گردہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، حشر و نشر، ارسال رسل، فرشتہ کے نزول اور جنت و دوزخ میں اتفاق رکھتا		

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۱۹۲	<p>مل صادر نہیں ہوا۔ قوی جہاد۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کا قول کہ اگر میں پیری مریدی کروں تو کسی پیر کو جہان میں مرید نہ ملے۔ لیکن ہمارے ذمے ایک اور کام لگایا گیا ہے اور وہ شریعت کی ترویج ہے۔ حدیث: من احب اخاه فلیعلم اياه مکتوب نمبر ۶۶:</p> <p>طریقہ نقشبندیہ کی مدح اور دوسروں پر اسکی فضیلت کے بیان میں حضرات خواجگان کا طریقہ نہایت کے ہدایت میں درج ہونے پر مبنی ہے۔ یہ طریقہ بعینہ صحابہ کرام کا طریقہ ہے۔ صحابہ کرام کو خیر البشر علیہ السلام کی اول صحبت میں وہ کچھ میسر آ گیا کہ دوسرے اولیائے امت کو نہایت نہایت پر پہنچ کر بھی اس کا ایک شتمہ نصیب ہوتا ہے۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل صحبت خیر البشر علیہ السلام کے سبب اویس قرنی سے افضل ہے۔ بہترین زمانہ اصحاب کرام کا زمانہ ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے کی ناک کا خبار عمر بن عبدالعزیز سے کئی مرتبے بہتر ہے۔ حضرت خواجگان کا سلسلہ سلسلۃ الذہب ہے۔ ان بزرگوں کے طریقہ کی فضیلت دوسرے طریقوں پر اس طرح ہے جس طرح صحابہ کرام کے زمانہ کی فضیلت دوسرے زمانوں پر ہے۔ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارا کام اللہ کے فضل سے وابستہ ہے۔ مکتوب نمبر ۶۷:</p> <p>ایک محتاج کی سفارش کے سلسلہ میں۔ اظہار حق میں ایک طرح کی تلخی ہوتی ہے۔ احوال کے تلونیات امکان کے لوازم میں سے ہیں۔ بے چارہ ممکن کبھی جلال کا مغلوب ہوتا ہے۔ اور کبھی اس پر جمال کی حکمرانی ہوتی ہے۔</p>	۱۸۷	<p>ہے۔ صرف بعض فروع میں مختلف ہے۔ احکام شرعیہ میں نسخ و تبدیلی حق تعالیٰ کی حکمتوں اور مصالح میں سے ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور کفار بدکردار کے سرداروں میں فرق۔ مکتوب نمبر ۶۴:</p> <p>جسمانی اور روحانی لذت و الم کے بیان میں اور جسمانی آلام و مصائب کے برداشت کرنے کی ترغیب میں۔ ہر چیز جس میں جسم کے لئے لذت ہے روح کے لئے اس میں الم و ارتکاف ہے۔ و بالعکس اس عالم دنیا میں عوام کا لانعام کی روح بھی جسم کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ افسوس ہزار افسوس اگر روح اس گرفتاری سے آزاد ہو کر اپنے وطن اصلی کی طرف رجوع نہ کرے۔ اگر دنیا میں درد و الم نہ ہوتا تو جو برابر اس کی قیمت نہ ہوتی۔ حوادث زمانہ کی تلخی کڑوی دوا کی طرح نافع ہے۔ عام دعوتوں میں لوگ جو کھانا بے خلوص پکاتے ہیں اور کھانے والوں کا طعام کے متعلق شکوہ شکایت صاحب طعام کی شکستہ دلی کا سبب بنتا ہے۔ یہی شکستہ دلی طعام کی اس ظلمت کو زائل کر دیتی ہے۔ اور وہ کھانا قبولیت کے مقام میں پہنچ جاتا ہے۔ عبادت تذلل اور انکسار کا نام ہے۔ پیدائش انسانی سے مقصود اس کی خواری اور اظہار عجز ہے۔ خاص کر اہل اسلام۔ مکتوب نمبر ۶۵:</p> <p>اسلام کے کمزور ہونے پر افسوس کرنے اور تقویت اسلام اور اجراء احکام کی ترغیب کے بیان میں۔ حدیث: الاسلام بدء غریباً الخ اسلام کی بے کسی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ کفار اعلانیہ اسلام پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اسلامی احکام کے اجراء سے روک دیا گیا ہے۔ حدیث میں وارد ہے: لن یوء من احد کم حتی یقال مجنون اصحاب کہف سے سوائے ہجرت کے اور کوئی نمایاں</p>
۱۹۳	<p>۱۹۳</p>	۱۸۹	<p>۱۸۹</p>

بہلا دفتر مکتوبات امام ربانی دوسرا حصہ

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
	اغنیاء پر فقراء کی نسبت کئی گنا زیادہ شکر ضروری ہے۔ اس امت کے فقراء اغنیاء کی نسبت پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ منعم تعالیٰ کا شکر اولاً تصحیح عقائد اہل سنت کی آرا کے مطابق ضروری ہے۔ اور ثانیاً احکام شرعیہ کی بجا آوری کی صورت میں اور ثالثاً سلوک صوفیہ کے طریق کے مطابق تزکیہ نفس کے ساتھ	۱۹۲	قلب المومن بین اصبعین من اصابع الرحمن الخ مکتوب نمبر ۶۸: اس بیان میں کہ تواضع ارباب غنا کو زیب دیتی ہے اور استغناء ارباب فقر کو۔ اتقیاء امت تکلف اور بناوٹ سے بری ہیں۔ التکبر مع المتکبر صدقہ خواجہ نقشبند کو ایک شخص نے کہا کہ آپ متکبر ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرا تکبر رب تعالیٰ کی کبریائی کی وجہ سے ہے۔ حدیث: رب اشعت فقراء سے آشنائی سے مقصود اپنے پوشیدہ عیوب سے واقفیت اور ان میں موجود برائیوں کا ظہور۔
	آخری رکن کا دجوب استحسانی ہے مگر پہلے دو ارکان کا دجوب استحسانی نہیں۔ وہ عمل جو ان تین طریقوں کے خلاف ہے معصیت اور نافرمانی میں داخل ہے۔ ہندوستان کے برہمنوں اور یونان کے فلاسفوں کی ریاضتیں کچھ قدر قیمت نہیں رکھتیں۔ مکتوب نمبر ۷۲:	۱۹۸	مکتوب نمبر ۶۹: تواضع کے بیان میں جو موجب رفعت ہے۔ اور اس بیان میں کہ نجات اہل سنت کی متابعت سے وابستہ ہے۔ مکتوب نمبر ۷۰:
۲۰۲	دین کے ساتھ دنیا کا جمع کرنا مشکل ہے اگر حقیقتاً ترک دنیا میسر نہ آئے تو حکماً ہی ترک کرنا چاہیے اگر ترک حکمی بھی میسر نہ ہو تو ایسا شخص منافق کے حکم میں ہے۔ مکتوب نمبر ۷۳:	۱۹۹	اس بیان میں کہ آدمی کی جامعیت جس طرح اسکی دوری کا سبب ہے اسی طرح اسکے قرب کا سبب بھی ہے۔ حدیث: لا یسعی ارضی ولا سمانی بہترین موجودات بھی انسان ہے اور بدترین موجودات بھی وہی ہے۔ اموال نامیہ اور چرنے والے مویشیوں کی زکوٰۃ ادا کرنا۔ لذیذ کھانا کس نیت سے کھانا درست ہے اور نفیس لباس کس ارادے کے تحت پہننا ٹھیک ہے۔ اگر حقیقت نیت میسر نہ آسکے تو تکلف کے ساتھ اس نیت پر اپنے آپ کو لانا چاہیے۔ حدیث: فان لم تبکوا فتبا کوا تمام امور میں علمائے دیندار کے فتوؤں کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہیے۔ مکتوب نمبر ۷۱:
۲۰۶	دنیا اور اہل دنیا کی خدمت اور غیر نافع علوم کی تحصیل کی خدمت اور فضول مباحات سے بچنے اور نیک کاموں پر ابھارنے کے بیان میں۔ دنیا فی الحقیقت شکر چڑھا ہوا مردار اور کیرنوں اور مکھیوں سے بھری ہوئی روڑی ہے۔ حدیث: ما الدنیا و الاخرة الا ضرطان وہ علوم جو آخرت میں کام نہیں آئیں گے دنیا میں داخل ہیں۔ علم نجوم، منطق و فلسفہ اور ان کے مناسب علوم کے حاصل کرنے کا حکم۔ فضول مباحات سے بچنا چاہیے۔ مشائخ نقشبندیہ نے عزیمت پر عمل کرنا اختیار کیا ہے اور رخصت سے اجتناب کیا ہے۔ پاؤں دائرہ مباحات سے باہر نہیں رکھنا چاہیے اور محرّمات و مشتبہات تک نہیں جانا چاہیے۔	۲۰۱	اس بیان میں کہ نعمت عطا کرنے والے کا شکر نعمت والے پر لازم و ضروری ہے۔

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۲۱۷	قال صلى الله عليه وسلم رب اشعرت الخ ان زلزلة الساعة شىء عظيم درال روز كز فعل پرسند الخ دنیا رب تعالیٰ کو ناپسند ہے اور بے قدر۔ مکتوب نمبر ۷۵:	اس کے برابر اور کون سی عیش ہو سکتی ہے کہ بندے کا رب اس کے اعمال و کردار سے راضی ہو۔ اور اس سے زیادہ اور کیا برائی ہو سکتی ہے کہ بندے کا آقا اس کے اعمال سے ناراض ہو۔ والدین : جو اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ہے۔ جوانی کے وقت تھوڑے عمل کی وہ قدر و قیمت ہے کہ بڑھاپے میں اس سے کئی گنا زیادہ کی بھی وہ قدر و قیمت نہیں۔ وہ عبادت جس کا شرع ہندی نے حکم دیا ہے اور اس سے مقصود بھی بندوں کا ہی نفع ہے۔ حق تعالیٰ کی طرف اس کا نفع نہیں لوٹتا۔ اگر دنیا داروں میں سے کوئی اپنے ماتحت کو کسی کام کا حکم کرے اور کوئی خدمت ذمے لگائے تو وہ ماتحت کس قدر پھرتی اور چستی سے وہ خدمت بجالاتا ہے۔ کتنی بری بات ہے کہ رب تعالیٰ کی عظمت اس دنیا دار کی عظمت سے بھی نظر میں کم محسوس ہو۔ ایسی روش سے شرم کرنی چاہیے۔ از سر نو ایمان کی تجدید کرنی چاہیے۔ ادائے زکوٰۃ کا آسان طریقہ۔ نفس بالذات سخت کنجوس ہے۔ بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں پوری کوشش کرنی چاہیے۔ احکام شرعیہ علمائے آخرت سے معلوم کرنے چاہئیں۔ علمائے دنیا نے جنہوں نے علم کو مال و جاہ کا وسیلہ بنایا ہوا ہے دور رہنا چاہیے۔ مقصود عمل ہے نہ کہ صرف علم حدیث: اشد الناس عذابا یوم القیمة الخ اس گروہ کی محبت کا رشتہ ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے۔ مکتوب نمبر ۷۴:	
۲۱۹	اس بیان میں کہ ترقی تقویٰ سے وابستہ ہے۔ اور فضول مباحات کے ترک پر ابھارنے اور اس بیان میں کہ حرام سے بچنا دو قسم ہے۔ ۱۔ در نجات دو باتوں پر ہے: ادا کرنا اور ممنوعات سے بچنا اور ورع کا بیان۔ فرشتے پر انسان کی فضیلت کا سبب مباحات میں کھلی آزادی مشتبہات تک اور شبہ حرام تک پہنچا دیتا ہے۔ پس کمال ورع و تقویٰ کے حصول کے لئے مباحات میں بھی بقدر ضرورت پر اکتفا کرنا چاہیے۔ حرام سے اجتناب کا لازم جانتے ہوئے فضول مباحات کا دائرہ بھی تنگ رکھنا چاہیے۔ انکسار العاصین احب الی من صولة المضیعین حرام سے بچنا دو قسم ہے۔ ایک قسم حقوق اللہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور دوسری قسم حقوق العباد سے۔ حدیث: من کانت له مظلمة لآخیه من عرضه الخ حدیث: لا یزال طائفة من امتی ظاہرین الخ مکتوب نمبر ۷۷:	۲۱۵ فقراء کی محبت پر ابھارنے اور اتباع شریعت کی نصیحت کے بیان میں۔ لا نھم جلساء اللہ الخ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستفتح الخ	
۲۲۳	اس بیان میں کہ بے کیف اور بے مثال خدا تعالیٰ کی عبادت کب میرا آتی ہے۔ وہ عبادت جو رغبت و خوف کے تحت ہے۔ فی الحقیقت		

سہ ماہی دفتر مکتوبات امام ربانی دوسرا حصہ

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۲۳۱	<p>آں سرور علیہ السلام کی شریعت تمام پہلی شریعتوں کا خلاصہ ہے۔ اس شریعت کی تصدیق اور اس کے اعمال کی بجا آوری تمام گزشتہ شریعتوں کی تصدیق ہے۔</p> <p>آں سرور علیہ السلام کا انکار تمام کمالات کا انکار ہے اور آپ کی تصدیق تمام کمالات کی تصدیق ہے۔</p> <p>آں سرور علیہ السلام کا منکر سب سے بدتر ہے۔</p> <p>مکتوب نمبر ۸۰:</p> <p>اس بیان میں کہ تہتر فرقوں میں سے فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کا گروہ ہے اور بدعتی فرقوں کی مذمت اور اس کے مناسب بیان میں۔</p> <p>اس بیان میں کہ تہتر فرقوں میں ناجیہ فرقہ اہل سنت و جماعت ہیں۔ فرقہ ناجیہ کی تمیز کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی۔</p> <p>الدين هم على ما انا عليه و اصحابي اپنے ذکر کے ساتھ صحابہ کرام کا ذکر آپ نے اس لئے کیا تاکہ واضح ہو کہ حضور کا طریقہ وہی ہے جو صحابہ کرام کا طریقہ ہے، اور نجات انکی اتباع کے ساتھ وابستہ اور بس۔</p> <p>رسول کی اطاعت عین حق تعالیٰ کی اطاعت ہے اور رسول کی نافرمانی عین حق تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔</p> <p>جس جماعت نے خدا کی اطاعت کو رسول کی اطاعت کے خلاف تصور کیا ہے ان کے حق میں وارد ہے يُرِيدُونَ اَنْ يُضَرِّقُوا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ الْخ</p> <p>آں سرور علیہ السلام کی اطاعت کرنا اور صحابہ کی اتباع کی مخالفت کرنا ایسا دعویٰ بالکل باطل ہے۔</p> <p>اس میں شک نہیں صحابہ کرام کی اتباع کو لازم جاننے والے صرف اہل سنت و جماعت ہیں۔</p> <p>شیعہ اور خوارج اتباع صحابہ سے محروم ہیں۔</p> <p>فرقہ معترکہ کا مذہب نیا ایجاد شدہ مذہب ہے۔</p> <p>صحابہ کرام پر نکتہ چینی نبی کریم علیہ السلام پر نکتہ چینی ہے شرعی احکام جو قرآن و حدیث کے راستے ہم تک پہنچے ہیں صحابہ کرام کے واسطے سے پہنچے ہیں۔ اگر وہ مطعون ہیں تو ان کی نقل کی ہوئی چیز بھی مطعون ہوگی۔</p> <p>صحابہ کرام پر نکتہ چینی کرنے والوں کی طرف سے سوال</p>	۲۲۷	<p>اپنی عبادت ہے۔</p> <p>ولایت میں رخ حق تعالیٰ کی طرف ہوتا ہے اور نبوت کے ساتھ نیچے لاتے ہیں۔ اور اس کمال کو خلق کی طرف توجہ کے ساتھ جمع کر دیتے ہیں۔</p> <p>بعض نے کہا ہے کہ نبی کی ولایت اسکی نبوت سے افضل ہے۔</p> <p>ہر پیغمبر کی شریعت اسکی نبوت کے مناسب ہوتی ہے۔</p> <p>سوال و جواب۔</p> <p>مکتوب نمبر ۷۸:</p> <p>سفر در وطن اور سیر آفاقی و انفسی کی حقیقت (و معنی) کے بیان میں اور اس بیان میں کہ اس دولت کا حاصل ہونا صاحب شریعت علیہ علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع سے وابستہ ہے۔</p> <p>حُبِّ الْوَطَنِ بَيْنَ الْاِيْمَانِ نَقْدُ وَطَنِ هُوَ</p> <p>سفر در وطن اصول نقشبندیہ میں سے ہے۔</p> <p>ایک جماعت کو اگر چاہتے ہیں تو مجذوب سالک بنا دیتے ہیں اور بیرونی سیر میں ڈال دیتے ہیں اور اس سیر کے مکمل ہونے کے بعد سیر انفسی کی طرف لاتے ہیں۔</p> <p>اس دولت تک وصول سید اولین و آخرین کی اتباع سے وابستہ ہے۔ شریعت کی مخالفت کے باوجود بالفرض اگر احوال و مواجید حاصل ہوں تو استدراج میں داخل ہے۔</p> <p>مطابق حدیث: جَدَّ ذُو اِيْمَانًا كُنْم الْخ</p> <p>حدیث: هَلَكَ الْمُسَوِّفُونَ</p> <p>جب تک ایک بال برابر بھی شریعت کی مخالفت کی راہ کھلی رہے، خطرہ موجود ہے۔</p> <p>اہل اللہ پر اعتراض خصوصاً جہاں درمیان میں پیری مریدی کا تعلق ہو، ہرگز نہیں ہونا چاہیے اور اسے زہر قاتل جاننا چاہیے۔</p> <p>مکتوب نمبر ۷۹:</p> <p>اس بیان میں کہ یہ روشن شریعت تمام گزشتہ شریعتوں کی جامع ہے اور اس شریعت کے مطابق عمل کرنا تمام شریعتوں کے مطابق عمل کرنا ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔</p> <p>قرآن مجید میں تمام آسمانی کتابوں کا خلاصہ ہے۔</p>
۲۲۹	<p>صحابہ کرام پر نکتہ چینی نبی کریم علیہ السلام پر نکتہ چینی ہے شرعی احکام جو قرآن و حدیث کے راستے ہم تک پہنچے ہیں صحابہ کرام کے واسطے سے پہنچے ہیں۔ اگر وہ مطعون ہیں تو ان کی نقل کی ہوئی چیز بھی مطعون ہوگی۔</p> <p>صحابہ کرام پر نکتہ چینی کرنے والوں کی طرف سے سوال</p>	۲۲۹	<p>اس بیان میں کہ یہ روشن شریعت تمام گزشتہ شریعتوں کی جامع ہے اور اس شریعت کے مطابق عمل کرنا تمام شریعتوں کے مطابق عمل کرنا ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔</p> <p>قرآن مجید میں تمام آسمانی کتابوں کا خلاصہ ہے۔</p>



نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۲۲۳	بات صادر ہو جو عسکر کے باعث ہے۔ بعض مشائخ کی جماعت میں واقع ہے کہ شریعت حقیقت کا پوست ہے الخ ایک سائل نے حضرت خواجہ سے سوال کیا کہ سیر و سلوک سے کیا مقصود ہے؟ اس کا جواب۔ مکتوب نمبر ۸۵:	۲۲۸	اور اس کا جواب۔ اسد اللہ کی ذات میں تقیہ کا احتمال ماننا کم عقلی ہے۔ وہ عزت و توقیر جو پیغمبر علیہ السلام اصحاب ثلاثہ کی کرتے غصے اس کا جواب یہ لوگ کیا دیں گے۔ قرآن مجید حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمعے فرمایا ہے۔ ایک شخص کا شیعہ مجتہد سے سوال کرنا اور اس کا جواب حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی رحلت کے دن تینتیس ہزار صحابہ کرام مدینہ منورہ میں موجود تھے اور ان سب نے برضا و رغبت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ کے ابتدا میں بیعت کرنے میں توقف کی وجہ۔ صحابہ کرام کے درمیان واقع ہونے والے اختلافات خواہش نفسانی کے تحت نہیں تھے بلکہ وہ اجتہاد پر مبنی تھے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد۔ مکتوب نمبر ۸۱:
۲۲۵	اعمال صالحہ کے بجالانے کی ترغیب کے بیان میں۔ آدمی کے لئے جس طرح درستی عقیدہ ضروری ہے اعمال صالحہ کی بجا آوری بھی ضروری ہے۔ جامع ترین عبادت نماز ہے۔ حدیث: عبادۃ فی الہرج کھجرۃ الی دولت و نعمت والوں کی صحبت زہر قاتل ہے۔ حدیث: من تواضع لغنی لغناہ الخ مکتوب نمبر ۸۶:	۲۳۸	مکتوب نمبر ۸۱: ترویج اسلام کی ترغیب اور اسلام اور مسلمانوں کے ضعف و بے کسی کے بیان میں۔ گائے کی قربانی ہندوستان میں اسلام کے اعظم شعائر میں سے ہے۔ مکتوب نمبر ۸۲:
۲۲۶	دل کو ماسوائے حق تبارک و تعالیٰ سے سالم و محفوظ رکھنے کے بیان میں۔ مکتوب نمبر ۸۷:	۲۳۹	اس بیان میں کہ دل کی سلامتی خدا تعالیٰ کے ماسوا کے نسیان کے بغیر ممکن نہیں۔ مکتوب نمبر ۸۳:
۲۲۶	اس بیان میں کہ یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ خدا تعالیٰ کے دوست کسی کو قبول کر لیں۔ ہم قوم لایسقی جلیسہم الخ مکتوب نمبر ۸۸:	۲۴۰	اس بیان میں کہ یہ کس قدر عظیم نعمت ہے کہ بندے کے بال ایمان اور نیکی کی حالت میں سفید ہوں اور جوانی میں خوف کو غالب پائے اور بڑھاپے میں امید کو۔ حدیث: من شاب شیبۃ فی الاسلام غفرلہ مکتوب نمبر ۸۹:
۲۲۷	مکتوب نمبر ۸۹: ماتم پرسی میں۔ انسان کے لئے مطابق حکم کل نفس ذائقۃ الموت موت سے چارہ نہیں۔ حدیث: المیت کالغریق المتغرت دوسروں کی موت سے عبرت پکڑنی چاہیے، دنیوی سازد	۲۴۱	اس بیان میں کہ شریعت و حقیقت ایک دوسرے کا عین ہیں الخ مقصودی بات یہ ہے کہ شریعت و حقیقت ایک دوسرے سے جدا نہیں۔ فرق اجمال و تفصیل کا ہے۔ حق الیقین کی حقیقت تک وصول کی علامت الخ علم و عمل میں شریعت کے خلاف جس سے بھی کوئی

بہار دفتر مکتوبات امام ربانی دوسرا حصہ

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
	لیکن مشائخ میں سے ارباب صحو جانتے ہیں کہ یہ حکم سکر پر مبنی ہے۔		سامان کی اگر کچھ بھی قیمت ہوئی تو کفار بدکردار کو ایک بال برابر بھی نہ ملتا۔
	وسعت قلب کے بارے میں ارباب سکر کی غلطی کا منشا۔	۲۴۹	مکتوب نمبر ۹۰:
	یہ قول بھی غلبہ سکر کے باعث ہے کہ محمدی جمع اللہ کی جمع سے زیادہ جامع ہے۔		اس امر کی ترغیب میں کہ کلیہ حق سبحانہ کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔ آج اس دولت کا حصول اس بلند مرتبہ بلقبہ نقشبندیہ کی توجہ سے وابستہ ہے ان بزرگوں کے طریقہ میں نہایت ہدایت میں درج ہے۔
	معلوم ہونا چاہیے کہ جو کچھ سکر میں سے ہے اور مقام نبوت میں سے ہے۔	۲۵۰	مکتوب نمبر ۹۱:
	بایزید بسطامی کے پیروکار سکر کو صحو پر فضیلت دیتے ہیں چنانچہ شیخ بسطام فرماتے ہیں: لو انی ارفع من لواء محمد اس فقیر کے نزدیک اس طرح کی باتیں دور از کار ہیں۔		اس بیان میں کہ تصحیح عقائد اور اعمال صالحہ کی بجا آوری عالم قدس کی طرف پرواز کرنے کے دو پر ہیں۔
	نبوت بہر صورت ولایت سے افضل ہے۔		اعمال صالحہ سے مقصود تزکیہ نفس ہے۔
	علوم شرعیہ سراسر صحو ہیں۔ اور جو کچھ بھی انکے خلاف ہے سکر میں داخل ہے۔	۲۵۱	مکتوب نمبر ۹۲:
	معنی حدیث: لا یسعی ارضی ولا سمانی الخ		اس بیان میں کہ اطمینان قلب ذکر سے ہوتا ہے۔
۲۵۷	مکتوب نمبر ۹۶:		استدلال سے نہیں ہوتا۔
	نیک کام میں تاخیر اور نال مثل سے منع اور زجر اور متابعت شریعت پر ابھارنے کے بیان میں۔		ذکر سے خدا تعالیٰ کے ساتھ مناسبت پیدا کی جاتی ہے۔ اگرچہ کچھ بھی مناسبت نہیں۔
	حرام اور مشتبہ امور سے اجتناب کرنا چاہیے۔ نصاب مکمل ہونے کی صورت میں زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔	۲۵۲	مکتوب نمبر ۹۳:
	جوانی میں تھوڑے سے عمل کو زیادہ عمل کی طرح قبول فرماتے ہیں۔		اس بیان میں کہ ہر وقت ذکر الہی میں مشغول رہنا چاہیے۔
	آج شیطان خدا کے عفو کرم کے غرور میں مبتلا کر کے ہدایت اور معاصی میں ڈالتا ہے۔	۲۵۲	مکتوب نمبر ۹۴:
	دنیا کا گھر آزمائش کا مقام ہے۔ یہاں پر دوست و دشمن خلط ملط ہیں۔ روز قیامت الخ		اس بیان میں کہ بندے پر تصحیح عقائد اور اعمال صالحہ کی بجا آوری لازم ہے۔
۲۶۰	مکتوب نمبر ۹۷:	۲۵۳	مکتوب نمبر ۹۵:
	اس بیان میں کہ عبادات شرعیہ سے مقصود یقین کا حاصل کرنا ہے۔		اس بیان میں کہ انسان ایک جامع نسخہ ہے اور اس کا قلب بھی اس جامعیت پر پیدا ہوا ہے اور بعض مشائخ کے اقوال جو وسعت قلب کے بارے میں واقع ہوئے ہیں حالت سکر میں واقع ہوئے ہیں اور انکی مناسب توجیہات اور یہ کہ صحو سکر سے افضل ہے۔
	فنا اور بقا سے یقین ہی مقصود ہے۔ یعنی فنا اور بقا میں براہیم بن شیبان کا قول		حدیث: ان اللہ خلق آدم علی صورته
۲۶۱	مکتوب نمبر ۹۸:		بعض مشائخ کا قول کہ اگر عرش کو عارف کے دل کے ایک کونے میں ڈال دیا جائے تو اس کا کچھ پتہ نہ چلے گا کیونکہ الخ
	حادیث شریفہ لاکر زمی کی ترغیب اور سختی سے روکنے کے بیان میں۔		

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۲۷۷	ان کے کمالات کے منکر ہوئے ہیں۔ مکتوب نمبر ۱۰۲:	۲۶۸	دنیا کی بقا چند روز ہے۔ اور آخرت کا عذاب شدید ہے۔ مخبر صادق علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا ہے نفس الامر کے عین مطابق ہے۔ لاف و گداز نہیں ہے۔ خواب خرگوش میں کب تک۔ مکتوب نمبر ۹۹:
	اس بیان میں کہ سودی قرضے میں اصل اور سود دونوں حرام ہو جاتے ہیں۔ صرف سود حرام نہیں۔ کتب فقہ کی طرف رجوع کرنے کے بعد ظاہر ہوا کہ ہر عقد جس میں زیادتی ہے اس میں ریا بھی ہے۔ سودی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے۔ قینہ کی بہت سی روایات اعتماد کے لائق نہیں ہیں۔ اور اگر محتاج سے عاثر لیا جائے عموم احتیاج کو تسلیم کرتے ہوئے میں کہتا ہوں الخ میت کے ترکے میں میت کی محتاجی کو کفن میں منحصر کیا ہے۔ ایصالِ ثواب کے طور پر کھانا پکانے کو احتیاجی میں داخل نہیں کیا۔ حلال کو حلال جاننا اور حرام کو حرام جاننا حلال اور حرام میں قطعی ہے۔ اہل ورع رخصت کی اجازت نہیں دیتے بلکہ عزیمت کی تاکید کرتے ہیں۔ لاہور کے مفتیوں نے احتیاج کا دخل تسلیم کر کے حلت کا حکم دیا ہے۔ بہر حال قینہ کی روایات سودی قرض کی حلت کو ظاہر کرتی ہیں۔	۲۷۲	پیکر کے ساتھ جمع کر دیا ہے۔ جب تک نفس و روح کا اجتماع موجود ہے الخ مبتدی اور منتہی مرجوع برائے دعوت میں فرق مقام دعوت کی تعیین میں مشائخ کے اقوال حدیث: تنام عینای ولا ینام قلبی الخ حدیث: لی مع اللہ وقت الخ مکتوب نمبر ۱۰۰:
۲۸۱	مکتوب نمبر ۱۰۳:	۲۷۶	مکتوب نمبر ۱۰۱:
۲۸۲	مکتوب نمبر ۱۰۴:		
	ماتم پرسی کے بیان میں۔ یہاں رہنے کے لئے نہیں لایا گیا بلکہ کام کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔ لہذا کام کرنا چاہیے۔ الموت جسر، یوصل الحبیب الی الحبیب مردوں کی دوا، استغفار اور صدقہ کے ذریعہ مدد کریں۔ حدیث: ما للمیت فی القبر الخ		شیخ عبدالکبیر یمنی کے قول کہ ”خدا تعالیٰ غیب کا عالم نہیں“ پر سوال اور اس کا جواب ہمیں کلام محمدی درکار ہے۔ الخ خدا تعالیٰ سے غیب کی نفی کرنا فی الحقیقت رب تعالیٰ کے حکم کی تکذیب ہے۔ منصور اگر انا الحق اور بسطامی سبحانی کا غلبات احوال میں نعرہ لگائیں تو معذور ہیں۔ اگر اس کلام کے متکلم نے خلق کی ملامت اور اس سے نفرت مراد لی ہے تو بھی قبیح ہے۔ شیخ عبدالکبیر یمنی کے قول کی توجیہ اول دوسری توجیہ اور اس پر دو اشکال کا دار و مدار کرنا۔ تیسری توجیہ اور اس پر اعتراض۔

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
	اولیاء اللہ سے چاہے متقدم ہو یا متاخر ہر وقت ظہور خوارق ہوتا ہے۔ دوسرا سوال: کشف میں القاء شیطانی کا دخل ہو سکتا ہے یا نہیں الخ دوسرے سوال کا تفصیلی جواب:	۲۸۳	مکتوب نمبر ۱۰۵: اس بیان میں کہ مریض جب تک مرض سے نجات نہ پائے اسے کوئی غذا فائدہ نہیں دیتی۔ آدمی جب تک مرض قلبی میں مبتلا ہے کوئی عبادت اسے نفع نہیں دیتی، بلکہ مضر پڑتی ہے۔ حدیث: رَبِّ تَالِ الْقِرَانَ الْخ حدیث: رَبِّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ الْخ مرض قلبی غیر حق کے ساتھ گرفتاری کا نام ہے۔ ہر شخص جو کچھ چاہتا ہے اپنے لئے چاہتا ہے۔ الخ
	کوئی بھی القاء شیطانی سے محفوظ نہیں لیکن انبیاء کو اس القاء پر متنبہ کر دیا جاتا ہے۔ اولیاء کے لئے یہ لازم نہیں۔ ولی نبی کے خلاف جو کچھ بھی پائے گا اسے رد کر دیا جائے گا۔ غلط کشف القاء شیطانی میں ہی منحصر نہیں الخ علماء کا مختار مذہب یہ ہے کہ شیطان خیر البشر علیہ السلام کی صورت نہیں بن سکتا۔ تیسرا سوال: جب کرامات کا تصرف اور تاثیرات کا استدراج دیکھنے میں برابر معلوم ہوتے ہیں تو مبتدی الخ اس سوال کا جواب پوری تفصیل سے۔ تخلیق باخلاق اللہ کے معنی کا تفصیلی بیان الخ خوارق و کرامات زندہ کرنے اور مارنے میں منحصر نہیں ہیں۔	۲۸۵	مکتوب نمبر ۱۰۶: اس بیان میں کہ اس گروہ کی محبت خدا تعالیٰ کی اجل نعمتوں میں سے ہے۔ شیخ الاسلام ہروی فرماتے ہیں اس گروہ سے بغض رکھنا زہر قتل ہے۔ شیخ الاسلام ہروی فرماتے ہیں: ”الہی تو جسے برباد کرنا چاہتا ہے اسے ہم سے الجھاد دیتا ہے۔“
	علوم الہامیہ کی صحت کی علامت۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کا قول ”حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے علوم سب صحیح ہیں۔“ ہر برائی کے ساتھ ایک خوبی لگی ہوئی ہے۔	۲۸۶	مکتوب نمبر ۱۰۷: سوالات و جوابات میں۔ پھلا سوال: اس کا کیا سبب ہے کہ اولیاء مقتدین سے کرامات کا صدور کثرت سے ہوا، بخلاف اس زمانے کے بزرگوں کے؟ جواب: اگر اس سوال سے مقصود الخ خوارق نہ تو ارکان ولایت میں سے ہیں الخ خوارق کی کثرت فضیلت پر دلالت نہیں کرتی۔ ہو سکتا ہے کہ ولی اقرب سے کرامات کا صدور کم ہو۔ وہ خوارق جن کا صدور اولیاء امت سے ہوا الخ ظہور خوارق پر نظر کوتاہ نظری ہے۔ نبوت و ولایت کے فیوض کے لائق الخ اکثر مقتدین سے ساری عمر میں صرف پانچ چھ کرامات سے زیادہ کا صدور نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت کلیم کے بارے میں یوں خبر دی: لَقَدْ آتَيْنَا الْخ
۲۹۳	مکتوب نمبر ۱۰۸: اس بیان میں کہ نبوت ولایت سے افضل ہے۔		
۲۹۴	مکتوب نمبر ۱۰۹: سلامتی قلب اور اس کے ماسوائے حق تعالیٰ کو بھلا دینے کے بیان میں۔ اہل اللہ امراض قلبیہ کے اطباء ہیں۔ ہم قوم لا یشقنی جلیسہم ہم جلساء اللہ بہم یمطرون و بہم یرزقون باطنی امراض میں سب سے بڑا مرض غیر حق تعالیٰ کے ساتھ دل کی گرفتاری ہے۔		

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۳۰۰	مکتوب نمبر ۱۱۴: سید المرسلین کی متابعت پر ابھارنے کے بیان میں۔ فضیلت متابعت سنت سے وابستہ ہے۔ اہل ضلالت اہل ہدایت کی مثال۔		غیر حق کی محبت کا غالب ہونا نہایت بیجانی کی بات ہے۔ الحیاء شعبة من الايمان سے مراد دل کے غیر حق سے گرفتاری سے آزادی کی علامت الخ مکتوب نمبر ۱۱۰:
۳۰۳	مکتوب نمبر ۱۱۵: اس بیان میں کہ یہ راستہ صرف سات قدم ہے۔ دو عالم خلق میں اور پانچ عالم امر میں ہیں۔	۲۹۵	اس بیان میں کہ پیدائش انسانی سے مقصود وظائف بندگی کا ادا کرنا ہے۔ الخ الدنيا ملعونة و ملعون ما فيها الا ذکر الله الخ مکتوب نمبر ۱۱۱:
۳۰۳	مکتوب نمبر ۱۱۶: اس بیان میں کہ دل کی سلامتی ماسوائے حق کو بھلانے پر موقوف ہے۔ دولت مندوں کی صدر نشینی سے درویشوں کی جاروب کشی کئی مرتبہ بہتر ہے۔ ساری ہمت اس پر مرکوز کرنی چاہیے کہ یہ چند روزہ زندگی فقر و نامرادی میں گزرے۔	۲۹۷	اس بیان میں کہ توحید دل کا غیر حق سے نجات پانے کا نام ہے۔ جب تک دل غیر حق کی گرفتاری میں مبتلا ہے اہل توحید میں سے نہیں ہے۔ ایک جاننا جو ایمان میں معتبر ہے دوسرے معنی میں ہے۔ تصدیق ایمانی اور تصدیق وجدانی میں فرق مشائخ کی ایک جماعت نے جو اس بارے میں باتیں کی ہیں دو حال سے خالی نہیں۔ مکتوب نمبر ۱۱۲:
۳۰۴	مکتوب نمبر ۱۱۷: اس بیان میں کہ ابتدا میں قلب حس کے تابع ہوتا ہے۔ من لم يملك عينه فليس القلب عنده انتہا پر پہنچ کر قلب حس کے تابع نہیں رہتا۔ مشائخ طریقت نے مبتدی اور متوسط کے لئے شیخ کاہل کی صحبت سے جدا ہونے کو جائز نہیں رکھا۔ ناجس کی صحبت سے اجتناب سخت ضروری ہے۔	۲۹۸	اس بیان میں کہ اصل کام یہ ہے کہ ہم اہل سنت کے عقائد سے آراستہ ہوں۔ اگر اہل سنت کے اعتقادات نصیب نہ ہوں تو احوال وغیرہ سب اندراج ہیں۔ غلبہ حال میں بعض مشائخ سے آراء اہل سنت کے خلاف کچھ باتیں صادر ہوئی ہیں الخ کشف والہام کی صورت کی علامت الخ مکتوب نمبر ۱۱۳:
۳۰۵	مکتوب نمبر ۱۱۸: اس جماعت کے خسارہ کے بیان میں جو اہل اللہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ خواجہ عبداللہ انصاری فرماتے ہیں الخ		مبتدی اور منتہی کے جذبہ کے فرق کے بیان میں۔ ان الله خلق آدم على صورته حق کا شہود فناء مطلق کے بغیر متصور نہیں ہو سکتا۔ دو شہودوں کے درمیان فرق۔
۳۰۶	مکتوب نمبر ۱۱۹: شیخ مقتدا کی صحبت کی ترغیب کے بیان میں الخ حدیث: لن يوء من احد کم حتی يقال انه مجنون اس گروہ کی جمیعت عام لوگوں کی جمیعت سے الگ ہے۔ مشائخ طریقت نے طریقہ تمام ہونے سے پہلے بھی	۲۹۹	

بہار دفتر مکتوبات امام ربانی اور سرالخص

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
		۳۰۹	بعض مریدوں کو تعلیم طریقت کی اجازت دی ہے۔ مکتوب نمبر ۱۲۰:
		۳۱۰	ارباب جمیعت کی صحبت کی ترغیب کے بیان میں الخ بیان فضیلت صحبت مکتوب نمبر ۱۲۱:
		۳۱۰	اس بیان میں کہ یہ راستہ سات قدم ہے۔ مکتوب نمبر ۱۲۲:
			بلند ہمتی کی ترغیب اور جو کچھ ہاتھ میں آجائے اس کی طرف توجہ نہ کرنے کے بیان میں۔ واقعات پر چنداں اعتبار نہ کریں۔ تاویل کا میدان بڑا وسیع ہے۔ خواب و خیال سے ہرگز مغرور نہ ہوں۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔

## اکتالیسواں مکتوب ﴿۴۱﴾

بلند مرتبہ و روشن سنتِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و اخصیۃ کی پیروی کرنے کی ترغیب میں اور اس بیان میں کہ طریقت و حقیقت دونوں شریعت کو کامل کرنے والی ہیں۔ اور علوم شرعیہ و علوم صوفیہ کے درمیان جو کہ صدیقیت کے مقام میں اور ولایت کے مرتبوں میں سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے فائز ہوتے ہیں ہرگز کوئی مخالفت نہیں ہے اور اس کے مناسب بیان میں شیخ درویش کی طرف صادر فرمایا۔

حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کی بزرگ اولاد کے طفیل (ہمارے) ظاہر و باطن کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بلند و روشن سنت کی پیروی سے زینت و آراستہ فرمائے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تمام جہانوں کے پروردگار (حق تعالیٰ) کے محبوب ہیں، جو چیز عمدہ اور پسندیدہ ہے وہ مطلوب و محبوب کے لئے ہے۔ اسی لئے حق سبحانہ و تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقِ عَظِيمٍ (القلم-۳: ترجمہ:- بیشک (اے محمد ﷺ) آپ البتہ بڑے اخلاق والے ہیں۔) اور نیز حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (یسین ۳: ترجمہ:- بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں اور سیدھے راستے پر ہیں) اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے: وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ (الانعام-۱۵۳: بیشک یہ میرا راستہ سیدھا ہے پس تم اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو)۔۔۔۔۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے (اس تیسری آیت کریمہ میں) آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملت کو صراطِ مستقیم فرمایا ہے اور اس کے علاوہ دوسرے طریقوں کو (محض) راستوں میں داخل فرمایا اور ان کی پیروی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور آنسرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی حق سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ظاہر کرنے، مخلوق کو خبردار کرنے اور ان کو ہدایت کرنے کے طور پر فرمایا ہے خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (سب ہدایتوں سے بہتر حضرت محمد ﷺ کی ہدایت ہے) نیز آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا، اَدَّبَنِي رَبِّي فَاحْسَنَ تَأْدِيبِي (ترجمہ:- میرے رب نے مجھے ادب سکھایا پس مجھ کو بہت ہی اچھا ادب سکھایا)۔ اور باطن ظاہر کی تکمیل کرنے والا ہے، اور اس کو مکمل کرنے والا ان دونوں میں بال بھر بھی مخالفت نہیں رکھتا مثلاً زبان سے جھوٹ نہ بولنا شریعت ہے اور دل میں جھوٹ کا خیال بھی نہ آنے دینا طریقت و حقیقت ہے (یعنی) اگر یہ خیال کا نہ آنے دینا تکلف اور مشقت سے ہے تو طریقت ہے اور اگر تکلف کے بغیر حاصل ہے تو حقیقت ہے۔ پس دراصل باطن جو کہ طریقت و حقیقت کہلاتا ہے ظاہر کو جو کہ شریعت ہے پورا اور کامل کرنے والا ہے۔

پس اگر طریقت و حقیقت کے راستوں پر چلنے والوں کو اثنائے راہ میں ایسے امور پیش آئیں جو بظاہر شریعت کے خلاف ہوں تو وہ سکر وقت (مستی) کی کیفیت اور وجد و حال کے غلبہ کے باعث ہوں گے، اگر ان کو اس مقام سے گذار کر صحو (ہوش) میں لے آئیں تو یہ (شریعت سے) مخالفت بالکل رفع ہو جاتی ہے اور وہ متضاد (ایک دوسرے کے مخالف) علوم سب کے سب دور ہو جاتے ہیں۔

مثلاً صوفیائے کرام کی ایک جماعت سکر کی وجہ سے احاطہ ذاتی کی قائل ہوئی ہے اور حق سبحانہ و تعالیٰ کو بالذات (بلا کیف) عالم کا محیط جانتے ہیں اور یہ حکم اہل حق علمائے کرام کی آراء کے مخالف ہے کیونکہ وہ (علمائے حق) احاطہ علمی کے قائل ہیں۔ حقیقت میں علماء کی آراء درستی کے زیادہ قریب ہیں۔ جبکہ یہی صوفیائے کرام اس بات کے قائل ہوئے ہیں کہ ذات حق تعالیٰ و تقدس کسی حکم کی پابند نہیں ہوتی اور کسی علم سے معلوم نہیں ہوتی تو اس میں احاطہ و سر بیان (سرائت کرنا) کا حکم لگانا اس قول

کے مخالف ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات بیچون و بے چگون (بے مثل و بے کیف) ہے کسی حکم کو اس ذات کی طرف راہ نہیں، وہاں صرف حیرت و نادانی ہے اور اس مقام میں خالص جہل اور محض حیرانی و پریشانی ہے، اس پاک بارگاہ میں احاطہ و سریان کی کیا مجال، مگر یہ کہ ان صوفیائے کرام کی جانب سے جو ان احکام کے قائل ہیں یہ عذر کیا جائے کہ ذات سے ان کی مراد تعین اول ہے، اور چونکہ وہ اس (تعین اول) کو متعین پرزائد نہیں جانتے اس لئے اس تعین کو عین ذات کہتے ہیں اور وہ تعین اول جس کو وحدت سے تعبیر کیا گیا ہے تمام ممکنات میں جاری و ساری ہے تو (اس لحاظ سے) احاطہ ذاتی کا حکم کرنا درست ہے۔

یہاں ایک دقیقہ (باریک نقطہ) ہے، جاننا چاہیے کہ حق تعالیٰ کی ذات علمائے اہل حق کے نزدیک بے چون و بے چگون (بے مثل و بے کیف) ہے اس کے سوا جو کچھ ہے اس پرزائد ہے، وہ تعین بھی اگر ان کے نزدیک ثابت ہو جائے تو زائد ہی ہوگا اور اس کو حضرت بیچون (بے مثل) کی ذات سے باہر ہی جانیں گے اس لئے اس احاطہ کو احاطہ ذاتی نہیں کہیں گے۔ پس علماء کی نظر ان صوفیوں سے بلند ہوئی۔ اور ان صوفیوں کے نزدیک جو ذات حق ہے وہ ان علماء کے نزدیک ماسوا میں داخل ہے اور قرب و معیت ذاتی بھی اسی قیاس پر ہے۔ اور باطنی معارف اور شریعت کے ظاہری علوم کے درمیان اس حد تک پورے کامل طور پر موافقت کا ہونا کہ چھوٹی سے چھوٹی چیزوں میں بھی مخالفت کی مجال نہ رہے صدیقیت کے مقام میں حاصل ہوتی ہے جو ولایت کے مقامات میں سب سے اعلیٰ مقام ہے اور صدیقیت کے مقام کے اوپر مقام نبوت ہے جو علوم آنحضرت ﷺ کو وحی کے ذریعے پہنچے ہیں وہ صدیق (ﷺ) کو الہام کے ذریعہ منکشف ہوئے ہیں۔ ان دونوں علموں (علم نبی و علم صدیق) میں وحی والہام کے فرق کے سوا اور کوئی فرق نہیں ہے تو پھر دونوں میں مخالفت کی کیا مجال ہوگی۔ اور مقام صدیقیت سے نیچے جو مقام بھی ہوگا اس میں ایک قسم کا سکر پایا جائیگا، کامل صحو (پوری طرح ہوش) مقام صدیقیت میں ہے اور بس۔

اور ان دونوں علموں کے درمیان دوسرا فرق یہ ہے کہ وحی کا حکم قطعی ہے اور الہام کا ظنی، کیونکہ وحی فرشتے کے واسطے سے آتی ہے اور فرشتے معصوم ہیں اور ان میں خطا کا احتمال نہیں ہے، الہام اگرچہ بلند مقام رکھتا ہے جو کہ قلب ہے اور قلب عالم امر سے ہے لیکن قلب کا عقل اور نفس کے ساتھ ایک قسم کا تعلق ثابت ہے اور نفس اگرچہ تزکیہ کے ساتھ مطمئنہ ہو گیا ہو لیکن،

بیت	ہر چند کہ مطمئنہ گردد	ہرگز صفات خود نہ گردد
ترجمہ	نفس گو مطمئنہ ہو جائے	خاصیت اپنی چھوڑتا ہی نہیں

اس لئے اس مقام میں خطا کی گنجائش ظاہر ہوگی۔

جاننا چاہئے کہ نفس کے مطمئنہ ہوجانے کے باوجود اس کی صفات کے باقی رکھنے میں بہت سے فائدہ مند امور منافع ہیں مگر نفس کو اس کی اپنی صفات کے ظہور سے بالکل روک دیا جائے تو ترقی کا راستہ بند ہو جائے گا اور روح فرشتے کا حکم پیدا کرے گی اور اپنے (ایک ہی) مقام میں بند ہو کر رہ جائے گی (کیونکہ اس (روح) کی ترقی نفس کی مخالفت کے سبب سے ہاگرفس میں مخالفت نہ رہے تو (روح کو ترقی کہاں سے ہوگی۔

سرور کائنات علیہ من التحیات اتمہا ومن التسلیمات اکملہا جب کفار کے جہاد سے واپس تشریف لاتے تو فرماتے رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ (یعنی ہم نے جہاد اصغر (قتال بالکفار) سے جہاد اکبر



(جہادِ نفس) کی طرف رجوع کیا) آنحضرت ﷺ نے اس ارشاد میں نفس کے جہاد کو جہادِ اکبر فرمایا۔

اور اس مقام میں نفس کی مخالفت عزیمت اور اولیٰ کے ترک کرنے میں ہے بلکہ حتی الامکان اس ترکِ عزیمت کا ارادہ کرنے میں ہے۔ کیونکہ اس مقام میں نفس کی مخالفت ترکِ عزیمت کے تحقق و ثبوت سے ناممکن ہے اور اسی ارادہ کی وجہ سے اس کو اللہ تعالیٰ جل

شانہ کی بارگاہ میں اس قدر ندامت و پشیمانی، التجا اور آہ و زاری حاصل ہوتی ہے کہ ایک سال کا کام اس کو ایک گھڑی میں حاصل ہو جاتا ہے۔

اب ہم اصل بات بیان کرتے ہیں، یہ بات (شرعی و عقلی طور پر) مقرر و ثابت ہے کہ جس چیز میں محبوب کے اخلاق و عادات پائے

جائیں محبوب کے تابع ہونے کی وجہ سے وہ چیز بھی محبوب ہو جاتی ہے اور آیت کریمہ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (آل عمران ۳۱) یعنی تم میری

پیروی کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے) میں اس رمز کا بیان ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی متابعت میں کوشش کرنا مقامِ محبوبیت تک لیجانے

والا ہے۔ پس ہر عقلمند سمجھدار شخص پر واجب ہے کہ ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کامل طریقے پر اتباع کرے۔

بات بہت لمبی ہو گئی، معذور فرمائیں۔ بات کا جمال چونکہ جمیل مطلق (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے ہے تو جس قدر بھی لمبی

ہو جائے اچھا ہی ہے۔ تَوَكَّأَنَّ الْبَحْرُ مِدَادًا الْكَلِمَاتُ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ

جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا (الکہف ۱۰۹) یعنی اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائیں تو سمندر ختم ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ

کی باتیں ختم نہ ہوگی اگرچہ ہم اتنے ہی اور سمندر لے آئیں) ۵

اب بات کو کسی اور طرف لے جانا چاہیے۔ اس دعا سے خط کا حامل مولانا محمد حافظ، صاحب علم اور کثیر العیال (بال بچہ دار)

ہے۔ گزارہ کے اسباب حاصل نہ ہونے کی وجہ سے لشکر کی طرف متوجہ ہوا ہے اگر توجہ فرما کر فتح کی نشان دہی اور سرداری و شرافت

کے مرتبہ والی سرکار شیخ جیو سے وظیفہ یا کچھ امداد مذکورہ شیخ کے لئے حاصل کر دیں تو آپ کی عین نوازش ہوگی،

زیادہ کیا تکلیف دی جائے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۲﴾ ۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قلی: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ

اللَّهِ وَلَا فَخْرَ (رواه الترمذی والدارمی) یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ میں اللہ کا حبیب (محبوب) ہوں، اور میں بغیر فخر کے کہتا ہوں یعنی من دوست داشته خدا ام (یعنی میں خدا کا محبوب ہوں)۔

جاننا چاہیے کہ اگرچہ تمام انبیاء اور رسول بلکہ تمام مومنین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے محبوب ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ

(وہ (اللہ تعالیٰ) ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ (مومن) اس سے محبت کرتے ہیں) لیکن یہاں (حدیث میں) محبوبیت کے کمال کے اعلیٰ

مرتبہ و راس کے خاص درجات کا ذکر ہے۔ ۱۲

۲.. قوله إِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ:۔ یہ اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو سورہ قلم آیت ۴ پارہ تبارک الذی میں ہے (یعنی

بیشک اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ البتہ بڑے خلق پر ہیں)۔ ۱۲

۳.. قوله إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ... الخ:۔ یہ آیت سورہ یس آیت ۳ پارہ وَمَنْ يَقْنُتْ فِي دِينِهِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُنْزِلُ مِنْ سَمَوَاتِنَا مَاءً طَهُورًا (یعنی بے شک آپ رسولوں میں

سے ہیں اور سیدھے راستے پر ہیں)۔ ۱۲

۴.. قوله أَنْ هَذَا صِرَاطِي... الخ:۔ یہ آیت پارہ وَلَوْ أَنَّا سَأَلْنَا سَوْرَةَ انْعَامِ آيَتِ ۱۵۳ میں واقع ہے، یعنی بیشک یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس تم اس پر چلو

اور دوسرے (پراگندہ) راستوں پر نہ چلو۔ ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی.....

☆ متزین ..... تفسیر ۱۲ ..... یعنی متزین لفظ متعلیٰ کی تفسیر ہے۔ ☆ الامجاد ..... بفتح جمع امجد یعنی بزرگان ۱۲ ..... (پرزیر ہے، یہ امجد کی

جمع ہے، یعنی بزرگان۔ ☆ ملت ..... در کریمہ ثالثہ ۱۲ ..... تیسری آیہ کریمہ اَنْ هَذَا صِرَاطِي... الخ۔

﴿ص ۳﴾ ۱۔ قوله اظہار اللشکر... الخ: یعنی شکر کے اظہار کے لئے اور مخلوق کی آگاہی اور ان کی ہدایت کے لئے۔ ۱۲

۲۔ قوله خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ: یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سب سیرتوں سے بہترین سیرت ہے، یہ حدیث امام مسلم

نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ۱۲ (علامہ محمد مراد کئی)

۳۔ قوله اَدَّبَنِي رَبِّي فَاحْسَنَ تَأْدِيبِي: یعنی میرے رب نے مجھے ادب سکھایا پس مجھ کو بہت ہی اچھا ادب سکھایا۔

اس حدیث کو ابن سمانی نے ادب الاملا میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، امام سیوطی رحمہ اللہ نے جامع صغیر میں صحیح کہا ہے، امام سخاوی

نے کہا ہے کہ اسکی سند ضعیف ہے اور اسکے معنی صحیح ہیں۔ ۱۲ (علامہ محمد مراد کئی)

۴۔ قوله هَبَاءٌ: دو چشمی ہا اور بالیک نقطہ والی دونوں پر زبر ہے یعنی گرد و غبار، وہ ذرات جو کسی سوراخ سے سورج کی شعاع کمرہ کے اندر آنے کی

وجہ سے نظر آتے ہیں۔ ۱۲

۵۔ قوله ساریت: سریان (س اور پر زبر) مصدر اسم فاعل یعنی کسی چیز کا کسی چیز کے تمام اجزا میں داخل ہو جانا۔ ۱۲

۶۔ قوله احاطہ علمی: جانا چاہیے کہ اس مسئلہ میں حضرت مجتہد علیہ الرحمۃ کی تحقیق وہ ہے جو جلد اول مکتوب ۲۶۶ میں آپ نے تحریر فرمائی

ہے، جیسا کہ آپ نے فرمایا احاطہ اور قرب علمی کہنا، تشابہات کی تاویل کی صورت میں ہے، اور ہم ان کی تاویل کے قائل نہیں ہیں... الخ، فعلیہ

المعول فلا تغتر ایہا الناظر بما قال ہہنا وقد نبہت علیہ فیما قبل بحواشی المکتوب الاحد والثلاثین من الدفتر

الاول۔ ترجمہ: پس اسی پر اعتماد کرنا چاہیے، ان الفاظ کو دیکھنے والے اس سے دھوکہ نہ کھائیں جو یہاں پر بیان ہوا ہے، میں نے اس مسئلہ پر دفتر اول

کے مکتوب ۳۱ میں پہلے آگاہ کر دیا ہے۔ ۱۲

۷۔ قوله تَعَيَّنَ: اول وحدیت صرف ہے اور محض قابلیت ہے جو تمام قابلیتوں کو مشتمل ہے خواہ تمام صفات و اعتبارات سے خالی قابلیت

ہو یا ان سب سے متصف قابلیت ہو۔ ۱۲ شرح لوائح جامی قدس سرہ

☆ خاطر کذب ..... یعنی خطرہ و روغ ۱۲ ..... یعنی جھوٹ کا خیال ..... ☆ بہ تکلف ..... بر خود رنج نہادون ۱۲ ..... اپنے آپ پر تکلیف

ڈالنا، مشقت اٹھانا ..... ☆ تعمل ..... برنج از خود کارے گرفتن ۱۲ ..... از خود محنت کر کے کام کرنا ..... ☆ متمم ..... بکمال رسانندہ ۱۲

کمال تک پہنچانے والا ..... ☆ مکمل ..... بکمال رسانندہ ۱۲ ..... مکمل کرنے والا ..... ☆ سبیل ..... بضمین جمع سبیل بمعنی راہباز ۱۲

س اور ب پر پیش، یہ سبیل کی جمع ہے یعنی راستے ..... ☆ اثنائے ..... میان ۱۲ ..... در میان ..... ☆ جنگ ..... مخالفت ۱۲ ..... مخالفت۔

☆ سکر ..... متی ۱۲ ..... بے ہوشی ..... ☆ بصحو ..... ہوش ۱۲ ..... ہوش، بیداری ..... ☆ مرتفع ..... زایل ۱۲ ..... زائل ہونے

والا ..... ☆ ہبباء ..... غبار ۱۲ ..... گرد و غبار ..... ☆ منشور ..... پراگندہ ۱۲ ..... بکھرا ہوا ..... ☆ بالذات ..... بلا کیف ۱۲

بغیر کیفیت کے ..... ☆ میدانند ..... لیکن بلا کیف ۱۲ ..... لیکن بغیر کیفیت کے ..... ☆ ذات ..... مجردہ ۱۲ ..... خالص۔

☆ موطن ..... مقام ۱۲ ..... جگہ ..... ☆ اعذار ..... عذر ۱۲ ..... عذر پیش کرنا۔

﴿ص ۳﴾ ۱۔ قوله حقیر تیز: گڑھا، کوڑا، کچھور کی پھٹلی کا شکاف (مراد نہایت کم اور معمولی)۔

۲۔ قوله از سکر: السكر استیلاء سلطان الحال، والصحو العود الی الترتیب الافعال، والسكر لاریاب القلوب،

والصحو للمکاشفین بحقائق الغیوب۔ ۱۲ (سلك السلوك)

ترجمہ: سکر سلطان الحال کا غلبہ ہے، اور صحو افعال کی ترتیب کی طرف لوٹنا ہے، اور سکر اریاب قلوب کے لئے ہے، اور صحو غیبی حقائق کے

مکاشفین کے لئے ہے۔ ۱۲

۲.. قوله مصوم: قال الله تعالى: لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿سورة محمد آیت ۶﴾ ترجمہ: یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ ان کو حکم دیتا ہے وہی کرتے ہیں۔ نیز فرمایا: وَمَا نُنزِّلُ إِلَّا بِإِذْنِ رَبِّكَ ﴿سورة محمد آیت ۶۳﴾

۳.. قوله خود: یعنی نفس میں اپنی صفات اور ایک قسم کا میلان جو مباحات (جائز امور) اور رخصتوں کی طرف ہوتا ہے اس سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ رہتا ہے، اس کے راز کو شیخ مجدد قدس سرہ نے اپنے قول باندہ دانست سے بیان فرمادیا ہے اس کی خوبی اللہ ہی کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور فرمائے۔

۴.. قوله رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ... الخ: یعنی ہم نے جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف رجوع کیا۔ علامہ محمد مراد گنی نے کہا ہے کہ امام سیوطی نے کہا خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے کہ حضرت جابرؓ نے بیان فرمایا: نبی ﷺ ایک جنگ سے واپس آئے تو صحابہ سے فرمایا: تم واپس آئے ہو بہت اچھا واپس آنا، تم جہاد اصغر سے واپس آئے ہو جہاد اکبر کی طرف، صحابہ نے عرض کیا: جہاد اکبر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بندے کا نفسانی خواہشات سے جہاد کرنا۔ انہی (از موضوعات ملا علی قاری)

ہم کہتے ہیں امام سیوطی نے اپنی جامع کبیر میں اس حدیث کے بعد کئی احادیث بیان کی ہیں جو حدیث مذکور کی تائید کرتی ہیں۔ پہلی: مجاہد (حقیقی کامل) وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں نفس سے جہاد کرتا ہے (ت حب) فضالہ بن عبید کی روایت سے۔ دوسری: جہاد افضل وہ ہے جو آدمی اپنی خواہشات کے ساتھ کرے۔ (ابن النجار از ابو ذر)

ان احادیث کی تخریج کرنے والے نے کہا ہے کہ علامہ عراقی نے اسکی نسبت بیہقی کی طرف کی ہے، حضرت جابر کی حدیث سے۔ ۱۲ انہی

بیت ہل شیرے دان کہ صفہا بشکند شیر آن باشد کہ خود را بشکند

ترجمہ اس شیر کو کمزور سمجھو جو صفوں کو توڑے، (حقیقی) شیر وہ ہے جو خود (یعنی خواہشات نفسانی) کو توڑے۔ یعنی نفس کو شریعت کا تابع کرے۔ ۱۲

۵.. قولہ جاننا چاہیے کہ احکام شریعیہ کی بنیاد آخرت کے مقاصد پر ہے، اور بندوں کی اغراض دو قسم کی ہیں عزیمت اور رخصت، جیسا کہ قتل یا عضو کے کاٹے جانے کے خطرہ کے وقت زبان سے کلمہ کفر کہنے کو حرام جاننا عزیمت ہے اور مجبوری کے وقت ایسا کلمہ کہنے کو جائز قرار دینا رخصت ہے، بشرطیکہ دل ایمان پر مطمئن ہو، اسی طرح نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا رخصت ہے اور کھڑے ہو کر پڑھنا عزیمت ہے۔ اسی پر اور مسائل کو قیاس کر لینا چاہیے۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ ذاتیکہ..... یعنی تعین اول ۱۲..... پہلی بار متعین کرنا..... ☆ موافقت..... مبتدا ۱۲..... یہ مبتدا ہے..... ☆ تحقیر و تفضیل

چیزے اندک ۱۲..... تھوڑی چیز..... ☆ در مقام است..... خبر ۱۲..... خبر، موافقت مبتدا سے یہاں خبر تک جملہ اسمیہ ہوا..... ☆ دو علم

علم نبی ﷺ و علم صدیق ﷺ ۱۲..... نبی ﷺ کا علم اور صدیق ﷺ کا علم..... ☆ مادون..... پائین ۱۲..... نیچے، علاوہ..... ☆ نحوی

نوع ۱۲..... ایک قسم..... ☆ سکر..... مستی ۱۲..... بے ہوش..... ☆ صحو..... ہوش ۱۲..... ہوشیاری، بیداری..... ☆ ملک

فرشتہ ۱۲..... فرشتہ..... ☆ مطمئنہ..... یعنی نفس ۱۲..... نفس مطمئنہ..... ☆ باید دانست..... دفع دخل ۱۲..... اعتراض کا جواب.....

☆ ابقاء..... باقی داشتن ۱۲..... باقی رکھنا..... ☆ مسدود..... بند ۱۲..... بند کیا ہوا..... ☆ محبوس..... قید ۱۲..... قید کیا ہوا.....

☆ ترقی..... روح ۱۲..... مراد روح ہے..... ☆ ترقی..... علت است مراد قبل خود را ۱۲..... اپنے سے پہلے بیان کی علت اور سبب ہے.....

☆ عزیمت..... مقابل رخصت ۱۲..... رخصت کے مقابلے میں..... ☆ مہما اکمن..... مخالفت نفس دریں موطن ۱۲..... جہاں تک

ہو سکے نفس کی مخالفت کرنا..... ☆ ترک..... عزیمت ۱۲..... عزیمت کا ترک کرنا..... ☆ ہم..... چنانچہ تحقق ذنب ممکن نیست ۱۲.....

جیسا کہ گناہ کا ثابت کرنا ممکن نہیں ہے..... ☆ ارادہ..... ترک عزیمت ۱۲..... عزیمت کا ترک کرنا..... ☆ مقررست..... شرعاً و عقلاً ۱۲.....

شرعی اور عقلی طور پر ثابت.....

۱۵.. قوله فَاتَّبِعُونِي... الخ: یہ اشارہ اس آیت کریمہ کی طرف ہے جو سورہ آل عمران پارہ تک الرسل میں واقع ہے اور پوری آیت اس طرح ہے

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿سورة آل عمران آیت ۳۱﴾

ترجمہ: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرمائیے (انہیں کہہ دیں) اگر تم واقعی محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری پیروی کرو، تب محبت

فرمانے لگے گا تم سے اللہ اور بخش دے گا تمہاری گناہ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ ۱۲

۲.. قوله فعلى كلى... الخ۔ پس ہر عقلمند سلیم الطبع شخص پر واجب ہے کہ ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کامل طریقے پر اتباع کرنے ۱۲  
 ۳.. قوله جمیل مطلق... الخ۔ یعنی مطلق صاحب حسن و جمال حضرت ذوالجلال والا فضل ہے، کیونکہ ہر جمال و کمال جو تمام مراتب میں ظاہر ہے  
 اس (ذات پاک) کے جمال و کمال کا پرتو ہے جو وہاں چکا اور صاحب مراتب نے وہاں سے ہی صورت جمال اور صفت کمال پائی جس نے دانائی  
 حاصل کی ہے اسی کی دانائی کا اثر ہے اس پر باقی کو قیاس کرنا چاہیے۔ ۱۲

۴.. قوله لَوْ كَانَ الْبَحْرُ... الخ۔ ترجمہ: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرمائیے کہ اگر ہو جائے سمندر روشنائی میرے رب  
 کے کلمات (لکھنے) کے لئے تو ختم ہو جائے گا سمندر اس سے پیشتر کہ ختم ہوں میرے رب کے کلمات اور اگر ہم لے آئیں اتنی اور روشنائی اس کی  
 مدد کو (تب بھی ختم نہ ہوں گے)۔ اور یہ آیت کریمہ سورہ کہف پارہ الم اقل لك میں واقع ہے۔ ۱۲

☆ منجر..... کشیدہ شونہ ۱۲..... کھینچنے والا، لے جانے والا۔ ☆ بتلو میل..... دراز گردید ۱۲..... بات لمبی ہو گئی ہے۔ ☆ معیشت

روزی ۱۲..... روزی، معاش۔ ☆ عسکر لشکر ۱۲..... لشکر۔ ☆ تصدیع..... درد سردادن ۱۲..... سردرد لگانا، تکلیف دینا۔

## بیالیسواں مکتوب ﴿۲۲﴾

اس بیان میں کہ قلب کی حقیقت جامعہ سے غیر اللہ کی محبت کا زنگ دور کرنے کیلئے سب سے بہتر مصقلہ (زنگ دور کرنے  
 والی چیز) رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کرنا ہے۔ یہ بھی شیخ درویش کی طرف صادر فرمایا۔

سَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَ سُبْحَانَہُ وَأَبْقَاكُمْ (اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کو سلامت اور قائم رکھے)۔ انسان جب تک  
 پراگندہ تعلقات کی میل کچیل سے آلودہ ہے (محبوب حقیقی سے) محروم اور مہجور (جدا) ہے۔ حقیقت جامع (دل) کے آئینہ کو غیر اللہ  
 کی محبت کے زنگ سے صاف کرنا ضروری ہے، اور اس زنگ کو دور کرنے کے لئے سب سے بہتر مصقلہ (زنگ دور کرنے والی چیز)  
 حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روشن و بلند سنت کی پیروی کرنا ہے۔ اتباع سنت کا دار و مدار نفسانی عادتوں کے ہٹانے اور ظلمانی رسموں کے دور  
 کرنے پر ہے۔ فَطُوبَى لِمَنْ شَرَفَ بِهَذِهِ النِّعْمَةِ الْعُظْمَى وَ وَيْلٌ لِمَنْ حُرِمَ مِنْ هَذِهِ الدَّوْلَةِ الْقُصْوَى  
 (ترجمہ: پس اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کو اس بڑی نعمت کا شرف حاصل ہو اور اس شخص کے لئے افسوس ہے جو اس اعلیٰ دولت سے محروم رہا)۔

باقی مطلب یہ ہے کہ میرے عزیز بھائی جناب میاں مظفر ولد شیخ گھورن مرحوم امراء و شرفا میں سے ہیں اور بزرگوں کی  
 اولاد ہیں، ان کے متعلقین میں بہت سے لوگ ہیں اور ان کی حالت قابل رحم ہے، زیادہ کیا تکلیف دی جائے۔  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ (آپ پر اور ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو)۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿۵﴾ ۱۔ قوله مصقلها: لفظ مضقل، م کی زیر اور ق پر زبر ہو تو اسم آلہ کا صیغہ بنتا ہے باب نصر سے، وہ آلہ یا اوزار جس سے چھری یا تلوار وغیرہ کو  
 پالش کرتے ہیں۔ اسی طرح سے مضقلہ (م کی زیر سے) و مضقل (ص کے زبر سے) اور دونوں صیغوں کے قاف پر زبر ہے، اور یہ بھی  
 احتمال ہے کہ صیغہ اسم فاعل کا ہو تَضَقُّیل سے۔ ۱۲

۲۔ بعض نسخوں میں مضقلہ کی بجائے صَیْقَل (ص کی زبر سے) ہے یعنی شیشہ اور تلوار وغیرہ صاف کرنے والا، تلوار وغیرہ کو تیز کرنے والا کے معنی  
 بھی ہیں، پالش کرنے والے آلہ کو مجازی طور پر کہتے ہیں، اور پالش کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ۱۲ غ و من

۳۔ قوله حقیقت:۔ جاننا چاہیے کہ قلب صنوبری (جسانی دل) قلب حقیقی کا آشیانہ ہے، اور قلب حقیقی جسکو حقیقت جامع بھی کہتے ہیں عالم امر سے ہے ۱۲  
 ۴۔ قوله فَطُوبَى... الخ۔ ترجمہ:۔ پس اس شخص کیلئے خوشخبری ہے جس کو اس بڑی نعمت کا شرف حاصل ہو، اور اس شخص کے لئے افسوس ہے

ذ... وعلی من لدیکم ن عمل کمال ترم میان شیخ

لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ بہترین..... مبتدا ۱۲..... یہ مبتدا ہے۔ ☆ زدودن..... پاک کردن ۱۲..... صاف کرنا، صیقل کرنا۔ ☆ مادون..... غیر ۱۲

سوا، علاوہ۔ ☆ متابعت..... خبر ۱۲..... یہ خبر ہے۔ ☆ سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ سُبْحَانَهُ وَ اَبْقَاكُمْ..... سلامت

دارد شمار حق سبحانہ و تعالیٰ و باقی دارد ۱۲..... اللہ تعالیٰ تم سب کو سلامت رکھے اور باقی رکھے۔ ☆ بد نَس..... بفتحین چرک و چرک

ناکشدن ۱۲..... داورن پر زبر سے، میل کچیل، اور گندا ہونا، میلا ہونا۔ ☆ مُتَلَوِّث..... آلودہ ۱۲..... لتھڑا ہوا، ناپاک۔

☆ مہجور..... از محبوب حقیقی ۱۲..... محبوب حقیقی سے دور۔ ☆ تصقیل..... زدودن ۱۲..... صاف کرنا، پاک کرنا۔ ☆ مَرَات.....

آئینہ ۱۲ شیشہ۔ ☆ لا بد..... ضرور ۱۲..... ضروری۔ ☆ ازالہ..... دور کردن ۱۲..... دور کرنا۔ ☆ سَبَّیْہ..... روشن ۱۲

روشن۔ ☆ اَعْمِیَان..... اشرف ۱۲..... شریف کی جمع، شریف لوگ سرداران قوم۔

## تینتا لیسواں مکتوب (۲۳)

اس بیان میں کہ توحید و قسم کی ہے شہودی اور وجودی، اور جو توحید کہ ضروری ہے وہ توحید شہودی ہے جس کے ساتھ فنا وابستہ ہے اور توحید شہودی عقل اور شرع کے مخالف نہیں ہے۔ بخلاف توحید وجودی کے، اور ان مشائخ کے اقوال کے جو توحید کے دیکھنے والے ہیں توحید شہودی کی طرف تاویل کرنی چاہیے تاکہ مخالفت کی گنجائش نہ رہے اور توحید شہودی عین الیقین کے مقام میں ہے جو کہ حیرت کا مقام ہے اور جب اس مقام سے گذر کر حق الیقین کے مقام میں پہنچتے ہیں تو اس قسم کے احوال سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اس مضمون کے مناسب سوالات و جوابات اور وضاحت کرنے والی مثالوں کے بیان میں، سرداری کی پناہ والے اور شرافت کے سرمایہ والے شیخ فرید بخاری کی طرف صادر فرمایا۔

سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ سُبْحَانَهُ وَ عَصَمَكُمُ عَمَّا يَصِمْكُمْ وَ صَانَكُمُ عَمَّا شَانَكُمْ (اللہ تعالیٰ آپ کو) ظاہری و باطنی آفتوں سے) سلامت رکھے اور اس چیز سے بچائے جو آپ کو عیب لگائے اور اس چیز سے محفوظ رکھے جو آپ کے لئے برائی کا سبب ہو۔

جو توحید راہ سلوک طے کرنے کے عرصہ میں اس بزرگ گروہ (صوفیائے کرام) کو حاصل ہوتی ہے وہ دو قسم کی ہے توحید وجودی اور توحید شہودی۔ توحید شہودی، ایک ذات ہی کو دیکھنا ہے یعنی سالک کو ایک ذات کے سوا کچھ مشہود نہیں ہوتا اور توحید وجودی ایک ہی ذات کو موجود جاننا اور اس کے غیر کو نیست و نابود سمجھنا (اور اس ایک ذات کے سوا باقی سب کو) عدم (یعنی نیست و نابود) جاننے کے باوجود اس کی جلوہ گاہیں اور مظاہر کو ایک سمجھنا ہے۔ پس توحید وجودی علم الیقین کی قسم سے ہے اور توحید شہودی عین الیقین کی قسم سے، توحید شہودی اس راستہ کی ضروریات میں سے ہے کیونکہ فنا اس توحید کے بغیر متحقق نہیں ہوتی اور مرتبہ عین الیقین بھی اس کے بغیر میسر نہیں ہوتا کیونکہ اس (ذات) کے غلبہ کے باعث ایک کو دیکھنے سے اس کے ماسوا کا نہ دیکھنا لازم آتا ہے بخلاف توحید وجودی کے وہ ایسی نہیں ہے (یعنی اس میں ایسا ہونا ضروری نہیں ہے) کیونکہ علم الیقین اس معرفت کے بغیر حاصل ہے اس لئے کہ (کسی چیز کا) علم الیقین حاصل ہونے سے اس کے ماسوا کی نفی لازم نہیں آتی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اس ایک کے علم کے غلبہ کے وقت اس کے ماسوا کے علم کی نفی لازم آتی ہے۔

مثلاً جس شخص کو آفتاب کے وجود کا یقین حاصل ہو گیا تو اس کو اس یقین کے غلبہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس

ترجمہ  
وقت ستاروں کو معدوم اور نیست و نابود جانے، لیکن جس وقت وہ آفتاب کو دیکھے گا تو یہ ضروری ہے کہ وہ ستاروں کو نہیں دیکھ سکے گا اور آفتاب کے سوا اُس کو اور کچھ نظر نہیں آئے گا اور اُس وقت جبکہ وہ ستاروں کو نہیں دیکھ رہا ہے جانتا ہے کہ ستارے نیست و نابود نہیں ہیں بلکہ جانتا ہے کہ ستارے موجود ہیں لیکن چھپے ہوئے ہیں اور آفتاب کے نور کی روشنی میں مغلوب ہیں، اور یہ شخص اس جماعت (گروہ) کے خیال کا انکار کرتا ہے جو اس وقت میں ستاروں کے وجود کی نفی کرتے ہے اور جانتا ہے کہ یہ معرفت یعنی ستاروں کے وجود کی نفی کرنا خلاف واقع ہے۔ پس توحید و جود کی کہ جس میں ایک ذات واحد حق تعالیٰ و تقدس کے ماسوا کی نفی کا نام ہے عقل و شرع کے خلاف ہے، بخلاف توحید شہودی کے کہ (صرف) ایک دیکھنے میں (عقل و شرع کی) کوئی مخالفت نہیں ہے، مثلاً آفتاب کے طلوع ہونے کے وقت ستاروں کی نفی کرنا اور ان کو نیست و نابود جاننا حقیقت کے خلاف ہے لیکن ستاروں کو اس وقت نہ دیکھنے میں (عقل و شرع کی) کچھ مخالفت نہیں ہے بلکہ یہ نہ دیکھنا آفتاب کے نور کے ظاہر ہونے کے غلبہ اور دیکھنے والے کی نگاہ کی کمزوری کی وجہ سے ہے، اگر دیکھنے والے کی نگاہ اسی آفتاب کے نور سے سرمہ آلود ہو جائے (یعنی روشن ہو جائے) اور قوت پیدا کر لے تو وہ ستاروں کو آفتاب سے جدا دیکھ لے گا اور یہ دیکھنا حق الیقین کے مقام میں سے ہے۔

پس بعض مشائخ کے جو اقوال ظاہر میں شریعتِ حقہ کے مخالف نظر آتے ہیں اور بعض لوگ ان اقوال کو توحید و جود کی تعبیر کرتے ہیں مثلاً ابن منصور الحارثی کا اَنَا الْحَقُّ کہنا اور بایزید بسطامی کا سُبْحَانِي مَا اَعْظَمُ شَانِي کہنا اور اسی قسم کے دوسرے اقوال، بہتر اور مناسب یہ ہے کہ ان اقوال کو توحید شہودی پر محمول کیا جائے اور (عقل و شریعت کی) مخالفت کو دور کیا جائے، جس وقت ماسوائے حق سبحانہ و تعالیٰ ان کی نظر سے پوشیدہ ہو گیا تو اس حالت کے غلبہ کے وقت ان بزرگوں نے یہ الفاظ کہہ دیئے اور حق سبحانہ و تعالیٰ کے سوا اور کچھ ثابت نہیں کیا۔ انا الحق کے معنی یہ ہیں کہ حق ہے نہ کہ میں۔ چونکہ وہ اپنے آپ کو نہیں دیکھتا اس لئے اپنے آپ کو ثابت نہیں کرتا، نہ یہ کہ وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے اور اس کو حق کہتا ہے یہ البتہ کفر ہے۔

یہاں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اثبات نہ کرنا (غیر حق کی) نفی تک پہنچا دیتا ہے اور یہ عین توحید و جود کی ہے۔ کیونکہ ہم (اس کے جواب میں) کہتے ہیں کہ اثبات نہ کرنے سے (غیر حق) کی نفی لازم نہیں آتی، بلکہ اس مقام میں حیرت ہے، یہاں تمام احکام ساقط ہو چکے ہیں۔ اور سبحانی کہنے میں بھی حق تعالیٰ کی تنزیہ ہے نہ کہ اس کی اپنی، کیونکہ وہ خود اپنی نظر سے پوری طرح دور ہو چکا ہے اور کوئی حکم اس کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ اور اس قسم کی باتیں عین الیقین کے مقام میں جو کہ حیرت کا مقام ہے بعض سالکوں سے ظاہر ہوتی ہیں اور جب اس مقام سے ترقی دے کر حق الیقین کے مقام پر پہنچاتے ہیں تو وہ بزرگ اس قسم کے کلمات سے اجتناب کرنے لگتے ہیں اور اعتدال کی حد سے تجاوز نہیں کرتے۔

ہمارے زمانے میں اس گروہ کے بہت سے لوگ جو صوفیوں کے لباس میں اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں توحید و جود کو عام کرنے میں مصروف ہیں اور اس کے عام کرنے ہی کو کمال سمجھتے ہیں اور عین الیقین کی بجائے علم الیقین ہی میں رُکے ہوئے ہیں اور اقوال مشائخ کی تاویل اپنے خیال کے مطابق کرتے ہیں اور خود کو مقتدائے زمانہ بنائے بیٹھے ہیں اور اپنے کھوٹے (بے رونق)۔ بازار کو ان خیالی باتوں کے ساتھ رونق دے رہے ہیں اور اگر بالفرض گذشتہ زمانے کے بعض مشائخ کی عبارتوں میں جو ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں جن سے واضح طور پر توحید و جود ظاہر ہوتی ہے تو ان کی ایسی باتوں پر یہ قیاس کرنا چاہیے کہ انہوں نے ابتداء میں

علم الیقین کے مقام میں اس قسم کے الفاظ کہے ہیں، اور آخر کار ان کو اس مقام سے ترقی دے کر عین الیقین تک لے گئے ہیں۔

اس جگہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ توحید و جودی والے حضرات بھی جس طرح ایک ہی ذات کو جانتے ہیں (اسی طرح) ایک ہی کو دیکھتے بھی ہیں پس ان کو عین الیقین سے بھی کچھ حصہ حاصل ہے۔ تو ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اس توحید (و جودی) والے حضرات نے توحید شہودی کی مثالی صورت کو دیکھا ہی نہ یہ کہ اس توحید (شہودی) کے ساتھ متحقق ہو گئے ہیں، توحید شہودی کو اپنی اس مثالی صورت کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں ہے، کیونکہ اس توحید کے حاصل ہونے کے وقت حیرت ہے، اس مقام میں کسی امر کے ساتھ حکم نہیں لگایا جاسکتا اور توحید و جودی والا اس توحید شہودی کی مثالی صورت کا مشاہدہ کرنے کے باوجود علم الیقین والوں میں سے ہے کیونکہ وہ ماسوائے اللہ کے وجود کی نفی کرتا ہے اور یہ نفی مقولہ علم الیقین کے احکام میں سے ایک حکم ہے، اور حیرت اور علم ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔

پس ثابت ہو گیا کہ توحید و جودی والے کو عین الیقین سے کچھ بھی حصہ حاصل نہیں ہے، ہاں البتہ توحید شہودی والے حضرات کو اگر مقام حیرت کے بعد ترقی واقع ہو جائے تو معرفت کے مقام میں جو کہ حق الیقین ہے پہنچاتے ہیں اور اس مقام میں علم اور حیرت دونوں جمع ہو جاتے ہیں اور جو علم مقام حیرت کے بغیر اور مقام حیرت سے پہلے ہے وہ علم الیقین ہے۔

یہ جواب ایک مثال سے واضح ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی شخص نے اپنے اندر بادشاہت کے مقام کے ساتھ مناسبت رکھنے کی وجہ سے خواب میں اپنے آپ کو بادشاہ دیکھا اور بادشاہت کے لوازم (یعنی لینا دینا، حکم کرنا، منع کرنا، تخت نشین ہونا اور شاہانہ لباس و تاج پہننا وغیرہ) اپنے اندر پائے۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ وہ بادشاہ نہیں ہوا ہے بلکہ بادشاہت کی مثالی صورت کو اپنے آپ میں دیکھا ہے اور حقیقت میں بادشاہت کو اس مثالی صورت کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں ہے۔ ہاں وہ شہوداگرچہ مثالی صورت میں ہوا ہے لیکن اس مثالی صورت کی حقیقت سے اس شخص کے متصف ہونے کی استعداد کی خبر دیتا ہے، اگر وہ شخص بہت ریاضت و مجاہدہ کرے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عنایت بھی اس کے شامل حال ہو جائے تو اس (بلند) مقام (بادشاہت) پر پہنچ جائے لیکن قوت سے فعل (یعنی قابلیت سے حصول) تک پہنچنے میں بہت فرق ہے، بہت سے لوہے آئینہ بننے کی قابلیت رکھتے ہیں لیکن جب تک وہ آئینہ نہ بن جائیں بادشاہوں کے ہاتھ میں نہیں پہنچتے اور ان کا جمال حاصل نہیں کر سکتے۔

میں کہاں پہنچ گیا، مگر میں کہتا ہوں کہ ان دقیق (پیچیدہ و مشکل) علوم کے لکھنے کا سبب یہ ہے کہ اس زمانے کے اکثر لوگ بعض تقلید کے طور پر اور بعض (بغیر ذوق کے) محض علم کی بنا پر اور بعض ذوق ملے ہوئے علم کے ساتھ اگرچہ قلیل ہو، اور بعض الحاد و زندقہ (بے دینی) کے باعث اس توحید و جودی سے وابستہ ہیں اور سب کچھ حق تعالیٰ سے جانتے ہیں بلکہ حقیقت میں سب کو حق تعالیٰ ہی جانتے ہیں اور اس حیلہ سے اپنی گردنوں کو شرعی پابندیوں کی رسی سے آزاد کرتے ہیں اور شرعی احکام بجا لانے میں سستی کرتے ہیں اور اس معاملہ پر بہت ہی مسرور و خوش ہیں، اور اگر شرعی احکامات کے بجالانے کا اقرار بھی کریں تو ان کو طفیلی جانتے ہیں اور اصلی مقصود شریعت کے سوا کچھ اور خیال کرتے ہیں۔ حَاشَا وَ كَلَّا ثُمَّ حَاشَا وَ كَلَّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهُ مِنْ هٰذَا الْاِغْتِقَادِ السُّوِّءِ (ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ایسے بُرے اعتقاد سے ہم کو بچائے)

طریقت اور شریعت ایک دوسرے کے عین ہیں، ان کے درمیان بال برابر بھی مخالفت واقع نہیں ہے فرق صرف

اجمال و تفصیل اور استدلال و کشف کا ہے جو کچھ بھی شریعت کے مخالف ہے وہ مردود ہے کُلِّ حَقِيقَةٍ رَدُّ تَه الشَّرِيعَةُ فَهُوَ وَزَنْدَقَةٌ (ہر وہ حقیقت جس کو شریعت نے رد کر دیا ہو زندقہ (بدینی) ہے)۔ شریعت کو اپنی جگہ پر قائم رکھ کر حقیقت کو طلب کرنا بہادروں کا کام ہے، رَزَقْنَا اللّٰهَ سُبْحَانَہٗ وَاٰیَا کُمْ الْاِسْتِقَامَةَ عَلٰی مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْبَشَرِ عَلَیْہِ وَعَلٰی الْاِلٰہِ الصَّلٰوٰتِ وَالتَّسْلِيْمٰتِ وَالتَّحِيَّاتِ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا (اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو ظاہر و باطن میں حضرت سید البشر رسول اللہ ﷺ کی متابعت پر استقامت نصیب فرمائے آمین۔)

معرفت کی پناہ والے ہمارے قبلہ گاہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ کچھ عرصہ تک توحید و جود کی کامشرب رکھتے تھے اور اپنے رسالوں اور مکتوبات میں بھی اس کا اظہار فرمایا کرتے تھے، لیکن آخر کار حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی نہایت مہربانی کے ساتھ اس مقام سے ترقی عطا فرما کر شاہراہ پر ڈال دیا اور اس معرفت کی تنگی سے رہائی عنایت فرمائی۔ میاں عبدالحق نے جو کہ حضرت قدس سرہ کے مخلص دوستوں میں سے ہیں بیان کیا ہے کہ حضرت (خواجہ باقی باللہ) قدس سرہ نے اپنے مرض موت سے ایک ہفتہ پہلے فرمایا کہ ”مجھ کو عین الیقین سے معلوم ہو گیا ہے کہ توحید و جود ایک تنگ کوچہ ہے اور شاہراہ اور ہی ہے۔“ اس سے پہلے بھی میں جانتا تو تھا لیکن اب ایک قسم کا دوسرا یقین حاصل ہو گیا ہے۔ اور یہ فقیر (حضرت مجدد قدس سرہ) بھی کچھ مدت تک حضرت خواجہ قدس سرہ کی خدمت میں اسی توحید و جود کی کامشرب رکھتا تھا اور اس طریقہ کی تائید میں بہت سے کشفی حالات و واردات ظاہر ہوئے تھے لیکن حق تعالیٰ جل شانہ کی عنایت نے اس مقام سے ترقی دے کر اس مقام کے ساتھ جس کو کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا مشرف فرمایا ہے اس سے زیادہ لکھنا طول کلامی ہے۔

میاں شیخ زکریا اپنے پرگنہ (ضلع کا ایک حصہ) سے بار بار لکھتے ہیں اور آپ کی خدمت عالیہ میں بہت نیاز مندی کی نسبت ظاہر کرتے ہیں اور کروڑی گری (یعنی تحصیلداری کے عہدہ) سے ہر اسوں و پریشان ہیں اور عالم اسباب میں آپ کی بزرگ جناب میں التجا اور اعتصام رکھتے ہیں بظاہر آپ کی بلند توجہ کے بغیر اور کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ نہیں رکھتے، امیدوار ہیں جس طرح پہلے آپ ان پر نوازش فرماتے رہے ہیں اب بھی دستگیری (مدد) فرماتے رہیں گے اور حوادث کے بھیڑیوں سے ان کو محفوظ رکھیں گے، کمال ادب کے باعث آپ کی خدمت میں عرض کرنے کی جرأت نہیں کرتے، فقیر کے ذریعہ اپنے احوال کا اظہار چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ ان کا سوال قبول فرمائیں گے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

- ۱۔ ﴿ص ۶﴾ قولہ وَمَا يُنَاسِبُ... الْمُؤَضَّحَةَ: یعنی اس مضمون کے مناسب سوالات و جوابات اور وضاحت کرنے والی مثالوں کے بیان میں جو مقصود کو واضح کرتی ہیں۔ ۱۲
- ۲۔ ... قولہ سَلَّمَكُمُ اللّٰهَ... الخ: حق سبحانہ آپ کو ظاہری آفتوں اور باطنی مصائب سے سلامت رکھے اور تنگ و عار کے اسباب و وسائل سے عصمت بخشنے، اور برائی و عیب کے ذرائع سے محفوظ رکھے اپنے احسان اور کرم سے۔ ۱۲
- ۳۔ ... قولہ انکاشتن: یعنی عقیدہ رکھنا کہ اس ذات پاک کے سوا حقیقت میں کوئی موجود نہیں بلکہ نیست و نابود ہے۔ ۱۲
- ۴۔ ... قولہ باوجود: یعنی باوجود اس ذات کے سوا سب کے نیست و نابود کا عقیدہ رکھنے کے ایک موجود کے غیر کو اس کی جلوہ گاہیں اور مظاہر کو ایک سمجھنا ہے۔ ۱۲
- ۵۔ ... قولہ نجالے:۔۔۔ نجالی: م کی زبر اور ل کی زیر سے، منجلی کی جمع جو م اور ل کی زبر سے، اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی جلا کی جگہ جو آئینہ ہوتا ہے، پس نجالی آئینہ کے معنی میں ہے اور بمعنی جلوہ کی جگہ ہیں۔ ۱۲



۵.. قولہ منجالی ومظاہر آن یکے پنداشتن (جلوہ گاہوں اور مظاہر کو ایک جاننا) کے معنی میں کہا گیا ہے۔

رباعی معشوق کی است لیک نہادہ بہ پیش  
از بہر نظارہ صد ہزار آئینہ پیش!  
در ہر یک ازان آئینہ ہا نمودہ!  
بر قدر صقالت و صفا صورت خویش  
رباعی دیگر اعیان ہمہ شیشہائے گوناگون بود  
کافقادران پر تو خورشید و جود!  
ہر شیشہ کہ بود سرخ یا زرد و بود  
خورشید در ان ہم بہمان رنگ نمود

ترجمہ:- معشوق ایک ہے لیکن اس کے نظارہ کرنے کے لئے سامنے ایک لاکھ (لا تعداد) آئینے رکھے ہوئے ہیں، ہر ایک آئینہ میں سے اسی کا چہرہ اپنی صفائی اور خوبصورتی کے مطابق ظاہر ہوتا ہے۔

رنگ برنگ کے تمام شیشے ظاہر ہیں ان پر آفتاب کے جود کا ہی عکس (پتو پڑتا ہے، ہر آئینہ جس کا رنگ سرخ و زرد یا نیلا ہے اس میں سورج اسی رنگ ہی میں نظر آتا ہے۔ ... قولہ علم الیقین:- جاننا چاہیے کہ علم الیقین کے معنی تفصیل سے اور عین الیقین اور حق الیقین کے معنی مختصر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے مکتوب نمبر ۴ جلد دوم میں بیان فرمائے ہیں۔ ۱۲

۱۲... قولہ رویت کیے:- یعنی اس ایک کے غلبہ کے سبب ایک کو دیکھنے سے لازم آتا ہے کہ اس ایک کے ماسوا کو نہ دیکھے۔ ۱۲  
۱۳... قولہ مستلزم:- یعنی لازم نہیں آتا ہے کہ عقیدہ رکھے اور جانے کہ غیر اور اس ایک کا ماسوا حقیقت میں نیست و نا بود ہے۔ ۱۲ لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....  
☆ نقابت ..... نقابت بکسر ستودگی بفتح ستودن ۱۲ ..... نقابت (ن کی زیر سے) تعریف اور نقابت (ن کی زبر سے) تعریف کرنا۔

☆ نقابت ..... نقابت بکسر ستودگی بفتح ستودن ۱۲ ..... نقابت (ن کی زیر سے) تعریف اور نقابت (ن کی زبر سے) تعریف کرنا۔

☆ تماشای ..... بیکوشدن ۱۲ ..... ایک طرف ہونا۔ ☆ اثناء ..... میان ۱۲ ..... درمیان۔ ☆ طائفہ علیہ ..... صوفیہ ۱۲

صوفیہ کرام۔ ☆ مستورند ..... پوشیدہ ۱۲ ..... چھپا ہوا۔

۱... قولہ ابن منصور:- یعنی حسین بن منصور حلّاج قدس سرہ تیسرے طبقہ سے ہیں، ان کی کنیت ابوالمغیث ہے، وہ بیضا کے رہنے والے ہیں جو کہ فارس کے شہروں میں سے ایک شہر ہے، وہ دُھنئے (روئی سے بنولے الگ کرنے والے) نہ تھے بلکہ وہ ایک دن دھنئے کی دوکان پر تھے جو ان کا دوست تھا، آپ نے اس کو تو ایک کام کے لئے بھیج دیا اور اس کا کام خود سنبھال لیا اور انگلی سے روئی کی طرف اشارہ کیا، روئی علیحدہ ہو گئی اور بنولے الگ ہو گئے اس وجہ سے آپ کو حلّاج کہنے لگے، واسطعراق میں رہے ہیں، اور حضرت جنید و حضرت نوری کی صحبت اختیار کی ہے اور عمرو بن عثمان مکی کے شاگرد ہیں، ان کے حال کے بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے، اکثر نے تو ان کو رد کر دیا ہے، سوائے چند صوفیاء کے، کشف الحجب میں ہے کہ تمام متاخرین صوفیاء قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم نے اس کو قبول کیا ہے۔ شیخ ابو الخیر قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ حسین بن منصور حلّاج قدس سرہ بلند حال میں ہیں، ان کے زمانہ میں مشرق و مغرب میں اس جیسا اور کوئی نہیں ہوا، باوجود اس تمام دعویٰ کے ایک رات دن میں ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے، جس دن وہ قتل کئے گئے اس رات انہوں نے پانچ سو رکعت پڑھی تھی۔ ۱۲ نجات

۲... قولہ البساطی:- ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ پہلے طبقہ سے ہیں، آپ شیخ خضر وہ اور مکی معاذ کے ہم عصر تھے، شیخ شقیق بلخی کو آپ نے دیکھا تھا، آپ کی وفات ۲۶۱ھ میں ہوئی، شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ لوگوں نے بہت سے جھوٹ (جھوٹی باتیں) ان کی طرف منسوب کر دیے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں اوپر گیا اور عرش پر میں نے اپنا خیمہ نصب کیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیش نظر امر و نواہی کی بزرگی اور اہمیت تھی اور ان کا معاملہ اصل حقیقت پر تھا یہی سبب تھا کہ جماعتوں (طریقت کے سلسلوں) نے آپ کو قبول کر لیا، کہتے ہیں کہ جب حضرت شیخ بایزید بسطامی نماز پڑھتے تھے تو ان کے سینے کی ہڈیوں سے چٹکنے کی آواز اس طرح نکلتی تھی کہ لوگ اس آواز کو سن لیتے تھے، بہ آواز ہیبت الہی اور شریعت کی تعظیم و تکریم کی وجہ سے تھی۔

حضرت بایزید قدس سرہ نے نزع کے وقت کہا: الہی! میں نے تجھ کو یاد کیا مگر غفلت کے ساتھ اور میں نے تیری اطاعت کی مگر کوتاہی کے ساتھ، ان کلمات ادا کرنے کے بعد آپ کا وصال ہو گیا۔ لوگوں نے بایزید کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ مجھ سے پوچھا گیا کہ اے بوڑھے! تم کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا جب درویش بادشاہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو اس سے یہ نہیں پوچھتے کہ کیا لائے ہو، بلکہ یہ پوچھتے ہیں کہ کیا چاہتے ہو؟

منقول ہے کہ نیشاپور میں ایک بڑھیا رہتی تھی دروازہ دروازے مانتی پھرتی تھی، جب وہ مر گئی تو لوگوں نے اس کو خواب میں دیکھا، اس سے پوچھا کہ تیرا

کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ مجھ سے کہا گیا کہ تو کیالائی ہے؟ تو میں نے کہا کہ افسوس تمام عمر تو لوگ مجھ سے کہتے رہے کہ خدا تجھے دے، اب مجھ سے پوچھا جاتا ہے کہ کیالائی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے میرے جواب پر فرمایا کہ یہ سچ کہتی ہے اس کو چھوڑ دو۔ (انفحات باختصار)

۳.. قولہ بزئى:۔ زکی زیر سے اور بی پر شد، اس کے معنی اندازہ، حد، اور بمعنی طرف و جانب اور نزدیک، جامد و لباس، اور زئى، زکی زبر اور بی پر شد ہو تو فراہم کرنا اور حیات و زندگی کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ۱۲

۴.. قولہ عدم اسباب الخ... یعنی ثابت نہ ہونے سے اس چیز کی نفی اور اس کا انکار کرنا لازم نہیں آتا۔ ۱۲

☆ شعشعان..... پر تو ۱۲..... عکس..... ☆ شعشعان..... در قاموس است الشعشع والشعشان والشعشعانی

الطویل والشعشع الخفیف والحسن والمتفرق والظل غیر الکثیف اقول والمراد ههنا الاخير ۱۲..... قاموس میں ہے شعشع اور شعشع اور شعشان شعشانی طویل روشنی اور ہلکی اور خوبصورت پھیلی ہوئی، اور ہلکا سایہ، میں کہتا ہوں کہ یہاں آخری معنی مراد

ہیں۔ ☆ معرفت..... نفی وجود ستارہا ۱۲..... ستاروں کے وجود کا انکار۔ ☆ جنگ..... بظاہر ۱۲..... ظاہری طور پر۔

☆ جنگ..... خلاف ۱۲..... مخالفت، لڑائی۔ ☆ ضعف..... یعنی ضعف چشم بیندہ ۱۲..... نگاہ کی کمزوری والا۔ ☆ بصر..... چشم

بیندہ ۱۲..... صحیح نگاہ والا۔ ☆ مکتحل..... سرگین ۱۲..... سرمہ ڈالے ہوئے، سزے والی آنکھیں۔ ☆ اقوال..... مبتدا ۱۲..... یہ

مبتدا ہے۔ ☆ اولی..... خبر ۱۲..... یہ خبر ہے۔ ☆ مختفی..... پوشیدہ ۱۲..... چھپا ہوا۔ ☆ خود..... البتہ ۱۲..... البتہ

ضروری ☆ تماشی..... اجتناب ۱۲..... پرہیز کرنا، بچنا۔ ☆ غیثی..... غیر حق ۱۲..... غیر حق کی نفی۔ ☆ اعتدال..... میانہ روی ۱۲..... میانہ روی

میانہ روی، در میانہ چال۔ ☆ کاسد..... بکسر سین بے رواج یعنی متاع و نقدے کے از باعث نقصان آن کے بر رغبت نستاند ۱۲..... اس کی زیر سے، وہ

چیز جس کا چلن نہ ہو، یعنی وہ نقدی اور سامان جس میں خرابی ہو، اور اسکی طرف کوئی رغبت نہ کرے ☆ ما تقدم..... زمان پیشین ۱۲..... پہلا زمانہ۔

﴿ص ۸﴾ ۱.. قولہ بردہ:۔ جیسا کہ بعض عارفوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی عارف اپنے شعور سے بالکل بے خبر ہو جائے اور اپنے آپ کو وہی دیکھے اور ہو

ہو کہے تو وہ معذور ہے کیونکہ وہ اپنی حقیقت حال سے واقف نہیں ہے، اور جب وہ ہوشیار ہو جاتا اور اپنی حقیقت حال سے خبردار ہو جاتا ہے تو

پھر خود ہی کہتا ہے کہ میرا کمال یہ ہے کہ میں عبد اللہ (اللہ کا بندہ ہوں)، چنانچہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ

ان قلت و یومنا سنبخانی ما اعظم شاننی فاننا الیوم کافر مجوسی و انا اقطع زناری و اقول اشهد ان لا اله

الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله ترجمہ (اگر میں نے کسی دن سبحانی ما اعظم شاننی (میں پاک ہوں میری

بڑی شان ہے) کہا تو میں اس روز کافر مجوسی ہوں، اور میں آج اپنا زنا توڑتا ہوں اور کہتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں)۔ (از رسالہ عقائد صوفیاء)

۲.. قولہ شدہ اند:۔ کسی چیز میں اور اسکی مثالی صورت میں بہت فرق ہے، اور اسی طرح کسی چیز کے دیکھنے میں اور اس چیز سے متصف

ہونے میں نمایاں فرق ہے۔ سمجھ لیجئے۔ ۱۲

۳.. قولہ آرے صاحب الخ:۔ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ بعض واردات اور مدارج میں حیرت و علم جمع ہو جاتے ہیں۔ ۱۲

۴.. قولہ لوازم:۔ یعنی لینا دینا، حکم کرنا، منع کرنا، تخت نشین ہونا، اور شاہانہ لباس و تاج پہننا وغیرہ۔ ۱۲

۵.. قولہ اگر جانے:۔ یعنی اگر ریاضت و مجاہدہ بہت زیادہ جدوجہد سے کرے اور اپنی جان کو محنتوں اور بڑی تکالیف میں ڈالے

اور عنایت الہی جل شانہ اس کے شامل حال ہو تو البتہ اس عالی مقام پر پہنچ سکتا ہے۔ ۱۲

۶.. قولہ الحاد: الحاد (کی زیر سے) حق سے ہٹنا، جھگڑا کرنا، شرک کرنا حرم میں اور ذہن حق سے پھر جانا۔ ۱۲

۷.. قولہ رنقہ:۔ (ز کی زیر سے) بے دین ہونا اور شریعت کے راستہ سے سرگردانی کرنا۔ ۱۲

۸.. قولہ ربقة:۔ (ر کی زیر سے) رسی کا حلقہ جو چوپائے خصوصاً گدھا اور خچر کی گردن میں باندھتے ہیں اور اس رسی کو رنق (ر کی زیر سے) کہتے ہیں۔ ۱۲

☆ توحید..... وجودی ۱۲..... توحید وجودی..... ☆ متحقق..... متصف ۱۲..... خوبی اور صفت ثابت ہو..... ☆ توحید..... یعنی شہودی ۱۲..... یعنی توحید شہودی..... ☆ مقولہ..... جنس ۱۲..... جنس کے طور پر..... ☆ قوت..... قابلیت ۱۲..... قابلیت..... ☆ فعل..... حصول ۱۲..... حاصل ہونا..... ☆ غامضہ..... دقیقہ ۱۲..... مشکل اور باریک..... ☆ ابنائے..... اہل ۱۲..... اس وقت کے اکثر لوگ..... ☆ بجز و..... بے ذوق ۱۲..... بے ذوق علم یعنی ذوق سے خالی علم..... ☆ ممتزج..... مخلط ۱۲..... ملا ہوا، خلط ملط..... ☆ ولوفی الجملہ..... اگرچہ اقل قلیل باشد ۱۲..... اگرچہ بہت کم..... ☆ از حق..... اللہ تعالیٰ ۱۲..... اللہ تعالیٰ..... ☆ حق میدانند راست و مطابق نفس الامر ۱۲..... درست اور اصل کے مطابق.....

﴿ص ۹﴾ ۱۔ قولہ حاشا:۔ بمعنی پناہ اور دور کے معنی بھی ہیں نیز پاکی و خالی کے معنی بھی ہیں۔ ۱۲

۲۔ قولہ کلاً:۔ یہ ایسا کلمہ ہے جو کسی بات کے رد کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے، اور اس کا حاصل معنی یہ ہیں کہ اس طرح نہیں ہے۔ ۱۲  
۳۔ قولہ کل حقیقہ ردتہ... الخ:۔ یعنی ہر وہ حقیقت جس کو شریعت نے رد کر دیا ہو بے دینی ہے، سوال: جب حقیقت سے مراد شریعت کی حقیقت ہے اس کے علاوہ نہیں تو صوفیاء کرام کے اس قول کے کیا معنی ہیں؟ جواب: عالم مثال میں قرب الہی کے مراتب قرب مکانی کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں، اور عالم مثال کی رویت کہ اس کو صوفیاء کشف سے تعبیر کرتے ہیں، یہ نیند میں خواب (رویت) کی قسم سے ہے، ایسی خواب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِنْتَةِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبِيِّ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ کتاب الرؤیا) (ابھی خوابیں نبوت کے چھالیسوں حصہ میں سے ایک حصہ ہیں) کبھی کبھی بعض عوارض کی وجہ سے خیالات کے آئینہ میں انتشار و خرابی آجاتی ہے۔ لہذا کشف میں غلطی ہو جاتی ہے، کبھی کبھی اس کے سمجھنے اور تعبیر میں غلطی واقع ہو جاتی ہے، اسی لئے اولیاء اللہ کہتے ہیں کہ جو کچھ کشف سے معلوم ہو اس کو شریعت کے ترازو (میزان) پر تولنا چاہیے اگر شریعت کے موافق ہے تو قبول کر لینا چاہیے، اور جو شرع کے مخالف ہو اس کو رد کر دینا چاہیے اور اس کو بیدینی جاننا چاہیے، اور وہ بات جس سے شریعت خاموش ہے اس کو خطا کے احتمال کے ساتھ قبول کر لینا چاہیے۔ از مکتوبات قاضی صاحب پانی پتی قدس سرہ (کلمات طبیبات ص ۱۳۶، ۱۳۷)

۴۔ قولہ خواجہ:۔ حضرت پیر و مرشد یعنی خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ۔ ۱۲

۵۔ قولہ ایشان:۔ یعنی مکتوب الیہ شیخ فرید بخاری ۱۲

۶۔ قولہ کروری:۔ خراج وصول کرنے کا عہدہ یعنی محصول لینا، اس سے مراد تحصیلداری ہے۔ ۱۲

۷۔ قولہ در عالم:۔ یعنی عالم اسباب جو بندوں کی مصلحتوں اور حکمتوں پر مبنی ہیں ان کی معرفت کے سمجھنے سے اکثر لوگ قاصر ہیں مگر تھوڑوں میں سے تھوڑے افراد جو خواص اور اخص الخواص سے ہیں جو علم میں راسخ ہیں اور فہم میں کامل، امتیاز رکھتے ہیں۔ ۱۲  
۸۔ ملاذی و لمجائی..... دونوں اسم ظرف کے صیغے ہیں حصن یعنی پناہ گاہ۔  
لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ مداہنات..... چرب زبانی و سستیہا ۱۲..... چرب زبانی اور سستیاں..... ☆ حاشا..... دور باد ۱۲..... دور ہو..... ☆ نعوذ

باللہ... السوء..... پناہ بخدائے پاک از این اعتقاد بد ۱۲..... اس برے عقیدے سے ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں..... ☆ از ضیق تنگی

۱۲ تنگی..... ☆ توحید..... وجودی ۱۲..... توحید وجودی..... ☆ لائح..... ظاہر ۱۲..... ظاہر..... ☆ اطباب..... درازی ۱۲..... لمبائی، طوالت.....

☆ اعتقاد..... اعتقاد ۱۲..... عقیدہ.....

## چوالیسواں مکتوب ﴿۲۲﴾

یہ مکتوب گرامی بھی سرداری و تعریف کی پناہ والے شیخ فرید کی طرف حضرت خیر البشر علیہ علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح و نعت میں اور اس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ کی شریعت کی تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے بہتر ہیں اور آپ ﷺ کی شریعت کو جھٹلانے والے اور منکر لوگ بنی آدم

میں سب سے بدتر ہیں اور آپ کی روشن سنت کی پیروی کی ترغیب میں تحریر فرمایا۔

آپ کا بزرگ و بلند مرتبت نامہ عزیز ترین زمانہ میں شرف صدور ہوا اور اس کے مطالعہ سے مشرف ہوا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا حمد و احسان ہے کہ آپ نے فقر محمدی علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام کی کچھ میراث حاصل کی ہے، فقراء سے محبت کرنا اور ان سے میل جول رکھنا اسی کا نتیجہ ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ بے سرو سامان فقیر اس کے جواب میں اس کے سوا اور کیا لکھے کہ عربی عبارت میں چند فقرے جو آپ کے جد بزرگوار خیر العرب ﷺ (یعنی جو اہل عرب میں سب سے بہتر اور اہل عجم میں بدرجہ اولیٰ سب سے بہتر ہیں) کے فضائل میں ماثور ہیں لکھ دے اور اس سعادت نامہ کو اپنی آخرت کی نجات کا وسیلہ بنائے، اور اس سے مقصود یہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی مدح و تعریف کرے بلکہ مقصود یہ ہے کہ اپنے کلام کو آنحضرت ﷺ کے مقدس تذکرہ سے آراستہ و مزین کرے۔

مَا اِنْ مَدَّحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِي لَكِنْ مَدَّحْتُ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٍ  
ترجمہ فارسی: گر در سخن نہ گفتم وصف محمدی را لیکن سخن مستودم با نسبت محمد ﷺ  
ترجمہ اردو: ادا حق نہیں ہو سکتا محمد کی ستائش کا مگر مقبول ہوگا اس کی برکت سے سخن میرا

(یعنی میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا لیکن آپ ﷺ کے نام نامی سے اپنے کلام کو آراستہ و مزین کرتا ہوں) پس میں کہتا ہوں اور حق تعالیٰ ہی سے عصمت اور توفیق کا طالب ہوں کہ بے شک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار ہیں اور قیامت کے روز آپ ﷺ کے تابع و فرمانبردار تمام انبیائے کرام کے تابع و فرمانبرداروں سے زیادہ ہوں گے، اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اولین اور آخرین سے زیادہ بزرگ و معزز ہیں، آپ ﷺ قیامت کے روز سب سے پہلے قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے اور آپ ﷺ ہی سب سے اول شفاعت کریں گے اور سب سے پہلے آپ ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی اور آپ ﷺ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے پس اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے لئے جنت کا دروازہ کھول دے گا اور آپ ہی قیامت کے روز لواءِ حمد (اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کا جھنڈا) اٹھانے والے ہیں۔ حضرت آدم اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام اس جھنڈے کے نیچے ہوں گے، اور وہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی ہے جس نے فرمایا، نَحْنُ الْاٰخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (الحديث) یعنی قیامت کے دن ہم ہی (وجود و ظہور کے اعتبار سے) آخرین ہیں اور ہم ہی (مرتبہ اور روز قیامت قبر سے اٹھنے کے اعتبار سے) سابقین و اولین ہیں۔ اور آپ نے فرمایا ”میں یہ بات بغیر کسی فخر کے کہتا ہوں کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور تمام انبیاء و مرسلین کا قائد و پیشرو اور بلا فخر کہتا ہوں کہ — میں تمام نبیوں کا خاتم (مہر اور آخری نبی) ہوں، اور میں بلا فخر کہتا ہوں کہ میں محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب ہوں، بیشک جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھ کو سب سے بہتر مخلوق (یعنی انسان) میں پیدا کیا پھر ان کو دو گروہ (عرب و عجم) بنایا اور مجھے ان میں سے بہترین گروہ میں بنایا، پھر ان کو قبیلوں میں تقسیم کیا تو مجھے ان میں سے بہترین قبیلے میں بنایا، پھر ان کو گھروں میں تقسیم کیا تو مجھے ان میں سے بہترین گھر میں پیدا کیا پس میں ذات و گھر کے لحاظ سے سب مخلوق سے بہتر ہوں اور جب قیامت کے روز لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے میں (قبر سے) باہر نکلوں گا اور جب تمام بنی آدم حق تعالیٰ کے سامنے گروہ درگروہ پیش ہوں گے تو میں ان سب کا قائد و رہنما ہوں گا اور جب وہ سب خاموش ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا، اور جب وہ (جنت میں داخل ہونے سے میدانِ حشر میں) روک دیئے جائیں گے

پہلا دفتر مکتوبات امام ربانی اور سراسر حصہ

تو میں ان کا شفیق ہوں گا، اور جب وہ (دیگر انبیاء علیہم السلام کے جوابوں سے) نا اُمید ہو جائیں گے تو میں ان کو (شفاعت کی) بشارت دینے والا ہوں گا اس دن کرامت (رحمت و بزرگی) اور جنت (کے دروازوں) کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لواء حمد بھی میرے ہاتھ میں ہوگا، اور میں اپنے رب کے نزدیک تمام اولادِ آدم سے بزرگ ہوں، ہزار ایسے خادم (حور و غلمان) میرے گرد طواف کریں گے جو خوشنما آبدار سفید صدف کے اندر چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہوں گے، اور جب قیامت کا دن ہوگا تو میں تمام انبیائے کرام کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اور مجھے اس بات پر فخر نہیں ہے۔

اگر حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی صفات نہ ہوتی تو حق سبحانہ و تعالیٰ خلقت کو پیدا نہ فرماتا اور اپنی ربوبیت (رب ہونے کو) ظاہر نہ فرماتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی نبی تھے جب کہ آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے (یعنی آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے بلکہ ان کے پتلے کے لئے گارا تیار ہوا تھا)

نمائندہ بعصیاں کسے درگرو کہ دارد چنیں سید پیش رو (سعدی)  
ترجمہ:- نہیں ہے خوف کچھ عصیاں کا اس کو محمد ﷺ پاک جس کا پیشوا ہو

پس بلا شک و شبہ سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے افضل ہیں (آیت ۱۱۰ سورہ آل عمران) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ... الخ (یعنی تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام امتوں سے بہتر ہو جو عالم میں بھیجی گئیں)۔ اُن پر صادق آتی ہے، اور اس پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھٹلانے والے بنی آدم میں سب سے بدتر ہیں۔  
۹۷: سورہ توبہ: الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَأَوْانِقًا (یعنی صحرائین لوگ کفر و نفاق میں زیادہ سخت ہیں)۔ ان کے حال کا پتہ دیتی ہے۔  
دیکھئے کس خوش نصیب کو آنحضرت ﷺ کی روشن و بلند سنت کی پیروی نصیب فرماتے ہیں اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پسندیدہ شریعت کی پیروی سے سرفرازی بخشتے ہیں۔

آج آنحضرت ﷺ کے دین کے برحق ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے تھوڑا سا عمل بجالانا بھی عمل کثیر کے برابر شمار ہوتا ہے اصحابِ کہف (رضی اللہ عنہم) نے یہ اعلیٰ درجات صرف ایک ہی نیکی کے ذریعے حاصل کئے ہیں اور وہ نیکی یہ تھی کہ وہ دشمنانِ دین کے غلبہ کے وقت نورِ ایمان و یقین کے ساتھ حق تعالیٰ کے دشمنوں (کے مقام) سے ہجرت کر گئے تھے۔ مثلاً دشمنوں اور مخالفوں کے غلبہ کے وقت اگر سپاہی تھوڑا سا بھی تردد کر دیں تو وہ اس قدر نمایاں اور معتبر ہوتا ہے کہ امن کی حالت میں اس سے کئی گنا تردد بھی معتبر نہیں ہوتا۔  
نیز چونکہ آں سرورِ عالم ﷺ رب العالمین کے محبوب ہیں اس لئے آپ کی متابعت کرنے والے بھی آپ کی متابعت کے باعث محبوبیت کے درجہ کو پہنچ جاتے ہیں کیونکہ محبت کرنے والا (مُحِبُّ) جس شخص میں اپنے محبوب جیسے اخلاق و عادات دیکھتا ہے اس شخص کو بھی اپنا محبوب ہی جانتا ہے اور مخالفوں کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے۔

محمد ﷺ عربی کا بروئے ہر دوسراست کسے کہ خاکِ درش نیست خاکِ بر سر او  
ترجمہ:- محمد ﷺ عربی دو جہاں کی عزت ہیں جو منکر آپ کے ہیں بتلائے ذلت ہیں

اگر ظاہری ہجرت میسر نہ ہو سکے تو باطنی ہجرت کو پوری طرح مد نظر رکھنا چاہیے، مخلوق کے درمیان رہ کر ان سے الگ رہنا چاہیے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی اور امر (راستہ) پیدا فرمادے گا۔

تو روز کا موسم آ گیا ہے اور یہ معلوم ہے کہ ان ایام میں وہاں کے رہنے والے لوگ معاملہ کو پراگندہ رکھتے ہیں لہذا اس ہنگامے کے گزر جانے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آنجناب کی ملاقات کا شرف حاصل ہوگا۔ زیادہ طول کلامی موجب تکلیف ہے۔ تَبَّتْكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلَى جَاءَةِ آبَائِكُمُ الْكِرَامِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامِ۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے بزرگ آبا و اجداد کے طریق پر ثابت قدم رکھے۔ آپ پر اور ان پر قیامت تک سلامتی ہو)۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۰﴾ ۱۔ قولہ بقابٹ:۔ (ن کی زیر سے) صفت، تعریف اور نقابت (ن کی زیر سے) تعریف کرنا، سراہنا ۱۲

۲۔ قولہ سید ولد آدم... الخ:۔ یہاں سے یوم القیامہ تک، اس حدیث سے ماخوذ ہے جس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ قولہ وَأَكْرَمُ الْأَوْلِيَيْنِ... الخ: سے علی اللہ تک، اس حدیث میں ہے جس کو امام ترمذی اور امام دارمی نے روایت کیا ہے۔ وقولہ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ سَعْفَيْتُحَ اللَّهُ لَهُ تَك، اس حدیث سے ماخوذ ہے جس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ وقولہ وَحَامِلٌ سَعْفَمَنْ دُونَهُ تَك، امام ترمذی اور امام دارمی کی روایت کردہ حدیث سے ماخوذ ہے۔ وقولہ وَنَحْنُ الْأَخْرُونَ سَعْفَاَتُمُ النَّبِيِّنَ وَلَا فَخْرَتَك، یہ مضمون امام دارمی کی روایت کردہ حدیث میں ہے۔ وقولہ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَعْفَوَخَيْرُهُمْ بَيْنَاتَك، اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وقولہ وَأَنَا أَوَّلُ النَّاسِ سَعْفَمَكُونُ تَك، اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وقولہ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ سَعْفَغَيْرُ فَخْرَتَك، امام ترمذی کی روایت کردہ حدیث میں ہے، وقولہ كَانَ نَبِيًّا وَآدَمَ سَعْفَالطَّيْنِ تَك، یہ مضمون امام ترمذی کی روایت کردہ حدیث سے ماخوذ ہے اور اس حدیث کو شرح السنہ میں امام بغوی نے بھی روایت کیا ہے یہ تمام احادیث مشکوٰۃ سے لی گئی ہیں۔ ۱۲

۳۔ قولہ پیشینان:۔ ظاہر یہ ہے کہ اس حدیث میں اولین و آخرین سے مراد انبیاء ہیں، صلوات اللہ تعالیٰ و تسلیماتہ علیہم اجمعین، اگر اولین میں فرشتوں کو بھی داخل رکھیں تو دور نہیں ہے۔ ۱۲ شیخ عبدالحق قدس سرہ ۱۲

﴿ص ۱۱﴾ ۱۔ قولہ وانا حبيب الله:۔ یہ قول کا ایک حصہ ہے اور طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور حدیث میں پہلے حصہ براہیم خلیل اللہ موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطف ہے ۱۲

۲۔ قولہ نخستین:۔ یہ اشارہ ہے کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف سے باہر تشریف لائیں گے۔ ۱۲ شیخ قدس سرہ ۲

۳۔ قولہ پیشینان:۔ یعنی ہم وجود و ظہور میں سب سے آخر میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن ہم پہلے مرتبہ میں اور اول درجہ میں ہونگے ۲

۴۔ قولہ عبدالمطلب:۔ عبدالمطلب عرب میں نہایت عظیم اور شریف و مشہور تھے۔ ۱۲

۵۔ قولہ منم:۔ یعنی میں نبوت و کتاب کا سب سے زیادہ مستحق ہوں، اس حدیث سے واضح ہے کہ ہر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحب نسب عظیم

ہوتا ہے جیسا کہ حدیث ہر قبل سے معلوم ہوتا ہے، آپ ﷺ کی یہ گفتگو ان کی سوچ فکر کا رد تھی کہ قرآن و نبوت ہم اور عرب کے بڑے بڑے

لوگوں پر کیوں نہ نازل کی گئی، کیونکہ نبوت تو سراسر فضل الہی ہے اس میں حسب و نسب کا ہرگز دخل نہیں جیسا کہ قرآن مجید نے واضح کیا ہے

:اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ﴿۱﴾ (اللہ خوب جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کس جگہ رکھے) دوسرے مقام پر فرمایا: وَاللَّهُ يَخْتَصُّ

بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۲﴾ (اور اللہ خاص کرتا ہے اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے)

اور فرمایا: وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿۳﴾ (اور اللہ کا بڑا فضل ہے آپ پر)۔

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ صدقان..... راست دانندگان و مقرران ۱۲..... سچا جاننے والے اور اقرار کرنے والے..... ☆ مذبذبان..... منکران و دروغ دانندگان

۱۲..... انکار کرنے والے اور جھٹلانے والے ☆ بنی آدم..... اولاد آدم ﷺ..... ۱۲..... آدم ﷺ کی اولاد..... ☆ ستیہ

روشن ۱۲..... روشن، منور..... ☆ سامی..... عالی ۱۲..... بلند..... ☆ اعزاز..... عزیز ترین زمان ۱۲..... زمانے سے زیادہ عزیز.....

☆ مقصر..... تقصیر دار ۱۲..... قصور وار..... ☆ بے سامان..... بے سروسامان، خالی..... ☆ ماثور..... منقول ۱۲

بیان کی ہوئی حدیث اور روایت۔ ☆ ایشان۔۔۔۔۔ شیخ فرید ۱۲۔۔۔۔۔ شیخ فرید بخاری۔ ☆ خیر العرب۔۔۔۔۔ وخیر العجم بطریق اولیٰ ۱۲۔۔۔۔۔ جو عرب سے افضل ہے وہ عجم سے بطریق اولیٰ افضل ہے۔ ☆ اِنْ۔۔۔۔۔ زائد ۱۲۔۔۔۔۔ اِنْ زائد ہے یہاں اسکے معنی نہیں ہیں۔ ☆ النَّاسُ۔۔۔۔۔ الانبیاء ۱۲۔۔۔۔۔ الناس سے مراد انبیاء ہیں۔ ☆ مردم۔۔۔۔۔ پیغامبران ۱۲۔۔۔۔۔ خدا تعالیٰ کے پیغمبر۔۔۔۔۔

☆ کشاید۔۔۔۔۔ امر فرماید ۱۲۔۔۔۔۔ حکم فرمائیے۔ ☆ فرمودہ۔۔۔۔۔ در حق خود ۱۲۔۔۔۔۔ اپنے بارے میں، اپنے حق میں۔ ☆ منعم بیان گفتار ۱۲۔۔۔۔۔ پہلے فقرے میں مذکور "گفتارے" لفظ کا بیان ہے۔ ☆ بہترین ایشاں۔۔۔۔۔ نوع انسان ۱۲۔۔۔۔۔ تمام انسانوں سے بہترین۔ ☆ دو گروہ۔۔۔۔۔ عرب و عجم ۱۲۔۔۔۔۔ عرب دنیا اور باقی ساری دنیا کے انسان۔ ☆ فرقہ۔۔۔۔۔ عرب ۱۲۔۔۔۔۔ عرب میں رہنے والے۔ ☆ بہترین قبائل۔۔۔۔۔ قریش ۱۲۔۔۔۔۔ تمام قبیلوں سے بہترین قبیلہ قریش۔ ☆ بہترین خانہ ہائے۔۔۔۔۔ خانہ ہاشم ۱۲۔۔۔۔۔ تمام خاندانوں سے بہترین خاندان ہاشم۔ ☆ بہترین ایشاں۔۔۔۔۔ آدمیان ۱۲۔۔۔۔۔ تمام آدمیوں سے بہترین۔

﴿ص ۱۲﴾ ۱۔ قولہ نومید:۔ لوگ انبیاء سے شفاعت کا سوال کریں گے اور وہ اس پر اقدام (جرات) نہیں کریں گے اور عذر پیش کریں گے جیسا کہ حدیث شفاعت میں آیا ہے۔ ۱۲

۲۔ قولہ کلیدہا:۔ یعنی بہشت اور رحمت کے دروازوں کی چابیاں قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ ۱۲

۳۔ قولہ بیضاوی:۔ امام بیضاوی نے اللہ سبحانہ کے قول كَانَهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ کی تفسیر میں فرمایا: یہاں حوروں کو شتر مرغ کے انڈے سے تشبیہ دی گئی ہے وہ غبار سے محفوظ ہوتا ہے اور وہ حنائی اور سفیدی جس کے ساتھ زردی ہوتی ہے اور یہ خوبصورت رنگ ہے۔ مجمع البحار میں ہے بَيْضٌ مَّكْنُونٌ سے مراد وہ موتی ہیں جسے ہاتھ نہیں لگے بلکہ کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، وہ صدف میں ہیں، ان تک ابھی ہاتھ پہنچایا نہیں ہے ۱۲ (الشیخ عبدالحق قدس سرہ)

۴۔ قولہ لَوْلَا لَمَا خَلَقَ اللَّهُ... الخ:۔ اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کو دہلی میں مسند الفردوس میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے: يَقُولُ اللَّهُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوْلَا لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَلَوْلَا لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ (اور مجھے میری عزت و جلال کی قسم اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں جنت کو پیدا ہی نہ کرتا) (امام قسطلانی نے) الموابہ الدنیہ میں اس حدیث کو نقل کیا ہے

ور ابن طغریبک کی طرف منسوب کیا ہے ان الفاظ سے: لَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ (اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا) آدم علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے مزید فرمایا: وَلَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَلَا أَرْضًا (اور میں نہ آسمان کو پیدا کرتا اور نہ زمین کو) (امام قسطلانی نے) پھر فرمایا: اس حدیث کی

تائید اس سے بھی ہوتی ہے جس کو امام حاکم نے اپنی صحیح مستدرک میں حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے: اِنَّ اَدَمَ رَأَى اِسْمَ مُحَمَّدٍ مَّكْنُونًا عَلٰى الْعَرْشِ... (بے شک آدم علیہ السلام نے عرش پر محمد ﷺ کا نام لکھا ہوا دیکھا) وَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِاَدَمَ لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ (اور بے شک

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا: اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا) امام زرقاتی نے بیان کیا کہ ابو الشیخ اور حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى اِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَمُرَّامَتِكَ اَنْ يُؤْمِنُوْا بِهِ، فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اَدَمَ وَلَا

الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ الْحَدِيث (اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ محمدؐ پر ایمان لاؤ اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ وہ بھی ایمان لائیں، پس اگر محمد نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا، اور نہ جنت کو اور نہ دوزخ کو۔ الحدیث) اس حدیث کو امام سیکی نے شفاء السقام میں برقرار رکھا ہے اور بلقینی نے اپنے فتاویٰ میں کہا: اس

قسم کی بات اپنی رائے سے نہیں کہی جاسکتی۔ دہلی میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً بیان کیا ہے: اَنَا نَبِيٌّ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لَوْلَا مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ، وَلَوْلَا مَا خَلَقْتُ النَّارَ (میرے پاس جبریل آئے تو انہوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر آپ نہ ہوتے تو میں

جنت نہ پیدا کرتا، اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں دوزخ پیدا نہ کرتا)۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کے معنی صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں، اور حقیق کے مطابق ہے تمام صوفیاء کے نزدیک، اور ان کے علاوہ باقی علماء کے نزدیک، یہ صحیح ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ تمام مضمون علامہ محمد مراد کی نے تحریر کیا ہے۔ میں (مولانا نور احمد)

کہتا ہوں: اس مذکورہ حدیث کی تائید اس آیت کریمہ سے ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں) دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ نے مضاف بنایا ہے اپنی ربوبیت کو نبی

کے لئے کاف ضمیر کی طرف، یہ ترکیب دلالت کرتی ہے کہ اصل مقصود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اس کائنات کے پیدا کرنے کا، خوب سمجھو یہ بڑی

باریک بات ہے، انشاء اللہ صحیح غور و فکر کرنے سے یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ ۱۲

ذات بے ہمتا جو خود یعنی محمد مصطفیٰ

۵.. قولہ نمی بودی:۔ بیت از پئے آمرزش عالم گزید از جملہ خلق

باعث ایجاد عالم سید ہر دوسرا

معنی لفظ خدائی مدعائے امرکن

ترجمہ: تمام مخلوقات میں سے جہاں کی بخشش کے لئے جبکہ خود (خدائے پاک نے) بے مثل ذات یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کو جن لیا ہے۔ لفظ خدائی کے معنی سے مراد "امرکن" ہے۔ یعنی ایجاد عالم کا باعث سید کونین ﷺ ہیں۔

۶.. قولہ کنتم... الخ:۔ یہ اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو سورہ آل عمران پارہ لن تنالو میں ۱۱۰ نمبر پر ہے، یعنی تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام امتوں سے بہتر ہو جو عالم میں بھیجی گئیں ۱۲

۷.. قولہ الاعراب... الخ:۔ یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورہ توبہ پارہ یعتذرون میں ۹۷ نمبر پر ہے یعنی صحرا نشین لوگ کفر و نفاق میں زیادہ سخت ہیں ۱۲

۸.. قولہ وکان... الخ:۔ ترمذی نے روایت کیا ہے: مَتَشَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ (آپ کب سے نبی

ہیں؟ آپ نے فرمایا: آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے، یعنی ان کے تن میں ابھی جان بھی نہ آئی تھی) صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم میں

ہے: إِنِّي لَمَكْتُوبٌ عِنْدَ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجِلِدٌ فِي طِينَتِهِ (بے شک میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا

اور آدم علیہ السلام ابھی اپنے خمیر میں پڑے تھے) (یعنی ان کا پتلا ابھی تیار نہ ہوا تھا) یعنی ان کے تن من... جان نہیں آئی تھی ۱۲

☆ وَأَنَا مُسْتَشْفَعُهُمْ... بفتح فاء كسروے ہر دو روایت است بر تقدیر ثانی ترجمہ انیسٹ طلب مے کم از خدا کہ شفاعت کم مردم را

فاہر ز براور زیدونوں روایتیں ہیں دوسری روایت کے مطابق ترجمہ یہ ہے کہ میں خدا تعالیٰ سے تمام انسانوں کے لئے شفاعت طلب کروں گا

☆ جس... یعنی ایستادہ کردہ شوند در موقف ۱۲... یعنی میدان محشر میں کھڑے کئے گئے ہوں گے۔ ☆ مکنون... مستور و

پوشیدہ ۱۲ پوشیدہ اور پردے میں رکھے ہوئے۔

قولہ لَعَلَّ اللَّهُ... الخ:۔ یہ اشارہ اس آیت کریمہ کی طرف جو سورہ طلاق پارہ قد سمع اللہ میں ہے، شیخ قدس سرہ نے وہاں سے اقتباس کیا ہے،

یعنی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد اور امر (راستہ) پیدا فرمادے گا... الخ۔ ۱۲

☆ رضیہ... پسندیدہ ۱۲... پسندیدہ۔ ☆ کہف... غارا ۱۲... غار والے یعنی جن کا ذکر سورہ کہف میں ہے۔

☆ استیلاء... غلبہ ۱۲... غلبہ، تسلط۔ ☆ بالایشان... در ظاہر ۱۲... ظاہر میں ظاہری طور پر۔ ☆ بے ایشان... در

باطن ۱۲... باطن میں۔ ☆ از مضی... گذشتن ۱۲... گذرنا۔ ☆ مساعدت... مدد ۱۲... مدد۔

☆ اطناب... درازی کلام ۱۲... کلام کو طویل کرنا۔ ☆ اطلال... در ملال انداختن ۱۲... رنجیدہ کر دینا۔ ☆ ثببتکم

اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلِيٍّ... الخ... ثبات و قیام بخند شمار خدائی پاک بر شاہراہ بزرگان شہا زید و جد سلام بر شاہراہ ایشان تا روز ستیز ۱۲

... اللہ سبحانہ ثابت قدم رکھے آپ کو اپنے آباء اجداد کے طریق پر آپ پر اور ان پر قیامت تک سلامتی ہو۔

## پینتالیسواں مکتوب ﴿۲۵﴾

یہ بھی سرداری اور شرافت کی پناہ والے شیخ فرید کی طرف صادر فرمایا۔ یہ مکتوب آپ نے اپنے پیر دستگیر کے اس دنیائے فانی سے رحلت فرمانے کے بعد لکھا تھا اور چونکہ آپ کے پیر و مرشد بزرگوار کی خانقاہ کے فقرا کی ظاہری تقویت شیخ فرید موصوف سے منسوب تھی اس لئے اس کے شکر کا اظہار فرمایا اور انسان کی جامعیت کی وجہ بیان کی ہے جو کہ انسان کے کمال کا سبب بھی ہے اور اس کے نقصان کا سبب بھی اور ساتھ ہی ماہ مبارک رمضان شریف کے فضائل اور اس کے مناسب امور کا ذکر فرمائے ہیں۔

ثَبَّتْكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلِيٍّ جَادَّةِ آبَائِكُمُ الْكِرَامِ وَسَلَّمَكُمْ عَنْ مُوجِبَاتِ التَّلَهْفِ وَالتَّاسُفِ بِمَرُورِ الشُّهُورِ وَالْآيَامِ (اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے بزرگ آباء اجداد کے راستہ پر ثابت قدم رکھے اور مہینوں اور ایام گزر جانے کے ساتھ ساتھ غم



واندوہ کے اسباب سے سلامت رکھے) اللہ تعالیٰ عزوجل کے دوست اس حدیث الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ (یعنی آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کو محبت ہوتی ہے) کے مطابق حق تعالیٰ کے ساتھ ہیں لیکن ان کا بدنی تعلق اس معیت و اتصال کے درمیان ایک قسم کا مانع ہے۔ اس مادی جسم اور ظلمانی ڈھانچے سے الگ و جدا ہونے کے بعد تمام قرب درقرب اور اتصال دراتصال ہے۔ فقولہ الْمَوْتُ جَسْرٌ يُوَصِّلُ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ۔ (موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے) میں اس حقیقت کا بیان ہے۔ اور آیت کریمہ مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ (سورہ عنکبوت ۲۹ آیت ۵) جو شخص اللہ کا دیدار چاہتا ہے (اُس کو جان لینا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ کا وعدہ (یعنی موت) آنے والا ہے۔ جس کا مضمون مشتاقین کیلئے تسلی بخش ہے، اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ میں اسی رمز کو بیان فرماتا ہے لیکن ہم پسماندوں اور عاجزوں کا حال بزرگوں کی حضوری کی دولت کے بغیر خراب و ابتر ہے (یعنی ہمارے پیرومرشد اس دارفانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے اور ترقی کی بلندی کو پہنچ گئے لیکن ہم ان کے بعد دنیا میں رہ جانے والے مریدین کا حال ان کی عدم موجودگی کے باعث خراب و ابتر ہے، مؤلف)

اکابر قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا چند شرطوں پر مشروط ہے کہ جن کے پورا کرنے کی ہر شخص میں طاقت نہیں ہے (یعنی بزرگوں کی وفات کے بعد ان کی ارواح سے فیض حاصل کرنا جن شرطوں پر موقوف ہے ان کا پوری طرح حق ادا کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں، مؤلف) لیکن اللہ تعالیٰ منعم حقیقی کا حمد و احسان ہے کہ اس ہولناک حادثہ اور وحشتناک واقعہ کے بعد ان بے سروسامان فقراء کا مَرَبِّی و مددگار بھی دین و دنیا کے سردار آنحضرت ﷺ کے اہل بیت میں سے مقرر ہوا ہے جو کہ اس سلسلہء عالیہ کے انتظام کے سبب اور نسبتِ نقشبندیہ کی جمعیت کا وسیلہ ہے۔ بے شک یہ نسبت عالیہ جو کہ اس ملک میں بہت غریب و نادر ہے اور اس نسبت والے حضرات اس ملک میں بہت ہی تھوڑے ہیں چونکہ اہل بیت کی نسبت ہے تو اس نسبت کا مَرَبِّی بھی اہل بیت ہی میں سے ہونا مناسب ہے اور اس نسبت کو تقویت دینے کا ذریعہ بھی انہی اہل بیت میں سے ہونا اولیٰ و بہتر ہے تاکہ اس دولتِ عظمیٰ کی تکمیل کسی غیر کے حوالہ نہ ہو جائے۔ جس طرح اس بڑی نعمت (یعنی نسبتِ نقشبندیہ) کا شکر فقراء پر واجب ہے اسی طرح اس دولت (یعنی کسی اہل بیت مثلاً شیخ فرید کی تربیت میں ہونے) کا شکر بھی ان کے ذمہ لازم ہے۔

انسان جس طرح باطنی جمعیت کا محتاج ہے اسی طرح وہ ظاہری جمعیت کی بھی احتیاج رکھتا ہے بلکہ یہ احتیاج مقدم ہے کیونکہ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محتاج انسان ہے اور اس کا سب سے زیادہ محتاج ہونا اس کی جامعیت کے سبب لاحق ہوا ہے، اور جو کچھ سب مخلوق کے لئے درکار ہے وہ سب اس اکیلے کو درکار ہے، اور یہ جس جس چیز کا محتاج ہے اور اس کے ساتھ تعلق بھی رکھتا ہے اس لئے اس کے تعلقات سب سے زیادہ واقع ہوئے ہیں اور ہر تعلق سے اللہ تعالیٰ و تقدس جل سلطانہ کی جانب سے روگردانی لازم آتی ہے پس انسان اس لحاظ سے مخلوقات میں سب سے زیادہ محروم ہو گیا۔

پایہ آخر آدم ست و آدمی	گشت محرومی از مقامِ محرمی
گرنہ گردد باز مسکین زیں سفر	نیست ازوے ہیچ کس محروم تر
ترجمہ:- ہے نزولِ آخری میں آدمی	پس ہے محروم مقامِ محرمی
گرنہ لوٹے اس سفر سے وہ غریب	کیا کہوں پس ہے نہایت بد نصیب

اور حالانکہ تمام مخلوقات سے اس (انسان) کے افضل و اشرف ہونے کا سبب بھی یہی وجہ جامعیت ہے اسی لئے اس کا آئینہ پورا اور کامل اور جو کچھ تمام مخلوقات کے آئینوں میں ظاہر ہے وہ سب کچھ اس کے ایک آئینے میں روشن و ظاہر ہے پس اس جہت سے تمام مخلوقات سے بہتر انسان ہوا، اور اسی جہت سے تمام موجودات سے بدتر بھی یہی (یعنی انسان ہی) ہے۔ اسی نوع انسانی میں سے حضرت محمد مصطفیٰ علیہ و علی آلہ الصلوٰات والتسلیمات بھی ہیں اور اسی سے ابو جہل علیہ اللعنة بھی تھا، اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان فقراء کی ظاہری جمعیت کے ذمہ دار آپ ہی ہیں اور باطنی جمعیت کے بارے میں بھی اَلْوَلَدُ سِرٌّ لَا بَیْہ (بیٹا اپنے باپ کا ہراز و نمونہ ہوتا ہے) کے مصداق آپ کے متعلق بڑی کامل امید ہے۔ اور چونکہ آپ کا بزرگ عنایت نامہ رمضان المبارک کے مہینے میں شرف صدور لایا ہے اس لئے (اس فقیر کے) دل میں خیال آیا کہ اس بڑی قدر و منزلت والے مہینے کے کچھ فضائل لکھے۔

جاننا چاہیے کہ رمضان المبارک کا مہینہ بہت بزرگی والا مہینہ ہے، نقلی عبادات نماز، ذکر اور صدقہ وغیرہ جو اس مہینے میں ادا کی جائے وہ دوسرے دنوں کے فرض ادا کرنے کے برابر ہے اور اس مہینے میں کسی فرض عبادت کا ادا کرنا دوسرے مہینوں کے سترہ فرضوں کے ادا کرنے کے برابر ہے۔ ایک فضیلت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس مبارک مہینے میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو اس کو بخش دیتے ہیں اور اس کی گردن کو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیتے ہیں اور اس (افطار کرانے والے) کو اس روزہ دار کے اجر کے برابر اجر عطا فرماتے ہیں بغیر اس کے کہ اس روزہ دار کے اجر میں سے کچھ کم کریں، اور اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے غلاموں سے خدمت لینے میں کمی کرے تو حق سبحانہ و تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے اور اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرما دیتا ہے۔ رمضان المبارک کے مہینے میں آنحضرت علیہ الصلوٰة والتحیة قیدیوں کو آزاد فرما دیا کرتے تھے اور جو شخص آپ ﷺ سے جو کچھ مانگتا آپ ﷺ اس کو عطا فرما دیتے تھے۔

اگر کسی شخص کو اس ماہ مبارک میں خیرات اور اعمالِ صالحہ کی توفیق حاصل ہو جائے تو تمام سال اس کو ان اعمال کی توفیق شامل حال رہتی ہے اور اگر کسی کا یہ مہینہ اعمالِ صالحہ سے پراگندگی و کوتاہی میں گذرنا تو اس کا تمام سال پراگندگی و کوتاہی میں گذرتا ہے (لہذا) جہاں تک ہو سکے اس مہینے میں اعمالِ صالحہ پر جمعیت و پابندی کی کوشش کرنی چاہیے اور اس مہینے کو غنیمت جاننا چاہیے۔ اور اس ماہ مبارک کی ہر رات میں کئی ہزار دوزخ کے مستحق آدمیوں کو آزادی ملتی ہے۔ اور اس مہینے میں بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

اور افطار میں جلدی کرنا اور سحری کھانے میں تاخیر کرنا سنت ہے اور اس بارے میں آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام مبالغہ (یعنی بہت تاکید) فرماتے ہیں اور شاید سحری کھانے میں تاخیر اور افطار میں جلدی کرنے میں اپنے عاجز محتاج ہونے کا اظہار ہے جو کہ بندگی کے مقام کے مناسب ہے۔ اور کھجور یا چھوہارے سے افطار کرنا سنت ہے اور (آنحضرت ﷺ افطار کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ العُرُوْقُ وَثَبَّتِ الأَجْرُ انشاءً اللہ تعالیٰ) (یعنی پیاس دور ہوگئی اور رگیں ٹر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا انشاء اللہ)۔ اس ماہ مبارک میں نماز تراویح کا ادا کرنا اور (نماز تراویح) میں

قرآن مجید ختم کرنا سب سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ وَفَقْنَا لِلَّهِ سُبْحَانَهُ بِحُرْمَةِ حَبِيبِهِ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِيمَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ (اللہ سبحانہ اپنے حبیب علیہ وعلی آلہ الصلوٰت و التسلیمات والتحیات کے طفیل ہم کو ان کاموں کی توفیق عطا فرمائے)۔

باقی آپ کو یہ تکلیف دی جاتی ہے کہ آپ کا عنایت نامہ عین ماہ رمضان المبارک میں پہنچا ورنہ حکم بجالانے میں اپنے آپ کو معاف نہ رکھتا، ماہ مبارک مذکور کے بعد کی بابت بات کرنا غیب کے متعلق حکم کرنا ہے اور (دنیا میں زندہ رہنے کی) بڑی لمبی امید کی خبر دینے والا بننا ہے (جو کہ مذموم ہے)۔ غرضیکہ جس طرح آپ کی مرضی ہوگی اس میں (یہ فقیر) کسی طرح بھی اپنے آپ کو معاف نہ رکھے گا کیونکہ آپ کے ظاہری و باطنی حقوق ہم فقراء کے ذمہ ثابت و لازم ہیں۔ حضرت قبلہ گا ہی (ہمارے پیر و مرشد) قدس اللہ تعالیٰ سرہ فرمایا کرتے تھے کہ شیخ جو کہ حقوق تم سب پر ثابت و مقرر ہیں (کیونکہ) اس جمعیت کا باعث آپ ہی ہیں۔ حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو اپنے حبیب پاک علیہ وعلیہم الصلوٰت و التسلیمات اور آپ کی آل اطہار کے طفیل ہمیشہ پسندیدہ اعمال کی توفیق رفیق بخشے۔ اس سے زیادہ لکھنا آپ کو تکلیف دینا ہے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۳﴾ ۲ اظہار شکر... کیونکہ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ (جس نے لوگوں کا شکر نہ کیا اس نے اللہ کا شکر نہ کیا) ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ نقابت..... ستودگی و ستوون ۱۲..... تعریف اور تعریف کرنا..... ☆ ارتحال..... سفر نمودن ۱۲..... سفر کرنا، مراد ہے فوت ہو جانا.....

﴿ص ۱۴﴾ ۱ قولہ ثبتکم اللہ... الخ :- اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ابا و اجداد کے راستے پر ثابت قدم رکھے اور مہینوں اور دنوں کے گزرنے کے ساتھ ساتھ غم و اندوہ کے اسباب سے سلامت رکھے۔ ۱۲

۲.. قولہ المرء مع من احب :- اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے، اور یہ کئی بار گزر چکی ہے، یعنی آدمی اس کے ساتھ ہوگا (قیامت کے روز) جس کے ساتھ اس کو محبت ہے۔ ۱۲

۳.. قولہ اتصال است :- چونکہ بدن کھانے پینے اور لباس وغیرہ کا محتاج ہے تو خواہ وہ کتنا ہی نورانی ہو جائے اپنے طبعی تقاضوں سے فارغ نہیں ہوتا، پس یہ طبعی تقاضے اس کو حق تعالیٰ کے ساتھ کامل اتصال و تعلق قائم کرنے میں ایک حد تک مانع ہوتے ہیں۔ ۱۲

۴.. قولہ ازین پیکر ہولانی :- یعنی ہیولی کی صورت ہیولی کی طرف منسوب یعنی مادہ و ہیکل (ھ کی زبر سے) بہت بڑا جسم۔ ۱۲

۵.. قولہ من کان... الخ :- جو شخص اللہ تعالیٰ کا دیدار چاہتا ہے تو (اس کو جان لینا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ کا وعدہ آنے والا ہے۔ ۱۲

۶.. قولہ لیکن حال ما :- یعنی حضرت پیر و سنگیر قدس سرہ کی وفات حسرت آیات سے ان کو کسی قسم کا نقص اور خرابی کا شائبہ نہیں بلکہ دنیا کی قید اور اسکی تنگی سے خلاصی حاصل کر لی ہے اور ترقی کی بلندی کو پہنچ گئے ہیں، لیکن ہم ان کے بعد دنیا میں رہ جانے والے مریدین کا حال ان کی عدم موجودگی کے باعث خراب و اتر ہے۔ اکا بر قدس اللہ اسرارہم کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا چند شرطوں پر مشروط ہے کہ جن کے پورا کرنے کی ہر شخص میں طاقت نہیں ہے ۱۲ (یعنی بزرگوں کی وفات کے بعد ان کی ارواح سے فیض حاصل کرنا جن شرطوں پر موقوف ہے ان کا پوری طرح ادا کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں)۔

۷.. قولہ ایفاء :- (کی زیر سے) کسی کا حق پورے طور دینا اور ادا کرنا۔ ۱۲

۸.. قولہ نسبت :- یعنی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اہل بیت نبوت علیہم الصلوٰت و التسلیمات کے طریق سے حضرت مدیق اکبر ﷺ

تک پہنچنا ہے جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں۔ ۱۲

۹.. قولہ نیز لازم :- یعنی اس شخص کا شکر بھی ان (اہل نسبت نقشبندیہ) پر لازم ہے جس کی تربیت سے انکی نسبت کو تقویت حاصل ہوئی اور قائم ہے

اس حکم کی وجہ سے کہ شُكْرُ الْمُنْعِمِ وَاجِبٌ (نعمت دینے والے کا شکر واجب ہے) اور وہ مکتوب الیہ سید فرید بخاری ہیں۔ ۱۲۔

۱۔ قولہ ایں دولت :- یعنی یہ کہ مُزْبِی (ترتیب کرنے والا) بھی اہل بیت سے ہے۔ ۱۲

۱۰۔ قولہ احتیاج :- یعنی ظاہری جمعیت کی حاجت باطنی جمعیت کی حاجت پر مقدم ہے کیونکہ ظاہری جمعیت باطنی جمعیت کے لئے تمہید اور ذریعہ ہے جیسا کہ کہا گیا ہے ”پراگندہ روزی پراگندہ دل“۔ ۱۲

۱۔ قولہ اتصال :- روح سلطانے ززندانی بخت

جامہ چہ دریم وچہ خاتم دست

چونکہ ایشان خسرو دین بودہ اند

سوائے شادروان دولت تاخند

دقت شادی شد چو بشکند بند

کنده وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

کندہ وزنجیر را انداختند

بہار دفتر مکتوبات امام ربانی دوسرا حصہ

ترجمہ :- ایک سلطان ( فقر ) کی روح قید خانے سے باہر کود گئی (وصال فرما گئے) ہم اپنا لباس کیوں پھاڑیں اور ہاتھ کیوں چبائیں کیونکہ وہ دین کے راہنما اور سردار ہوتے ہیں خوشی کے وقت گویا وہ (جسد مادی کا) بند توڑ دیتے ہیں، وہ روحوں کو خوش کرنے والی دولت کی طرف جھپٹتے ہیں (روح) کی بیڑیوں اور زنجیروں کو دور پھینک دیتے ہیں۔

☆ نخوی ..... نوے ۱۲ ..... ایک قسم ..... ☆ انفصال ..... جدا شدن ۱۲ ..... جدا ہونا ..... ☆ الموت ... الخ ..... این

مجموع خود مبتدا است ۱۲ ..... یہ مجموعہ (عبارت) خود مبتدا ہے۔ ☆ أَلْمَوْتُ جَسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيبَ ... الخ

یعنی موت پلے است کہ میرساند دوست را بدوست ۱۲ ..... پس عبارت کا ترجمہ اصلی مکتوب کے ترجمہ میں آ گیا ہے۔ ☆ بیان ..... خبر ۱۲

یہ خبر ہے سابقہ مبتدا کی۔ ☆ کریمہ ..... مبتداء ۱۲ ..... کریمہ کے لفظ سے لیکر آگے کے الفاظ مبتدا ہیں۔ ☆ رمزے

خبر ۱۲ ..... رمزے ..... میفرماید تک خبر ہے۔ ☆ استفاضہ ..... جواب سوال مقدر ۱۲ ..... سوال مقدر کا جواب ہے۔ ☆ استفاضہ

طلب فیض نمودن ۱۲ ..... فیض طلب کرنا۔ ☆ حادثہ ..... ارتحال پیردنگیر از دار فانی ۱۲ ..... پیردنگیر خواجہ باقی باللہ کا دنیا سے کوچ کرنا۔

☆ ہانکہ ..... ہولناک ۱۲ ..... ڈراؤنا۔ ☆ متوحشہ ..... وحشتا ۱۲ ..... وحشت و حیرانی۔ ☆ این ..... مبتدا ۱۲ ..... این

سے لیکر مبتدا کی عبارت ہے۔ ☆ دیار ..... بلاد ۱۲ ..... ملک۔ ☆ غریب ..... نادر و قلیل در رنگ مسافر ۱۲ ..... بہت نادر اور کم

مسافر کے طور پر۔ ☆ اقل قلیل ..... بسیار کمتر ۱۲ ..... بہت ہی کم تر۔ ☆ چون نسبت ..... جملہ شرطیہ خبر ۱۲ ..... پورا جملہ

شرطیہ خبر ہے۔ ☆ بیت ..... نبوت ۱۲ ..... اہل بیت نبوت۔ ☆ آن ..... بیت نبوت ۱۲ ..... نبی کے گھر والے۔

☆ آن دولت نسبت اہل بیت ۱۲ ..... اہل بیت نبوت کی نسبت۔

﴿ص ۱۵﴾ ۱۔ قولہ پایہ :- یعنی آدمی آخری بلند مرتبہ میں ہے اور آدمی ہی حق سبحانہ کی معرفت سے محروم ہوا ہے، یہ بیچارہ اگر دوری سے واپس نہ ہو تو اس سے

زیادہ کوئی بھی محروم نہیں ہے بلکہ وہ تمام مخلوق سے زیادہ بدنصیب ہے۔ ۱۲

ومرتبة الانسان في آخر الوری

لذلك عن عز الحضور تاخرا

فان لم يعد من بعده واغترابه

فلاشی محروم کانس من الوری

ترجمہ وہی ہے جو اوپر درج ہوا ہے۔ ۱۲

۱۔ قولہ اذکان ... الخ :- غلہ لما قبلہ و نشر علی ترتیب اللف یعنی اس سے پہلے جو عبارت ہے یہ اس کی علت ہے اور لف کی ترتیب پرنشر ہے، یعنی

کیونکہ انسان کی ایک قسم سے محمد ﷺ ہیں اور ابو جہل بھی اس پر لعنت ہو۔ یہ طرز بیان لف کی ترتیب پرنشر ہے یہ ایک اصطلاح ہے۔ ۱۲

۳۔ قولہ ابو جہل :- خواجہ حافظ کہتے ہیں:

درین چمن گل بے خار کس نچید آری

چراغ مصطفوی با شرار بولہبی است

ترجمہ :- دنیا کے اس چمن میں کانٹوں کے بغیر کسی نے پھول نہیں چنے، (اسی طرح) چراغ مصطفوی ابو لہب کی چنگاریوں کے ساتھ ہے۔ ۱۲

۴.. قولہ وشک نیست... الخ:- حضرت مجدد قدس سرہ کے پہلے ارشاد ”آدی چنانکہ بہ جمعیت... الخ“ کے ساتھ اس کا ربط ہے۔ ۱۲  
 ۵.. قولہ ”عبادت نافلہ سے و آزاد گرداند از آتش دوزخ“ تک اس حدیث سے ماخوذ ہے جس کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت سلیمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا۔ ۱۲ (مشکوٰۃ)

۶.. قولہ ”دور ماہ رمضان آن حضرت“ سے شیخ مجدد قدس سرہ کے قول سوال میگرد میداند تک اس مضمون کو امام بیہقی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۱۲  
 ۷.. قولہ در ہر شبے.. الخ اس کو امام ترمذی، امام ابن ماجہ، امام احمد نے طویل حدیث میں ولله عتقاء بین النار، وذلک کُلّ لیلۃ ای من رمضان (یعنی رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کو آزاد کرتا ہے) ۱۲ (مشکوٰۃ) لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ او..... انسان ۱۲..... انسان..... ☆ آمد..... تمامتر ۱۲..... پورا اور کامل و مکمل..... ☆ ہر آت..... آئینہ ۱۲..... شیشہ ☆ لائح..... ظاہر ۱۲

☆ کفیل جمعیت..... ذمہ دار ۱۲..... ذمہ دار..... ☆ الولد سیر لا ابیہ..... پر رازیت مرید پر خود را ۱۲..... بیٹا اپنے باپ کا

☆ ہرگز نمونہ ہوتا ہے..... ☆ صائے..... روزہ دارے ۱۲..... روزہ دار ہر روزہ رکھنے والا..... ☆ رقبہ..... گردن ۱۲..... گردن..... ☆ خدمت

☆ کار ۱۲..... کام کا ج..... ☆ مملوک..... غلام ۱۲..... غلام زر خرید..... ☆ سیر..... بندی ۱۲..... قیدی..... ☆ مہما اسکن.....

☆ حتی المقدور ۱۲..... طاقت کے مطابق..... ☆ جمعیت..... درین ماہ ۱۲..... ماہ رمضان میں.....

﴿ص ۱۶﴾ ۱.. قولہ درین ماہ... الخ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذ دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفي رواية فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين موفى رواية: فتحت ابواب الرحمة - متفق عليه ۱۲ (مشکوٰۃ)  
 ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں، اور ایک روایت میں ہے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ۱۲

۲.. قولہ تعجیل افطار... الخ:- عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قال اللہ تعالیٰ:

احب عبادی الی اعجلہم فطرا، رواہ الترمذی (یعنی میرے بندوں میں سے سب سے پیارا بندہ میرے نزدیک وہ ہے جو سب سے جلدی روزہ کھولتا ہے، متابعت حضور کا شرف حاصل کرنے کی وجہ سے اور رخصت دینے کی شکرگزاری، نعمت کو غنیمت جاننے، نیز بندگی اور اپنی حاجت مندی ظاہر کرنے کے لحاظ سے)۔

عن سهل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر متفق علیہ (یعنی لوگ ہمیشہ خیر سے رہیں گے جب تک روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے)۔

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سحری کرنے اور نماز صبح شروع کرنے کے دوران اس قدر فاصلہ ہوتا تھا کہ آدمی پچاس آستین قرآن کریم کی پڑھ سکتا تھا۔

نیز مروی ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الدین ظاہرا ما عجل الناس الفطر لان البہود والنصارى یؤخرون، رواہ ابو داؤد وابن ماجہ از مشکوٰۃ (یعنی دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے کیونکہ یہودی اور نصاریٰ (عیسائی) روزہ دیر سے افطار کرتے ہیں۔

پس ان کی مخالفت اور ان کے اعمال مٹانے کی وجہ سے اس دین کو غلبہ اور شوکت حاصل ہوگی اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دین اسلام کے دشمنوں کی مخالفت کرنے سے دین کا غلبہ اور درستی ہے۔

۳.. قولہ بخر ما افطار کردن... الخ:- عن ابن عامر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فطر احدکم فلیفطر علی تمر، فانہ بركة، فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طہور - رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجہ والدارمی ولم یذکر فانہ بركة غیر الترمذی -

ترجمہ:- ابن عامر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے کیونکہ وہ برکت

ہے، اگر کچھ روزہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ وہ پاکیزگی کا سبب ہے۔

۴.. قوله ذَهَبَ الظَّمَاءُ... الخ: یعنی پیاس بجھ گئی اور زائل ہو گئی ہے اور رگیں تروتازہ ہو گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر و ثواب ثابت ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

افطار کے وقت یہ دعا بھی پڑھتے ہیں: اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت (اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا ہے۔ اور تیرے رزق سے افطار کیا ہے۔) اس کو ابو داؤد نے مسلاً روایت کیا ہے۔ ۱۲ (مشکوٰۃ)

۵.. قوله آدائے تراویح... الخ: الترویحة الجلستة فی الاصل سمیت بها الاربع رکعات التي اخرها الترویحة بعلاقة المجاورة، ويمكن ان يكون نفسها راحة كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارحنا يا بلال، روى اسد بن عمرو عن ابي يوسف قال سألت ابا حنيفة عن التراویح وما فعله عمر رضی اللہ عنہ فقال التراویح سنة مؤکدة ولم يتخرفه عمر رضی اللہ عنہ من تلقاء نفسه ولم يكن فيه مبتدعاً، ولم يأمر به الا عن اصل لديه وعهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم ووسن ختم القرآن في التراویح مرة في الشهر، ومرتين فضيلة، وثلاثاً في كل عشرة افضل وعن ابي حنيفة رحمه الله انه كان يختم في رمضان احدی وستين ختمة ۱۲ مرقا الفلاح وطلحاوی

لمصحح سلمه اللہ تعالیٰ

ترجمہ: ترویج اصل میں ایک بار بیٹھنے کو کہتے ہیں، یہ ان چار رکعتوں کا نام رکھ دیا گیا ہے جن کے آخر میں آرام کے لئے بیٹھتے ہیں ترویج کے ساتھ قریب کا تعلق ہونے کی وجہ سے، اور ممکن ہے کہ بطور خود اس میں راحت کی وجہ سے ترویج کہا گیا ہو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اے بلال! ہمیں راحت پہنچائیے (یہ نماز کی طرف اشارہ ہوتا تھا کیونکہ نماز میں حقیقی راحت حاصل ہوتی ہے) اسد بن عمرو نے امام یوسف سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے تراویح کے متعلق سوال کیا اور جو حضرت عمرؓ نے اس کے بارے میں نماز تراویح کو جاری فرمایا۔ امام ابو حنیفہ نے فرمایا: تراویح سنت مؤکدہ ہے، حضرت عمرؓ نے یہ تراویح اپنی طرف سے ایجاد نہیں کی، اور نہ وہ اس فعل سے بدعتی ہوئے، انہوں نے یہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصل سنت پا کر دیا تھا، ماہ رمضان میں ایک بار تراویح میں قرآن ختم کرنا سنت اور دو بار ختم کرنا فضیلت ہے اور تین ختم ہر دن میں سب سے افضل ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ رمضان المبارک میں اکٹھ ۶۱ قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ مرقا الفلاح وطلحاوی (ص ۲۶۹، ۲۷۰)

☆ مانا..... شاید ۱۲..... شاید کہ..... ☆ وَفَّقَنَا..... توفیق بخشہ مارا ۱۲..... اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے..... ☆ الأ..... ورنہ ۱۲.....

ورنہ..... ☆ مُنْجِيء..... اسم فاعل از انباء بمعنی خبر دادن ۱۲..... انباء سے اسم فاعل انباء کے معنی خبر دینا ہیں..... ☆ مُنْجِيء..... خبر دہندہ از

درازے امید زیت دنیا و آن مذموم است شرعاً و عقلاً ۱۲..... دنیا میں زندہ رہنے کی بڑی لمبی امید کی خبر دینے والا بننا ہے جو کہ عقلاً و شرعاً مذموم

ہے ☆ قبلہ گا ہی..... پیر دستگیر ۱۲..... یعنی حضرت باقی باللہ قدس سرہ..... ☆ مُرْصِيَةٌ..... پسندیدہ ۱۲..... پسند کیا ہوا.....

## چھیا لیسواں مکتوب ﴿۲۶﴾

یہ مکتوب بھی سرداری و شرافت کی پناہ والے شیخ فرید کی طرف صادر فرمایا، اس بیان میں کہ حق تعالیٰ و تقدس کا وجود اور اس کی وحدت بلکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور وہ تمام احکام جو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے بدیہی ہیں اور کسی فکر و دلیل کے محتاج نہیں ہیں اور ان سب کے بدیہی (یعنی جس میں دلیل کی حاجت نہ ہو) ہونے کی وضاحت کیلئے بہت سے دلائل بیان فرمائے ہیں۔

ثَبَّتْكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ، عَلَى جَادَّةِ آبَائِكُمُ الْكِرَامِ عَلَى أَوْلِيهِمْ وَأَفْضَلِهِمْ أَوْلًا وَعَلَى بَوَائِقِهِمْ ثَانِيًا الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ (اللہ سبحانہ آپ کو اپنے بزرگ آباؤ اجداد کے راستہ پر ثابت قدم رکھے، اول ان سب میں سے اول و افضل پر اور پھر سب پر صلوة و سلام ہو)۔

حق تعالیٰ و تقدس کا وجود اور اسی طرح اس کی وحدت بلکہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت بلکہ جو کچھ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں وہ سب بدیہی ہیں اور کسی فکر و دلیل کے محتاج نہیں ہیں بشرطیکہ انسان کی قوتِ مدد کہ تمام ردی آفتوں اور باطنی بیماریوں (مثلاً تکبر، حسد، طولِ امل، طمع، ریا اور بغض وغیرہ) سے صحیح و سالم و محفوظ ہو، ان امور میں نظر و فکر کرنا۔ قوتِ مدد کہ میں کسی (باطنی) بیماری و آفت کے موجود ہونے تک ہے لیکن امراضِ قلبی سے نجات حاصل کرنے اور باطنی آنکھ کا پردہ دور ہو جانے کے بعد ہدایت کے سوا اور کچھ نہیں ہے مثلاً صفاوی مزاج والا آدمی جب تک مرضِ صفا میں گرفتار ہے قند و مصری کی شیرینی اس کے نزدیک دلیل کی محتاج ہے لیکن اس مرض (صفا) کے دور ہو جانے کے بعد قند و مصری کی شیرینی پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی اور جس احتیاج کا مبداء آفت و بیماری کا وجود ہے وہ ہدایت کے مخالف نہیں ہے۔ پیچارہ احوال (بھینگا ٹیڑھی آنکھ والا آدمی) جس کو ایک آدمی دو نظر آتے ہیں اور اس شخص کے ایک نہ ہونے کا حکم کرتا ہے وہ معذور ہے اور احوال میں بیماری کا وجود اس شخص کی وحدت کو بدیہی ہونے سے خارج نہیں کرتا اور نہ ہی اس کو دلیل و نظر کا محتاج کرتا ہے۔

اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ استدلال کا میدان بہت تنگ ہے اور دلیل کے ذریعہ یقین کا حاصل ہونا بہت دشوار ہے، پس یقینی ایمان حاصل کرنے کیلئے قلبی امراض کو دور کرنے کی فکر کرنا ضروری ہے۔ صفاوی مزاج والے کو قند و مصری کی شیرینی کا یقین حاصل کرنے لئے صفا کی بیماری کا دور کرنا اس بات سے زیادہ ضروری ہے کہ قند و مصری کی شیرینی کے یقین پر دلیل قائم کرے۔ بھلا اس کو دلیل کے ساتھ یقین کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ جب کہ اس کا وجدان (باطنی ذوق و علم) صفا کی بیماری کے باعث قند و مصری کے تلخ ہونے کا حکم کرتا ہے۔ جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس کا یہی حال ہے۔

نفسِ امارہ بالذات (فطری طور پر) شرعی احکام کا منکر ہے اور طبعی طور پر ان کے برخلاف حکم کرنے والا ہے۔ پس ان سچے احکام کا دلیل کے ذریعہ یقین حاصل کرنا جب کہ استدلال کرنے والے کا وجدان ان کا انکار کرتا ہو نہایت دشوار ہے، پس نفس کا تزکیہ (یعنی رذائل سے پاک کرنا) نہایت ضروری ہے۔ تزکیہ حاصل کئے بغیر یقین کا حاصل کرنا بہت دشوار ہے۔ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا (سورہ الشمس ۹۱ آیت ۱۰، ۹) (تحقیق وہ فلاح پا گیا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور وہ ناکام ہوا جس نے نفس کو بڑائیوں میں ڈالا) پس ثابت ہو گیا کہ اس روشن شریعت اور واضح ملت کا انکار کرنے والا قند و مصری کی شیرینی کے منکر کی طرح ہے۔

مصرع: خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

ترجمہ: دیکھ سکتا نہیں جو نا بینا اس میں سورج کی کچھ نہیں ہے خطا

پس سیر و سلوک و تزکیہ نفس و تصفیہ قلب سے مقصود ان باطنی آفتوں اور قلبی امراض کو دور کرنا ہے جن کی طرف آیت کریمہ فِی قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ (بقرہ ۱۰ آیت ۱۰) ان کے دلوں میں مرض ہے) میں خبر دی گئی ہے تاکہ ایمان کی حقیقت حاصل ہو جائے اور ان امراض و آفات کے موجود ہوتے ہوئے اگر ایمان حاصل ہے تو وہ صرف ظاہر کے اعتبار سے ہے کیونکہ نفسِ امارہ کا وجدان (باطنی ذوق) اس کے برخلاف حکم کرتا ہے اور اپنے کفر (سرکشی) کی حقیقت پر مستعد اور اڑا ہوا ہے، اس قسم کے ایمان

اور ظاہری تصدیق کی مثال ایسی ہے جیسے قدمصری کی مٹھاس کے ساتھ صفراوی مزاج والے کا ایمان ہوتا ہے کیونکہ اس کا وجدان اس کے (ایمان کے) خلاف گواہ ہے، شکر کی مٹھاس کے ساتھ حقیقی یقین کا حاصل ہونا مرضِ صفرا کے دور ہو جانے کے بعد ہی پایا جاتا ہے۔ پس تزکیہء نفس اور اس کے مطمئنہ ہو جانے کے بعد ایمان کی حقیقت حاصل ہوتی ہے، اس کا ایمان وجدانی ہو جاتا ہے اور اس قسم کا ایمان زوال سے محفوظ ہے۔ آیت کریمہ **أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْزَنُونَ** (سورہ یونس ۱۰ آیت نمبر ۶۲) (یاد رکھو جو لوگ اللہ کے دوست ہیں نہ ان کو ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے) ایسے ایمان والے لوگوں کے حق میں صادق آتی ہے۔ **شَرَّفْنَا اللَّهَ سُبْحَانَهُ بِشَرَفِ هَذَا الْإِيمَانِ الْكَامِلِ الْحَقِيقِيِّ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ الْأَيْمِيِّ الْقَرَشِيِّ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ وَالِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَكْمَلُهَا** (اللہ تعالیٰ اپنے امی قرشی بنی محمد مصطفیٰ علیہ علی آلہ من الصلوٰات وافعلہا من التسلیمات اکملہا کے طفیل اس قسم کے کامل اور حقیقی ایمان سے شرف فرمائے، آمین)

### ﴿حاشیہ متن﴾

- ﴿ص ۱۷﴾ ۱۔ **قوله ذَبَّتْكُمْ** :- یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کو اپنے بزرگ آبا و اجداد کی شاہراہ پر ثابت قدم اور قائم و دائم رکھے، پہلے صلوٰۃ و سلام ہو ان سب میں سے اول و افضل پر اور پھر باقی سب پر۔ ۱۲
- ۲۔ **قوله بر تقدیر** :- یعنی جبکہ انسانی قوت مدد کہ کسی وجہ سے ماؤف اور بیمار نہ ہو اور ردی آفتوں اور باطنی امراض سے محفوظ اور صحیح سالم ہو۔ ۱۲
- ۳۔ **قوله بداهت** :- یعنی دلیل اور غور و فکر کی ضرورت نہیں۔ ۱۲
- ۴۔ **قوله صفرا** :- ص پر زبر ہے، زرد رنگ کی ایک خلط ہے چار خلطوں میں سے، فارسی میں اس کو تلخہ کہتے ہیں اور وہ خشک ہونے کے ساتھ بہت گرم ہوتی ہے۔ ۱۲
- ۵۔ **قوله نبات** :- پہلے زبر والا ہے اور پھر ایک نقطے والی ب ہے، یعنی سفید چینی، پاک و ہند کے بعض لوگ اس کو چینی اور مصری بھی کہتے ہیں۔
- ۶۔ **قوله احوال** :- مثنوی **خشم و شہوت مرد را احوال کند** ز استقامت روح را مبدل کند
- ترجمہ :- غصہ اور شہوت مرد کو بھیگا کر دیتی ہے، روح کو استقامت (کی راہ) سے بدل دیتی ہے۔
- ۷۔ **قوله بنظریہ** :- یعنی نظری ہونا اور دلیل و فکر کا محتاج ہونا۔ ۱۲
- ۸۔ **قوله بسیار** :- مثنوی **اے دلیل ما چو فکر ما ذلیل** پیشی ما پیش دانا یا ن قلیل
- ترجمہ :- اے مخاطب ہماری دلیل ہماری فکر کی طرح ذلیل ہے، (کیونکہ) عقلمندوں کے سامنے ہماری حاضری بہت تھوڑی ہے، اے شخص تیری دلیل اس لاشی کی طرح ہے جو تیرے ہاتھ میں اندھے پن کے عیب پر دلالت کر رہی ہے۔ ۱۲
- ۹۔ **قوله وجدان** :- واؤ کے نیچے زیر ہے، جاننا اور دریافت کرنا یعنی صفراء کی بیماری کے باعث اس کا اندرونی علم قدمصری کے کڑوا ہونے کا حکم کرتا ہے۔ ۱۲
- ۱۰۔ **قوله حاکم** :- احکام شرعیہ کے خلاف حکم کرنے والا ہے۔ ۱۲
- ۱۱۔ **قوله مُزَكِّيَّة** :- تَزَكِيَّة سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، تزکیہ کا معنی پاک کرنا ہے یعنی رزائل سے پاک و صاف اور خالی و مبرا ہونا ضروری ہے۔ ۱۲
- ۱۲۔ **قوله قد أفلح... ذشها** :- یہ آیت کریمہ پارہ عم (۳۰) سورہ والشمس میں واقع ہے یعنی تحقیق وہ فلاح پا گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا، اور وہ ناکام ہوا جس نے نفس کو برائیوں میں ڈالا۔ جو کہ اسے نیچے سے نیچے (گہرائیوں میں) لے گیا ۱۲
- ۱۳۔ **قوله خورشید** :- حضرت سعدی فرماتے ہیں۔
- گر نہ بید بروز شہرہ چشم چشم آفتاب را چہ گناہ راست پرسی ہزار چشم چنین کور بہتر نہ آفتاب سیاہ
- ترجمہ :- اگر چگا دڑ کی آنکھ والا دن کو نہیں دیکھتا تو (اس میں) سورج (منع روشنی) کا کیا قصور ہے سچ پوچھتے ہو تو ایسی ہزار آنکھ کا اندھا ہونا بہتر ہے سورج کے سیاہ ہونے سے ۱۲



☆ متن ..... بین السطور ..... معانی۔

﴿ص ۱۶﴾ ☆ پناہی ..... ستودگی ۱۲ ..... تعریف ..... ☆ محتاج ..... تفسیر امر است ماقبل خود را ۱۲ ..... اپنے سے پہلی بات کی تفسیر ہے۔

☆ جميع ما جاء به من عند الله ..... بلکہ جملہ احکام کہ آورد آنازا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام از نزہ حق و تعالیٰ و تقدس ۱۲

بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے بدیہی ہیں۔ ☆ این مقدمات ..... بدیہی بودن

امر مذکورہ ۱۲ ..... مذکورہ امر کا بدیہی ہونا۔ ☆ بر تقدیر ..... یعنی ۱۲ ..... یعنی۔ ☆ امراض معنویہ ..... از تکبر و حسد و طول امل و طمع

وریا و بغض وغیرہا ۱۲ ..... یعنی امراض معنویہ: تکبر، حسد، دنیا کی طویل امید، حرص و دلچ، ریا اور بغض وغیرہ۔ ☆ علت ..... مرض ۱۲

..... بیماری۔ ☆ غشاوہ ..... غطاء پردہ چشم باطن ۱۲ باطن کی آنکھ کا پردہ۔ ☆ علت ..... مرض ۱۲ ..... بیماری

☆ بدلیل ..... بر شریعی قذو نبات ۱۲ ..... شکر اور مصری کی مٹھاس پر دلیل۔ ☆ احتیاجی ..... جواب و سوال مقدر؟ ۱۲ ..... پوشیدہ

سوال کا جواب ہے۔ ☆ جنگ ..... خلاف ۱۲ ..... مخالفت۔ ☆ احوال کہ ..... کج چشم فارسی کا ۱۲ ..... ٹیڑی آنکھ والا

، بھینکا۔ ☆ واحد ..... یک ۱۲ ..... ایک۔ ☆ اثنین ..... دو ۱۲ ..... دو۔ ☆ شخص ..... آن ۱۲ ..... وہ

شخص ..... ☆ معذر ..... دشوار ۱۲ ..... مشکل۔ ☆ ازالہ علت ..... دور کردن مرض ۱۲ ..... بیماری دور کرنا۔ ☆ در

ما نحن فیہ ..... در آنچه بعد و دے ایم ۱۲ ..... جس سلسلے میں ہم بات کر رہے ہیں۔ ☆ امارہ ..... بدی امر کنندہ بمغالطہ

۱۲ ..... مبالغہ کے ساتھ بدی کا حکم کرنیوالا۔ ☆ باہرہ ..... فائقہ وغالبہ ۱۲ ..... بلند وغالب۔

﴿ص ۱۸﴾ ۱۔ قوله فی قلوبہم مَرَضٌ۔ یہ آیت سورہ بقرہ کے دوسرے رکوع میں واقع ہے یعنی ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ ۱۲

۲۔ قوله الا ان اولیاء اللہ... الخ۔ یہ آیت کریمہ سورہ یونس (۶۲) پارہ یعتذرون میں واقع ہے۔ ترجمہ: آگاہ رہو کہ یقیناً اللہ کے دوستوں

پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ ۱۲

۳۔ قوله شرفنا اللہ... الخ۔ اللہ تعالیٰ اپنے امی قریشی نبی محمد مصطفیٰ علیہ و علی آلہ من الصلوٰت افضلها ومن التسلیمات اکملها کے طفیل اس قسم

کے کامل اور حقیقی ایمان سے مشرف فرمائے۔ آمین!

آئینی: (پر پیش اور م پر شد، حقیقت میں یہ لفظ ام کی طرف منسوب ہے۔ جس کے معنی ماں ہے، یعنی وہ بچہ جس کا باپ بچپن میں فوت ہو گیا ہو اور وہ

باپ کی تربیت سے محروم ہو گیا ہو۔ اور اس نے ماں یا دودھ پلانے والی کی پناہ میں پرورش پائی ہو اور اس وجہ سے وہ لکھنے پڑھنے کے علم سے محروم رہ

گیا ہو۔ مجازی طور پر امی سے مراد ہر وہ آدمی ہوتا ہے جو لکھنا، پڑھنا نہ جانتا ہو، اگرچہ باپ کے سامنے وہ جوان ہو ہو۔ اور لفظ امی ہمارے پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم کا لقب اس لئے ہے کہ آپ نے کسی سے تعلیم حاصل نہیں کی تھی تا کہ استاد کو آپ پر فضیلت حاصل نہ ہو۔ قریشی: قب پر پیش اور بے نقطہ پر

زبر، ش نقطے والی کی زیر سے، قریش کی طرف منسوب ہے جو ایک مشہور قبیلے کا نام ہے، اس قبیلے کے باپ کا نام نضر کہنا تھا جو حضرت نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے اجداد میں سے ہیں۔ دراصل قریش، قریش کی تصغیر ہے، قریش کی زبر سے، ایک بہت بڑے جسم والے دریائی جانور کا نام ہے جو

تمام بحری جانوروں پر غالب ہوتا ہے۔ قریش میں ی کے اضافے سے بطور نسبت قریشی بھی بولا جاتا ہے۔

☆ امارہ ..... نفس ۱۲ ..... نفس امارۃ۔ ☆ مصر است ..... اسم فاعل از اصرار بمعنی مستعد شدن ۱۲ ..... مصدر اصرار سے اسم فاعل

ہے، بمعنی تیار ہونا۔ ☆ صوری ..... ظاہری ۱۲ ..... ظاہری طور پر۔ ☆ ایمان ..... مثل ۱۲ ..... مانند، طرح۔ ☆ شاہد

گواہ ۱۲ ..... گواہ۔ ☆ صورت ..... موجود شود ۱۲ ..... موجود ہوتا ہے۔ ☆ کریمہ ..... مبتداء ۱۲ ..... یہ مبتدا ہے۔

☆ در شان ..... خبر ۱۲ ..... یہ خبر ہے۔

## سنتا لیسواں مکتوب ﴿۴۷﴾

یہ بھی سرداری کی پناہ والے شیخ فرید کی طرف صادر فرمایا سابقہ صدی کی شکایت کے بیان میں جس میں کہ کفار نے غلبہ حاصل کر لیا تھا اور اہل اسلام ذلیل و بے قدر ہو گئے تھے اور اس بات کی ترغیب میں کہ اگر ابتدائے بادشاہت میں دین کی ترویج و اشاعت میسر آجائے تو بہتر ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا شخص درمیان میں آکر اہل اسلام کے کارخانہ میں خلل ڈال دے اور سابقہ صدی کے رنگ میں رنگ دے۔

ثَبَّتْكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلَىٰ جَاةِ آبَائِكُمُ الْكِرَامِ عَلَىٰ أَفْضَلِهِمْ سَيِّدِ الْكُونِينِ أَوْلًا وَعَلَىٰ بَوَاقِيهِمْ ثَانِيًا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ (حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو اپنے بزرگ آباؤ اجداد کے راستہ پر ثابت قدم رکھے اور ان میں سے اپنے افضل اور دونوں جہانوں کے سردار پر اور پھر باقی سب پر صلوة و سلام اور تحیہ ہو۔)

دنیا جہان کے ساتھ بادشاہ کی نسبت ایسی ہے جیسا کہ بدن کے ساتھ دل کی نسبت، کہ اگر دل اچھا و درست ہے تو بدن بھی صحیح ہے اور اگر دل خراب ہو جائے تو بدن بھی بیکار ہو جاتا ہے۔ بادشاہ کے درست و بہتر ہونے میں جہان کی درستی اور بہتری ہے اور اس کے بگڑنے پر جہان کا بگڑنا (ملک کا خراب ہونا) موقوف ہے — آپ جانتے ہیں کہ گذشتہ صدی میں اہل اسلام کے سر پر کیا کیا (مصیبتیں) گذری ہیں، گذشتہ صدیوں (یعنی ابتدائے اسلام) میں نہایت قلت اور غربت کے باوجود اہل اسلام کی خرابی و تباہی بھی اس سے زیادہ نہیں ہوئی تھی کہ مسلمان اپنے دین پر اور کفار اپنے طریقہ پر قائم تھے۔ آیت کریمہ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ (سورہ الکفرون ۱۰۹ آیت نمبر ۶) (تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین) میں اسی حقیقت کا بیان ہے — اور گذشتہ صدی میں کفار غلبہ پا کر دارِ اسلام میں کھلم کھلا کفر کے احکام جاری کرتے تھے اور مسلمان اسلامی احکام جاری کرنے سے عاجز تھے اور اگر وہ (ایسا) کرتے تھے تو قتل کر دیئے جاتے تھے۔

ہائے ہلاکت ہائے مصیبت ہائے افسوس اور غم! حق تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد ﷺ کی تصدیق کرنے والے تو ذلیل و خوار تھے اور آپ ﷺ کے منکر لوگ عزت والے تھے اور معتبر تھے، مسلمان زخمی دلوں کے ساتھ اسلام کی ماتم پُرسی کرتے تھے اور مخالف دشمن ہنسی و مذاق کے ساتھ ان کے زخموں پر نمک چھڑکتے تھے، ہدایت کا آفتاب گمراہی کے پردہ میں چھپا ہوا تھا اور حقانیت کا نور باطل کے پردوں میں گوشہ گیر ہو گیا تھا۔

آج جب کہ دولتِ اسلام کی رکاوٹوں کے زوال کی خوشخبری اور بادشاہِ اسلام کی تخت نشینی کی بشارت خاص و عام کے کانوں تک پہنچتی ہے تو اہل اسلام نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ وہ بادشاہ کے معاون و مددگار ہوں اور شریعت کے رواج دینے اور مذہب کو قوت پہنچانے میں اس کی رہنمائی کریں، خواہ یہ امداد دینا اور قوت پہنچانا زبان سے ہو سکے یا ہاتھوں سے میسر ہو۔ سب سے بڑھ کر امداد یہ ہے کہ کتاب و سنت اور اجماعِ امت کے مطابق مسائلِ شرعیہ کو بیان کیا جائے اور کلامیہ عقائد کو ظاہر کیا جائے تاکہ کوئی بدعتی اور گمراہ شخص درمیان میں آکر راستے سے نہ ہٹا دے اور کام خراب نہ کر دے — اس قسم کی امداد علمائے حقانی کے ساتھ مخصوص ہے جو کہ آخرت کی طرف توجہ رکھتے ہیں، دنیا دار علما جن کا مقصد کمینی دنیا حاصل کرنا ہے ان کی صحبت زہر قاتل ہے اور ان کا فساد متعدی ہے (یعنی ایک سے دوسرے کو لگنے والا ہے)

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند  
عالم جو کامرانی و تن پروری کرے

او خویشتن گم است کرار ہبری کند  
بھٹکا ہوا ہے آپ وہ کیا رہبری کرے

گذشتہ صدی میں جو بھی مصیبت اسلام اور اہل اسلام کے سر پر آئی وہ اسی جماعت کی بدبختی و بیباکی کی وجہ سے تھی یہی لوگ (علمائے سوء) بادشاہوں کو راہِ راست سے بھٹکاتے تھے، بہتر ۲۷ فرقی جنہوں نے گمراہی کا راستہ اختیار کیا ہے ان سب کے مقتدا و پیشوا یہی بُرے علماء ہوئے ہیں بہت کم لوگ ہیں جو علماء کے بغیر گمراہ ہوئے ہوں اور ان کی گمراہی کا اثر دوسرے لوگوں تک پہنچا ہو اور اس زمانے کے اکثر صوفی نما جاہل لوگ علماء سوء (بُرے علماء) کا حکم رکھتے ہیں ان کا فساد بھی متعدی ہے (یعنی اس کی برائی بھی دوسروں تک پہنچتی ہے) اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص امداد کی طاقت کے باوجود کسی قسم کی مدد میں بھی کمی کرے اور اسلام کے کارخانے میں خلل واقع ہو جائے تو وہ امداد میں کوتاہی کرنے والا شخص معتبوب (یعنی سزا کا مستحق) ہوگا۔ اسی لئے یہ کم سرمایہ حقیر فقیر بھی چاہتا ہے کہ اپنے آپ کو دولتِ اسلام کے مددگاروں کے گروہ میں داخل کرے اور اس بارے میں کوشش کرے، مَنْ كَثَرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (جس نے کسی قوم کی جمعیت کو زیادہ کیا وہ انہی میں سے ہے) کے موافق امید ہے کہ اس بے استطاعت کو بھی اس بزرگ جماعت (مددگارِ اسلام) میں داخل کر لیں۔ یہ فقیر اپنے آپ کو اُس بڑھیا کی طرح خیال کرتا ہے جس نے اپنا تھوڑا سا سوت لے کر حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے خریداروں کے سلسلہ میں شامل کر لیا تھا۔ انشاء اللہ العزیز جلد ہی یہ فقیر حاضر خدمت ہونے کے شرف سے مشرف ہوگا۔ آنجناب کی بزرگ ذات سے توقع ہے کہ جب حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو ذاتی طاقت و قوت اور بادشاہ کا قرب پورے طور پر عطا فرمایا ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ علیہ وعلی آلہ من الصلوٰات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا کی شریعت کے رواج دینے میں خلوت و جلوت اور ظاہر و باطن میں کوشش کرتے رہیں گے اور مسلمانوں کو ذلت و پستی سے نکالیں گے۔ اس رقعہ نیاز کا حامل مولانا حامد کا وظیفہ سرکار بلند اقبال سے مقرر ہے، گذشتہ سال حاضر ہو کر اس نے حضور سے حاصل کر لیا تھا، اس سال بھی امیدوار ہو کر حاضر ہو رہا ہے، حق تعالیٰ آپ کو حقیقی و مجازی دولت میسر فرمائے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۸﴾ ۱۲ قولہ ثبتکم اللہ... الخ: حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو اپنے بزرگ آباد اجداد کی شاہراہ پر ثابت قدم رکھے اور ان میں سے پہلے افضل اور

دونوں جہان کے سردار پر اور پھر باقی سب پر صلوٰۃ و سلام و تحیۃ ہو۔ ۱۲

... یعنی عجز و کمزوری اور بے چارگی و رسوائی۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ اضافی..... گمراہی ۱۲..... گمراہی..... ماضی..... گمراہ کرنے والا..... ☆ قرن..... بالفتح مدت

طویل صاحب قاموس صد سال گفتہ و در منتخب سی سال یا ہشتاد سال و اکثرے بی سال قائل اند ۱۲ قاف کے زبر سے، طویل مدت صاحب

قاموس نے سو سال کہا ہے، منتخب میں تیس سال یا اسی سال، اور اکثر تیس سال کے قائل ہیں..... ☆ قرن..... زمانہ ۱۲..... سو سال

کا زمانہ..... ☆ قرن..... زمانہ ۱۲..... سو سال کا زمانہ..... ☆ ماضی..... گزشتہ ۱۲..... گذرا ہوا..... ☆ چہا گزشتہ..... چہا بسیار ۱۲

..... بہت زیادہ..... ☆ قرون سابقہ..... ابتداء اسلام ۱۲..... اسلام کا ابتدائی دور..... ☆ نگزشتہ..... در تجاوز نہ کردہ ۱۲..... اس

- سے تجاوز نہ کیا تھا۔ ☆ برکیش ..... بروزن خویش دین و مذہب ۱۲ ..... خویش کے وزن پر مراد دین و مذہب ہے۔ ☆ کریمہ .....  
 مبتداء ۱۲ ..... یہ مبتداء ہے۔ ☆ لکم دینکم ..... مرثا راست دین شاد و مرثا راست دین من ۱۲ ..... تمہارے لئے تمہارا دین  
 میرے لئے میرا دین۔ ☆ بیان ..... خبر ۱۲ ..... یہ خبر ہے۔  
 ﴿ص ۱۹﴾ ۱۔ قولہ وَ اَوَيْلًا:۔ ان الفاظ سے مقصود افسوس، درد و اندوہ اور رنج و غم اور مصیبت کا اظہار ہے اسلام کے مغلوب اور کمزور ہونے پر، یعنی ہائے  
 ہلاکت، ہائے مصیبت، ہائے افسوس اور غم حاضر ہو جاؤ کیونکہ تمہارے حاضر ہونے کا وقت ہے۔ ۱۲  
 ۲۔ قولہ تَتَّقُ:۔ پہلے دونوں حروف پر پیش ہے، یعنی بڑا پردہ، صاحب کشف نے لکھا ہے کہ یہ عربی نہیں ہے۔ ۱۲  
 ۳۔ قولہ منزوی:۔ اسم فاعل ہے مصدر انزواء سے، یعنی یک سو ہونا اور گوشہ نشین ہونا۔ ۱۲  
 ۴۔ قولہ طَبَّقَ:۔ پہلے دونوں حروف پر زبر، یعنی موافق و برابر۔ ۱۲ غ  
 ۵۔ قولہ شُمُوسِ:۔ واؤ معروف کے ساتھ نحوست کے معنی میں ہے، فارسی زبان والے کبھی عربی مصدر کے ساتھ یا مصدری آخر میں  
 مُلْتَقًّ (ملا دیتے) کر دیتے ہیں جیسا کہ سَلَامَتِي وَخَلَّاصِي (سلامت اور خلاص کے آخر میں یا مصدری لگادی ہے)۔ ۱۲  
 ۶۔ قولہ متعدی:۔ کیونکہ اس کا نقصان دوسروں کو بھی پہنچتا ہے اور ان کی جانوں تک محدود نہیں رہتا۔ ۱۲  
 ☆ قرن ..... یعنی قبیل ازین ۱۲ ..... یعنی اس سے تھوڑی مدت پہلے۔ ☆ استیلاء ..... غلبہ ۱۲ ..... غلبہ، تسلط۔ ☆ تَقِ ضَلَالَتِ  
 پردہ گراہی ۱۲ ..... گراہی کا پردہ۔ ☆ مستور ..... پوشیدہ ۱۲ ..... خفیہ ۱۲ ..... حجب ..... پردہ ہا ۱۲ ..... پردے ۱۲ ..... ☆ نوید  
 مژدہ ۱۲ ..... خوش خبری ۱۲ ..... ☆ مبتدعی ..... بدعتی ۱۲ ..... بدعتی آدمی۔ ☆ ضائق ..... گمراہ ۱۲ ..... گمراہ۔ ☆ ہمت  
 مراد و مقصد ۱۲ ..... مراد و مقصد۔ ☆ دَنِيَّةٌ ..... کینہ ۱۲ ..... کینہ، ذلیل۔ ☆ گم است ..... ازراہ راست ۱۲ ..... سیدھے راستے سے۔  
 ☆ قرن ..... زمانہ ۱۲ ..... زمانہ، مدت۔ ☆ ماضی ..... گذشتہ ۱۲ ..... گذرا ہوا ۱۲ ..... ☆ برسر آمد ..... یعنی برسر اسلام و اہل  
 اسلام ۱۲ ..... یعنی اسلام اور اہل اسلام پر۔ ☆ ازراہ ..... راست ۱۲ ..... سیدھا۔ ☆ جماعۃ ..... علمائے سوء ۱۲ ..... برے علماء۔  
 ☆ تعدی ..... تجاوز ۱۲ ..... حد سے تجاوز کرنا۔ ☆ سوء ..... بد ۱۲ ..... برا۔ ☆ گرد و بناء ..... بنا پرین ۱۲ ..... اس بنا پر۔  
 ☆ قلیل البصاعت ..... بکسر سرمایہ کہ بدان تجارت کنند ۱۲ ..... وہ مال جس سے تجارت کرتے ہیں۔ ☆ جَرَّ كَبَّ ..... جرگہ با فتح  
 و کاف فارسی بمعنی صف کشیدن و انبوہ مردم یعنی گردہ و جماعہ ۱۲ ..... ج اور گ پر زبر سے، بمعنی صف بنانا، آدمیوں کا گردہ اور جماعت۔  
 ﴿ص ۲۰﴾ ۱۔ قولہ من کثر... الخ:۔ جس نے کسی قوم کی جماعت کو زیادہ کیا وہ انہیں میں شمار ہوتا ہے۔ علامہ محمد مراد کی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث  
 کو ابو یعلیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے سرور کائنات علیہ الصلوٰت و التسلیمات نے یہ الفاظ زیادہ بیان فرمائے: وَ مَنْ  
 رَضِيَ عَمَلِ قَوْمٍ كَانَ شَرِيكَ مَنْ عَمِلَ بِهِ۔ یعنی جو شخص کسی قوم کے کام پر راضی ہو وہ اس کے ساتھ شریک شمار ہوگا جس نے وہ کام کیا۔ ۱۲  
 ۲۔ قولہ خلا و ملا:۔ یعنی خلوت و جلوت اور پوشیدہ و ظاہر اور خفیہ و علانیہ میں۔ ۱۲  
 ☆ آنجماعہ کرام ..... ممدان اسلام ۱۲ ..... اسلام کے مددگار۔ ☆ زال ..... زنی پیر فرقت سفید موے ۱۲ ..... سفید بال بوڑھی  
 عورت۔ ☆ ریسمان ..... تار پنبہ ۱۲ ..... سوت کا دھاگہ۔ ☆ سِلْک ..... رشتہ ۱۲ ..... دھاگہ، ڈورا۔ ☆ متوقع  
 امید ۱۲ ..... امید۔ ☆ استطاعت ..... قدرت بذاتہ ۱۲ ..... ذاتی قدرت۔ ☆ اَثْم ..... تمام تر ۱۲ ..... کامل، پورا اور مکمل۔  
 ☆ غربت ..... ذلت و خواری و پستی ۱۲ ..... ذلت و خواری اور پستی۔ ☆ پار سال ..... گذشتہ سال ۱۲ ..... گذرا ہوا سال۔

## اڑتالیسواں مکتوب ﴿۲۸﴾

یہ مکتوب بھی سرداری و شرافت کی پناہ والے شیخ فرید بخاری کی طرف علمائے کرام اور طالبانِ علوم حاملانِ شریعت کی تعظیم کی ترغیب دینے کے بیان میں صادر ہوا۔

نَصْرَكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ، عَلَى الْأَعْدَاءِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ  
وَالتَّسْلِيمَاتُ وَالتَّحِيَّاتُ (اللہ تعالیٰ سبحانہ سردارانِ انبیاء علیہم الصلوٰات والتسلیمات والتحیات کے طفیل آپ کو دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرمائے)۔  
آپ کا مرحمت نامہ گرامی جس سے آپ نے ہم فقیروں کو نوازا تھا اس کے مطالعہ سے مشرف ہوا۔ آپ نے مولانا محمد قلیج موفق کے خط میں تحریر فرمایا تھا کہ طالب علموں اور صوفیوں کے لئے کچھ خرچ بھیجا گیا ہے۔ طالب علموں کے ذکر کو صوفیوں (کے ذکر) پر مقدم کرنا آپ کی بلند ہمتی ہے بہت ہی اچھا معلوم ہوا۔ الظَّاهِرُ عُنوانُ الباطِنِ (ظاہر باطن کا عنوان ہوتا ہے) مضمون کے مطابق امید ہے کہ آپ کے باطن شریف میں بھی اس بزرگ جماعت کو (صوفیوں پر) مقدم کرنا پیدا ہو گیا ہوگا۔ کُلُّ إِنَاءٍ يَتْرَشُّ بِمَا فِيهِ (برتن سے وہی چیز نکلتی ہے جو اس کے اندر ہوتی ہے)۔

ع۔ از کوزہ بروں ہماں تراود کہ در دست ترجمہ: نکلتا ہے وہی برتن سے جو کچھ اس کے اندر ہے اور طالب علموں کے مقدم کرنے میں شریعت کو رواج دینا ہے (کیونکہ) شریعت کے اٹھانے اور قائم کرنے والے یہی لوگ ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ و آلہ الصلوٰات والتسلیمات کا مذہب و ملت انہی کے ساتھ قائم ہے۔ کل قیامت کے روز شریعت کی بابت پوچھیں گے تصوف کے متعلق نہیں پوچھیں گے، جنت میں داخل ہونا اور دوزخ سے بچنا شریعت کے احکام بجالانے پر منحصر ہے۔ انبیاء صلوات اللہ تعالیٰ و تسلیمات علیہم نے جو کہ تمام کائنات میں سے سب سے بہتر ہیں (اپنی اپنی) شریعتوں کی طرف دعوت دی ہے، اور نجات کا انحصار اسی پر رہا ہے اور ان بزرگوں کی پیدائش سے مقصود شریعتوں کی تبلیغ ہے پس سب سے بڑی نیکی شریعت کے رواج دینے اور اس کے حکموں میں سے کسی حکم کے زندہ کرنے میں کوشش کرنا ہے خصوصاً ایسے زمانے میں جب کہ اسلامی شعائر (نشانات اور ارکان) بالکل مٹ گئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کے راستہ میں کروڑوں روپیہ خرچ کرنا بھی شرعی مسائل میں سے کسی ایک مسئلہ کو رواج دینے کے برابر نہیں ہے کیونکہ اس فعل (شرعی مسائل کی ترویج) میں انبیائے کرام علیہم الصلوٰة والسلام کی اقتداء (پیروی کرنا) ہے جو کہ مخلوقات میں سب سے زیادہ بزرگ ہیں اور اس فعل میں ان بزرگوں کے ساتھ شریک ہونا ہے۔ اور یہ بات ثابت ہے کہ سب سے زیادہ کامل نیکیاں انہی بزرگوں کو عطا ہوئی ہیں اور کروڑوں روپیہ خرچ کرنا تو ان بزرگوں کے علاوہ دوسروں کو بھی میسر ہے۔

اور (ایک دلیل) یہ بھی ہے کہ احکام شریعت کے بجالانے میں نفس کی پوری پوری مخالفت ہوتی ہے کیونکہ شریعت نفس کی مخالف وارد ہوئی ہے اور اموال کے خرچ کرنے میں تو کبھی نفس بھی موافقت کر لیتا ہے ہاں البتہ اموال کا خرچ کرنا اگر شریعت کی تائید اور مذہب کی ترویج کے لئے ہو تو اس کا بہت بڑا درجہ ہے۔ اور اس نیت کے ساتھ ایک جیتل (دام) کا خرچ کرنا کسی اور نیت سے کئی لاکھ (روپیہ) خرچ کرنے کے برابر ہے یہاں کوئی یہ سوال نہ کرے کہ (ماسواء اللہ میں) گرفتار

طالب علم (ماسوائے اللہ سے) آزاد صوفی سے کس طرح مقدم ہوگا۔ ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اُس (سائل) نے بات کی حقیقت کو حاصل نہیں کیا اور طالب علم باوجود (ماسواء اللہ کی) گرفتاری کے خلقت کی نجات کا سبب ہے کیونکہ احکام شرعی کی تبلیغ اس کو حاصل ہے۔

اگرچہ وہ خود اس سے نفع حاصل نہیں کرتا اور صوفی نے (ماسوی اللہ سے) آزادی کے باوجود اپنے نفس کو خلاص (آزاد) کر لیا ہے (اس لئے) خلقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہا ہے اور یہ بات ثابت ہے کہ جس شخص کے ساتھ بکثرت لوگوں کی نجات وابستہ ہو وہ اس شخص سے بہتر ہے جو صرف اپنی نجات کے درپے ہو۔ ہاں البتہ جس صوفی کو فنا و بقا اور سیر عن اللہ وباللہ کے بعد دنیا (مخلوق) کی طرف لوٹا دیا گیا ہو اور خلقت کی دعوت (یعنی مخلوق کو راہِ راست کی طرف لانے کا فریضہ انجام دینے) کے مقام میں لے آئے ہوں، اس کو مقامِ نبوت سے حصہ حاصل ہے اور شریعت کی تبلیغ کرنے والوں میں داخل ہے وہ بھی علمائے شریعت کا حکم رکھتا ہے (یعنی وہ بھی عالم شریعت ہے) ذَلِكْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ط جمعہ ۶۲ آیت چار (یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے) لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۲۰﴾ ۳۔ قولہ نصر کم... الخ: حق سبحانہ سردار انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات والتحیات پر اور ان انبیاء علیہ پر بے شمار درود و بے حد و بے

حساب سلام اور دعا بے حد انعام فرمائے اور ان کے طفیل آپ کو دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرمائے۔ ۱۲

لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

۴۔ قولہ الظاہر... الخ: یعنی ظاہر باطن کا مقدمہ (دیباچہ) ہوتا ہے۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ نقابت..... ستودگی ۱۲..... تعریف.....

﴿ص ۲۱﴾ ۱۔ قولہ چہ درین: یعنی کیونکہ شرعی مسائل کی ترویج میں پیغمبروں کی اتباع ہے۔ ۱۲

۲۔ قولہ بایشان: یعنی انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات۔ ۱۲

۳۔ قولہ میراست: پس سب نیکیوں سے بہترین نیکی ترویج شریعت میں سعی کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ کروڑوں روپے خرچ کرنے سے نہیں۔ ۱۲

۴۔ قولہ جیتلی: یعنی ایک جیتلی اس لفظ میں ج کے نیچے زیر اور یائے معروف ہے اور تاپر زبر ہے، چاندی کے سکے کی ایک قسم ہے

جو دام اور قیمت کے معنی میں ہے جو پیسے کا پیسواں حصہ ہوتا ہے۔ ۱۲

۵۔ قولہ خرچ: یہ لفظ قلمی نسخہ میں ہے جو ہمارے پاس موجود ہے، اللہ ہی صحیح جانتا ہے۔ ۱۲

۶۔ قولہ شخصے: علت و سبب کے مشابہ ہے خاص طور پر اپنے سے پہلے کی۔ ۱۲

۷۔ قولہ مقام: این چنین صوفی ۱۲ اس طرح کا صوفی ۱۲

☆ برپاست..... قائم ۱۲..... قائم ہے..... ☆ از نار..... آتش دوزخ ۱۲..... دوزخ کی آگ سے..... ☆ اکابر..... انبیاء ۱۲

نبی کی جمع..... ☆ احيائی..... زندہ کردن ۱۲..... زندہ کرنا..... ☆ شعائر اسلام..... اعلام و ارکان ۱۲..... اسلام کے ارکان اور علامات.....

☆ منہدم..... افتادہ ۱۲..... گرا ہوا..... ☆ درین..... دلیل اول ۱۲..... پہلی دلیل..... ☆ اکابر..... انبیاء ۱۲..... نبی کی جمع.....

☆ والیضاً..... دلیل ثانیست ۱۲..... دوسری دلیل ہے..... ☆ تمام..... کامل ۱۲..... کامل..... ☆ انفاق..... خرچ کردن ۱۲..... خرچ کرنا.....

☆ علیاً..... بلند ۱۲..... بلند..... ☆ انفاق..... مبتداء ۱۲..... یہاں سے مبتداء کی ابتداء ہے..... ☆ برابر.....

خبر ۱۲..... یہ خبر ہے نیت تک.....☆ گرفتار..... بمادون حق ۱۲..... حق تعالیٰ کے علاوہ دنیا میں گرفتار.....☆ چون..... چگونہ ۱۲  
☆ برپاست..... قائم ۱۲..... قائم ہے.....☆ ازنا..... آتش دوزخ ۱۲..... دوزخ کی آگ سے.....☆ اکابر..... انبیاء ۱۲  
کس طرح، کیونکر.....☆ اوہنوز..... سائل ۱۲..... سوال کرنے والا.....☆ گرفتاری..... بمادون حق ۱۲..... حق تعالیٰ کے علاوہ دنیا  
میں گرفتار.....☆ وارستگی نفس..... خلاصی از مادون حق جل و علا ۱۲..... حق سبحانہ و تعالیٰ کے غیر سے خلاصی پانا.....☆ فنا..... فی اللہ ۱۲  
فنائی اللہ.....☆ بقا..... باللہ ۱۲..... بقا باللہ.....☆ آوردہ..... باشند ۱۲..... لے آئے ہوں.....  
﴿ص ۲۲﴾۔ قولہ فضل اللہ... الخ:- یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے، یہ آیت کریمہ سورہ جمعہ میں  
واقع ہے۔ ۱۲

## انچاسواں مکتوب ﴿۲۹﴾

یہ بھی سرداری کی پناہ والے شیخ فرید کی طرف صادر ہوا۔ جو کہ ان دونوں دولتوں کے جمع کرنے، یعنی ظاہر کو احکام شرعیہ کے ساتھ آراستہ  
کرنے اور باطن کو ماسوائے حق سبحانہ و تعالیٰ کی گرفتاری سے آزاد کرنے کی ترغیب میں ہے۔

حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو ظاہری دولت اور باطنی سعادت سے سرفرازی حاصل کرنے والا بنائے، حقیقت میں ظاہری دولت یہ  
ہے کہ انسان اپنے ظاہر کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت کے احکام کے ساتھ آراستہ کرے اور باطنی سعادت یہ ہے کہ بندہ اپنے باطن کو  
ماسوائے حق سبحانہ و تعالیٰ کی گرفتاری سے آزاد کرے۔ دیکھیے کس صاحب نصیب کو ان دونوں بزرگیوں سے مشرف کرتے ہیں۔

ع۔ کار این ست وغیر ازیں ہمہ ہیج ترجمہ: ہے یہی مقصود اصلی اور سب کچھ ہیج ہے

زیادہ لکھنا آپ کو تکلیف دینا ہے۔ والسلام

### حاشیہ متن

﴿ص ۲۲﴾ ۱۔ قولہ مستعد:- استعداد مصدر سے اسم فاعل ہے، اس مصدر کے معنی سعادت چاہنا ہے یعنی نیک بختی تلاش کرنا اور مدد چاہنا۔ ۱۲  
۲۔ قولہ فی الحقیقہ:- یعنی کام کی حقیقت یہی ہے جو میں کہتا ہوں دولت صوری کے معنی اور سعادت معنوی کا مطلب و مقصد، برخلاف عوام کے  
فہم کے کیونکہ وہ ان دونوں کو ظاہر پر ہی محلول کرتے ہیں۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی۔

سعادت..... مبتداء ۱۲..... یہ مبتداء ہے.....☆ خلاصی..... خبر ۱۲..... کہ قبل..... بیان ماقبل ۱۲..... پہلے کا بیان.....☆ متحلی  
..... مزین و آراستہ ۱۲..... مزین و آراستہ.....☆ الحقیقت..... ظرف ۱۲..... ترکیب میں ظرف ہے.....☆ دولت..... مبتداء  
۱۲..... یہ مبتداء ہے.....☆ متحلی..... خبر ۱۲..... یہ خبر ہے.....

## پچاسواں مکتوب ﴿۵۰﴾

یہ بھی سرداری کی پناہ والے شیخ فرید کی طرف صادر ہوا۔۔۔۔۔ کینی دنیا کی مذمت کے بیان میں حق سبحانہ و تعالیٰ  
اپنے حبیب سید البشر صلی اللہ علیہ و علی آلہ الصلوٰت والتسلیمات کے طفیل جو کہ کچی چشم سے پاک ہیں اپنے ماسوا کی غلامی سے آزادی مرحمت  
فرما کر پوری طرح اپنی جناب کا گرفتار بنائے۔

دنیا ظاہر میں میٹھی اور صورت سے تروتازہ معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں زہر قاتل و متاع باطل اور بے فائدہ گرفتاری ہے، اس کا مقبول ذلیل و خوار اور اس کا عاشق مجنون ہے، اس کا حکم اس نجاست کی طرح ہے جس پر سونا منڈھا (چڑھا) ہوا ہو اور اس کی مثال اس زہر کے مانند ہے جس میں شکر ملی ہوئی ہو۔ عقلمند وہ ہے جو ایسے کھوٹے متاع پر فریفتہ نہ ہو اور اس طرح کے خراب اسباب کا طالب نہ ہو۔ اور (فقہاء و علماء نے) کہا ہے ”اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ میرا مال اہل زمانہ میں کسی عقلمند کو دیں تو زائد کو دینا چاہیے جو کہ دنیا کی طرف رغبت نہیں رکھتا اور دنیا سے بے رغبتی اس کی نہایت عقلمندی کی وجہ ہے“۔ اس سے زیادہ لکھنا طول کلامی ہے۔

باقی یہ تکلیف دی جاتی ہے کہ فضائل مآب شیخ زکریا اس سال اور اس عمر میں کروڑی گری یعنی تحصیلداری میں گرفتار ہیں، اس گرفتاری کے باوجود محاسبہ عاجلہ یعنی دنیاوی محاسبہ سے جو محاسبہ آجلہ یعنی آخرت کے محاسبہ کی بہ نسبت بہت آسان ہے ہر اسان و پریشان ہیں اور عالم اسباب میں قابل وثوق بڑا وسیلہ آپ ہی کی بزرگ توجہ کو جانتے ہیں، امید ہے کہ نئے دفتر میں بھی ان کا نام ظاہر ہو جائے گا کہ شیخ مذکور آپ کی بلند درگاہ کے خادموں میں سے ہیں۔

تو مراد دل دہ و دلیری ہیں      رو بہ خویش خواں و شیریں ہیں  
دل مجھے دے، مری دلیری دیکھ      لومڑی اپنی جان، شیریں دیکھ  
ترجمہ:-  
نبی امی ﷺ اور آپ ﷺ کی بزرگ آل کے طفیل آپ کو ظاہری و باطنی دولت حاصل ہو۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۲۲﴾ - قولہ کالائی: اسباب و سامان، مال و متاع جو حیوانوں کے علاوہ ہو۔ ۱۲

۳.. قولہ گفتہ اند: ولوا وصی للعقلاء یصرف للعلماء الزاہدین لأنہم ہم العقلاء فی الحقیقۃ۔ ۱۲ الدر المختار باب الوصیۃ ترجمہ:- اگر کوئی آدمی وصیت کر جائے کہ (میرا کچھ مال) عقلمندوں کو دیدینا تو وہ مال دنیا سے بے رغبت زاہدین علماء کو دیا جائے کیونکہ حقیقت میں عقل والے وہی ہیں۔

۴.. قولہ بزاهد... الخ:- یعنی وہ شخص جو دنیا کینی کی طرف راغب نہ ہو، کیونکہ زہد (ز کی پیش سے) دنیا کی لذات کی خواہش نہ کرنے اور رغبت نہ کرنے کو کہتے ہیں۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ دنیہ..... کمینہ ۱۲..... کینی دنیا..... ☆ از رقیت..... غلامی و گرفتاری بغیر خود ۱۲..... اپنے غیر کی غلامی اور گرفتاری سے۔

☆ الْمُحَرَّر..... آزاد ۱۲..... آزاد..... ☆ زلیغ البصر..... از میلان چشم بغیر حق ۱۲..... ماسوائے اللہ کی طرف آنکھ اٹھانے سے پاک

☆ طراوت..... تازگی ۱۲..... تازگی..... ☆ سخی..... بالفح و تشدید میم زہر ۱۲..... م پر زبر اور شد، بمعنی زہر۔

☆ دنیہ..... کمینہ ۱۲..... کینی دنیا..... ☆ از رقیت..... غلامی و گرفتاری بغیر خود ۱۲..... اپنے غیر کی غلامی اور گرفتاری سے۔

☆ الْمُحَرَّر..... آزاد ۱۲..... آزاد..... ☆ زلیغ البصر..... از میلان چشم بغیر حق ۱۲..... ماسوائے اللہ کی طرف آنکھ اٹھانے سے پاک

☆ طراوت..... تازگی ۱۲..... تازگی..... ☆ سخی..... بالفح و تشدید میم زہر ۱۲..... م پر زبر اور شد، بمعنی زہر۔ ☆ متاعی

متاع ہر چہ از نفع بگیرند ۱۲..... وہ سامان جس سے نفع حاصل کریں۔ ☆ لا طائل..... بیفائدہ ۱۲..... بے فائدہ۔ ☆ مقبول



قبول کردہ ۱۲..... قبول کیا ہوا..... ☆ مخذولست..... خوار کردہ فروگذاشتہ ۱۲..... خوار کیا ہوا، چھوڑا ہوا..... ☆ مفتون..... فریفتہ ۱۲  
☆ مجنون..... دیوانہ ۱۲..... پاگل..... ☆ مثل او..... صفت ۱۲..... اسکی صفت..... ☆ کاسد..... بے رواج ۱۲..... جس کا رواج  
نہ ہو، کھوٹا..... ☆ فاسد..... خراب ۱۲..... خراب..... ☆ گفتہ..... فقہا و علما ۱۲..... علمائے کرام اور فقہائے عظام.....  
☆ فطانت زیرکی ۱۲..... ذہانت..... ☆ اطنابست..... دراز کردن ۱۲..... لمبا کرنا، طویل کرنا..... ☆ التصدیق..... تکلیف ۱۲..... تکلیف.....

﴿ص ۲۳﴾ - قولہ سین:۔ (س کے نیچے زبر اور ن پرشد) اس کے معنی دانت اور سال ہیں نیز عمر کی مدت بھی مراد ہوتی ہے۔ ۱۲

۱.. قولہ کروری گری... الخ:۔ خراج لینے کا عہدہ یعنی محصول وصول کرنا، مراد تحصیلداری۔ ۱۲

۲.. قولہ وثیقہ عظمیٰ... الخ:۔ یعنی وسیلہ عظیمہ جس پر اس کا وثوق اور اعتماد ہے۔ ۱۲

۳.. قولہ بحاسبہ:۔ یعنی دنیا کا محاسبہ آخرت کے محاسبہ کی نسبت کئی درجے آسان ہے اس کے باوجود دنیوی محاسبہ سے حیران و پریشان ہے۔ ۱۲

☆ عاجلہ..... دنیویہ ۱۲..... دنیاوی..... ☆ آجلہ..... اخرویہ ۱۲..... آخرت..... ☆ جدید..... نو ۱۲..... نیا.....

☆ ایشان..... شیخ زکریا ۱۲..... شیخ زکریا..... ☆ درگاہ..... شیخ فرید ۱۲..... شیخ فرید..... ☆ صوری..... ظاہری ۱۲..... ظاہری

طور پر..... ☆ معنوی..... باطنی ۱۲..... باطنی طور پر.....

## اکیاونواں مکتوب ﴿۵۱﴾

یہ مکتوب بھی سرداری کی پناہ والے شیخ فرید کی طرف روشن شریعت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے رواج دینے کی ترغیب میں صادر ہوا۔  
حق سبحانہ و تعالیٰ کی جناب میں دعا ہے کہ اُن بزرگانِ کرام کی اولاد کے وجود شریف کے وسیلہ سے روشن شریعت کے  
ارکان (یعنی شہادتین، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج) اور منور مملکتِ اسلامیہ کے احکام قوت پکڑیں اور رواج پائیں۔

ع۔ کار این ست وغیر ازیں ہمہ ہیج ترجمہ:۔ ہے یہی مقصود اصلی اور سب کچھ ہیج ہے

ترجمہ عربی: هَذَا هُوَ الْأَمْرُ وَالْبَاقِي مِنْ الْعَبَثِ

آج بیچارے اہل اسلام کے لئے اس طرح کی گمراہی کے بھنور میں نجات کی امید بھی حضرت خیر البشر علیہ وعلیٰ آلہ  
من الصلوٰۃ اتہا ومن التحیات والتسلیمات اکملہا کے اہل بیت کی کشتی سے ہے۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا  
ہے: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ (میرے اہل بیت کی  
مثال حضرت نوح کی کشتی کی مانند ہے جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پائی اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا)۔

آپ اپنی بلند ہمت کو پوری طرح سے اس بات (تردیح شریعت) پر لگا دیں تاکہ یہ بہت بڑی سعادت حاصل ہو جائے  
اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم سے (آپ کو) جاہ و جلال اور عظمت و شوکت سب کچھ حاصل ہے۔ ذاتی شرافت کے ہوتے  
ہوئے اگر یہ (تردیح شریعت کی) مزید سعادت بھی اس کے ساتھ شامل ہو جائے تو آپ سبقت کی گیند سعادت کے  
چوگان (بٹے) کے ساتھ سب سے آگے لے جائیں گے (یعنی بہت بڑی سعادت حاصل کر لیں گے)۔ یہ حقیر فقیر شریعتِ حقہ کے  
رواج دینے اور تائید کے بارے میں اس قسم کی باتوں کے اظہار کے ارادہ سے آنجناب کی طرف متوجہ ہے۔

ہلالی ماہ رمضان المبارک دہلی شریف میں دیکھا۔ حضرت والدہ بزرگوار کی مرضی ٹھہرنے کے بارے میں

معلوم ہوئی (اس لئے) ختم قرآن مجید کے سننے تک ٹھہرا رہا وَاَلَمْ نُرِ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَ ذَهْ (آئندہ جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو)۔ دونوں جہان کی سعادت آپ کو نصیب فرمائے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۲۳﴾ ۳۔ قولہ سَلَامٌ:۔ (س کے پیش سے) وہ چیز جو کسی شے سے باہر نکالی ہو، نطفہ اور چھوٹے بچے کے معنی بھی ہیں، مجازی طور پر خلاصے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ۱۲

۴۔ قولہ اَرْكَانٌ:۔ (پر زبر) رُكْنٌ (ر کی پیش سے) کی جمع ہے، یعنی وہ چیز کی ماہیت و حقیقت میں داخل ہو، اس سے مراد توحید و رسالت کی گواہی، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ہے۔ ۱۲

۵۔ قولہ ۴۔ مصرع کا عربی ترجمہ: هَذَا هُوَ الْأَمْرُ وَالْبَاقِي مِنَ الْعَبَثِ (اصلی کام تو یہی ہے باقی سب بے فائدہ ہے)۔

۶۔ قولہ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ... الخ:۔ فِي الْمَشْكُوتَةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: وَهُوَ أَخَذَ بَبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔ رواه احمد

ترجمہ:۔ حضرت ابو ذرؓ نے خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوئے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: آگاہ ہو جاؤ کہ میرے اہل بیت کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوح کی مثال ہے (علیہ علی نبینا الصلوٰۃ والسلام) جو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ مکتوبات کا عربی ترجمہ کرنے والے (علامہ محمد مراد کی) کہتے ہیں: اس کو امام بزار نے ابن عباسؓ اور ابو الزبیر سے اور امام حاکم نے ابو ذرؓ سے روایت کیا ہے۔ ۱۲

۷۔ قولہ جلال:۔ (شد کے بغیر) یعنی بزرگی، اور عَظَمَتْ (ع اور ظ پر زبر سے) بزرگی و قدر اور تکبر و غرور، عَظَمَتْ (ع اور ظ پر زبر) یہ جلال کا مترادف ہے، شوکت (ش پر زبر) اس کے معنی شدید ہیبت اور قوت کے ہیں۔ ۱۲

۸۔ قولہ علاوہ:۔ (ع پر پیش) بمعنی بلندی اور (ع کے نیچے زیر) سر اور گردن کا بالائی حصہ اور خاص جگہوں کے درمیان اور وہ چیز جو ایک چیز کے اوپر زیادہ رکھ دیں فارسی میں اس کو سر باری (وہ شخص جو سر پر بوجھ لئے ہوئے ہو) کہتے ہیں اور یہاں یہی اخیر معنی مراد ہیں۔ ۱۲

۹۔ قولہ چوگان:۔ چوگان کا مخفف ہے جو چول خمدار کے معنی میں ہے اور گان کلمہ نسب سے مرکب ہے، عربی میں اس کو صولجان کہتے ہیں، جیسے چوگان (ہاکی) کا سر اخمدار ہوتا ہے لہذا اسی نام سے مشہور ہو گیا۔ گیند اور ہاکی دونوں کھیل کود کے کام آتے ہیں اور ایک کو دوسرے پر مارتے ہیں، گوئے بردن اشارہ ہے فوقیت و زیادتی اور غلبہ پانے کی طرف۔

۱۰۔ قولہ دہلی:۔ ایک مشہور شہر کا نام ہے جو ہندوستان کا دار الحکومت ہے۔ ۱۲

متن..... بین لسطور..... معانی.....

☆ غرا..... روشن ۱۲..... چمک دار..... ☆ ہمہ..... شمارا ۱۲..... آپ کو..... ☆ ذاتی..... سیادت ۱۲..... بزرگی.....

☆ علاوہ..... ترویج شریعت ۱۲..... اسلامی قوانین کو نافذ کرنا..... ☆ سبقت..... پیشدستی ۱۲..... آگے بڑھنا.....

﴿ص ۲۳﴾ ☆ والا امر عند اللہ سبحانہ..... و علم آخر کار نزد خداے پاک است ۱۲..... آخر کار علم خداے پاک کے پاس ہے.....

## باونواں مکتوب ﴿۵۲﴾

یہ مکتوب بھی سرداری کی پناہ والے شیخ فرید کی طرف صادر فرمایا — نفس امارہ کی مذمت، اس کے ذاتی مرض اور اس مرض کو دور کرنے کے علاج کے بیان میں۔

آپ کا بزرگ مرحمت نامہ جس سے آپ نے شفقت و مہربانی فرماتے ہوئے اپنے مخلص دعا گو کو ممتاز فرمایا تھا اسکے مضمون کے مطالعہ سے مشرف ہوا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کے جد بزرگوار علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے، آپ کی قدر و منزلت کو بلند فرمائے۔ آپ کے سینے کو (اپنی معرفت کیلئے) کھول دے اور آپ کے کام کو آسان کر دے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت ﷺ کی ظاہری و باطنی متابعت پر ثابت قدم رکھے اور اس دعا پر آمین کہنے والے پر رحم فرمائے۔ (آمین)

دیگریہ کہ بد خو مصاحب اور بُری عادت والے ہمنشین کے بارے میں چند فقرے تحریر کئے جاتے ہیں، (امید ہے کہ) قبولیت کے کانوں سے سنیں گے۔

(میرے) مخدوم و مکرم! انسان کا نفس امارہ جاہ و ریاست کی محبت پر پیدا کیا گیا ہے اس کی تمام ہمت و کوشش اپنے ہم معصروں پر بلندی حاصل کرنا ہے اور وہ فطری طور پر اس بات کا خواہاں ہے کہ تمام مخلوقات اس کی محتاج اور اس کے اوامر و نواہی کے تابع ہو جائے اور وہ خود کسی ایک کا بھی محتاج اور محکوم نہ ہو اس کا یہ دعویٰ الوہیت خدا ہونے اور خدائے بے مثل جل سلطانہ کے ساتھ شرکت کا دعویٰ ہے بلکہ وہ بد بخت شرکت پر بھی راضی نہیں ہے (بلکہ) چاہتا ہے کہ حاکم صرف وہی ہو اور سب اس کے محکوم ہوں۔

حدیث قدسی میں آیا ہے: عَادِ نَفْسَكَ فَإِنَّهَا انْتَصَبَتْ بِمُعَادَاتِي (یعنی اپنے نفس سے دشمنی رکھ کیونکہ بلا شک و شبہ وہ میری دشمنی پر کمر بستہ ہے) پس جاہ و ریاست، بڑائی اور تکبر وغیرہ نفس کی خواہشات حاصل کرنے کے ساتھ نفس کی تربیت کرنا حقیقت میں خدائے عز و جل کے دشمن کی مدد کرنا اور اس کو تقویت دینا ہے، اس بات کی برائی کو اچھی طرح جان لینا چاہیے۔

نیز حدیث قدسی میں وارد ہے: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَ عَنِّي فِي شَيْءٍ مِنْهُمَا أَذْخَلْتُهُ فِي النَّارِ وَلَا أَبَالِي (یعنی بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے پس جس نے ان دونوں میں سے کسی ایک بات پر مجھ سے جھگڑا کیا تو میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا۔ اور مجھے اس کی کچھ پروا نہیں)۔

کمینی دنیا حق سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک اس وجہ سے ملعونہ و مبغوضہ (لعنت کی ہوئی اور غضب کی ہوئی) ہے کہ دنیا کا حصول نفس کی خواہشات کے حاصل ہونے میں معاون و مددگار ہے پس جو کوئی (اللہ تعالیٰ) کے دشمن کی مدد کرے وہ بالضرور لعنت کے لائق ہے۔ اور فقر جو حضرت سیدنا محمد ﷺ کے لئے فخر بن گیا (اس کی وجہ یہ ہے کہ) فقر میں نفس کی نامرادی اور اس کے عجز کا حصول ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے مقصود اور شرعی احکامات میں حکمت کی وجہ یہی ہے نفس امارہ عاجز اور خراب ہو جائے (کیونکہ) شرعی احکامات نفسانی خواہشات کو دُور کرنے کیلئے وارد ہوئے ہیں، جس قدر شریعت کے مطابق عمل کیا جائے گا اسی قدر نفسانی خواہشات زائل ہوتی جائیں گی، یہی وجہ ہے کہ خواہشات نفسانی کے دُور کرنے میں شرعی احکامات میں سے ایک حکم بجالانا اُن ہزار سالہ ریاضتوں اور مجاہدوں سے بہتر ہے جو اپنی طرف سے کی جائیں، بلکہ یہ ریاضتیں اور مجاہدے جو روشن شریعت کے مطابق واقع نہیں ہوئے نفسانی خواہشات کو مدد اور قوت دینے والے ہیں۔ برہمنوں اور جوگیوں نے ریاضتوں اور مجاہدوں میں کمی نہیں کی ہے لیکن ان میں سے کوئی چیز (ان کے لئے) فائدہ مند نہیں ہوئی اور نفس کی تقویت و پرورش کے سوا (ان کو) اور کچھ حاصل نہیں ہوا

مثلاً زکوٰۃ کی ادائیگی میں جس کا کہ شریعت نے حکم دیا ہے ایک (دینار) دام خرچ کرنا نفس کے خراب (وذلیل) کرنے میں (بغیر امر شرعی) اپنی مرضی سے ہزار دینار خرچ کرنے سے زیادہ فائدہ مند ہے، اور شریعت کے حکم سے عید الفطر کے دن کھانا خواہش (نفسانی) کے دور کرنے میں اپنی مرضی سے کئی سال کے روزے رکھنے سے زیادہ فائدہ مند ہے، اور نماز فجر کی دو (۲) رکعتوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا اور جو کہ سنتوں میں سے ایک سنت کا بجالانا ہے اس بات سے کئی درجے بہتر ہے کہ تمام رات نفل نماز ادا کرتا رہے اور فجر کی نماز جماعت کے بغیر ادا کرے۔

غرضیکہ جب تک نفس کا تزکیہ نہ ہو جائے اور دماغ سرداری کے مانجولیا کی پلیدی سے پاک نہ ہو جائے نجات محال ہے، اس مرض کے دور کرنے کی فکر ضروری ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ اسی مرض میں ابدی موت آجائے۔

کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جو آفاقی (بیرونی) و انفسی (اندرونی) معبودوں کی نفی کے لئے وضع کیا گیا ہے نفس کے پاک صاف کرنے میں بہت ہی مفید اور نہایت مناسب ہے۔ بزرگانِ طریقت قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم نے نفس کے تزکیہ کے لئے اسی کلمہ طیبہ کو اختیار فرمایا ہے۔

تا بجا ر و ب لا نہ ر و بی راہ نہ ر سی در سرائے اِلَّا اللَّهُ  
ترجمہ: لا کی جھاڑو سے نہ ہو جب تک صفائی راہ کی باب اِلَّا اللَّهُ میں داخل نہیں ہوگا کبھی

جب نفس سرکشی کے مقام میں آجائے اور عہد شکنی کرے تو اس کلمہ کی تکرار سے ایمان کو تازہ کرنا چاہئے نبی ﷺ نے فرمایا جَدِّدُوا اِيْمَانَكُمْ بِقَوْلِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ (یعنی لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ کی تکرار) سے اپنے ایمان کو تازہ کر لیا کرو) بلکہ ہر وقت اس کلمہ کی تکرار ضروری ہے اس لئے کہ نفس امارہ ہمیشہ ناپاکی (پلیدی) کے مقام میں ہے اس کلمہ طیبہ کی فضیلتوں کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر سب آسمانوں اور زمینوں (اور ان کے درمیان کی چیزوں کو ترازو کے) ایک پلڑے میں رکھیں اور اس کلمہ طیبہ کو دوسرے پلڑے میں 'تویہ کلمہ والا پلڑا یقیناً دوسرے پلڑے پر بھاری ہوگا' اس شخص پر سلام ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی اور ﷺ علیہ و آلہ الصلوٰت والتسلیمات کی متابعت کو لازم پکڑے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۲۳﴾ ۱۔ قوله عَظَمَ... الخ: اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کے جد بزرگوار علیہ وآلہ من الصلوٰت افضلہا ومن التسلیمات اکملہا کے طفیل آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے، آپ کی قدر و منزلت کو بلند فرمائے، آپ کے سینہ کو (اپنی معرفت کے لئے) کھول دے اور آپ کے کام کو آسان کر دے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو آپ کے جد بزرگوار ﷺ کی ظاہری اور باطنی متابعت پر ثابت قدم رکھے اور اس دعا پر آمین کہنے والے پر رحم فرمائے۔ آمین یا رب

۲۔ قولہ اقران (پرزیر) یہ قرآن کی جمع ہے، اقران (کی زیرے) کے معنی ہیں شجاعت، کشتی، ہنر اور جنگ وغیرہ میں ہمعصر وہم قدرت اور برابر و شریک ہونے کے۔ ۱۲

۳۔ قولہ ترفع: برتری و بلندی چاہنا۔ ۱۲

۴۔ قولہ حدیث قدسی... الخ: بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی احادیث قدسیہ میں سے ہے۔ ۱۲ معرب (علامہ محمد مراد کی)

۵۔ قولہ شاعت: مع باخودی کفر و بے خودی دین است ترجمہ: خود پسندی کفر ہے اور اپنی نفی کرنا دین ہے۔

۶۔ قولہ حدیث قدسی: یعنی تکبر و برابری میری چادر ہے اور عظمت و بزرگی اور بلند قدری میری شلوار و تہبند ہے، پس جس نے ان دونوں میں سے کسی ایک بات میں مجھ سے جھگڑا کیا تو میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا اور مجھے اسکی کچھ پرواہ نہیں۔ مراد یہ کہ یہ دو صفتیں میری ذات کا خاصہ ہیں، ان ہر

دوصفات میں شریک ہونے اور ان سے متصف ہونے کی کسی کو مجال نہیں ہے، جیسا کہ جو دو کرم اور مہربانی میری صفات ہیں لیکن مخلوق کو بھی ان سے حصہ ملا ہے اور ان کے لئے بھی یہ اوصاف جائز ہیں مجازی طور، مگر ان مذکورہ دو صفات سے میرے بغیر کسی کا متصف ہونا درست نہیں، یہ دو جگہ اسی ذات کے لائق ہیں اور کسی دوسرے کے لئے ان کا اختیار کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے جس طرح مشکوٰۃ میں ہے۔ ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی۔

☆ مذمت ..... بدی ۱۲ ..... برائی ..... ☆ داعی ..... دعا گو ۱۲ ..... دعا کرنے والا ..... ☆ مصاحب ..... یار ۱۲ ..... دوست۔

☆ مصاحب ..... نفس ۱۲ ..... نفس کا دوست ..... ☆ سوء ..... بد ۱۲ ..... برا ..... ☆ ندیم ..... ہم نشین ☆ مسودہ ..... تحریر

۱۲ ..... لکھی ہوئی تحریر ..... ☆ مجبول ..... مطبوع ۱۲ ..... پیدا کیا ہوا ..... ☆ ہمت ..... ارادہ ۱۲ ..... ارادہ و عزم

﴿ص ۲۵﴾ ۱۔ قولہ ملعونہ و مغوضہ:۔ اس میں ان احادیث کی طرف اشارہ ہے جو اس بارے میں وارد ہوئی ہیں ۱۲

۲۔ فقر و فخری نہ از گزاف است و مجاز صد ہزاراں عجز پنہاں است و ناز

کار و رویشی و رائے فہم تست ! سوئے درویشاں بنگرست سست

زانکہ درویشی و رائے کار ہست دمدم از حق مریشاں راعطاست

ترجمہ:۔ فقر میرا فخر ہے، نہ گپ ہے نہ مجاز، اس میں لاکھوں عجز تیں اور ناز پوشیدہ ہیں درویشی کا معاملہ تیری سمجھ سے اونچا ہے

تو درویشوں کو ذلیل نہ دیکھ (نہ سمجھ) کیونکہ درویشی دنیوی کاموں سے جداگانہ چیز ہے، ان (درویشوں) کے لئے اللہ تعالیٰ کی

طرف سے ہر وقت عطا ہی عطا ہے ۱۲

۲۔ قولہ فقر فخر محمدی گشت:۔ اس میں قول الفقر فخری کی طرف اشارہ ہے جو لوگوں میں آں حضرت ﷺ کی حدیث کے طور پر مشہور ہے،

علامہ ابن حجر کی فرماتے ہیں کہ اسکی کوئی اصل نہیں ہے اور ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ قول باطل ہے، اور قاضی عیاض نے شفا میں اس قول

کو مذکورہ الفاظ کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ذکر کیا ہے جیسا کہ بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں العجز فخری۔ ملا علی قاری نے

شفا کی شرح میں کہا ہے کہ اس قول کا موضوع و باطل ہونا سنت و حدیث کے الفاظ نہ ہونے کے اعتبار سے ہے نہ کہ اس کے معنی کے

اعتبار سے کیونکہ یہ معنی کتاب اللہ کے مطابق ہیں چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَالْأَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ (اللہ

غنی ہے اور تم فقیر ہو) معرب

۳۔ قولہ ریاضات (پہلے حرف کے نیچے زیر ہے) یہ ریاضت کی جمع ہے اور اس کے معنی رنج اٹھانا اور نفس کشی ہے، مجاہدات مجاہدہ کی جمع ہے اسکے

معنی مقابلہ کرنا اور کسی کام میں کوشش کرنے کے ہیں ۱۲

۴۔ قولہ کہ سنتے از سنن:۔ اس میں نماز باجماعت کے سنت ہونے کی طرف اشارہ ہے، قال فی الہدایۃ: الجماعۃ سنت مؤکدۃ لقولہ علیہ

السلام: الجماعۃ من سنن الہدی، لا یتخلف عنہا الا منافق (ہدایہ میں ہے: یعنی جماعت سنت مؤکدہ ہے اس لئے کہ رسول

اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جماعت سنن ہدی میں سے ہے اس سے سوائے منافق کے اور کوئی مسلمان روگردانی نہیں کرتا)۔

قال فی النہایہ ای قویۃ یشبہ الواجب فی القوۃ حتی استدل بمعاهدتہا علی وجود الایمان بخلاف سائر

المشروعات، حتی قال بعض الناس بان الصلوۃ بالجماعۃ فریضۃ إلا ان منهم من یقول بانہا من فروض الکفایات ۱۲

(نہایہ میں کہا ہے: یعنی باجماعت نماز پڑھنا قوی سنت ہے جو قوت میں واجب کے مشابہ ہے، یہاں تک کہ اسکی پابندی کی وجہ سے

ایمان کے وجود پر استدلال کیا گیا ہے۔) یعنی جو شخص نماز باجماعت پڑھتا ہے اس میں ایمان موجود ہے) دوسرے شرعی احکام کے

خلاف (ان کی ادائیگی میں ایمان یقینی نہیں ہے) حتیٰ کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنا فرض ہے مگر ان میں سے بعض

وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں یہ فرض کفایہ ہے۔ ۱۲

۵۔ قولہ بمراتب:۔ قال عمر رضی اللہ عنہ: لآن أشہد صلاة الصبح فی الجماعۃ أحب الی من أن أقوم لیلة۔ رواہ

مالک (حضرت عمر نے فرمایا: اگر میں صبح کی نماز باجماعت ادا کروں تو مجھے یہ زیادہ پسند ہے اس کے مقابلہ میں کہ ساری رات شب بیداری کروں)۔ ۱۲

۶۔ قولہ مأخولیا:۔ داو معروف ما نخولیا (لام پر زبر یون ساکن خا پر پیش واو معروف، دوسری لام کے نیچے زیر ہے اس کے بعدی ہے اور آخر میں الف)

کامخف ہے اور یونانی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنی وہ مرض ہے جو دماغ میں ہوتا ہے۔ مائلو لیا نون کی بجائے غلط ہے ۱۲

- ☆ بعثت..... فرستادن ۱۲..... بھیجا۔ ☆ تعجیز..... عاجز ساختن ۱۲..... عاجز بنانا۔ ☆ تخریب..... خراب ساختن ۱۲..... خراب کرنا۔ ☆ رفع..... دور کردن و زائل ساختن ۱۲..... دور کرنا اور زائل کرنا۔ ☆ ازالہ..... دور نمودن ۱۲..... دور کرنا۔ ☆ برہمان..... دو قوم انداز مشرکان ہند ۱۲..... ہندوستان کے مشرکوں سے دو قومیں ہیں۔ ☆ تقصیر..... کوتاہی ۱۲..... کوتاہی، کمی ☆ پیش خود..... بغیر امر شرع ۱۲..... شریعت کے حکم کے بغیر۔ ☆ صرف..... خرچ ۱۲..... خرچ۔ ☆ تجبث..... بضم پلیدی ۱۲..... پیش سے، ناپاکی۔ ☆ آلمہ آفاقی انفسی..... معبودات بیرونی و اندرونی ۱۲..... اندرونی و بیرونی معبودات۔ ☆ نفع..... نافع تر ۱۲..... بہت زیادہ فائدہ مند۔ ☆ انسب..... مناسب تر ۱۲..... سب سے زیادہ مناسب۔

﴿ص ۲۶﴾ قوله قال عليه الصلوة والسلام... الخ:- امام جزری نے حسنِ حسین میں کہا ہے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: جَدُّوْ اِيْمَانِكُمْ! قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ كَيْفَ نَجِدُ اِيْمَانَنَا؟ قَالَ اَكْثَرُ وَايْمِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ط) یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کو جدید اور تازہ کر لیا کرو! صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم اپنے ایمان کو کس طرح تازہ کیا کریں؟ آن حضرت ﷺ نے فرمایا: کثرت سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا کرو۔ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ۱۲

- ۲.. قوله در حدیث آمدہ... الخ:- اس حدیث کو ابن حبان و نسائی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور بزار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ۱۲.. قوله آسمانہا:- یعنی تمام آسمان اور زمینیں اور ان کے علاوہ ان میں رہنے والی مخلوق اللہ تعالیٰ کے سوا، جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے۔ ۱۲.. قوله بَلَّه:- پ پر زبر اور ل پر شد، یعنی درجہ و مرتبہ، ترازو کا ایک پلہ اور سیڑھی کا ایک پایہ۔ از برہان قاطع ۱۲ غ (یہاں ترازو کا پلہ مراد ہے) یعنی غالب اور وزنی۔ ۱۲

۳.. قوله تَبَّتْكُمْ اللّٰهُ... الخ:- اللہ سبحانہ آپ کو بزرگ آباؤ اجداد کی شاہراہ پر ثابت قدم رکھے۔ ۱۲.. قوله نُؤید:- ن پر پیش اور و کے نیچے زبر اور یائے مجہول ہے، اس کے معنی خوشخبری کے ہیں۔ ن پر زبر اور یائے مجہول کی صورت میں بھی آتا ہے، عوام میں جو دونوں زبر سے نُؤید مشہور ہے وہ غلط ہے۔ ۱۲ غ

۵.. قوله اَبْتَر:- (اورت پر زبر اور ر بغیر نقطہ کے ہے۔ اس کے معنی دم کٹنا، پیچھے کا حصہ کٹا ہوا، ناقص اور جس کا لڑکانہ ہوا سے بھی اترتے ہیں، فارسی لوگ اس کو پراگندہ منتشر اور ضائع کے معنی میں بھی لاتے ہیں۔ ۱۲ غ

- ☆ سوء..... بد ۱۲..... برا۔ ☆ وَمَا يُنَابِبُ..... وآنچہ مناسب است باین ۱۲..... وہ جو اس کے مناسب ہے۔ ☆ نشأ..... فطرت ۱۲..... پیدائش۔ ☆ درنہاد..... طبیعت ۱۲..... مزاج، پیدائش۔ ☆ بایشان..... شیخ فرید ۱۲..... شیخ فرید۔ ☆ کہ ملازم..... یعنی حاضر درگاہ بادشاہ ۱۲..... یعنی بادشاہ کے درباری۔ ☆ امری..... از بادشاہ ۱۲..... بادشاہ سے۔ ☆ بہ بہتر ۱۲..... بہتر۔ ☆ مجنون..... دیوانہ ۱۲..... دیوانہ، پاگل۔ ☆ خود..... البتہ ۱۲..... ضروری۔ ☆ اقل..... قلیل ۱۲..... نادر الوجود ۱۲..... بہت کم۔ ☆ قرن سابق..... زمان گذشتہ ۱۲..... گذرا ہوا زمانہ۔ ☆ صحبت..... یعنی صحبت علماء سوء ۱۲..... یعنی برے علماء کی صحبت۔ ☆ باعث..... بمعنی بلکہ یا از برای علت ۱۲..... بلکہ کے معنی میں ہے یا برائے علت ہے

## ترپنواں مکتوب ﴿۵۳﴾

یہ مکتوب بھی سرداری کی نسبت والے شیخ فرید کی طرف صادر فرمایا۔ اس بیان میں کہ برے علماء کا اختلاف دنیا کی تباہی کا باعث ہے اور

ثَبَّتَكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلَى جَادَةِ آبَائِكُمُ الْكِرَامِ (اللہ سبحانہ آپ کو بزرگ آباؤ اجداد کے راستہ پر ثابت قدم رکھے) — سنا گیا ہے کہ بادشاہ اسلام (جہانگیر) نے مسلمانی کی نیک فطرت پر ہونے کی وجہ سے جو کہ وہ اپنی ذات میں رکھتا ہے آپ سے فرمایا ہے کہ ”دیندار علماء میں سے چار شخص (علماء) مہیا کریں جو کہ دربار شاہی میں حاضر رہ کر شرعی مسائل بیان کیا کریں تاکہ (بادشاہ سے) خلاف شرع کوئی امر واقع نہ ہو۔“ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ عَلَى ذَلِكَ (اس پر اللہ سبحانہ کی حمد و ثنا ہے)۔

مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسی خوشی ہوگی اور ماتم زدوں کے لئے اس سے بہتر اور کونسی خوشخبری ہوگی، لیکن چونکہ یہ فقیر بھی اسی (دینی) غرض کے لئے آپ کی خدمت عالیہ کی طرف متوجہ ہے جیسا کہ کئی مرتبہ اس امر کا اظہار کیا جا چکا ہے اس لئے اس بارے میں کہنے اور لکھنے سے اپنے آپ کو ہرگز معاف نہیں رکھ سکے گا، امید ہے کہ مجھے معذور قرار دیں گے کیونکہ صَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُونٌ (غرض مند دیوانہ ہوتا ہے)، (یہ فقیر) عرض کرتا ہے کہ ایسے دین دار عالم جو حُبِّ جاہ و ریاست سے خالی ہوں اور شریعت کی ترویج اور ملت (اسلامیہ) کی تائید کرنے کے علاوہ اور کچھ مطلب نہ رکھتے ہوں بہت کم بلکہ کم سے کم ہیں۔ حُبِّ جاہ ہونے کی صورت میں ان علماء میں سے ہر ایک اپنی ایک الگ لائن اختیار کرے گا اور اپنی بزرگی کا اظہار کرے گا اور اختلافی باتیں درمیان میں لا کر اس کو بادشاہ کے قرب کا وسیلہ بنائے گا لامحالہ دین کی مہم ضائع ہو جائے گی —

گذشتہ زمانہ (عہد اکبری) میں بھی علماء کے اختلافات نے دنیا کو بلا و مصیبت میں ڈال دیا تھا اور (اب بھی) وہی بُرے علماء کی صحبت کا اندیشہ درپیش ہے، اس صورت میں (شریعت کی) ترویج کی کیا گنجائش ہے، بلکہ (یہ) دین کی خرابی کا باعث ہوگا، وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ سُبْحَانَهُ مِنْ ذَلِكَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْعُلَمَاءِ السُّوِّءِ (اللہ تعالیٰ سبحانہ اس امر سے اور بُرے علماء کے فتنہ سے بچائے) — اگر اس غرض کے لئے (صرف) ایک عالم (دین) کا انتخاب کر لیں تو بہتر معلوم ہوتا ہے اور اگر علمائے آخرت میں سے (یعنی جو دنیا سے بے رغبت ہو) کوئی دستیاب ہو جائے تو بہت بڑی سعادت ہے کیونکہ اس کی صحبت سرخ گندھک (یعنی اکسیر کی مانند ہے) اور اگر (ایسا عالم) نمل سکے تو صحیح غور و فکر کے بعد اس قسم کے علماء (یعنی علماء سو) میں سے کسی بہتر کا انتخاب کر لیں، سَا لَا يُدْرِكُ كُفْلَهُ لَا يُتْرَكُ كُفْلَهُ (جو چیز پورے طور پر حاصل نہ ہو سکے اس کو بالکل نہیں چھوڑ دینا چاہیے، یعنی جس قدر بھی حاصل ہو سکے حاصل کر لی جائے)۔

میں نہیں سمجھتا کہ (اس کے سوا اور) کیا لکھوں (کہ) جس طرح مخلوق کی نجات علماء کے وجود کے ساتھ وابستہ ہے دنیا کا خسارہ بھی انہی پر موقوف ہے۔ علماء میں بہترین عالم تمام دنیا کے انسانوں میں سب سے بہتر ہے اور علماء میں بدترین عالم تمام دنیا کے انسانوں میں سب سے بدتر ہے۔ (کیونکہ) ہدایت اور گمراہی ان ہی کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے — کسی بزرگ نے ابلیس لعین کو دیکھا کہ فارغ و بیکار بیٹھا ہے، اس نے اس (بیکاری) کا سبب پوچھا، اس (ابلیس) نے جواب دیا کہ اس وقت کے علماء (سو) میرا کام کر رہے ہیں اور بہکانے و گمراہ کرنے میں وہ کافی ہیں۔

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند او خویشتن گم است کرار ہبری کند

ترجمہ عالم جو کامرانی و تن پروری کرے بھٹکا ہوا ہے آپ وہ کیا رہبری کرے

غرض (امید ہے کہ) اس بارے میں صحیح و کامل غور و فکر سے کام لے کر کوئی قدم اٹھائیں گے، جب کام ہاتھ سے جاتا

رہے تو پھر اس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ شرم آتی ہے کہ اس قسم کی باتیں صحیح دانائی و عقلمند حضرات کے سامنے ظاہر کرے لیکن (فقیر) اس مقصد کو اپنی سعادت کا وسیلہ جانتے ہوئے آپ کو تکلیف دیتا ہے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

- ﴿ص ۲۷﴾۔ قولہ علماء: علماء آخرت، جو دنیا سے بے رغبت ہیں اور مرتبہ و اقتدار اور اپنے معصروں پر سر بلندی حاصل کرنے سے بری ہیں۔ ۱۲۔  
 ۱۔ قولہ کبریت: ک کے نیچے زیر اور یائے معروف، آخر میں ت ہے، سرخ گندھک کو کہتے ہیں، سرخ گندھک سے اکسیر کی طرف اشارہ ہے اور اکسیر اس سے بنائی جاتی ہے اور یہ اکسیر (کیما) کا جزو اعظم ہے اور سرخ گندھک نہایت کم یاب ہے۔ ۱۲۔  
 ۲۔ قولہ مَا لَا يُدْرِكُ كَلْمَهُ لَا يُتْرَكُ كَلْمَهُ: یعنی جو پورے طور پر حاصل نہ ہو سکے اس کو بالکل نہیں چھوڑ دینا چاہیے، یعنی جس قدر بھی حاصل ہو سکے حاصل کر لی جائے۔ ۱۲۔  
 ۳۔ قولہ نمیدانم: میں نہیں سمجھتا کہ اس بارے میں کیا لکھوں مگر وہ جو میں کہتا ہوں کہ جس طرح بھی ہو خلاصی کی صورت ہو سکے۔ ۱۲۔  
 ۴۔ قولہ بہترین: اس میں ان احادیث کی طرف اشارہ ہے جو اس بارے میں وارد ہوئی ہیں جیسا کہ عن الا حوص بن حکیم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء رواہ الدارمی حضرت احوص بن حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ بے شک بروں میں سے سب سے برے، برے علماء ہیں اور نیکوں میں سب سے نیک لوگ نیک علماء ہیں۔ اس کو داری نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ) ۱۲۔  
 ۵۔ قولہ ہدایت و اضلال... الخ: یہ بات علت و سبب ہے خاص طور پر اس سے پہلی عبارت کیلئے۔ ۱۲۔

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

- ☆ جنس..... علماء ۱۲..... علماء..... ☆ خسران..... زیان کارے ۱۲..... نقصان و خرابی والا..... ☆ عزیز ۱۲..... بزرگے ۱۲ ایک بزرگ..... ☆ سز..... راز ۱۲..... بھید..... ☆ اغوا و اضلال..... ہر دو معنی گمراہ کردن ۱۲..... دونوں لفظوں کے معنی گمراہ کرنا ہیں..... ☆ تامل..... غور ۱۲..... غور فکر..... ☆ مرعی..... رعایت نمودن ۱۲..... رعایت کرنا..... ☆ اقدام..... برین امر ۱۲..... اس امر کا..... ☆ فطانت..... بفتح فازی کی ودانائی ۱۲..... فاقی زبر سے ذہانت دانائی.....

## چونواں مکتوب ﴿۵۲﴾

یہ مکتوب بھی سرداری کی پناہ والے حضرت شیخ فرید کی طرف صادر فرمایا۔ اس بیان میں کہ بدعتی کی صحبت سے بچنا لازم و ضروری ہے، بدعتی کی صحبت کا ضرر کافر کی صحبت کے ضرر سے بھی بڑھ کر ہے اور بدعتی فرقوں میں سب سے بدترین فرقہ شیعہ شیعہ ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔  
 اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سید البشر ﷺ کے طفیل جو کچی چشم سے پاک ہیں آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور آپ کی قدر و منزلت بلند کرے اور آپ کے کام میں آسانی عطا فرمائے اور آپ کو شرح صدر مرحمت فرمائے۔ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ (جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی بجا نہیں لاتا)۔ پس ہم فقیروں پر آپ کے احسانات کا شکر (دو وجہ سے) لازم ہے۔ اول اس لئے کہ ہمارے حضرت خواجہ (پیر و مرشدنا خواجہ باقی باللہ قدس سرہ) کی ظاہری جمعیت کا سبب آپ ہی ہوئے ہیں، ہم نے آپ ہی کے طفیل اس (ظاہری) جمعیت (کی حالت) میں حق سبحانہ و تعالیٰ کی طلب کی اور بہت سے فائدے حاصل کئے۔ دوسرے کثرت بموت الکبراء (بڑوں کی موت کی وجہ سے میں بڑا سمجھ لیا گیا ہوں) کے مصداق جب نوبت اس طبقہ (حضرت مجدد قدس سرہ) تک پہنچی تو فقراء کے اجتماع کا ذریعہ اور طالبان (طریقت) کے انتظام کا



باعث بھی آپ ہی ہیں جَزَاكُمْ اللهُ سُبْحَانَهُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ (یعنی حق تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے)۔

گر برتن من زباں شود ہر مویے یک شکر تو از ہزار تو انم کرد  
ترجمہ: ہر زواں تن کا گرزباں ہو جائے شکر کیا ہو ادا ہزار سے ایک

آرزو یہی ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو آپ کے جد بزرگوار سید المرسلین ﷺ کے طفیل دنیا و آخرت میں نامناسب و ناشائستہ امور سے محفوظ رکھے۔

یہ فقیر آپ کی صحبت با عظمت سے دور پڑا ہوا ہے، معلوم نہیں کہ آپ کی مجلس شریف میں کس قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور خلوت و جلوت میں آپ کا غمخوار کون ہے۔

خوابم بشد از دیدہ دریں فکر جگر سوز کا غوش کہ شد منزل و آسائش خوابت  
ترجمہ: تمام شب مجھے اس فکر میں نیند نہ آئی کہ کس کی گود میں تو نے گذاری رات اپنی

یقین جائے کہ بدعتی کی صحبت کافساد کافر کی صحبت کے فساد سے بھی زیادہ ہے، اور تمام بدعتی فرقوں میں سب سے برا وہ فرقہ ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحابؓ کے ساتھ بغض رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں ان کو کفار کے نام سے موسوم فرماتا ہے (یعنی) لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (فتح ۲۸ آیت ۲۹: تا کہ کفار کو ان (اصحاب رسول کریم ﷺ) کے سبب سے غصہ میں ڈالے)

--- قرآن مجید اور شریعت کی تبلیغ اصحاب (کرام) ہی نے کی ہے، جب ان پر طعن کیا جائے گا تو قرآن و شریعت پر طعن لازم آئے گا۔ قرآن مجید کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا ہے، اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطعون ہوں گے تو قرآن مجید بھی مطعون ہوگا، اَعَاذَنَا اللهُ سُبْحَانَهُ عَمَّا يَعْتَقِدُ الزَّانِقَةُ (اللہ تعالیٰ ہمیں ان زندیقوں کے اعتقادات سے بچائے)

--- جو اختلافات اور جھگڑے اصحاب کرام علیہم الرضوان کے درمیان واقع ہوئے تھے وہ نفسانی خواہشوں پر محمول نہیں ہیں (اس لئے) کہ حضرت سید البشر ﷺ کی صحبت (بابرکت) میں (رہ کر) ان کے نفسوں کا تزکیہ ہو گیا تھا اور (ان کا نفس) لتارہ پن سے آزاد ہو چکا تھا، میں اس قدر جانتا ہوں کہ اس معاملہ میں حضرت امیر (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) حق پر تھے اور ان کے مخالف (حضرت امیر معاویہ وغیرہ رضی اللہ عنہم) خطا پر تھے لیکن یہ خطا خطائے اجتہادی ہے جو (ان کو) فسق کی حد تک نہیں پہنچاتی، بلکہ اس قسم کی خطا میں ملامت کی بھی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ایسی خطا کرنے والے کو بھی ثواب کا ایک درجہ حاصل ہے۔ اور یزید بد نصیب اصحابہ کرامؓ میں سے نہیں ہے، اس کی بدبختی میں کس کو کلام ہے، جو کام اس بد بخت نے کیا (یعنی واقعہ کربلا) کوئی کافر فرنگ بھی نہیں کرتا۔ اہل سنت و جماعت کے بعض علماء نے جو اس پر لعنت کرنے کے بارے میں توقف کیا ہے وہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ اس سے راضی ہیں بلکہ اس کے اپنے کئے سے رجوع و پشیمانی و توبہ کے احتمال کی رعایت کرتے ہوئے کیا ہے۔

آپ کی مجلس شریف میں قطب زمانہ بندگی مخدوم جہانیاں (قدس سرہ العزیز) کی معتبر کتابوں میں سے ہر روز کچھ پڑھا جانا چاہیے، تاکہ (لوگوں کو) معلوم ہو جائے کہ انہوں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کرام کی کس طرح تعریف کی ہے اور کس ادب کے ساتھ ان کو یاد کیا ہے، تاکہ (صحابہؓ کے) بدخواہ مخالفین شرمندہ و ذلیل ہوں، اس زمانہ میں بداندیش گروہ (رافضیوں) کی بہت کثرت ہو گئی ہے اور گرد و نواح میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں اسی لئے اس بارے میں چند کلمات لکھے گئے

ہیں تاکہ آپ کی صحبت مبارک میں اس قسم کے بداندیش لوگوں کیلئے کوئی گنجائش نہ ہو۔ **ثَبَّتْكُمْ اللَّهُ تَعَالَىٰ اَعْلَىٰ الطَّرِيقَةِ الْمَرْضِيَّةِ** (اللہ تعالیٰ آپ کو پسندیدہ طریقہ پر (اہل سنت و جماعت کے طریقہ پر) ثابت قدم رکھے)۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۲۸﴾ ۱۔ قولہ **كَثُرَتْ بِمَوْتِ الْكُفَرَاءِ**:- یعنی میں بڑا سمجھ لیا گیا ہوں بڑوں کی موت کی وجہ سے اور ان کا دارِ فانی سے منتقل ہونا دارِ باقی کی طرف۔ ۱۲

۲۔ قولہ **جَزَاكُمْ اللَّهُ... الخ**:- یعنی حق سبحانہ آپ کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ ۱۲

۳۔ قولہ **خوابم**:- یعنی اس جگر سوز فکر میں میری آنکھوں سے نینداڑ گئی ہے کہ آپ کی خوابگاہ میں کون شخص آرام کرتا ہے یعنی میں نہیں جانتا کہ تمہارا ہم نشین اور ندیم کون ہے۔ ۱۲

۴۔ قولہ **لِيَغْظُ بِهِمُ الْكُفَّارَ**:- یعنی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو پارہ خم میں سورہ الفتح کے آخر میں واقع ہے: **مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلٰى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ... الخ**، ترجمہ:- یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ جو آپ کے ساتھی ہیں کفار کے مقابلہ میں بہت سخت ہیں، آپس میں بڑے رحم دل ہیں، تو دیکھتا ہے انہیں رکوع کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے، طلبگار ہیں اللہ کے فضل اور اسکی رضا کے، ان (کے ایمان و عبادت) کی علامت ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر نمایاں ہیں، یہ ان کے اوصاف تورات میں (مذکور) ہیں، نیز ان کی صفات انجیل میں بھی (مرقوم) ہیں (یہ صحابہ) ایک کھیت کی مانند ہیں جس نے نکالا اپنا پٹھا پھر تقویت دی اسکو مضبوط ہو گیا، پھر سیدھا کھڑا ہو گیا اپنے تنے پر (اس کا جو بن) خوش کر رہا ہے بونے والوں کو تاکہ آتش غیظ میں جلتے رہیں انہیں دیکھ کر کفار۔ اللہ نے وعدہ فرمایا ہے جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال کرتے رہے ان سے مغفرت کا اور اجر عظیم کا۔ ۱۲

۵۔ قولہ **اَعَاذَنَا اللّٰهُ سُبْحٰنَهُ... الخ**:- اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں ان بے دینوں کے اعتقادات سے بچائے۔ ۱۲

۶۔ قولہ **یزید**:- یزید بن معاویہ ۲۵ھ یا ۲۶ھ میں پیدا ہوا تھا۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ طبقہ..... حضرت مجددِ قدس سرہ ۱۲۔ حضرت مجددِ قدس سرہ.....☆ بشد..... برفت ۱۲..... نینداڑ گئی.....☆ کہ شد.....

کدام کس ۱۲..... کون شخص.....☆ نزاعی..... جواب سوال مقدر ۱۲..... پوشیدہ سوال کا جواب.....☆ در صحبت..... زیرا کہ ۱۲

اس لئے کہ.....☆ حضرت امیر..... علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ۱۲..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ.....☆ مخالف..... معاویہ..... حضرت

امیر معاویہ.....☆ کاری..... اشارت است بواقعہ کربلا ۱۲..... واقعہ کربلا کی طرف اشارہ ہے.....☆ رجوع..... از کردہ خویش

۱۲..... اپنے کئے سے.....

﴿ص ۲۹﴾ ۱۔ قولہ **مخدوم جہانیاں**:- حضرت میر سید جلال الدین بخاری جو حضرت شیخ جلال الدین شریف سرخ بخاری اوچی کے پوتے ہیں اور سید کبیر احمد بن

سید جلال الدین سرخ کے برادر حقیقی اور سید صدر الدین کے صاحبزادے ہیں۔ آپ پیدائشی ولی تھے بچپن ہی سے بزرگی کے آثار آپ کی پیشانی

سے نمایاں تھے آپ سات سال کے تھے کہ آپ کے والد بزرگوار آپ کو شیخ جلال الدین خندہ رو کی خدمت میں لے گئے اور ان کی دست بوسی سے

مشفرف کرایا، شیخ بہت خوش ہوئے اور مخدوم کے حق میں دعا فرمائی کہ تم خاندان اور مشائخ عظام کے خاندان کو روشن کرو گے۔ اور جاننا چاہیے کہ

حضرت مخدوم جہانیاں چودہ خانوادوں میں خلیفہ تھے، آپ نے دو مرتبہ ریح مسکون (ملکوں) کی سیر کی اور سینکڑوں فقراء اور مشائخ کو دیکھا اور

ان سے فیوض و برکات حاصل کیں اور کلاہ و خرقة خلافت پایا، لیکن آپ کو سلسلہ قادریہ سے زیادہ محبت و اعتقاد تھا، آپ کی ولادت ۷۰۰ھ

اور وفات ۸۵ھ یا ۸۸ھ میں ہوئی۔ ۱۲

۲۔ قولہ **غُلُو**:- پہلے دونوں حرفوں پر پیش ہے لغت میں اس کے معنی ہیں ہاتھ بلند کرنا جہاں تک ہو سکے اور بمعنی ہجوم اور حد سے گزرنے کے معنی

میں بھی آیا ہے، علم معانی کی اصطلاح میں مبالغہ کی ایک قسم ہے اور وہ اس طرح ہوتا ہے کہ متکلم کا مدعا بحسب عقل و عادت دونوں محال ہے۔ ۱۲

۳۔ قولہ **ثَبَّتْكُمْ اللَّهُ... الخ**:- اللہ تعالیٰ آپ کو پسندیدہ طریقہ (اہل سنت) پر ہمہ قدم رکھے۔ ۱۲

☆ مخالفان..... یعنی رافضہ ۱۲..... یعنی شیعہ۔ ☆ مخذول..... خوار ۱۲..... ذلیل و رسوا۔ ☆ طائفہ..... رافضہ ۱۲..... شیعہ۔

## پچپن واں مکتوب ﴿۵۵﴾

محبت کے اظہار میں سیادت پناہ شیخ عبدالوہاب بخاری کی طرف صادر ہوا۔

کچھ عرصہ سے فقیر کے دل میں آپ کے ملازموں (یعنی آنجناب) کی محبت پیدا ہو گئی ہے، یہ اس رابطہ و تعلق سے الگ ہے جو کہ پہلے سے ثابت تھا، اسی بنا پر (یہ فقیر) بے اختیار (آپ کے حق میں) غائبانہ دعا میں مشغول ہے اور چونکہ سرور کائنات فخر موجودات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات والتحیات نے فرمایا ہے مَنْ أَحَبَّ أَخَاهُ فَلْيُعَلِّمْ آيَاهُ (جو شخص اپنے کسی مسلمان) بھائی سے محبت کرے تو اُسے چاہیے کہ اس کو بتادے) (اسی لئے) اپنی محبت کا ظاہر کرنا اولیٰ اور زیادہ مناسب جانا اور اس محبت کے وسیلہ سے جو کہ آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام والتحیہ کے ساتھ پیدا ہو گئی ہے بڑی امید حاصل ہو گئی ہے، حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت سید البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰة والسلام کے طفیل ان (حضرات اہل بیتؑ) کی محبت پر استقامت نصیب فرمائے۔

### حاشیہ متن ﴿

﴿ص ۲۹﴾ ۳۔ قوله بدعا: یعنی وہ دعا جو اس کے لئے کی جائے جو آدمی پاس موجود نہ ہو وہ جلدی قبول ہوتی ہے اور تکلف سے دور ہوتی ہے۔ قال صلی اللہ علیہ وسلم ان اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب وقال عليه الصلوة والسلام اذا دعا الرجل لاختيه بظهر الغائب قالت الملائكة آمين ولك بمثل، رواهما ابوداؤد ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا: سب دعاؤں سے جلدی وہ دعا قبول ہوتی ہے جو غائب آدمی کسی غائب کے لئے دعا کرتا ہے، اور حضور علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا: جب آدمی اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور کہتے ہیں تیرے لئے بھی اس کی مثل ہو (اجر ثواب وغیرہ) ان دونوں حدیثوں کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ ۱۲۔ ۴۔ قوله أَحَبَّ أَخَاهُ... الخ: یعنی جو شخص اپنے (کسی مسلمان) بھائی سے محبت کرے تو اس کو چاہیے کہ اس کو بتادے، یعنی اپنی محبت کا اظہار کر دے۔ اسکو امام احمد اور امام بخاری نے ادب مفرد میں اور ترمذی نے زہد میں اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ ۱۲ (شرح جامع الصغیر ۱۲ عرب) ۵۔ یعنی آل سرور علیہ الصلوٰة والسلام کی اولاد پاک کوئی شخص؟

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ بملا..... یعنی بہ شتا ۱۲..... آپ کے ساتھ..... چون..... شرط ۱۲..... یہ شرط ہے۔ ☆ اظہار..... جزا ۱۲..... یہ جزا ہے۔

☆ بقربا..... شرفا و سادات کرام ۱۲..... صاحب شرافت اور سادات کرام.....

## پچھپن واں مکتوب ﴿۵۶﴾

یہ مکتوب بھی شیخ عبدالوہاب کی طرف ایک سید صاحب کی سفارش میں صادر فرمایا۔

سادات کثیر البرکات کی پاک بارگاہ آنحضرت سر در آمد عالم ﷺ کی جزئیات یعنی اولاد ہونے کے باعث اس سے بلند تر ہے کہ (یہ فقیر) اپنی ناقص زبان سے ان کی تعریف و توصیف کر سکے مگر یہ کہ اس کو اپنی سعادت کا وسیلہ جانتے ہوئے اس بارے میں جرأت کرتا ہے بلکہ اس تعریف کے وسیلہ سے خود اپنی ستائش کرتا ہے اور ان کی محبت کو جس کے لئے ہمیں امر کیا گیا

ہے ظاہر کرتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُّحِبِّيهِمْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيَّهِ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (يا اللہ! اپنے حبیب سید المرسلین ﷺ کے طفیل ہمیں سادات کے ساتھ محبت کرنے والوں میں سے بنا)۔

حامل عریضہ نیاز میر سید احمد سادات سامانہ میں سے ہیں، طالب اور صالح شخص ہیں، معاش کی تنگی کے باعث آپ کی جانب متوجہ ہوئے ہیں، آپ کی بلند سرکار میں کچھ گنجائش ہو تو موصوف مذکور اسی کے لائق و مستحق ہیں ورنہ اپنے مخلصوں میں سے کسی کی طرف (ان کی) سفارش فرمائیں تاکہ تنگی معاش کی طرف سے مطمئن ہو جائیں، چونکہ یقین تھا کہ خود آنجناب فقراء اور محتاجوں کے بارے میں اور خصوصاً سادات عظام کی امداد کے بارے میں پوری توجہ فرماتے ہیں اس لئے یہ چند کلمات لکھنے کی جرأت کی گئی ہے۔ روانگی کے وقت اگر چہ وہ رخصت کی سعادت سے بہرہ ور نہیں ہو سکے تاہم مخلصوں کے گروہ میں شامل ہیں، حق سبحانہ و تعالیٰ ان کی محبت و اخلاص پر استقامت مرحمت فرمائے۔ زیادہ لکھنا گستاخی ہے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۳۰﴾ ۱۔ .. قوله. مَمْرًا. دونوں مزر واء، ہیں، اور آخر میں بغیر نقطہ مشدّد ہے اس کے معنی ہیں راستہ اور گزرنے کی جگہ، مجازی طور پر سب کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قوله ضيق:- ض کے نیچے زیر ہے، تنگی کے معنی میں ہے اور قوله معشیت یعنی زندگی اور زندگی گزارنا، اور جس طرح وہ زندگی گزارتے ہیں یعنی اسباب معاش کی تنگی کی وجہ سے متوجہ ہوئے ہیں۔ ۱۲۔ .. قوله سامانہ:- سامانہ ہندوستان کے شہروں میں سے سرہند کی جانب ایک شہر ہے۔ ۱۳۔ .. قوله خادمان:- یعنی خود بہ نفس نفیس۔ ۱۴۔ .. قوله اَللّٰهُمَّ:- اے اللہ سید المرسلین ﷺ کی طفیل ہمیں ان کے خمین میں شمار کر۔ ۱۵۔ .. قوله مُسْتَسْعِد:- اسم فاعل ہے استسعاد مصدر سے سعادت چاہنے کے معنی میں، یعنی نیک نیتی کا طلبگار ہونا اور مدد چاہنا۔ ۱۶۔ .. قوله جَرَّوْغ:- ج اور گ پر زبر، قطار بنانا اور آدمیوں کا اجتماع، شکار کرنے کی ایک قسم ہے جس میں لوگ شکار کے گرد دائرہ بناتے ہیں۔ ۱۷۔ .. متن..... بین العطور..... معانی.....

﴿ص ۲۹﴾ ☆ سیدی..... یعنی شخصے از اولاد آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۲..... یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے ایک شخص۔  
☆ منقبت..... ستودگی ۱۲..... تعریف..... ☆ محمدت..... ستائش ۱۲..... خوبی..... ☆ مامور است..... بدلائل شرعیہ قطعاً از قرآن و حدیث ۱۲..... قرآن و حدیث سے شرعی قطعی یعنی یقینی دلائل ☆ مشارالیه..... میر سید احمد ۱۲  
☆ والا..... ورنہ ۱۲..... اگر نہ، ورنہ۔ ☆ چون..... شرط ۱۲..... یہ شرط ہے۔ ☆ چنبد..... جزا ۱۲..... یہ جزا ہے۔

## ستا و نواں مکتوب ﴿۵﴾

شیخ محمد یوسف کی طرف نصیحت کے بارے میں صادر ہوا۔

حق سبحانہ و تعالیٰ بطفیل آنحضرت سید المرسلین علیہ و علی آلہ و علیہم من الصلوٰات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا آپ کو اپنے بزرگ آبا و اجداد کے طریقہ پر ثابت قدم رکھے، آپ کے خاندان میں بزرگی و رشتہ میں چلی آرہی ہے آپ اپنی زندگی ایسے انداز پر بسر کریں کہ اس وراثت کا استحقاق حاصل ہو جائے، اپنے ظاہر کو ظاہر شریعت کے ساتھ اور اپنے باطن کو شریعت کے باطن کے ساتھ جس کو حقیقت سے تعبیر کرتے ہیں آراستہ و پیراستہ رکھیں کیونکہ حقیقت و طریقت (دونوں) سے مراد شریعت کی حقیقت اور اس حقیقت کی طریقت ہے نہ یہ کہ شریعت کوئی اور چیز ہے اور طریقت و حقیقت کوئی اور چیز۔ کیونکہ یہ الحاد و زندقہ

(بے دینی) ہے۔ فقیر کا گمان آپ کے بارے میں بہت نیک ہے، بعض واقعات اس حقیقت پر گواہ ہیں، اور اس معاملہ کا کچھ حصہ آپ کے والد بزرگوار علیہ الرحمۃ کے سامنے بھی ظاہر کر دیا تھا۔  
باقی مقصود یہ ہے کہ شیخ عبدالغنی بہت صالح و نیک ذات شخص ہے اگر کسی کام کیلئے آپ کی خدمت عالیہ میں رجوع کرے تو (امید ہے کہ) آپ توجہ فرمائیں گے۔ والسلام والا کرام۔

## ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۳۰﴾ قولہ آرزائی :- دراصل گرانی کی زد ہے، گرانی کہتے ہیں چیزوں کے نرخ اور قیمتوں کا بڑھانا اور زیادہ کرنا اور آرزائی طور پر دینے اور بخشنے کے معنی میں آتا ہے۔ ۱۲

۵.. قولہ وراثت :- واؤ کے زیر سے، میراث پانا اور میراث لے جانا کے معنی میں ہے۔ ۱۲

۶.. قولہ حقیقت :- ”چہ حقیقت“ کا حضرت مجدد قدس سرہ کے قول ”باطن شریعت کہ عبارت از حقیقت است“ سے ربط ہے۔ ۱۲

۷.. قولہ الحداد :- ایک طرف مائل ہونا، جھکنا، جھکنا، حرم میں شرک کرنا، دین حق سے پھر جانا، حرم میں جنگ کرنا اور ظلم کرنا۔ ۱۲

۸.. قولہ زندقہ :- بے دین و لحد ہونا اور شریعت کی راہ سے سر پھیرنا۔ ۱۲ من

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ چادہ ..... شاہراہ ۱۲ ..... کشادہ راستہ ..... ☆ خود ..... شمارا ۱۲ ..... آپ کو ..... ☆ ظاہر را ..... خود ۱۲ ..... اپنے ظاہر کو .....

☆ باطن را ..... خود ۱۲ ..... اپنے باطن کو ..... ☆ متحلی ..... آراستہ ۱۲ ..... سنوارا ہوا ..... ☆ زعم ..... گمان ۱۲ ..... گمان .....

☆ ماؤہ شما ..... حق ۱۲ ..... آپ کے حق میں ..... ☆ علیہ ..... بلند ۱۲ ..... بلند .....

## اٹھاونواں مکتوب ﴿۵۸﴾

جناب سیادت مآب سید محمود کی طرف صادر فرمایا۔ اس بیان میں کہ یہ راہ جس کے طے کرنے کے ہم درپے ہیں کل سات قدم ہے اور اس بیان میں کہ دوسرے سلسلوں کے مشائخ کے برخلاف مشائخ نقشبندیہ نے سیر کی ابتدا عالم امر سے اختیار کی ہے اور ان بزرگوں کا طریقہ (یعینہ) اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔

آپ کا بزرگ عنایت نامہ صادر ہوا، چونکہ اُس سے اس بزرگ گروہ (حضرات نقشبندیہ) کی باتیں سننے کا شوق معلوم ہوا، اس لئے آپ کی خواہش پورا کرنے اور مقصود کی طرف رغبت دلانے کے لئے چند باتیں تحریر کی جاتی ہیں۔

میرے مخدوم! یہ راستہ جس کے طے کرنے کے ہم درپے ہیں انسان کے سات لطیفوں کی تعداد کے مطابق (یعنی قلب، روح، سر، خفی، انھی اور قالب و نفس) کل سات قدم ہیں (جن میں سے) دو قدم عالم خلق میں ہیں جو کہ قالب یعنی بدن عنصری اور نفس سے تعلق رکھتے ہیں اور پانچ قدم عالم امر میں ہیں جو کہ (لطائف) قلب، روح، سر، خفی اور انھی کے ساتھ وابستہ ہیں اور ان سات قدموں میں سے ہر ایک قدم میں دس ہزار پردے پھاڑنے پڑتے ہیں خواہ وہ پردے نورانی ہوں یا ظلمانی۔ اِنَّ لِلّٰهِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُورٍ وَظُلْمَةٍ (بیشک اللہ تعالیٰ کیلئے نور و ظلمات کے ستر ہزار پردے ہیں)۔

اور پہلا قدم جو عالم امر میں رکھتے ہیں (اس میں) تجلّی افعال ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے قدم میں تجلّی صفات اور تیسرے قدم میں تجلیات ذاتیہ میں (سیر) شروع ہوتی ہے علیٰ ہذا القیاس باقی لطائف میں ان درجات کے تفاوت کے لحاظ سے

ترقی ہوتی جاتی ہے جیسا کہ اس راستہ کے سالکوں پر مخفی نہیں ہے اور ان سات قدموں میں سے ہر ایک قدم پر (سالک) اپنے آپ سے دور اور حق سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے، یہاں تک کہ ان قدموں کے پورا ہونے تک حق سبحانہ و تعالیٰ کا قرب بھی پورے طور پر حاصل ہو جاتا ہے۔ پس اس وقت وہ فنا و بقا سے مشرف ہو جاتے ہیں اور ولایتِ خاصہ کے درجہ تک پہنچ جاتے ہیں۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشائخ کرام قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم نے دوسرے سلسلوں کے مشائخ کرام قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے برخلاف اس سیر کی ابتدا عالم امر سے اختیار کی ہے اور عالم خلق کو بھی اسی سیر کے ضمن میں طے کر لیتے ہیں اسی لئے طریقہ نقشبندیہ سب طریقوں سے اقرب ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ دوسروں کی نہایت ان کی ابتدا میں درج ہو گئی ہے۔

مصرعہ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا ترجمہ: قیاس کرمے گلشن سے تو بہار مری

ان بزرگوں کا طریقہ بعینہ اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا طریقہ ہے کیونکہ ان حضرات (اصحاب کرام) کو حضرت خیر البشر علیہ علی آلہ الصلوٰات والتسلیمات کی پہلی ہی صحبت میں انتہاء کے ابتدا میں درج ہونے کے طریق پر وہ کمال حاصل ہو جاتا تھا جو امت کے کامل اولیاء اللہ کو انتہا میں بھی شاذ و نادر ہی حاصل ہوتا ہے، اسی لئے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضور اکرم ﷺ کے چچا) کا قاتل وحشی جو ایک ہی مرتبہ حضرت خیر البشر ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا خواجہ اولیس قرنی رحمہ اللہ سے جو کہ تابعین میں سب سے بہتر ہیں (کئی درجہ) افضل ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ (یعنی دونوں میں کون افضل ہے) تو آپ نے فرمایا ”وہ گردوغبار جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جہاد کے سفر میں) امیر معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں پڑا ہے وہ عمر بن عبد العزیز سے کئی درجہ بہتر ہے“۔ پس سوچنا چاہیے کہ جس گروہ کی ابتدا میں دوسروں کی انتہا درج ہو تو ان کی انتہا کہاں تک ہوگی اور دوسروں کے علم و فہم میں کس طرح سمائے گی۔ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ (سورہ مدثر ۷۳ آیت ۳۱: تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا)۔

قاصرے گرگند این طائفہ را طعن و قصور  
ہم شیران جہاں بستہ این سلسلہ اند  
ترجمہ اگر کوئی ناداں کرے طعن اس گروہ پاک پر  
کل جہاں کے شیر وابستہ ہیں اس زنجیر سے  
حاش لہ کہ بر آرم بزباں این گلہ را  
رو بہ از حیلہ چساں بکسلد این سلسلہ را  
حاش لہ گرزباں پر لاؤں میں اس کا گلہ  
لومڑی توڑے گی کیونکر مکر سے یہ سلسلہ

رَزَقْنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ مَحَبَّةً هَذِهِ الطَّائِفَةُ الْعَزِيزِ وَجُودُهَا (حق تعالیٰ ہم کو اور آپ سب کو اس عزیز الوجودہ گروہ کی محبت عطا فرمائے)۔ کاغذ اگر چہ چھوٹا ہے لیکن (اس پر) اعلیٰ معارف اور بلند قدر حقائق درج ہوئے ہیں امید ہے کہ اُن کو عزیز رکھیں گے، والسلام۔

﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۳۱﴾ ۱۔ قولہ صَدَدٌ: پہلے دونوں حرفوں پر زبر اور دو عدد بے نقطہ ہیں، اس کے معنی کسی چیز سے نزدیکی، سامنے اور برابری کے ہیں، مجازی طور پر قصد و ارادہ کرنے اور درپے ہونے کے معنی میں مستعمل ہے۔ ۱۲ غ

۱۲۔ قولہ ہفت لطیفہ انسانی: یعنی قلب، روح، سر، خفی، انھی قالب اور نفس۔

۱۳۔ قولہ دہ ہزار: واضح ہو کہ لطائف عشرہ کو لطائف سبعہ کی طرف راجع کرتے ہیں، یعنی پانچ عالم امر کے اور دو خلق کے پس ان ساتوں لطیفوں میں

سے ہر ایک کے حصہ میں دس ہزار حجاب ہوئے۔ ۱۲

۱۴۔ قولہ نُورَانِيَّةٌ كَانَتْ... الخ: جاننا چاہیے کہ ظلمانی پردوں سے مراد غفلت کے پردے ہیں جو کہ انسان کے دس لطیفوں کی کدورت سے پیدا

ہوتے ہیں۔ اور نورانی پردوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبرائی کے پردے ہیں۔ ۱۲ (حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ)

۱۵۔ قولہ إِنَّ لِلَّهِ سَبْعِينَ... الخ: بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے نور و ظلمت کے ستر ہزار پردے ہیں۔ علامہ محمد مراد کئی نے کہا کہ یہ حدیث مشکوٰۃ

میں روایت کی گئی ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قول کی حیثیت سے اور ابن حجر نے کہا ہے کہ یہ صحیح ہے اور اس کو سیوطی طویل حدیث میں لائے

ہیں اور ابن زنجویہ کی طرف نسبت کی ہے علی بن یزید ہلالی سے اور انہوں نے قاسم بن عبد الرحمن سے اور انہوں نے ابو امامہ سے مرفوعاً

روایت کیا ان لفظوں سے یا محمد لقد د نوت من اللہ د نوا ما د نوت مثله قط فکان بینی و بینہ سبعین الف حجاب

من نور الخ نور... الخ (ترجمہ: اے محمد ﷺ) بیشک میں اللہ تعالیٰ سے قریب ہوا کہ میں کبھی اس طرح قریب نہیں ہوا تو میرے اور اسکے درمیان ستر

ہزار نور کے پردے تھے) اقول قال فی المشکوٰۃ وعن ابی زرارة بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

لجبریل هل رائیت ربک فانفض جبریل، وقال یا محمد ان بینی و بینہ سبعین حجابا من نور، لود نوت من بعضہا

لا حترقت (ترجمہ: میں کہتا ہوں مشکوٰۃ میں کہا ہے: زرارہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل سے فرمایا: کیا تو نے اپنے

رب کو دیکھا ہے؟ جبریل کانپ گئے اور کہا اے محمد ﷺ) بے شک میرے اور اس کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے تھے، اگر میں کچھ اور قریب

ہوتا میں جل جاتا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: ایک روایت میں ہے سبعین الف حجاب (ستر ہزار پردے)۔

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق اسرافیل، منذیوم خلقه صافا قدسیہ

لا یرفع بصرہ بینہ و بین الرب تبارک و تعالیٰ سبعون نورا ما منہا من نور یدنومنہ الا حترق۔ رواہ ترمذی و صحیح (باب بدء الخلق

من مشکوٰۃ رقم الحدیث ۵۷۳۱) ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس دن

حضرت اسرافیل کو پیدا فرمایا وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہیں اپنی نگاہ نہیں اٹھاتے، ان کے اور رب تعالیٰ کے درمیان ستر نور ہیں، ان میں سے کوئی

نور نہیں مگر جس سے وہ قریب ہو تو جل جائے۔ اس کو ترمذی نے روایت کر کے صحیح کہا ہے۔

۱۶۔ قولہ حَتَّىٰ يَتِمَّ الْقُرْبُ... الخ: یہاں تک کہ ان سات قدموں کے پورا ہونے تک حق سبحانہ و تعالیٰ کا قرب بھی پورے طور پر حاصل ہو جاتا

ہے، پس اس وقت وہ راہروان فنا و بقا سے مشرف ہو جاتے ہیں اور ولایت خاصہ کے درجہ تک پہنچ جاتے ہیں، جاننا چاہیے کہ شرفوا و بلغوا مصدر

تشریف اور تبلیغ سے ہیں یا شرافة اور بلاغ سے یعنی ثلاثی مجرد۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ صدود..... در پی ۱۲..... پیچھے، پیروی..... ☆ طائفہ..... نقشبندیہ ۱۲..... حضرات نقشبندیہ..... ☆ لاجرم..... ناچار ۱۲

ضروری..... ☆ بقالب..... بدن غصری ۱۲..... اصلی جسم..... ☆ نورانیہ کانت... الخ..... نورانی باشند آن پردہ ہایا

ظلمانی ۱۲..... وہ پردے نورانی ہوں یا ظلمانی..... ☆ خطوہ از خطوات سبع..... گام۔ گامہائے ہفتگانہ ۱۲..... قدم۔ سات قدم۔

☆ اقرب راہ..... نزدیک ترین راہ ہا ۱۲..... سب راستوں سے قریب..... ☆ لاجرم..... ازینجا ۱۲..... اس جگہ سے۔

☆ بزرگواران..... نقشبندیہ ۱۲..... بزرگان نقشبندیہ..... ☆ بزرگواران..... اصحاب کرام ۱۲..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم.....

☆ قولہ وحشی: حضرت حبشی بن حرب مولیٰ جبیر بن مطعم نے کفر کی حالت میں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو غزوہ احد میں شہید کر دیا تھا اس کے بعد انہوں نے

رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں مسلمانہ کذاب کو جہنم واصل کیا۔ ۱۲

۱۷۔ قولہ خیر التابعین: عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

ان خیر التابعین رجل یقال له اویس ولہ والدۃ وکان بہ بیاض فمروہ فلیستغفر لکم۔ رواہ مسلم

ترجمہ:- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک تابعین میں سب سے بہتر ایک آدمی ہے اس کو اویس کہا جاتا ہے اسکی والدہ ہے، اس (اویس) کو برص کا نشان ہے، اسکو کہنا کہ وہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔ ۱۲

۳.. قولہ سئل عبد اللہ بن مبارک... الخ:- حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ جو بڑے علماء اور فقہاء میں سے تھے، خیر و برکات کا مجمع تھے

ان سے پوچھا گیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا عمر بن عبد العزیز (یعنی ان دونوں میں سے کون افضل ہے) تو آپ نے فرمایا: وہ گردوغبار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد کے سفر میں) امیر معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں پڑا، وہ عمر بن عبد العزیز سے کئی درجہ بہتر ہے۔ ۱۲

۴.. قولہ عمر بن عبد العزیز:- حضرت عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم بن ابوالعاص اموی امیر المؤمنین اپنے زمانہ کے قطب تھے، ان کے فضائل تاریخ کی کتابوں میں مسطور ہیں۔ ۱۲

۵.. قولہ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ:- یہ آیت سورہ مدثر پارہ تبارک الذی میں واقع ہے یعنی تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ۱۲

☆ دست..... حاصل شود ۱۲..... حاصل ہوتا ہے..... ☆ حضرت حمزہ..... عم نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا۔

☆ عبد اللہ..... در ۸۱..... ہجر ۶۳ سال از دنیا برفت ۱۲..... عبد اللہ بن مبارک ۸۱ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔

☆ درک..... علم ۱۲..... علم..... ☆ قاصری..... کوتاہ نظر ہے ۱۲..... تنگ نظری..... ☆ حاش اللہ..... پنائے بخدا پاک ۱۲.....

خدائے پاک کی پناہ..... ☆ شیران..... اولیاء اللہ ۱۲..... اللہ کے ولی..... ☆ سلسلہ..... زنجیر ۱۲..... زنجیر (سلسلہ نسبت)۔

☆ چسان..... چہ طور ۱۲..... کس طرح، کیسے..... ☆ رزقنا اللہ... العزیز..... بہ بخشندہ و شامحت این گروہ قلیل الوجود ۱۲

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو سب کو اس عزیز الوجود گروہ کی محبت عطا فرمائے..... ☆ آرجمند..... بالفتح و جیم موقوف بروزن نقشبند گرامی قدر

و عزیز ۱۲..... (پر زبر اور ج پر وقف، نقشبند کے وزن پر گرامی قدر اور عزیز..... ☆ منوطہ..... معلق و موقوف ۱۲..... وابستہ

و موقوف..... ☆ برجادہ..... شاہراہ ۱۲..... کھلا راستہ..... ☆ بکلیت..... تمام و کمال ۱۲ پورا اور کامل..... ☆ مفاوضہ..... مکتوب

..... خط..... ☆ اللہم زد..... خدایا محبت فقراء و اخلاص بایشان زیادہ ازین مرحمت بفرما ۱۲ اے اللہ! فقراء کی محبت اور ان کے ساتھ اخلاص

اس سے زیادہ عطا فرما..... ☆ طلب..... یعنی نصح و وصایا طلب نمودہ بودید ۱۲..... آپ نے نصیحتیں اور وصیتیں طلب کی تھیں۔

## انسٹھواں مکتوب ﴿۵۹﴾

یہ مکتوب بھی سید محمود کی طرف صادر فرمایا۔۔۔۔۔ اس بیان میں کہ آدمی کو نجات ابدی حاصل کرنے کیلئے تین چیزیں لازمی ہیں، اور اس بیان میں کہ اہل سنت و جماعت کی پیروی کے بغیر نجات حاصل ہونا محال ہے، اور اس بیان میں کہ علم و عمل شریعت سے حاصل ہوتے ہیں اور اخلاص طریقہ صوفیہ پر چلنے سے وابستہ ہے، اور اس بیان میں کہ عمل کا اخلاص اولیاء اللہ کو تمام افعال و اعمال اور حرکات و سکنات میں حاصل ہے۔

حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و التحیۃ کی شریعت کے سیدھے راستے پر استقامت نصیب فرما کر کامل طور پر اپنی بارگاہ کا گرفتار بنائے۔

آپ کا مکتوب شریف اور محبت نامہ لطیف صادر ہو کر خوشی کا باعث ہوا اور فقراء کے ساتھ آپ کی محبت کی تمہیدات اور



اس بلند مرتبہ گروہ کے ساتھ آپ کا اخلاص واضح ہوا، اللہ تعالیٰ (اس محبت و اخلاص کو) اور زیادہ کرے — آپ نے فوائد (یعنی پند و نصائح) طلب کئے تھے۔ اے میرے مخدوم! انسان کو ابدی نجات حاصل کرنے کے لئے تین چیزیں لازمی ہیں: علم، عمل اور اخلاص۔ علم بھی دو قسم کا ہے، ایک وہ علم ہے جس سے مقصود عمل ہے جس کا متکفل (ذمہ دار) علم فقہ ہے، دوسرا علم وہ ہے جس سے مقصود صرف اعتقاد اور دل کا یقین حاصل ہونا ہے جو علم کلام (عقائد کے علم) میں فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے صحیح قیاس و عقائد کے موافق تفصیل کے ساتھ مذکور ہے، ان بزرگان دین کے اتباع کے بغیر نجات حاصل ہونا محال ہے اور اگر بال برابر بھی ان کی مخالفت ہے تو خطرہ ہی خطرہ ہے، یہ بات صحیح کشف اور صریح الہام کے ساتھ بھی یقین کے درجہ کو پہنچ چکی ہے اس میں کسی قسم کے اختلاف کا شبہ و گنجائش نہیں ہے پس اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کو ان کی پیروی کی توفیق حاصل ہوئی اور ان کی تقلید سے مشرف ہوا، اور اس شخص کیلئے ہلاکت ہے جس نے ان کی مخالفت کی اور ان سے منحرف ہو گیا اور ان کے اصولوں سے روگردانی کی اور ان کے گروہ سے نکل گیا۔ لہذا وہ لوگ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا چنانچہ انہوں نے (آخرت میں) رویت باری تعالیٰ اور شفاعت نبی کریم ﷺ کا انکار کیا اور رسول ﷺ کی صحبت کی فضیلت اور صحابہ کرام کی فضیلت ان پر پوشیدہ رہی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کی محبت اور حضرت بتول (فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی اولاد کی دوستی سے محروم رہے، غرض وہ اس بڑی نیکی سے محروم کر دیئے گئے جو اہل سنت و جماعت نے حاصل کی۔

اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، امام شافعیؒ نے جو کہ صحابہ کرام کے حالات کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگ بے قرار ہو گئے تھے (کہ کس کو اپنا امیر بنائیں) پس انہوں نے آسمان کی چھت کے نیچے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بہتر و بزرگ کوئی شخص نہ پایا لہذا انہوں نے ان کو اپنا والی بنا لیا۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ کا یہ قول اس بات پر صریح نص ہے کہ تمام صحابہ کرام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے افضل ہونے پر متفق ہیں، پس ان کی فضیلت پر اجماع صدر اول میں ثابت ہو چکا ہے لہذا یہ اجماع قطعی ہوا جس کا انکار جائز نہیں ہے — اور اہل بیت رسول اللہ ﷺ کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے دُور رہا وہ ہلاک ہو گیا — بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کرام کو ستاروں کی مانند قرار دیا ہے اور لوگ ستاروں سے راستہ (سمت) معلوم کرتے ہیں، اور اہل بیت عظام کو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سے تشبیہ دی ہے اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ کشتی کے سوار کیلئے ستاروں کی رعایت رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ ہلاک ہونے سے بچ جائے۔ اور ستاروں کو مد نظر رکھے بغیر نجات (ہلاکت سے بچنا) قطعی ناممکن ہے۔

اور یہ بات بھی جان لینی چاہیے کہ بلاشبہ بعض صحابہ کے انکار سے تمام صحابہ کا انکار لازم آتا ہے کیونکہ حضرت خیر البشر ﷺ کی صحبت کی فضیلت میں سب صحابہ مشترک ہیں اور (رسول اللہ ﷺ کی) صحبت کی فضیلت تمام فضیلتوں اور کمالات سے بڑھ کر ہے، یہی وجہ ہے کہ اویس قرنیؓ جو تمام تابعین میں بہتر ہیں آنسور عالم ﷺ کے ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو بھی نہیں پہنچے۔ پس صحبت کی فضیلت کے برابر کوئی چیز نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے، کیونکہ ان کا ایمان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت اور نزول وحی کی برکت سے شہودی ہو گیا تھا، اور صحابہ کرام کے بعد کسی کو ایمان کا یہ مرتبہ نصیب نہیں ہوا، اور

اعمال ایمان پر مرتب ہوتے ہیں (یعنی اعمال ایمان کے ثمرات و نتائج ہیں) اور ان کا کمال ایمان کے کمال کے مطابق ہوتا ہے۔ اور جوڑائی جھگڑے (مثلاً جنگِ جمل و صفین وغیرہ) اُن (صحابہ کرام) کے درمیان واقع ہوئے ہیں وہ سب نیک گمانوں اور کامل حکمتوں پر محمول ہیں، وہ نفسانی خواہشات اور جہالت سے صادر نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ اجتہاد و علم کی رُو سے تھے اور اگر ان میں سے بعض حضرات نے اجتہاد میں خطا کی ہے تو اجتہاد میں خطا کرنے والے کے لئے بھی حق سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک ایک درجہ ثواب ہے اور یہی افراط و تفریط کے درمیان سیدھا راستہ ہے جس کو اہل سنت و جماعت نے اختیار کیا ہے اور یہی زیادہ سلامتی کا طریقہ اور زیادہ مضبوط راستہ ہے، غرضکہ علم و عمل (دونوں) شریعت سے حاصل ہوتے ہیں، اور اخلاص جو کہ علم و عمل کیلئے روح کی طرح ہے اس کا حاصل ہونا صوفیہ کے طریقے پر چلنے سے تعلق رکھتا ہے۔ (سائل) جب تک سیرالی اللہ قطع نہ کر لے اور سیر فی اللہ حاصل نہ ہو جائے اخلاص کی حقیقت سے دُور اور مخلصوں کے کمالات سے محروم ہے، ہاں عام مومنوں کو بھی تحمل و تکلف کے ساتھ بعض اعمال میں مجمل طور پر اخلاص حاصل ہو جاتا ہے لیکن جس اخلاص کو ہم بیان کر رہے ہیں وہ تمام اقوال و افعال اور حرکات و سکنات میں تکلف و بناوٹ کے بغیر اخلاص ہے، اور یہ اخلاص آفاقی و انفسی معبودوں کی نفی کرنے پر موقوف ہے جو فنا و بقا کے ساتھ وابستہ ہے اور ولایتِ خاصہ کے مرتبہ تک پہنچتا ہے۔ جو اخلاص حیلہ و تکلف کا محتاج ہے وہ ہمیشہ قائم نہیں رہتا (اخلاص میں) دوام (بیشگی) حاصل ہونے میں جو مرتبہ حق الیقین میں ہوتا ہے بے تکلف ہونا ضروری ہے۔

پس اولیاء اللہ جو کچھ کرتے ہیں حق سبحانہ و تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتے ہیں نہ کہ اپنے نفس کیلئے کیونکہ ان کا نفس حق تعالیٰ پر قربان ہو چکا ہے، اخلاص حاصل ہونے میں ان کیلئے نیت کا صحیح کرنا ضروری نہیں ہے ان کی نیت فنا فی اللہ و بقا باللہ سے درست ہو چکی ہے۔ مثلاً جو شخص اپنے نفس کا گرفتار ہے وہ جو کچھ کرتا ہے اپنے نفس کیلئے کرتا ہے خواہ وہ اس کی نیت کرے یا نہ کرے، اور جب یہ نفس کی گرفتاری سے دور ہو جائے اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی گرفتاری اس کی جگہ قائم ہو جائے تو بالضرور وہ جو کچھ کرے گا حق سبحانہ و تعالیٰ کے لئے کرے گا خواہ وہ اس کی نیت کرے یا نہ کرے، نیت کا ہونا ظنی امر میں ضروری ہے یقینی و متعین امر میں تعین نیت کی ضرورت نہیں ہے۔ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے)۔

دائمی اخلاص والا شخص مخلص بفتح لام ہے اور جس شخص کو دوام حاصل نہیں ہے (اور ابھی) اخلاص کا کسب کرتا ہے وہ مخلص بکسر لام ہے اور ان دونوں کے درمیان بڑا فرق ہے۔ اور صوفیہ کے طریقہ سے جو نفع علم و عمل میں حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ علم کلام و استدلال سے تعلق رکھنے والے علوم کشفی ہو جاتے ہیں اور اعمال کے ادا کرنے میں نہایت آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور جو سُستی نفس و شیطان کی جانب سے واقع ہوئی ہے وہ دور ہو جاتی ہے۔

ع۔ ایں کار دولت است کنوں تا کر ارسد (یہ ہے عظیم کام، ملے دیکھئے کسے)

وَالسَّلَامُ أَوْلَا وَآخِرًا۔ (اور اول و آخر (یعنی ہر حالت میں) سلامتی ہو۔)

﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۳۳﴾ ۱۔ قولہ خَطَرٌ: پہلے دونوں حرفوں پر زبر ہے یعنی آفت، دشواری، اندیشہ، ضرر، قدر و جاہ اور عظمت و بزرگی کے معنی بھی ہیں۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ مخدوما..... بیان فوائد مطلوبہ ۱۲..... طلب کئے ہوئے فائدوں کا بیان..... ☆ نجات..... اخروی ۱۲..... آخرت کی نجات.....

☆ کلام..... علم عقائد ۱۲..... عقائد کا علم..... ☆ رَفَضَ..... نفی ۱۲..... اپنے آپ کو الگ کر لیا..... ☆ رویت حق.....

دید خدائے تعالیٰ بروز قیامت ۱۲..... قیامت کے دن خدا تعالیٰ کا دیدار..... ☆ زہرا بتول..... یعنی سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء ۱۲.....

یعنی تمام عورتوں کی سردار فاطمہ الزہراء (نبی کریم ﷺ کی بیٹی)..... ☆ مردم بعد رسول..... یعنی لا بد بود ایشان را از امیرے ۱۲..... یعنی

لازم تھا ان کو اپنا کوئی امیر بنانا.....

﴿ص ۳۳﴾۔ قولہ بعضے: اہل حقائق و معارف سے۔ ۱۲

☆ والی..... امیر و حکمران ۱۲..... امیر اور حاکم..... ☆ گرد نہائے..... ذاتہائے ۱۲..... ذاتیں..... ☆ و بستار ہا..... جملہ

معرضہ ۱۲..... یہ جملہ معرضہ ہے.....

﴿ص ۳۵﴾ ☆ ایشان..... اصحاب کرام ۱۲..... صحابہ کرام..... ☆ متفرع اند..... یعنی ثمرات و نتائج ایمان اند ۱۲..... یعنی ایمان کے ثمرات

اور نتائج ہیں..... ☆ منازعات..... چنانچہ جمل و صفین ۱۲..... جیسے جنگ جمل اور صفین..... ☆ از اجتہاد و علم..... بودہ اند ۱۲

اجتہاد و علم سے ہوئے ہیں..... ☆ افراط..... بالکسر از حد گذشتن ۱۲..... (کی زیر سے، حد سے گذر جانا..... ☆ تفریط..... کمی کردن و تقصیر

کردن ۱۲..... کمی کرنا اور کم کرنا.....

﴿ص ۳۶﴾۔ قولہ سیرالی اللہ:۔ سیرالی اللہ اور سیرنی اللہ کے معنی مکتوب ۱۳۲ جلد اول میں آئیں گے۔ ۱۲

۲.. قولہ ولونی الجملہ:۔ اگرچہ بہت ہی کم ہی ہو۔ ۱۲

۳.. قولہ آلہ:۔ اندرونی و بیرونی معبودات (آلہ)۔ ۱۲

۴.. قولہ تَمَحَّل:۔ بغیر نقطہ پر شد اور پیش، مکرو حیلہ کرنا۔ قولہ تکلف اپنے اوپر رنج و تکلیف اٹھانا، وہ بات دکھلانی جو اپنے میں نہ ہو۔ ۱۲

۵.. قولہ ذَلِكْ فَضْلُ اللّٰهِ:۔ اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے جو سورہ جمعہ پارہ قد سمع اللہ میں واقع ہے، یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل

ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ۱۲

۶.. قولہ شَتَانٌ مَا بَيْنَهُمَا:۔ یعنی بہت بڑی دوری اور فرق ہے ان دونوں کے درمیان یعنی صاحب دوام اور وہ شخص جسکو دوام حاصل نہیں ہے۔ ۱۲

☆ یسر..... آسانی ۱۲..... آسانی..... ☆ گسلی..... کاہلی ۱۲..... سستی.....

## ساٹھواں مکتوب ﴿۶۰﴾

یہ مکتوب بھی سیادت پناہ سید محمود کی طرف صادر فرمایا۔ خطرات و وساوس کے پورے طور پر ذور کرنے اور اس کے مناسب بیان میں۔

حق سبحانہ و تعالیٰ اپنی مقدس جناب کی دائمی گرفتاری سے مشرف فرمائے کیونکہ حقیقی نجات اسی گرفتاری میں ہے۔

خطرات (نفسانی) اور وساوس کا دور ہونا حضرات خواجگان (نقشبندیہ) قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے طریقے میں کامل طور پر

حاصل ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس بزرگ خاندان کے بعض مشائخ نے خطرات کے دور کرنے کیلئے چلہ کشی کی ہے اور ان پورے

چالیس دنوں میں اپنے باطن کو خطرات و وساوس کے آنے سے باز رکھا ہے۔

حضرت خواجہ احرار قدس اللہ تعالیٰ سرہ نے اس مقام میں فرمایا ہے کہ خطرات و وساوس کے دفع کرنے سے وہ خطرات مراد ہیں

جو مطلوب کی طرف دائمی توجہ کے روکنے والے ہیں نہ کہ مطلق طور پر خطرات کا دفع کرنا، اور اس سلسلہ عالیہ کے مخلصین میں سے ایک درویش (غالباً خود حضرت مجددؑ) اس آیت وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (سورہ النضحیٰ ۹۳ آیت نمبر ۱۱: اور اپنے رب کی نعمت کو بیان کر) کے مصداق اپنا حال اس طرح بیان کرتا ہے کہ ”خطرات دل سے اس حد تک دُور ہو جاتے ہیں کہ اگر بالفرض اس صاحبِ دل کو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر دے دی جائے تو تب بھی (تمام عمر میں) کوئی خطرہ ہرگز اس کے دل میں نہیں آئے گا“ بغیر اس بات کے کہ وہ اس خطرے کے دُور کرنے میں کسی قسم کا تکلف کرے، کیونکہ جو حالت تکلف سے حاصل کی جاتی ہے وہ ایک وقت تک محدود ہوتی ہے دائمی نہیں ہوتی، بلکہ اگر وہ خطرات کے لانے میں کئی سال تک تکلف کرے تو بھی خطرات کا گذر نہیں ہو سکتا (اس مقصد کے حصول کے لئے) چلہ کا مقرر کرنا بناوٹ و تکلف کی خبر دیتا ہے، تکلف و بناوٹ مرتبہ طریقت میں ہے اور حقیقت وہ ہے جو بناوٹ و تکلف سے خالی ہو۔ یاد کرد (مرتبہ) طریقت میں ہے اور یادداشت (مرتبہ) حقیقت میں۔۔۔۔۔ پس ثابت ہوا کہ عشرہ وار بعین کے ذریعہ سے تکلف کے ساتھ خطرات کے روکنے میں جو ایک خاص وقت تک محدود ہے مطلوب کی طرف دائمی توجہ کا حاصل ہونا محال ہے کیونکہ تکلف مرتبہ طریقت میں ہے اور یہ کہ مرتبہ طریقت میں دوام ممکن نہیں ہے (بلکہ مرتبہ حقیقت میں ہے) اور یہ بات کہ دوام مرتبہ حقیقت میں ہے اس وجہ سے ہے کہ تکلف کو اس مقام میں گنجائش نہیں ہے۔

پس مرتبہ تکلف میں خطرات کا آنا پیشک دوام توجہ کا مانع ہے اور دائمی نگرانی جو اس سلسلہ عالیہ کے مبتدیوں کو حاصل ہوتی ہے وہ کچھ اور ہے اور دائمی توجہ جس کو ہم بیان کر رہے ہیں اس سے مراد یادداشت ہے جو کمال کا انتہائی درجہ ہے۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ نے فرمایا ہے کہ یادداشت کے آگے پنداشت (وہم وگمان) ہے یعنی اور کوئی مرتبہ نہیں ہے۔

اس قسم کے حالات ظاہر کرنے سے مقصود اس طریقہ عالیہ کے طالبوں کو رغبت دلانا ہے، اگرچہ اس سے منکروں کا انکار ہی زیادہ ہوگا۔ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا (بقرہ آیت ۲۶: اس سے) بہت لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہت لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔

مثنوی: ہر کس افسانہ بخواند افسانہ است و انکہ دیدش نقد خود مردانہ است  
آب نیل است و بقبطی خون نمود قوم موسیٰ رانہ خون بود آب بود  
ترجمہ: جس نے افسانہ کہا اس کے لئے افسانہ ہے جو اُسے سمجھے حقیقت بس وہی فرزانہ ہے  
قبطیوں کے حق میں آب نیل یکسر خون ہوا قوم موسیٰ کے لئے خون نہیں تھا آب تھا

والسلام مع الکرام۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۳۷﴾ قولہ حضرت خواجہ احرار: حضرت ولایت منزلت، ہدایت منقبت، قطب الکبراء، غوث العظما، خواجہ ناصر الحق، والحقیقت والدنیاء والدین خواجہ عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه حضرت خواجہ کی پیدائش ماہ رمضان ۸۰۶ھ میں ہوئی، اور ان کی وفات ہفتہ کی رات ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ میں ہوئی ان کے مقامات مشہور ہیں اور ان کے مناقب کتابوں میں مذکور ہیں، اور ان کے محامد ظاہر ہیں اور ان کے معارف پھیلے ہوئے ہیں۔ ۱۲

- ۲.. قولہ از مخلصان این :- یعنی خود بنفس نفس حضرت مجددان پر ہزاروں رحمتیں ہوں قدس سرہ الاقدس - ۱۲
- ۳.. قولہ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ :- یعنی بہر حال اپنے رب کی نعمت کو بیان کرو اور خبر دو، یہ آیت کریمہ پارہ عم، سورہ والضحیٰ میں ہے - ۱۲
- ۴.. قولہ یاد کرد :- یاد کرو سے مراد زبانی اور قلبی ذکر ہے، یعنی حق تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کو دور کرنا ہے - ۱۲
- ۵.. قولہ بلکہ درایتان :- حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے قول پر ترقی ہے نہ کہ وہ اس کے دور کرنے میں متکلف (تکلف سے کام لینے والے) ہوں ۱۲
- ۶.. قولہ یادداشت :- یادداشت سے مراد ہر وقت اور ہر حال میں بطریق ذوق حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا ہے، بعض نے کہا ہے کہ یادداشت حضور بے غیبت کو کہتے ہیں، اور اہل تحقیق بزرگوں کے نزدیک حب ذاتی کے وسیلہ سے شہود حق کا دل پر غلبہ ہونا حصول یادداشت کہلاتا ہے اور اس کو مشاہدہ کہتے ہیں اور حق یہ ہے کہ وہ مقام جس میں تمام توجہ حق تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے فنائے تام و بقائے کامل کے بغیر حاصل نہیں ہوتا - ۱۲

(ضیاء القلوب از مولانا مقتدنا و مرشدنا و حارینا حضرت حاجی امداد اللہ الہما جہ قدس سرہ العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ برحمۃ اللہ تعالیٰ برحمۃ الخاصہ)

- ۵.. قولہ یاد کرد :- جاننا چاہیے کہ سالک جب تک طریقت و تصنع میں ہے اور حقیقت و مملکہ حضور اسے حاصل نہیں ہوا تو وہ یاد کرد کے مقام میں ہے -

بیت دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار میدار نہفتہ چشم دل جانب یار

ترجمہ :- ہمیشہ ہر جگہ ہر شخص کے ساتھ ہر کام میں دل کی آنکھ کو پوشیدہ طور پر یار کی جانب رکھ -

جب حضور کو دوام حاصل ہو جائے اور یاد کرد کے تکلف سے چھٹکارا حاصل کر لے اور ایسا ملکہ حاصل ہو جائے کہ نفی کرنے سے بھی اسکی نفی نہ ہو سکے تو مقام یادداشت حاصل ہو جاتا ہے -

بیت دارم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال در دل ز تو آرزو در دیدہ خیال

ترجمہ :- میں ہر جگہ ہر شخص کے ساتھ ہر حال میں دل میں تیری آرزو اور آنکھ میں تیرا خیال رکھتا ہوں -

لمصحیح سلمہ اللہ تعالیٰ

(از مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ)

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی - .....

- ☆ کہ ..... زیرا کہ ۱۲ ..... کیونکہ ..... خواجگان ..... نقشبندیہ ۱۲ ..... بزرگان نقشبندیہ ..... ☆ اربعین ..... چلہ ۱۲
- ☆ چلہ (چالیس دن کی ریاضت) ..... ☆ حضرت خواجہ ..... تعیین مراد است ۱۲ ..... معین کرنا مراد ہے ..... ☆ عبور ..... گذرنا ..... گزرتا
- ☆ موقت ..... بوجہ آن تکلف ۱۲ ..... اس تکلف کا موجود ہونا ..... ☆ اربعین ..... چلہ ۱۲ ..... چلہ (چالیس دن کی ریاضت) .....
- ☆ محقق ..... نتیجہ ۱۲ ..... نتیجہ ..... ☆ چہ ..... مقدمہ اولیٰ ۱۲ ..... پہلا مقدمہ ..... ☆ تکلف ..... تشبیہ است برما قبل ۱۲ ..... اس پر
- تشبیہ جو پہلے ہے ..... ☆ است ..... مقدمہ ثانیہ ۱۲ ..... دوسرا مقدمہ ..... ☆ نیست ..... بلکہ در حقیقت است ۱۲ ..... بلکہ حقیقت
- میں ..... ☆ این کہ ..... اثبات مقدمہ ثانیہ ۱۲ ..... دوسرے مقدمہ کا ثبوت ..... ☆ راداران ..... حقیقت ۱۲ ..... حقیقت
- ☆ پس ..... نتیجہ و تشبیہ ۱۲ ..... نتیجہ اور تشبیہ ..... ☆ دوام ..... رفع اشتباہ ۱۲ ..... شک و شبہ دور کرنا ..... ☆ صدور ..... درپے ۱۲
- قصد کرنا اور پے ہونا - .....

﴿ص ۳۸﴾ ۱. قولہ عبدالحق :- خواجہ عبدالحق قدس سرہ کے کچھ حالات مکتوب ۶ کے حاشیہ میں لکھے جا چکے ہیں وہاں سے ملاحظہ کئے جائیں - ۱۲

۲.. قولہ پنداشت است :- یعنی صرف وہم و گمان اور خیال ہے لہذا انہوں نے فرمایا: یعنی مرتبہ دیگر نیست (دوسرا مرتبہ نہیں ہے) ۱۲

۳.. قولہ یضل بہ کثیرا :- یعنی اس کے سبب سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور اس کے سبب سے بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے - یہ

آیت سورہ بقرہ پارہ الم میں ہے - ۱۲

۴.. قولہ افسانہ :- یعنی سرگزشت اور قصہ اور بے اصل حکایت کے معنی میں مجاز ہے اور یہاں یہی مراد ہے - ۱۲

۵.. قولہ بخواند :- یعنی جو شخص اس کو افسانہ اور بے اصل قرار دیتا ہے وہ خود بے اصل اور غیر معتمد ہے - ۱۲

۶.. قولہ منعی :- انباء سے اسم فاعل ہے، انبا کے معنی خبر دینا -

۷.. قولہ نحو اس :- یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ دینے اور عطا فرمانے کا ارادہ نہ فرماتا تو یہ خواہش و طلب اور درد و شوق نہ بخشتا، پس یہ طلب و درد اس

بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ عطا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ۱۲

۵.. قوله لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَا زَيْدٌ لَكُمْ:۔ یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم میں واقع ہے یعنی اگر تم شکر کرو گے تو بہر حال تم کو زیادہ (نعتیں) دوں گا۔ ۱۲

۱.. قوله تا وجه طلب:۔ شکرگزاری میں قائم رہنا اور التجا و زاری کرنا ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ شوق طلب اور دردمندی کے چہرہ کو کعبہ جلال لایزال خداوندی کو (بندے سے) پھیر نہ لے۔ ۱۲

۶.. قوله وَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَابِكُوا:۔ اس قول میں اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس کو شرح السنہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! رویا کرو! پس اگر رونہ سکو تو تکلف اور بناوٹ سے رونے والوں کی سی صورت بنا لیا کرو! کیونکہ دوزخی لوگ رونیں گے حتیٰ کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے تو ان کی آنکھیں زخمی ہو جائیں گی، اگر ان آنسوؤں میں کشتیاں بہائی جائیں تو بہہ جائیں۔ (مشکوٰۃ، باب صفۃ النار و اهلها)

☆ ہر چند..... اگرچہ ۱۲..... اگرچہ ☆ بقبطی..... قوم فرعون ۱۲..... فرعون کی قوم۔ ☆ ویدیش..... بصیرت فی الحال است ۱۲..... اسکو فی الحال بصیرت حاصل ہے۔ ☆ نیل..... دریا ۱۲..... دریائے مصر۔ ☆ قوم موسیٰ..... سبطی ۱۲..... موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا نام۔

## اکسٹھواں مکتوب ﴿۶۱﴾

یہ مکتوب بھی سیادت مآب سید محمود کی طرف صادر ہوا۔ شیخ کامل و مکمل کی صحبت کی ترغیب اور ناقص شیخ کی صحبت سے بچنے اور اس کے مناسب بیان میں۔

حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے حبیب سید البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰات و التسلیمات کے طفیل جو کہ کجی چشم سے پاک ہیں اپنی طلب میں زیادتی مرحمت فرما کر ہر اس چیز سے بچائے جو مطلوب تک پہنچنے کی مانع ہے۔

آپ کا عنایت نامہ شرف صدور لایا چونکہ طلب و شوق کی خبر اور درد و تشنگی کا پتہ دینے والا تھا نظر میں بہت ہی پسند آیا کیونکہ طلب مطلوب کے حاصل ہونے کی بشارت دیتی ہے اور درد مقصود تک پہنچنے کی تمہید ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ”اگر نخواستے داد، ندادے خواست“ (یعنی اگر اللہ دینا نہ چاہتا تو طلب عطا نہ فرماتا)۔ (پس یہ طلب و درد اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دینا چاہتا ہے)۔ پس طلب دولت حاصل ہونے کو بہت بڑی نعمت جان کر ہر اس چیز سے بچنا چاہیے جو اس کے مخالف ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں کوئی فتور واقع ہو جائے اور اس حرارت میں کوئی ٹھنڈک (ستی) اثر کر جائے اور اس کی محافظت کا سب سے بڑا ذریعہ اس دولت کے حاصل ہونے کا شکر ادا کرنا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَا زَيْدٌ لَكُمْ (سورہ ابراہیم ۱۲ آیت ۷) (بالضرور اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تم کو زیادہ دوں گا) اور (دوسرا ذریعہ) حضرت قدس جل سلطانہ کی جناب میں عاجزی اور وزاری کرنا ہے تاکہ حق تعالیٰ اس کی طلب و درد کے چہرے کو اپنے لازوال جمال کے کعبہ سے نہ ہٹائے۔ اگر التجا و تضرع کی حقیقت حاصل نہ ہو تو ظاہری تضرع و نیاز مندی کی صورت کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے: وَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَا كُوا (یعنی اگر رونانا آئے تو رونے والوں کی سی صورت بنا لو) میں اسی معنی کی طرف اشارہ ہے.....

(طلب و درد کی) یہ محافظت کامل و مکمل (خود کامل و مکمل کرنے والے) شیخ کے ملنے تک ہے اس کے بعد اپنی تمام مرادیں اسی بزرگ کے سپرد کر دینی چاہئیں اور (اس کی خدمت میں) مردہ بدست غسٹال (غسل دینے والے) کی طرح

ہو جانا چاہیے..... فناے اول فنا فی الشیخ ہے اور یہی فنا پھر فنا فی اللہ کا وسیلہ بن جاتی ہے

زائ روئے کہ چشم تست احوال  
معبود تو پیر تست اول  
ابھی جب تک تیری آنکھ احوال  
ہے مرشد ہی تیرا معبود اول  
(ترجمہ)

کیونکہ فائدہ پہنچانا اور فائدہ حاصل کرنا دونوں طرف کی مناسبت پر موقوف ہے اور ابتدا میں طالب طریقت کو اپنی نہایت پستی و کمینگی کے باعث حق تعالیٰ عز سلطانہ کی پاک بارگاہ کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں ہوتی اس لئے دونوں طرف (یعنی خالق و مخلوق کے درمیان) تعلق والا ایک واسطہ (بزرخ ہونا ضروری ہے اور شیخ کامل و مکمل ہے، اور طلب میں فتور و سستی واقع ہونے کا سب سے بڑا قوی سبب شیخ ناقص کی طرف رجوع کرنا ہے، جس نے ابھی اپنا جذبہ و سلوک کا کام پورا نہیں کیا اور شیخی و پیری کی مسند پر بیٹھ گیا اس کی صحبت طالب کے لئے زہر قاتل ہے اور اس کی طرف رجوع کرنا مہلک مرض ہے، اس قسم کے شیخ کی صحبت طالب کی بلند استعداد کو پستی میں لے آتی ہے اور بلندی سے پستی کے غار میں گرا دیتی ہے..... مثلاً جو مریض ناقص طبیب سے علاج کرائے وہ اپنی بیماری کے زیادہ کرنے میں کوشش کرتا ہے اور اپنے مرض کے زائل کرنے کی قابلیت کو ضائع کر دیتا ہے، اگرچہ ابتدا میں وہ دوائی مرض میں کچھ تخفیف کر دے لیکن حقیقت میں وہ عین مضر ہے۔ یہ مریض اگر بالفرض کسی حاذق (تجربہ کار) طبیب کے پاس جائے تو وہ طبیب پہلے تو اس دوا کی تاثیر کو زائل کرنے کی فکر کرے گا اور مسہلات کے ساتھ اس کا علاج کرے گا۔ اس تاثیر کے زائل ہو جانے کے بعد (اصلی) مرض کے دور کرنے کی طرف توجہ کرے گا۔

ان بزرگواروں قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے طریق کا دار و مدار (پیر کی) صحبت پر ہے اور (صرف) کہنے سننے سے کوئی کام نہیں بنتا بلکہ طلب میں سُستی پیدا ہو جاتی ہے..... امید ہے کہ کچھ دنوں کے بعد دہلی و آگرہ کی طرف ہمارا سفر واقع ہو جائے اگر آپ (وہاں) پر تنہا تشریف لائیں تو آمنے سامنے کچھ حاصل کر کے جلدی واپس چلے جائیں تو اس کی گنجائش ہے، اس سے زیادہ لکھنا آپ کو تکلیف دینا ہے۔

بقیہ سوالوں کا جواب یہ ہے کہ جناب بزرگی کی پناہ والے اور معارف کے جاننے والے میاں شیخ تاج اس صوبہ (علاقہ) میں غنیمت ہیں اور بزرگ ہیں لیکن آپ کی استعداد کو ان کے طریقہ سے بہت کم مناسبت ہے اور مناسبت کے تعلق کے بغیر مطلوب کا حاصل ہونا دشوار ہے اور (آئندہ) آپ کو اختیار ہے، اگر کبھی کبھی اپنے کچھ حالات تحریر فرماتے رہیں تاکہ اس طرف سے بھی کچھ لکھا جاتا رہے تو بہت ہی مناسب ہوگا کیونکہ اخلاص کا سلسلہ اس طرح پر ہمیشہ حرکت میں رہتا ہے۔ والسلام

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۳۹﴾ قولہ تفویض... الخ۔ مثنوی سایہ یزداں بود بندہ خدا  
مردہ این عالم وزندہ خدا  
دامن او گیر زوتر بے گماں  
تاری از آفت آخر زماں

ترجمہ:- خدا کا (خاص) بندہ اللہ کا سایہ ہوتا ہے جو اس جہان (کے تعلقات سے) مردہ اور خدا (کے تعلقات سے) زندہ ہوتا ہے۔ جلدی اور بلا تامل اس کا دامن پکڑ لے تاکہ آخرت کی آفت سے نجات پائے۔ ۱۲

۲.. قولہ برزنی ذی چہتین... الخ:- یعنی ایسا ذریعہ اور وسیلہ جو دو طرفیں رکھتا ہو ایک طرف اللہ کے ساتھ اور ایک مخلوق کے ساتھ ہو (مرشد کامل) اس کا بیان یہ ہے کہ مرید عالم سفلی میں گرفتار ہے اس لئے وہ عالم علوی سے مناسبت نہیں رکھتا تاکہ ذات حق سے بلا واسطہ فیوض و برکات اخذ کر سکے اس لئے اس کو ایک ایسے واسطہ کی ضرورت ہے جو ذہتین ہو یعنی عالم علوی سے کافی حصہ حاصل کر کے مخلوق کی دعوت

وارشاد کے لئے عالم سفلی کی طرف رجوع کر چکا ہوتا کہ وہ عالم علوی کی مناسبت کی وجہ سے عالم غیب سے فیوضات اخذ کر کے عالم سفلی کے ساتھ مناسبت کی وجہ سے طالبوں کو وہ فیوضات پہنچائے۔ ۱۲

۳.. قولہ مثنوی: فقر خواہی، آں بصحبت قائم است  
دانش انوار است در جان رجال  
نئے زبانت کاری آید نہ دست  
نے زراہ دفتر دئے قیل و قال

ترجمہ: اگر تو فقر چاہتا ہے تو وہ صحبت سے حاصل ہوتا ہے (اس سلسلہ میں) تیری زبان کام نہیں آئے گی اور نہ ہی ہاتھ، انوار کا علم (طریقت و حقیقت) مردانِ خدا کے دل میں ہے، یہ نہیں (حاصل ہوتا) کتاب کے راستہ سے اور نہ گفتگو سے۔ ۱۲

## باسٹھواں مکتوب ﴿۲۲﴾

جناب میرزا حسام الدین احمد کی طرف صادر فرمایا..... اس بیان میں کہ وہ جذبہ جو سلوک سے پہلے ہے وہ اصلی مقصود نہیں ہے بلکہ منازل سلوک کو آسانی سے قطع کرنے کا وسیلہ ہے اور وہ جذبہ جو سلوک کے بعد حاصل ہوتا ہے اصلی مقصود ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ (سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو)..... وصول الی اللہ کے طریقہ کے دو جزو ہیں: جذبہ اور سلوک، یا دوسرے لفظوں میں تصفیہ و تزکیہ، جو جذبہ سلوک پر مقدم ہے وہ اصلی مقاصد میں سے نہیں ہے اور جو تصفیہ و تزکیہ سے پہلے ہوتا ہے وہ بھی اصلی مطالب میں سے نہیں ہے، ہاں وہ جذبہ جو سلوک کے تمام ہونے کے بعد ہوتا ہے اور وہ تصفیہ جو تزکیہ حاصل ہونے کے بعد ہوتا ہے جو کہ سیر فی اللہ میں ہے البتہ وہ مقاصد مطلوبہ میں سے ہے۔ سابقہ جذبہ اور تصفیہ جو سلوک کے راستوں کی آسانی کے لئے ہے سلوک کے بغیر مقصد حل نہیں ہوتا اور (سلوک کی) منزلیں طے کئے بغیر مطلوب کا جمال ظاہر نہیں ہوتا، پہلا جذبہ دوسرے جذبے کیلئے (حقیقت کے بالمقابل) صورت کی مانند ہے۔ حقیقت میں (یہ دونوں) ایک دوسرے کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں رکھتے..... پس اس سلسلہ عالیہ کے مشائخ کی عبارتوں میں جو انتہا کا ابتدا میں درج ہونا مذکور ہے اس سے مراد انتہا کی صورت کا ابتدا میں درج ہونا ہے ورنہ انتہا کی حقیقت ابتدا میں نہیں سما سکتی۔ اور نہایت کو بدایت کے ساتھ کچھ بھی نسبت نہیں ہے اور اس موضوع کی تحقیق اس رسالہ (مکتوب) میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے جو جذبہ و سلوک وغیرہ کی تحقیق میں لکھا گیا ہے..... مختصر یہ ہے کہ صورت سے گذر کر حقیقت تک پہنچنا ضروری ہے اور حقیقت کو چھوڑ کر صرف صورت پر اکتفا کرنا سراسر (مقصد سے) دوری ہے۔ حَقَّقْنَا لِلَّهِ سُبْحَانَهُ بِالْحَقِيقَةِ الْحَقَّةِ وَجَنَّبْنَا عَنِ الصُّوْرَةِ الْبَاطِلَةِ بِحُرْمَتِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَالِإِلَهِ الْبَرَّارِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَكْمَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ أَفْضَلُهَا (حق تعالیٰ سبحانہ اپنے نبی مختار اور آپ کی آل ابرار علیہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہم کو اصلی حقیقت پر ثابت قدم رکھے اور صورت باطلہ سے بچائے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۴۰﴾ ۱۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو ۱۲

۲.. جاننا چاہئے کہ سیر فی اللہ، سیر الی اللہ، سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی الاشیاء کے معنی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے دفتر اول مکتوب ۱۴۳ میں جو

کہ حافظ محمود لاہوری کے نام ہے۔ اس میں تفصیل سے بیان کئے ہیں، وہاں سے مطالعہ کرنا چاہیے ۱۲

۳.. یعنی دفتر اول مکتوب ۲۸۷ بنام حقائق آگاہ برادر حقیقی مجدد میاں غلام محمد قدس سرہ و نیز دفتر ثانی مکتوب ۴۲ بنام خواجہ جمال الدین حسین ۱۲

۴.. یعنی حق تعالیٰ سبحانہ اپنے نبی مختار اور آپ کی آل ابرار علیہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہم کو اصلی حقیقت پر ثابت قدم



رکھے اور صورت باطلہ سے بچائے ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ از مقاصد..... اصلیه ۱۲..... اصل مقاصد..... وسیلہ..... ذریعہ ۱۲..... واسطہ..... ☆ بسہولت..... آسانی ۱۲.....  
 آسانی سے..... ☆ وصول..... حق ۱۲..... اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا طریقہ..... ☆ تسہیل..... آسان نمودن ۱۲..... آسان  
 کرنا..... ☆ نمی نماید..... ظاہر نمیشود ۱۲..... ظاہر نہیں ہوتا..... ☆ کال صورت..... مقابل حقیقت ۱۲..... حقیقت کے  
 مقابل..... ☆ والّا..... ورنہ ۱۲..... ورنہ..... ☆ عبور..... گذر ۱۲..... گذرنا

## ترسیٹھواں مکتوب ﴿۶۳﴾

یہ مکتوب سرداری کی پناہ والے اور ستائش کے سرمایہ والے شیخ فرید کی طرف صادر فرمایا..... اس بیان میں کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام  
 دین کے اصولوں میں متفق ہیں اور ان بزرگوں کا اختلاف صرف فروع دین میں ہے اور ان (انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے بعض متفق علیہ کلمات کے  
 بیان میں۔

ثَبَّتْنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ عَلَى جَادَّةِ آبَاءِ كُمْ الْكِرَامِ عَلَى أَفْضَلِهِمْ أَصَالَةً وَعَلَى بَوَاقِيهِمْ  
 مُتَابَعَةً الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ (اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو آپ کے بزرگ باپ داداؤں کے سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے اور ان میں سب سے  
 افضل پر اصلی طور پر اور باقی سب پر متابعت کے مطابق صلوٰۃ و سلام ہو۔)

انبیاء کرام، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اُن سب پر بالعموم اور ان میں سے افضل پر بالخصوص اللہ کی رحمتیں و سلام و تحیات  
 و برکات ہوں، کیونکہ ان بزرگوں کے طفیل ایک عالم کو دائمی نجات کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور ہمیشہ کی گرفتاری سے آزادی  
 نصیب ہوئی ہے، اگر ان حضرات کا وجود شریف نہ ہوتا تو حق سبحانہ و تعالیٰ جو غنی مطلق ہے دنیا جہان کو اپنی ذات تعالیٰ و صفات  
 مقدسہ کی نسبت کچھ خبر نہ دیتا تو اس کی طرف راستہ نہ دکھاتا اور کوئی شخص اس کو نہ پہچانتا اور (شرع شریف کے) اوامر و نواہی کہ  
 جن کے ساتھ اپنے بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے ان کے نفع کے لئے مکلف بنایا ہے ان کے بجالانے کی تکلیف نہ دیتا اور  
 اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ امور اور اس کے ناپسندیدہ امور سے جدا نہ ہوتے..... پس اس نعمتِ عظمیٰ کا شکر کس زبان سے ادا ہو سکتا  
 ہے اور کس کو یہ طاقت ہے کہ اس کے شکر سے عہدہ برآ ہو سکے الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْنَا وَهَدَانَا إِلَى الْإِسْلَامِ  
 وَجَعَلَنَا مِنْ مُصَدِّقِي الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ (اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے ہم پر انعام کیا اور ہم کو اسلام کی طرف  
 ہدایت کی اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرنے والوں میں سے بنایا)۔

اور یہ بزرگواران (یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) دین کے اصول میں (سب) متفق ہیں اور حق تعالیٰ و تقدس کی  
 ذات و صفات، حشر و نشر، رسولوں کے بھیجنے، فرشتوں کے نازل ہونے، وحی کے وارد ہونے، جنت کی نعمتوں اور دوزخ کا  
 عذاب دائمی و ابدی ہونے کے بارے میں ان سب کی بات ایک ہی ہے اور ان کا اختلاف صرف ان بعض احکام میں ہے جو  
 دین کے فروع سے تعلق رکھتے ہیں، (کیونکہ) حق سبحانہ و تعالیٰ نے ہر زمانے میں ہر اولو العزم پیغمبر پر اُس زمانہ والوں کے  
 مناسب بعض احکام کے ساتھ وحی بھیجی ہے اور مخصوص احکام کے ساتھ مکلف فرمایا ہے..... احکام شرعیہ میں نسخ و تبدیلی کا

ہونا حق تعالیٰ کی حکمتوں اور مصلحتوں کی بنا پر ہے اور ایسا بھی بہت دفعہ ہوا ہے کہ ایک ہی صاحب شریعت پیغمبر پر مختلف وقتوں میں ایک دوسرے کے برخلاف احکام نسخ و تبدیلی کے طور پر وارد ہوئے ہیں۔

اور ان بزرگوں (انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے متفقہ کلمات میں سے چند کلمات یہ ہیں:..... حق تعالیٰ سبحانہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا..... حق سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے منع کرنا..... حق سبحانہ و تعالیٰ کے سوا مخلوقات میں کسی کو اپنا رب نہ بنانا..... یہ حکم (یعنی نفی عبادت غیر حق) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہی مخصوص ہے، ان (انبیاء علیہم السلام) کے تابعین کے علاوہ اور لوگ اس دولت سے مشرف نہیں ہوئے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی نے بھی اس قسم کے کلمات نہیں کہے ہیں۔

منکرین نبوت اگرچہ اللہ تعالیٰ کو واحد (ایک) کہتے ہیں لیکن ان کا حال دو باتوں سے خالی نہیں ہے یا تو وہ اہل اسلام کی تقلید کرتے ہیں یا واجب الوجود ہونے میں تو اس کو واحد مانتے ہیں لیکن استحقاق عبادت میں (واحد) نہیں مانتے..... اور اہل اسلام کے نزدیک حق سبحانہ و تعالیٰ واجب الوجود ہونے میں بھی واحد ہے اور عبادت کا مستحق ہونے میں بھی..... کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے مراد جھوٹے خداؤں کی عبادت کی نفی کرنا اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کا ثابت کرنا ہے۔

اور دوسری بات جو ان بزرگوں (انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے ساتھ مخصوص ہے وہ یہ ہے کہ وہ سب اپنے آپ کو دیگر لوگوں کی طرح بشر (انسان) جانتے ہیں اور عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ ہی کو جانتے ہیں اور لوگوں کو اسی کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اس (حق تعالیٰ) کو مخلوق میں حلول کرنے اور مخلوق کے ساتھ اتحاد سے پاک بتاتے ہیں..... لیکن نبوت کا انکار کرنے والے لوگ ایسے نہیں ہیں بلکہ ان کے سردار اپنی خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں اور حق سبحانہ و تعالیٰ کو اپنے اندر حلول کیا ہوا ثابت کرتے ہیں اور عبادت کا حق دار ہونے اور معبود ہونے (یعنی خدا، الہ ہونے) کے نام کا اپنے اوپر اطلاق کرنے سے اجتناب نہیں کرتے، یہی وجہ ہے کہ وہ بندگی سے پاؤں باہر نکال کر بُرے افعال اور بد اعمال میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اُن بُرے افعال (کو) مباح جاننے کا راستہ ان پر کشادہ ہو جاتا ہے اور وہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ یہ (باطل) معبودوں کے لئے کوئی چیز منع نہیں ہے اور (یہ باطل معبود) جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کو درست جانتے ہیں اور وہ جو کچھ کرتے ہیں یہ اس کو مباح سمجھتے ہیں، یہ لوگ خود بھی گمراہ ہو گئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا پس ان کیلئے اور ان کے تابعین و پیروکاروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اور ایک اور بات جس پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام متفق ہیں اور اُن منکروں کو اس دولت سے کچھ نصیب نہیں ہے یہ ہے کہ فرشتے جو مطلق (یعنی بالکل) معصوم ہیں اور کسی قسم کا تعلق و آلودگی نہیں رکھتے، یہ حضرات ان کے نازل ہونے کے قائل ہیں اور ان (فرشتوں) کو (اللہ تعالیٰ) کی وحی کے امین اور کلام الہی کے اٹھانے والے جانتے ہیں۔ پس یہ حضرات جو کچھ کہتے ہیں حق تعالیٰ کی طرف سے کہتے ہیں اور جو کچھ پہنچاتے ہیں حق تعالیٰ ہی کی طرف سے پہنچاتے ہیں، اور ان (پیغمبروں) کے اجتہادی احکام کی بھی وحی کے ذریعے سے تائید کی جاتی ہے، اگر بالفرض (کسی پیغمبر) سے کوئی لغزش (اجتہادی خطا) واقع ہو جاتی تھی اسی وقت حق تعالیٰ اس کا تدارک (اصلاح) وحی قطعی کے ساتھ فرمادیتا تھا..... لیکن منکروں کے سردار جو کہ الوہیت کے مدعی ہیں جو کچھ کہتے ہیں اپنی طرف سے کہتے ہیں اور اپنے الہ (معبود) ہونے پر گمان کے باعث اسی کو درست جانتے

ہیں، پس انصاف سے کام لینا ضروری ہے، جو شخص کہ نہایت بے عقلی کی وجہ سے اپنے آپ کو خدا کہے اور عبادت کا مستحق جانے اور اس فاسد گمان سے ناشائستہ افعال اس سے سرزد ہوں اس کی باتوں کا کیا اعتبار ہے اور اس کی پیروی پر کیا انحصار ہے۔  
مصرع

سالے کہ نکوست از بہارش پیدا است سال اچھا ہے وہی جس کی بہارا چھی ہے

اس قسم کی باتوں کا ظاہر کرنا مزید وضاحت کیلئے ہے ورنہ حق باطل سے جدا ہے اور نور اندھیرے سے نمایاں ہے:

وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (بنی اسرائیل ۷۷ آیت ۸۱) (دین حق آگیا اور دین باطل نیست و نابود ہو گیا بے شک باطل نیست و نابود ہونے والا ہی ہوتا ہے)۔ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰی مُتَابِعَةٍ هٰؤُلَاءِ اِلَّا كَاِبِرٍ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوٰتُ وَالتَّحِيّٰتُ اَوْلًا وَاٰخِرًا (یا اللہ! تو ہم کو اول و آخر انہی بزرگوں یعنی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی متابعت پر ثابت قدم رکھ)۔

باقی مقصود یہ ہے کہ سرداری کی پناہ والے میاں پیر کمال کو آپ خوب اچھی طرح جانتے ہیں، اس بارے میں مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس قدر لکھنا ضروری ہے کہ فقیر کو کچھ عرصہ سے ان کی ملاقات کا شرف حاصل ہے ایک مدت سے آپ کی قدمبوسی کا شوق رکھتے ہیں لیکن اس عرصہ میں ان کو کچھ ضعف لاحق ہو گیا تھا ایک مدت دراز تک صاحب فراش تھے اب صحت حاصل ہونے کے بعد آپ کی خدمت عالیہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں آپ کی عنایت کے امیدوار ہیں۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۳۱﴾ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو آپ کے بزرگ آباء و اجداد کے سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے، ان میں سب سے افضل پر اصلی طور پر اور باقی سب پر متابعت کے طور پر صلوٰۃ و سلام ہو ۱۲  
۲.. سعدی شیرازی فرماتے ہیں:

از دست و زبان کہ بر آید	کز عہدہ شکرش بدر آید
بندہ همان بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدر گاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش !!	کس نتواند کہ بجا آورد

ترجمہ: کس کے ہاتھ اور زبان سے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر کا حق ادا کر سکے، بندہ وہی بہتر ہے جو اپنی خطا کی معافی کے لیے خدا تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہے، ورنہ خدا تعالیٰ کی عزت و عظمت کے لائق کوئی نہیں جو حق ادا کرے ۱۲

۳.. اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے ہم پر انعام فرمایا اور ہم کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرنے والوں میں سے بنایا ۱۲  
۴.. قال اللہ تعالیٰ: اِنَّا اَوْخَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْخَيْنَا اِلَى نُوْحٍ وَ النَّبِيِّۦنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ (نساء آیت ۱۶۲) یعنی ہم نے تم پر وحی کی جس طرح کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) پر اور ان کے بعد آنے والے نبیوں پر وحی کی تھی ۱۲

۵.. جاننا چاہیے کہ حضرت مجدد قدس سرہ، کا ارشاد ”بعض احکام مناسبہ آئندہ جی فرستادہ“ آپ کے اس قول کی طرف راجع ہے ”برہر پیغمبر اولوالعزم۔۔۔۔۔“ اور حضرت مجدد قدس سرہ کا قول ”و باحکام مخصوصہ تکلیف فرمودہ“ آپ کے قول ”ابناء آں زمان را“ کی طرف راجع ہے، پس ان اقوال میں لف و نشر غیر مشوش ہے ۱۲

۶.. قولہ نسخ و تبدیل النسخ، یہاں جاننا چاہئے کہ احکام شرعیہ تکلیفیہ میں نسخ، احکام تکوینیہ غیر تکلیفیہ میں نسخ کی مانند ہے، اور جو استبعاد کہ

نظام تشریحی میں کافروں کے شبہات ڈالنے کی وجہ سے دل میں قائم ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نظام تکوینی کا حال دیکھنے سے دور ہو جاتا ہے ۱۲

۷.. قولہ حکم و مصالح حق النسخ، یعنی شرعی احکام میں اللہ تعالیٰ کی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں، ان کا فائدہ بندوں کی آخرت کے متعلق ہوتا

ہے یا بندوں کی دنیاوی معاش کے لیے ہے، رَبُّ الْعِبَادِ (بندوں کے رب) کے لئے نہیں ہے کیونکہ وہ غنی مطلق ہے ۱۲

۸.. قوله نفی عبادت غیر حق ست الخ اس میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف جو تیسرے پارہ اور سورہ ال عمران (آیت ۶۴) میں واقع ہے قل یا اهل الكتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشکر بہ شیاء و یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ ط یعنی آپ کہیے: اے اہل کتاب! آؤ اس بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے اور تمہارے درمیان (وہ یہ کہ) ہم نہ عبادت کریں (کسی کی) سوائے اللہ کے اور نہ شریک ٹھہرائیں اس کے ساتھ کسی چیز کو اور نہ بنا لے کوئی ہم میں سے کسی کو اپنا رب اللہ کے سوا ۱۲

۹.. قوله شکر این نعمت عظمیٰ۔۔ یعنی انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات کا وجود شریف عظیم نعمت ہے ۱۲  
☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

﴿ص ۴۱﴾ ☆ انبیاء ..... مبتداء ۱۲ ..... یہ مبتدا ہے ..... ☆ اجمعہم ..... بر جمع ایشان ۱۲ ..... ان سب

پر ..... ☆ رحمۃہا ..... خبر ۱۲ ..... یہ خبر ہے ..... ☆ مستعد ..... سعادت مند ۱۲ ..... سعادت مند، خوش

بخت ☆ سرمدی ..... دائمی ۱۲ ..... ہمیشہ ..... ☆ غنی مطلق ..... ہمہ وجوہ ۱۲ ..... ہر لحاظ سے بے نیاز ☆ ایشان ..... نہ برائے نفع

خود ۱۲ ..... اپنے نفع کے لئے نہیں بلکہ بندوں کے فائدہ کے لئے ..... ☆ مکلف ..... باوردن احکام ۱۲ ..... احکام بجلانے کا

پابند کیا ہوا ..... ☆ مرضیات ..... امور پسندیدہ ۱۲ ..... پسندیدہ اعمال ..... ☆ نامرضیات ..... ناپسندیدہ ۱۲

ناپسندیدہ کام ☆ نعیم ..... نعمتہا ۱۲ ..... نعمتیں ..... ☆ جنت ..... بہشت، جنت ..... ☆ جحیم ..... دوزخ

۱۲ ..... دوزخ ..... ☆ خلود ..... دوام ۱۲ ..... ہمیشہ ..... ☆ تابید ..... جاوید ۱۲ ..... ہمیشہ اور دائم ..... ☆ ابناء ..... اہل

۱۲ ..... اہل زمانہ ..... ☆ از حکم ..... جمع حکمت ۱۲ ..... حکمت کی جمع ہے ..... ☆ این حکم ..... نفی عبادت غیر حق ۱۲ ..... اللہ کے سوا کسی کی عبادت کی نفی

﴿ص ۴۲﴾ ۱.. کیونکہ وہ (منکرین نبوت) غیر اللہ کو مستحق عبادت جانتے ہیں اور ان کی عبادت کرتے ہیں ۱۲

۲.. اس لئے کہ اہل اسلام غیر اللہ کو نہ واجب الوجود جانتے ہیں اور نہ مستحق عبادت سمجھتے ہیں ۱۲

۳.. کیونکہ عبادت کی حقیقت انتہائی درجہ کی عاجزی و انکساری ہے پس اس کے لائق صرف وہ ہے جو بے حد عظمت رکھتا ہو اور وہ حق تعالیٰ و تقدس کی ذات میں ہی منحصر ہے (یعنی کائنات میں اور کوئی ایسی شان نہیں رکھتا) ۱۲  
۴.. حضرت مولانا روم فرماتے ہیں

کے شود کشف از تفکر این انا

این انا کشف شد بعد الفنا

می فدا این عقلمہا در افتقاد!

در مغا کے و حلول و اتحاد

ترجمہ: "این انا" کے تفکر سے کشف کب ہوتا ہے، "این انا" تو فنا کے بعد ظاہر کیا جاتا ہے عقلیں مفلسی میں گر جاتی ہیں، گہرائی میں حلول اور اتحاد کیسے ہو سکتا ہے ۱۲

۵.. یعنی یہ لوگ خود بھی گمراہ ہو گئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا، پس ان کے لئے اور ان کے قبیحین و پیروکاروں کے لئے دردناک عذاب ہے ۱۲

۶.. قولہ احکام اجتہاد یہ لائحہ بات نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اجتہاد کے جائز ہونے کے قول پڑنی ہے، یہ قول تمام اقوال سے راجح ترین ہے ۱۲

۷.. ذلت۔ ذہر بر اور زیر اور لام پر شد اور زبر ہے بمعنی لغزش اور پھسلنا یعنی اجتہاد میں خطا ہونا ۱۲

۸.. قولہ نمی نمایند۔۔ خلاصۃ المرام یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ منکرین نبوت کے سردار الوہیت کے دعویدار ہیں اور اپنے آپ کو معبود تصور کر کے

انہوں نے اپنے لئے برے اعمال کے دروازے اسی باطل زعم میں کھولے ہیں ۱۲

۹.. قولہ منکران الخ یعنی انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات کی نبوت کا انکار کرنے والے ہندوستان کے مشرکین میں سے ہیں ۱۲

﴿ص ۴۳﴾ ۱.. قوله جاء الحق الح یہ قرآن مجید سے اقتباس ہے، آیت کریمہ اس طرح ہے وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل

کان زهوقاه (اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا) یہ آیت کریمہ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل میں واقع ہے ۱۲

۱۔ قولہ تحریض الخ:- ان مصائب اور درد و آلام کے برداشت کرنے پر ترغیب دلانا جن کا تعلق جسم سے ہوتا ہے ۱۲

۲۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور عافیت بخشے دونوں جہانوں یعنی دنیا و آخرت میں، جنوں اور انسانوں کے سردار کے طفیل، ان پر اور ان کی آل پر کثرت سے درود و سلام: یوں ۱۲

۳۔ قولہ ثقلین، پہلے تینوں حروف پر زبر ہے ثقل (پہلے دو حروف پر زبر ہے) کا تثنیہ ہے اس کے معنی ہر نفیس و عمدہ چیز، اس سے مراد عالم جن اور عالم انس ہے ۱۲

۴۔ قولہ روح خالص را الخ:- یعنی وہ خالص روح جس نے جسمانی کدورتوں اور ظلمتوں سے نجات پائی ہو اور اپنی اصلی فطرت پر آگئی ہو ۱۲

۵۔ نشأۃ (نون پر زبر ہے) (اس کے کئی معنی ہیں) پیدا کرنا، نیا پیدا ہونا، نمودار ہونا، نوجوان ہونا، ابتدا کرنا، نو آموز ہونا، یعنی اس عالم دنیا میں ۱۲

۶۔ یعنی پس ہم اس کو سب سے کمتر مخلوق کے درجے میں لوٹا لائے، یعنی انسان نے کافر ہو کر اپنی فطرت سلیمہ کو ضائع کر دیا یہ آیت سورہ تین پارہ ۳۰ میں واقع ہے ۱۲

۷۔ یعنی سب سے نیچا مرتبہ آدمی کا ہے، انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت اور مقام قرب سے محروم ہوتا ہے مخلوقات کے ساتھ مشغولی کی وجہ سے ۱۲

☆ نقابت ..... ستودگی ۱۲ ..... تعریف کرنا ..... ☆ تحریض ..... برا بیختہ ۱۲ ..... رغبت دلانا، کسی کام پر ابھارنا ..... ☆ الم

درد ۱۲ ..... ☆ متالم ..... درد مند ۱۲ ..... تکلیف اٹھانے والا ..... ☆ التذاذ ..... لذت یافتن ۱۲ ..... لذت حاصل کرنا

☆ عوام کالانعام ..... مردم عام کہ مانند چار پایگان اند ۱۲ ..... عام لوگ چوپاؤں کی طرح ہیں ..... ☆ کریمہ ..... مبتداء ۱۲

یہ آیت مبتداء ہے ..... ☆ در شان ایشاں ..... خبر ۱۲ ..... یہ خبر ہے

## چونسٹھواں مکتوب ﴿۶۳﴾

یہ مکتوب بھی سیادت و ستائش کی پناہ والے شیخ فرید کی طرف صادر فرمایا..... جسمانی و روحانی لذت اور رنج و غم برداشت کرنے کی ترغیب اور

اس کے مناسب بیان میں۔

سَلَّمَكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَعَافَاكُمْ فِي الدَّارَيْنِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِلِهِ الصَّلَوَاتِ

والتَّسْلِيمَاتِ (اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سید الثقلین علیہ وعلیٰ الہ الصلوات والتسلیمات کے طفیل آپ کو دونوں جہان میں سلامتی و عافیت کیساتھ

رکھے)..... دنیا کی لذت اور رنج و غم دو قسم کے ہیں: جسمانی اور روحانی جس چیز میں جسم کیلئے لذت ہے روح کیلئے اس میں

درد و رنج ہے، اور جس چیز سے جسم کو رنج پہنچتا ہے روح کو اس سے لذت حاصل ہوتی ہے، پس روح اور جسم ایک دوسرے کی

ضد ہیں..... اس جہاں میں چونکہ روح جسم کے مقام میں اُتری ہوئی ہے اور جسم و جسمانی کی گرفتار ہوگئی ہے اس لئے روح

بھی جسم کے حکم میں ہوگئی ہے، اس کی لذت سے لذت یاب اور اس کے رنج و الم سے درد مند ہوگئی ہے۔ یہ عوام کالانعام کا

مرتبہ ہے (آیہ کریمہ) ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ (سورہ تین ۹۵ آیت ۵) (پھر ہم اس کو سب سے کمتر مخلوق کے درجے میں لوٹا لائے)۔

(یعنی انسان نے کافر ہو کر اپنی فطرت سلیمہ کو ضائع کر دیا) انہی کے حال پر صادق آتی ہے۔ اگر روح اس گرفتاری سے رہائی

حاصل نہ کرے اور اپنے اصلی وطن کی طرف رجوع نہ کرے تو ہزار ہزار افسوس ہے

پایہ آخر آدم است و آدمی گشت محروم از مقام محرمی

گر نہ گردد باز مسکین زیں سفر نیست ازوے ہیج کس محروم تر

ترجمہ:- ہے نزولِ آخری میں آدمی پس ہے محروم مقام محرمی

گرنہ لوٹے اس سفر سے وہ غریب کیا کہوں بس ہے نہایت بد نصیب

یہ روح کی بیماری ہی کی وجہ سے ہے کہ (انسان) اپنے درد ورنج کو لذت اور لذت کو درد ورنج سمجھتا ہے، جیسا کہ صفاوی مزاج والا شخص صفا کی بیماری کے باعث شیرینی کو کڑوی محسوس کرتا ہے۔ پس عقلمند پر اس مرض کے دور کرنے کی فکر کرنا لازم ہے تاکہ جسمانی رنج و مصائب میں خوش و خرم زندگی بسر کریں بیت

ازپئے این عیش و عشرت ساختن صد ہزاراں جاں بباہد باختن  
ترجمہ:- اس طرح کے عیش و عشرت کیلئے صد ہزاراں جاں کی بازی کرے

اور جب اچھی طرح غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر دنیا میں درد ورنج اور مصیبت نہ ہوتی تو پھر دنیا کی قدر و قیمت جو کے ایک دانہ کے برابر بھی نہ ہوتی، اس (دنیا) کی ظلمتوں اور تاریکیوں کو (یہاں کے) مصائب و حوادث زائل کرتے ہیں، حوادث کی تلخی، کڑوی دوا کی طرح نفع دینے والی ہے جو مرض کو دور کرتی ہے.....

اس فقیر کو محسوس ہوا ہے کہ لوگ عام دعوتوں میں جو کھانا کھاتے ہیں وہ خالص نیت کا لحاظ نہیں کرتے اس کے کھانے والوں میں سے بعض لوگ گلہ و شکایت کرتے ہوئے اُٹھتے ہیں اور اس کھانے اور صاحبِ طعام میں نقص و عیب نکالتے ہیں اور صاحبِ طعام کا دل اس بات سے شکستہ ہو جاتا ہے تو صاحبِ طعام کی یہی شکستگی اس ظلمت کو جو نیت میں خلوص نہ ہونے کی وجہ سے کھانے میں آگئی ہے دور کر دیتی ہے اور قبولیت کے مقام پر لے آتی ہے۔ اگر اس جماعت کی طرف سے گلہ و شکوہ نہ ہوتا اور صاحبِ طعام کے دل میں انکساری و عاجزی پیدا نہ ہوتی تو کھانا سراسر ظلمت و کدورت سے بھر رہتا، اس صورت میں قبولیت کی امید کی کیا گنجائش ہوتی.....

پس کام کا دار و مدار شکستگی اور بیچارگی پر ہے اور ہم ناز میں پلے ہوئے عیش و عشرت کے طالبوں کیلئے یہ کام مشکل ہے۔ نو مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (ذاریات ۵۱ آیت ۵۶) (اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت ہی کیلئے پیدا کیا ہے) نص قاطع ہے۔ اور عبادت سے مراد عاجزی و انکساری ہے، پس انسان کی پیدائش سے مقصود (خالق کائنات کے سامنے) عاجزی و انکساری کرنا ہے، خاص طور پر مسلمانوں اور دیندار لوگوں کے لئے کیونکہ دنیا اُن کیلئے قید خانہ ہے۔ قید خانہ میں عیش و عشرت ڈھونڈنا عقل سے دور ہے پس آدمی کے لئے محنت اُٹھانے کی مشق کے سوا کوئی چارہ نہیں اور اس بوجھ کے اٹھانے کی ورزش سے کوئی بچاؤ کا راستہ نہیں۔ حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کے جد بزرگوار علیہ و علی آلہ من الصلوٰت اتہا ومن التحیات اکملہا کے طفیل ہم بے طاقتوں کو اس حقیقت پر استقامت مرحمت فرمائے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۲۳﴾ ۱.. قولہ از پئی این عیش الخ یعنی یہ عظیم دولت حاصل کرنے کے لئے مطلب یہ ہے کہ جسمانی مصائب و آلام میں خوش و خرم ہونا (اس نعمت پر)

لاکھوں جانیں قربان کر دینا چاہیے، یعنی شدید محنتیں اور سخت ریاضتیں برداشت کرنے کا اپنے آپ کو عادی بنانا چاہیے ۱۲.

۲.. اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو ستائیسوں پارہ سورہ ذاریات میں ہے یعنی ”اور میں نے جنوں اور انسان کو صرف اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے“ ۱۲

۳.. ذلت و خواری اگرچہ احکام تکوینیہ سے ہیں، جنوں اور انسان کے ہر فرد میں موجود اور حاصل ہیں، آیت کریمہ ”كُلُّ لَهٗ قَانِتُونَ“ اسی معنی کا پتا دیتی ہے،

پس دور ہو گئے وہ اوہامِ فاسدہ اور خیالاتِ باطلہ جو اس مقام میں عام لوگوں کے ذہنوں میں جتے ہوتے ہیں ۱۲

۱۲۔ سجن ایشانسٹ الخ یہ اشارہ اس حدیث کی طرف جو اس کے بارے میں وارد ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ یعنی ”دنیا مومن کا قیدخانہ ہے اور کافر کی جنت ہے“ یہ حدیث صحیح مسلم میں مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ۱۲ مشکوٰۃ لمصنوعہ سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ رنگ..... مانند ۱۲..... طرح ☆ ازالہ..... دور کردن ۱۲..... دور کرنا، زائل کرنا..... ☆ آلام ومصائب..... کہ درد نیا برایشان وارد اند ۱۲..... دکھ اور مصیبتیں جو دنیا میں پیش آتی ہیں..... ☆ عیش..... بفتح زندگانی ۱۲..... عین کی زبر سے زندگی..... ☆ عشرت..... بالکسر خوش زندگانی کردن ۱۲..... عین کی زیر سے اچھی زندگی گزارنا..... ☆ بجوئے..... بیک دانہ غلہ جو ۱۲..... غلہ جو کا ایک دانہ..... ☆ نمی..... ارزید..... قیمت نمی یافت ۱۲..... کوئی قیمت نہیں ہے..... ☆ ظلما تہائے..... تاریک ہائے ۱۲..... اندھیرے..... ☆ قبول می آرد..... حق تعالیٰ ۱۲..... اللہ تعالیٰ..... ☆ عیش و تنعم..... بناز و نعمت پروردہ شدن ۱۲..... ناز و نعمت سے پرورش پانا..... ☆ وَمَا خَلَقْتُ الْخ..... مبتدا ۱۲..... یہ آیت مبتدا ہے..... ☆ نص..... خبر ۱۲..... خبر..... ☆ قاطع..... دلیل یقینی دلیل ہے..... ☆ تذلل..... ذلیل شدن ۱۲..... ذلیل ہونا..... ☆ انکسار..... شکستگی ۱۲..... عاجزی، انکساری..... ☆ حجن..... زندان ۱۲..... قیدخانہ

## پینسٹھواں مکتوب ﴿۶۵﴾

یہ مکتوب خانِ اعظم کی طرف صادر فرمایا..... اسلام کے ضعیف ہونے اور مسلمانوں کی خواری و عاجزی پر رنج و افسوس کرنے اور اہل اسلام کو قوت دینے اور شرعی احکام جاری کرنے پر ترغیب و تحریص دینے کے بارے میں۔

أَيَّدَكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَنَصَرَكُمْ عَلَىٰ أَعْدَاءِ الْإِسْلَامِ فِي إِغْلَاءِ الْآءِ حُكَامِ (اللہ تعالیٰ آپ کو (شرعی) احکام کے بلند کرنے میں دشمنانِ اسلام پر مدد و نصرت عطا فرمائے)..... مخبر صادق علیہ و علیٰ آلہ من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا نے فرمایا: الْإِسْلَامُ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَىٰ لِلْغُرَبَاءِ (یعنی اسلام غریب بے وطن و بے کس) ہی ظاہر ہوا اور غریب ایسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ شروع میں تھا پس غریبوں کیلئے خوشخبری ہے)..... اسلام کی غربت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ کافر کھلم کھلا اسلام پر طعن اور مسلمانوں کی مذمت کرتے ہیں، بے خوف و خطر ہر کوچہ و بازار میں کفر کے احکام جاری اور اہل کفر کی تعریف کرتے ہیں اور مسلمان اسلام کے احکام جاری کرنے سے روک دیئے گئے ہیں اور شریعت کے احکام بجالانے کی صورت میں ان کی مذمت اور ان پر طعنہ زنی کی جاتی ہے۔ بیت

پری نہفہ رُخ و دیو در کرشمہ و ناز بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بواجبی ست  
ترجمہ:- پری تو رُخ کو چھپانے ہے دیونا ز کرے یہ حال دیکھ کر حیرت سے ہوش جاتے رہے

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اس کی تعریف ہے) عقلمندوں نے کہا ہے: الشَّرْعُ تَحْتَ السَّيْفِ (شریعت تلوار کے نیچے ہے) اور شرع شریف کی رونق بادشاہوں کے ساتھ وابستہ ہے (اور اب) قضیہ برعکس ہو گیا ہے اور معاملہ بدل گیا ہے، ہائے افسوس صد افسوس!! آج ہم آپ کے وجود شریف کو غنیمت جانتے ہیں اور اس ضعیف و شکست خوردہ معرکہ میں آپ کے سوا کسی کو دشمن کے مقابلہ میں آنے والا بہادر و لڑاکا نہیں جانتے، حق تعالیٰ اپنے نبی مکرم اور آپ کی بزرگ آل علیہ

وعلیہم الصلوات والتسلیمات والتحیات والبرکات کے طفیل آپ کا مددگار و ناصر ہو..... حدیث شریف میں آیا ہے لَنْ يُؤْمِنَ  
أَحَدُكُمْ حَتَّى يُقَالَ لَهُ إِنَّهُ مَجْنُونٌ (تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایماندار نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو یوانہ نہ کہا جائے)۔ اس  
وقت وہ جنون جو غیرتِ اسلام کی زیادتی پر مبنی ہے آپ ہی کی ذات میں محسوس ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ عَلَى ذَلِكَ (اس پر اللہ کا شکر ہے)۔

آج وہ دن ہے کہ تھوڑے سے عمل کو بہت بڑے اجر اور نہایت قدر کے ساتھ قبول فرماتے ہیں..... اصحابِ کہف  
سے ہجرت کے سوا کوئی اور عمل ظاہر نہیں ہوا جس نے اس قدر اعتبار و فضیلت حاصل کر لی ہے..... امن و امان اور دشمنوں سے  
سکون کے وقت برخلاف سپاہی اگر دشمنوں کے غلبہ کے وقت تھوڑی سی بھی بھاگ دوڑ کریں تو بڑی قدر حاصل کر لیتے  
ہیں..... یہ قولی جہاد جو آج آپ کو حاصل ہے جہادِ اکبر ہے اس کو غنیمت جانیں اور هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ (کیا اور زائد ہے) کہیں  
اور اس قولی جہاد کو جہادِ قتال سے بہتر جانیں..... ہم جیسے بے دست و پا (عاجز) فقراء اس دولت سے محروم ہیں

هَنِيئًا لَا رُبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا	وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ
مبارک نعمتیں جنت کی ہوں اصحابِ جنت کو	مبارک جرعه نوشی غم کی ہو بیمار الفت کو
دادیم ترا ز گنج مقصود نشاں	گر مانہ رسیدیم تو شاید برسی
نشاں بتلا دیا ہم نے تجھے گنج سعادت کا	اگر ہم نے نہیں پایا تو شاید تجھ کو مل جائے

حضرت خواجہ احراق قدس اللہ تعالیٰ سرہ فرمایا کرتے تھے ”اگر من شیخی کنم ہیج شیخی در عالم مرید نیابد اما مرا کار دیگر فرمودہ  
اندوآں تروج شریعت و تائید ملت است“ (یعنی اگر میں پیری مرشدی کروں تو دنیا میں کسی پیرو مرشد کو کوئی مرید نہ ملے، لیکن  
مجھے کسی اور کام کا حکم ہے اور وہ شریعت کی تروج اور مذہب کی تائید ہے)..... اسی لئے بادشاہوں کی صحبت میں جایا کرتے  
اور اپنے تصرف سے ان کو مطیع بنایا کرتے تھے اور ان کے ذریعہ سے شریعت کو رواج دیتے تھے..... (میں بھی) یہی التماس  
کرتا ہوں کہ جب حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس بزرگ خاندان کے بزرگوں (حضرات نقشبندیہ) قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے  
ساتھ آپ کی محبت کی برکت سے آپ کی بات میں تاثیر بخشی ہے اور آپ کی مسلمانی کی عظمت اہل زمانہ کی نظروں میں  
ظاہر ہو گئی ہے تو آپ کو شش فرمائیں، کم از کم اتنا تو ہو کہ اہل کفر کے بڑے بڑے احکام (شعائر کفر) جو اہل اسلام میں رائج  
ہو گئے ہیں مٹ جائیں اور نیست و نابود ہو جائیں اور اہل اسلام ان خلاف شریعت امور سے محفوظ رہیں جَزَاكُمْ اللَّهُ  
سُبْحَانَهُ عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ خَيْرَ الْجَزَاءِ (اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری اور سب مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے)۔  
اس سے پہلی سلطنت (اکبری دور) میں حضرت مصطفیٰ علیہ والسلام کے دین کے ساتھ دشمنی معلوم ہوتی تھی اور اس  
(موجودہ سلطنت) میں ظاہری طور پر وہ عناد نہیں ہے اگر ہے تو بے علمی کی وجہ سے ہے۔ ڈر یہ ہے کہ ایسا نہ ہو یہاں بھی عناد و  
دشمنی کی نوبت نہ آجائے اور مسلمانوں پر معاملہ اس سے بھی زیادہ تنگ ہو جائے۔

مصرع چوبید بر سر ایمان خویش می لرزم (مثال بیڈ لرزتا ہوں اپنے ایمان پر)

ثَبَّتْنَا لِلَّهِ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ عَلَى مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ (اللہ



سبحانہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو سید المرسلین علیہ علی آلہ الصلوٰت والتسلیمات کی متابعت پر ثابت قدم رکھے (فقیر ایک تقریب پر یہاں آیا تھا، یہ نہ چاہا کہ آپ کو اپنے آنے کی اطلاع نہ دے اور بعض نفع بخش باتیں نہ لکھے اور (آپ کے ساتھ) اپنی طبعی محبت کی جو کہ فطری مناسبت کی وجہ سے ہے (آپ کو) خبر نہ دے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مَنْ أَحَبَّ أَخَاهُ فَلْيُعَلِّمْ إِيَّاهُ یعنی جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے تو اس کو چاہیے کہ اپنی محبت کا اس پر اظہار کر دے، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ جَمِيعٍ مِّنَ اتَّبِعِ الْهُدَىٰ (آپ پر اور تمام ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو)۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

- ۱.. قولہ تَحْرِیضُ بِمَعْنَى ابْهَارِنَا، تِيَارِكْرِنَا، رَغْبَتٌ دِلَانَا وَقَوْلُهُ اِغْرَا بِمَعْنَى اِكْسَانَا، تَرْغِيبٌ دِيْنَا ۱۲
- ۲.. اللہ تعالیٰ آپ کو (شرعی) احکام بلند کرنے میں دشمنانِ اسلام پر مدد و نصرت عطا فرمائے ۱۲
- ۳.. یعنی اسلام پہلے دور میں مسافر کی طرح ظاہر ہوا، یعنی اسکو بہت ہی کم لوگوں نے پہچانا، اور عنقریب اپنی ابتدائی حالت کی طرف لوٹ آئے گا، پس خوشخبری ہے غزباً کو، یعنی اسکی (اسلام کی) مدد کرنے والوں کو اسکی کمزوری اور عاجزی کی حالت میں۔ اسکو امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، ابن ماجہ اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے ۱۲
- ۴.. قولہ مبارز، پہلے حرف پر پیش، را بے نقطہ زیر والی، ز سے پہلے ہے، اس کے معنی ہیں وہ شخص جو کسی سے جنگ کے لئے باہر آئے اور وہ فوجی ہوتا ہے، یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے مبارزت سے، اس کے معنی ہیں دشمن کے مقابلے میں جنگ کے لئے سامنے آنا ۱۲۔ غیاث
- ۵.. یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایماندار نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو دیوانہ اور مجنون نہ کہا جائے، یعنی جس وقت تک یہ قول نہ کہا جائے گا ایمان کامل نہیں ہوگا، امام جزری نے حصن حصین میں اس حدیث کو ان الفاظ میں ذکر کیا ہے: اَكْثَرُ وَاذْكَرُ اللّٰهُ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ حَبِ اَصْحٰى اِسْحٰدِیْثُ كُوْا بِنِ حَبَانِ، اَحْمَدُ، ابُو یَعْلٰی اور ابن سنی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۱۲۔
- ۶.. فرط فاپر زبر ہے، اس کے معنی ہیں زیادہ کرنا، غالب ہونا دوسرے آدمی کی بات پر، کسی کام میں کمی کرنا، اور ضائع کرنا اور اسکو فوت کرنا ۱۲

### ☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

- ☆ تَائِفٌ ..... اندوہ خوردن ۱۲ ..... افسوس کرنا اور غمگین ہونا ..... ☆ تَائِفٌ ..... دروغ خوردن ۱۲ ..... غم کھانا، افسوس کرنا
- ☆ زَبُونٌ ..... بفتح اول عجز وضعف و بیچارگی و خواری ۱۲ ..... عاجزی، کمزوری، بیچارگی اور ذلت ..... ☆ تَقْوِيْتُ ..... قوت دادن ۱۲
- ☆ اَجْرًا ..... جاری نمودن ۱۲ ..... جاری کرنا ..... ☆ بَرَمَلًا ..... ظاہراً ۱۲ ..... ظاہری طور پر ..... ☆ اَهْلَ اَنْ
- ☆ كَفْرًا ..... کافر لوگ ..... ☆ الشَّعْرُ تَحْتَ السَّيْفِ ..... شریعت زیر تیغ ۱۲ ..... شریعت تلوار کے تحت مضبوط ہوتی ہے
- ☆ دَرْخَبْرٌ ..... حدیث ۱۲ ..... حدیث پاک ..... ☆ فَرَطٌ ..... زیادت ۱۲ ..... زیادتی ..... ☆ دَرْنَهَادٌ ..... طبیعت ۱۲ ..... طبیعت، سرشت
- ☆ قَلِيْلٌ ..... اندک ۱۲ ..... ☆ جَزِيْلٌ ..... عظیم ۱۲ ..... عظمت والا ..... ☆ بَاعْتِنَاءٌ تَمَامٌ ..... بارادت کاملہ ۱۲ ..... پوری توجہ سے
- ☆ اَيْنَ ..... یعنی فضائل و بزرگیوں ..... ☆ اَعْدَاءٌ ..... دشمنان ۱۲ ..... دشمن لوگ ..... ☆ تَرَوْدٌ ..... آمدورفت
- ☆ دَرْكَارٌ سَرْكَارٌ ..... حکومت کے کام آنا جانا ..... ☆ اَعْدَاءٌ ..... دشمنان ۱۲ ..... دشمن لوگ ..... ☆ مَيْسَرٌ ..... حاصل ۱۲ ..... حاصل

- ۱.. قولہ عَدِيْنَا لِحُ نِعْمَتِ كَمَا لِيُوْنَ كُوْجَنَتِ كِي نِعْمَتِيْنَ پَسْنَدِيْنَ بَلُوْر عَاشِقِ مَسْكِيْنَ كُوْا پَسْ مَجْبُوْبِ كِي جَدَائِيْ كَا دَرْدَاوَرِ غَمِّ وِزْنِ هِي پَسْنَدِيْدِهْ هِي جُوْهْ گَهْنُوْثْ گَهْنُوْثْ پِيْتَا هِي ۱۲
- ۲.. یعنی خواجہ احرار شیخ بے نظیر اور پیر بے مثال ہوئے ہیں یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی سے ارادت و عقیدت نہ رکھتے ۱۲
- ۳.. اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری اور سارے مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے ۱۲
- ۴.. بید باکی زیر سے، فارسی میں ایک درخت کا نام ہے، کہتے ہیں اسکو پھل نہیں لگتا، یعنی بید سادہ جسکو سوائے شگوفہ کے کوئی پھل نہیں آتا، اہل لغت لکھتے ہیں کہ بید سترہ (۱۷) قسم کا ہوتا ہے ۱۲ غیاث

۵.. اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو سید المرسلین ﷺ کی متابعت پر ثابت قدم رکھے آپ پر اور آپ کی آل پر درود و سلام ہو ۱۲

۶.. غین نقطہ والا یعنی محبت طبعی جو طبیعت میں ہو، غریزت کی نسبت منسوب ہے بمعنی فطرت اور پیدائش ۱۲

۷.. اس حدیث کو امام احمد نے اور بخاری نے ادب مفرد میں اور ترمذی نے زہد میں اور ابن حبان و حاکم نے روایت کیا ۱۲ معرب (علامہ محمد مراد کی)

۸.. قولہ وھل الخ یعنی کیا اور زیادہ ہے، اے طالب زیادہ کا طالب ہو ۱۲

۹.. قولہ بواسطہ الخ... یعنی ہماری (میری اور آپ کی) فطرت و خلقت میں ایک گونہ مناسبت ہے اسی وجہ سے یہ آپس کی محبت سبب

بنی ہے جیسا کہ آں حضرت ﷺ نے فرمایا ہے: ارواح فوج در فوج ہیں جن میں آپس میں مناسبت ہوئی ہے ان میں الفت و

محبت پیدا ہو گئی، اور جن میں مناسبت پیدا نہیں ہوئی ان کے درمیان اختلاف واقع ہو گیا ۱۲ لمصو سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ مقتنم..... غنیمت ۱۲..... غنیمت..... بہ..... بہتر ۱۲..... بہتر..... ☆ خواجہ احرار..... عبید اللہ قدس سرہ ۱۲..... خواجہ عبید اللہ احرار

قدس سرہ..... ☆ شیخی..... مشیخت بیای معروف ۱۲..... یائے معروف سے پڑھا جائے معنی پیری اور بیعت کرنا..... ☆ شیخی..... بیائے مجہول

پیرے ۱۲..... یائے مجہول سے پڑھا جائے یعنی کوئی پیر..... ☆ منقاد..... مطبع ۱۲..... فرمانبردار..... ☆ بتوسل..... بذریعہ

۱۲..... ذریعہ سے..... ☆ اکابر این..... بزرگواران ۱۲..... بزرگ لوگ..... ☆ خانوادہ..... نقشبندیہ ۱۲..... سلسلہ نقشبندیہ

☆ اقران ظاہر..... ہمعصران ۱۲..... ہم عصر لوگ..... ☆ سعی..... کوشش ۱۲..... کوشش..... ☆ اقل..... کمترین بود ۱۲..... کم از

کم اتنا تو ہو..... ☆ کبیرہء اہل کفر..... یعنی شعائر کفر ۱۲..... کفر کے بڑے بڑے احکام..... ☆ شیوعی..... رواجی ۱۲..... رواج پانا

☆ منہدم..... ویران و از پا افتادہ ۱۲..... ویران اور برباد شدہ..... ☆ مندرس..... بوسیدہ ۱۲..... پرانا، پھٹا ہوا

☆ منکرات..... امور خلاف شریعت ۱۲..... شریعت کے خلاف کام..... ☆ عنادی..... بالکسر مخالفت و جنگ و استیزہ کردن ۱۲.....

مخالفت و جنگ اور دشمنی رکھنا..... ☆ محبت..... خان اعظم ۱۲..... خان اعظم سے محبت.....

## چھپا سٹھواں مکتوب ﴿۲۶﴾

یہ مکتوب بھی خان اعظم کی طرف صادر ہوا..... طریقہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی تعریف اور اس طریقہ کی اصحاب کرام رضی

اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے طریقہ کے ساتھ مناسبت کے بیان میں اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی دوسروں پر افضلیت کے بیان میں اگرچہ وہ اولیس قرنی

ہوں یا عمر مروانی (یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ) ہوں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ (اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام)

حضرات خواجگان (نقشبندیہ) قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے طریقہ کی بنا اندراج نہایت در بدایت (ابتدا میں انتہا

درج ہونا) پر مبنی ہے۔ حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ نے فرمایا ہے کہ ہم انتہا کو ابتدا میں درج کرتے ہیں اور یہ

طریقہ بعینہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ ہے کیونکہ ان بزرگوں کو آنسور عالم ﷺ کی پہلی ہی صحبت میں وہ کمال

حاصل ہو جاتا تھا کہ اُمت کے اولیاء کو نہایت نہایت (انتہائی مقام) میں اس کمال میں سے بہت تھوڑا حصہ حاصل ہوتا

ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل وحشی جو اپنے اسلام لانے کے شروع زمانہ میں صرف ایک ہی مرتبہ سید اولین

و آخرین علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیمات و التحیات کی صحبت کے شرف سے مشرف ہوئے تھے حضرت اولیس قرنی سے جو کہ

تابعین میں سب سے بہتر ہیں افضل ہو گئے، جو کچھ حضرت وحشی کو حضرت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰة والسلام کی پہلی ہی

صحبت میں حاصل ہوا حضرت اویس قرنیؓ کو اس خصوصیت (یعنی خیر التابعین ہونے کے باوجود) انتہا میں بھی حاصل نہیں ہوا۔ پس لازمی طور پر سب سے بہتر زمانہ اصحاب کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا زمانہ ہوا، اور لفظ ثم نے دوسروں کا معاملہ پیچھے ڈال دیا اور درجہ کی دوری کی طرف اشارہ کیا۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مبارک قدس سرہ سے پوچھا کہ (امیر المؤمنین) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا (امیر المؤمنین) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ؟ آپ نے فرمایا وہ غبار جو (جہاد کے سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے کئی درجے بہتر ہے، پس اسی لئے ان حضرات کا سلسلہ سلسلۃ الذہب ہوا اور دوسرے طریقوں پر اس طریقہ عالیہ کی فضیلت ایسی ہے جیسے اصحاب کرام رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی فضیلت دوسرے زمانوں پر واضح ہو چکی ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و کرم سے ابتداء ہی میں اس پیالہ سے ایک گھونٹ پی چکے ہوں ان کے کمالات کی حقیقت پر اطلاع پانا ان کے سوا دوسروں کیلئے مشکل ہے، ان کی نہایت دوسروں کی نہایت سے بلند تر ہوگی۔ مصرعہ

قیاس کن زگلستان من بہار مرا (میری بہار کا اندازہ میرے باغ سے کر)

مصرعہ سالے کہ نکوست از بہارش پیدا است (سال اچھا ہے وہی جس کی بہار اچھی ہے)

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (سورہ جمعہ ۶۲ آیت ۴) (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے)..... حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمایا کرتے تھے ”ما فضلیا نیم“ (ہمارے سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے وابستہ ہیں) اللہ تعالیٰ اپنے نبی قریشی ﷺ کے طفیل ہم کو اور آپ کو ان بزرگوں کے محبوں اور متابعت کرنے والوں میں بنائے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۴۷﴾ .. قال اللہ تعالیٰ وما صاحبکم بمجنون ۱۲ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارے صاحب (نبی کریم ﷺ) دیوانے نہیں ہیں۔

.. قوله بدو اسلام الخ پہلے حرف پر زبر ہے اور دوسرا ساکن ہے اس کے معنی ابتدا اور آغاز کے ہیں ۱۲ ؟ غیاث

.. عن عمر قال سمعت رسول اللہ ﷺ يقول ان خير التابعين رجل يقال له اویس ۱۲ ترجمہ بے شک تابعین میں سب سے بہترین ایک مرد ہے اسے اویس کہا جاتا ہے ۱۲ رواہ مسلم مشکوٰۃ

۱.. قرن ق پر زبر ہے، اس سے مراد ہے زمانہ، تیس سال کی مدت یا اسی سال یا ایک سو بیس سال یا سو سال اور یہ سب سے بہتر ہے ۱۲ من

۲.. عمران بن حصین قال: عن قال رسول اللہ ﷺ ”خير أمتي قرني، ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم“۔ (متفق علیہ) یعنی

میری امت میں سے بہترین میرے صحابہ ہیں، ان کے بعد سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں گے جو تابعین ہیں، ان کے بعد بہترین امت وہ لوگ ہیں جو لوگ ان سے متصل ہوں گے وہ تبع تابعین ہیں (بخاری۔ مسلم)

جاننا چاہیے کہ قرن ایک جماعت کو کہتے ہیں جو ایک زمانہ کے ہوں اور ایک دوسرے کے قریب اور ملے ہوئے ہوں بعض امور میں سب سے صحیح بات یہ ہے کہ اس بارے میں مضبوط و معتبر مدت کوئی متعین نہیں ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا قرن کہ جس میں صحابہ کرامؓ ایک سو دس سال تک باقی رہے ہیں۔ اور تابعین کا زمانہ کہ اس میں وہ ایک سو ستتر ہجری تک باقی رہے اور اتباع تابعین کا زمانہ وہاں سے (یعنی تابعین کے بعد) دو سو ساٹھ سال تک رہا ہے۔

حضرت مجدد قدس سرہ، کا قول کلمہ ء ثم الخ یعنی لفظ ثم جو اس حدیث میں آیا ہے اس نے دوسروں کا معاملہ پیچھے ڈال دیا ہے۔ جس طرح ثم زمانہ کو مؤخر بنانے کے لئے آتا ہے اسی طرح مرتبہ کی بعدیت کے لئے بھی آتا ہے ۱۲

۳.. ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مبارک قدس سرہ سے پوچھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ علیہ؟ آپ نے فرمایا: وہ غبار جو (جہاد کے سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے کئی درجے بہتر ہے ۱۲

لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ صَاحِبِهِمْ..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲..... صاحب سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں..... ☆ شَمَمٌ..... اند کے ۱۲..... تھوڑا، قلیل..... ☆ وَحْشِي..... بن حرب مولائے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۱۲..... وحشی جبیر بن مطعم کے غلام تھے..... ☆ قُرْنِي..... منسوب الی قرن بن رومان بن ناجیہ بن مراد احداء جدادہ ۱۲..... قرن بن رومان بن ناجیہ بن مراد کی طرف نسبت ہے جو ان کے دادوں میں سے تھے..... ☆ عبد اللہ بن مبارک..... از اعلام دین و فقہائے امت بودہ ۱۲..... بڑے عالم دین اور امت کے فقہاء میں سے تھے..... ☆ معاویہ..... ابن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۱۲..... حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما..... ☆ أمّ عمر..... اموی امیر المؤمنین رحمۃ اللہ تعالیٰ ۱۲..... امیر المؤمنین اموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ..... ☆ عبد العزیز..... ابن مروان بن حکم ۱۲..... عبد العزیز بن مروان بن حکم..... ☆ سلسلہ زنجیر ۱۲..... زنجیر..... ☆ الذہب..... زر ۱۲..... سونا..... ☆ مزینۃ..... فضیلت ۱۲..... فضیلت..... ☆ سائر..... باقی ۱۲..... باقی لوگ..... ☆ ممرہن..... مدلل ۱۲..... مدلل..... ☆ جام ارزانی..... پیالہ شراب ۱۲..... شراب کا پیالہ..... ☆ معذر..... دشوار ۱۲..... مشکل

## سر سٹھواں مکتوب (۲۷)

خان خانان کی طرف ایک محتاج کی سفارش میں صادر فرمایا۔

ثَبَّتْنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ عَلَى مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْتَسْلِيمَاتُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَيَرْحَمُ اللَّهُ عَبْدًا قَالِ أَمِينًا (حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو ظاہر و باطن میں سید المرسلین علیہ و علی آلہ الصلوٰات و التسلیمات کی متابعت پر ثابت قدم رکھے اور اس بندے پر رحم فرمائے جس نے آمین کہی)..... دو ضروری کاموں نے بے اختیار اس بات پر آمادہ کیا کہ آپ کو تکلیف دی جائے..... امر اول، تکلیف کے گمان کو دور کرنے بلکہ محبت و اخلاص کے حاصل ہونے کا اظہار ہے..... اور دوسرا امر ایک محتاج کی حاجت کی طرف اشارہ ہے جو بزرگی اور نیکی سے آراستہ اور معرفت و شہود سے پیراستہ ہے، نسب (پدری رشتہ) کے لحاظ سے کریم اور حسب (مادری رشتہ) کی رُو سے شریف ہے۔

میرے مخدوم! حق بات ظاہر کرنے میں ایک قسم کی تلخی ہے اگرچہ وہ شدت ضعف کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے، کوئی نہایت سعادت مند ہونا چاہیے جو اس تلخی کو شہد کی طرح پی جائے اور ھَلْ مِنْ مَّزِيدٍ (کیا اور بھی ہے) کہے..... احوال کا تغیر و تبدل امکان کی صفت کے لوازمات سے ہے جو لوگ مرتبہ تمکین تک پہنچ چکے ہیں وہ بھی تلوین کی سرشت رکھتے ہیں بیچارہ ممکن کبھی صفات جلالیہ کے غلبہ سے مغلوب ہے اور کبھی صفات جمالیہ کا محکوم، کبھی قبض کے مقام میں ہے اور کبھی بسط کے، اور ہر موسم کے احکام جدا ہیں، گذشتہ کل جو حالت تھی وہ آج نہیں ہے: قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنَ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ (مومن کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس طرح چاہتا ہے اس کو پلٹ دیتا ہے) والسلام

## ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۲۸﴾ ۱.. شرب شین کی زیر سے بمعنی پانی اور پانی کا کچھ حصہ، اور شین کی تینوں حرکتوں (زبر، زیر اور پیش) سے پانی پینا پلانا اور آگے مانند ۱۲ من

۲.. یہ خدائے پاک کا احسان ہے جس پر چاہتا ہے یہ احسان فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ عظیم احسان والا ہے۔ یہ آیت سورۃ جمعہ میں واقع ہے ۱۲

۳.. اللہ تعالیٰ کے فضل کی طرف منسوب ہے ۱۲

۴.. اللہ تعالیٰ اپنے نبی قرشی ﷺ کے طفیل ہم کو اور آپ کو ان بزرگوں کے محبوبوں اور متابعت کرنے والوں میں سے بنائے حضور پر اور آپ کی آل

پاک پر افضل ترین درود اور کامل تر سلام کے تحفے نازل ہوں ۱۲

۵.. خدائے پاک ہم کو اور آپ کو ظاہر و باطن میں سید المرسلین علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت پر ثابت قدم رکھے اور اس بندے پر رحم

فرمائے جس نے آمین کہی ۱۲

۶.. قولہ مَطَّئِدٌ۔ طائفتہ والی پر زبر اور زیر اور نون پر شد بمعنی ظن کی جگہ یعنی بگمان کی جگہ لے جانا ۱۲

۷.. قولہ ضعف الخ یعنی بعض مواقع پر شدید اور قوی اور بعض جگہ کمزور، تمام افراد میں اظہار حق کی وجہ سے تلخی کم و بیش موجود ہے ۱۲

۸.. یعنی زیادہ کا طالب ہو ۱۲

۹.. یعنی ممکن کے لئے احوال کا مختلف ہونا لازمی ہے، ہمیشہ ایک حالت اور کیفیت پر رہنا واجب الوجود لایزال کی شان ہے، پس اللہ تعالیٰ الان

کماکان (اب ایسا ہی جیسا پہلے تھا) ہے ۱۲

۱۰.. اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے واللہ یقبض ویبسط (۲۳۵/۱۲) اللہ ہی تنگی میں مبتلا کرتا ہے اور وہی فراخی عطا کرتا ہے ۱۲

۱۱.. اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کو مسلم و ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

اس حدیث کے الفاظ مشکوٰۃ شریف میں اس طرح ہیں ان قلوب بنی آدم ککھا بین اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفہ کیف یشاء۔

(باب الایمان بالقدر) یعنی بے شک تمام بنی آدم کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی مانند ہیں جس کو اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے

پھیر دیتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ بیک وقت تمام اشیاء میں تصرف کرنے پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے دو انگلیوں کا اطلاق تشابہات میں سے ہے

، تشابہات میں دو مذہب مشہور ہیں، مختصر یہ کہ انگلیوں سے دلوں کے ساتھ جلال و جمال اور لطف و قہر کی صفت کا تعلق مراد ہے کہ وہ بعض دلوں کو اطاعت

کی طرف پھیرتا ہے اور کچھ دلوں کو معصیت و نافرمانی کی طرف، اور اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ یہ تبدیل کرنا اور پھیرنا نہایت تیزی کے

ساتھ اور بڑے موخر طریقہ سے ہوتا ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق دہلوی) ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی.....

☆ اہم..... ضروری ۱۲..... ضروری..... ☆ بتصدیع..... در سر رسانیدن و رنجائیدن ۱۲..... در دسر گانا، تکلیف دینا..... ☆ جرأت..... دلیری

۱۲..... دلیری، بہادری..... ☆ مؤذت..... محبت ۱۲..... محبت..... ☆ متحلی..... متزین ۱۲..... مزین، زینت والا..... ☆ نسب..... ازجہت

رشتہ پدری ۱۲..... باپ کے رشتہ کی طرف سے آباء واجداد..... ☆ حسب..... ازجہت رشتہ مادری ۱۲..... ماں کی طرف سے آباء واجداد.....

☆ مرارت..... یعنی تلخی ۱۲..... کڑواہٹ..... ☆ خیلے سعادت مندی..... یعنی سعادت مند کلان ذی ہمت بلند حوصلہ عالی ۱۲..... یعنی خوش

بخت، بہت بلند ہمت والا اور بلند حوصلہ..... ☆ مرارت..... تلخی ۱۲..... کڑواہٹ..... ☆ رنگ..... مانند ۱۲..... مثل، مانند..... ☆ عسک..... شہد ۱۲

شہد..... ☆ بیاشامد..... نبوشد ۱۲..... پیے..... ☆ تلوینات..... اختلاف و تفاوت ۱۲..... اختلاف اور فرق..... ☆ تمکین..... اطمینان ۲.....

اطمینان قلب..... ☆ سرشتہ..... مطبوع و مجبول ۱۲..... پیدائشی کیا گیا مرغوب طبع، پسند کیا گیا..... ☆ سلطان..... غلبہ ۱۲..... غلبہ تسلط.....

## اڑسٹھواں مکتوب ﴿۲۸﴾

یہ مکتوب بھی خان خاناں کی طرف صادر فرمایا..... اس بیان میں کہ تواضع دولت مندوں کو زیب دیتی ہے اور استغنا بے نیازی فقراء کیلئے زیبا ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔

الْخَيْرُ فِيمَا صَنَعَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ (جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے اسی میں بہتری ہے)..... میرے مخدوم!

من آنچه شرطِ بلاغ است با تومی گویم تو خواه از خنم پند گیر و خواه ملال  
ترجمہ ادا کرتا ہوں حق تبلیغ کا اور تجھ سے کہتا ہوں مری باتوں سے ہوتجھ کو نصیحت یا ملال آئے

تواضع دولت مندوں (کی طرف) سے اچھی ہے اور استغنا بے نیازی فقرا (کی طرف) سے، اس لئے کہ معالجا اضرار (بالمقابل چیزوں) کے ساتھ ہوتا ہے، آپ کے تینوں خطوں میں استغنا کے سوا اور کچھ مفہوم نہیں ہوا، اگرچہ آپ کا مقصود تواضع تھا مثلاً اخیر کے مکتوب میں لکھا ہوا تھا کہ ”حمد و صلوة کے بعد واضح ہو۔“ اس عبارت کو اچھی طرح غور فرمائیں کہ کہاں لکھنی چاہیے، بیشک آپ نے فقراء کی بہت خدمت کی ہے لیکن خدمت کے آداب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے تاکہ (خدمت کا) ثمرہ اس پر مرتب ہو و بَدُونِهَا خَرَطُ الْقِتَادِ ط (اور اس کے بغیر بے فائدہ تکلیف اٹھانا ہے)..... ہاں، آنحضرت ﷺ کی امت کے متقی لوگ تکلف سے بری ہیں۔ اَمَّا التَّكْبُرُ مَعَ الْمُتَكَبِّرِينَ صَدَقَةٌ (لیکن تکبر کرنے والوں کے ساتھ تکبر کرنا صدقہ ہے)..... کسی شخص نے حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ کے متعلق کہا ہے کہ یہ شخص متکبر ہے، آپ نے (اس کے جواب میں) فرمایا کہ میرا تکبر کبریا (حق تعالیٰ) کی جانب سے ہے،..... آپ اس گروہ کو ذلیل و خوار نہ سمجھیں، رَبِّ اشْعَثْ مَدْفُوعِ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ (بہت سے ایسے گرد آلود پر آگندہ بالوں والے درویش جن کو لوگ اپنے دروازوں سے دھکیل دیتے ہیں ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا کر دیتا ہے) حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے

اند کے پیش تو گفتم غمِ دل تر سیدم کہ دل آزرده شوی ورنہ سخن بسیار است  
ترجمہ:- بہت تھوڑی کہی ہے ڈرتے ڈرتے داستان دل کی نہ ہو دل تیرا آزرده و گرنہ بات ہے لمبی

آپ کے عزیزوں اور دلی مخلصوں کو چاہیے کہ حقیقت امر کو مد نظر رکھیں اور جو کچھ آپ کی خدمت میں پہنچائیں صحیح صحیح واقعہ بیان کریں اور جو مشورہ دیں اس میں آپ کی صلاح کو ملحوظ رکھیں نہ کہ اپنی مصلحتوں کو کیونکہ یہ محض خیانت ہے..... اس سفر کی علت غائیہ (اصلی غرض) یہ بھی تھی کہ آپ کو کچھ نفع و فائدہ حاصل ہو لیکن عالم اسباب میں آپ کے دوستوں اور مخلصوں نے نہیں چھوڑا (کہ اپنے آپ کو آپ تک پہنچا سکوں)۔ اس طرف سے کوئی کوتاہی نہ سمجھیں، اگرچہ یہ باتیں تلخ معلوم ہوتی ہیں لیکن آپ کی خوشامد کرنے والے بہت ہیں، انہی پر اکتفا کریں (اور فقرا سے خوشامد و چا پلوسی کی امید نہ رکھیں) فقراء کی دوستی سے مقصود پوشیدہ عیبوں پر اطلاع پانا اور چھپی ہوئی بُری عادتوں کا ظاہر ہونا ہے لیکن جان لیں کہ اس قسم کی باتوں کا ظاہر کرنا آپ کو آزار اور رنج دینے کی غرض سے نہیں ہے بلکہ خیر خواہی اور دل سوزی کی وجہ سے ہے، آپ یقین جانیں۔

خواجہ محمد صدیق اگر ایک روز پہلے آجاتا تو امید تھی کہ فقیر ہر حال میں اپنے آپ کو آپ کی خدمت میں پہنچاتا لیکن

سرہند کے سفر کے دوران ان سے ملاقات ہوئی اس لئے معذور رکھیں گے۔ اَلْخَيْرُ فَيَمَا صَنَعَ اللّٰهُ سُبْحٰنَهُ (اسی میں بہتری ہے جو اللہ تعالیٰ کرے)

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۳۹﴾ ۱۔ قولہ فیما الخ بھلائی اسی کام میں ہے جسکو خدا کرے یعنی بعض عوارض جو رکاوٹ کا باعث ہوتے ہیں، اپنے آپ کو تم کہیں نہیں پہنچا سکتے، خیر اسی میں ہے جو خدا چاہے، ادھر ادھر کی گنجائش نہیں ہے ۱۲

۲۔ قولہ غنائخ حضرت سعدی فرماتے ہیں: سے

تواضع زگردن فرازان نکوست گداگر تواضع کند خوائے دوست

ترجمہ: انکساری بڑے لوگوں کی پسندیدہ ہے، بھکاری تواضع کرے تو یہ اسکی عادت ہے ۱۲۔

۳۔ لَانُ الْمُعَالَجَةَ الخ چونکہ ہر مرض کا علاج اسکی ضد سے ہوتا ہے جیسا کہ گرمی کا علاج سردی سے ہوتا ہے اور خشکی کا تری سے وعلیٰ ہذا القیاس، اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہے ۱۲۔

۴۔ قولہ و بد و نہا الخ فقراء کے آداب کی رعایت کے بغیر نتائج اور ثمرات کا امیدوار ہونا، کانٹے دار درخت پر ہاتھ مارنے کی طرح ہے، یعنی بے فائدہ محنت و مشقت برداشت کرنا ہے اور خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے ۱۲

۵۔ یعنی میرا تکبر کرنا حق تعالیٰ کے لئے ہے اپنے نفس لے لئے نہیں ہے ۱۲۔

۶۔ قولہ رب اشعت مد فوع بالابواب لو اقسام علی اللہ لا برہ (راوہ مسلم، مشکوٰۃ باب فضل الفقراء الخ) یعنی بہت گرد

آلود، پراگندہ بالوں والے جن کو انتہائی حقارت کی وجہ سے دروازوں سے دھتکار دیا جاتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا کر دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگے اور اس پر قسم دے کہ وہ ضرور کر دے گا تو اس کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی، بلکہ اسے پورا کر دیا جاتا ہے، بعض کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ اگر وہ کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے نبھاتا ہے اور اسی طرح ہی کر دیتا ہے، یہ معنی زیادہ واضح ہیں۔ (رواہ مسلم علی مانی المشکوٰۃ)

۷۔ منسوب ہے صمیم کی طرف بمعنی خالص اور خلوص، تہ دل اور دل کے اندر ۱۲

۸۔ کزگاش کاف کی زیریون غنہ اور دوسرا گاف ہے اور شین تین نقطہ والی، اس کا ترجمہ مشورہ کرنا اور اصلاح پوچھنا، یہ ترکی لفظ ہے اور اس کا مخفف نکش ہے ۱۲

۹۔ قولہ علل علت کی جمع ہے، علت غائیہ وہ ہوتی ہے جو فاعل کو فعل کرنے پر ابھارے اور فعل کا باعث ہو ۱۲

۱۰۔ مدح و تعریف جو آپ کو پسند آئے اور آپ کی خوشامد اور چالپوسی کرنے والے دوسرے بہت ہیں (انہی پر اکتفا کریں) فقرا کی دوستی اور ملاقات سے

مقصود پوشیدہ عیوب پر اطلاع پانا ہے ۱۲

### ☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ تواضع ..... پستی و نیاز مندی ۱۲ ..... انکساری اور نیاز مندی ..... ☆ غنا ..... دولت مندی ۱۲ ..... دولت مندی ..... ☆ استغناء ..... بے نیاز شدن

۱۲ ..... بے نیاز ہونا ..... ☆ استغناء ..... بے نیازی ۱۲ ..... بے نیازی ..... ☆ ہر چند ..... اگرچہ ۱۲ ..... اگرچہ ..... ☆ نیک ..... تامل

صادق نمائید ۱۲ ..... اچھی طرح غور فرمائیے ..... ☆ شمرہ ..... فائدہ ۱۲ ..... فائدہ، پھل ..... ☆ اتقاء امت ..... پرہیز گاران ۱۲ ..... امت

کے پرہیزگار لوگ ..... ☆ بری ..... پاک ۱۲ ..... پاک ..... ☆ اما التكبر ..... صدقہ ..... تکبر کردن بامتکبران نوے از صدقہ است ۱۲

لیکن متکبروں سے تکبر کرنا ایک قسم کا صدقہ ہے ..... ☆ اوست ..... حق تعالیٰ ۱۲ ..... اللہ تعالیٰ ..... ☆ شما نگذاشتند ..... کہ خود را بشمار برساند

۱۲ ..... کہ اپنے آپ کو آپ تک پہنچا سکوں ..... ☆ اکتفا کنند ..... و از فقر خوشامد و تملق نخواہند ۱۲ ..... اور فقر سے خوشامد و چالپوسی کی امید نہ رکھیں

☆ آشنائی ..... دوستی و ملاقات ۱۲ ..... دوستی اور ملاقات ..... ☆ اطلاع بر عیوب مکنونہ ..... واقف بودن بر علیہا پوشیدہ ۱۲ ..... پوشیدہ عیوب

سے واقف ہونا ..... ☆ رذائل ..... ناکسیہ و فرومایگیہا جمع رذیلت است ۱۲ ..... کینگیایا اور نالیقیایا، رذیلت کی جمع ہے

## انہتر واں مکتوب ﴿۲۹﴾

یہ مکتوب بھی خان خاناں کی طرف صادر ہوا..... تو اضع کے بیان میں جو کہ دونوں جہان کی بلندی (عزت) کا باعث ہے اور اس بیان میں کہ نجات فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کی متابعت پر وابستہ ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ کے رسول پر صلوة و سلام ہو)..... آپ کا محبت نامہ گرامی جو آپ نے برادر مولا ناصدیق کے ہمراہ ارسال فرمایا تھا موصول ہوا، آپ نے بڑی مہربانی فرمائی۔ جَزَاكُمُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ (اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے)..... چونکہ آپ نے فقراء کے ادب کو مد نظر رکھا ہے اور تواضع سے گفتگو کی ہے (لہذا) امید ہے کہ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ (جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا) کیلئے تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اس کو بلند کر دیا) کے مصداق یہ فروتنی و عاجزی، دینی و دنیوی سربلندی اور عزت کا سبب ہو جائے گی بلکہ ہوگئی ہے آپ کو بشارت و مبارک ہو۔ جب آپ نے انابت اور رجوع کے الفاظ استعمال کیئے ہیں تو ایسا تصور فرمائیں کہ انابت درویشوں میں سے کسی درویش کے ہاتھ پر واقع ہوئی ہے اس کے نتائج و ثمرات کے امیدوار رہیں لیکن جہاں تک ہو سکے اس کے حقوق کو (پوری طرح) بجالانا چاہیے۔

(یہ فقیر) وصیتوں اور نصیحتوں میں سے کیا لکھے اور علوم و معارف میں سے کیا ظاہر کرے کیونکہ علمائے مجتہدین اور صوفیائے محققین شکر اللہ تعالیٰ سعیم (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو مشکور فرمائے) نے اس امر کی شرح اور تفصیل میں کوئی کوتاہی روا نہیں رکھی ہے اور اس بے سروسامان کے مسودوں کو بھی ظاہری طور پر بعض دوست آپ کی خدمت میں لے گئے ہیں (امید ہے کہ) آپ کی نظر شریف سے گذرے ہوں گے..... مختصر یہ ہے کہ نجات کا طریقہ افعال و اقوال اور اصول و فروع میں اہل سنت و جماعت کَثَرَهُمُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ (اللہ تعالیٰ ان کی کثرت فرمائے) کی متابعت کرنے میں ہے، پس یہی فرقہ ناجیہ (نجات پانے والا ہے) اور اس کے سوا جتنے فرقے ہیں سب زوال کے مقام میں اور ہلاکت کے کنارے پر ہیں، خواہ آج اس بات کو کوئی جانے یا نہ جانے لیکن کل قیامت کے روز ہر ایک جان لے گا اور (اس وقت کا جاننا) اس کو کچھ نفع نہ دے گا۔ اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا قَبْلَ اَنْ يُنَبِّهَنَا الْمَوْتُ (اے اللہ! ہمیں قبل اس کے کہ موت ہمیں بیدار کرے (اس غفلت سے) بیدار کر دے۔)

میرے سرداری کی پناہ والے سید ابراہیم چونکہ قدیم سے آپ کی بلند درگاہ سے تعلق رکھتے ہیں اور دعا کرنے والوں کے سلسلہ میں شامل ہیں آپ کے کرم و بخشش کیلئے لازم ہے کہ ان کی دستگیری فرمائیں گے تاکہ اس فقر اور بڑھاپے کے زمانے میں اہل و عیال کے ساتھ فارغ البالی سے گذارہ کر سکیں اور آپ کیلئے دونوں جہان کی سلامتی کی دعا میں مشغول رہیں۔ والسلام

### ﴿حاشیہ متن﴾

ص ۵۰ ۱۔ قولہ آزار است، یعنی اس قسم کی باتوں کے اظہار سے عیب گیری اور دکھ دینا مقصود نہیں بلکہ ان پوشیدہ امراض اور خفیہ رزائل کا ازالہ کرنا ان پر تنبیہ اور

مطلع کے بغیر بہت دشوار ہے، اس بات پر یقین کریں، شک و شبہ کو راہ نہ دیں ۱۲

۲۔ قولہ الخیر الخیر خیر و نیکی اسی میں ہے جو خدا تعالیٰ چاہے اور کرے ۱۳

۳۔ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ کے رسول پر صلوة و سلام ہو ۱۴



۳.. اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے ۱۲  
 ۵.. جس شخص نے حق سبحانہ و تعالیٰ کی رضا کے لئے پستی اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اس کو رفعت و بلندی عطا فرمائی۔ اس کو ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، علامہ عزیزی نے کہا ہے کہ اسکی اسناد حسن ہے ۱۲ معرب  
 ۶.. بلکہ پورے اہتمام سے انہوں نے اپنی کتابوں میں تحریر فرمایا ہے پس اس کے لکھنے کی حاجت نہیں ہے ۱۲  
 ۷.. خلاصہ مراد یہ ہے کہ نجات کا طریقہ افعال و اقوال اور اصول و فروغ میں اہل سنت و جماعت (اللہ تعالیٰ ان کی کثرت فرمائے) کی متابعت کرنے میں ہے پس یہی فرقہ ناجی (نجات پانے والا ہے) اور اس کے سوا جتنے فرقے ہیں زوال کے مقام میں اور ہلاکت کے کنارے پر ہیں، خواہ آج اس بات کو کوئی جانے یا نہ جانے لیکن کل قیامت کے روز ہر ایک جان لے گا اور (اس وقت کا جاننا) اس کو نفع نہ دے گا لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی .....

☆ بہر ..... شاید ۱۲ ..... شاید ..... اثناء ..... میان ۱۲ ..... درمیان ..... ☆ تو اضع ..... پستی ۱۲ ..... عاجزی  
 ☆ موجب ..... سبب ۱۲ ..... سبب ..... ☆ رفعت ..... بلندی ۱۲ ..... بلندی ..... ☆ دارین ..... دنیا و آخرت ۱۲ ..... دنیا  
 اور آخرت ..... ☆ ناجیہ اند ..... نجات پانندہ ۱۲ ..... نجات پانے والا ..... ☆ بمصحوب ..... ہمراہ ۱۲ ..... ہمراہ، ساتھ ..... ☆ تنزل ..... فرود  
 آمدن ۱۲ ..... نیچے اترنا ..... ☆ موجب رفعت ..... سبب بلندی ۱۲ ..... بلندی کا سبب ..... ☆ رفعت ..... بالکسر ۱۲ ..... راک  
 زیر ☆ بُشْرٰی لَكُمْ ..... بشارت بادشاہ ۱۲ ..... آپ کو خوش خبری ہو ☆ مترصد ..... منتظر ۱۲ ..... انتظار کرنے والا ..... ☆ اما حقوق  
 آزر ۱۲ ..... یعنی حتی الامکان و بقدر وسعت و طاقت ۱۲ ..... یعنی جہاں تک ہو سکے، طاقت اور وسعت کے مطابق ..... ☆ مرعی ..... رعایت  
 ۱۲ ..... رعایت کرنا ..... ☆ وصایا ..... جمع وصیت ۱۲ ..... وصیت کی جمع ہے ..... ☆ نصح ..... جمع نصیحت ۱۲ ..... ☆ وانما ید ..... اظہار  
 ۱۲ ..... ظاہر کرنا ..... ☆ بھاعت ..... ہر مایہ ۱۲ ..... سرمایہ، مال ..... ☆ اللہم ..... الموت ..... ای خدایا ہوشیار کن مارا پیش از  
 انکہ ہوشیار کند مارا موت ۱۲ ..... اے اللہ! ہمیں بیدار کر دے اس سے پہلے کہ موت ہمیں بیدار کر لے .....

## ستر واں مکتوب ﴿۷۰﴾

یہ مکتوب بھی خانِ خانوں کی طرف صادر ہوا..... اس بیان میں کہ جس طرح انسان کیلئے اس کی جامعیت اس کے قرب کا باعث ہے اسی طرح اس کی یہی جامعیت اس کے بعد کا سبب بھی ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔

ثَبَّتْكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلَى جَادَةِ الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلَى صَاحِبِهَا الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ  
 (اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کو شریعتِ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر ثابت قدم رکھے) اور اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے ”آمین“ کہا..... جس طرح انسان کی جامعیت اس کیلئے حق تعالیٰ کے قرب اور کرامت و فضیلت کا سبب ہے اسی طرح اس کی حق تعالیٰ سے دوری اور گمراہی و جہالت ہونے کا باعث بھی وہی جامعیت ہے..... اس کو قرب حق اس وجہ سے ہے کہ اس کا آئینہ (قلب) مکمل و اتم ہے اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی تمام اسماء و صفات بلکہ تجلیات ذاتیہ کے ظہور کی بھی قابلیت رکھتا ہے، حدیثِ قدسی لَا يَسْغُنِي أَرْضِي وَلَا سَمَائِي وَلَكِنْ يَسْغُنِي قَلْبُ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ (نہ میری زمین میری وسعت رکھتی ہے اور نہ میرا آسمان لیکن میرے مومن بندے کا دل میری وسعت رکھتا ہے) میرا اسی بیان کی طرف اشارہ ہے اور اس (بندہ) کا (حق تعالیٰ سے) بعد (دوری) اس سبب سے ہے کہ وہ دنیا کی تمام جزئیات (چیزوں) میں سے ہر جزئی (چیز) کی طرف حاجت مند ہے کیونکہ اس کو

سب چیزیں درکار ہیں خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (بقرہ ۲۹ آیت نمبر ۲۹) (یعنی جو کچھ بھی زمین میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے) اس احتیاج کے باعث اس کو تمام اشیاء کے ساتھ گرفتاری ہے جو اس کے بعد اور گمراہی کا سبب ہو گئی ہے

پایہ آخر آدم است و آدمی گشت محروم از مقام محرمی  
گرنہ گردد باز مسکین زین سفر نیست از وے ہیچ کس محروم تر  
ترجمہ: ہے نزول آخری میں آدمی پس محروم مقام محرمی  
گرنہ لوٹے اس سفر سے وہ غریب کیا کہوں بس ہے نہایت بد نصیب

پس تمام مخلوقات میں بہتر بھی انسان ہی ہے اور کائنات میں سب سے بدتر بھی انسان ہی ہے جیسا کہ حبیب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ علیہ و آلہ الصلوٰات والتسلیمات والتحیات بھی انسانوں میں سے ہی ہیں اور زمین و آسمان کے پروردگار خدائے پاک کا دشمن ابو جہل لعین بھی انہی میں سے ہے۔ پس لامحالہ جب تک ان سب کی گرفتاری سے نجات حاصل نہ ہو جائے اور ایک ذات کی جو ایک ہونے سے یعنی وحدت سے بھی منزہ و پاک ہے کی گرفتاری حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک خرابی ہی خرابی ہے لیکن مَسَالًا يُدْرِكُ كَلَّهُ لَا يُتْرَكُ كَلَّهُ (جو چیز پوری حاصل نہ ہو سکے اس کو بالکل چھوڑا بھی نہ جائے یعنی جس قدر ملے حاصل کر لی جائے) کے موافق اپنی چند روزہ زندگی کو صاحب شریعت علیہ و آلہ الصلوٰة والتحیة کی متابعت میں بسر کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کے عذاب سے رہائی اور دائمی نعمتوں سے کامیابی حاصل کرنا اسی اتباع کی سعادت پر وابستہ ہے۔ پس بڑھنے والے مالوں (نقدی اور سونا چاندی) اور چرنے والے جانوروں کی زکوٰة بقدر واجب پورے طور پر ادا کرنی چاہیے اور اس کو مالوں اور مویشیوں کے ساتھ تعلق نہ ہونے کا وسیلہ بنانا چاہیے اور لذیذ کھانوں اور نفیس کپڑوں میں نفس کی لذت ملحوظ نہیں رکھنی چاہیے بلکہ کھانے اور پینے کی چیزوں میں اس کے سوا اور کوئی نیت نہ ہونی چاہیے کہ عبادات ادا کرنے پر قوت حاصل ہو، اور نفیس کپڑوں کو آیت کریمہ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (اعراف ۳۱ آیت نمبر ۳۱) اِنِّیْ عِنْدَ کُلِّ صَلَوةٍ (ہر مسجد یعنی نماز کے وقت اپنی زینت حاصل کر لیا کرو) کے حکم کے مطابق مذکورہ و مامورہ آیت زینت کی نیت پر پہننا چاہیے اور کسی نیت کو اس میں نہیں ملانا چاہئے..... اور اگر نیت کی حقیقت میسر نہ ہو تو اپنے آپ کو تکلف کے ساتھ اس نیت پر لانا چاہئے فَإِن لَّمْ تَبْكُوا فَتَبَاكُوا (بس اگر خود بخود رونانا آئے تو تکلف کے ساتھ روؤ یعنی رونے والی شکل بناؤ..... اور ہمیشہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا و تضرع (آہ وزاری) کرتے رہنا چاہیے کہ حقیقی نیت حاصل ہو جائے اور تکلف جاتا رہے۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حُسن قبول آنکہ در ساختہ است قطرة بارانی را  
ترجمہ: کیا عجب ہو جائے گر مقبول یہ گریہ مرا قطرة باراں کو تو نے لو لوے لالہ کیا

علیٰ ہذا القیاس تمام امور میں دیندار علماء کے فتویٰ کے مطابق جنہوں نے عزیمت کا راستہ اختیار کیا ہے اور رخصت سے پرہیز کیا ہے زندگی بسر کرنی چاہیے اور اس کو آخرت کی دائمی نجات کا وسیلہ بنانا چاہیے: نَسَا فَعَلَّ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرُوا وَامْنْتُمْ النساء ۱۴ آیت نمبر ۱۴) (اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تعالیٰ تم کو کیوں عذاب دے گا ۱۴

## ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۵۱﴾ .. یعنی آپ کے لئے دعا کرنے والوں کے سلسلہ میں شامل ہیں۔

لفظ منتظم انتظام سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، درست ہونے کے معنی ہیں اور سلسلہ میں شامل ہونا ہے۔ ۱۲

۲.. خدائے پاک تم کو حضرت محمد ﷺ کی شریعت کی شاہراہ پر ثابت قدم رکھے اور صاحب شریعت پر درود و سلام اور دعا کا تحفہ اور رحمت نازل فرمائے۔

حق ﷻ ہر اس بندے پر بھی جو اس پر آمین کہے۔ آمین یا رب العالمین ۱۲

۳.. یعنی نہ میری زمین میری وسعت رکھتی ہے اور نہ میرا آسمان، لیکن میرے مومن بندے کا دل میری وسعت رکھتا ہے۔ اس حدیث کو امام غزالی نے

احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے لیکن اس میں لا یسعنی کی بجائے لم یسعنی ہے اور و لکن سعنی کی بجائے وسعنی ہے۔ علامہ عراقی

نے کہا ہے کہ میں نے یہ لفظ نہیں پائے، طبرانی نے ان لفظوں سے روایت کیا ہے: ان لله انیتہ من الارض و انیتہ و بکم قلوب عباده

الصالحین تخریج کرنے والے نے کہا ہے کہ ویلی نے مسند الفردوس میں حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے اور امام احمد نے اپنی کتاب الزہد

میں وہب بن منبہ نے روایت کیا ہے لیکن الفاظ اور ہیں معنی سب کے ایک ہیں ۱۲

(عربی ترجمہ کے حاشیہ سے اختصار کے ساتھ)

۴.. پارہ اول، سورہ بقرہ آیت ۲۹ کی طرف اشارہ ہے هو الذی خلق لکم ما فی الارض یعنی (اللہ) وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لئے

زمین کی سب چیزوں کو ۱۲

۵.. جیسا کہ حبیب رب العالمین آپ پر اور آپ کی آل پاک پر درودوں، سلاموں اور دعا کے تحفے نازل ہوں آپ بھی انسانوں میں سے ہیں اور

زمینوں آسمانوں کے پروردگار خدائے پاک کا دشمن ابو جہل لعین بھی انسانوں میں سے ہے۔

جاننا چاہیے کہ اس قول مجدد قدس سرہ، میں لف و نشہ غیر مشوش ہے، کیونکہ حضرت مجدد قدس سرہ کا قول

محمد حبیب اللہ لوٹا ہے آپ کے قول بہترین موجودات الخ کی طرف اور آپ قدس سرہ، کا قول

ابو جہل لعین الخ لوٹا ہے آپ کے قول و بدترین ہمہ الخ کی طرف ۱۲

جو چیز پوری حاصل نہ ہو سکے اس کو بالکل چھوڑا بھی نہ جائے، یعنی جس قدر ملے حاصل کر لی جائے ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ قرب..... بحق تعالیٰ ۱۲..... اللہ تعالیٰ کا قرب..... ☆ بعد..... دوری ۱۲..... دوری..... ☆ تھلیل..... گمراہ کردن ۱۲..... گمراہ کرنا.....

☆ تجہیل..... جاہل ساختہ ۱۲..... جاہل بنانا..... ☆ حدیث قدسی..... مبتداء ۱۲..... یہ مبتداء ہے..... ☆ رمزی..... خبر ۱۲..... یہ

خبر ہے..... ☆ رمزی..... اشارتے ۱۲..... اشارہ..... ☆ گرفتاری کی..... بیائے مجہول یعنی حق سبحانہ و تعالیٰ و تقدس در مرتبہ تجرد بخت ۱۲

یائے مجہول کے ساتھ یعنی حق سبحانہ و تعالیٰ و تقدس مرتبہ تجرد بخت میں ہے..... ☆ از یکی..... بیای معروف یعنی از وحدت ۱۲.....

یائے معروف کے ساتھ یعنی وحدت سے..... ☆ خرابی در خرابی..... اگر از گرفتاری غیر نجات میسر نشد ۱۲..... اگر غیر خدا کی

گرفتاری سے نجات میسر نہ ہو تو خرابی ہی خرابی ہے.....

## اکہتر واں مکتوب ﴿۱۷﴾

میرزا داراب ابن خان خاناں کی طرف صادر ہوا..... اس بیان میں کہ منعم کا شکر منعم علیہ پر واجب ہے اور شکر کی ادائیگی شریعت کی اطاعت

کرنے پر ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں

أَيَّدُكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَہُ وَنَصَرَكُمْ (اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کی مدد و نصرت فرمائے).....

عقلی اور شرعی طور پر انعام کرنے والے کا شکر انعام کیے ہوئے شخص پر واجب ہے اور معلوم ہے کہ جس قدر نعمت حاصل ہو اسی قدر شکر بھی واجب ہوتا ہے، پس جس قدر زیادہ نعمت حاصل ہوگی شکر بھی اسی قدر زیادہ واجب ہوگا، لہذا دولت مندوں پر ان کے درجات کے تفاوت کے مطابق فقراء کی بہ نسبت کئی گنا زیادہ شکر واجب ہوا، یہی وجہ ہے کہ اس امت کے فقراء دولت مندوں سے پانچ سو سال پہلے بہشت میں جائیں گے..... اور منعم حقیقی (حق تعالیٰ) کا شکر، اول فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے عقائد کے مطابق اپنے عقیدوں کو درست کرنا ہے..... دوم اس فرقہ عالیہ (اہل سنت و جماعت) کے ائمہ مجتہدین کے اجتہادات کے موافق شرعی عملی احکامات کا بجالانا ہے..... سوم اس فرقہ عالیہ کے صوفیہ کرام کے سلوک کے مطابق تصفیہ و تزکیہ حاصل کرنا ہے۔ اور اس آخری (یعنی تیسرے) رکن کا وجوب استحسان کے طور پر ہے، بخلاف پہلے دور کنوں (عقائد و اعمال شرعیہ) کے، کیونکہ اصل اسلام انہی دور کنوں سے وابستہ ہے، اور اسلام کا کامل ہونا اس ایک رکن (یعنی تصفیہ و تزکیہ) پر موقوف ہے اور جو عمل ان تینوں ارکان کے مخالف ہے اگرچہ وہ سخت ریاضتوں اور مشکل مجاہدوں میں سے ہو معصیت اور منعم حقیقی جل سلطانہ کی نافرمانی و ناشکری میں داخل ہے۔

ہندوستان کے برہمنوں اور یونان کے فلسفیوں نے ریاضتوں اور مجاہدوں میں کوئی کمی نہیں کی لیکن (چونکہ) ان کی ریاضتیں انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی شریعتوں کے موافق واقع نہیں ہوئیں اس لئے سب مردود ہیں اور وہ آخرت کی نجات سے بے نصیب ہیں..... پس آپ پر ہمارے آقا و مولا ہمارے گناہوں کی شفاعت کرنے والے، ہمارے دلوں کے طبیب سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے خلفائے راشدین مہدیین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی متابعت لازم ہے

### ﴿حاشیہ متن﴾

ص ۵۲ ۱۔ قولہ اموال نامیہ الخ یعنی وہ مال جن میں اضافہ و ترقی ممکن ہو برابر ہے کہ یہ اضافہ حقیقی طور پر ہو مثلاً جانوروں کی نسل بڑھنا اور تجارت یا اضافہ نقدی یعنی مال میں بڑھنے اور زیادہ ہونے کی صلاحیت ہو اس طور پر کہ مال ایسا ہے جس کو بڑھایا جاسکتا ہے تجارت کر کے، اور مال اسکے قبضے میں ہو۔ جاننا چاہیے کہ وہ مال نامی جس میں زکوٰۃ فرض ہو عام ہے کہ وہ سونے چاندی کے سکے ہوں یا ڈلیاں یا زیور یا سونے چاندی کے برتن ہوں، یا مال تجارت جو تجارت کی نیت سے خریدا ہوا ہو، سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے اور چاندی کا نصاب چھپن روپے دہلی کے سکہ کے ہیں ۱۲ ۲۔ قولہ انعام سائمه یعنی اونٹ، گائے اور بکریاں نر اور مادہ ملے جلے جو اکثر سال چر کر گزارہ کرتے ہوں اسی طرح ہی گھوڑے، چرنے والے جانوروں کی جنسوں کی مقدار جن پر زکوٰۃ فرض ہے اسکی تفصیل بڑی طویل ہے (وہ فقہ کی کتابوں میں موجود ہے) ۱۲ ۳۔ خذوا زینتکم عند کل مسجدا الخ یہ ایک آیت کی طرف اشارہ ہے جو آٹھویں پارہ اور سورہ اعراف (آیت ۳۱) میں واقع ہے یعنی یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجدا وکلوا وشربو ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین۔ یعنی اے اولاد آدم! زیب تن کر لیا کرو اپنا لباس ہر نماز کے وقت، اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۱۲

۴۔ قولہ فان لم تبکو افتبا کوا، اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جو شرح السنہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے ۱۲

۵۔ اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو پارہ پانچ کے آخر سورہ نساء میں واقع ہے، ترجمہ ”اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تعالیٰ تم کو کیوں عذاب دے گا ۱۲

۶۔ خدائے پاک آپ کو قوت بخشے اور نصرت ارزانی فرمائے دشمنان دین کے مقابلے میں ۱۲

۷۔ اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جسکو امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں یدخل

الفقراء الجنة قبل الاغنیاء بخمس مائة عام مقدار نصف یوم فقراء دولت مندوں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے

نصف دن کی مقدار) اور ابن ماجہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان لفظوں میں روایت کیا ہے ان الفقراء المهاجرین یدخلون الجنة قبل اغنیاء ہم بخمسائة سنة (بے شک مهاجرین فقراً، جنت میں پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے ان کے دولت مندوں سے) اور مسلم نے ان الفاظ سے روایت کیا ہے ان فقراء المهاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القيامة اربعین خریفاً۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث سے (بے شک مهاجرین فقراء قیامت کے دن دولت مندوں سے چالیس خریف پہلے سبقت کریں گے) یعنی وہ پہلے جنت میں جائیں گے ۱۲

۱۲ یعنی تہتر فرقوں میں ایک جماعت نجات پانے والی ہے اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جو اس بارے میں وارد ہوئی ترمذی اور ابوداؤد میں ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ فوز..... فیروزی ۱۲..... کامیابی..... ☆ بتعمات..... جمع تعتم بمعنی بناؤ نعمت پروردہ شدہ ۱۲..... تعتم کی جمع ہے یعنی ناز و نعمت سے

پرورش ہونا..... ☆ سرمدی..... دائمی ۱۲..... ہمیشہ ہمیشہ..... ☆ انعام..... چار پائیگان ۱۲..... چار پائے..... ☆ سائمہ..... چرند

گان ۱۲..... چرنے والے (جو اکثر سال چرتے ہوں)..... ☆ کما حقہ..... بقدر واجب تمام و کمال ۱۲..... یعنی زکوٰۃ بقدر واجب پورے طور پر

ادا کرنی چاہئے..... ☆ مطعومات..... اشیای خوردنی ۱۲..... کھانے والی چیزیں..... ☆ ملبوسات..... اشیای پوشیدنی ۱۲..... پہننے

والی چیزیں..... ☆ اطعمہ..... جمع طعام ۱۲..... طعام (کھانے) کی جمع ہے..... ☆ اشربہ..... جمع شراب ۱۲..... شراب (پینے کی جائز

چیزیں) کی جمع ہے..... ☆ مامور..... حکم کردہ شدہ ۱۲..... جس کام کا حکم دیا گیا ہو..... ☆ مشوب..... مخلوط ۱۲..... ملی ہوئی یا ملا

ہوا..... ☆ فان لم تبکوا فتبا کو..... پس اگر گریہ کردن نتوانید پس تکلف بگریید ۱۲..... خود بخود رونا آئے تو تکلف کے ساتھ

رونے کی شکل بناو..... ☆ آنکہ..... یعنی حق سبحانہ و تعالیٰ ۱۲..... یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ مراد ہے..... ☆ عزیمت..... خلاف رخصت

۱۲..... رخصت و اجازت کے خلاف عمل کرنا..... ☆ نجات ابدی..... اخروی و دائمی ۱۲..... آخرت کی دائمی نجات..... ☆ پائیمان

شریعت..... باطاعت ۱۲..... شریعت کی اطاعت کے ذریعہ..... ☆ لا غیر..... نہ بغیر شریعت ۱۲..... شریعت کے بغیر کچھ

نہیں..... ☆ منعم..... انعام کنندہ ۱۲..... انعام کرنے والا..... ☆ اغنیاء..... تو نگران ۱۲..... دولت مند لوگ، غنی کی جمع ہے..... ☆ علی

تفاوت درجاتہم..... بحسب اختلاف مراتب شان ۱۲..... ان کے درجات و مراتب کے فرق کے مطابق کئی گنا زیادہ.....

☆ اضعاف..... چند در چند ۱۲..... کئی گنا زیادہ..... ☆ اغنیاء..... دولت مند ان ۱۲..... دولت مند لوگ، غنی کی جمع ہے..... ☆ منعم

تفصیل انواع شکر حق جل و علا ۱۲..... انعام کرنے والے حق تعالیٰ جل و علا کے شکر کی اقسام کی تفصیل..... ☆ تبصیح..... درستی ۱۲..... عقائد

کی درستی..... ☆ احکام..... عمل باعمال ۱۲..... شریعت کے احکام پر عمل کرنا.....

۱۲..... قولہ طَبَق پہلے دونوں حروف پزیر ہے، موافق و برابر کے معنی میں، یعنی ہر چیز جو دوسری شے کے برابر ہو، لطائف میں لکھا ہوا ہے کہ پہلے حرف کے

نیچے زیر اور باساکن، بمعنی طریقہ اور دستور ہے، یہاں دونوں معنی صحیح ہیں ۱۲

۱۲..... قولہ براہمہ، برہمن کی جمع ہے، یہ ایک گروہ ہے جو ہندوستان کے مشرکوں کے عالم کہلاتے ہیں ۱۲

۱۲..... قولہ ریاضات، ریاضت (راکی زیر سے) کی جمع ہے، تند خو گھوڑے کے بچے کو فرمانبردار کرنا، تکلیف و دکھ اٹھانا ۱۲

۱۲..... قولہ فعلیکم بہتاجہ الخ پس آپ ہمارے آقا و مولا، ہمارے گناہوں کی شفاعت کرنے والے، ہمارے دلوں کے طبیب محمد ﷺ اور آپ

کے خلفائے راشدین ہمد بین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی متابعت لازم ہے، حق تعالیٰ کی خوشنودی انہی کی متابعت میں ہے ۱۲

۱۲..... اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت و عافیت سے رکھے ۱۲

۱۲..... دین و دنیا جمع ہو جائیں تو کیا ہی خوب ہے، لیکن دونوں کا حقیقہ جمع ہونا محال ہے اس معنی پر لفظ کو دلالت کرتا ہے جو وضع کیا گیا ہے شرط و جزا

کے نہ ہونے پر دلالت کرنے کے لئے جیسا کہ اپنی جگہ میں ثابت شدہ ہے ۱۲۔ .. سونا چاندی اور مال تجارت ۱۲

☆ مربوط..... وابستہ ۱۲..... باندھا ہو..... ☆ دور کن..... تصحیح عقائد و اتیان احکام ۱۲..... عقائد کو صحیح کرنا اور احکام شرعیہ پر عمل

کرنا..... ☆ منوط..... معلق ۱۲..... لٹکا ہوا، وابستہ، موقوف..... ☆ یک رکن..... تصفیہ و تزکیہ ۱۲..... دل کی صفائی اور پاکیزگی

☆ شاقہ..... گران ۱۲..... مشکل..... ☆ شدیدہ..... سخت ۱۲..... دشوار، سخت..... ☆ ناسپاسی..... ناشکری ۱۲..... ناشکری.....

☆ ما احسن الخ..... مصرع ۱۲..... یہ ایک شعر کا مصرع ہے..... ☆ آوان..... بفتح و الکسر ہنگام ۱۲..... الف پر زبر اور زیر دونوں طرح پڑھا

جاتا ہے، معنی وقت اور زمانہ..... ☆ متعسر..... دشوار ۱۲..... مشکل..... ☆ مطاعم..... اشیاء خوردن ۱۲..... کھانے والی چیزیں.....

☆ مشارب..... چیز ہائے آشامیدن ۱۲..... پینے والی چیزیں..... ☆ انعام..... چہار پایہائے چرندہ ۱۲..... اکثر سال چرنے والے

چارپائے..... ☆ تھلی..... ترین ۱۲..... آراستہ ہونا..... ☆ از بحث..... این چنین کے ۱۲..... اس قسم کے لوگ..... ☆ حکم..... کراو ۱۲

..... کہ وہ منافق کے حکم میں ہے..... ☆ صورت ایمان..... و صورت ایمان نہ حقیقت آن ۱۲..... ظاہری ایمان جو حقیقت میں ایمان نہ ہو.....

## بہتر واں مکتوب ﴿۷۲﴾

خواجہ جہاں کی طرف صادر فرمایا..... اس بیان میں کہ دین کو دنیا کے ساتھ جمع کرنا دشوار ہے پس آخرت کے طالب کو دنیا کا ترک کرنا

ضروری ہے اور اگر حقیقی ترک میسر نہ ہو تو ضروری ہے کہ ترکِ حکمی ہی کرے اور اس کے مناسب بیان میں۔

سَلِّمَكُمُ اللَّهُ سُبْحَانَہٗ وَعَافِكُمْ (اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت و عافیت سے رکھے) مصرعہ

مَا أَحْسَنَ الدِّينِ وَالْدُنْيَا لَوِ اجْتَمَعَا دین و دنیا جمع ہو جائیں تو کیا ہی خوب ہے

دین اور دنیا کا جمع کرنا متضاد چیزوں کو جمع کرنا ہے پس طالبِ آخرت کے لئے دنیا کا ترک کرنا ضروری ہے اور

چونکہ اس زمانہ میں اس کا حقیقی ترک میسر نہیں ہو سکتا بلکہ دشوار ہے، ناچار ترکِ حکمی ہی اختیار کر لینا چاہیے..... اور ترکِ حکمی

سے مراد یہ ہے کہ دنیاوی امور میں روشن شریعت کے حکم کے مطابق عمل کرنا چاہیے اور کھانے پینے کی چیزوں اور رہنے سہنے کے

مکانات میں شرعی حدود کو مد نظر رکھنا چاہیے اور ان حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ بڑھنے والے مالوں اور چرنے والے

جانوروں میں فرض شدہ زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے، اور جب احکام شرعیہ کے ساتھ آراستگی حاصل ہوگی تو دنیا کے ضرورت و تکلیف

سے نجات حاصل ہوگی اور (دنیا) آخرت کے ساتھ جمع ہوگی۔ اور اگر کسی کو اس قسم کا ترکِ حکمی بھی میسر نہ ہو تو ایسا شخص بحث

سے خارج ہے وہ تو منافق کے حکم میں ہے کیونکہ صرف ظاہری ایمانِ آخرت میں اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گا، اس کو (ایسے

ایمان سے) صرف یہ فائدہ حاصل ہو جاتا ہے کہ اس کے جان و اموال محفوظ ہو جاتے ہیں۔

من آنچه شرطِ بلاغ است با تومی گویم تو خواه از خنم پند گیر و خواه ملال

ترجمہ: ادا کرتا ہوں حق تبلیغ کا اور تجھ سے کہتا ہوں مری باتوں سے ہو تجھ کو نصیحت یا ملال آئے

دیکھئے ایسا صاحب نصیب کون شخص ہے جو اس قدر دنیاوی شان و شوکت، اس قدر خدام و لشکر اور اتنے لذیذ و مرغن

کھانوں اور نفیس و قیمتی لباس کے باوجود حق بات کو قبولیت کے کانوں سے سنے،

گوشش از بارِ دُر گراں شدہ است نشو و ناله و فغان مرا

ترجمہ: کان اس کے موتیوں کے بوجھ سے ہیں بس گراں اس لئے وہ سن نہیں سکتے مری آہ و فغان

اللہ سبحانہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی متابعت کی توفیق عطا فرمائے۔

باقی مقصود یہ ہے کہ میاں شیخ زکریا جو پہلے کروڑی (تحصیلدار) تھے آج کل قید خانہ میں ہیں، عالم فاضل آدمی ہیں، شامتِ اعمال سے ایک مدت ہو گئی قید خانے میں بند ہیں، بڑھاپے کی کمزوری، گزارے کی تنگی اور مدتِ قید کی درازی کے باعث تنگ و عاجز آ کر اس فقیر کو لکھا ہے کہ لشکر (چھاؤنی) میں آ کر ہمارے چھڑانے کی کوشش کریں راستہ کی مسافت کا زیادہ ہونا (آپ کے پاس) آنے سے مانع ہے چونکہ میرے بھائی خواجہ محمد صادق (صدیق) آپ کی خدمت میں آرہے ہیں ناچار چند کلمات لکھ کر آپ کو تکلیف دے رہا ہوں، امید ہے کہ اس ضعیف بوڑھے کے حق میں توجہ عالی مبذول فرمائیں گے کیونکہ وہ عالم بھی ہے اور بوڑھا بھی۔ والسلام اولاً و آخراً

### ﴿حاشیہ متن﴾

۱۔ .. دنیا میں ان کی جانیں اور مال محفوظ ہو جاتے ہیں برخلاف کافروں کے (کیونکہ جہاد میں ان کے جان مال محفوظ نہیں ہوتے) ۱۲

۲۔ .. قولہ طُمُراق۔ دونوں بے نقطہ طا پر پیش ہے، کروڑ اور شان و تجل۔ صاحب مویذ نے لکھا ہے کہ طُم کے معنی بلندی ہے اور طراق کے معنی اچھی

شہرت اور ناموری۔ طُمراق ان دونوں لفظوں سے مرکب ہے ۱۲ غ

۳۔ .. قولہ خَدَمِ خا اور دال پر زبر ہے، یہ خادم کی جمع ہے، اور حَسَم پہلے دونوں حرفوں پر زبر ہے، یعنی نوکر چا کر اور خدمتگار لوگ۔ جو اپنے

آقا کی حمایت میں دوسروں سے ناراض ہوتے اور ان سے جنگ کرتے ہیں ۱۲

۴۔ .. قولہ پُرْشَق، ہمارے پاس موجودہ نسخوں میں اسی طرح ہے، احتمال ہے کہ یہ لفظ مرکب ہو پُر بمعنی کثیر اور شَق بمعنی شکاف یعنی ایسا لباس جس

میں بہت سے شکاف ہوں جیسا کہ امیر لوگوں کی عادت ہے، ایسے ہی کہا گیا ہے واللہ اعلم ۱۲

۵۔ .. قولہ فُغان پہلے حرف پر پیش ہے، نالہ و فریاد کے معنی میں، یہ لفظ پہلے حرف کی زیر سے بھی مشہور ہے، مگر عراقیوں کے لہجے میں پہلے حرف کی

پیش سنی گئی ہے، اور فُغان نالہ سے بہت بلند ہوتا ہے، بعض نے کہا ہے فُغان دراصل ناقوس (جو ہندو لوگ پوجا کے وقت بجاتے ہیں) کے

معنی میں ہے، کیونکہ فُغ فا کے پیش سے، اس کے معنی بت ہے اور الف و نون حال کی نسبت کے طور پر آتے ہیں، اس طرح اس کے معنی

ناقوس بجا کے ہو جاتے ہیں جو نالہ و فریاد کے معنی میں استعمال ہوا ۱۲ غ

۶۔ .. اللہ سبحانہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی متابعت کی توفیق عطا فرمائے ۱۲

۷۔ .. قولہ سَتُوہ، ستوہ، سین اور تا پر پیش ہے، اس کے معنی تنگ حال، غم زدہ، عاجز اور تھکا ہوا کے ہیں ۱۲ غ

۸۔ .. مَزْخَرَات، مَزْخَرَف کی جمع ہے (میم پر پیش اور ز پر زبر ہے) مَزْخَرَف کے معنی باطل، دھوکہ دیا ہوا اور آرائش دیا ہوا کے ہیں ۱۲

۹۔ .. عُنْفُوَان پہلے حرف اور فا پر پیش ہے، ہر چیز کا اول اور جوانی کا آغاز ۱۲ غ

۱۰۔ .. نُمُوہ، پہلے حرف پر پیش اور و پر شد اور زبر ہے، بمعنی طبع کیا ہوا اور آراستہ کیا ہوا ۱۲

۱۱۔ .. زُلف دراصل پہلے حرف پر پیش اور لام پر زبر، یہ عربی لفظ ہے، زُلفۃ (پہلے حرف پر پیش) کی جمع ہے، بمعنی رات کا ایک حصہ، فارسی لوگ لام

کے جزم سے پڑھتے ہیں، چونکہ رات کالی ہوتی ہے اس مناسبت سے مجازاً مشبہ کا اطلاق مشبہ پر کر کے اس کے معنی لیتے ہیں بالوں کی لٹ جو

کان کے قریب ہوتی ہے، بعض کہتے ہیں کہ زُلف زُلفین کا مخفف ہے ۱۲

۱۲۔ .. پریش اور فا کی زیر، زنجیر کے معنی میں، تشبیہ کی جہت سے کنپٹی کے بالوں پر بولتے ہیں ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ وِماء..... خونہا ۱۲..... خونوں..... ☆ کروری..... عہدہ تحصیل خراج ۱۲..... خراج وصول کرنے کا عہدہ..... ☆ تماوید درازی

- ۱۲..... لبائی، طوالت..... ☆ جلس..... قید ۱۲..... قیدخانے میں بند☆ عسکر..... لشکر ۱۲..... فوج..... ☆ ابنائے آن..... اہل
- ۱۲..... دنیا دار لوگ..... ☆ نکوہشن..... ذم ۱۲..... برائی، مذمت..... ☆ اجتناب..... پرہیز ۱۲..... بچنا، اجتناب کرنا..... ☆
- تحریض..... براہیخت ۱۲..... رغبت دلانا، ابھارنا..... ☆ وما یناسب ذلک..... وآنچه مناسب است باین ۱۲..... جو اس کے
- مطابق و مناسب ہے..... ☆ جاوہ..... شاہراہ ۱۲..... بڑی سڑک، سیدھا راستہ..... ☆ سنیہ..... روشن واضح فرق
- ۱۲..... ☆ الابدیہ..... دائمیہ ۱۲..... ہمیشہ، مستقل..... ☆ ابتلا..... امتحان ۱۲..... آزمائشی حالات..... ☆ ابخال..... نقطہ سیاہ کہہ کر
- بدن باشد ۱۲..... تل سیاہ نشان، جو بدن پر ہو..... ☆ خط..... خطر وئے محبوب ۱۲..... محبوب کے چہرے کی بناوٹ.....
- ☆ خد..... رخسار ۱۲..... رخسار..... ☆ موہومہ..... امور وہمیہ ۱۲..... وہم میں مبتلا کرنے کے انداز و اطوار..... ☆ میزیب..... زیبا
- ۱۲..... خوبصورت..... ☆ نمود..... دیدن ۱۲..... دیکھنا، نظر میں سامنا..... ☆ بطرارت..... تری ۱۲..... تری، نمی..... ☆
- تصارت..... تازگی ۱۲..... تازگی، خوشروئی.....

## تہتر واں مکتوب ﴿۷۳﴾

قلیج اللہ بن قلیج خاں کی طرف صادر فرمایا..... دنیا اور اہل دنیا کی مذمت بے فائدہ علوم حاصل کرنے کی برائی، فضول مباحات سے بچنے اور خاص طور پر عین زمانہ شباب میں خیرات و صدقات کرنے اور اعمال صالحہ بجالانے کی ترغیب اور اس کے مناسب بیان میں۔

حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روشن شریعت کے سیدھے راستے پر استقامت نصیب فرمائے..... اے فرزند! دنیا آزمائش اور امتحان کی جگہ ہے، اس کے ظاہر کو طرح طرح کی باطل آرائشوں سے ملمع و آراستہ کیا گیا ہے اس کی صورت کو وہمی خط و خال اور زلف و رخسار سے پیرا ستہ کیا گیا ہے، دیکھنے میں شیریں اور تر و تازہ نظر آتی ہے لیکن حقیقت میں عطر لگا ہوا مہر دار اور کھیوں و کیڑوں سے بھری ہوئی گُوڑی (کوڑا ڈالنے کی جگہ) اور پانی کی طرح نظر آنے والا سراب اور زہر کی مانند شکر ہے اس کا باطن سراسر خراب و ابتر ہے..... اس قدر گندگی کے باوجود اپنے اہل (دنیا داروں) کے ساتھ اس (دنیا) کا معاملہ اس سے بھی بدتر ہے جو بیان ہو سکے، اس (دنیا) کا فریفتہ و دیوانہ جادو کا مارا ہوا ہے، اس کا گرفتار مجنوں اور فریب خوردہ ہے۔ جو شخص اس کے ظاہر پر فریفتہ ہو ادائیگی خسارہ کے داغ سے دغدار ہوا، اور جس نے اس کی شرینی اور تر و تازگی پر نظر کی دائمی شرمندگی اس کے نصیب میں آئی۔

سرور کائنات حبیب رب العالمین علیہ و علی آلہ الصلوٰات والتیمات نے فرمایا ہے۔ مَا الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ إِلَّا ضَرَّتَانِ إِنْ رَضِيَتْ أَحَدَهُمَا سَخِطَتْ الْآخِرَى (دنیا اور آخرت دونوں آپس میں سوئیں ہیں) یعنی ایک مرد کے نکاح میں دو عورتوں کی مانند ہیں) ان دونوں میں سے اگر ایک راضی ہوگی تو دوسری ناراض)..... پس جس نے دنیا کو راضی کیا آخرت اس سے ناراض ہوگئی، ناچار وہ آخرت سے بے نصیب ہوگیا۔ أَعَا ذَنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ مِنْ مَّحَبَّتِهَا وَمَحَبَّتِهِ أَهْلِهَا (حق تعالیٰ ہمیں اور آپ کو دنیا اور اہل دنیا کی محبت سے بچائے)۔

اے فرزند! کیا تو جانتا ہے کہ دنیا کیا چیز ہے؟ دنیا وہی ہے جو تجھے حق سبحانہ و تعالیٰ سے دُور کر دے۔ پس بیوی بچے، مال و جاہ



درالمعرفت اور لایعنی (بیکار) کاموں میں مشغول ہونا یہ سب دنیا میں داخل ہے (جب کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیں) اور وہ علوم بھی جو آخرت میں کام نہیں آئیں گے وہ بھی سب دنیا میں داخل ہیں..... اگر علم نجوم و منطق و ہندسہ اور حساب وغیرہ بے فائدہ علوم کا آمد ہوتے تو سب فلاسفہ اہل نجات میں سے ہوتے..... آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عَلَامَةُ اِعْرَاضِهِ تَعَالَى عَنِ الْعَبْدِ اِسْتِغَالَهُ بِمَالٍ يَعْزِيهِ (بندہ کا بے فائدہ (فضول کاموں میں مشغول ہونا اللہ تعالیٰ کی اس سے روگردانی (منہ پھیر لینے) کی علامت ہے)۔

ہر چہ جز عشقِ خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جان گندن است

ترجمہ: عشقِ حق کے سوا ہے جو بھی چیز خواہ میٹھی ہو، جان کا ہے روگ

اور یہ جو بعض (علماء) نے کہا ہے کہ علم نجوم کی نماز کے اوقات پہچاننے کے لئے ضرورت پڑتی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اوقات نماز کا پہچاننا علم نجوم کے بغیر حاصل نہیں ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ علم نجوم بھی اوقات پہچاننے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو علم نجوم نہیں جانتے لیکن نماز کے اوقات کو نجوم کے جاننے والوں سے بہتر جانتے ہیں..... علم منطق و حساب اور اس قسم کے دوسرے علوم جن کا مجمل طور پر حاصل کرنا بعض شرعی علوم میں ضروری ہے ان کے حاصل کرنے کی جو وجہ بیان کرتے ہیں وہ بھی قریب قریب یہی ہے..... غرض کہ بہت سے حیلوں کے بعد ان علوم میں مشغول ہونے کا جواز پیدا ہوتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ان علوم کے پڑھنے سے احکام شرعیہ کی معرفت اور علم کلام کی دلیلوں کی تقویت کے سوا اور کوئی غرض مد نظر نہ ہو ورنہ (ان علوم میں مشغول ہونا) ہرگز جائز نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ انصاف کرنا چاہیے کہ جس مباح امر کے اختیار کرنے سے واجب امور فوت ہو جائیں وہ اباحت کی حد سے خارج ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان علوم میں مشغول ہونے سے شرح کے ضروری علوم میں مشغول ہونا فوت ہو جاتا ہے۔

اے فرزند! حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کمال درجہ کی مہربانی سے تجھ کو ابتدائے جوانی میں توبہ کی توفیق مرحمت فرمائی ہے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے درویشوں میں سے ایک درویش کے ہاتھ پر انابت و رجوع الی الحق عطا فرمایا تھا، میں نہیں جانتا کہ نفس و شیطان کے ہاتھ سے تجھ کو اُس توبہ پر ثابت و قائم رہنا نصیب ہوا یا نہیں، استقامت مشکل نظر آتی ہے کیونکہ عین جوانی کا زمانہ ہے اور تمام دنیاوی اسباب حاصل ہیں اور اکثر مصاحب و ہم نشین نامناسب و ناموافق ہیں

کہ تو طفلی و خانہ رنگین است

ہم اندرزِ من بتو ایں است

کہ گھر رنگین ہے تو بچہ ابھی ہے

ترجمہ: مری تجھ کو نصیحت بس یہی ہے

اے فرزند! کام کرنے کا یہی ہے کہ فضول مباحات سے پرہیز کیا جائے اور بقدر ضرورت مباحات پر کفایت کرنی چاہیے، اور ان میں بھی عبادت کے معمولات ادا کرنے پر جمعیت حاصل ہونے کی نیت ہونی چاہیے، مثلاً خوراک سے مقصود طاعات و عبادات ادا کرنے کی قوت حاصل ہونا اور پوشاک سے مقصود ستر عورت اور گرمی و سردی کا دور کرنا ہے، پس تمام ضروری مباحات کو اسی پر قیاس کر لیا جائے۔ اکابر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم نے عزیمت پر عمل کرنا اختیار کیا ہے اور رخصت سے حتی الامکان پرہیز کیا ہے، بقدر ضرورت پر اکتفا کرنا بھی ایک درجہ عزیمت ہے اور اگر (عزیمت کی) یہ دولت میسر نہ ہو تو مباحات (جائز امور) کے دائرہ سے باہر قدم نہ نکالنا چاہیے اور حرام و مشتبہ چیزوں کے نزدیک نہ جانا چاہیے..... حق تعالیٰ نے نہایت کرم فرما

کرمباح امور کے ساتھ نہایت کامل اور پورے طور پر ناز و نعمت حاصل کرنا جائز فرمادیا ہے اور ان نعمتوں کا دائرہ بہت وسیع کر دیا ہے، ان نعمتوں اور لذتوں سے قطع نظر کونسا عیش اس کے برابر ہے کہ اس شخص کا مولیٰ (حق تعالیٰ) اس کے کام سے راضی ہو جائے اور کونسا ظلم اس کے برابر ہو سکتا ہے کہ اس کا مالک (حق تعالیٰ) اس کے اعمال کی وجہ سے ناراض ہو جائے..... رَضَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الْجَنَّةِ وَسَخَطُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی النَّارِ شَرٌّ مِّنَ النَّارِ (جنت میں اللہ کی رضامندی جنت سے بہتر ہے اور دوزخ میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی دوزخ سے بدتر ہے)۔

یہ انسان اپنے مولیٰ کے حکم کا محکوم (تابع) غلام ہے، اس کو خود مختار نہیں بنایا گیا ہے کہ جو چاہے کرتا رہے، اس کو آزا نہیں چھوڑ دیا گیا ہے کہ اس سے باز پرس نہ ہوگی..... فکر کرنی چاہیے اور عقلِ دُور اندیش سے کام لینا چاہیے ورنہ کل قیامت کے روز ندامت اور خسارہ کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا..... کام کرنے کا وقت جوانی کا زمانہ ہے، جو نامرد وہی ہے جو اس وقت کو ضائع نہ کرے اور فرصت کو غنیمت جانے، ممکن ہے کہ (کارکنانِ قضا و قدر) اس کو بڑھاپے تک پہنچنے نہ دیں اور اگر پہنچنے بھی دیں تو (شاید) جمعیت حاصل نہ ہو اور اگر جمعیت حاصل ہوگی تو ضعف و سستی کے وقت کام کرنا مشکل ہوگا..... اس وقت جبکہ جمعیت کے تمام اسباب میسر ہیں اور والدین کا وجود بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ہے کہ اس کے معاش کا فکر بھی ان کے سر پر ہے اور فرصت کے وقت اور قوت و استطاعت کا زمانہ ہے تو پھر کونسا عذر ہے جس کی بنا پر آج کا کام کل پر ڈالا جائے اور اسباب کو تاخیر میں کھینچا جائے (یعنی آج نہیں کل کر لیں گے ایسا نہیں کرنا چاہیے)..... آنحضرت ﷺ نے فرمایا هَلْكَ الْمُسْوِفُونَ (سَوْفَ أَفْعَلُ کہنے والے یعنی آج کل کرنے والے ہلاک ہو گئے)..... ہاں اگر کمینہ دنیا کے کاموں کو کل پر ڈالیں اور آج آخرت کے اعمال میں مشغول ہو جائیں تو بہت ہی اچھا ہے جیسا کہ اس کے برعکس کرنا بہت ہی بُرا ہے (یعنی اعمالِ آخرت کو کل پر ڈالنا اور اعمالِ دنیا میں آج مشغول ہونا)..... اس نو جوانی کے وقت میں جب کہ دین کے دشمنوں یعنی نفس و شیطان کا غلبہ ہے تھوڑا عمل بھی اس قدر معتبر ہے کہ ان (دین کے دشمنوں) کا غلبہ نہ ہونے کے وقت اس سے کئی گنا زیادہ عمل بھی اتنا معتبر نہیں ہے۔ سپاہ گری کے قاعدے کے مطابق دشمنوں کے غلبہ کے وقت کام کرنے والے سپاہیوں کی بہت زیادہ قدر ہوتی ہے اس وقت ان کا تھوڑا سا تردد بھی اس قدر معتبر اور نمایاں ہوتا ہے کہ دشمنوں کی شرارت سے امن کے وقت میں اس کا اس قدر اعتبار نہیں ہوتا۔

بہلا دفتر مکتوبات امام ربانیؒ اور سراج حصہ

اے فرزند! انسان جو کہ خلاصہ موجودات ہے اس کے پیدا کرنے کا مقصد صرف کھیل کود اور کھانا سونا نہیں ہے بلکہ اس سے مقصود بندگی کے معمولات کا ادا کرنا اور ذلت و انکساری و عاجزی و احتیاج اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی جناب میں ہمیشہ التجا و گریہ و زاری کرنا ہے۔ وہ عبادت جس کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت نے بیان فرمایا ہے اور جس کے ادا کرنے سے مقصود بندوں کے فائدے اور مصلحتیں ہیں اور حق تعالیٰ جل شانہ کی مقدس بارگاہ کو اس سے کچھ نفع نہیں پہنچتا، ان سب کو احسان مانتے ہوئے دل و جان سے ادا کرنی چاہیے اور نہایت فرمانبرداری تسلیم کے ساتھ اوامر کے بجالانے اور نواہی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حق تعالیٰ نے غنی مطلق ہونے کے باوجود اپنے بندوں کو اوامر و نواہی سے سرفراز فرمایا ہے۔ ہم محتاجوں کو اس نعمت کا شکر پوری طرح ادا کرنا چاہیے اور نہایت احسانمندی کے ساتھ احکام کی بجا آوری میں کوشش کرنی چاہیے۔

وہ فرزند (یعنی آپ) جانتا ہے کہ دنیا داروں میں سے کوئی شخص جو ظاہری جاہ و شوکت رکھتا ہو اگر اپنے ماتحت متعلقین میں سے کسی کو کوئی خدمت سپرد کرے جب کہ اس خدمت میں حکم دینے والے کا بھی نفع ہو تو یہ ماتحت شخص اس حکم کو

کس قدر عزیز رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ ایک عظیم القدر شخصیت نے اس کو اس خدمت پر مامور فرمایا ہے لہذا اس کو نہایت احسان مندی کے ساتھ وہ خدمت بجالانی چاہیے، تو پھر کیا مصیبت ہے کہ اس کو حق تعالیٰ جل سلطانہ کی عظمت اس شخص کی عظمت سے بھی بہت کم نظر آتی ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کے احکام بجالانے میں کوشش نہیں کرتا۔ شرم آنی چاہیے اور اپنے آپ کو خوابِ خرگوش سے بیدار کرنا چاہیے..... حق تعالیٰ جل شانہ کے حکموں کو بجانہ لانا ان دو باتوں سے خالی نہیں ہے یا تو وہ شرعی خبروں کو جھوٹ جانتا ہے اور ان پر یقین نہیں کرتا، یا اللہ تعالیٰ کے امر کی عظمت و شان اس کی نظر میں اہل دنیا کی عظمت و شان کی نسبت بہت حقیر ہے۔ اس امر کی برائی کو اچھی طرح ملاحظہ کر لینا چاہیے۔

اے فرزند! جس شخص کا جھوٹ بارہا تجربہ میں آچکا ہو اگر وہ پہلے کہے کہ دشمن پوری قوت کے ساتھ فلاں قوم پر شب خون ماریں گے (رات کے وقت اچانک قتل کریں گے) تو اس قوم کے عقلمند لوگ اپنی حفاظت کے درپے ہو جائیں گے اور اس مصیبت کے دور کرنے کی فکر کریں گے، حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ خبر دینے والا شخص جھوٹ کے ساتھ بدنام ہے لیکن کہتے ہیں کہ خطرہ کے گمان کے وقت عقلمندوں نے نزدیک احترام لازم ہے۔

مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت مبالغہ کے ساتھ آخرت کے عذاب سے آگاہ فرما دیا ہے، لیکن لوگ اس کا کچھ اثر قبول نہیں کرتے (کیونکہ) اگر اس کا اثر قبول کریں تو اس کے دفع کرنے کی فکر بھی کریں، حالانکہ اس کے دفع کرنے کی تدبیر بھی لوگوں نے خبر صادق ﷺ سے معلوم کر لی ہے۔ پس یہ کیسا ایمان ہے کہ خبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خبر اس جھوٹے کی خبر کے برابر بھی اعتبار نہیں رکھتی..... صرف ظاہری اسلام نجات نہیں بخشتا، یقین (کامل کا درجہ جو کہ باطن اسلام ہے) حاصل کرنا چاہیے، یقین تو کہاں ظن بھی حاصل نہیں ہے بلکہ وہم کا درجہ بھی نہیں ہے، کیونکہ عقلمند لوگ خطرات و ہلاکت کے وقت وہم کا بھی اعتبار کر لیتے ہیں، اور ایسا ہی حق سبحانہ و تعالیٰ اپنی کلام مجید میں فرماتا ہے: وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

سورۃ الحجرات ۳۹ آیت ۱۸ (یعنی جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ (ان سب اعمال کو) دیکھ رہا ہے)۔ اس کے باوجود لوگوں سے بُرے اعمال سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ایک ادنیٰ درجے کا شخص ان کے اعمال سے خبردار ہے تو کوئی بُرا فعل ہرگز اس کی نظر کے سامنے نہ کریں گے..... پس ایسے لوگوں کا معاملہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہے یا تو وہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی خبر کا یقین نہیں رکھتے یا حق تعالیٰ کے مطلع ہونے کا اعتبار نہیں کرتے۔ پس (آپ ہی بتائیے کہ) اس قسم کا کردار ایمان سے ہے یا کفر سے تعلق رکھتا ہے..... پس اس فرزند (آپ) پر لازم ہے کہ نئے سرے سے ایمان کی تجدید کرے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: جَدِّ دُوا اِيْمَانِكُمْ بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (کہ لا الہ الا اللہ کہہ کر اپنے ایمان کو تازہ کر لیا کرو)۔ اور حق سبحانہ و تعالیٰ کے ناپسندیدہ امور سے از سر نو خالص توبہ کرے۔ جن کاموں سے منع فرمایا ہے اور جن کو حرام قرار دیا ہے ان سے بچتا رہے۔ پانچوں وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے۔ اگر قیام لیل اور تہجد کی نماز بھی میسر ہو جائے تو عین سعادت ہے۔..... اور مال کی زکوٰۃ ادا کرنا بھی ارکان اسلام میں سے ہے اس کو بھی ضرور ادا کرے۔ اسکی ادائیگی کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے مال سے جس قدر فقرا کا حق (زکوٰۃ) ہے ہر سال کے حساب سے علیحدہ کر دے اور زکوٰۃ کی نیت سے محفوظ رکھتے ہوئے تمام سال میں زکوٰۃ کے مصارف میں خرچ کرتا رہے۔ اس طریقے سے ہر مرتبہ دیتے وقت زکوٰۃ ادا کرنے کی نئی نیت کرنا ضروری

نہیں ہے۔ صرف زکوٰۃ کا حصہ علیحدہ کرتے وقت ایک دفعہ نیت ہی کافی ہے..... معلوم ہے (یعنی آپ کو اندازہ ہوگا)۔ پورے سال میں فقرا و مستحقین پر کس قدر خرچ کرتے ہیں لیکن چونکہ وہ زکوٰۃ کی نیت سے نہیں ہے اس لئے وہ زکوٰۃ کے حساب میں شمار نہیں ہوگا اور مذکورہ بالا صورت میں زکوٰۃ بھی ادا ہو جاتی ہے اور بے اندازہ خرچ سے بھی چھٹکارا مل جاتا ہے اور اگر بالفرض سال میں اس قدر (بقدر حصہ زکوٰۃ) فقراء پر خرچ نہ ہو سکے اور کچھ باقی بچ جائے تو اس کو اسی طرح اپنے مال سے علیحدہ محفوظ رکھیں (اور آئندہ سال خرچ کریں) ہر سال اسی طرح عمل کرتے رہیں، جب فقراء کا مال جدا ہو جاتا ہے تو اگر آج اس کے ادا کرنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی تو شاید کل توفیق ہو جائے۔

اے فرزند! چونکہ نفس بالذات (فطرۃ) بہت بخیل ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام بجالانے میں سرکش واقع ہوا ہے اس لئے ناچار مبالغہ سے بات کہی جاتی ہے ورنہ فی الحقیقت اموال و املاک سب اللہ تعالیٰ کی ہیں، انسان کی کیا مجال ہے کہ اس (کی ادائیگی) میں دیر کرے، لہذا نہایت احسان مانتے ہوئے تمام زکوٰۃ ادا کر دینی چاہیے..... اور اسی طرح باقی تمام عبادات میں اپنے آپ کو کسی وجہ سے بھی معاف نہ رکھے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے میں پوری طرح کوشش کرنی چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ کسی کا حق اپنے ذمہ نہ رہ جائے، اس جگہ (دنیا میں) اس حق کا ادا کرنا آسان ہے نرمی اور خوشامد سے بھی دوسرے کا حق رفع ہو سکتا ہے، آخرت میں مشکل ہے اس کا کوئی حل نہ ہوگا..... شرعی احکام علمائے آخرت سے دریافت کرنے چاہئیں، ان کی بات میں بڑی تاثیر ہے شاید ان کے انفاس کی برکت سے اس پر عمل کی توفیق بھی حاصل ہو جائے، اور علمائے دنیا سے جنہوں نے علم کو مال و جاہ کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے دُور رہنا چاہیے لیکن اگر متقی پرہیزگار عالم نہ ملے تو مجبوراً بقدر ضرورت ان کی طرف رجوع کیا جائے، وہاں میں میاں حاجی محمد اُثرہ علمائے دیندار میں سے ہیں اور میاں شیخ علی اُثرہ خود تمہارے واقف ہیں، غرضیکہ یہ دونوں بزرگ اس علاقہ میں غنیمت ہیں، شرعی مسائل کی تحقیق و تفتیش میں ان کی طرف رجوع کرنا زیادہ مناسب ہے۔ اے فرزند! ہم فقراء کو دنیا داروں کے ساتھ کیا مناسبت کہ ہم ان کے نیک و بد کی نسبت گفتگو کریں، شرعی نصیحتیں اس بارے میں نہایت کامل اور پورے طور پر وارد ہوئی ہیں۔ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ (سورہ انعام ۶ آیت ۱۳۹) (پس کامل دلیل اللہ ہی کی ہے)۔ لیکن چونکہ اس فرزند نے توبہ و انابت (رجوع) کیلئے فقراء کی طرف رجوع کیا تھا اسی مناسبت کے باعث اکثر اوقات دل کی توجہ اس فرزند کے حال پر مبذول رہتی ہے اور وہی توجہ اس گفتگو کا باعث ہوئی ہے..... میں جانتا ہوں کہ اکثر نصیحتیں اور یہ مسائل اس فرزند کے کانوں تک (پہلے سے) پہنچے ہوئے ہوں گے لیکن مقصود عمل ہے کہ نہ صرف علم..... جو بیمار اپنی بیماری کی دوائی کا علم رکھتا ہے جب تک وہ اس دوا کو نہ کھائے گا صحت حاصل نہیں ہوگی، دوا کا صرف علم ہونا فائدہ نہیں کرے گا۔ یہ سب اصرار و مبالغہ عمل کیلئے ہے علم خود حجت کو درست کر دیتا ہے (یعنی قیامت کے دن اس پر حجت قائم کرے گا کہ علم کے باوجود عمل کیوں نہیں کیا تھا..... آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَّمْ يَنْفَعُهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهِ (یعنی قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جس کو اس کے علم سے کچھ نفع حاصل نہ ہوا ہو)۔

وہ فرزند جان لے کہ سابقہ توبہ و انابت نے جمعیت قلبی والے (اہل اللہ) کی صحبت کی کمی کے باعث اگرچہ کچھ فائدہ نہیں پہنچایا لیکن اس فرزند کے جوہر استعداد کے نفیس ہونے کی خبر ضرور دیتی ہے، امید ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ اس توبہ و انابت

کی برکت سے آخر کار اپنے پسندیدہ کاموں کی توفیق نصیب فرمائے گا اور اہل نجات میں سے بنائے گا..... بہر حال آپ اس گروہ (اہل اللہ) کی محبت کا رشتہ ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور ان لوگوں کے ساتھ التجا و عاجزی اپنا شعار بنائیں اور منتظر رہیں کہ حق سبحانہ و تعالیٰ ان لوگوں کی محبت کے وسیلہ سے اپنی محبت سے مشرف فرمائے اور پوری طرح اپنی طرف کھینچ لے اور ان جنجالوں (غیر شرعی و دنیاوی تعلقات) سے بالکل آزاد کر دے۔ مثنوی

عشق آں شعلہ است کو چوں بر فروخت      ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت  
تیغ لا در قتل غیر حق بر اند      در نگرزاں پس کہ بعد لا چہ ماند  
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت      شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت  
ترجمہ: جبکہ روشن عشق کا شعلہ ہوا      ماسوا معشوق کے سب جل گیا  
غیر حق کو تیغ لا سے قتل کر      بعد ازاں کر اس کے باقی پر نظر  
رہ گیا اللہ باقی سب فنا      عشق شرکت سوز تجھ کو مرہبا

### ﴿حاشیہ متن﴾

۱۔ مژبلہ، میم پر زبر اور ایک نقطے والی باور لام دونوں پر زبر ہے، گو بر ڈالنے کی جگہ، نجاست ڈالنے کی جگہ، یہ اسم ظرف ہے زبل (زا کی زیرت) سے، پاخانہ کے معنی میں ہے ۱۲ غث

۲۔ یعنی دنیا اور آخرت دونوں آپس میں سوکنیں ہیں (یعنی ایک مرد کے نکاح میں دو عورتوں کی مانند ہیں) ان دونوں میں سے ایک راضی ہوگی تو دوسری ناراض۔ مَعْرَب (علامہ محمد مراد) نے کہا ہے امام احمد، امام حاکم، امام طبرانی اور امام ابن حبان نے ان الفاظ سے روایت کیا ہے: مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضْرَبَ بِآخِرَتِهِ، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضْرَبَ دُنْيَاهُ، فَأَثَرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى۔ یعنی جس نے اپنی دنیا کو دوست رکھا اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا، اور جس نے اپنی آخرت کو دوست رکھا اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا پس باقی کو فانی پر اختیار کرو ۱۲

۳۔ مولانا رومی رحمہ اللہ نے اس مضمون کو اس شعر میں ادا فرمایا ہے: چیت دنیا از خدا غافل بدن نئے قماش و نقرہ و فرزند و زن ترجمہ: دنیا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جانا، (ورنہ) گھر کا سامان، مال و دولت، اور بیوی بچوں کا نام دنیا نہیں ہے۔ (جو خدا تعالیٰ سے غفلت کا سبب بنتوں)

۴۔ سرور عالمیان آں حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بندہ کا بے فائدہ (فضول) کاموں میں مشغول ہونا، اللہ تعالیٰ کی ار سے روگردانی (منہ پھیر لینے) کی علامت ہے معرب (علامہ محمد مراد) نے فرمایا: ابن حجر نے از بعین کی شرح میں کہا: مِنْ غَلَامَاتِ إِغْرَاضِ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ الْعَبْدَانِ يَجْعَلُ شُغْلَهُ فِيمَا لَا يَغْنِيهِ (بندہ سے اللہ تعالیٰ کی روگردانی کی علامات میں سے ہے کہ بندہ بے مقصد کاموں میں مشغول ہو جائے) یہ حسن کا قول ہے۔

ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کیا ہے مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ (آدمی کے اچھا مسلمان ہونے کی نشانی یہ ہے کہ فضول کام چھوڑ دے) اس کو ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے، نووی نے اس کو حسن کہا ہے اور عبد البر نے اس کو صحیح کہا ہے تخریج کرنے والے علامہ محمد مراد نے کہا ہے کہ علی متقی نے جو اربع الکلمہ میں مروی حضرت شیخ مجدد علیہ الرضوان کے الفاظ کے مطابق ذکر کیا ہے۔ ۱۲

لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ

۱۲۔ ہندسہ: یہ ایک علم ہے جس سے شکلوں اور مقداروں کی معرفت حاصل ہوتی ہے ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

جیفہ..... مردار بو گرفتہ ۱۲..... بوجھوڑا ہوا مردار ۱۲ ذباب..... گس..... کھی ۱۲ دودہ..... کرم ۱۲..... کیرا ۱۲ سزا بے..... بریگ

صحرا کہ از دور چون آب نماید ۱۲..... صحرا کی ریت جو پانی کی طرح نظر آتی ہے..... ۱۲ باہل..... اپنے چاہے دلوں کے ساتھ

دنیاداروں کے ساتھ ☆ معاملہ او۔ مبتدا ۱۲۔ بدتر خبر ☆ مسحور۔ جادو کردہ شدہ ۱۲۔ جس پر جادو کیا گیا ہو۔ ☆ مجنون  
 دیوانہ۔ ۱۲ دیوانہ، پاگل۔ ☆ مخدوع۔ فریب دادہ شدہ ۱۲۔ فریب خوردہ، دھوکہ کھایا ہوا۔ ☆ خسارت۔ نقصان ۱۲۔  
 کی واقع ہونا، خسارہ اٹھانا۔ ☆ ابدی۔ دائمی ۱۲۔ ہمیشہ کیلئے۔ ☆ مُتَّسِم۔ داغدار ۱۲۔ داغ لگا ہوا۔ ☆ ندامت۔ شرمندگی ۱۲۔  
 شرمناک ہونا، شرمندگی اٹھانا۔ ☆ اَعَاذَنَا... اَهْلِهَآ۔ پناہ دہندہ خدائے پاک مارا شمار از محبت آن و محبت اہل آن ۱۲۔ حق تعالیٰ ہمیں اور آپ  
 کو دنیا اور اہل دنیا کی محبت سے بچائے۔ ☆ داخل دنیا است۔ چون از خدا باز دارند ۱۲۔ جبکہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیں۔  
 ☆ لا طائل۔ بے فائدہ ۱۲۔ بے مقصد۔ ☆ بہ۔ بہتر ۱۲۔ بہت اچھا۔ ☆ تحکلات۔ حیلہ ۱۲۔ بہانے، حیلے۔  
 ☆ وَالْآ لَا يَجُوزُ اصْلًا۔ ورنہ جائز نہ ہو، ورنہ ہرگز ۱۲۔ ورنہ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ ☆ ارتکاب۔ اعتبار نمودن ۱۲۔ اختیار کرنا، اپنانا۔  
 ☆ برآید یا نہ۔ یعنی برآید ۱۲۔ خارج ہو جاتا ہے۔

﴿ص ۵۶﴾ ۱۔ رضا، راپز بروض مد کے ساتھ، خوشنودی، یعنی جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی جنت سے بہتر ہے اور دوزخ میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی دوزخ سے بدتر  
 ہے ۱۲

۲۔ قولہ اور اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورہ قیامت میں واقع ہے اَيْحَسِبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُتْرَكَ سُدًى (کیا انسان گمان کرتا کہ وہ  
 یونہی چھوڑ دیا جائے گا) قولہ سَخُطٌ، سَخُطٌ، سَخُطٌ تین طرح پڑھا جاتا ہے، معنی ناراض ہونا، ناخوش ہونا ۱۲

☆ مُفَوَّتٌ۔ بکسر واو اسم فاعل از تفویت ۱۲۔ واو کے نیچے زیر سے تفویت سے اسم فاعل ہے۔ ☆ مُفَوَّتٌ۔ فوت کنندہ ۱۲۔ فوت

ہونے والا، ضائع کرنے والا۔ ☆ انا بت۔ رجوع ۱۲۔ متوجہ ہونا۔ ☆ عَنُقُوْا ن۔ آغاز ۱۲۔ ابتدائی جوانی کا آغاز۔ ☆ قُرْنَا

جمع قرین بمعنی مصاحب و ہم نشین ۱۲۔ ہمراہی۔ قریبی ہم نشین۔ ☆ اندرز۔ بفتح اول و سوم نصیحت و پند و وصیت ۱۲۔ الف اور دال پر

زبر ہے اندرز۔ ☆ اجتناب۔ احتراز ۱۲۔ پرہیز کرنا، بچنا۔ ☆ اكتفا۔ کفایت ۱۲۔ کافی ہونا۔ بجاؤ کرنا۔ ☆ حر

گرمی ۱۲۔ گرمی۔ حدت۔ ☆ برد۔ سردی ۱۲۔ ٹھنڈک۔ سردی۔ ☆ وَعَلَىٰ هَذَا الْقِيَاسِ۔ برین قیاس اندہ باقی

امور مباحہ ضروری ۱۲۔ تمام مباحات ضروری کو اسی پر قیاس کیا جائے۔ ☆ مہما امكن۔ بقدر وسعت ۱۲۔ گنجائش اور وسعت

کے مطابق حتی الامکان۔ ☆ اجتناب۔ پرہیز ۱۲۔ احتیاط کرنا، پرہیز کرنا۔ ☆ مباحات۔ امور جائزہ در شرع ۱۲۔

شریعت میں جائز امور۔ ☆ تَتَّعَمَا۔ بناز و نعمت پروردہ شدن ۱۲۔ ناز و نعمت میں پرورش پانا۔ ☆ پروسع۔ بے فراخ ۱۲

بہت وسیع۔ ☆ کردار۔ عمل ۱۲۔ فعل۔ کام۔ عمل۔ ☆ راضی۔ خوش ۱۲۔ شاد۔ پرمست۔ ☆ جفا۔ ظلم

۱۲۔ زیادتی۔ زیادتی۔ ☆ فردا۔ روز قیامت ۱۲۔ قیامت کا دن۔ ☆ ندامت۔ شرمندگی ۱۲۔ شرم

ساری۔ ☆ خسارت۔ نقصان ۱۲۔ گھانا۔ کی واقع ہونا۔ ☆ جمعیت۔ دل جمعی ۱۲۔ اطمینان۔ سکون۔

﴿ص ۵۷﴾ ۱۔ قولہ هَلِكُ الْمُسْوِفُونَ یعنی یہ کہنے والے ہلاک ہو گئے کہ میں پھر یہ کام کر لوں گا (نیکی پھر کروں گا) کہتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ حدیث

نہیں ملی۔ البتہ ذہبی نے مسند الفردوس میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے التَّسْوِيفُ شِعَارُ الشَّيْطَانِ يُلْقِيهِ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ (نیکی

کے کام میں ٹال مٹول کرنا شیطان کی چال ہے۔ جو مومن کے دل میں القا کرتا ہے) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ روایت ہے: اِيَّاكَ

والتَّسْوِيفُ بِالتَّوْبَةِ (توبہ کرنے میں آج کل کرنے سے بچو) امام بخاری نے اپنی تاریخ میں عکرمہ سے مسلا روایت کی ہے، اور حضرت ابو ہریرہ سے

ان الفاظ کے ساتھ روایت ہے لَعْنُ اللّٰهِ الْمُسْوِفَاتِ (توبہ نیکی میں ٹال مٹول کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے) معرب علامہ محمد مراد کی

۲۔ قولہ عكس الخ یعنی آخرت کے اہم کاموں کو کل پر ڈالنا اور دنیا کی کمینگی کے اعمال میں آج مشغول ہونا ۱۲

۳.. قولہ تورہ، واؤ مجہول اور را بغیر نقطہ، ترکی زبان میں رسم وقاعدہ پر بولا جاتا ہے، مجازی طور پر ان قوانین کو کہتے ہیں جو چنگیز خان نے خود وضع کئے تھے، اب سخت قسم کے شاہی حکم پر مستعمل ہے، اس جگہ پہلے معنی مراد ہیں۔ ۱۲

۴.. قولہ خوردن الخ۔ خواب و خور جز پیشہ انعام نیست خفتگان را بہرہ از انعام نیست مصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ: صرف کھانا اور سونا جانوروں کے سوا کسی کا طریقہ نہیں، اور سوائے ہوؤں (عافلوں) کے لئے کوئی انعام نہیں ہوتا ۱۲

☆ والدین..... پدر و مادر ۱۲..... ماں اور باپ ۱۲..... ☆ بتسویف..... بتاخر ۱۲..... دیر کرنا۔ ضروری کام کو آئندہ پر

ڈالنا..... ☆ مہمات..... کارہائی ضروری ۱۲..... بڑے بڑے اہم کام۔ ضروری کام..... ☆ وئی..... کمینہ ۱۲..... کمینہ، گھٹیا

ذلیل..... ☆ مستحسن..... نیکو ۱۲..... اچھا۔ پسندیدہ۔ قابل قدر..... ☆ مستقبح..... قبیح و بد ۱۲..... قابل نفرت۔ ناپسندیدہ۔ برا

کام..... ☆ عقنوان..... آغاز ۱۲..... ابتدا..... ☆ استیلاء..... غلبہ ۱۲..... غلبہ پانا..... ☆ از..... بیان ۱۲..... دشمنان دین کا بیان یہ ہے

☆ مضاعف..... چند در چند ۱۲..... کئی گنا..... ☆ تورہ..... قاعدہ ۱۲..... دستور سپاہ۔ فوجی قاعدہ..... ☆ استیلاء..... غلبہ ۱۲.....

غلبہ..... ☆ اعدا..... دشمنان ۱۲..... خج عدو معنی دشمن۔ بہت دشمن..... ☆ تر دوہم..... آمدورفت نمودن در سرکار ۱۲..... سرکاری کاموں

میں تھوڑی دوزدھوپ کی بھی بہت قدر ہوتی ہے..... ☆ شر اعدا..... بدی دشمنان ۱۲..... دشمنوں کی شرارت..... ☆ لہو و لعب..... ہر

دو معنی بازی ۱۲..... دونوں لفظوں کے معانی کھیل کود لہو و لعب ہیں..... ☆ عبادتے الخ..... مبتداء ۱۲..... مبتد اسباق کی خبر

ہے..... ☆ ناطق..... گویا ۱۲..... بیان کرنے والا..... ☆ عباد..... بندگان ۱۲..... جمع عبد معنی بندہ..... ☆ عائد..... راجع ۱۲..... لوٹنے

والا، واپس آنے والا..... ☆ بجان..... خبر ۱۲..... خبر..... ☆ انقیاد..... بکمال تذل و تسلیم ۱۲..... حد درجہ عاجزی۔ انکساری و تسلیم و

رضا..... ☆ اقتال..... فرمان برداری ۱۲..... تمام فرائض و اوامر کی فرمانبرداری اور تمام ممنوعات سے باز رہنے کی کوشش

کرنا..... ☆ اوامر..... مامورات ۱۲..... احکام..... ☆ انتھا..... باز ماندن ۱۲..... مناہی..... ☆ از مناہی

..... ممنوعات ۱۲..... جن کاموں سے منع کیا گیا..... ☆ غنا..... بے نیازی ۱۲..... بے نیازی..... ☆ مطلق..... من کل الوجوه

کامل ۱۲..... ہر لحاظ سے کامل..... ☆ عباد اور..... بندگان ۱۲..... تمام بندوں کو..... ☆ اقتال..... فرمانبرداری ۱۲..... تمام احکام

بجالانے میں..... ☆ ابنائے..... اہل ۱۲..... اہل دنیا..... ☆ بشوکت..... ہیبت ۱۲..... رعب۔ دبدبہ سے

☆ صوری..... ظاہری طور پر..... ☆ بامر..... حکم کنندہ ۱۲..... حکم کرنے والا.....

﴿ص ۵۸﴾ ۱۔ شب خون، رات کے وقت چھپ کر دشمن پر حملہ کرنا، اور رات کے وقت دشمن کی فوج کو قتل کرنا ۱۲

۲.. در محل توہم الخ یعنی اس کے باوجود اپنی حفاظت کے لئے تیاری کرنا اور مستعد ہونا اور اس بلا کے دفاع کے اسباب کی فکر کرنا، ایک مشکوک

خبر کی بنا پر ہے ۱۲

۳.. خطر، پہلے اور دوسرے حرف پر زبر ہے یعنی قدر، جاہ و عظمت اور بزرگی اور آفت، دشواری اور خوف ضرر کے معنی میں بھی آتا ہے ۱۲

۴.. قولہ بکتد، جب اس کا مقابلہ یا دفاع کرنے کی فکر نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ ذرہ بھر بھی متاثر نہیں ہوئے ۱۲

۵.. وَاللّٰهُ بِصَبْرِ الْخ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے، یہ آیت سورۃ حجرات کے آخر میں واقع ہے پارہ ۲۶ (۲۶) ۱۲

۶.. آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اپنے ایمان کو کلمہ طیبہ یعنی لا الہ الا اللہ کہہ کر تازہ کر لیا کرو اس کو امام احمد اور طبرانی نے ان الفاظ کے ساتھ

روایت کیا ہے جَدِّدُوا اِيْمَانَكُمْ اِقْبِلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ نَجِدُ اِيْمَانَنَا قَالِ اَكْثَرُ وَاَمِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اپنے ایمان کو تازہ کیا کرو کہا گیا رسول اللہ کیسے تازہ کیا کریں ہم اپنے ایمان کو آپ نے فرمایا: کثرت سے لا الہ الا اللہ کہنے سے ۱۲

۷.. قولہ توبہ نصوح الخ اس میں اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ ہے جو پارہ قدس اللہ ۲۸، سورہ تحریم آیت ۸ میں واقع ہے یاٰیہا

الَّذِينَ آمَنُوا تُوْبُوْا لِي اللّٰهِ تُوْبَةٌ نُّصُوْحًا یعنی اے ایمان والو! اللہ کی طرف توبہ کرو خالص توبہ لفظ نصح نون پر زبر ہے اور حال غیر  
نقطہ ہے، مراد یہ ہے کہ صاف و خالص اور صحیح توبہ کرے پھر ہرگز گناہ نہ کرے نیز نصح ایک آدمی کا نام ہے جو حمام میں بدن ملنے کا کام کرتا تھا،  
اس کی توبہ کا قصہ مولانا روم کی مثنوی میں مذکور ہے ۱۲

۸۔ قولہ از اموریکہ الخ وقولہ پنج وقت الخ دونوں حرف عطف کے حذف کرنے سے معطوف ہیں، حضرت مجدد قدس سرہ کے  
قول "از سر واز نامرضیات" پر ۱۲

☆ چہ بلا شد..... کد ام آفت لاحق گردید یعنی عجب است ۱۲..... کونسی مصیبت واقع ہوئی ہے یعنی بہت تعجب ہے..... ☆ عدم امتثال اوامر

الہی..... نافرمان برداری احکام خداوندی ۱۲..... خداوند تعالیٰ کے احکام پر عمل نہ کرنا..... ☆ باور..... یقین ۱۲..... کامل یقین..... بے شبہ

☆ شناعت..... زشتی ۱۲..... بری بات..... بدی، خرابی..... ☆ کذب..... دروغ ۱۲..... جھوٹ..... ☆ اعداء..... دشمنان ۱۲

کثیر دشمن..... ☆ باستیلا..... غلبہ ۱۲..... غلبہ..... ☆ بکذب متہم..... بدروغ تہمت دادہ شدہ ۱۲..... جو شخص جھوٹ کے ساتھ بدنام ہو

☆ خطر..... ہلاک ۱۲..... ہلاکت، تباہی..... ☆ مخبر صادق..... نبی ۱۲..... مراد برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم..... ☆ متاثر..... اثر

قبول کنندہ ۱۲..... اثر قبول کرنے والا..... ☆ اگر..... چہ ۱۲..... کیونکہ..... ☆ صورت اسلام..... دفع دخل مقدر ۱۲..... پوشیدہ

اعتراض کا جواب ہے..... ☆ یقین می باید..... کامل کہ باطن اسلام است ۱۲..... کامل یقین ہونا اسلام کا باطن ہے..... ☆ کہ..... بلکہ

۱۲..... بلکہ..... ☆ ظن..... جانب راجح وغالب ۱۲..... دورائے میں غالب و راجح رائے کو ظن کہتے ہیں..... ☆ وہم، ہم نیست.....

جانب مرجوع و مغلوب ۱۲..... در راؤں میں مغلوب و مرجوع کو وہم کہتے ہیں..... ☆ شنیع..... زشت ۱۲..... برائی..... ☆ باور.....

یقین ۱۲..... یقین..... ☆ نماز تہجد..... تفسیر ۱۲..... نماز تہجد قیام لیل کی تفسیر ہے.....

۵۹۔ قولہ ارکان السلام الخ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا اله الا اللہ و

ان محمد عبده ورسوله واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والخج وضوم رمضان یعنی اسلام پانچ ارکان پر قائم ہے (۱)

گوای دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (۲) نماز صحیح طور پر ادا کرنا (۳) زکوٰۃ

دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے مسلم اور بخاری میں ۱۲ مشکوٰۃ

۲۔ قولہ توبہ نیت زکوٰۃ، جاننا چاہئے کہ زکوٰۃ کے صحیح ادا ہونے کی شرط نیت ہے، جو زکوٰۃ ادا کرنے کے وقت موجود ہو یا جتنی زکوٰۃ فرض ہے اتنی رقم

اصلی مال سے جدا کرنے کے وقت زکوٰۃ کی نیت ہو، اگر تمام مال صدقہ کر دے تو اس کے ذمے سے زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی ۱۲

قولہ نمیشود، کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی صحت کی شرطوں میں ایک شرط نیت ہے، جیسا کہ فقہ کی کتابوں میں تحریر ہے ۱۲

۳۔ قولہ بصر فہ، صرفہ صادر پر زبر ہے اور تیسرا حرف فہ ہے، فائدہ اور نفع کے معنی میں، حیلہ و مکر کے معنی بھی ہیں اور بمعنی زیادتی و فرصت، اور بخل

اور خرچ میں تنگی کے معنی بھی ہوتے ہیں ۱۲۔ قولہ امتثال.....

۴۔ قولہ مشکبک، کیونکہ اعمال کے صحیفے تین قسم کے ہیں، ایک قسم وہ ہے جو حق تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا، وہ حق سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

فرمان ربانی ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ بے شک (اللہ تعالیٰ شرک معاف نہیں فرمائے گا)۔ اور دوسری قسم وہ ہے جس کو حق تعالیٰ نہ چھوڑے

کاجب تک بدلہ اور قصاص نہ لے بعض کا بعض سے، اور وہ بندوں کا بندوں پر ظلم کرنا ہے ایک کا دوسرے پر۔ تیسری قسم اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے کہ عذاب کرے

معاف فرمائے، وہ اللہ عزوجل کے حقوق ہیں۔ اسی طرح حدیث میں وارد ہے، امام بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، بحوالہ مشکوٰۃ ۱۲

یعنی حجت کاملہ اور محکم دلیل اللہ ہی کی ہے۔ (پارہ نمبر ۸ سورہ انعام آیت ۱۴۹)

☆ آسان ۱۲..... بہت آسان..... ☆ جدا کردن..... بے نیت زکوٰۃ ۱۲..... زکوٰۃ کی نیت سے مال جدا کرنا..... ☆ محسوب

..... از زکوٰۃ ۱۲..... زکوٰۃ کے حساب سے شمار نہیں ہوگا..... ☆ بے تقریب..... بے اندازہ ۱۲..... بے حساب خرچ.....



﴿ص ۶۰﴾ ۱.. قولہ علم خود اٹخ روایت ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علم دو ہیں: ایک علم وہ ہے جو دل میں ہے اور وہ لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے دوسرا علم وہ ہے جو زبان پر ہے، نہ وہ دل میں اثر کرتا ہے اور نہ ہی دل کو نورانی بناتا ہے، پس یہ خدا تعالیٰ کی حجت و دلیل ہے انسانوں پر، جس سے اللہ تعالیٰ الزام دے گا اور کہے گا کہ میں نے تم کو علم دیا، اس کے مطابق عمل کیوں نہ کیا۔ اسی موقع پر کہا گیا ہے: جاہل پر ایک بار افسوس ہے اور عالم پر ستر، کیونکہ جان بوجھ کر گمراہ ہوا اور رسوائی کے کنوئیں میں گرا۔

علم چون بر دل زندیاریے شود      علم چون بر تن زندیاریے شود

ترجمہ: علم کو جب دل میں جگہ دی جائے تو مددگار ہوتا ہے، اور اگر علم کو جسمانی خواہشات میں لگایا جائے تو سانپ (دشمن) ہوتا ہے۔

۲.. قولہ قال علیہ الخ یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جس کو اس کے علم سے کچھ (آخرت کا) نفع حاصل نہ ہوا ہو۔ معرب (ملاحمد مراد کی) نے کہا ہے اس حدیث کو ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور طبرانی نے صغیر میں اور بیہقی نے شعب میں اور ابن عدی نے روایت کیا اور حاکم نے مستدرک میں مختلف الفاظ سے روایت کیا گیا ہے۔ فقیر (مولانا نور احمد رحمۃ اللہ) کہتا ہے عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان من اشتر الناس عند اللہ منزلة یوم القیامة عالم لم ینتفع بعلمہ۔ یعنی حضرت ابو درداء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: یقیناً سب لوگوں سے زیادہ درجے میں بدتر اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز وہ عالم ہوگا جس نے اپنے علم سے (آخرت کا) نفع حاصل نہ کیا۔ اس کو دارمی نے روایت کیا ہے ۱۲ مشکوٰۃ

۳.. قولہ خر خشا الخ خر خشا کی جمع ہے، دونوں نقطہ والی خا پر زبر ہے بمعنی بے موقع لڑائی کرنا، اس جگہ مراد ہے کہ مینی دنیا سے شریعت کی اجازت کے بغیر تعلقات قائم کرنا۔ (یعنی شریعت کے خلاف) ۱۲

۴.. قولہ عشق      پیر عشق ٹٹ نہ ریش سپید      دستگیر صد ہزاران نا امید

ترجمہ: عشق تیرا پیر (راہنما) ہے، سفید ریش نہیں۔ عشق لائحوں نا امیدوں (مخروموں) کا مددگار ہے ۱۲

☆ والنصح..... نصیحت نمودن ۱۲..... نصیحت کرنا..... ☆ فحوائے..... مضمون ومعانی ۱۲..... اس کے مضمون اور معانی سے

## چوتھرواں مکتوب ﴿۷۲﴾

میرزا بدیع الزماں کی طرف صادر ہوا..... فقراء کی محبت اور ان کی طرف توجہ کرنے پر ترغیب اور صاحب شریعت علیہ علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع کی نصیحت کے بیان میں۔

آپ کا مکتوب شریف و مراسلہ لطیف صادر ہوا۔ الحمد للہ کہ اس کے مضمون میں فقراء کی محبت اور درویشوں کی طرف توجہ معلوم ہوئے جو کہ سعادتوں کا سرمایہ ہے، یہ لوگ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہم نشین ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا جلیس بد نصیب نہیں ہوتا اور رسول اللہ ﷺ فقراء مہاجرین کے طفیل حق سبحانہ و تعالیٰ سے فتح طلب کرتے تھے اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی شان میں فرمایا: رَبِّ اشْعَثْ مَدْفُوعَ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَيَّ اللَّهُ لَا تَبْرَهُ (بہت سے بکھرے ہوئے بالوں والے گرد آلود دروازوں سے ہٹا: بونے لوگ ایسے ہیں کہ اگر کسی کام کی) طر، تعالیٰ پر (بھروسہ کر کے) قسم کھالیں تو اللہ زور اس قسم کو پورا کر دیتا ہے)۔

اے سعادت مند! آپ کے مکتوب گرامی میں ایک فقر اخذ یونشاً تین (دونوں جہاں، مالک) درج تھا۔ یہ ایک ایسی تعریف ہے جو واجب الوجود جل شانہ (حق تعالیٰ) کی ذات کیلئے مخصوص ہے بندہ مملوک کو کسی شے پر قادر نہیں ہے کیا حق حاصل ہے کہ کسی وجہ سے بھی حق سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ شرکت، حاصل کرے اور خداوندی۔ کراستہ پر چلے، خالص طور پر عالم آخرت میں جبکہ حقیقی و مجازی ہر طرح کی مالکیت و ملکیت حضرت مالک یوم الدین کے ساتھ مخصوص ہے (چنانچہ) قیامت کے روز حق سبحانہ و تعالیٰ پکارے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (انجس کی بادشاہی ہے) پھر خود ہی اُس کے جواب میں فرمائے گا لِلَّهِ

الْوَّاحِدِ الْقَهَّارِ ط (سورہ مومن ۴۰ آیت ۱۶) (خدائے واحد و قہار کی ہے)۔

اس دن بندوں کیلئے خوف اور دہشت کے سوا اور کچھ ثابت نہیں ہے اور حسرت و ندامت کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے قرآن مجید میں اس روز کی سختی اور مخلوق کے انتہائی اضطراب و بیقراری کی خبر دیتا ہے جیسا کہ خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ه يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكَرَىٰ وَ مَا هُمْ بِسُكَرَىٰ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ه (سورہ الحج ۲۲ آیت ۱۰۲) (بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی (ہولناک) شے ہے، اس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی (عورتیں) اپنے دودھ پتے بچے کو بھول جائیں گی اور ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا اور تم لوگوں کو نشہ والوں کی طرح لڑکھڑاتے ہوئے دیکھو گے حالانکہ وہ نشہ کی حالت میں نہیں ہوں گے لیکن (وجہ یہ ہے کہ) اللہ کا عذاب نہایت سخت ہے)۔

اولو العزم رادل بلرز دز ہول	در آں روز کز فعل پُر سند قول
تو عذر گنہ را چہ داری بیا	بجا نیکہ دہشت برندا نبیا
دل اولو العزم کا بھی لرزے گا	ترجمہ: (آہ اُس پر شش عمل کے روز
معذرت کس طرح تو کر لے گا؟)	انبیاء بھی ڈریں گے دہشت سے

باقی نصیحت یہ ہے کہ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت لازم پکڑیں کیونکہ آخرت کی نجات آپ کی متابعت کے بغیر محال ہے، اور دنیا کی زیب و زینت کی طرف التفات و توجہ نہ کریں اور دنیا کے حاصل ہونے یا نہ ہونے کو کوئی اہمیت نہ دیں (یعنی ان دونوں حالتوں کو یکساں جانیں) کیونکہ دنیا اللہ تعالیٰ کی مبغوضہ (ناپسندیدہ و مکروہ) ہے، حق تعالیٰ کے نزدیک اس کی قدر و منزلت کچھ بھی نہیں، پس بندوں کے نزدیک اس کا عدم (یعنی نہ ہونا) اس کے وجود (یعنی ہونے) سے بہتر ہونا چاہیے اور اس کی بیوفائی اور جلدی جاتے رہنے (یعنی دولت کے زوال) کے قصے مشہور ہیں بلکہ مشاہدہ میں آچکے ہیں، پس اہل دنیا کے حال سے عبرت حاصل کریں جو پہلے گزر چکے ہیں وَفَقْنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَايَّاكُمْ بِمُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ (اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو سید المرسلین علیہ وعلیٰ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت کی توفیق عنایت فرمائے) آمین

### ﴿حاشیہ متن﴾

- ۱۔۔ قولہ لَا نَهُمُ جُلْسَاءُ اللَّهِ یعنی کیونکہ یقیناً یہ لوگ اللہ سبحانہ کے ہم نشین ہیں۔ یہ الفاظ بخاری مسلم کی حدیث سے ماخوذ ہیں وَاَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرْتَنِي كَيْونکہ فقیر کبھی غافل نہیں ہے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے رَجَالَ لَا تُلْهِيمُهُمُ الْحُ
- ۲۔۔ قولہ وَهُمْ قَوْمٌ۔۔ الخ یعنی حق تعالیٰ کو یاد کرنے والے ایسی قوم ہیں کہ ان کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور حدیث طویل ہے هُمُ الْجُلْسَاءُ لَا يَشْقَىٰ جَلِيسُهُمْ۔ اور مسلم نے روایت کیا ہے هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَىٰ بِهِمْ جَلِيسُهُمْ ۱۲
- ۳۔۔ قولہ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ الْخ یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقراء و مہاجرین کے طفیل کفار پر حق تعالیٰ سے فتح و نصرت اور کامیابی طلب کرتے تھے اس کو شرح السنہ میں روایت ۱۲ مشکوٰۃ (۵۲۳۷)
- ۴۔۔ قولہ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْخ یعنی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی شان میں فرمایا ہے: بہت سے بکھرے ہوئے بالوں والے، گرد آلود اور دروازوں سے ہٹائے ہوئے لوگ ایسے ہیں کہ اگر (کسی کام کی) حق تعالیٰ پر (بھروسہ کر کے) قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ضرور اس قسم کو پورا کر دیتا ہے۔ مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ۱۲ ملقط من المشکوٰۃ

۵.. قوله لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ - یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورہ مؤمن پارہ ۲۳ میں واقع ہے یَوْمَهُمْ بَارِزُونَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيَّ اللَّهُ الْخِ تَرْجَمَةٌ: جس دن وہ سب (میدان حشر میں) ظاہر ہوں گے، اللہ پر ان کی کوئی بات پوشیدہ نہ ہوگی، (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) آج کس کی بادشاہی ہے؟ (پھر خود ہی جواب دے گا) صرف اللہ کی، جو ایک ہے، سب پر غالب ہے) ۱۲

۶.. قوله ان زلزلة الساعة الخ یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورہ حج کے شروع میں پارہ ۷ میں واقع ہے يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ ان زلزلة الخ تَرْجَمَةٌ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو! بے شک قیامت کا زلزلہ (قیامت کے نزدیک بڑی عظیم چیز ہے، جس دن تم اسے دیکھو گے تو ہر دودھ پلانے والی اس (بچے) سے غافل ہو جائے گی جس کو اس نے دودھ پلایا، اور ہر حاملہ اپنا حمل ڈال دے گی، (اے مخاطب) تو لوگوں کو دیکھے گا (گویا) نشہ میں ہیں، حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے ۱۲

۷.. باقی نصیحت یہ ہے کہ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت لازم پکڑیں کیونکہ آخرت کی نجات آپ کی متابعت کے بغیر محال ہے اور دنیا کی زیب و زینت کی طرف التفات و توجہ نہ کریں اور دنیا کے حاصل ہونے یا نہ ہونے کو کوئی اہمیت نہ دیں (یعنی ان دونوں حالتوں کو یکساں جانیں) کیونکہ دنیا اللہ تعالیٰ کی مغوضہ (ناپسندیدہ و مکروہ) ہے۔ حق تعالیٰ کے نزدیک اس کی قدر و منزلت کچھ بھی نہیں؛ پس بندوں کے نزدیک اس کا عدم (یعنی نہ ہونا) اس کے وجود (یعنی ہونے) سے بہتر ہونا چاہئے، اور اسکی بے وفائی اور جلدی جاتے رہنے (یعنی دولت کے زوال) کے قصے مشہور ہیں بلکہ مشاہدہ میں آچکے ہیں۔ پس اہل دنیا کے حال سے عبرت حاصل کریں جو پہلے گزر چکے ہیں۔ وَفَقْنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ بِمُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

☆ متن..... بین السطور..... معانی

﴿ص ۶۱﴾ ☆ خَدِيو نَشَأَتَيْنِ..... مالک دو جہاں ۱۲..... دونوں جہانوں کا مالک..... ☆ نعتیست..... صفتی است ۱۲..... ایک صفت ہے

☆ عبد مملوك..... غلام مملوک کہہ چیزے قدرت نداشتہ باشد ۱۲..... مملوک بندہ کو کسی چیز پر اختیار نہیں ہوتا..... ☆ حيث قال تبارك

..... آنجا کہ فرمود خدائے بابرکت و بزرگ ۱۲..... وہ مقام کہ جس کے بارے بزرگ و برکت والے خدائے فرمایا..... ☆ بیا..... بیان کن ۱۲..... بیان کر

## چہتر واں مکتوب ﴿۷۵﴾

یہ مکتوب بھی میرزا بدیع الزمان کی طرف صادر فرمایا..... سب سے پہلے عقائد کی درستی اور فقہ کے ضروری احکام جاننے کے ساتھ سید الکونین علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت پر ترغیب کے بیان میں اور اس بیان میں کہ حق تعالیٰ سے وسیلہ یا بلا وسیلہ اسی کو طلب کرنا چاہیے اور اس کے مناسب بیان میں۔

سَلَّمَكُمُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَعَافَاكُمْ (اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کو سلامت اور عافیت سے رکھے)..... دونوں جہان کی سعادت

کی دولت سید کونین علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی تسلیمات اتمہا و اکملہا کی متابعت پر وابستہ ہے (جب کہ وہ متابعت) اس نہج

(طریق) پر ہو جس کا اہل سنت و جماعت کے علماء نے بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ان کو ان کوششوں کی جزائے خیر عطا فرمائے

..... سب سے پہلے اپنے عقیدوں کو ان بزرگوں کی صحیح آراء کے مطابق درست کرنا چاہیے۔ پھر حلال و حرام، فرض و واجب،

سنت و مستحب اور مباح و مشتبہ کا علم حاصل کرنا چاہیے (یعنی علم فقہ حاصل کرنا چاہیے جو ان سب امور کا متکفل ہے) اور اس علم

کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے..... ان اعتقادی و علمی دو بازوؤں (پروں) کے حاصل ہو جانے کے بعد اگر سعادت ازلی

مدد فرمائے تو عالم قدس کی طرف پرواز حاصل ہو جاتی ہے وَبَدُونَهَا خَرُطُ الْقِتَادِ (درنہ بے فائدہ رنج اٹھانا ہے)..... اور کمینہ

دنیا اس لائق نہیں ہے کہ اس کو اصلی مطالب میں سے شمار کریں اور اس کے مال و جاہ کے حاصل ہونے کو اصلی مقاصد سے خیال

کریں۔ بلند ہمت ہونا چاہیے اور حق سبحانہ و تعالیٰ سے بوسیلہ یا بے وسیلہ اسی کو طلب کرنا چاہیے ع

کار این است وغیر این ہمہ ہیچ (ترجمہ: کام اصلی ہے یہی باقی ہیچ ہے)

جب آپ نے توجہ کر کے دُعا طلب کی ہے تو بُشری لَکُمْ سَالِمًا وَغَا نِمًا (آپ کو بشارت ہو کہ سلامتی کے ساتھ اور مالِ غنیمت حاصل کر کے واپس آئیں گے) لیکن ایک شرط کو مد نظر رکھیں اور وہ یہ ہے کہ آپ کی توجہ کا قبلہ ایک ہونا چاہیے، توجہ کے قبلہ کا متعدد بنانا اپنے آپ کو تفرقہ (انتشار) میں ڈالنا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ ”ہر کہ یکجا ہمہ جاو ہر کہ ہمہ جا ہیچ جا“ (یعنی جو ایک جگہ ہے وہ ہر جگہ ہے اور جو ہر جگہ ہے وہ کسی جگہ بھی نہیں)..... حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والحقیہ کی شریعت کے سیدھے راستے پر استقامت نصیب فرمائے اور ہر اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کے راستے پر چلا اور حضرت محمد ﷺ مصطفیٰ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتحیات کی متابعت کو لازم پکڑا۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۶۲﴾ ۱۔ یعنی علم فقہ جو ان سب امور کا منکفل ہے ۱۲

۲۔ قولہ وبدونہا الخ یعنی ازلی خوش بختی کے بغیر عالم قدس کی طرف پرواز کا ارادہ کرنا کانٹے دار درخت پر ہاتھ مارنا ہے، یعنی بے فائدہ رنج اٹھانا ہے، بعض ننحوں میں وبدونہما تنہیہ کی ضمیر کے ساتھ لکھا ہوا ہے، اس صورت میں یہ مطلب ہے کہ اعتقادی اور عملی دونوں بازوؤں کے حاصل کئے بغیر بے فائدہ مشقت برداشت کرنا ہے ۱۲

۳۔ تو ہم گردن از حکم داور ہیچ کہ گردن نہ ہیچد ز حکم تو ہیچ  
محال است چون دوست دارد ترا کہ در دست دشمن گذارد ترا

ترجمہ: تو بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے گردن نہ پھیر (اس کا صلہ یہ ہوگا کہ) تجھ سے بھی کوئی شخص گردن نہ پھیرے گا (نا فرمانی نہ کرے گا) محال ہے کہ جب خدا تعالیٰ تجھے دوست بنالے تو پھر تجھے دشمن کے حوالے کر دے ۱۲

۴۔ اور اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کے راستے پر چلا اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتحیات کی متابعت کو لازم پکڑا ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

﴿ص ۶۲﴾ ☆ سید..... سردار ۱۲..... سردار..... سید کو نین..... سردار دو جہاں ۱۲..... دونوں جہاں کے سردار..... ☆ تصحیح عقائد

۱۲..... عقائد کی درستی کے ساتھ..... ☆ سلمکم... وعافاکم..... سلامت دار حق سبحانہ شمار او عافیت بخشد شمارا ۱۲..... اللہ سبحانہ

و تعالیٰ آپ کو سلامت اور عافیت سے رکھے..... ☆ دارین..... دنیا و آخرت ۱۲..... دنیا و آخرت..... ☆ منوط..... وابستہ ۱۲..... باندھا ہوا

☆ تصحیح..... درستی ۱۲..... درستی..... ☆ مندوب..... مستحب ۱۲..... مستحب کے ساتھ..... ☆ دو جناح..... بازو ۱۲..... بازو..... ☆

طیران..... طیران ۱۲..... پریدن ۱۲..... اڑنا..... ☆ ونی..... کینہ ۱۲..... ذلیل..... ☆ کرائی..... نرخی و بہا ۱۲..... نرخی اور قیمت

و قدر..... ☆ التفات..... توجہ ۱۲..... توجہ..... ☆ ہمتے..... دعائے ۱۲..... دعائے بشری... غانما..... بشارت

بادمشارا بسلامت و غنیمت واپس نہوا ہند آمر ۱۲..... آپ کو بشارت ہو کہ سلامتی کے ساتھ اور مال غنیمت کر کے واپس آئیں گی..... ☆ یکجا

..... حق ۱۲..... ہیچ..... صدق..... ہیچ..... یعنی نیست ۱۲..... یعنی نہیں ہے..... ☆ برجادہ..... راہ ۱۲..... سیدھا، سچا، وسیع راستہ.....

## چھتر واں مکتوب ﴿۷۶﴾

قلیح خاں کی طرف صادر ہوا۔ اس بیان میں کہ ترقی ورع و تقویٰ (پرہیزگاری) سے وابستہ ہے۔ اور فضول مباحات کے ترک کرنے کی ترغیب میں اور اگر یہ میسر نہ ہو تو محرّمات سے بچتے ہوئے فضول مباحات کے دائرے کو تنگ تر رکھنا چاہئے اور اس بیان میں کہ محرّمات سے بچنا دو قسم پر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَبِهِ نَسْتَعِیْن (اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے اور اسی کے ساتھ مدد مانگتا ہوں) اللہ تعالیٰ سبحانہ اپنے حبیب سید البشر ﷺ کے طفیل جو کہ کجی چشم سے پاک ہیں آپ کو ہر اس چیز سے بچائے جو آپ کے لئے موجب عار ہو، اور ہر اس چیز سے محفوظ رکھے جو آپ کو عیب لگائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَمَا اَنْتُمْ بِالرُّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورہ حشر آیت ۵۹) اور رسول جو کچھ تم کو دے اس کو لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے رُک جاؤ (لہذا) نجات کا مدار دو چیزوں پر ہوا، اوامر کا بجالانا اور نواہی سے رُک جانا۔ اور ان دونوں چیزوں میں سے جزو آخر زیادہ عظمت والا ہے جس کو ورع و تقویٰ (پرہیزگاری) سے تعبیر کیا ہے۔

ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةِ وَاِحْتِهَادِ وَذُكِرَ اٰخِرُ بَرِیْعَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلُ بِالرِّعَةِ شَيْئًا یَعْنِی الْوَرَعَ۔ وَقَالَ اَيْضًا عَلَیْہِ مِنَ الصَّلٰوٰتِ اَتْمٰہَا وَمِنَ التَّسْلِیْمٰتِ اَكْمَلُہَا مِلَاكُ دِیْنِكُمْ الْوَرَعَ۔ (یعنی

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کا ذکر عبادت و اجتناد کے ساتھ کیا گیا (یعنی وہ بڑا عبادت و ریاضت میں مشغول رہتا ہے) اور دوسرے شخص کا ذکر ورع (تقویٰ) کے ساتھ۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ورع یعنی پرہیزگاری کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ اور نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے دین کا مقصود ورع یعنی پرہیزگاری ہے) اور انسان کی فرشتوں پر

فضیلت اسی جزو (آخر) سے ثابت ہے اور قرب الہی کے درجوں پر ترقی بھی اسی جزو سے ثابت ہے کیونکہ فرشتے پہلے جزو میں شریک ہیں اور ترقی ان میں مفقود ہے، پس جزو ورع و تقویٰ کا مد نظر رکھنا اسلام کے اعلیٰ ترین مقاصد اور دین کی نہایت اہم ضروریات میں سے ہے، اور یہ جزو جس کا مدار حرام چیزوں سے بچنے پر ہے کامل طور پر اس وقت حاصل ہوتا ہے جبکہ فضول

(غیر ضروری) مباحات سے پرہیز کیا جائے اور بقدر ضرورت مباحات پر کفایت کی جائے کیونکہ مباحات کے اختیار کرنے میں باگ ڈور کا ڈھیلا چھوڑ دینا مشتبہ چیزوں (کے اختیار کرنے) تک پہنچا دیتا ہے اور مشتبہ حرام کے نزدیک ہے، مَنْ حَامَ حَوْلَ الْجَمْحِی یُوشِكُ اَنْ یَّقَعَ فِیْہِ (جو شخص چراگاہ کے گرد پھر ا قریب ہے کہ اس میں جا پڑے)۔

پس ورع و تقویٰ کامل طور پر حاصل کرنے کے لئے بقدر ضرورت مباحات پر کفایت کرنا لازمی ہے اور وہ بھی اس شرط پر کہ اس میں عبادت و اعمال کرنے کی نیت ہو ورنہ اس قدر (مباحات اختیار کرنا) بھی وبال ہے اور اس کا قلیل بھی کثیر کا حکم رکھتا ہے۔ اور چونکہ فضول مباحات سے کلی طور پر بچنا ہر زمانہ میں اور خاص طور پر اس زمانے میں بہت دشوار ہے (اس لئے) حرام چیزوں سے بچتے ہوئے حتی الامکان فضول مباحات اختیار کرنے کا دائرہ بہت تنگ کرنا چاہئے اور اس اختیار کرنے

میں ہمیشہ شرمندہ و پشیمان ہونا اور توبہ و استغفار کرنا چاہئے اور اس (فضول مباحات) کو محرمات میں داخل ہونے کی کھڑکی جانتے ہوئے حق سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا و گریہ و زاری کرتے رہنا چاہئے، شاید کہ یہ ندامت (پشیمانی) و استغفار اور التجا و تضرع اُس فضول مباحات سے بچنے کا کام کر جائے اور اس آفت سے محفوظ و مامون کر دے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں:- اِنْ كَسَارُ الْعَاصِيْنَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ صَوْلَةِ الْمُطِيعِيْنَ (گنہگاروں کی انکساری و عاجزی اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرمانبرداروں کے دبدبہ (جدوجہد) سے زیادہ محبوب ہے) اور حرام چیزوں سے بچنا بھی دو قسم پر ہے ایک قسم وہ ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حقوق سے تعلق رکھتی ہے، اور دوسری قسم وہ ہے جو بندوں کے حقوق سے متعلق ہے، اور دوسری قسم کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ غنی مطلق اور ارحم الراحمین (سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے) اور بندے فقرا محتاج اور بالذات بخیل و کنجوس ہیں (اس لئے ان کے حقوق کی ادائیگی زیادہ ضروری ہے)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دَيْنًا وَلَا دِرْهَمًا إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ بِقَدَرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتٍ صَاحِبِهِ فَحَمِلَ عَلَيْهِ (اگر کسی شخص پر اس کے بھائی کی عزت و آبرو یا اور کسی قسم کا کوئی حق ہے تو اس کو چاہئے آج ہی اس سے معاف کرالے قبل اس کے کہ اُس کے پاس نہ کوئی دینار رہے اور نہ درہم،) کیونکہ قیامت کے دن) اگر اس کے پاس کوئی نیک عمل ہوگا تو بقدر ظلم اس سے بدلہ میں لے لیا جائیگا (اور صاحبِ حق کو دیدیا جائے گا) اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں گی تو صاحبِ حق کی بُرائیاں لے کر اس پر ڈالی جائیں گی۔

وَقَالَ أَيْضًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلْوَةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمًا هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَا هُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ- صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (اور نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟ حاضرین صحابہؓ نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ سب کچھ لے کر آئے (لیکن ساتھ ہی) اس نے کسی کو گالی بھی دی ہو اور کسی کو تہمت بھی لگائی ہو اور کسی کا مال بھی کھایا ہو اور کسی کا خون بہایا ہو اور کسی کو مارا ہو، پس ہر ایک حق دار کو اس کی نیکیوں میں سے اس کے حق کی برابر نیکیاں دے دی جائیں گی اور اگر حقداروں کے حقوق پورے ہونے سے پہلے اس کے نیکیاں ختم ہو گئیں تو اُن حق داروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اس کو دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ (یہ فقیر) آپ کی تعریف اور شکر گزاری کا اظہار کرتا ہے کہ شہرِ عظیم لاہور میں آپ کے وجود کی وجہ سے اس گئے گزرے زمانہ میں بہت سے شرعی احکام رائج ہو گئے ہیں اور وہاں دین کو تقویت اور مذہب کی ترویج حاصل ہو

ہے اور وہ شہر (لاہور) فقیر کے نزدیک ہندوستان کے تمام شہروں کی نسبت ”قطب ارشاد“ کی مانند ہے، اس شہر کی خیر و برکت ہندوستان کے تمام شہروں میں پھیلی ہوئی ہے اگر وہاں دین رواج پذیر ہے تو سب جگہ ایک درجہ رواج متحقق ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کا معاون و مددگار ہو۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق کا مددگار رہے گا اور جو اس گروہ کی ذلت و خواری کا ارادہ کریگا وہ اس کو کچھ ضرر نہ دے سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا اور وہ اپنے حال پر قائم ہوں گے)

چونکہ معرفت کی پناہ والے ہمارے قبلہ صاحب حضرت خواجہ (باقی باللہ قدس سرہ) کے ساتھ آپ کی محبت کے تعلق کا رشتہ محکم تھا اس بنا پر یہ چند کلمات لکھ کر اس حقیقت کو حرکت میں لایا ہے اس سے زیادہ لکھنا طول کلامی ہے۔ حاصل مکتوب دعا نیک و صالح آدمی اور شریف زادہ ہے ایک حاجت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے، امید ہے کہ اس بارے میں توجہ شریف فرما کر اس کی حاجت روائی فرمائیں گے حضور نبی کریم اور آپ کی بزرگ اولاد علیہ و علی آلہ الصلوٰت والتسلیمات کے طفیل حقیقی دولت اور ابدی سعادت آپ کو حاصل ہو۔ میرے سیادت مآب میر سید جمال الدین کو غریبانہ دعائیں پہنچائیں۔

### ﴿ حاشیہ متن ﴾

﴿ص ۶۳﴾۔ ضرورت کی مقدار سے زائد جائز امور ۱۲

۱۔ اللہ سبحانہ اپنے حبیب سید البشر علیہ و علی آلہ من الصلوٰت اکملہا ومن التسلیمات افضلہا کے طفیل جو کہ کئی چشم سے پاک ہیں، آپ کو ہر اس چیز سے بچائے جو آپ کے لئے موجب عار ہو، اور ہر اس چیز سے محفوظ رکھے جو آپ کو عیب لگائے ۱۲

۲۔ اللہ تعالیٰ سورہ حشر پارہ ۲۸ میں فرماتا ہے: رسول جو کچھ تم کو دے اس کو لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے رُک جاؤ۔

۳۔ قولہ ذِکْرُ رَجُلٍ الْخَنِيعِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی کا ذکر ”عبادت و ریاضت“ کے ساتھ کیا گیا (یعنی وہ ریاضت میں بڑا مشغول رہتا ہے) اور دوسرے شخص کا ذکر ”ورع و تقویٰ“ کے ساتھ ہوا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ورع یعنی پرہیزگاری کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔

مُعْرَبٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فَرَمَاتِهِ هِيَ: اس حدیث کو ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں ۱۲

۴۔ قولہ مَلَكَ الْخَنِيعِ نَبِيَّ كَرِيمٍ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَتَمَّهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَكْمَلَهَا نَبِيَّ كَرِيمٍ: تمہارے دین کا دار و مدار تقویٰ و پرہیزگاری پر ہے ۱۲

اس روایت کو امام بیہقی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: وَفَضْلٌ فِي عِلْمٍ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ فِي عِبَادَةٍ، وَمَلَكَ الدِّينِ الْوَرَعُ (علم دین میں فضیلت بہتر ہے عبادت میں فضیلت سے اور دین کا دار و مدار پرہیزگاری پر ہے ۱۲) مشکوٰۃ

۵۔ اِرْحَاءُ، الف کی زیر اور خانقہ والی، اس کے معنی ڈھیلا چھوڑنا ہے۔ اور عنان عین کے نیچے زیر ہے اور نون بغیر شد کے ہے اس کا ترجمہ لگام کی رسی ہے، یعنی مباح و جائز چیزوں کے استعمال میں نفس سرکش کی لگام کو ڈھیلا چھوڑ دینے اور نرم کرنے کو پسند کرنا مشتبہ چیزوں تک پہنچاتا ہے اور شبہ والی چیزوں کا استعمال حرام میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے من خَامِ الْخَنِيعِ وَالْحَدِيثُ اسکی دلیل ہے ۱۲

لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ

۶۔ قولہ مَنْ خَامَ خَوَّلَ الْجَمِيءِ الْخَنِيعِ اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کو امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے ان دونوں کے درمیان امور مشتبہ ہیں، بہت سے لوگ ان کو نہیں جانتے، پس وہ شخص جس نے مشتبہات سے پرہیز کیا اُس نے اپنے دین اور عزت کو پاک کر لیا اور جو آدمی شبہات میں مبتلا ہو گیا وہ اُمیر حرام میں مبتلا ہوگا، اس چرواہے اور گلہ بان کی طرح جو اپنے جانوروں کو حکومت کی چراگاہ کے قریب چراتا ہے، ہو سکتا ہے کہ اس کے جانور سرکاری چراگاہ کے اندر داخل ہو جائیں۔ جاننا چاہئے کہ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے، خاص طور پر آگاہ رہنا چاہئے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی

چراگاہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں، یاد رکھیے کہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو جاتا ہے اور صلاح سے آراستہ ہو جاتا ہے تو انسان کا تمام بدن صالح اور درست ہو جاتا ہے اور جب وہ (گوشت کا ٹکڑا) خراب اور فاسد ہو جائے تو اس انسان کا تمام بدن بھی فاسد اور خراب ہو جاتا ہے، خبردار رہنا چاہئے کہ وہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

﴿ص ۶۳﴾ ☆ میسر ..... این ترک ۱۲ ..... اسکو ترک کرنا ☆ قرب ..... حق تعالیٰ ۱۲ ..... حق تعالیٰ کے قرب کے درجات  
☆ ملائکہ ..... فرشتگان ۱۲ ..... فرشتے ☆ اہم مہام ..... یعنی اعلیٰ ترین مقاصد ۱۲ ..... یعنی سب سے اعلیٰ ترین مقاصد  
﴿ص ۶۳﴾ ۱. فضول۔ ابتدائی دونوں حروف (فا اور ض) پر پیش ہے، یہ مصدر ہے بمعنی زائد، اور فصل (فائے زبر سے) کی جمع بھی ہے اس کے معنی بہت زیادہ اور کثرت کے ہیں۔ اس جگہ دونوں معنوں کا احتمال ہے ۱۲

۲. مثنوی:	باتضرع باش تا شادان شوی	گریہ کن تا بیدبان خندان شوی
	کہ برابر می نہد شاہ مجید	اشک رادر فضل با خون شہید
	زور را بگذارد زاری را بگیر	رحم سوئے زاری آید اے فقیر
	گر کنی زاری بیابی رحم او	رحم او در زاری خود باز جو (ص ۴۰۲)

ترجمہ: آہ وزاری کرنے والا ہو جاتا کہ تجھے خوشی حاصل ہو، رونما جاری رکھ منہ کے بغیر بھی تو ہنستا رہے گا، بزرگ بادشاہ یعنی اللہ کریم (خوف خدا سے نکلے ہوئے) آنسو کو خون شہید کے برابر رکھے گا۔

جھوٹ فریب چھوڑ دے اور عاجزی و زاری کو اختیار کر، اے فقیر! رحمت خداوندی آہ وزاری کی طرف آتی ہے، اگر تو زاری کرے گا تو اس کی رحمت کو پالے گا، اسکی رحمت کو اپنی زاری میں تلاش کر

ع یعنی گنہگاروں کی عاجزی و انکساری میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے فرمانبرداروں کے اجتہاد و جدوجہد کرنے سے اور بعض نسخوں میں اللہ کی بجائے اللہ ہے اور یہ زیادہ ظاہر ہے، بیت دست شکستہ برآورد دعا بسوئے شکستہ پر فصل خدا ترجمہ: ٹوٹا ہوا (عاجزی کا) ہاتھ دعا کے لئے باہر نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا فضل اس ہاتھ پر نازل ہوتا ہے ۱۲

۳ قولہ قال رسول اللہ الخ اس حدیث کو امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی شخص پر اس کے بھائی کی عزت و آبرو، (خون و مال یا کسی دوسری چیز) کا حق ہے تو اس کو چاہئے کہ آج ہی اس سے معاف کرا لے، قبل اسکے کہ اس کے پاس نہ کوئی دینار ہوگا اور نہ درہم، (کیونکہ قیامت کے دن) اگر اس کے پاس کوئی نیک عمل ہوگا تو بقدر ظلم اس سے بدلہ میں لے لیا جائے گا (اور صاحب حق کو دے دیا جائے گا) اور اگر اسکی نیکیاں نہ ہوں گی تو صاحب حق کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔ (یعنی ظالم پر) جاننا چاہئے کہ مظلمہ (میم پر زبر خانقہ والی پر جزم اور لام کے نیچے زیر ہے) بمعنی ظلم یعنی کسی دوسرے کا حق زبردستی لے لینا ۱۲

۴ قولہ وقال ایضاً الخ اس حدیث کو امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟ حاضرین صحابہ نے عرض کیا: ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس درہم و اسباب کچھ نہ ہوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ سب کچھ لے کر آئے (لیکن ساتھ ہی) اس نے کسی کو گالی بھی دی ہو اور کسی کا مال بھی کمایا ہو اور کسی کا خون بہایا ہو اور کسی کو مارا ہو، پس ہر ایک حقدار کو اس کی نیکیوں میں سے اس کے حق کے برابر نیکیاں دے دی جائیں گی، اور اگر حقداروں کے حقوق پورے ہونے سے پہلے اسکی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اس کو دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔

۵ لایابہ ..... ضرور ۱۲ ..... لازم ☆ اداء و وظائف ..... عبادت و طاعات کہ حق تعالیٰ بر بندگان مقرر فرمودہ ۱۲ ..... وہ عبادتیں اور طاعتیں جو حق تعالیٰ نے بندوں پر لازم قرار دی ہیں ☆ قلیل ..... اندک ۱۲ ..... کم ☆ کثیر ..... بسیار ۱۲ ..... بہت ☆ چون ..... بشرط ۱۲ ..... بطور شرط ☆ عزیز الوجود ..... کمتر و اندک ۱۲ ..... بہت کم اور تھوڑا ☆ مہما مکن ..... بقدر طاقت ۱۲ ..... طاقت کے مطابق ☆ تنگ تر ..... بر خود ۱۲ ..... خود پر ☆ نام ..... شرمندہ ۱۲ ..... شرم سار ☆ مستغفر ..... امرزش خواہندہ ۱۲ ..... بخشش چاہنے والا ☆ در پیچہ ..... فضول مباحات ۱۲ ..... فضول مباحات



☆ پختی ..... التجا کنندہ ۱۲ ..... درخواست گزار ☆ مستضرع ..... زاری کنندہ ۱۲ ..... فریاد کرنے والا ☆ عزیزی ..... بزرگے ۱۲ ..... ایک بزرگ ☆ مطلق ..... من کل الوجوه ۱۲ ..... ہر وجہ سے ☆ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... راست فرمودہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۲ ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے

﴿ص ۶۵﴾ ۱ ساری: اثر کرنے والا، کسی چیز کے کل اجزا میں پہنچ جانے والا ۱۲

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق کا مددگار رہے گا اور مخالفین اسلام پر غالب رہے گا۔ اور دین حق پر قائم رہے گا، اور جو بھی اس گروہ کی ذلت و خواری کا ارادہ کرے گا وہ اس کو کچھ ضرر نہ دے سکے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے گا (قیامت کے قائم ہونے تک) اور وہ اپنے حال پر قائم ہوں گے۔

مُعْرَب (مکتوبات کا عربی ترجمہ کرنے والے) نے فرمایا: اس کو حاکم نے حضرت عمر سے نیز حاکم و ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی عنہ سے، نیز ابن ماجہ نے مغیرہ بن شعبہ سے اور ابوداؤد نے عمران بن حصین سے روایت کیا ہے۔ ان تینوں روایتوں کے الفاظ مختلف ہیں مگر معنی سب کے ایک ہی ہیں ۱۲

میں (مولانا نور احمد عیسیٰ مکتوبات) کہتا ہوں: حدیث کے الفاظ جو مشکوٰۃ باب ثواب ہذہ الامۃ میں اس طرح ہیں: عن معاویۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: لا یزال من أمتی أمة قائمة بأمر اللہ لا یضرہم من خذلہم ولا من خالفہم حتی یأتی امر اللہ وہم علی ذلک۔ متفق علیہ (معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا، جو ان کو رسوا کرنا چاہے گا اور ان کی مخالفت کرے گا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ اپنے حال پر قائم ہوں گے) وعن معاویۃ بن قرۃ عن ابيه قال: قال رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم إذا فسد أهل الشام فلا خیر فیکم، ولا یزال طائفة من أمتی منصورین لا یضرہم من خذلہم حتی تقوم الساعة ۱۲

رواہ الترمذی وقال: ہذا حدیث حسن صحیح ۱۲ (معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اہل شام خراب ہو جائیں گے تو تمہارے اندر کوئی خیر نہ رہے گی، اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ رہے گا جن کی مدد کی جائے گی، ان کو ضرر نہ پہنچا سکے گا جو ان کو رسوا کرنا چاہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی)

☆ مُحَمَّدٌ وَشُكْرُ غَزَارِي ..... بفتح، کسر میم دوم بمعنی ستایش ۱۲ ..... زبر اور دوسری میم کی زیر سے، معنی سراہنا۔  
☆ در اہل بقعہ ..... بالضم بمعنی جا ۱۲ ..... حرف ب پر پیش معنی جگہ، مقام۔ ۱۲ ..... ☆ نحوے ..... نوعی ۱۲ ..... ایک قسم ۱۲ .....  
☆ خواجہ ..... خواجہ باقی باللہ قدس سرہ ۱۲ ..... حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ ۱۲ ..... ☆ تسوید ..... تحریر ۱۲ ..... لکھی ہوئی عبارت۔  
☆ اطنابست ..... درازی ۱۲ ..... حد سے زیادہ تجاوز ۱۲ ..... ☆ سردی ..... ابدی دائمی ۱۲ ..... ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ۱۲ .....  
☆ بیچون ..... بے مثل ۱۲ ..... یکتا، بے مثال۔ ۱۲ ..... ☆ بیچگون ..... بے نمون و بے کیف ۱۲ ..... بے مثال و بے کیف۔ ۱۲ .....  
☆ رقیقت ..... بندگی ۱۲ ..... غلامی۔ ۱۲ ..... ☆ تمام ..... ہرچہ باشد ۱۲ ..... جو چیز بھی ہو۔ ۱۲ ..... ☆ ماسوی ..... اللہ ۱۲ ..... اللہ کے سوا ۱۲

## ستتر واں مکتوب ﴿۷۷﴾

جباری خان کی طرف صادر فرمایا \_\_\_\_\_ اس بیان میں کہ خدائے پیشل و بے مثال کی عبادت (اخلاص کے ساتھ) کب حاصل ہوتی ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ (اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو)  
بعد از خدائے ہرچہ پرستند ہیچ نیست بے دولت است آنکہ بہ ہیچ اختیار کرد

ترجمہ بجز حق کے وہ جس کو پوجتے ہیں ہیچ و باطل ہے جو باطل کی کرے پوجا بڑا بد بخت و جاہل ہے

بے مثل خدائے تعالیٰ جل سلطانہ کی (خالص) عبادت اُس وقت میسر ہوتی ہے جبکہ تمام ماسوی اللہ کی غلامی سے آزاد ہو کر توجہ کا قبلہ ذات احدیت کے سوا اور کچھ نہ رہے اور اس توجہ کا مصداق (یعنی علامت و نشانی) حق سبحانہ و تعالیٰ کے انعام (نعمت دینا) و ایلام (رنج و الم دینا) کا برابر ہونا ہے، بلکہ اس مقام کے حاصل ہونے کے شروع میں رنج و الم، انعام کی بہ نسبت زیادہ مرغوب و پسندیدہ ہوتا ہے اگرچہ آخر میں تفویض (اپنا ہر معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور انعام و ایلام) جو کچھ (حق تعالیٰ کی طرف سے) پہنچتا ہے اس کو زیادہ بہتر و مناسب جانتا ہے۔ وہ عبادت جو (جنت کی) (رغبت اور (دوزخ کے) خوف کی وجہ سے ہے، درحقیقت وہ عبادت اپنی ہی عبادت ہے اور اس سے مقصود اپنی نجات اور خوشی ہے۔

تا تو در بند خویشتن باشی عشق گوئی دروغ زن باشی

ترجمہ جب تک ہے فکر اپنے آپ کی داستانِ عشق ہے جھوٹی تیری

اس دولت کا حاصل ہونا فنائے مطلق پر موقوف ہے اور یہ توجہ (ذات احدیت کی طرف) محبت ذاتیہ کا نتیجہ اور ولایتِ خاصہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و التحیۃ کے ظہور کا مقدمہ ہے، اس نعمتِ عظمیٰ (ولایتِ خاصہ محمدیہ) کا حاصل ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی کامل متابعت پر موقوف ہے۔ اسلئے کہ ہر نبی علیہم الصلوات والتسلیمات کی شریعت جو براہِ نبوت اس کو عطا فرمائی گئی ہے اور جب نبوت (کے مقامِ دعوت و ارشاد) میں لے آتے ہیں تو (وہ نبی) اسی نور کے ساتھ آتا ہے اور اسی کمال کو مخلوق کی توجہ کے ساتھ جمع کرتا ہے اور مقامِ نبوت کے کمالات حاصل ہونے کا سبب بھی وہی نور ہے اور اسی لئے بعض (اہلِ سکر) بزرگوں نے کہا ہے کہ نبی کی ولایت اس کی نبوت سے افضل ہے۔ پس اسی لئے ہر پیغمبر کی شریعت اس کی ولایت کے مناسب ہوتی ہے اور اس شریعت کی پیروی اس (نبی کی) ولایت تک پہنچنے کے لئے لازمی ہے۔

اور اگر لوگ یہ سوال کریں کہ آنسور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کے بعض تبعین کو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت سے کچھ بھی حاصل نہیں ہے بلکہ دوسرے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہیں اور ان کی ولایت سے حصہ رکھتے ہیں۔ تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت تمام شریعتوں کی جامع ہے اور جو کتاب (قرآن مجید) آپ پر نازل ہوئی ہے تمام آسمانی کتابوں کو شامل ہے پس اس شریعت کی پیروی گویا تمام شریعتوں کی پیروی ہے لہذا ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق انبیائے کرام میں سے کسی ایک نبی کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے کہ (جس سے اس کی ولایت کو اخذ کرتا ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ولایتوں پر حاوی ہے۔ پس ان ولایتوں تک پہنچنا اس ولایتِ خاصہ کے اجزا میں سے کسی ایک جزو تک پہنچنا ہے اور اس ولایت (خاصہ محمدیہ) تک نہ پہنچنے کا سبب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل درجے کی متابعت میں کمی ہے اور کمی کے بعد مختلف درجے ہیں، اس لئے ولایت کے درجات میں تفاوت ہو جاتا ہے اور اگر آپ کا کامل درجے اتباع حاصل ہو جائے تو آپ کی ولایت تک پہنچنا ممکن ہے۔ یہ اعتراض اس وقت

وارد ہوتا جب کہ دوسرے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شریعتوں کے متبعین کو ولایت خاصہ محمدی علیہ وسلم الصلوٰۃ والسلام حاصل ہوتی اور جب ایسا نہیں ہے تو اعتراض بھی کوئی وارد نہیں ہوتا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْنَا وَهَدَانَا إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ وَالَّذِي الْقَوِيمِ ط (اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے ہم پر انعام فرمایا اور سیدھے راستے اور مضبوط دین کی طرف ہدایت فرمائی) صراطِ مستقیم اسی (دین) کے مضبوط راستے اور واضح و روشن شریعت سے مراد ہے۔ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ (سورہ یسین آیت ۳) (بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں اور صراطِ مستقیم پر ہیں) اسی حقیقت کی دلیل ہے رَزَقْنَا اللَّهُ سُبْحَانَہُ وَإِيَّاكُمْ كَمَالَ اتِّبَاعِ شَرِيعَتِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِحُرْمَةِ كَمَلِ اتِّبَاعِهِ وَ مُعْظَمِ أَوْلِيَائِهِ رِضْوَانِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، آمِينَ (اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کامل متبعین اور بزرگ اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طفیل آپ کی شریعت کی کامل ترین اتباع نصیب فرمائے، آمین) اس دعا نامہ کالانے والا چونکہ ان حدود (یعنی آپ کی طرف) جانے والا تھا اس لئے ان چند کلمات کے ساتھ محبت کے سلسلہ کو حرکت دینے والا ہوا ہوں۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ سُبْحَانَہُ لَدَيْكُمْ (آپ پر سلام اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت ہو)۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۶۶﴾ ۱۔ مصداق ابن نوجہ الخ یعنی اس توجہ کی سچائی اور راستی کی علامت و نشانی اللہ تعالیٰ کے انعام (نعمت دینے) اور ایلام (رنج دینے) کا برابر ہونا ہے، اللہ سبحانہ ہم کو یہی علامت ارزانی فرمائے سید الاولین والآخرین کے طفیل، علیہ وعلیٰ آلہ صلاۃ رب العالمین ۱۲ (ان پر اور ان کی آل پر رب العالمین کی صلاۃ نازل ہو)

۲۔ یعنی محبت ذاتیہ کے ثمرہ اور نتیجہ میں ذاتِ احدیث صرفہ کی طرف توجہ ہوتی ہے اور اس توجہ کا حاصل ہونا ولایت خاصہ محمدیہ کے ظہور کا موجب ہوتا ہے اس ولایت کے صاحب پر لاکھوں بار صلاۃ و سلام اور شجیۃ ہو ۱۲

۳۔ یعنی اہل سکر جیسا کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے دوسرے مکتوبات میں فرمایا ہے جو چاہے ان کی طرف رجوع کرے ۱۲

۴۔ یعنی ہر نبی کی شریعت کی اتباع (اس نبی کی) ولایت تک پہنچنے کے لئے لازمی ہے اور اس کی اتباع کے بغیر اس کی ولایت تک پہنچنا ثابت نہیں ہے

پس آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کی اتباع بھی لازم و ضروری ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت تک پہنچنے کے واسطے ۱۲

۵۔ قولہ نصیبے نیست، پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کی اتباع سے لازم نہیں آتا حضور کی ولایت تک پہنچنا، اور یہ اس کے خلاف ہے جو تم نے

ثابت کیا ہے ۱۲

۶۔ قولہ نصیبے دارند یعنی حالانکہ اس دوسرے نبی کی شریعت کی اتباع نہیں کرتے، پس نبیوں میں سے کسی نبی کی شریعت کی اتباع کے بغیر اس نبی

کی ولایت کو پانا واقع ہو گیا اور یہ ثابت شدہ بات کے خلاف ہے ۱۲

۷۔ اور اس میں کوئی محال بات نہیں کیونکہ کسی نبی کی ولایت کو پانا اس نبی کی شریعت کی اتباع کے بغیر لازم نہیں آتا ۱۲

لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

### ☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ انعام ..... نعمت دادن ۱۲ ..... نعمت دینا ۱۲ ..... ایلام ..... در در سانیدن ۱۲ ..... تکلیف پہنچانا، دکھ دینا ۱۲ ..... ☆ تفویض ..... سپرد کردن

☆ امر خود ..... تفویض ..... سپرد کردن امر خود بحق جل و علا ۱۲ ..... اپنا ہر معاملہ حق تعالیٰ جلالہ کے سپرد کرنا ۱۲ ..... ☆ میرسد ..... انعام باشد یا ایلام

۱۲ ..... انعام یاد رکھ جو کچھ پہنچے ۱۲ ..... ☆ برغبت ..... خواہش نمودن نعیم اخروی ۱۲ ..... آخرت کے انعامات کی طلب کرنا ۱۲ ..... ☆ زہبت

..... بالفتح ترسیدن از عذاب اخروی ۱۲..... را کی زبر سے، آخرت کے عذاب سے ڈرنا ۱۲..... ☆ مطلق..... کامل ۱۲..... مکمل ۱۲..... ☆ حصول  
 این دولت ..... اناوی زرقیت بالکلیہ وتوجه بذات احدیۃ ۱۲..... غلامی سے مکمل طور پر آزاد ہونا اور کلی طور پر ذات احدیت کی طرف متوجہ ہونا  
 ۱۲..... ☆ ایں توجه ..... بذات احدیت محض ۱۲..... صرف ذات احدیت کی طرف متوجہ ہونا ۱۲..... ☆ نعمت عظمیٰ..... ولایت خاصہ محمدیہ  
 ۱۲..... خاص طور پر ولایت محمدیہ (نعمت عظمیٰ ہے) ۱۲..... چہ شریعت بر نبی..... مربوط است بقول اقدس سرہ موقوفست... الخ ۱۲..... اس  
 عبارت کا تعلق شیخ مجد قدس سرہ کے پہلے قول موقوفست..... کے ساتھ ہے۔ ۱۲..... ☆ چہ در ولایت..... الخ..... مربوط است بقول او  
 قدس سرہ مناسب..... الخ ۱۲..... اس عبارت کا تعلق شیخ مجد کے پہلے قول مناسب ولایت سے ہے۔ ۱۲.....

﴿ص ۶۷﴾! پس معترض کا قول صحیح ثابت نہیں ہوتا کیونکہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کے بعض مقبوعین کو حضور کی ولایت سے حصہ نہیں ملتا، کیونکہ اس  
 نبی کی ولایت ایک جز ہے آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت خاصہ کے اجزا کا۔

لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت خاصہ کا کامل طور پر حاصل ہونا آپ کی شریعت کی کمال اتباع پر موقوف ہے، جب ایسا نہیں ہے تو  
 اعتراض بھی کوئی وارد نہیں ہوتا ۱۲

۲ اور اس ولایت (خاصہ محمدیہ) تک نہ پہنچنے کا سبب آں حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل درجہ کی متابعت میں کمی ہے، اور کمی کے بھی مختلف درجے  
 ہیں اس لئے ولایت کے درجات میں تفاوت ہو جاتا ہے، اور اگر آپ کی کامل درجے کی اتباع حاصل ہو جائے تو آپ کی ولایت  
 تک پہنچنا ممکن ہے ۱۲

۳ اور اس ولایت (خاصہ محمدیہ) تک نہ پہنچنے کا سبب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل درجہ کی متابعت میں کمی ہے، اور کمی کے بھی مختلف درجے ہیں  
 اس لئے ولایت کے درجات میں تفاوت ہو جاتا ہے، اور اگر آپ کی کامل درجے کی اتباع حاصل ہو جائے تو آپ کی ولایت تک پہنچنا ممکن ہے ۱۲  
 ۳ یعنی جب ان کو یہ ولایت خاصہ حاصل نہیں تو اعتراض بھی درست نہیں ۱۲

۴ تمام حمد اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے ہم پر انعام فرمایا اور سیدھے راستے اور مضبوط دین کی طرف ہدایت فرمائی ۱۲

۵ یعنی بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں اور صراط مستقیم پر ہیں یہ آیت کریمہ سورۃ یونس پارہ ۲۲ میں واقع ہے ۱۲

۶ یعنی اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کامل مقبوعین اور بزرگ اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طفیل آپ کی  
 شریعت کی کامل ترین اتباع نصیب فرمائے، آمین ۱۲

۷ قوله حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيْمَانِ (وطن کی محبت ایمان سے ہے) مشہور یہ ہے کہ یہ حدیث ہے، امام سخاوی نے فرمایا کہ میں اس کے  
 حدیث ہونے سے واقف نہیں ہوں، لیکن اس کے معنی صحیح ہیں ۱۲ معرب

۸ اور طا پر زبر ہے، آدمی کے رہنے کی جگہ، لوگوں کا اقامت کرنا، اس کی جمع اوطان ہے ۱۲ من  
 لفظی مناسبت سے منتقل ہونا ۲۔

۹ سفر در وطن سے مراد سیر انفسی ہے، اس کو جذبہ بھی کہتے ہیں، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگوں کی ابتدا اسی سیر سے ہوتی ہے۔ اور سیر آفاقی اسی  
 سیر کے ضمن میں طے ہو جاتی ہے اور دوسرے سلسلوں میں سیر آفاقی سے کام کی ابتدا ہوتی ہے اور ان کی انتہا سیر انفسی کے ساتھ ہوتی ہے سیر  
 انفسی سے کام کی ابتدا ہونا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خصوصیت ہے، اور اندراج نہایت در بدایت کے یہی معنی ہیں کہ سیر انفسی جو کہ دوسروں کی  
 نہایت ہے وہ اس سلسلہ کے اکابر کی بدایت ہے، سیر آفاقی مطلوب کو اپنے سے باہر ڈھونا ہے، اور سیر انفسی اپنے آپ میں آنا اور اپنے دل  
 کے گرد پھرنا ہے اور اسی معنی میں کہا ہے ۷

ہچونابینا نمبر ہر موعے دست

باتو در زیر گلیم است ہر چہ ہست

(از مکتوب خواجہ محمد معصوم قدس سرہ)

لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ انک ..... مبتداء ۱۲..... یہ آیت مبتداء ہے۔ ۱۲..... ☆ دلیل..... خبر ۱۲..... یہ خبر ہے۔ ۱۲..... ☆ رقیمہ..... ایں مکتوب ۱۲..... یہ

مکتوب (۷۷)۔ ۱۲..... ☆ متردد..... روندہ ۱۲..... جانے والا۔ ۱۲..... ☆ مجرک..... جنبانندہ ۱۲..... حرکت دینے والا ۱۲.....

☆ حب الوطن ..... الخ ..... محبت وطن از ایمان است ۱۲ ..... وطن کی محبت ایمان کے امور میں سے ہے ۱۲ ..... ☆ اصول  
..... قواعد ۱۲ ..... ضابطے، اصول ۱۲ ..... ☆ اکابر ..... بزرگان ۱۲ ..... بزرگان نقشبندیہ ۱۲ ..... ☆ چاشنی ..... ذوق ۱۲ ..... ذوق ۱۲

## اٹھتر واں مکتوب ﴿۷۸﴾

یہ مکتوب بھی جباری خاں کی طرف صادر ہوا \_\_\_\_\_ سفر در وطن اور سیر آفاقی و انفسی کی حقیقت (و معنی) کے بیان میں اور اس بیان میں کہ اس دولت کا حاصل ہونا صاحب شریعت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع سے وابستہ ہے۔

حق سبحانہ و تعالیٰ آنحضرت علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام و التحیۃ کی شریعت حقہ کے راستہ پر استقامت مرحمت فرمائے چند دن ہوئے کہ دہلی اور آگرہ کے سفر سے واپسی واقع ہوئی ہے اور وطن مالوف (پیارے وطن) میں آرام حاصل ہوا ہے۔  
حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ (وطن کی محبت ایمان کے امور میں سے ہے) شامل حال ہے، وطن میں پہنچنے کے بعد اگر سفر ہے تو وطن میں ہے۔

”سفر در وطن“ مشائخ خاندان نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے اکابرین کے مقررہ اصولوں میں سے ہے، اس سفر کی چاشنی اس طریق میں ابتدا ہی میں میسر ہو جاتی ہے اور اندراج النہایت فی البدایت (ابتدا میں انتہا کے درج ہونے) کے طریق پر حاصل ہو جاتی ہے، (کارکنان قضا و قدر) اگر اس گروہ میں سے کسی جماعت کو مجذب و سالک بنانا چاہتے ہیں تو بیرونی (یعنی آفاقی) سیر میں ڈال دیتے ہیں اور اس سیر آفاقی کے تمام (مکمل) ہونے کے بعد سیر انفسی میں کہ جس سے مراد ”سفر در وطن“ ہے کچھ آرام دیتے ہیں۔

(ترجمہ: بڑی اعلیٰ ہے دولت، دیکھئے اب کس کو ملتی ہے)

مصرع: ایں کار دولت است کنوں تا کرارسد

(ترجمہ: مبارک نعمتیں جنت کی ہوں اربابِ جنت کو)

مصرع: هَنِيئًا لآرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا

اس نعمتِ عظمیٰ تک پہنچنا سید اولین و آخرین علیہ و علی آلہ من الصلوٰات افضلہا و من التحیات اکملہا کے اتباع سے وابستہ ہے، جب تک اپنے آپ کو پوری طرح شریعت میں گم نہ کریں اور اوامر کے بجالانے اور نواہی سے رُک جانے کے ساتھ پوری طرح آراستہ نہ ہو جائیں اس دولت و نعمت کی خوشبو جان کے دماغ تک نہیں پہنچ سکتی۔ شریعت کی مخالفت کے باوجود اگرچہ بال برابر ہی ہو، احوال و مواجید حاصل ہو جائیں (تو وہ سب) داخل استدراج ہیں، آخر کار اس کو رسوا و ذلیل کریں گے۔ محبوب رب العالمین علیہ و علی آلہ من الصلوٰات افضلہا و من التحیات اکملہا کی اتباع کے بغیر خلاصی (عذابِ آخرت سے رہائی) ممکن نہیں ہے چند روزہ زندگی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں میں مشغول رکھنا چاہئے۔ یہ کیا زندگی اور کونسا عیش ہے کہ اس شخص کا مولیٰ (آقا) اس کے فعل سے ناراض ہو۔ حق سبحانہ و تعالیٰ اس کے تمام گلی و جزئی حالات پر مطلع اور حاضر ہے، شرم کرنی چاہئے۔

بالفرض اگر لوگ جان لیں کہ کوئی شخص ان کے ناپسندیدہ افعال اور عیبوں سے واقف ہو جائے گا تو (ایسی صورت میں) اس کے سامنے ان سے کوئی ناشائستہ امر واقع نہیں ہوتا اور وہ نہیں چاہتے کہ وہ شخص ان کے عیبوں پر مطلع ہو جائے، تو پھر

اُن پر کیا مصیبت ہوئی کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کو اس شخص کے برابر بھی نہیں سمجھتے، نَعُوذُ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهُ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا (ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے بُرے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں)۔

حدیث شریف جَدِّدُوا اِيْمَانَكُمْ بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اپنے ایمان کو کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے تازہ کرتے رہو) کے مطابق اس عظیم الشان کلمہ سے ہر وقت ایمان کو تازہ کرتے رہنا چاہئے، اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام

ناپسندیدہ افعال سے توبہ و رجوع کرنی چاہئے ممکن ہے کہ پھر دوسرے وقت تک توبہ کا موقع نہ ملے ھ

اَلْمُسُوْفُوْنَ (آج کل کہنے والے یعنی دیر کرنے والے ہلاک ہو گئے) نبی کریم علیہ و آلہ الصلوٰت و التسلیمات کی حدیث

ہے جس کا مطلب ہے سَوُوْفَ اَفْعَلُ (آئندہ کر لوں گا) کہنے والے یعنی تاخیر کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ فرصت کو

غنیمت جانا چاہئے اور (اپنے اوقات کو) اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کاموں میں صرف کرنا چاہئے۔ توبہ کی توفیق بھی حق

سبحانہ و تعالیٰ کی عنایتوں میں سے ہے، ہمیشہ حق تعالیٰ سے اس معنی (یعنی اس توفیق) کے خواہاں رہیں اور جو درویش

شریعت میں مضبوط قدم رکھتے ہیں اور عالم حقیقت کو اچھی طرح پہچانتے ہیں اُن سے دعا طلب کرنی چاہئے اور مدد لینا چاہئے

تا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی عنایت ان کی کھڑکی سے (یعنی اُن کے طفیل سے) ظاہر ہو کر اپنی پاک بارگاہ کی طرف پوری طرح

جذب کر لے اور مخالفت کی اس میں کوئی گنجائش نہ رہے۔ جب تک شریعت کی مخالفت کا راستہ بال برابر بھی کھلا رہے خطرہ کا مقام

ہے مخالفت کے تمام راستوں کو بند کرنا چاہئے۔

بیت محال است سعدی کہ راہ صفا تو اں رفت جز در پے مصطفیٰ

(ترجمہ:- تجھے حاصل نہ ہو جب تک نبی کی پیروی کرنا نہیں ممکن کبھی اہل صفا کی راہ پر چلنا)

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آپ کی آل پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی ہو۔

اہل اللہ پر خصوصاً جبکہ پیری و مرشدی کا نام درمیان میں ہو (یعنی جبکہ وہ پیرو مرشد بھی ہو) اور فائدہ حاصل کرنے کا

راستہ کھلا ہو، اعتراض نہیں کرنا چاہئے اور اس کو زہر قاتل سمجھنا چاہئے، اس سے زیادہ لکھنا طول کلامی ہے، یہ چند باتیں

محبت و اخلاص کے تعلق کی بنا پر لکھی گئی ہیں امید ہے کہ ملال کا باعث نہ ہوں گی۔

دوسرے یہ تکلیف دی جاتی ہے کہ ملا عمر اور شاہ سن تریف زادے اور خاندانی آدمی ہیں اور آپ کی خدمت کے

خواہاں ہیں، امید ہے کہ اپنے خالص ملازموں میں داخل فرمائیں گے، اسمعیل بھی اسی ارادہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا

ہے اگرچہ پیادہ ہے کے امیدوار ہے کہ اپنی حالت کے مناسب حصہ پالے گا۔ زیادہ کیا تکلیف دی جائے۔ والسلام مع الکرام

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۶۸﴾ ۱۔ جنت کی نعمتیں آرباب جنت کو مبارک ہوں ۱۲

۲۔ پہلے میم پر زبر ہے اور دوسرے میم پر شد ہے، ناک اور سونگھنے کی قوت کے مقامات ۱۲

۳۔ عمد ا کیونکہ بھول چوک تو معاف ہے۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اٰخَطَاْنَا۔ (اے ہمارے رب ہمیں نہ پکڑا اگر ہم بھول جائیں یا بے

قصد ہم سے تصور سرزد ہو جائے)

۴۔ اس حدیث کی تحقیق مکتوب ۵۲ مکتوب ۷۳ میں لکھی گئی ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں

۳ اس حدیث کی تحقیق و تخریج مکتوب ۷۳ میں گزر چکی ہے وہاں دیکھئے ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ نفسی ..... اندرونی ۱۲ ..... باطنی ۱۲ ..... باتشال ..... فرمانبرداری ۱۲ ..... حکم پر عمل کرنا، اطاعت گزاری ۱۲ ..... ☆ نواہی .....  
بازماندن ۱۲ ..... رک جانا ۱۲ ..... متلی ..... متزین ۱۲ ..... روشن، سجاوٹ والا ۱۲ ..... ☆ داخل استدراج ..... امہال یعنی مہلت دادن ۱۲ .....  
مہلت دینا، رعایت کرنا ۱۲ ..... ☆ ارنائشائست ..... کارنالائق ۱۲ ..... ناپسندیدہ کام ۱۲ ..... ☆ جدد و ایمانکم ..... الخ ..... نوین  
سازید ایمان خود را بکنار لاله اللہ ۱۲ ..... لاله اللہ کے ذکر سے اپنے ایمان کو تازہ کریں ۱۲ ..... ☆ آنے ..... لحظہ ۱۲ ..... لحظہ، مختصر وقت،  
ہر وقت ..... ☆ انابت ..... رجوع ۱۲ ..... رجوع کرنا، واپس آنا ۱۲ ..... هَلْكَ الْمُسَوِّفُونَ ..... مبتداء ۱۲ ..... یہ حدیث مبتدا  
ہے ۱۲ ..... ☆ حدیث ..... خبر ۱۲ ..... یہ خبر ہے ۱۲ ..... ☆ گشتند ..... خواہم کرد ۱۲ ..... پھر کریں گے، ٹھہر کر کریں گے ۱۲ .....  
﴿ص ۶۹﴾ ہمت ہا کی زیر اور مریر بر اور شد ہے، اس کے معنی غم اور فکر ہیں مجازی طور پر بلند ارادہ، دل کا قصد، اندازہ کے معنی میں آتا ہے، اور مجازی طور پر دعا  
کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اس جگہ آخری معنی ہی مراد ہیں ۱۲

۱۔ قولہ در بیجہ، پہلے حرف پر زبر، (بے نقطہ "ز" کے نیچے زیر ہے، ی معروف ہے اور جیم فارسی (ج) یعنی چھوٹا دروازہ، دراصل دریزہ تھا ز  
نقطہ والی کوچ میں بدل دیا گیا دریزہ مرکب ہے لفظ در اور لفظ بیزہ جو نیچے دو نقطہ والی اور ذ ایک نقطہ والی اس کے معنی چھوٹا اور صغیر ہیں  
مرکب کرنے کی حالت میں ی کو ساکن کرتے ہیں چنانچہ مشکینزہ بمعنی چھوٹی مشک، بعضے در بیجہ ایک نقطہ والی ب سے لکھتے ہیں ۱۲

(غیاث مع الاختصار ۱۲)

☆ راسخ ..... محکم ۱۲ ..... مضبوط، ٹھوس ..... ☆ سبل ..... راہبہا ۱۲ ..... راستے ۱۲ ..... ☆ اعتراض ..... مبتداء ۱۲ ..... یہ مبتدا  
ہے ..... ☆ نباید ..... خبر ۱۲ ..... یہ خبر ہے ..... ☆ سم ..... زہر ۱۲ ..... زہر ۱۲ ..... ☆ اطنابست ..... تطویل ۱۲ ..... طول  
دینا لبا کرنا ۱۲ ..... ☆ فراخور ..... سزاوار ۱۲ ..... مناسب لائق ..... ☆ غرّا ..... روشن ۱۲ ..... منور ۱۲ ..... ☆ برجادہ ..... شاہراہ  
۱۲ ..... وسیع سڑک، کشادہ راستہ ۱۲ ..... ☆ چونکہ ..... شرط ۱۲ ..... یہ عبارت شرط ہے ..... ☆ محمد ﷺ ..... مبتداء ۱۲ ..... مبتدا  
ہے ..... ☆ جامع ..... خبر ۱۲ ..... یہ خبر ہے .....

## اُناسی واں مکتوب ﴿۷۹﴾

یہ مکتوب بھی جباری خاں کی طرف صادر فرمایا اس بیان میں کہ یہ روشن شریعت تمام گذشتہ شریعتوں کی جامع ہے اور اس شریعت کے مطابق  
عمل کرنا تمام شریعتوں کے مطابق عمل کرنا ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔

اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والحقیۃ کی شریعت کے راستہ پر ثابت قدمی واستقامت نصیب  
فرما کر اپنی پاک بارگاہ کی طرف پوری طرح متوجہ کر لے، چونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ  
وسلم حق سبحانہ و تعالیٰ کے تمام اسمائی وصفاتی کمالات کے جامع ہیں اور ان سب (اسماء وصفات الہیہ) کے اعتدال کے طور پر  
مظہر ہیں، جو کتاب آپ پر نازل ہوئی ہے وہ ان تمام آسمانی کتابوں کا خلاصہ (نچوڑ) ہے جو تمام انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ  
والتسلیمات پر نازل ہوئی ہیں اور نیز وہ شریعت جو آنسو رو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی گئی ہے تمام گذشتہ شریعتوں کا  
خلاصہ (عمدہ حصہ) ہے، اور وہ اعمال جو شریعت حقہ کے موافق ہیں سب سابقہ شریعتوں کے اعمال میں سے منتخب ہیں بلکہ

ملائکہ کرام صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی نبینا وعلیہم کے اعمال سے بھی منتخب ہیں کیونکہ بعض فرشتوں کو رکوع کا حکم دیا گیا ہے اور بعض کو سجدہ کا اور بعض کو قیام کا، اور اس طرح گذشتہ امتوں میں سے بعض کو صبح کی نماز کا حکم دیا گیا تھا اور دوسری بعض (امتوں) کو دوسرے (وقت کی) نمازوں کا۔ پس اس شریعت میں گذشتہ امتوں اور مقرب فرشتوں کے اعمال کا خلاصہ اور ان کا عمدہ حصہ انتخاب کر کے ان کے بجالانے کا حکم دیا گیا ہے لہذا اس شریعت کی تصدیق کرنا اور اس کے مطابق اعمال بجالانا حقیقت میں تمام شریعتوں کی تصدیق کرنا اور ان شریعتوں کے موافق اعمال بجالانا ہے۔

پس اس میں کوئی شک نہیں کہ اس شریعت کی تصدیق کرنے والے (خیر الامم) تمام امتوں سے بہتر ہوئے۔ اور اسی طرح اس شریعت کو جھٹلانا اور اس کے موافق عمل نہ کرنا تمام سابقہ شریعتوں کو جھٹلانا اور ان کے موافق عمل نہ کرنا ہے، اور اسی طرح آنسور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرنا تمام اسمائی وصفاتی کمالات کا انکار کرنا ہے اور آپ کی تصدیق کرنا ان سب کی تصدیق کرنا ہے پس ثابت ہوا کہ آل سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر اور اس شریعت کو جھٹلانے والے تمام امتوں سے بدتر ہوں آیت الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا (توبہ آیت ۹۷) عرب کے صحرا نشین لوگ کفر و نفاق میں سخت تر واقع ہوئے ہیں) میں اسی طرف اشارہ ہے۔

محمد عربی کا بروئے ہر دوسراست  
کے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او  
(اردو ترجمہ) عزت کو نین ہیں حضرت محمد مصطفیٰ  
آپ کا منکر ہوا خوار و ذلیل دوسرا

خدائے منعم کی حمد اور احسان ہے کہ اس شریعت اور صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام والحقیت کے ساتھ آپ کا حسن اعتقاد اور کامل یقین اچھی طرح مشاہدہ ہو چکا ہے اور نامناسب حرکات و افعال پر ہمیشہ آپ کو ندامت لاحق رہی ہے، حق سبحانہ و تعالیٰ اس میں اضافہ عطا فرمائے۔

دیگر التماس یہ ہے کہ حامل رقیمہ دعا میاں شیخ مصطفیٰ، قاضی شریح کی نسل سے ہیں۔ ان کے بزرگ اس ملک (ہندوستان) میں بڑی عزت کے ساتھ آئے تھے اور ذرائع معاش و وظائف بکثرت رکھتے تھے، مشائخ الیہ معاش کی تنگی کی وجہ سے لشکر کی طرف متوجہ ہوا ہے اور سندات و فرمان نامے اپنے ہمراہ لایا ہے امیدوار ہے کہ آپ کے وسیلہ سے جمعیت حاصل کر لے، زیادہ کیا تکلیف دوں۔ مشائخ الیہ کی سفارش کسی طرح سے صدر اعظم کے پاس کر دیں کہ ان کا کام بن جائے اور پریشان حال والوں کی جمعیت کا باعث ہو۔ والسلام والا کرام۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۷۰﴾ قال العلی القاری فی شرح مشکوٰۃ واخرج الطحاوی عن عبید اللہ ابن محمد عن عائشة ان ادم لماتیب علیہ عند الفجر صلی رکعتین فصارت الصبح وفدی اسحاق (اسماعیل) عند الظهر فصلى اربع رکعات فصارت الظهر وبعث عزیر فقیل له کمر لبثت؟ قال یومافرا بی الشمس فقال او بعض یوم فصلى اربع رکعات فصارت العصور وغفر لداود عند المغرب فقام فصلى اربع رکعات فجهد فی الثالثة ای تعب فیها عن الاتیان بالرابعة لشدة ما حصل له من البكاء علی ما اقترفه مما هو خلاف الأولى فصارت المغرب ثلاثا واول من من صلی العشاء الاخرة نبینا ﷺ (ترجمہ) حضرت ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں امام طحاوی نے حضرت عبید اللہ بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ



تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب فجر کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو آپ نے (شکریہ کے طور پر) دو رکعت نماز ادا کی، اس طرح نماز فجر کی ابتدا ہوئی، اور ظہر کے وقت جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذبیحہ مینڈھے کی شکل میں قبول ہوا تو آپ نے ظہر کے وقت چار رکعت (شکریہ کے طور پر) ادا کیں، اس طرح نماز ظہر کی ابتدا ہوئی، اور جب حضرت عزیز علیہ السلام سو سال کے بعد زندہ ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ کتنی دیر یہاں رہے؟ آپ نے کہا ایک دن، پھر آپ نے سورج دیکھا تو فرمایا یادن کا کچھ حصہ، تو آپ نے چار رکعت پڑھیں، اس طرح نماز عصر کی ابتدا ہوئی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی مغرب کے وقت توبہ قبول ہوئی خلاف اولیٰ فعل سرزد ہونے کی وجہ سے تو آپ چار رکعت پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے لیکن شدت گریہ کی وجہ سے تین رکعت پڑھنے کے بعد تھک گئے۔ اس طرح مغرب کی تین رکعتیں قرار پائیں۔ اور نماز عشاء سب سے پہلے آنحضرت ﷺ نے ادا فرمائی۔ آپ سے پہلے کسی کے ہاں عشاء کی نماز نہیں تھی۔

آپ کا نام قاضی شریح بن الحارث بن قیس کوفی نخعی قاضی ابوامیہ مخضرم ہے آپ ثقہ ہیں اور ۸۰ھ کے لگ بھگ وفات پائی اور ایک سو آٹھ سال یا اس سے زیادہ عمر پائی بعض نے کہا ہے انہوں نے ستر سال فیصلے کئے ہیں ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ کتابے کہ..... جز ۱۲..... یہ عبارت شرط کی جزا ہے۔ ☆ زبدة جمیع شراعی..... بالضم خلاصہ ہر چیز ۱۲..... ز پر پیش ہے، تمام شریعتوں کا نچوڑ۔ ☆ با امداد..... صبح ۱۲..... صبح کی نماز۔ ☆ تکذیب اس..... مبتداء ۱۲..... یہ مبتدا ہے۔ ☆ تکذیب است..... خبر ۱۲..... یہ مبتدا کی خبر ہے۔ ☆ ایشان ر ا..... مکتوب الیہ ۱۲..... جن کی طرف مکتوب لکھا گیا ہے۔ ☆ اوضاع..... احوال ۱۲..... حالات۔ ☆ ملائمہ..... نامناسب ۱۲..... نامناسب۔ ☆ رقمہ..... مکتوب ۱۲..... خط، مکتوب۔ ☆ دریں دیار..... ہندوستان ۱۲..... ملک ہند۔ ☆ وجوہ..... طرق ۱۲..... ذریعہ، طریقے۔ ☆ مشارالیه..... شیخ مصطفیٰ ۱۲..... مراد شیخ مصطفیٰ ہیں۔ ☆ اسناد..... بافتح جمع سند ۱۲..... (کی زبر سے، سند کی جمع۔

## اسی واں مکتوب ۸۰

مرزا فتح اللہ حکیم کی طرف صادر فرمایا اس بیان میں کہ تہتر فرقوں میں سے فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کا گروہ ہے اور بدعتی فرقوں کی مذمت

اور اس کے مناسب بیان میں۔

حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والحقیہ کی شریعت کے راستہ پر استقامت نصیب

فرمائے۔ مصرعہ

کار این است غیر اس ہمہ ہیج (ترجمہ) کام اصلی ہے یہی اس کے سوا سب ہیج ہے)

(اگرچہ) تہتر فرقوں میں سے ہر ایک فرقہ شریعت کی اتباع کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنی نجات کا یقین رکھتا ہے (جیسا کہ

آیت شریفہ) کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (روم آیت ۳۲) (یعنی ہر گروہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے) ان

کے حال کے مطابق ہے، لیکن پیغمبر صادق علیہ من الصلوٰات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا نے ان متعدد فرقوں میں سے

ایک "ناجیہ" (نجات پانے والا) فرقے کی تمیز کے لئے جو دلیل بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے: الَّذِينَ هُمْ عَلَيَّ مَا أَنَا

عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي (یعنی فرقہ ناجیہ وہ ہے جو اس طریقہ پر ہو جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں) صاحب شریعت

علیہ الصلوٰۃ والحقیہ کا ذکر (کہ جس طریقہ پر میں ہوں) کافی ہونے کے باوجود، اس مقام پر اصحاب کرام کا ذکر اسی لئے ہو سکتا

ہے تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ ”جو میرا طریقہ ہے وہی میرے اصحاب کا طریقہ ہے۔ لہذا نجات کا طریقہ ان حضرات کے اتباع پر موقوف ہے جیسا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے: مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (نساء آیت ۸۰) (جس نے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی)۔ پس رسول کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے خلاف کرنا سراسر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے جن لوگوں نے حق تعالیٰ و تقدس کی اطاعت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے خلاف تصور کیا ہے حق سبحانہ و تعالیٰ ان کے حال کی اطلاع دیتا ہے اور ان پر کفر کا حکم لگاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے: يُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا أُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا (نساء آیت ۱۵۰، ۱۵۱) (یعنی یہ لوگ ارادہ رکھتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کے درمیان فرق ڈالیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کاراستہ اختیار کر لیں، یہی لوگ درحقیقت پکے کافر ہیں)۔

پس مذکورہ بالا صورت سے واضح ہو گیا کہ اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے طریقے کی پیروی کئے بغیر آنسورور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع کا دعویٰ کرنا باطل اور جھوٹ ہے۔ بلکہ حقیقت میں وہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عین نافرمانی ہے پس اس صحابہ کرام سے (مخالفت کے طریقے میں نجات کی کیا گنجائش ہے)۔ (حق سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد) وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُونَ (سورہ مجادلہ آیت ۱۸) (اور یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ کسی اچھی حالت (حقیقت) پر ہیں، خبردار ہو جائیے بیشک یہی لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں) ان کے حال کے مطابق ہے اور اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ وہ فرقہ جس نے آنسورور علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کرام کی متابعت کو لازمی طور پر اختیار کیا ہے اہل سنت و جماعت ہیں، اللہ تعالیٰ انکی کوششوں کو مشکور فرمائے۔ پس یہی لوگ فرقہ ناجیہ ہیں۔

اور کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کرام کو طعن کرنے والے لوگ خود ان (صحابہ کرام) کے اتباع سے محروم ہیں جیسا کہ شیعہ اور خارجی اور معتزلہ جو خود نیا پیدا شدہ مذہب رکھتے ہیں۔ ان (معتزلہ) کا سردار و اصل بن عطاء حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ہے جو ایمان اور کفر کے درمیان واسطہ ثابت کرنے کے باعث امام (موصوف) سے جدا ہو گیا اور امام نے اس کے بارے میں فرمایا: غَتَزَلْنَا عَنْهَا (ہم سے جدا ہو گیا)۔ باقی تمام فرقوں کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے۔

اور اصحاب کرام کے حق میں طعن کرنا فی الحقیقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں طعن کرنا ہے مَا اَمَّنَ بِرَسُولِ اللَّهِ مَنْ لَمْ يُوقِّرْ اَصْحَابَهُ (جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی عزت و تعظیم نہیں کی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ایمان نہیں رکھتا) اس لئے کہ ان حضرات کے ساتھ خباثت کرنا ان کے صاحب (یعنی پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ساتھ خباثت کرنا ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو اس برے اعتقاد سے بچائے اور نیز جو شرعی احکام قرآن و حدیث کے واسطہ سے ہم تک پہنچے ہیں وہ سب انہی (صحابہ کرام) کی نقل و روایت کے وسیلے سے ہیں، جب وہ (اصحاب کرام) مطعون

ہوں گے تو ان کی نقلیں اور روایتیں بھی مطعون ہوں گی۔ اور یہ نقل و روایات ایسی نہیں کہ بعض کے سوا بعض کے ساتھ مخصوص ہوں بلکہ تمام اصحاب کرام عدالت (تقویٰ) صدق اور (احکام شریعت کی) تبلیغ میں برابر ہیں۔ پس ان میں سے کسی ایک (صحابی) کو بھی طعن و تشنیع کرنے سے دین میں طعن کرنا لازم آتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بچائے۔ اور اگر طعن لگانے والے یہ کہیں کہ ہم بھی اصحاب کرام کی متابعت کرتے ہیں (لیکن) یہ ضروری نہیں کہ ہم سب اصحاب کی متابعت کریں، بلکہ ان کے اجتہادوں کے متضاد اور ان کے مذہبوں کے مختلف ہونے کے باعث ان سب کی متابعت ممکن بھی نہیں ہے۔ تو ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ بعض اصحاب کی متابعت اس وقت فائدہ مند ہو سکتی ہے جبکہ بعض دوسرے اصحاب کا انکار اس کے ساتھ شامل نہ ہو، ورنہ بعض اصحاب کا انکار کرنے کی صورت میں بعض دوسرے اصحاب کی متابعت ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ مثلاً حضرت امیر (علی بن ابی طالب) نے خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی عزت و تکریم کی ہے اور ان کے مقتدا ہونے کی شان کو جانتے ہوئے ان سے بیعت کی ہے، پس خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا انکار کرنے کے باوجود حضرت امیر (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی متابعت کا دعویٰ کرنا محض افتراء و بہتان ہے بلکہ وہ (خلفائے ثلاثہ کا) انکار درحقیقت حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار ہے اور ان کے اقوال و افعال کا صریح رد ہے۔

اور تقیہ کے احتمال (شک) کو حضرت اسد اللہ (شیر خدا یعنی حضرت علی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں بیان کرنا بھی عقل کی کمی (بیوقوفی) کی وجہ سے ہے۔ صحیح عقل ہرگز اس بات کو جائز نہیں سمجھتی کہ حضرت اسد اللہ (شیر خدا) کمال معرفت و شجاعت کے باوجود خلفائے ثلاثہ کے بعض کو تیس سال تک (اپنے سینہ میں) پوشیدہ رکھیں اور ان کے خلاف کچھ ظاہر نہ کریں اور ان کے ساتھ منافقانہ صحبت رکھیں۔ اس قسم کا نفاق کسی ادنیٰ درجے کے مسلمان سے بھی تصور نہیں کیا جاسکتا اس فعل کی برائی کو معلوم کر لینا چاہئے کہ حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کس قسم کی برائی اور کس طرح کا فریب و نفاق منسوب ہو جاتا ہے۔ اور اگر بفرض محال حضرت اسد اللہ کے حق میں تقیہ جائز بھی ہو تو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلفائے ثلاثہ کی جو عزت و تعظیم کرتے تھے اور ابتدا سے انتہا تک ان کو بزرگ جانتے رہے ہیں، یہ لوگ اس کا کیا جواب دیں گے، وہاں تقیہ کی گنجائش نہیں ہے، حق بات کی تبلیغ پیغمبر پر واجب ہے، تقیہ کو وہاں داخل کرنا زندقہ (الجاد و کفر) تک پہنچا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ط وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ط وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط (سورہ مائدہ آیت ۶۷) (اے اللہ کے رسول! جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے اس کو (لوگوں تک) پہنچا دیجئے۔ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو رسالت کا حق ادا نہ کیا اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا) کفار کہا کرتے تھے کہ ”مجھ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس وحی کو جو اس کے موافق ہوتی ہے ظاہر کر دیتا ہے اور جو وحی اس کے خلاف ہوتی ہے اس کا اظہار نہیں کرتا (بلکہ) اس کو چھپا لیتا ہے“ اور یہ بات ثابت ہے کہ نبی کو خطا پر قائم رکھنا جائز نہیں ہے ورنہ اس کی شریعت میں خلل اور نقص پیدا ہو جاتا ہے، پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خلفائے ثلاثہ کی تعظیم و توقیر کے خلاف کچھ بھی ظاہر نہیں ہوا تو معلوم ہوا کہ ان (خلفائے ثلاثہ) کی تعظیم و توقیر کرنا خطا سے مامون اور زوال سے محفوظ رکھتی تھی۔

اب ہم اصل بات کی طرف رخ کرتے ہیں اور ان کے اعتراض کا جواب زیادہ صاف و واضح طریقہ پر دیتے ہیں کہ اصول دین میں تمام اصحاب کرامؓ کی متابعت لازم ہے، اور وہ (صحابہؓ) اصول کے اندر آپس میں ہرگز کوئی اختلاف نہیں رکھتے تھے، اگر (کچھ) اختلاف ہے بھی تو وہ صرف فروع میں ہے۔ اور جو شخص ان میں سے بعض (صحابہؓ) کو طعن کرتا ہے تو وہ سب کی متابعت سے محروم ہے ہر چند ان (اصحاب کرامؓ) کا کلمہ متفق ہے (یعنی اصول دین میں سب کے سب ایک ہی ہیں) لیکن بزرگان دین کے انکار کی بدبختی (دوسرے لوگوں کو) اختلاف میں ڈال دیتی ہے اور متفق ہونے سے خارج کر دیتی ہے۔ بلکہ قائل کا انکار اس کے کلام کے انکار تک پہنچا دیتا ہے اور نیز شریعت کے پہنچانے والے سب کے سب اصحاب کرامؓ ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ لَآنَ الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ غَدُوْلٌ (کیونکہ تمام صحابہ عادل (متقی) ہیں)۔ ہر ایک (صحابیؓ) سے کچھ نہ کچھ شریعت ہم تک پہنچی ہے اور اسی طرح قرآن کریم کو بھی ہر ایک (صحابیؓ) سے ایک آیت یا زیادہ آیتیں لیکر جمع کی گئی ہے۔ لہذا کسی صحابی کا انکار کرنا اس کی تبلیغ کا (اور اس سے منقول شدہ آیات کا) انکار کرنا ہے۔ پس جب اس منکر کے حق میں پوری شریعت کا بجالانا ناممکن ہو تو اس کی نجات اور کامیابی کس طرح ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: أَفْتُوْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ بِسِنِّكُمْ الْاٰخِرٰتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلَىْ اَشَدِّ الْعَذَابِ ط (بقرہ آیت ۸۵) (یعنی کیا تم کتاب کے بعض حصہ پر ایمان لاتے ہو اور بعض حصہ کا انکار کرتے ہو، پس تم میں سے جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کی جزا اس کے سوا اور کیا ہے کہ وہ دنیا میں ذلیل و خوار ہوں اور آخرت میں سخت عذاب کی طرف دھکیل دیئے جائیں)

اس کے باوجود ہم کہتے ہیں کہ موجودہ قرآن مجید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جمع کیا ہوا ہے، بلکہ فی الحقیقت قرآن کریم کے جمع کرنے والے حضرت صدیق و حضرت فاروق رضی اللہ عنہما ہیں۔ حضرت امیر (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا جمع کیا ہوا قرآن اس قرآن کے علاوہ ہوگا۔ پس سوچنا چاہئے کہ ان بزرگوں کا انکار حقیقت میں قرآن کریم کے انکار تک پہنچاتا ہے عِيَاذًا بِاللّٰهِ سُبْحٰنَهُ (اللہ سبحانہ کی پناہ)۔

ایک شخص نے اہل شیعہ کے کسی مجتہد سے سوال کیا۔ ”یہ قرآن مجید حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جمع کیا ہوا ہے آپ کا اس قرآن مجید کے متعلق کیا اعتقاد ہے؟“ اس نے جواب دیا ”میں اس کے انکار میں مصلحت نہیں دیکھتا، کیونکہ اس کے انکار سے تمام دین درہم برہم ہو جاتا ہے“ علاوہ ازیں عقلمند آدمی ہرگز کبھی اس کو جائز نہیں سمجھتا کہ آں سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب کرامؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رحلت کے روز ہی باطل امر پر اجتماع کر لیں۔ اور یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رحلت کے دن آپ کے تینتیس ہزار (۳۳۰۰۰) اصحاب حاضر تھے اور انہوں نے اپنی رضا و رغبت سے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کے ہاتھ پر) بیعت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ان سب اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کا گمراہی پر جمع ہونا محالات میں سے ہے۔ اور حالانکہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ نے فرمایا ہے: لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِيْ عَلٰی الضَّلٰلَةِ (میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی)۔

اور جو توقف ابتداء میں حضرت امیر (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے واقع ہوا ہے وہ اس وجہ سے تھا کہ اس مشورہ میں

حضرت امیرؓ کو نہیں بلایا گیا تھا چنانچہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا مَا غَضِبْنَا إِلَّا لِنَاءِ خُرْنَا عَنِ الْمَشُورَةِ وَأَنَا لَنَعْلَمُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَيْرٌ مِنَّا (ہم اس لئے ناراض ہوئے ہیں کہ ہم کو مشورہ میں نہیں بلایا گیا ورنہ یہ تو ہم بھی جانتے ہیں کہ بیشک ابوبکرؓ ہم سے بہتر ہیں)۔ اور ان (حضرت امیرؓ) کو مشورہ میں نہ بلانا بھی کسی مصلحت پر مبنی ہوگا۔ مثلاً اہل بیت نبویؑ کی تسلی کے لئے اس مصیبت کے اول صدمہ کے وقت میں حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان کے پاس موجود ہونا وغیرہ ذالک۔

اور وہ اختلافات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کرامؓ کے درمیان واقع ہوئے تھے وہ نفسانی خواہشات کی وجہ سے نہیں تھے کیونکہ ان کے پاکیزہ نفس تزکیہ حاصل کر چکے تھے اور امارگی (کے درجہ) سے (نکل کر) اطمینان (کے درجہ) تک پہنچ چکے تھے، ان کی تمام خواہشات شریعت مقدسہ کے تابع ہو چکی تھیں بلکہ وہ اختلاف اجتہاد اور حق بلند کرنے پر مبنی تھا پس ان میں سے (اجتہادی) خطا کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک درجہ رکھتا ہے اور صحیح اجتہاد کرنے والے کو تو دو درجے (دو ہر اثواب) حاصل ہوتے ہیں، پس اپنی زبان کو ان کی شان میں گستاخی کرنے سے روکنا چاہئے اور ان سب کو نیکی سے یاد کرنا چاہئے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: تِلْكَ دِمَاءُ طَهَّرَ اللَّهُ عَنْهَا أَيْدِينَا فَلْنُطَهِّرْ عَنْهَا أَلْسِنَتَنَا (یہ وہ خون ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا ہے پس ہمیں اپنی زبانوں کو ان سے پاک رکھنا چاہئے)۔ اور نیز امام شافعیؒ نے فرمایا ہے: اضْطَرَّ النَّاسُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدُوا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرًا مِّنْ أَبِي بَكْرٍ فَوَلَّوهُ رِقَابَهُمْ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد لوگ بے چین ہو گئے پس انہوں نے آسمان کی چھت کے نیچے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کسی کو نہ پایا تو اس کو اپنی گردنوں کا والی بنا لیا) یعنی ان کو خلیفہ مقرر کر لیا اور ان کی اطاعت کو لازم جانا) یہ قول (حضرت امیرؓ) کے تقیہ کی نفی اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت پر حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضامندی کی صراحت کرتا ہے۔

باقی مقصود یہ ہے کہ میاں سیدن ولد میاں شیخ ابوالخیر بزرگ خاندان سے ہے، آپ کی معیت میں دکن کے سفر پر بھی گیا تھا آپ کی عنایت و توجہ کا امیدوار ہے اور نیز مولانا محمد عارف طالب علم اور بزرگ زادہ ہے اس کا باپ بڑا عالم تھا مدد معاش کی غرض سے حاضر ہوا ہے اور آپ کی توجہ کا امیدوار ہے، والسلام والا کرام۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۷۱﴾ ۱۔ قولہ ہفتا دوسہ گروہ الخ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کو ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا قال رسول اللہ ﷺ لِبِأْتَيْنِ عَلِيٍّ أُمَّتِي كَمَا أُمَّتِي عَلِيٌّ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذُوا النَعْلَ بِالنَعْلِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أُمَّتِي عَلَانِيَةً لِّكَانَ فِي أُمَّتِي مِنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ بَنَاتِنِ وَسَبْعِينَ مَلَّةً وَتَفَرَّقَ أُمَّتِي عَلِيٍّ ثَلَاثَ وَسَبْعِينَ مَلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مَلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا: مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ مَا نَأْتِيهِ وَأَصْحَابِي (مشکوٰۃ: کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی وہ دور آئے گا جو کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا، بالکل ویسا ہی ہوگا یہاں تک کہ اگر ان

(نبی اسرائیل) میں سے کوئی ایسا ہوا جس نے اپنی ماں کے ساتھ علانیہ بدکاری کی ہو تو میری امت میں بھی ایسا کوئی ہوگا جو اپنی ماں سے بدکاری کرے گا (نیز) نبی اسرائیل بہتر ۲۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت بہتر ۲۳ فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک فرقہ کے علاوہ سب کے سب جہنمی ہوں گے، آپ سے پوچھا گیا کہ وہ ایک فرقہ کونسا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ آپ نے فرمایا کہ وہ ہے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ قائم ہیں۔ (مشکوٰۃ)

۱۔ قولہ کُلُّ حِزْبٍ الْخ (یعنی ہر گروہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے) یہ اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو پارہ ۲۱ سورۃ روم میں واقع ہے ۱۲

۳۔ قولہ الذین ہر علی الخ حدیث کے معنی کا بیان ہے ۱۲

۴۔ یہ آیت کریمہ پارہ پانچ سورۃ نساء (آیت ۸۰) میں واقع ہے (یعنی جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی) ۱۲

۵۔ یہ اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے جو پارہ ۶ کے شروع اور سورۃ نساء کے آخری حصہ میں واقع ہے، آیت اس طرح شروع ہوتی ہے اِنَّ

الذین یُکْفِرُونَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ اَنْ يُفْرِقُوا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ الْخ (ترجمہ: بے شک جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور ارادہ کرتے ہیں کہ جدائی کریں اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور وہ چاہتے ہیں کہ ایمان اور کفر کے درمیان کوئی راستہ بنالیں، درحقیقت وہی لوگ کافر ہیں، اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ فرامین..... جمع فرمان ۱۲..... فرمان کی جمع..... ☆ برنجی..... طریقے ۱۲..... کسی طریقے سے..... ☆ نگوہش..... مذمت

۱۲..... برائی، ملامت..... ☆ برجادۃ..... راہ ۱۲..... صحیح راستہ..... ☆ جازم..... یقین کنندہ ۱۲..... نجات پر یقین رکھنے

والا..... ☆ کُلُّ حِزْبٍ..... مبتداء ۱۲..... مبتداء ہے..... ☆ نقد..... خبر ۱۲..... یہ خبر ہے..... ☆ ناجیہ..... خلاصی

یابندہ ۱۲..... نجات پانے والا..... ☆ منوط..... معلق ۱۲..... لٹکا ہوا، اٹکا ہوا..... ☆ معصیت..... نافرمانی برداری ۱۲..... نافرمانی، حکم

عدولی.....

۱۔ یہ اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو پارہ ۲۸ سورۃ مجادلہ میں واقع ہے یعنی اور یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ کسی حالت (حقیقت) پر ہیں

خبردار ہو جائیے بے شک یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں ۱۲

۲۔ قولہ مذہب محدث یعنی شیعہ اور خوارج کی نسبت معتزلہ نیا فرقہ ہے ورنہ (اہل سنت کے علاوہ) ہر فرقہ محدث (نیا) ہے ۱۲

۳۔ واصل بن عطا الخ واصل بن عطا ۸۰ھ میں مدینہ میں پیدا ہوا اور ۱۳۱ھ میں وفات پائی، اس کی تصنیفات میں سے کتاب اَصْنَافِ

الْمُرَجِيَةِ كِتَابُ التَّوْبَةِ اور کتاب معانی القرآن ہیں اور یہ اہل جمل کی عدالت میں توثیق کرتا تھا ۱۲

۴۔ قولہ حسن بصری الخ حضرت بصری رضی اللہ عنہ، آپ تیسرے طبقہ کے سردار ہیں ۱۱۰ھ میں آپ نے وصال فرمایا ان کی عمر نوے ۹۰ کے قریب تھی

، علامہ ابن حجر نے ان کی یوں تعریف کی ہے کہ آپ فقیہ ہیں فاضل ہیں اور شہرت دوام رکھتے ہیں، کتابوں کے اوراق میں آپ کے مناقب

جلیلہ اور محامد جمیلہ ثبت ہیں اور ممالک اسلامیہ میں ظاہر و مشہور ہیں آپ کے تذکرہ سے کتب سیرت اور اسماء الرجال بھری پڑی ہیں، آپ صوفیہ

صافیہ کے سردار اور پیشرو ہیں اور صوفیہ کے سلسلے آپ تک پہنچتے ہیں ۱۲

۵۔ قولہ واسط الخ یعنی وہ کہتا ہے کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ مومن ہے اور نہ کافر ہے ۱۲

ع۔ یعنی التقوی ای الاجتناب عن الاعمال السیئة من الشرك والفسق والبدعة وعن بعض الخسائس

والنفاص التی ہی خلاف مقتضی الہمة ۱۲

(ترجمہ) یعنی تقوی، برے اعمال، شرک، فسق، بدعت سے بچنا، اور بعض گھٹیا اور ناقص اخلاق سے بچنا جو ہمت کے تقاضا کے خلاف ہیں ۱۲

☆ دعوی اتباع..... مبتداء ۱۲..... یہ مبتداء ہے..... ☆ دعوی باطل..... خبر ۱۲..... یہ خبر ہے..... ☆ ویحسبون..... مبتداء

۱۲۔ یہ مبتدا ہے۔ ☆ مطابق حال۔ خبر ۱۲۔ یہ خبر ہے۔ ☆ فرقہ کہ۔ مبتداء ۱۲۔ یہ مبتدا ہے۔ ☆ اہل سنت و جماعت۔ خبر ۱۲۔ یہ خبر ہے۔ ☆ فَهُمْ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَّةُ۔ پس ایسا نہ فرقہ نجات یا بندہ ۱۲۔ نجات یافتہ گروہ وہی ہے۔ ☆ خود از۔ البتہ ۱۲۔ تحقیق، یقین۔ ☆ خود۔ البتہ ۱۲۔ یقین۔ ☆ محدث۔ نو پیدا ۱۲۔ نیابید ہوا۔ ☆ تلامذہ۔ شاگردان ۱۲۔ شاگردان۔ ☆ اعتزل عنا علی هذا القیاس۔ الخ۔ جدا شد از ما برین قیاس اند تمام فرقہ بقی باقی ۱۲۔ ہم سے جدا ہو گیا، باقی تمام فرقوں کو بھی اس پر قیاس کر لیں۔ ☆ ما امن برسول اللہ۔ الخ۔ نہ ایمان آورد برسول خدا آنکہ تعظیم نمود اصحاب اورا ۱۲۔ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر حقیقتاً ایمان نہ لایا جس نے صحابہ کرام کی عزت و توقیر نہ کی۔ ☆ صاحب ایشان۔ پیغمبر ۱۲۔ نبی علیہ الصلاة والسلام۔ ☆ مِنْ هَذَا الْإِعْتِقَادِ السُّوِّءِ۔ از این عقیدہ بد ۱۲۔ اس برے عقیدے سے۔ ☆ شراعیح۔ احکام شرعیہ ۱۲۔ شریعت کے حکم۔ ☆ ایشانست۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم۔

﴿ص ۷۳﴾ ۱۔ تقیہ کے معنی ڈرنا، پرہیز کرنا اور خوف ظاہر کرنا ہیں ۱۲

۲۔ سخافت یعنی ہلکا پن اور کم عقلی ۱۲

۳۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے اس کو (لوگوں تک) پہنچا دیجئے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو رسالت کا حق ادا نہ کیا اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا، (پارہ ۶ سورہ مائدہ آیت ۶۷)

☆ حضرت امیر۔ علی ابن ابی طالبؑ ۱۲۔ حضرت امیر سے مراد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔ ☆ اسد اللہ۔ شیر خدا علیؑ ۱۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ (خدا کا شیر) کا لقب نبی کریم علیہ السلام نے عطا کیا۔ ☆ مبطن۔ مخفی ۱۲۔ پوشیدہ، خفیہ۔ ☆ ادنائے۔ کترین ۱۲۔ کم درجے کا آدمی۔ ☆ شاعنت۔ نکوہش و بدی ۱۲۔ برائی، قابل مذمت۔ ☆ زبونی۔ مغلوبیت ۱۲۔ غلبہ قبول کرنا، مغلوب ہونا۔ ☆ خداع۔ فریب ۱۲۔ دھوکہ۔ ☆ تبلیغ حق۔ رسانیدن دین ۱۲۔ دین کی تبلیغ کرنا۔ ☆ مَصُون۔ نگہداشتہ شدہ ۱۲۔ حفاظت کیا ہوا۔ ☆ طاعن۔ طعنہ زندہ ۱۲۔ طعنہ دینے والے۔

﴿ص ۷۳﴾ ۱۔ یعنی ان کی متفقہ حالت کو اتفاق سے باہر لے آتی ہے اور اختلاف میں ڈال دیتی ہے ۱۲

۲۔ کیونکہ تمام صحابہ کرام متقی تھے ۱۲

۳۔ اصحاب نبی علیہ وسلم الصلوٰت والتسلیمات کا انکار کرنے والا ۱۲

۴۔ مَبْلُغ یعنی وہ جو اس نے پہنچایا ہے ۱۲

۵۔ یعنی کیا تم کتاب کے بعض حصہ پر ایمان لاتے ہو اور بعض حصہ کا انکار کرتے ہو۔ پس تم میں سے جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کی جزا اس کے سوا اور کیا ہے کہ وہ دنیا میں ذلیل و خوار ہوں اور آخرت میں سخت عذاب کی طرف دکھیل دیئے جائیں یہ ارشاد ہے اس آیت کریمہ کی طرف جو سورہ بقرہ آیت ۸۵ پارہ اول میں ہے ۱۲

۵۔ ترجمہ: اس طرف اشارہ ہے کہ اس بارے میں صرف عقل ہی کافی ہے کیونکہ ان کی وہ دیانت اور حسن ظن ملے ہوئے ہیں ۱۲

۶۔ قولہ لَا تَجْتَمِعُ الْخ یعنی متفق اور جمع نہ ہوگی میرے امت گمراہی پر مَعْرُوب کہتے ہیں: ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان لفظوں سے روایت کیا ان اللہ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي الْخ امام سخاوی نے کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے، اس کی اسناد کثیر ہیں اور اس کے مرفوع ہونے کے شواہد متعدد ہیں، اور سیوطی نے فرمایا: لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي عَمَلِي ضَلَالَةً، اس کو ابن ابی عاصم نے السنۃ میں حضرت انس سے روایت کیا ہے ان ہی الفاظ میں، اس بنا پر جو الفاظ مشکوٰۃ میں ہیں ایسے ہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان الله لا يجمع أمتي أوقال أمة محمد علي ضلالة، ويد الله على الجماعة ومن

شد شذفی النادر رواہ الترمذی (بیشک اللہ تعالیٰ میری امت کو جمع نہیں کرے گا یا کہا: محمد کی امت کو گمراہی پر، اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے، اور جو شخص (مسلمانوں کی جماعت سے) الگ ہوادہ دوزخ میں الگ ہو اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے ۱۲

کے قولہ مَا غَضِبْنَا إِلَّا الْخَبِيثِينَ ہمیں کسی بات سے رنج نہیں پہنچا مگر اس بات سے کہ ہمیں بیعت کے مشورہ میں نہیں بلایا گیا، ورنہ ہم جانتے ہیں ابوبکر ہم سب سے بہتر ہیں اور خلافت کے لئے تمام لوگوں سے لائق ترین ہیں، نماز کے امام ہیں ان کی شرافت اور بزرگی ہمارے نزدیک واضح ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں نماز میں لوگوں کی امامت کے لئے ان کو حکم فرمایا ۱۲

تاریخ الخلفاء ۱۲

لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ کلمہ ایشان متفق است ..... اصحاب کرام بحد ذات خود ۱۲ ..... صحابہ کرام ایک کلمے پر متحد و متفق ہیں۔ ..... ☆ قائل ..... گویندہ

۱۲ ..... کہنے والا ..... ☆ مقول ..... کلام ۱۲ ..... بات ..... ☆ مبلغان ..... رسانندگان ۱۲ ..... پیغام دین پہنچانے والے، مبلغ کی جمع ہے۔ ..... ☆ کما مر ..... چنانچہ گذشت ۱۲ ..... جیسا کہ قبل ازیں ذکر ہوا۔ ..... ☆ آيَةُ فَمَا فَوْقَهَا ..... یک آیت و زیادہ ازان ۱۲ ..... ایک آیت یا اس سے زیادہ۔ ..... ☆ انکار از بعض ..... اصحاب ۱۲ ..... بعض صحابہ کرام کا انکار۔ ..... ☆ دیگر ..... نیز ۱۲ ..... دوسرا بھی۔ ..... ☆ توقفی ..... درنگی ۱۲ ..... کچھ دیر، تاخیر۔ ..... ☆ حضرت امیر ..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۱۲ ..... علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔

﴿ص ۷۵﴾ قولہ پس خطی الخ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جو اس بارے میں وارد ہوئی ہے وہ یہ ہے عن عبد اللہ بن عمر و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتهد واصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد فاخطا فله اجر واحد متفق علیہ ۱۲ (مشکوٰۃ، کتاب الامارۃ والقضاء باب فی العمل فی القضاء والخوف منہ) (عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی نے فیصلہ کیا تو اجتہاد کیا اور اس نے درست فیصلہ کیا تو اس کے لئے دو گنا اجر ہے اور جس نے فیصلہ کیا تو اجتہاد میں خطا کی تو اس کے لئے ایک اجر ہے (بخاری مسلم) ۱۲

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کی وفات) کے بعد لوگ بے چین ہو گئے پس انہوں نے آسمان کی چھت کے نیچے حضرت ابوبکر سے بہتر کسی کو نہ پایا تو آپ کو اپنی گردنوں کا والی بنا لیا یعنی ان کو خلیفہ مقرر کر لیا اور ان کی اطاعت کو لازم پکڑ لیا کیونکہ صحابہ نے انکو سب لوگوں سے بہتر دیکھا ۱۲

لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ خطی ..... خطا کنندہ ۱۲ ..... خطا کار، غلطی کھانے والا۔ ..... ☆ مصیب ..... بصواب رسدہ ۱۲ ..... صحیح راہ پر پہنچا ہوا۔

☆ تلك دماء طهر الله عنهما... الخ ..... این خونہا نہ پاک داشت خدا از نہاد دستہائے مارا پس باید کہ پاک داریم از انہا نہ بانہای خود را ۱۲ ..... یہ ایسا خون ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا لہذا ہمیں اپنی زبانوں کو بھی پاک رکھنا چاہیے یعنی صحابہ کرام علیہ الرضوان کے بارے میں زبان سے خلاف شان اور غلط کلمہ نہ نکل جائے۔

## اکیاسی واں مکتوب ﴿۸۱﴾

لالہ بیگ کی طرف صادر فرمایا \_\_\_\_\_ اسلام کی ترویج پر ترغیب دینے اور اسلام و مسلمانوں کی کمزوری و پستی اور کفار ناہنجار کے غلبہ کے بیان میں۔

زَادَنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ حَمِيَّةَ الْإِسْلَامِ (اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمارے اور آپ کے اندر اسلامی غیرت و حمیت میں ترقی عطا فرمائے) \_\_\_\_\_ تقریباً ایک صدی سے اسلام پر اس قسم کی غربت چھا گئی ہے کہ کفار اسلامی شہروں میں کھلم کھلا



کفر کے احکام ہی جاری کرنے پر راضی نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ اسلامی احکام بالکل ختم ہی ہو جائیں اور اسلام و اہل کا کوئی نشان نظر نہ آئے۔ اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی اسلامی شعار کا اظہار کرتا ہے تو قتل کر دیا جاتا ہے۔ ذبیحہ گاؤ جو کہ ہندوستان میں اسلام کا ایک بہت بڑا شعار ہے (ختم ہو چکا ہے) کفار جزیرہ دینے پر تو شاید راضی ہو جائیں لیکن گائے کے ذبح کرنے پر ہرگز راضی نہ ہوں گے۔ (اب چونکہ جہانگیر کی سلطنت کا آغاز ہے) ابتداء بادشاہت کے زمانے میں اگر اسلامی عقائد نے رواج پایا اور مسلمانوں نے کچھ حیثیت اختیار کر لی تو بہتر ہے ورنہ نعوذ باللہ اگر یہ کام توقف میں جا پڑا تو مسلمانوں پر کام بہت مشکل ہو جائے گا۔ الغیث الغیث ثم الغیث الغیث (فریاد ہے فریاد ہے اور پھر فریاد ہے فریاد ہے) دیکھئے کون صاحب نصیب اس سعادت کو حاصل کرتا ہے اور کون شاہین (بہادر) اس دولت کو اچک کر لیجاتا ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ہ (سورہ جرحہ ۶۲ آیت ۴) (یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے ہی فضل والا ہے)۔ تَبَّتْنَا اللّٰهُ سُبْحٰنَہٗ وَاِیَّا کُمْ عَلٰی مُتَابِعَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰیہِمْ وَعَلٰی الْاٰلِہٖ مِنْ الصَّلٰوٰتِ اَفْضَلُہَا وَمِنْ التَّسْلِیْمٰتِ اَکْمَلُہَا (اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت پر ثابت قدم رکھے) والسلام

### ﴿حاشیہ متن﴾

۴۔ قولہ تبتنا اللہ الخ خدائے پاک ہم کو اور آپ کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع پر ثابت قدم رکھے ۱۲ آمین

☆ متن..... بین السطور..... معانی

- ☆ زبونی..... پستی و مغلوبیت ۱۲..... کمزوری، شکست خوردگی..... ☆ استیلا..... غلبہ ۱۲..... غلبہ، برتری..... ☆ حمیۃ..... الخ..... فتح اول و کسر ثانی و تشدید تخطائی بمعنی غیرت و تنگ ۱۲..... پہلے حرف پر زبر، م کے نیچے زیر، اور ی پر شد معنی غیرت، حیادیت..... ☆ قرن..... صدی ۱۲..... سو سال..... ☆ میخو اہند..... بلکہ ۱۲..... دراصل شونہ اور میخو اہند کے درمیان بلکہ محذوف ہے..... ☆ بالکیہ..... تمام و کمال ۱۲..... بالکل، کھل طور پر، تمام کے تمام..... ☆ اثرے..... نشانے ۱۲..... معنی نشانی کوئی علامت..... ☆ پیدا..... ظاہر ۱۲..... نمایاں، ظاہری طور پر..... ☆ بقرہ..... گاؤ ۱۲..... گائے (نیل کی موٹ).....

## بیاسی واں مکتوب ﴿۸۲﴾

سکندر خان لودی کی طرف صادر فرمایا..... اس بیان میں کہ قلب کی سلامتی ماسوی اللہ کے نسیان (نفی) کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور یہ نسیان فنا سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت سید البشر علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت و التسلیمات کے طفیل جو کہ کبھی چشم سے پاک ہیں، ہمیشہ اپنے ساتھ رکھے اور اپنے سوا کسی اور کے ساتھ نہ چھوڑے جو کچھ ہم پر اور آپ پر لازم ہے وہ حق تعالیٰ کے ماسواہر چیز سے دل کو سلامت رکھنا ہے اور یہ (دل کی) سلامتی اس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ دل پر ماسوی اللہ کا کچھ بھی گذر نہ رہے، اور غیر اللہ کا دل پر نہ گذرنا ماسوی اللہ کے نسیان یعنی بھول جانے پر وابستہ ہے جس کو اس بلند مرتبہ گروہ کے نزدیک فنا سے تعبیر کیا گیا

ہے، اگر بالفرض غیر اللہ کو تکلف کے ساتھ بھی دل میں گذاریں تب بھی ہرگز نہ گذرے اور جب تک کام اس درجہ تک نہ پہنچے دل کی سلامتی محال ہے، آج (اس زمانہ میں) یہ نسبت کوہِ قاف کے عنقا کی طرح نایاب ہے بلکہ اگر بیان کی جائے تو لوگ یقین نہ کریں،

هَنِيئًا لآ زُبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا وَلِلْعَاشِقِ الْمُسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ

مبارک نعمتیں جنت کی ہوں اربابِ جنت کو مبارک جرعه نوشی غم کی ہو بیمارِ الفت کو

اس سے زیادہ کیا لکھا جائے، والسلام اولاً وَاخراً (اول و آخر سلام ہو)

﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۷۶﴾ ۱۔ عنقا (عین کے زبر سے) ایک پرندہ ہے جس کی گردن لمبی ہوتی ہے، بعض کے نزدیک یہ فرضی جانور ہے کہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا،

اور قاف ایک پہاڑ کا نام ہے جو تمام دنیا کے گردا گرد واقع ہے، اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ زمرد کا پہاڑ ہے ۱۲

۲۔ یعنی اربابِ نعمت کو جنت کی نعمتیں دل پسند ہیں، عاشقِ مسکین کے لئے وہی ہے جو وہ گھونٹ گھونٹ رنج و الم کی شراب پی رہا ہے ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ عبوری ..... گذرے ۱۲ ..... غیر اللہ کا دل پر نہ گذرنا ..... ☆ نسیان ..... فراموشی ۱۲ ..... بھولنا، بھول جانا ..... ☆ عنقا

نایاب ۱۲ ..... نہ پایا جانا ..... ☆ گفتہ ..... حاش ۱۲ ..... یعنی اگر اس کا حال بیان کیا جائے ..... ☆ باور ..... یقین مردم ۱۲

لوگ یقین نہ کریں۔

## تراسی واں مکتوب ﴿۸۳﴾

بہادر خان کی طرف صادر فرمایا \_\_\_\_\_ ظاہری اور باطنی جمعیت کو شریعت و حقیقت کے ساتھ جمع کرنے پر ترغیب دینے کے بارے میں۔

حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت سید المرسلین علیہ و علی آلہ و علیہم من الصلوٰات افضلہا و من التسلیمات اکملہا کے طفیل مختلف

تعلقات سے نجات عطا فرما کر پوری طرح اپنی پاک بارگاہ کا گرفتار بنائے

ہر چہ جز عشقِ خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جاں کندن است

(ترجمہ) بجز عشقِ خدا جو کچھ بھی ہے کتنا ہی احسن ہے اگر چہ ہو وہ شیرینی و لیکن جان کندن ہے

اپنے ظاہر کو روشن شریعت کے ظاہر کے ساتھ آراستہ کرنا اور اپنے باطن کو ہمیشہ حق تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ رکھنا بہت

بڑا کام ہے، دیکھئے کس صاحبِ نصیب کو ان دو بڑی نعمتوں سے مشرف فرماتے ہیں آج (اس زمانے میں) ان دو نسبتوں کا جمع

کرنا بلکہ صرف ظاہر شریعت پر ہی استقامت حاصل کرنا بہت کم پایا جاتا ہے، سرخ گندھک (اکسیر) سے بھی زیادہ نایاب ہے

حق سبحانہ و تعالیٰ اپنی کمال مہربانی سے ظاہر و باطن میں سید الاولین و الآخین علیہ و علی آلہ الصلوٰات و التسلیمات کی متابعت پر

استقامت مرحمت فرمائے۔

﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۷۷﴾ ۱۔ یعنی گو گردِ سرخ: سرخ گندھک، اس سے مراد اکسیر ہے کیونکہ اکسیر اسی سے بنائی جاتی ہے، اکسیر طلا (سونے کی اکسیر) کا جزو اعظم

ہے، اور سرخ گندھک نہایت کمیاب ہے ۱۲

۲.. قولہ چہ اوبالا تراز و است۔

مثنوی:

ای برون از وہم و قال و قیل من خاک بفرق من و تمثیل من ۱۲

ترجمہ:- اے وہ ہستی جو میرے وہم اور میری قیل و قال (گفتار) سے باہر (بلند) ہے۔ میرے سر اور میری مثالوں پر خاک پڑے (یعنی میری کوئی بات بھی تیری شان کے شایاں نہیں)

۳.. مثنوی

بندہ نشکید ز تصویر خوشت ہر دم ت گوید کہ جانم مفرشت

ہجو آن چو پان کہ میگفت اے خدا پیش چو پایان محبت خود بیا

ترجمہ:- بندہ تیرے حسین تصور پر صبر نہیں کر سکتا، ہر دم یہی کہتا ہے کہ میری جان تیرا فرش ہو (تو اس پر قدم رنجہ فرمائے)

اس گڈریے کی طرح جو کہہ رہا تھا اے خدا اپنے عاشق گڈریے کے آجا

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ شستی؟..... متفرقہ ۱۲..... مختلف، متفرق، قسم قسم..... ☆ غزرا..... روشن ۱۲..... منور..... ☆ عزیز الوجود..... قلیل الوجود

۱۲..... بہت کم..... ☆ أعز من الکبریت الاحمر..... نایاب تر ۱۲..... سرخ گندھک سے بھی زیادہ نایاب.....

☆ بجز جادو..... شاہراہ ۱۲..... وسیع راستہ، مراد صراط مستقیم..... ☆ بستاند..... برہاند ۱۲..... دور کر دیں..... ☆ اعراض

..... روگردانیدن ۱۲..... رخ پھیرنا۔ منہ موڑنا..... ☆ نخوی..... نوعی ۱۲..... ایک قسم..... ☆ جرأت..... دلیری ۱۲.....

بہادری..... ☆ اجمال..... شریعت ۱۲..... شریعت، ظاہر احکام و اعمال..... ☆ تفصیل..... حقیقت ۱۲..... مراد دلی یا باطنی

حوال..... ☆ استدلال..... شریعت ۱۲..... شریعت..... ☆ کشف..... حقیقت ۱۲..... حقیقت..... ☆ غیبت..... شریعت

۱۲..... شریعت..... ☆ شہادت..... حقیقت ۱۲..... حق یقین کی حالت..... ☆ تعمل..... شریعت ۱۲..... شرعی احکام

☆ تعمل وعدم..... حقیقت ۱۲..... بلا تکلف دلی طور پر ادا کرنا.....

## چوراسی واں مکتوب ﴿۸۴﴾

سید احمد قادری کی طرف صادر فرمایا..... اس بیان میں کہ شریعت و حقیقت ایک دوسرے کا عین ہیں اور مرتبہ حق یقین تک پہنچنے کی علامت اس مقام کے علوم و معارف کا علوم و معارف شرعیہ کے ساتھ مطابق ہونا ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔

حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے حبیب پاک سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل جو کہ کجی چشم سے پاک ہیں شریعت کے راستہ پر استقامت عطا فرمائے اور ہماری ساری ہمت کو اپنی پاک بارگاہ کی طرف متوجہ فرما کر کامل طور پر ہمیں اپنے آپ سے دور کر دے اور اپنے ماسوا سے کلی طور پر روگردانی نصیب فرمائے۔ آمین

مصرعہ از ہر چہ میرود سخن دوست خوش تراست..... (ترجمہ) بیان محبوب کی باتوں کا ہو جو کچھ بھی احسن ہے ہر چند جو کچھ دوست کی نسبت کہا جاتا ہے اگر چہ وہ اس کا سخن نہیں ہے لیکن چونکہ اس سخن کو حق تعالیٰ و تقدس کی بارگاہ

کے ساتھ ایک قسم کی مناسبت ثابت ہے اس لئے اس مناسب معنی کو غنیمت جان کر (یہ عاجز) اس بارے میں جرأت اور زبان درازی کرتا ہے۔

مقصود یہ ہے کہ شریعت و حقیقت ایک دوسرے کا عین ہیں اور حقیقت میں ایک دوسرے سے الگ اور جدا نہیں ہیں، فرق صرف اجمال و تفصیل اور استدلال و کشف اور غیبت و شہادت اور تعمل (تکلف سے کرنا) و عدم تعمل (بلا تکلف) کرنا ہے (یعنی شریعت اجمال و استدلال و غیبت و تعمل ہے اور حقیقت تفصیل و کشف و شہادت و عدم تعمل ہے) جو احکام و علوم روشن شریعت کے مطابق ظاہر اور معلوم ہوئے ہیں، حق الیقین کی حقیقت ثابت ہونے کے بعد یہی احکام و علوم بعینہما تفصیل کے ساتھ منکشف ہو جاتے ہیں اور غیبت سے شہادت میں آ جاتے ہیں اور کسب کی مشقت اور عمل کا تکلف درمیان سے اٹھ جاتا ہے اور حق الیقین کی حقیقت تک پہنچنے کی علامت اس مقام کے علوم و معارف کا شرعی علوم و معارف کے ساتھ مطابق ہونا ہے اور جب تک بال برابر بھی مخالفت ہے حقائق کی حقیقت تک نہ پہنچنے کی دلیل ہے اور مشائخ طریقت میں سے جس کسی سے بھی علم و عمل میں جو امر شریعت کے خلاف واقع ہوا ہے وہ سکر وقت پر مبنی ہے اور سکر وقت اس راستہ کے دوران میں ہی واقع ہوتا ہے نہایت نہایت کے منہیوں کے لئے سب صحو ہے، وقت ان کا مغلوب اور حال و مقام ان کے کمال کا تابع ہے۔

بیت صوفی ابن الوقت آمد در مثال لیک صافی فارغ است از وقت و حال

ترجمہ (وقت کا تابع ہے صوفی سکر میں صحو والا بے نیاز وقت و حال)

پس ثابت ہو گیا کہ شریعت کے خلاف (امر کا صادر ہونا) حقیقت کا رنگ نہ پہنچنے کی علامت ہے۔ بعض مشائخ کی عبارت میں جو واقع ہوا ہے کہ ”شریعت حقیقت کا پوست اور حقیقت شریعت کا مغز ہے“۔

یہ عبارت اگرچہ اس کلام کے کہنے والے کی بے استقامتی کو ظاہر کرتی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کی مراد یہ ہو کہ مجمل کو مفصل کے ساتھ وہی نسبت ہے جو پوست کو مغز کے ساتھ ہے، اور استدلال و کشف کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسا کہ مغز کے مقابلہ میں پوست، لیکن مستقیم الاحوال بزرگ اس قسم کی وہم پیدا کرنے والی عبارتیں استعمال کرنا پسند نہیں کرتے، اور اجمال و تفصیل و استدلال و کشف کے سوا اور فرق بیان نہیں کرتے۔

ایک شخص نے حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس سے سوال کیا کہ ”سیر و سلوک سے مقصود کیا ہے؟“ آپ

نے فرمایا ”تا کہ اجمالی معرفت تفصیلی ہو جائے اور استدلالی کشفی ہو جائے“۔ رَزَقْنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الثَّبَاتَ وَاِلَّا اسْتِقَامَةً عَلٰى الشَّرِيعَةِ عِلْمًا وَعَمَلًا صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَسَلَامُهُ عَلٰى صَاحِبِهَا (اللہ تعالیٰ ہم کو علمی و عملی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر استقامت و ثابت قدمی نصیب فرمائے)

باقی یہ تکلیف دی جاتی ہے کہ کو حامل رقیمہ دعا شیخ مصطفیٰ شریعی کی اولاد سے ہے ان کے باپ دادا بزرگ تھے،

وظائف اور ذرائع معاش بہت رکھتے تھے مشائخ الیہ (مذکور الصدر) اسباب معاش نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہے، سندات اور حکم نامے ہمراہ لیکر لشکر کی طرف متوجہ ہوا ہے، خیال فرما کر اس طرح اس کے حال پر توجہ فرمائیں کہ اس کے لئے جمعیت حاصل ہونے کا سبب ہو جائے اور وہ پریشانی اور پراگندگی سے نجات پائے، زیادہ کیا تکلیف دی جائے۔

## ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۷۸﴾ ۱۔ حال و مقام ان واردات کو کہتے ہیں جو سالک کے دل پر نازل ہوتے ہیں لیکن ان دونوں میں فرق یہ ہے استقراء اور استقراء کا نہ ہونا ہے ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ بموجب..... بمقتضائے ۱۲..... تقاضے کے مطابق..... ☆ تجسّم..... تجسم و شین مجسمہ رنج و مشقت کشیدن ۱۲..... جیم اور شین

نقطے والے حروف ہیں، رنج اور مشقت اٹھانا..... ☆ تحل..... بکرو حیلہ نمودن ۱۲..... تدبیر و حیلہ سے کام کرنا ☆ اثنا..... میان

۱۲..... درمیان۔ دوران..... ☆ جب..... پہلو ۱۲..... پہلو میں، ایک طرف..... ☆ قشر..... بالکسر پوست ۱۲..... ق کے نیچے

زیر۔ پوست، چھلکا..... ☆ لب..... بالضم مغز ۱۲..... ل کے اوپر پیش معنی مغز، دماغ گودا..... ☆ اسناد..... جمع سند ۱۲

..... سند کی جمع ہے معنی سرفیٹک وغیرہ..... ☆ فرامین..... جمع فرمان ۱۲..... فرمان کی جمع فرامین، فرمان۔ فرمان کے معنی حکم.....

## پچاسی واں مکتوب ﴿۸۵﴾

میرزا فتح اللہ حکیم کی طرف صادر فرمایا..... اعمال صالحہ کے بجالاتے خصوصاً (فرض) نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی ترغیب میں

اور اس کے مناسب بیان میں۔

وَفَقَّكُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لِمَرْضِيَّاتِهِ (حق تعالیٰ و سبحانہ آپ کو اپنے پسندیدہ کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔) آدمی

کے لئے جس طرح اعتقادات درست کرنے سے چارہ نہیں ہے اسی طرح اعمال صالحہ کے بجالاتے سے بھی چارہ نہیں ہے، اور

عبادتوں میں سب سے جامع عبادت اور طاعتوں میں سب سے زیادہ قرب والی طاعت نماز کا ادا کرنا ہے۔ حضور انور

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ فَمَنْ أَقَامَهَا فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ

الدِّينَ (یعنی نماز دین کا ستون ہے جس نے اس کو قائم کیا اس نے اپنے دین کو قائم کیا اور جس نے اس کو ترک کیا اس نے

دین کو گرا دیا۔) اور جس شخص کو ہمیشہ پابندی سے نماز ادا کرنے کی توفیق عنایت فرماتے ہیں اس کو برائیوں اور خلاف

شرع کاموں سے بھی باز رکھتے ہیں، آیت کریمہ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ط (بیشک نماز بے حیائی

اور بُری باتوں سے روکتی ہے) (عنکبوت ۲۹ آیت ۴۸) اس بات کی تائید کرتی ہے۔ اور جو نماز ایسی نہیں ہے وہ نماز کی صرف

صورت ہے (نماز کی) حقیقت نہیں ہے۔ لیکن حقیقت نماز کے حاصل ہونے تک، صورت کو بھی نہیں چھوڑنا چاہئے۔ مَا لَا

يُذْرِكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ (جو چیز پوری نہ ہو سکے اس کو بالکل ترک بھی نہیں کرنا چاہئے یعنی جس قدر مل سکے حاصل کر

لے)۔ اکرم الاکرمین (حق سبحانہ و تعالیٰ) اگر نماز کی صورت کو نماز کی حقیقت کے درجہ میں اعتبار کر لے تو کچھ بعید نہیں ہے

پس آپ پر واجب ہے کہ تمام (فرض) نمازوں کو خشوع و خضوع کے ساتھ جماعت سے ادا کریں کیونکہ یہی نجات و کامیابی کا

ذریعہ ہے، حق سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ه الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خٰشِعُونَ ه (المو

منون ۲۳ آیت ۲۱) بے شک اُن ایمان والے لوگوں نے کامیابی حاصل کی جو اپنی نماز میں خشوع و عاجزی کرنے والے ہیں)

کام وہی ہے جو اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالتے ہوئے کیا جائے، دشمن کے غلبہ کے وقت سپاہی اگر تھوڑی سی

جدوجہد بھی کرے تو اعتبار پیدا کر لیتا ہے.....؟ جوانوں کی نیکی بھی اسی وجہ سے زیادہ متعبر ہوتی ہے کہ انہوں نے خواہش نفسانی کے غلبہ کے باوجود اپنے آپ کو نیکی میں مشغول کیا ہوا ہے، اصحاب کہف نے اس قدر بزرگی (جو ان کو حاصل ہے) دین کے مخالف (اپنے وقت کے کافر بادشاہ) سے ہجرت کرنے کی بنا پر حاصل کی ہے نبی کریم ﷺ کی حدیث شریف میں آیا ہے "عِبَادَةٌ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ الْمَيِّ" (ہرج و مرجہ کے وقت میں عبادت کرنا ایسا ہے جیسا کہ میری طرف ہجرت کرنا) پس عبادت سے روکنے والی چیز حقیقت میں عین عبادت ہے اس سے زیادہ کیا لکھا جائے۔

میرے فرزند شیخ بہاوالدین کو فقرا کی صحبت پسند نہیں آتی، دولت مندوں اور منعموں کی طرف مائل و راغب ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ ان کی صحبت زہرِ قاتل ہے اور ان کے مرغن لقمے ظلمت کو بڑھانے والے ہیں، الخذر الخذر ثم الخذر الخذر (ان سے بچو بچو، پھر بچو بچو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث میں وارد ہے۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِغِنَاہُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِينِہِ فَوَيْلٌ لِّمَنْ تَوَاضَعَهُمْ لِغِنَاہُمْ (جس شخص نے کسی دولت مند کی اس کی دولت کی وجہ سے تواضع کی اس کے دین کا دو تہائی حصہ تباہ ہو گیا پس افسوس ہے جس نے دولت مندوں کی ان کی دولت مندگی کی وجہ سے تواضع کی)۔ وَاللَّهِ سُبْحَانَهُ الْمُؤَفَّقُ (اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ) (انکی تواضع سے بچنے کی) توفیق بخشنے والا ہے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۷۹﴾ رواہ الدیلمی عن علی کرم اللہ وجہہ والبیہقی فی الشعب مرفوعاً عن عمہ وقول النووی فی التتبیح حدیث منکر باطل، ورواہ الحافظ بن حجر وشنع علیہ، ثم ان الذی خرجه البیہقی ہی الجملة الاولى یعنی الصلاة عماد الدین فقط، واما قوله فمن ترکها الخ فلم ارہ، وقد ورد بطریق متعدد وبالفاظ مختلفة اور دھا شارح الاحیاء ثم قال یوجد فی کتب اصحابنا الحنفیة، هذا الحدیث بزیادة جملة اخرى وهی فمن اقامها فقد اقام الدین، وبهذه الزیادة يفهم وجه الشبه بین الصلاة والعماد ۱۲۔ معرب مکتوبات (ترجمہ: اس کو دیلمی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان کے چچا سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور تتبیح میں نووی کا قول ہے یہ حدیث منکر باطل ہے اور حافظ ابن حجر نے اس کو روایت کر کے اس پر اعتراض کیا ہے۔ پھر جو بیہقی نے روایت کیا ہے۔ صرف پہلا جملہ ہے یعنی الصلاة عماد الدین، لیکن ان کا قول فمن ترکها آخر تک، تو یہ میں نے نہیں دیکھا، اور یہ حدیث کئی سندوں اور مختلف الفاظ سے شارح احیاء نے ذکر کی ہے پھر کہا ہے کہ ہمارے حنفی ائمہ کی کتابوں میں پائی جاتی ہے یہ حدیث دوسرے جملہ کے اضافہ سے اور وہ جملہ ہے ہن اقامھا اقام الدین اور اس اضافہ سے نماز اور ستون کی تشبیہ سمجھی جاتی ہے ۱۴ (مکتوبات کا عربی میں ترجمہ کرنے والے کی طرف سے یہ تحقیق پیش کی گئی ہے)

۲ پارہ (۲۱) کے شروع میں یعنی اتل ما اوحی الیک من الكتاب واقم الصلوة ان الصلوة تنھی عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر واللہ یعلم ما تصنعون۔ (ترجمہ: اے محمد! آپ تلاوت کیجئے اس کتاب کی جو وحی گئی ہے آپ کی طرف اور نماز صحیح ادا کیجئے، بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور گناہ سے۔ اور واقعی اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ سورہ عنکبوت) ۱۲

۳ یعنی جو چیز پوری حاصل نہ ہو سکے اس کو بالکل ترک بھی نہیں کرنا چاہتے یعنی جس قدر مل سکے حاصل کر لے۔ ۱۲

۴ دونوں جہان میں با مراد ہو گئے۔ ایمان والے، وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں بجز و نیاز کرتے ہیں۔ ۱۲

۵ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہے۔ شاب نشأ فی عبادة اللہ (جو جوان اللہ کی عبادت میں لگ گیا وہ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا) بخاری رقم ۶۲۹

۶ یعنی فتنہ کے وقت میں عبادت کرنا ایسا ہے جیسا کہ میری طرف ہجرت کرنا۔ ۱۲

اس کو مسلم ترمذی اور ابن ماجہ نے معقل بن یسار سے روایت کیا ہے ۱۲ معرب

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ الصلوٰۃ عماد... الدین ..... نماز ستون دین است ۱۲..... نماز دین کا ستون ہے..... ☆ فعلیکم... الجماعات

۱۲..... پس لازم گیرید دوام ادائے نماز را با جماعت ۱۲..... پس آپ پر واجب ہے کہ تمام (فرض) نمازوں کو باجماعت ادا

کریں..... ☆ فمن... الدین ..... پس ہر کہ برپا داشت آزار برپا داشت دین را ..... جس نے نماز کو قائم کیا اس نے اپنے دین

کو قائم کیا..... ☆ مخاطر ..... در خطرہ افگند کے را اوبا کے کروستن در چیزے ۱۲..... کسی کو خطرے میں ڈالنا اور کسی کے ساتھ کسی چیز

میں شرط لگانا یا گرورکھنا ☆ غنیم ..... دشمن ۱۲..... دشمن ..... ☆ ترود ..... آمدورفت بکار سرکار ۱۲..... سرکاری کام میں آمدورفت یعنی

مصروف ہونا..... ☆ این کہ ایشاں راست ۱۲..... یہ تمام بزرگی جوان کو حاصل ہوئی..... ☆ مخالف ..... بادشاہ کافر آن وقت ۱۲..... اس

وقت کے کافر بادشاہ سے ہجرت کرنا..... ☆ منافی ..... عبادت ۱۲..... عبادت سے روکنے والی چیز ..... ☆ باعث

..... بر عبادت ۱۲ ..... عبادت کا باعث ہے ..... ☆ مائل ..... راغب ۱۲ ..... رغبت کرنے والا، متوجہ ہونے

والا..... ☆ بسم ..... زہر ..... ☆ لقمہ چرب ..... تر ۱۲..... تر لقمہ کھانے کی اعلیٰ چیزیں ..... ☆ ظلمت افزا

..... تاریکی و کمزورت زیادہ کنند ۱۲..... ☆ الحذر... الحذر..... بترس بترس باز ترس کن ترس کن ۱۲..... ان سے بچو بچو.....

## چھپاسی واں مکتوب ﴿۸۶﴾

پرگنہ جرک کے ایک حاکم کی طرف صادر فرمایا \_\_\_\_\_ حق تعالیٰ کے ماسوا سے دل کو سلامت رکھنے کے بیان میں۔

حق سبحانہ تعالیٰ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہم من الصلوٰات افضلہا ومن التحیات والتسلیمات اکملہا کے طفیل

حد اعتدال اور مرکز عدالت (مساوات) پر استقامت مرحمت فرمائے \_\_\_\_\_ جو کچھ ہم پر اور آپ پر لازم ہے وہ ماسوائے حق

سبحانہ و تعالیٰ کی گرفتاری سے دل کو سلامت رکھنا ہے اور یہ سلامتی اس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ ماسوی اللہ کا دل پر کچھ بھی

گذرنہ رہے۔ اگر بالفرض ہزار سال تک زندگی وفا کرے تب بھی اس نسیان کے باعث جو دل کو ماسوی اللہ سے حاصل ہو چکا

ہے دل پر غیر اللہ کا گذرنہ ہو۔

مصرعہ کارینست وغیر ایں ہمہ سچ (ترجمہ) کام اصلی ہے یہی اس کے سوا سب بیچ ہے

ملاقات کے وقت از روئے کرم آپ نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی مہم اور ضروری کام پیش آجائے تو ہمیں لکھ دینا، اسی بنا پر

آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ شیخ عبداللہ صوفی نیک آدمی ہے بعض ضروریات کی وجہ سے قرضدار ہو گیا ہے، امید ہے کہ قرض

سے سبکدوش ہونے میں اس کی مدد فرمائیں گے، والسلام

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۸۰﴾ جس شخص نے کسی دولت مند کی اسکی دولت کی وجہ سے تواضع کی اس کے دین کا دو تہائی حصہ تباہ ہو گیا۔ اس کو بہت ہی نے شعب الایمان میں اور خطیب

نے ابن مسعود سے ان لفظوں میں روایت کیا ہے۔ من دخل علی غنی فتضع له ذہب ثلث دینہ اور دہلی نے ابو ذر کی

حدیث سے اس طرح روایت کیا ہے لعن اللہ فقیرا تواضع لغنی من اجل ماله، من فعل ذلك منهم فقد ذہب ثلثا

دینہ، سیوطی نے کہا ہے کہ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں شامل کر کے درست نہیں کیا، یعنی اس حدیث کو موضوع کہنا صحیح نہیں۔ ۱۲

۱۔ پس افسوس ہے جس نے دولت مندوں کی ان کی دولت کی وجہ سے تواضع کی۔ ۱۲۔

۲۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور شریعت کی شاہراہ پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ ۱۳۔

۳۔ قولہ شیخ منزل ... الخ۔ آپ حضرت مجدد کے قدیم مریدوں میں سے ہیں اور مقبولوں میں سے تھے، سفر و حضر میں اکثر آپ کی خدمت کرتے اور طرح طرح کی عنایات و لطف سے ممتاز ہوئے۔ حسن اخلاق اور مکارم اوصاف میں یگانہ اور انکسار و ایثار میں منفرد تھے۔ ۱۰۲۶ھ میں وفات پائی ۱۲ اذہربد

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ خطورے ..... گذرے ۱۲ ..... دل میں گزرے ہو۔

## ستاسی واں مکتوب ﴿۸۷﴾

پہلوان محمود کی طرف صادر فرمایا \_\_\_\_\_ اس بیان میں کہ یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ خدائے عزوجل کے دوست کسی کو قبول کر لیں۔

سَلَّمَكُمْ اللَّهُ تَعَالَى وَتَبَّتْكُمْ عَلَى جَادَةِ الشَّرِيعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ (اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے راستہ پر ثابت قدمی نصیب فرمائے) آپ کے خاندان کے لئے سب سے پہلی خوشخبری میاں شیخ منزل کا آنا ہے ان کی صحبت کی برکتیں کیا بیان کی جائیں، یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ حق تعالیٰ عزوجل کے دوست کسی شخص کو قبول کر لیں، چہ جائیکہ اس کو محبت و قربت سے ممتاز فرمائیں، هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ (یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین کبھی بد نصیب نہیں ہوتا) \_\_\_\_\_ غرض کہ ان کی صحبت کو غنیمت جانیں اور آدابِ صحبت کو مد نظر رکھیں تاکہ تاثیر پیدا ہو، زیادہ کیا لکھے۔ والسلام اولاً و آخراً۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿۸۷﴾۔ قولہ ہم قوم ... الخ۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کا ہم نشین کبھی بد نصیب نہیں ہوتا بخاری اور مسلم نے الفاظ کے معمولی اختلاف سے اس کو روایت کیا، لیکن معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔ ۱۲

﴿۸۷﴾۔ قولہ من شاب شبيبة ... الخ۔ اخرج ابو داود عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده من شاب شبيبة في الاسلام كتب الله له بها حسنة و كفر عنه بها خطية ورفع بها درجة، و اخرج الترمذی والنسائی عن كعب بن مرة بلفظ: كانت له نورا يوم القيامة ۱۲ معرب (ترجمہ: جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا اس کو بخش دیا گیا۔ اس کو ابو داؤد نے عمرو بن شعيب سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اس کے دادا سے روایت کیا جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بڑھاپے کی وجہ سے نیکی لکھتا ہے اور خطا کو معاف کرتا ہے۔ اور اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔ اور ترمذی و نسائی نے کعب بن مرہ سے ان لفظوں سے روایت کیا ہے، اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ رجا ..... امید ۱۲ ..... امید ..... من شاب ... غفر له ..... ہر کہ پیر شد پیر شدنی در اسلام آمرزیدہ شود اور ۱۲ جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا اس کو بخش دیا گیا۔

## اٹھاسی واں مکتوب ﴿۸۸﴾

یہ مکتوب بھی پہلوان محمود کی طرف صادر فرمایا \_\_\_\_\_ اس بیان میں کہ یہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ کسی شخص نے ایمان و نیکی کے ساتھ اپنے سیاہ بالوں کو سفید کیا ہو (یعنی ایمان و نیکی کے ساتھ جوان سے بوڑھا ہوا ہو) اور جوانی میں اس پر خوف غالب رہا ہو اور بڑھاپا امیدور جا میں گذرا ہو۔



حق سبحانہ و تعالیٰ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھے۔ یہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ کوئی شخص ایمان اور نیکی کے ساتھ اپنے سیاہ بالوں کو سفید کرے (یعنی ایمان و نیکی کے ساتھ جوان سے بوڑھا ہوا ہو) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف میں ہے: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ غُفِرَ لَهُ (جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو اس کو بخش دیا گیا)۔ امید کی جانب ترجیح اور مغفرت کا گمان غالب رکھیں کیونکہ جوانی میں خوف زیادہ درکار ہے اور بڑھاپے میں رجا (امید) زیادہ غالب ہونی چاہئے۔ والسلام اولاً و آخراً۔

## نواسی واں مکتوب ﴿۸۹﴾

میرزا علی جان کی طرف تعزیت کے سلسلہ میں صادر فرمایا۔

حق سبحانہ و تعالیٰ شریعت مقدسہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والحقیہ کے راستہ پر استقامت نصیب فرمائے۔ (آیت شریفہ) كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط (آل عمران ۳ آیت ۱۸۵) (ہر نفس (جاندار) کو موت کا مزا چکھنا ہے) کے حکم کے مطابق آدمی کو موت سے بچنا ناممکن ہے: فَطُوبَىٰ لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَكَثُرَ عَمَلُهُ (پس اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کی عمر لمبی ہوئی اور اس کے نیک عمل بکثرت ہوئے)۔ یہ موت ہی ہے جس سے (اللہ تعالیٰ کے) مشتاق لوگوں کو تسلی دیتے ہیں اور ایک دوست کے دوسرے دوست تک پہنچنے کا وسیلہ بناتے ہیں۔ مَنْ كَانَ يَرْجُو الْإِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ ط (عنکبوت ۲۹ آیت ۵) (جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنے کی امید رکھتا ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ آنے والا ہے)۔ ہاں دنیا میں باقی رہنے والوں اور جو دنیا میں (موت کے سبب) نہ وصولِ حق کی دولت حاصل کر سکے اور نہ دنیا کے جھگڑوں سے آزادی حاصل کر سکے ان کا حال خراب و ابتر ہے۔ آپ کے ولی نعمت مرحوم (کا وجود) اس زمانے میں بہت غنیمت تھا، اب آپ پر لازم ہے کہ احسان کا بدلہ احسان کے ساتھ ادا کریں اور دعا و صدقہ سے ہر وقت اُن کی مدد کریں۔ فَإِنَّ الْمَيِّتَ كَالْغَرِيقِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلْحَقُهُ مِنْ أَبِي أَوْ أُمِّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ (یعنی پس بیشک میت ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے اور اس دعا کی منتظر رہتی ہے جو اُسے باپ، یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے)۔

اور نیز چاہئے کہ ان کی موت سے اپنی موت کے لئے عبرت حاصل کریں، اور اپنے آپ کو کامل طور پر حق سبحانہ و تعالیٰ کی مرضیات کے سپرد کر دیں، اور دنیا کی زندگی کو دھوکے اور فریب کے سامان کے علاوہ کچھ نہ سمجھیں۔ اگر دنیا کے عیش و آرام کی ذرا سی بھی قدر و قیمت ہوتی تو کفار بد کردار کو (دنیا کے مال و اسباب میں سے) بال برابر بھی کوئی چیز نہ دی جاتی رَزَقْنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ الْإِعْرَاضَ عَنْ مَاسِيَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَالْإِقْبَالَ إِلَىٰ جَنَابِ قُدْسِهِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَكْمَلُهَا وَالسَّلَامُ وَالْإِكْرَامُ (حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین کے طفیل ہمیں اپنے ماسوا سے روگردانی نصیب فرمائے اور اپنی پاک بارگاہ کی طرف متوجہ فرمائے۔ والسلام والا کرام۔

## ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۸۱﴾ عے قولہ عزا:۔ ع پر زبر ہے، مصیبت پر مبر کرنا، اور صبر کرنا، اور اس میں استقامت اختیار کرنا اور شکایت کرنا اور عرف حال میں مجازی طور پر ماتم پری کے معنی ہیں۔ اور کسی چیز یا شخص سے نسبت و تعلق رکھنا۔ ۱۲ غف

۲ یہ آیت سورۃ آل عمران آیت ۸۵ پارہ ۴ میں واقع ہے۔ یعنی ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ۱۲

۳ قولہ فطوبی لمن طال عمره و کثر عمله :- یعنی پس اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسکی عمر لمبی ہوئی اور اسکے نیک عمل بکثرت ہوئے، معرب (علامہ محمد مراد کی) نے فرمایا۔ اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے حلیہ میں کثر کے بدل میں حسن کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جامع صغیر کے شارح عزیزی نے کہا ہے اسکی سند حسن ہے، میں کہتا ہوں منادی نے کنوز الحقائق میں اس حدیث کے لئے انہی لفظوں کے ساتھ ط کی رمز تحریر کی ہے۔ تخریج کرنے والے نے کہا ہے اس کو ابو داؤد نے عمر بن شعیب سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اسکے دادا سے روایت کیا ہے۔ اٹھی۔

میں (مولانا نور احمد رحمہ اللہ) کہتا ہوں۔ نظم الحدیث علی مافی المشکوۃ ہکذا عن ابی بکرۃ ان رجلا قال: یا رسول اللہ! أتى الناس خیر؟ قال: من طال عمره وحسن عمله، فأتى الناس شر؟ قال: من طال عمره وساء عمله۔ رواه احمد والترمذی والدارمی۔ ۱۲ (ترجمہ: حدیث کے الفاظ مشکوٰۃ میں اس طرح ہیں۔ ابو بکرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! لوگوں میں کونسا آدمی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی عمر طویل ہو اور عمل اچھے ہوں۔ اس آدمی نے عرض کیا: لوگوں میں کونسا آدمی برا ہے؟ آپ نے فرمایا: جسکی عمر لمبی ہو اور عمل برے ہوں۔ اس حدیث کو احمد، ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ ۱۲

۴ مثنوی روح سلطانے زندانے بخت جامہ چہ دریم و چہ فایم دست پس عزا بر خود کفید اے خفتگان زانکہ بدمرگیت این خواب گراں

ایک بادشاہ کی روح (اس کے جسم کے) قید خانے سے آزاد ہوئی۔ ہم کپڑے کیا پھاڑیں اور (حسرت و افسوس کے ساتھ) ہاتھ کیا چبائیں۔ اے (غفلت کی نیند) سونے والو! اپنے آپ پر تعزیت کرو، کیونکہ یہ گہری نیند بری موت ہے۔

۵ قولہ من کان ... الخ :- سورۃ عنکبوت آیت ۵ پارہ ۲۰ میں واقع ہے۔ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنے کی امید رکھتا ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ آنے والا ہے۔ ۱۲

۶ قولہ فان المیت ... الخ :- یعنی پس بے شک میت ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے اور اس کی دعا کی منتظر رہتی ہے جو اسے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے اس قول میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جو مشکوٰۃ میں بیہتی کی روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما المیت فی القبر إلا کالغریق المتغویب ینتظر دعوۃ تلحقہ، من أب أو أم أو أخ أو صدیق، فإذا الحقتہ، کان أحبّ إلیہ من الدنیا وما فیہا، وإنّ اللہ تعالیٰ لیدخل علی أهل القبور من دعاء أهل الأرض أمثال الجبال، وإنّ ہدیۃ الاحیاء إلی السموات الإستغفار لہم أنتھی (باب الاستغفار)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر میں میت ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی طرح ہوتی ہے جو کہ دعا کی انتظار میں ہوتی ہے جو اسے باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے، جب ان میں سے کسی کی طرف سے دعا پہنچتی ہے تو وہ اس میت کے نزدیک دنیا و مافیہا (جو کچھ دنیا میں ہے) سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور کے لئے زمین والوں (زندوں) کی دعائیں پہاڑوں کی مانند بنا کر داخل کرتا ہے اور یقیناً زندوں کا ہدیہ مردوں کے لئے ان کے لئے استغفار ہے۔

﴿ص ۸۲﴾ ۱ جامی آن بہ کہ دریں مرحلہ آن پیشہ کنی

کز مرگ و گراں مرگ خود اندیشہ کنی

ترجمہ: اے جامی! یہی بہتر ہے کہ اس مرحلے پر یہ کام اپنالے کہ دوسروں کی موت سے اپنی موت کے بارے میں فکر کرے۔

مثنوی مرگ ہمسایہ مر ادا عظ شدہ

کب دکان مر ابرہم زدہ

ترجمہ: پڑوسی کی موت میرے لئے واعظ بن گئی۔ میرے کاروبار اور دکان کو تہہ و بالا کر دیا ہے۔ ۱۲

۷ قولہ غرور :- غ اور پہلی را پر پیش ہیں، اس کے معنی دھوکہ دینا پہلے حرف پر زبر ہو تو معنی دھوکہ دینے والا، یہاں دونوں معنوں کا احتمال ہے۔ ۱۲

۲ قولہ اگر تجمعات دنیوی را... الخ۔ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جو ترمذی اور ابن ماجہ میں اہل بن سعد کی روایت سے وارد ہے لو کانت الدینا تعدل عند اللہ جناح بعوضہ ماتنی کا فواضل شریہ ۱۲ (اگر دنیا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر حیثیت ہوتی تو اللہ تعالیٰ کافر کو اس سے پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتا۔ ۱۲

۳ اللہ تعالیٰ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعین کے طفیل ہمیں اپنے ماسوا سے روگردانی نصیب فرمائے اور اپنی بارگاہ کی طرف متوجہ فرمائے ۱۲

۔ التعریب هذا هو الامر والباقي من العبث

ترجمہ: ( اصل کام تو یہی ہے باقی سب فضول ہے )

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ برجادہ..... راہ ۱۲ صحیح راستہ..... ☆ حال..... مبتداء ۱۲ عبارت مبتداء ہے خبر..... یہ عبارت خبر ہے..... ☆ پس ماندگان..... باقی ماندگان

دردنیا و محرومان ۱۲..... دنیا میں باقی رہنے والے اور محروم لوگ..... ☆ گرفتار..... بمادون حق ۱۲..... غیر حق میں گرفتار..... بمطلب..... واصلان

حق بسبب موت ۱۲..... موت کے سبب حق سے واصل ہونے والے..... ☆ آزادگان..... از جن دنیا ۱۲..... دنیا کے قید خانے سے

آزاد ☆ آوان..... وقت ۱۲..... وقت..... ☆ مغنم..... غنیمت ۱۲..... غنیمت..... ☆ مکافات..... معاوضہ و مقابلہ ۱۲..... احسان کا بدلہ احسان کے ساتھ ادا کرنا

## نوے واں مکتوب ﴿۹۰﴾

خواجہ قاسم کی طرف صادر فرمایا..... اس بات پر ترغیب دینے کے بیان میں کہ کامل طور پر حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور آج اس دولت کا حاصل ہونا اس سلسلہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کے ساتھ توجہ و اخلاص حاصل ہونے پر وابستہ ہے۔

حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت سید البشر علیہ و علی آلہ من الصلوٰت افضلہا ومن التسلیمات اکملہا کے طفیل جو کبھی چشم سے پاک ہیں کینی دنیا کو آپ کی (بلند ہمت کی) نظر میں ذلیل و بے قدر کر کے آخرت کے حسن و جمال کے آئینہ میں آراستہ و جلوہ گر فرمائے۔ آپ کا محبت نامہ گرامی مع قابل قدر تحفوں کے وصول ہوا، آپ نے کرم فرمایا: جَزَاكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَہٗ خَيْرَ الْجَزَاءِ (اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے) وہ نصیحت جو دوستوں اور مخلصوں کے لئے ہے وہ سب یہی ہے کہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں کامل طور پر توجہ میسر ہو جائے اور حق تعالیٰ کے ماسواہر چیز سے روگردانی حاصل ہو جائے۔

مصرعہ کار این ست وغیر این ہمہ ہیج (ترجمہ) کام اصلی ہے یہی اس کے سوا سب ہیج ہے۔

آج اس دولت عظمیٰ کا حاصل ہونا اس سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ساتھ توجہ و اخلاص پر وابستہ ہے، بڑی سخت ریاضتوں اور شدید مجاہدوں سے بھی یہ نعمت اس قدر حاصل نہیں ہوتی جس قدر کہ ان بزرگوں کی ایک ہی صحبت میں حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ ان بزرگوں کے طریقہ میں ہدایت (ابتدا) میں نہایت (انتہا) درج ہے، یہ حضرات پہلی ہی صحبت میں وہ کچھ بخش دیتے ہیں جو (دوسرے سلسلہ کے منتہیوں کو) انتہا میں جا کر حاصل ہوتا ہے۔ ان بزرگوں کا طریقہ (بعینہ) اصحاب کرام کا طریقہ ہے کیونکہ ان کو حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی ہی صحبت میں وہ کمالات حاصل ہو جاتے تھے جو اولیائے امت کو انتہا میں بھی شاید ہی حاصل ہوں اور یہ بات نہایت کے ہدایت میں درج ہونے کے طریق پر ہے پس آپ پر ان بزرگوں کی محبت واجب ہے کیونکہ (اس محبت پر ہی) کام کا دار و مدار ہے وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالتَّزَمَ مَتَابَعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِلَهِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ (اور آپ پر اور ہدایت کی پیروی کرنے والوں اور

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے والے سب لوگوں پر سلام ہو۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۸۳﴾ ۱۔ پس آپ پر ان بزرگوں کی دوستی لازم ہے کیونکہ کام کا دار و مدار اسی بات پر ہے۔ ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ ایشان ..... شما ۱۲ ..... تم آپ ..... ☆ مرآة ..... آئینہ ۱۲ ..... شیشہ ..... ☆ محترمہ ..... اسم مفعول از احترام بمعنی عزت داشتن ۱۲

..... محترم احترام سے اسم مفعول ہے بمعنی عزت دار یا باعزت ☆ اقبالی ..... توجہ ۱۲ ..... توجہ ..... ☆ اعراضی ..... روگردانیدن ۱۲ منہ پھیر لینا

## اکیانوے وال مکتوب ﴿۹۱﴾

شیخ کبیر کی طرف صادر فرمایا \_\_\_\_\_ اس بیان میں کہ عقائد کی درستی اور نیک اعمال کا بجالاتا یہ دونوں عالمِ قدس (عالمِ ملکوت) کی طرف اڑنے (پرواز) کے لئے بال و پر ہیں اور اعمالِ شریعت و احوالِ طریقت سے مقصود تزکیہ نفس و تصفیہ قلب ہے۔

رَزَقْنَا اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَاَيُّكُمْ الْاِسْتِقَامَةَ عَلٰى مُتَابَعَةِ السُّنَّةِ السُّنِّيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ (حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشن سنت کی متابعت پر استقامت نصیب فرمائے) \_\_\_\_\_ اصل مقصد یہ ہے کہ اول اہل سنت و جماعت کی اراء کے موافق عقائد کو درست کرنا چاہئے کیونکہ فرقہ ناجیہ (نجات پانے والا گروہ) یہی ہے۔ دوسرے فقہی احکام کے موافق علم و عمل کو (اپنے اوپر) لازم کر لینا چاہئے۔ ان اعتقادی و عملی دو پروں کے حاصل کرنے کے بعد عالمِ قدس (عالمِ ملکوت) کی طرف پرواز کرنے کا ارادہ کرنا چاہئے۔ مصرعہ کار این است وغیرہ اس ہمہ پہنچ (ترجمہ) کام اصلی ہے یہی اس کے سوا سب پہنچ ہے۔

شریعت کے اعمال اور طریقت و حقیقت کے احوال سے مقصود نفس کا تزکیہ اور قلب کا تصفیہ ہے جب تک نفس کا تزکیہ نہ ہو جائے اور قلب میں سلامتی پیدا نہ ہو جائے ایمان حقیقی کہ جس پر نجات کا دار و مدار ہے حاصل نہیں ہوتا۔ اور دل کی سلامتی اس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ حق تعالیٰ کے غیر کا خیال دل پر ہرگز نہ گذرے، اگر ہزار سال بھی گذر جائیں تب بھی دل میں غیر اللہ کا خیال نہ گذرے کیونکہ اس وقت دل کو ماسوی اللہ کا نسیان پوری طرح حاصل ہو چکا ہے لہذا اگر تکلف کے ساتھ بھی اس کو (غیر اللہ کی) یاد دلائیں تو وہ یاد نہ کرے، یہ حالت فنا سے تعبیر کی گئی ہے اور یہ اس راستے میں پہلا قدم ہے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۸۳﴾ ۲۔ اس فنا کے حاصل ہونے کے بغیر قلب کی سلامتی چاہنا خاں دار درخت پر ہاتھ مارنا اور ہاتھ کھینچنا ہے یعنی بے فائدہ محنت برداشت کرنا ہے۔ ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

﴿ص ۸۳﴾ ☆ رزقنا اللہ ... السنیة ..... بخشند مار او شمارا خدائے پاک دوام اتباع سنت روشن ۱۲ ..... خدا تعالیٰ ہم کو اور آپ کو

(رسول اللہ ﷺ) کی روشن سنت کی متابعت پر استقامت نصیب فرمائے ..... ☆ عبور ..... گذر ۱۲ گزرتا

## بانوے واں مکتوب ﴿۹۲﴾

یہ مکتوب بھی شیخ کبیر کی طرف صادر فرمایا۔ اس بیان میں کہ دل کا اطمینان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ نظر و استدلال سے اور اس کے مناسب بیان میں۔

ثَبَّتْنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ عَلَى الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلَى صَاحِبِهَا الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ  
وَالتَّحِيَّةِ (اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر ثابت قدم رکھے)۔ آلا  
بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (رعد ۱۳ آیت ۲۸) (خبردار! اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے)  
اطمینان قلب حاصل ہونے کا ذریعہ صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے نہ کہ نظر و استدلال (قرائن و دلائل)۔

بیت پائے استدلالیاں چوبیس بود پائے چوبیس سخت بے تمکین بود  
(بحث بے جا ہے فقط کٹھ جٹی کاٹھ کے پاؤں میں دم خم کچھ نہیں)

چونکہ ذکر اللہ کے ذریعے حق تعالیٰ کی پاک بارگاہ کے ساتھ ایک قسم کی مناسبت حاصل ہو جاتی ہے اگرچہ (ذکر کو) اس پاک ذات کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں ہے۔ مَا لِلرَّابِّ وَرَبِّ الْأَرْبَابِ (خاک کو پروردگار عالم کے ساتھ کیا نسبت ہے)۔  
لیکن ذاکر (ذکر کرنے والا) اور مذکور (جس کا ذکر کیا جائے) کے درمیان ایک قسم کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے جو محبت کا سبب بنتا ہے اور جب محبت غالب ہوگئی تو پھر اطمینان کے سوا کچھ نہیں ہے اور جب معاملہ دل کے اطمینان کے حصول تک پہنچ گیا تو اس کو ہمیشہ کی دولت حاصل ہوگئی

ذکر گو ذکر تا ترا جان ست پاکی دل ز ذکرِ رحمن ست  
(جان جب تک ہے ذکر کرتا رہے دل کی پاکی خدا کے ذکر سے ہے) وَالسَّلَامُ أَوْلًا وَآخِرًا۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

ص ۸۲ ﴿۱﴾ یہ آیت پارہ (۱۳) سورہ رعد آیت ۲۸ میں واقع ہے الذِّينِ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ کے ذکر ہی سے دل سکون پاتے ہیں۔ ۱۲  
ب مٹی کو کیا نسبت اڑنے والے پرندوں کے ساتھ، خاک کو عالم پاک سے کیا نسبت، کیونکہ عقل عاجز ہے ادراک کے پانے سے۔ ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

﴿ص ۸۲﴾ الا بذکر ... القلوب ..... آگاہ شو بذکر خدا تسلی سے یا بند دلہا ۱۲ ..... خبردار! اللہ کے ذکر ہی سے  
دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے ..... تمکین ..... پابر جا کردن ۱۲ ..... کسی جگہ پر پاؤں رکھنا ..... ☆ علاقہ ..... بفتح  
آویزش دل و مناسبت ۱۲ ..... عین پر زبر ہے دل کا لگاؤ اور مناسبت ..... ☆ مستولی ..... غالب ۱۲ ..... غلبہ پانے  
والا.....

## ترانوے واں مکتوب ﴿۹۳﴾

سکندر خان لودھی کی طرف صادر فرمایا۔ اس بیان میں کہ تمام اوقات اللہ جل شانہ کے ذکر میں مشغول رہنا چاہئے۔

پانچوں وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے اور سنن مؤکدہ بجالانے کے بعد اپنے تمام اوقات کو اللہ تعالیٰ جل سلطانہ کے ذکر میں مصروف رکھنا چاہئے اور اس کے سوا کسی چیز میں مشغول نہیں ہونا چاہئے خواہ وہ کھانے اور سونے کے اوقات ہوں یا آنے جانے کے اوقات (پس کسی وقت میں بھی ذکر سے غافل نہ ہونا چاہئے) \_\_\_\_\_ ذکر کا طریقہ آپ کو سکھایا ہوا ہے اسی طریقے پر عمل کرتے رہیں، اگر جمعیت اور ذکر میں خلل پائیں تو پہلے خلل کا سبب معلوم کرنا چاہئے پھر اس کے بعد اس کوتاہی کا تدارک کرنا چاہئے اور نہایت عاجزی و آہ و زاری سے حق سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہو کر اس ظلمت کے دور ہونے کی دعا مانگنی چاہئے اور جس شیخ (پیر و مرشد) سے ذکر حاصل کیا ہے اس کو وسیلہ بنانا چاہئے۔ وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ الْمُبِيَّبِ كُلِّ عَسِيْرٍ (حق سبحانہ و تعالیٰ ہر تنگی و مشکل کو آسان کرنے والا ہے) وَالسَّلَام

﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۸۴﴾ ح دریافت کرنا، پانا اور تدارک کرنا ۲۱

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ روایت ..... موکدہ ۱۲ ..... موکدہ سنتیں ..... ☆ قنور ..... بضمین سستی دست شدن ۱۲ اف اورت پر پیش ہے اس کے معنی سستی اور ست ہونا ہیں ..... ☆ خواست ..... باید ۱۲ ..... دعا کرنی چاہئے ..... ☆ واللہ ... عسیر ..... و خدائے پاک آسان کنندہ ہر دشوار راست ۱۲ ..... اللہ سبحانہ ہر تنگی و مشکل کو آسان کرنے والا ہے .....

## چورانوے واں مکتوب ﴿۹۴﴾

خضر خان لودھی کی طرف صادر فرمایا۔ اس بیان میں کہ آدمی کو عقائد کی درستی اور اعمال صالحہ کے بجالانے سے چارہ نہیں ہے تاکہ ان دو بازوؤں کے ساتھ عالم حقیقت کی طرف پرواز کرے۔

حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے راستہ پر استقامت مرحمت فرمائے جو کچھ لازمی و ضروری ہے (وہ یہ ہے کہ) اول فرقہ ناجیہ (نجات پانے والا گروہ) اہل سنت و جماعت کے صحیح عقائد کے مطابق اپنے عقائد کو درست کرنا ہے۔ دوم یہ کہ فقہی احکام یعنی فرائض و سنن و واجبات و مستحبات و حلال و حرام اور مکروہ و مشتبہ کا علم حاصل کرنے کے بعد ان کے مطابق اعمال کو بجالانا چاہئے جب اعتقادی و عملی یہ دو بازو حاصل ہو گئے تو پھر اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ عالم حقیقت کی طرف پرواز نصیب ہو جائے اور ان دو بازوؤں (صحیح عقائد و اعمال صالحہ) کے حاصل ہوئے بغیر عالم حقیقت کی طرف پرواز و حصول مجال ہے۔ بیت

محال است سعدی کہ راہ صفا  
تو اوں رفت جز در پئے مصطفیٰ  
تجھے حاصل نہ ہو جتک نبی کی پیروی کرنا  
نہیں ممکن کبھی اہل صفا کی راہ پر چلنا  
اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت پر ثابت قدم رکھے

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۸۵﴾ قولہ بعد از دستن:۔ لفظ اتیان کے متعلق ہے یعنی علم کے بعد احکام پر عمل کرنا یہ تجویز کرنی چاہئے کیونکہ یہ بہت ضروری اور لازمی ہے۔ ۱۲

۔ التعریب: ومن المحال المشی فی طرق الصفا یا سعد من غیر اتباع المصطفیٰ

ترجمہ: اہل صفا کے طریقوں پر چلنا محال ہے اے سعدی! مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اتباع کے بغیر

☆ متن..... بین السطور..... معانی

﴿ص ۸۴﴾ ☆ تصحیح..... درستی ۱۲..... درست کرنا، صحیح کرنا..... ☆ جناح..... بازو ۱۲..... پر..... ☆ طیران..... پریدن

۱۲..... اڑنا ☆ جادۂ..... راہ ۱۲..... صحیح راستہ..... ☆ بموجب..... بمقتضائے ۱۲..... ☆ از..... بیان

۱۲..... ☆ مساعدت..... یاری کردن ۱۲..... مدد کرنا..... ☆ دو باز..... تصحیح عقائد اتیان اعمال ۱۲..... عقائد درست کرنا اور اعمال، بجالانا

..... ☆ ثبتنا اللہ... متابعتہ..... ثبات و قیام ارزانی فرماید خدائے پاک بر اتباع آن سرور ۱۲..... اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو رسول اللہ

ﷺ کی متابعت پر ثابت قدم رکھے.....

## پچانوے واں مکتوب ﴿۹۵﴾

سید احمد بجاوی کی طرف صادر فرمایا اس بیان میں کہ آدمی ایک نسخہ جامع ہے اور اس کا قلب بھی جامعیت کی صفت پر پیدا کیا گیا ہے اور بعض مشائخ کے اقوال جو سکر کی حالت میں وسعت قلب وغیرہ کے متعلق ان سے واقع ہوئے ہیں وہ توجیہات پر محمول ہیں اور اس بیان میں کہ سکر سے صحواً فضل ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔

انسان نسخہ جامع (جامع شخصیت) ہے، جو کچھ تمام موجودات میں (پایا جاتا) ہے وہ سب کچھ تنہا انسان میں موجود ہے لیکن عالم امکان سے حقیقت کے طور پر اور مرتبہ وجوب سے صورت کے طریق پر ہے اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ (بیشک اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو اپنی صورت پر پیدا کیا)۔ اور انسان کا قلب بھی اسی جامعیت پر (پیدا کیا گیا) ہے کہ جو کچھ پورے انسان میں (پایا جاتا) ہے وہ سب کچھ تنہا قلب میں (موجود) ہے، اسی لئے اس کو حقیقت جامعہ کہتے ہیں اور اسی جامعیت کی وجہ سے بعض مشائخ نے قلب کی وسعت کی اس طرح خبر دی ہے کہ اگر عرش اور جو کچھ اس میں ہے ان سب کو عارف کے قلب (دل) کے ایک کونے میں ڈال دیں تو کچھ محسوس نہ ہو کیونکہ قلب عناصر اربعہ (آگ، آب اور خاک و باد) و افلاک (آسمانوں) و عرش و کرسی و عقل و نفس کا جامع ہے اور مکانی و لامکانی کو شامل ہے پس بالضرور لامکانیت کو شامل ہونے کی وجہ سے عرش و ما فیہا (جو کچھ اس میں ہے ان سب) کی دل میں کوئی مقدار نہیں ہوگی، کیونکہ عرش اور اس میں جو کچھ ہے، وسعت کے باوجود دائرہ امکان میں داخل ہے، مکانی چیز اگرچہ کتنی ہی وسیع ہو تنگ ہے اور لامکانی کے مقابلہ میں تنگ کوئی مقدار نہیں رکھتی لیکن مشائخ کرام قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم میں سے صحووالے حضرات جانتے ہیں کہ یہ حکم سکر پر مبنی ہے اور کسی

چیز کی حقیقت اور اس کے نمونے (مثال) کے درمیان تمیز نہ کرنے پر محمول ہے، عرش مجید جو کہ ظہور تام کا محل ہے اس سے بہت بلند ہے کہ تنگ قلب میں سما سکے، قلب میں عرش کی نسبت جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ عرش کا نمونہ ہے نہ کہ عرش کی حقیقت، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نمونہ کی قلب کے مقابلہ میں جو کہ بے انتہا نمونوں کا جامع ہے کچھ بھی مقدار نہیں ہے جس آئینہ میں اس قدر بڑا آسمان دوسری چیزوں کے ساتھ دکھائی دیتا ہے نہیں کہہ سکتے کہ وہ آئینہ آسمان سے زیادہ وسیع ہے، ہاں آسمان کی صورت جو آئینہ میں ہے آئینہ کے مقابلہ میں چھوٹا ہے لیکن حقیقت آسمان آئینہ سے بہت بڑی ہے، یہ بحث ایک مثال سے واضح ہو جاتی ہے۔

مثلاً انسان میں عنصر خاک کے کرہ کا ایک نمونہ پوشیدہ ہے، انسان کی جامعیت پر نظر کرتے ہوئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ انسان کا وجود عنصر خاک کے کرہ سے زیادہ وسیع ہے لہذا انسان کے وجود کی کرہ خاک کے مقابلہ میں ایک حقیر شے کے سوا کچھ مقدار نہیں ہے بلکہ حقیر شے کے نمونہ کو شے جان کر یہ حکم وقوع میں آیا ہے اور بعض مشائخ نے جو غلبہ سکر میں کہا ہے کہ جامعیت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) جامعیت الہی سے زیادہ جامع ہے، اُن کا یہ کلام بھی اسی (سکر کی) قسم سے ہے، چونکہ انہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امکان اور مرتبہ و وجوب کی حقیقت کا جامع سمجھا ہے اس لئے انہوں نے یہ حکم کیا ہے کہ جامعیت محمدی، اللہ تعالیٰ جل شانہ کی جامعیت سے زیادہ ہے۔ یہاں بھی انہوں نے صورت کو حقیقت تصور کر کے یہ حکم لگایا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتبہ و وجوب کی صورت کے جامع ہیں نہ کہ (مرتبہ) وجوب کی حقیقت کے، اور اللہ تعالیٰ حقیقی واجب الوجود ہے، اگر وہ (حضرات) وجوب کی حقیقت اور اس کی صورت کے درمیان تمیز کرتے تو ہرگز ایسا حکم نہ کرتے۔ اس قسم کے سکر یہ احکام سے اللہ تعالیٰ کی ذات منزہ اور مبرا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بندے، محدود اور متناہی ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ و تقدس کی ذات غیر محدود و لا متناہی ہے۔

جاننا چاہئے کہ جو کچھ احکام سکر یہ سے ہے وہ سب مقام ولایت سے متعلق ہے اور جو کچھ صحو سے ہے وہ مقام نبوت سے تعلق رکھتا ہے جو کہ انبیا علیہم الصلوٰت و التسلیمات کے کامل تابعداروں کو بھی صحو کے واسطے سے اس مقام سے پیروی کے طور پر حصہ حاصل ہے۔

حضرت شیخ ابویزید بسطامی قدس سرہ کے متبعین سکر کو صحو پر فضیلت دیتے ہیں، اسی لئے شیخ ابویزید بسطامی قدس سرہ کہتے ہیں: لِوَائِيْ اَرْفَعُ مِنْ لِيْوَاءِ مُحَمَّدٍ (میرا جھنڈا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے سے زیادہ بلند ہے)، وہ اپنے جھنڈے کو ولایت کا جھنڈا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کو نبوت کا جھنڈا جانتے ہیں۔ ولایت کے جھنڈے کو جو سکر کی طرف رخ رکھتا ہے نبوت کے جھنڈے پر جو کہ صحو کی طرف رخ رکھتا ہے ترجیح دیتے ہیں اور بعض مشائخ کا یہ کلام اَلْوَلَايَةُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّةِ (ولایت نبوت سے افضل ہے) بھی اسی قسم (سکر) سے ہے ان کا خیال ہے کہ ولایت میں حق تعالیٰ کی طرف رخ ہوتا ہے اور نبوت میں مخلوق کی طرف توجہ ہوتی ہے اور اس میں شک نہیں کہ مخلوق کی طرف توجہ کرنے سے خالق کی طرف توجہ کرنا افضل ہے۔ اور بعض مشائخ نے اس کلام کی توجیہ میں کہا ہے کہ نبی کی ولایت اس کی نبوت سے افضل ہے۔ اس فقیر کے نزدیک اس قسم کی باتیں بیکار اور فضول ہیں کیونکہ نبوت میں صرف خلق (مخلوق) ہی کی طرف توجہ نہیں ہوتی بلکہ اس توجہ مخلوق کے ساتھ ساتھ وہ حق تعالیٰ کی طرف بھی توجہ رکھتا ہے یعنی اس کا باطن حق سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے اور



اس کا ظاہر مخلوق کے ساتھ، اور جو شخص اپنی تمام تر توجہ مخلوق کی طرف رکھتا ہو وہ بد بختوں میں سے ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام موجودات میں سب سے بہتر ہیں اور سب سے بہتر دولت انہی کو نصیب ہوئی ہے، ولایت نبوت کا جزو ہے اور نبوت کُل ہے یہی وجہ ہے کہ نبوت ولایت سے افضل ہے خواہ ولایت نبی کی ہو یا ولی کی۔ لہذا سکر سے صحو افضل ہے کیونکہ صحو میں سکر شامل ہے جس طرح کہ نبوت میں ولایت درج ہے، محض صحو جو کہ عوام الناس کو حاصل ہے وہ بحث سے خارج ہے اس صحو پر (سکر کو) ترجیح دینا کچھ معنی نہیں رکھتا اور وہ صحو جس میں سکر شامل ہے البتہ سکر سے افضل ہے۔ علوم شرعیہ جن کے صادر ہونے کی جگہ مرتبہ نبوت ہے سراسر صحو ہے اور ان علوم کے مخالف جو کچھ بھی ہو وہ سکر سے متعلق ہے، سکر والا شخص معذور ہے، تقلید کے لائق صحو کے علوم ہیں نہ کہ سکر کے علوم، ثَبَّتْنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَلٰی تَقْلِيْدِ الْعُلُوْمِ الشَّرْعِيَّةِ عَلٰی مَصْدَرِهَا الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ يَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اَمِيْنَا (اللہ تعالیٰ ہم کو علوم شرعیہ کی تقلید پر ثابت قدم رکھے اور ان علوم شرعیہ کے مصدر آنحضرت ﷺ پر صلوٰۃ و سلام اور تحیۃ ہو اور اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس نے آمین کہا)۔

اور یہ جو حدیث قدسی میں وارد ہے: لَا يَسْعُنِيْ اَرْضِيْ وَلَا سَمَائِيْ وَلٰكِنْ يَّسْعُنِيْ قَلْبُ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ (میری زمین اور میرا آسمان میری گنجائش نہیں رکھتے لیکن میرے مومن بندے کا دل میری گنجائش رکھتا ہے)۔ اس گنجائش سے مراد مرتبہ وجوب کی صورت کی گنجائش ہے نہ کہ حقیقت کی، کیونکہ حلول کی وہاں گنجائش نہیں ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے پس ظاہر ہوا کہ قلب کا لامکانیت کو شامل ہونا لامکانیت کی صورت کے اعتبار سے ہے نہ کہ اس کی حقیقت کے اعتبار سے کہ عرش و مافیہ کی اس ذات واجب کے سامنے کچھ مقدار نہیں یہ حکم لامکانیت کی حقیقت کے ساتھ مخصوص ہے

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿۸۵﴾ قوله ان الله خلق آدم... الخ: -قطعة من حديث طويل رواه الشيخان ونظمه هكذا عن ابى هريره رضى الله تعالى عليه عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خلق الله آدم على صورته طوله ستون ذراعاً... الخ - یہ طویل حدیث کا کٹرا ہے اس کو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا... الخ۔ یعنی خدا تعالیٰ نے آدم کو اس کی صورت پر پیدا فرمایا۔ علمائے اس حدیث کے معنی میں اختلاف کیا ہے، بعض اسکی تاویل نہیں کرتے اور فرماتے ہیں۔ کہ یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے۔ اس لئے اسکی تاویل نہ کرنا ہی بہتر ہے اس طرح کے تشابہات میں سلف صالحین کا مسلک بھی یہی ہے۔ کچھ علما اسکی تاویل کرتے ہیں اور مشہور تاویل اسکی یہ ہے کہ صورت صفت کے معنی میں ہے جیسے کہتے ہیں کہ صورت مسئلہ یہ ہے اور صورت حال ایسی ہے، اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صفت پر پیدا کیا اور ان کو اپنی صفت کریمہ کا پرتو بنایا ہے اور ان کو حی، عالم، قادر، مرید، شکم، سبج اور بصیر بنایا ہے یا پھر یہ اضافت عظمت و شرافت ظاہر کرنے کے لئے ہے جیسے کہ روح اللہ اور بیت اللہ اس صورت میں معنی یہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خوبصورت اور لطیف صورت میں پیدا کیا جو لطائف و اسرار پر مشتمل تھی۔ بعض علما کہتے ہیں کہ ”صورت“ میں ضمیر حضرت آدم علیہ السلام کی طرف راجع ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو بغیر کسی مخلوق کے واسطے کے پیدا فرمایا۔ ساٹھ ہاتھ لہجے قد کے ساتھ، اور عام انسانوں کی طرح نہیں کہ پہلے نطفہ ہوتا ہے پھر لوتھڑا، اس کے بعد جنین اور اسکے بعد بچہ اور اسکے بعد مکمل مرد بنتا ہے یا آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور ایسی جامع صورت میں پیدا کیا کہ کوئی مخلوق ایسی نہیں جسکی مثال حضرت آدم کی صورت میں نہ پائی جاتی ہو اس لئے آپ کو عالم صغیر (چھوٹا جہان) کہا جاتا ہے۔ یا صورت بمعنی شان اور امر ہے کہ مجبور ملائکہ ہوئے اور حیوانات اور کائنات کا مسخر کرنے والا بنایا، وغیرہ وغیرہ، ۱۲۔

از احوال اللغات باختصار لیسیر ۱۲

یعنی قلب کے لامکانیت کو شامل ہونے کے سبب قلب عرش کے مقابلہ میں (مکانیت اور لامکانیت کا جامع ہے) کیونکہ عرش اور جو کچھ اس میں ہے وہ دائرہ امکان میں داخل ہے، قلب عرش سے بہت وسیع ہے اور جو کچھ اس میں ہے ان سب کی اس کے ایک گوشے کی مقدار کے موافق نہیں ہے۔ ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ توجیہات ..... نہ بر ظاہر خود ۱۲ ..... اپنے ظاہر پر نہیں ..... ☆ ہر چہ ..... بیان جامعیت ۱۲ ..... جامعیت کا بیان ☆

☆ وافیہ ..... وانچہ درداست ۱۲ ..... اور جو کچھ اس میں ہے ..... ☆ مافیہ ..... آنچہ درعرش است ۱۲ ..... جو کچھ عرش میں ہے ☆ زاویہ

☆ گوشہ ۱۲ ..... کونہ ..... ☆ عناصر ..... زبرجہ ۱۲ ..... چار عناصر

﴿ص ۸۶﴾ ۱۔ قولہ کرہ: پہلے حرف پر پیش ہے اور را۔ بے نقطہ، بمعنی گیند جس سے کھیلتے ہیں اور ہر وہ چیز جو گول ہو اور گیند کی مثل ہو۔ ۱۲

۲۔ قولہ اُنْمُوذَج: پہلے حرف پر پیش ہے اور میم پر بھی پیش اور ذال بانقطہ زبر والی ہے، بمعنی نمونہ اور نمودار، فارسی میں کبھی مجازی طور پر اندک یعنی تھوڑا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ صاحب قاموس نمونہ کو بغیر الف کے صحیح جانتے ہیں اور شروع میں الف کو غلط کہتے ہیں۔ لیکن سکا کی مفتاح اور دوسری معتبر کتابوں سے معلوم ہوا ہے کہ شروع میں الف زیادہ کرنا صحیح ہے۔ ۱۲ غیاث مع الاختصار

۳۔ حاشا یعنی پاکی اور دوری ہے خدا تعالیٰ کو اس کام سے۔ کلا کاف پر زبر اور لام پر شدہ ہے یہ حرف پہلی بات کے رد کے لئے آتا ہے اس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ان احکام سکر یہ میں سے جو کہ ایسے نہیں ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات منزہ و مبرا ہے۔ اس طرح کے احکام سے جو سکر کی طرف منسوب ہیں۔ ۱۲ لکھی سلمہ اللہ تعالیٰ۔

۴۔ قولہ عُنْصُرٌ خَاك: پہلے اور تیسرے حرف پر پیش ہے، اصل اور بنیاد کے معنی میں ہے طیبوں کے نزدیک مٹی، ہوا، پانی اور آگ۔ ۱۲

☆ ارباب ..... اصحاب ۱۲ ..... صاحب کی جمع ☆ صحو ..... ہوش ۱۲ ..... ہوش ☆ رفیع ..... بلند ۱۲ ..... بلند، اونچا ☆ جب

..... پہلو ۱۲ ..... پہلو، ایک طرف ..... ☆ وسیع ..... فراخ ۱۲ ..... کشادہ، وسیع ..... ☆ شمال ..... بالکسر معنی صورت و پیکر

۱۲ ..... ت کی زیر سے، صورت و شکل کے معنی میں ..... ☆ جب ..... پہلو ۱۲ ..... پہلو، ایک طرف ..... ☆ کمون ..... پوشیدہ ۱۲ ..... خفیہ،

پوشیدہ ..... ☆ اَوْسَع ..... فراخ تر ۱۲ ..... بہت وسیع ..... ☆ ایجاب نیز ..... چنانکہ درعرش ۱۲ ..... جیسا کہ عرش میں ہے

﴿ص ۸۷﴾ ۱۔ السکر غیبیہ بوارد قوی ولا یکون الا لصحاب المواجید فاذا کوشف العبد بنعت الجمال حصل السکر وہام القلب وسقط التمییز بین ما یولمه ما یلذہ والصحو رجوع الی الاحساس بعد الغیبیة، والعبد فی حال صحویہ شاہد العلم و فی حال سکرہ یشاہد الحال ۱۲ ملنقط۔

۲۔ قولہ شیخ ابو یزید... الخ: جان لو کہ ان کے مختصر حالات مکتوب ۳۳ کے حاشیہ میں نجات الانس سے نقل کر دیئے ہیں وہاں سے دیکھنا چاہیے۔ ۱۲

۳۔ قولہ لوائی الخ: یعنی میرا جھنڈا محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے جھنڈے سے زیادہ بلند ہے۔ ۱۲

۴۔ قولہ بسطامی: بسطام، باکی زیر اور زبر سے، ایک شہر کا نام جو حضرت بایزید کا مولد یعنی جائے پیدائش ہے۔ ۱۲

۵۔ قولہ لوائے: پہلے حرف کی زیر سے، فوج کا جھنڈا اور لشکر کا نشان پہلے حرف کی زبر غلط ہے۔ ۱۲

۶۔ قولہ مُذْبِرَان: مُد بر کی جمع، میم کی پیش اور وال کی جزم با ایک نقطہ والی زبر ہے، وہ شخص جس کی طرف پشت کر دی گئی ہو، یعنی وہ شخص جس کی طرف دولت و عزت نے پشت کر دی ہو یعنی منہ پھیر لیا ہو۔ ۱۲

۷۔ اس حدیث کی تحقیق و تخریج مکتوب ۷۰ میں تحریر کر دی ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲

☆ صحو ..... ہوش ۱۲ ..... ہوش ☆ بسطامیہ ..... مقلدان و متابعان شیخ ابویزید بسطامی قدس سرہ ۱۲ ..... شیخ ابویزید بسطامی قدس سرہ

کے تابع اور عقیدت مند لوگ ..... ☆ لوائے ..... نشان ۱۲ ..... جھنڈا ..... ☆ الولایہ ... النبوة ..... ولایت بزرگترست از

پنجمیری ۱۲ ..... ولایت پنجمیری سے افضل ہے ..... ☆ توجہ ..... تخلق ۱۲ ..... توجہ مخلوق کی طرف بھی ہوتی ہے ..... ☆ ترجیح ..... سکررا

۱۲ ..... سکر کو ترجیح دینا ..... ☆ شایان ..... مبتدا ۱۲ ..... یہ مبتدا ہے ..... ☆ علوم صہواست ..... خبر ۱۲ ..... یہ خبر ہے ..... ☆ ثبتنا اللہ

... الشرعیة ..... ثبات و قیام ارزانی فرماید خدای پاک بر اتباع معارف شرعی ۱۲ ..... اللہ تعالیٰ ہم کو علوم شرعیہ کی تقلید پر ثابت قدم رکھے

☆ حلول ..... درآندن حق در چیزے ۱۲ ..... اللہ تعالیٰ کا کسی چیز میں داخل ہونا



اس کو ان لوگوں کے لئے لکھوں گا جو مجھ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو میری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں) اسی معنی کی شاہد ہے۔ یعنی تحقیق میں اس رحمت کو ان لوگوں کیلئے خاص کر دوں گا جو کفر اور گناہوں سے بچتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ پس کرم و رحمت کو آخرت میں نیک کام کرنے والے اور اچھے عمل والے مسلمانوں کیلئے رکھا ہے، ہاں مطلق اہل اسلام کیلئے بھی خاتمہ بالخیر ہونے کی صورت میں رحمت کا کچھ حصہ ہے اگرچہ وہ طویل زمانے کے بعد (اپنے اعمال بد کی سزا بھگت کر) دوزخ کے عذاب سے نجات پائیں گے۔ لیکن گناہوں کی سیاہی اور آسمان سے نازل شدہ احکام (خداوندی) کی طرف سے بے باکی اور بے پروائی کرنا (وغیرہ) یہ باتیں ایمان کے نور کو کب سلامت لے جانے دیں گی۔۔۔۔۔۔ علماء نے فرمایا ہے کہ ”(گناہ) صغیرہ) پر اصرار کرنا (گناہ) کبیرہ تک پہنچا دیتا ہے اور کبیرہ پر اصرار کرنا کفر تک لے جاتا ہے“، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔۔۔۔۔۔ فرد

اند کے پیش تو گفتم غمِ دل ترسیدم کہ دل آزرده شوی ورنہ سخن بسیار است  
(مختصر تجھ سے کہی ورنہ ہے یہ بات بڑی محض اس ڈر سے آزرده نہ ہو دل تیرا)

حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل اپنی رضا کے کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔۔۔۔ باقی مقصود یہ ہے کہ حاملِ رقیمہ ہذا مولانا اسحق اس فقیر کا آشنا و مخلص ہے اور قدیم زمانے سے ہمسائیگی کا حق بھی رکھتا ہے۔ اگر کوئی مدد و اعانت طلب کرے تو اس کے حال پر توجہ فرمائیں، موصوف کتابت اور انشاء (تحریر) کے فن میں اچھی مہارت رکھتا ہے۔ والسلام

### ﴿حاشیہ متن﴾

۱۔ قولہ غنْفوان: عین اور ف پر پیش ہے، اس کے معنی ہیں ہر چیز کا اول اور جوانی کا آغاز۔ ۱۲

۲۔ قولہ نصاب: یعنی سونے سے ساڑھے سات تولہ اور چاندی سے دو سو درہم جو دہلی کے سکہ کے چھین روپے ہوتے ہیں۔ ۱۲ (چاندی کا وزن ساڑھے باون تولے بنتا ہے)

۳۔ قولہ انعام: الف کی زبر سے، نَعَم (پہلے دونوں حروف پر زبر ہے) کی جمع ہے یعنی چار پائے مثلاً اونٹ، گائے، بکری وغیرہ، سائٹہ جو اکثر سال جنگل میں چر کر گزارا کرتے ہیں۔ ۱۲

۴۔ قولہ أسوال ناسیہ: یعنی وہ اموال جن میں اضافہ اور نفع ممکن ہو۔ ۱۲

۵۔ قولہ قہرمان: سنی پہلے حرف پر زبر اور ہر جزم اور پر زبر ہے۔ یعنی غلبے کے ساتھ حکومت، کہرمان کا معرب ہے۔ بمعنی کارفرما مجازی طور پر حکومت کے معنی میں آتا ہے۔ ۱۲

### ☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ برتسویف..... درد رنگ انداختن ۱۲..... دیر کرنا، کام آئندہ پر لا انا، سستی کرنا..... ☆ اوان..... وقت ۱۲.....

وقت..... ☆ سائٹہ..... چرندہ ۱۲..... چرنے والے جانور، اکثر سال چرنے والے جانور..... ☆ عشر..... چہلم حصہ ۱۲..... چالیسواں حصہ

..... ☆ تحقیقا و تقریبا..... تحقیق یا تخمین ۱۲..... تحقیق یا اندازے سے..... ☆ خیلی..... بسیار ۱۲..... بہت زیادہ..... ☆ گھڑی.....

ساعت ۱۲..... کچھ وقت، ایک گھڑی..... ☆ صرف..... خرچ ۱۲..... خرچ کرنا..... ☆ سہم..... حصہ ۱۲..... حصہ

..... ☆ وسیعہ..... فراخ ۱۲..... کشادہ، وسیع..... ☆ سلطان..... غلبہ ۱۲..... غلبہ و اقتدار..... ☆ لعین..... ملعون

۱۲..... لعنتی..... ☆ بارڈل عمر..... زبون تر و ناکس تر یعنی پیری ۱۲..... بہت گھٹیا اور ذلیل یعنی بڑھاپا..... ☆ تمشٹ..... تفرق

و پراگندگی ۱۲..... بکھیرنا اور منتشر کرنا..... ☆ نحوے..... نوے ۱۲..... ایک قسم..... ☆ عذاب..... مبتداء ۱۲..... یہ مبتداء ہے.....

﴿۸۹﴾ قولہ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ... الخ: اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورہ اعراف آیت ۱۵۶ میں واقع ہے قال  
عَذَابِي... الخ۔ رب نے فرمایا میرا عذاب، میں جسے چاہوں گا پہنچاؤں گا اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر لیا ہے تو میں رحمت یعنی رحمت کا ملکہ  
ان لوگوں کے حق میں لکھوں گا جو پرہیزگار ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ۱۲

۲ قولہ واستازوا... الخ: سورہ یس (آیت ۵۹) میں واقع ہے یعنی میں کہوں گا۔ جدا ہو جاؤ آج اے گنہگارو۔ ۱۲

۳ قولہ ظلمات معاصی وفي الحديث الصحيح انه صلى الله عليه وسلم قال ان المؤمن اذا اذنب نكتت  
نكته سوداء في قلبه فان تاب واستغفر صقل قلبه وان لم يتب زادت حتى تعلق قلبه فذلك الران الذي  
ذكره الله في كتابه: كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۱۲ ترجمہ: صحیح حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا بے شک مومن جب گناہ کرتا ہے۔ تو ایک سیاہ نکتہ دل پر لگ جاتا ہے اگر وہ توبہ واستغفار کرتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور  
اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو نکتہ زیادہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے پس یہی وہ ران ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں  
فرمایا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا اس چیز نے جو وہ کرتے تھے۔ (سورہ مطففین آیت ۱۲)

۴ قولہ اصرار برصغیرہ بہ کبیرہ میر ساند:۔ جاننا چاہیے کہ کبیرہ گناہ وہ ہے جس پر شریعت میں حد مقرر ہو یا وعید عذاب آئی یا اس گناہ  
سے دلیل قطعی کے ساتھ منع کیا گیا ہو اور دین کی توہین کا سبب ہو اور وہ اس طرح کا گناہ نہ ہو وہ صغیرہ ہے گناہ کبیرہ کے مختلف درجے ہیں۔ بعض  
گناہ بہت بڑے اور بدترین ہیں بعض دوسرے گناہوں سے جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے ترجمہ مشکاۃ میں ہے، وروی ان رجلا  
قال لا بن عباس کم الکبائر سبع ہی؟ قال ہی الی سبعمائه اقرب منها الی سبع غیرانہ لا کبیرہ مع الاستغفار  
ای التوبہ ولا صغیرہ مع الاصرار ۱۲ زواجر روایت کیا گیا ہے کہ ایک مرد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا کبیرے  
گناہ سات ہیں: انہوں نے فرمایا وہ سات سات ہیں اور ان میں سے اقرب سات ہیں۔ سوائے اس کے کہ استغفار و توبہ کرنے سے کبیرہ نہیں  
رہتا اور صغیرہ بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا (بلکہ وہ کبیرہ ہو جاتا ہے) زواجر

۵ قولہ خیریت خاتمہ... الخ:۔ وفي الحديث الحسن علیہ، انما الاعمال بالحوالیم یعنی اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے (جیسے اعمال پر خاتمہ ہو گا وہی  
معتبر ہوں گے)

- ☆ عَصَاة ..... جمع عاصی ۱۲ ..... عاصی (نافرمان) کی جمع ہے..... ☆ ایعاد ..... ایعاد بالکسر ترسیدن و ترسانیدن دو وعدہ عقاب دادن  
۱۲ ..... الف کی زیر سے، ڈرنا اور سزا دینے کا وعدہ کرنا..... ☆ درپیش ..... خبر ۱۲ ..... یہ خبر ہے..... ☆ تخلفی ..... بروزن تصرف خلاف  
کردن در وعدہ ۱۲ ..... تصرف کے وزن پر، یعنی وعدہ خلافی کرنا..... ☆ بغرور ..... بالضم فریفتن و فریب ۱۲ ..... غین کے پیش سے، فریب  
کھانا اور فریب..... ☆ مداہنت ..... خیانت و نفاق سستی ۱۲ ..... خیانت اور منافقت مراد سستی..... ☆ دار ..... خانہ ۱۲ ..... گھر..... ☆  
ممتزج ..... مختلط ۱۲ ..... ملا ہوا، مختلف چیزوں کا ملا ہوا ہونا..... ☆ گردانیدہ ..... پس برنعمائے دنیا مغرور نمی باید شد ۱۲ ..... پس  
دنیا کی نعمتوں پر مغرور نہیں ہونا چاہئے..... ☆ قرعہ رحمت ..... بالضم چوب پارہ و جزآن کہ بدان فال گیرند ۱۲..... ☆ اہل اسلام نیک  
کردار ..... تفسیر ماقبل خود است ۱۲..... اپنے پہلے کلام کی تفسیر ہے..... ☆ متطاوولہ ..... دراز ۱۲ ..... طویل، لمبا..... ☆ ظلمات .....  
تاریکھائے گناہان ۱۲ ..... گناہوں کی لاپرواہی..... ☆ عدم مبالاۃت ..... بے باکی و نااندیشگی ۱۲ ..... بے باکی اور لاپرواہی.....  
☆ اصرار ..... بالکسر ہموارہ برکارے مستعد شدن ۱۲ ..... الف کی زیر سے، کسی کام پر ہیشگی کرنا اور طیار ہونا..... ☆ مفقوضی ..... رسانندہ  
۱۲ ..... پہنچانے والا..... ☆ چوار ..... بالکسر بالضم ہمایگی ۱۲ ..... جیم کی زیر اور پیش دونوں طرح، ہمایہ ہونا.....

## ستانوے واں مکتوب ﴿۹۷﴾

شیخ درویش کی طرف صادر فرمایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس بیان میں کہ مامورہ (حکم دی ہوئی) عبادتوں سے مقصود یقین کا حاصل کرنا ہے اور اس کے مناسب بیان میں۔

حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت سید المرسلین علیہ و علی آلہ و علیہم من الصلوٰت اتہا و من التسلیمات اکملہا کے طفیل ہم مفلسوں کو ایمان کی حقیقت سے مشرف فرمائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جس طرح انسان کی پیدائش سے مقصود مامورہ (حکم دی ہوئی) عبادتوں کا بجا لانا ہے، اسی طرح حکم دی ہوئی عبادتوں کے ادا کرنے سے مقصود یقین کا حاصل کرنا ہے جو کہ ایمان کی حقیقت ہے۔ ہو سکتا ہے

کہ آیت کریمہ: **وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ** (۵ الحجر آیت ۹۹) (اور اپنے پروردگار کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھ کو یقین یعنی موت آجائے)۔ میں اسی معنی کی طرف اشارہ ہو، کیونکہ کلمہ حتیٰ جس طرح نہایت و غایت کے معنی میں آتا ہے سبب اور علت

ہونے کے لئے بھی آتا ہے یعنی **لَا جُلَّ لِيَأْتِيَكَ الْيَقِينُ** (تاکہ تجھ کو یقین حاصل ہو جائے) گویا جو ایمان عبادت ادا کرنے سے پہلے ہے وہ ایمان کی صورت ہے نہ کہ ایمان کی حقیقت جس کو یہاں یقین سے تعبیر کیا گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے: **يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا آيَةً (۱) اے ایمان والو! تم ایمان لاؤ) آیۃ (نساء آیت ۱۳۶) أَيِ الَّذِينَ آمَنُوا صُورَةً** (محل خدا ہونے) کے وہم میں ڈالنے والے ہوں تو عین الحاد اور زندقہ ہے، غلبہ حال اور سکر وقت میں ایسی بہت سی چیزیں

ظاہر ہو جاتی ہیں کہ جن سے آخر کار گزر جانا چاہیے اور توبہ و استغفار کرنا چاہیے۔

ابراہیم بن شیبان جو کہ مشائخ طبقات قدس اللہ تعالیٰ ارواجہم میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ ”فنا و بقا کا علم وحدانیت کے اخلاص اور عبودیت کی صحت کے گرد گھومتا ہے اور اس کے ماسوا غلطی اور زندقہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور حق یہ ہے کہ وہ (ابراہیم) سچ فرماتے ہیں، اور یہ کلام ان کی استقامت کی خبر دیتا ہے، فنا فی اللہ سے مراد حق سبحانہ و تعالیٰ کی مرضیات میں فنا ہونا ہے اور سیرالی اللہ و سیر فی اللہ وغیرہ اسی قیاس پر ہیں۔

اور دوسری بات یہ ہے جس کی آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ نیکیوں کے آثار والے شیخ اللہ بخش نیکی و تقویٰ و فضیلت سے آراستہ ہیں اور ایک بڑی جماعت ان کے ساتھ وابستہ (تعلق رکھتی) ہے اگر کسی کام کے بارے میں کچھ مدد طلب کریں تو امید ہے کہ ان کے حال پر اپنی بزرگ توجہ فرمائیں گے۔ **وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ** (آپ پر اور ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو)۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۹۰﴾ ۱۔ یہ آیت سورۃ حجر کے آخر میں واقع ہے یعنی اپنے پروردگار کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھ کو یقین آجائے مفسرین یقین سے مراد موت لیتے ہیں اور کلمہ حتیٰ کو غایت اور نہایت کے

معنی میں لیا ہے۔ اور عبادت پر استقامت کی طرف اشارہ کیا ہے حضرت شیخ مجدد قدس سرہ فرماتے ہیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حتیٰ علت کے لئے ہو اور یقین اپنے معنی پر ہو۔ ۱۲

۲۔ وحشی اذا کان مستقبلاً بالنظر الی ما قبلہا بمعنی کئے اور الیٰ کافیہ۔ ۱۲

۳۔ قولہ گویا بمعنی گوئی:۔ آخر میں الف زائد ہے اور گوئی صیغہ واحد مخاطب ہے گفتن مصدر سے، مجازاً تشبیہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور اس جگہ اسی معنی میں ہے۔ ۱۲

۴۔ یہ کلمات سورہ نساء آیت ۱۳۶ میں ہیں اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائی۔ ۱۲



۳۔ اور نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مَنْ يُحْرِمِ الرَّفِيقَ يُحْرِمِ الْخَيْرَ (یعنی جو شخص لطف وزری (اچھی عادتوں سے) محروم ہے وہ ہر نیکی سے محروم کر دیا جاتا ہے)۔

۴۔ اور نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا (بیشک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب (پسندیدہ) میرے نزدیک وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں) بخاری

۵۔ اور نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفِيقِ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (جس کو لطف وزری کا کچھ حصہ دیا گیا اس کو دنیا و آخرت (کی نیکی) کا حصہ دیا گیا)۔ (شرح السنہ)

۶۔ اور نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَدَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ (حیا ایمان سے ہے اور (اہل) ایمان جنت میں ہے اور فحش کلامی و بیہودہ گوئی جفا و بدی سے ہے اور (اہل) جفا و دوزخ میں ہے)۔ (احمد ترمذی)

۷۔ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبِدِيَّ (بیشک اللہ تعالیٰ حد سے زیادہ تجاوز کرنے والے بیہودہ گو کو دشمن رکھتا ہے)۔ (ترمذی)

۸۔ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَيَمْنُ النَّارُ عَلَيْهِ (کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ کس شخص پر دوزخ کی آگ حرام ہے اور دوزخ کی آگ کس شخص پر حرام ہے؟)۔ (سنو!) عَلِيُّ كُلِّ هَيِّينَ لَتَيْنِ قَرِيبِ سَهْلٍ (ہر ایک نرم و متواضع (آہستہ روی والے) قریب و سہل (نرم طبع و نرم خو) والے پر حرام ہے)۔ (ترمذی)

۹۔ الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ الْأَيْفِ إِنْ قِيدَ انْقَادًا وَإِنْ اسْتَبِيخَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَبَاخَ (تمام مومنین نرم طبع (زری) کے موقع پر ناک میں نکیل (مہار) والے اونٹ کی طرح مطیع ہوتے ہیں اگر اس (اونٹ) کو آگ سے کھینچا جائے تو مطیع ہو کر چل پڑتا ہے اور جب اس کو کسی پتھر پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جاتا ہے)۔

۱۰۔ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ آءِ شَاءَ (جس نے غصہ کو ضبط کر لیا حالانکہ وہ اس کے جاری کرنے پر (بدلہ لینے پر) قدرت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو سب مخلوق کے سامنے بلائے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دیا جائے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کر لے)۔ (ترمذی)

۱۱۔ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّ بِرَأَا قَالَ لَا تَغْضَبْ (تحقیق ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ مجھے وصیت (نصیحت) فرمائیں؟ آپ نے فرمایا غصہ مت کیا کر۔ اس نے کئی مرتبہ اپنی بات کو دہرایا (یعنی نصیحت طلب کرنے کے لئے عرض کیا)۔ آپ نے (ہر دفعہ یہی جواب میں) فرمایا کہ غصہ مت کیا کر)۔ (بخاری)

۱۲۔ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ جَوَّازٍ مُسْتَكْبِرٍ (کیا میں تم کو اہل جنت کی خبر نہ دوں؟) (سنو!) ہر وہ شخص جو ضعیف ہے اور جس

بہلا دفتر مکتوبات امام ربانی اڈوسر حصہ



کو حقیر سمجھا جائے اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کر دے، (وہ اہل جنت میں سے ہے)۔ (نیز فرمایا) کیا میں تم کو اہل دوزخ کی خبر نہ دوں؟ (سنو) ہر وہ شخص ہے جو سرکش، بدگو، جھگڑالو اور متکبر ہے (وہ اہل دوزخ سے ہے)۔ (متفق علیہ)

۱۳۔ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنَّ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَالْأَفْلِيضُ طَجَعَ (جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اگر اس وقت وہ کھڑا ہوا ہو تو اس کو چاہئے کہ بیٹھ جائے پس (ایسا کرنے سے) اگر اس کا غصہ دور ہو جائے (تو بہتر ہے) ورنہ اسے چاہئے کہ پہلو پر لیٹ جائے۔ (احمد و ترمذی)

۱۴۔ إِنَّ الْغَضَبَ لِيُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ (بیشک غصہ ایمان کو ایسے بگاڑ دیتا ہے جس طرح ایلو ا شہد کو بگاڑ دیتا ہے) (بیہقی)

۱۵۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ "وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّى لَهْوَاهُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ (جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے پس وہ (تواضع و انکساری کرنے والا) اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے لیکن لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوتا ہے، اور جس شخص نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو حقیر و پست کر دیا پس وہ لوگوں کی نظروں میں صغیر (چھوٹا) ہوتا ہے لیکن خود اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے حتیٰ کہ وہ لوگوں کے نزدیک گتے اور سوسے بھی زیادہ حقیر و خفیف ہوتا ہے) (بیہقی)

۱۶۔ قَالَ مُوسَىٰ بِنُ عِمْرَانَ عَلَىٰ نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ قَالَ مَنْ إِذَا قَدْ رَغَفَرَ (حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا: اے رب! تیرے نزدیک تیرے بندوں میں سے کون سب سے زیادہ عزیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص جو (بدلہ لینے پر) قادر ہونے کے باوجود معاف کر دے)۔ (بیہقی)۔

۱۷۔ اور نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ اعْتَذَرَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ اللَّهِ عُذْرَةٌ، جس شخص نے اپنی زبان کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے عیب ڈھانپ لے گا اور جس شخص نے اپنے غصہ کو روکا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا عذاب روک لے گا اور۔ اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عذر خواہی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا عذر قبول فرمائے گا (اس کو معاف کر دے گا)۔ (بیہقی)۔

۱۸۔ اور نیز آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْئٍ فَلْيَتَحَلَّلْ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ "إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ" أَخَذَ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسَنَاتٍ "أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ" (جس شخص پر اپنے کسی (مسلمان) بھائی کا کوئی حق اس کی عزت و آبرو سے یا کسی اور چیز سے ہے (یعنی اس نے کسی کا کوئی مالی یا کوئی اور حق بطور ظلم دبا لیا ہو) تو اس کو چاہئے کہ آج (دنیا ہی میں) اس سے معاف کرا لے اُس (قیامت کے) دن سے پہلے، جبکہ اس کے پاس کوئی دینار و درہم نہ ہوگا، (اُس دن) اگر اس کے پاس کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے موافق اس سے لے لیا

جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس صاحبِ حق (مظلوم) کی برائیاں لے کر اس ظالم کے اوپر ڈال دی جائیں گی۔ (بخاری)

۱۹۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالَوَالْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلْوَةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَا هُمْ فُطِرَحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ (یعنی کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس درہم (مال) و اسباب کچھ نہ ہو، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے اور ساتھ ہی اس حال میں آئے کہ اس نے کسی کو گالی دی ہے، کسی کو تہمت لگائی ہے، کسی کا مال کھایا ہے، کسی کا خون بہایا ہے اور کسی کو مارا ہے۔ پس ان میں سے ہر شخص کو اس کی نیکیوں میں سے (بقدر حق) دیا جائے گا۔ پھر اگر لوگوں کے وہ حقوق جو اس پر ہیں ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو حقداروں کی خطائیں (گناہ) لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

۲۰۔ حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ آپ مجھے کچھ نصیحت تحریر فرمائیں لیکن بہت نہ ہو (بلکہ مختصر ہو) پس انھوں نے لکھا: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ التَّمَسَّ رِضَى اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مَوْنَةَ النَّاسِ وَمَنْ التَّمَسَّ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَّهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ (آپ پر سلام ہو اس کے بعد واضح ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی روگردانی اور تکلیف سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مقابلے میں لوگوں کی رضامندی چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ اور تجھ پر سلام ہو)۔ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا، حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو ان سب باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو مجرب صادق ﷺ نے فرمائی ہیں۔

یہ حدیثیں اگرچہ ترجمہ کے بغیر لکھی گئی ہیں لیکن شیخ جیو کی خدمت میں حاضر ہو کر ان حدیثوں کے معانی سمجھ کر کوشش کریں کہ ان کے موافق عمل میسر ہو جائے۔ دنیا کا قیام بہت تھوڑا ہے اور آخرت کا عذاب بہت سخت اور دائمی ہے، عقل دور اندیش سے کام لینا چاہیے اور دنیا کی پھینکی تروتازگی پر فریفتہ نہیں ہونا چاہیے، اگر دنیا کی وجہ سے کسی کی عزت و آبرو ہوتی تو دنیا دار کا فرسب سے زیادہ عزت والے ہوتے، دنیا کے ظاہر پر فریفتہ ہونا بے وقوفی ہے، چند روزہ فرصت کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور حق تعالیٰ کی خوشنودیوں میں کوشش کرنا چاہیے اور مخلوق خدا پر احسان کرنا چاہیے: التَّعْظِيمُ لِأَمْرِ اللَّهِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى خَلْقِ اللَّهِ (اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم کرنا) (یعنی اس کے مطابق عمل کرنا) اور مخلوق خدا پر شفقت کرنا) یہ دونوں آخرت

کی نجات کے لئے اصل عظیم ہیں، مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ فرمایا ہے حقیقت امر کے مطابق ہے۔ یہودہ بکو اس اور بہکی ہوئی باتیں نہیں ہیں، یہ خوابِ خرگوش کب تک، آخر (اس کا نتیجہ) رسوائی در رسوائی اور خواری در خواری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ** (مؤمن ۲۳: ۱۱۵) (کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں عبث و بیکار پیدا کیا ہے اور کیا تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔)

اگرچہ معلوم ہے کہ تمہارا وقت اس قسم کی باتیں سننا گوارا نہیں کرتا (کیونکہ) نوجوانی کا آغاز ہے اور دنیوی عیش و آرام سب میسر ہیں اور مخلوق پر حکومت و غلبہ حاصل ہے لیکن آپ کے حال پر جو شفقت ہے وہ (شفقت) اس گفتگو کا باعث ہو رہی ہے۔ ابھی کچھ بھی نہیں بگڑا، توبہ و انابت (رجوع الی اللہ) کا وقت موجود ہے اس کی خبر دینا ضروری ہے۔ ع۔

درخانہ اگر کس است یک حرف بس است (گھر میں کوئی ہو تو بس اک بات کافی ہے اسے)

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۹۱﴾ عہ قولہ عُثْف، عین پر زبر، زیر اور پیش تینوں حرکتیں پڑھی جا سکتی ہیں، اور ان میں سے مشہور پیش ہے، اس کے معنی درستی، سختی اور بد خلقی کے ہیں یعنی نرمی کے خلاف رویہ اور سختی کرنا ۱۲  
قولہ قال رسول اللہ الخ اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے، مشکاة کتاب الادب، باب الرفق والحیا وحسن الخلق، نمبر ۵۰۶۸۔

قولہ وقال ایضاً الخ اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے، مشکاة حوالہ مذکور سابقہ نمبر ۵۰۶۹۔

### ☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ رفق ..... بالکسر نزی کردن و نرمی و لطف ۱۲ ..... را کی زیر سے، لطف و مہربانی کرنا ..... ☆ نرمی کنندہ است بر بندگان  
۱۲ ..... اپنے بندوں پر نرمی کرنے والا.....

﴿ص ۹۲﴾ قولہ ..... الخ اس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے، نمبر ۵۰۷۳۔

قولہ ..... الخ اس کو امام بغوی نے شرح السنہ میں روایت کیا ہے، نمبر ۵۰۷۶۔

قولہ ..... الخ اس کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے، نمبر ۵۰۷۷۔

قولہ ان اللہ الخ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے، مشکاة، نمبر ۵۰۸۱۔

قولہ الا اخبر کمہ الخ اس کو احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے، مشکاة، نمبر ۵۰۸۳۔

قولہ المثومنون الخ اس کو امام ترمذی نے مُرسلًا روایت کیا ہے، نمبر ۵۰۸۶۔

قولہ من کظمہ الخ اس کو امام ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے، نمبر ۵۰۸۸۔

قولہ ان لِحلاً الخ اس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے، مشکاة کتاب الادب، باب الغضب والکبر، نمبر ۵۱۰۳۔

قولہ الا اخبر کمہ الخ اس کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے، مشکاة حوالہ مذکور سابقہ نمبر ۵۱۰۶۔

قولہ اذا غضب الخ اس کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے، نمبر ۵۱۱۳۔

قولہ ان الغضب الخ اس کو امام بیہقی نے شعب الایمان روایت کیا ہے، نمبر ۵۱۱۸۔

قولہ من تواضع الخ ..... نمبر ۵۱۱۹۔

قولہ قال موسی الخ ..... نمبر ۵۱۲۰۔

قولہ قال ایضاً الخ ..... نمبر ۵۱۲۱۔

قولہ قال ایضاً الخ اس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے، مشکاة، باب الظلم، نمبر ۵۱۲۲۔

قولہ ..... الخ اسکو امام مسلم نے روایت کیا ہے، ..... نمبر ۵۱۲

قولہ و عن معاویۃ الخ اسکو امام ترمذی نے روایت کیا ہے ..... نمبر ۵۱۳

﴿ص ۹۶﴾ ۱۔ یعنی حق تعالیٰ ہم کو اور آپ کو ان سب باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو خیر صادق (سچی خبریں دینے والے) پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً نے فرمائی ہیں ۱۲

۲۔ یعنی خدا تعالیٰ کے حکم پاک کو عظیم سمجھنا اور اس کے تقاضا کے مطابق عمل کرنا اور خدا تعالیٰ کی مخلوق پر مہربانی و شفقت کرنا، دونوں قانون آخرت میں نجات کے لئے بہت اہم ہیں ۱۲

۳۔ قولہ ہزل کے پہلے حرف ہ پر زبر ہے پر جزم ہے بمعنی بیہودہ اور مسخرہ پن کی گفتگو کرنا، حد یان پہلے دونوں حروف پر زبر ہے اور ذال نقطہ والی ہے، اس کے معنی ہیں مرض کی بیہوشی میں بیہودہ باتیں کرنا اہل فارس ذال کے جزم سے بھی استعمال کرتے ہیں ۱۲

۴۔ قولہ بینوائی یعنی بے سرو سامانی اور فقیر و محتاجی قولہ کیف رسوائی یعنی کیسی رسوائی یعنی بدنامی، ہی بدنامی اور رسوائی ہی رسوائی اور خرابی ہی خرابی ہے ۱۲

۵۔ قولہ قال اللہ سبحانہ الخ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں عبث و بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔ یہ آیت سورہ مومنوں کے آخر پارہ ۱۸ میں ہے ۱۲

☆ الجفا ..... بفتح نقیض بروصد ۱۲ ..... جیم پر زیر ہے، نیکی اور صلہ کے خلاف معنی ہیں ..... ☆ الجفا ..... بدی ۱۲ ..... برائی

☆ والبذاء ..... بفتح موحده و مد فحش ۱۲ ..... ایک نقطہ والی با پر زیر ہے اور ذال پر مد ہے ..... ☆ الأنیف ..... بروزن کف

۱۲ ..... ☆ ایمان ..... والہل آن ۱۲ ..... ☆ بدی ..... بجائی ۱۲ ..... بے حیای ☆ بدی ..... اہل آن ۱۲ ..... اور بدی کرنے والے

☆ بمردم ..... بملطف و مہربانی ۱۲ ..... لوگوں سے نرمی اور مہربانی سے پیش آنا ..... ☆ مہاراند ..... از چوب ۱۲ ..... ☆ نشیند ..... برسنگ

۱۲ ..... ☆ فیرو ..... بازداشت ۱۲ ..... ☆ براجراء ..... جاری کردن ۱۲

﴿ص ۹۳﴾ ☆ جور ..... زن بہشت ۱۲ ..... جنت کی عورت ..... ☆ اندزکن ..... نصیحت و وصیت ۱۲ ..... ہدایت و رہنمائی کی بات

☆ فرمودہ ..... در جواب آن مرد ۱۲ ..... اس مرد کے جواب میں ..... ☆ بروشم ..... بنشتن ۱۲ ..... بیٹھنے سے ..... ☆ صبر ..... ہندی ایلو

۱۲ ..... اردو میں انکو کہتے ہیں ..... ☆ صبر شہد ..... شیرہ درخت تلخ است ۱۲ ..... ایک درخت کی کڑوی گوند ہے ..... ☆ آن ..... شخص

۱۲ ..... وہ شخص ..... ☆ اذا غضب ..... رواہ احمد و الترمذی ۱۲ ..... اس کو احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے ..... ☆ ان الغضب

..... رواہ البہقی ۱۲ ..... اس کو بہقی نے روایت کیا ہے ..... ☆ الصبر ..... بروزن کف ۱۲ ..... کف کے وزن پر ہے

﴿ص ۹۴﴾ ☆ بندگان ..... یعنی نزدیک تو ۱۲ ..... یعنی تیرے نزدیک ..... ☆ فرمودہ ..... حق تعالیٰ ۱۲ ..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا

☆ کسی است ..... عزیز ترین بندگان نزد من ۱۲ ..... میرے نزدیک عزیز ترین بندے ..... ☆ برادر او ..... یعنی مسلمان مرد ۱۲ ..... یعنی

مسلمان آدمی ..... ☆ از آبروے وے ..... کہ ریختہ باشد ۱۲ ..... عزت بربادی ہوگی ..... ☆ امروز ..... در دنیا ۱۲ ..... دنیا کی زندگی میں

☆ نباشد ..... اور ۱۲ ..... اس کو ..... ☆ صاحب ..... یعنی مظلوم ۱۲ ..... یعنی جس پر ظلم کیا جائے ..... ☆ مفلس کیست ..... معنی

مفلس چیست ۱۲ ..... اور مفلس کے معنی کیا ہیں ..... ☆ گفتند ..... صحابہ ۱۲ ..... صحابہ نے کہا

﴿ص ۹۵﴾ ☆ متاع ..... از جنس نقد ۱۲ ..... کئی قسم کا سامان اور نقدی ..... ☆ گفت ..... بحضرت ۱۲ ..... حضور نے فرمایا ..... ☆ و بیاید

باین حالت ۱۲ ..... اس حالت میں آئے گا ..... ☆ اگر فانی شود ..... یعنی تمام گرد ..... ☆ اوای ..... تمام کمال

۱۲ ..... پوری اور مکمل ادائیگی ..... ☆ ایشان ..... مظلومان ۱۲ ..... مظلوم لوگ ..... ☆ بروں ..... ظالم ۱۲ ..... ظلم کرنے والا ..... ☆ پس

انداختہ ..... آن ظالم ۱۲ ..... اس ظالم کو ذال دیں گے ..... ☆ کتابی ..... مکتوبے ۱۲ ..... ایک خط اور تحریر ..... ☆ دران ..... مکتوب

۱۲..... اس خط اور تحریر میں.....☆ واكثر ملکن..... یعنی مختصر بنویس ۱۲..... یعنی مختصر لکھیں.....☆ پس نوشت..... عائشہ این کلمات..... حضرت عائشہ نے یہ کلمات لکھے.....

﴿صہ ۹۶﴾ ☆ خدا بگذارد..... یعنی نصرت، نمد اور برابر مردم ۱۲..... یعنی لوگوں کے مقابلہ میں اسکی مدد نہیں کرتا.....☆ بگذارد..... یعنی کارہائے اورا

۱۲..... یعنی اس کے کاموں میں.....☆ صدق..... راست فرمودہ ۱۲..... سچ فرمایا.....☆ کار باید..... بکار باید آورد ۱۲..... کام میں لانا

چاہیے.....☆ بطراوت..... تازگی ۱۲..... تازگی - رونق.....☆ حلاوت..... شیرینی ۱۲..... مٹھاس و حلاوت

.....☆ مغرور..... فریفتہ ۱۲..... فریب میں نہ آئیں.....☆ عزیز تر باشند..... وآن خلاف عقل و نقل است ۱۲..... اور وہ عقل و نقل کے

خلاف ہے.....☆ در مرضی..... خوشنود یہاں..... خوشنودیوں - رضامندیوں.....☆ والشفقة..... بفتحات ۱۲..... ش ق ف

تینوں پر زبر ہے.....☆ خواب خرگوش..... غفلت ۱۲..... غفلت میں پڑنا.....☆ استماع..... شنیدن ۱۲..... توجہ سے

سننا.....☆ عنفوان..... آغاز ۱۲..... شروع جوانی.....☆ تسلط..... غلبہ ۱۲..... غلبہ پانا.....☆ خلایق..... مردم ۱۲..... لوگ

.....☆ انابت..... رجوع نمودن بحت ۱۲..... حق کی طرف رجوع کرنا.....

## ننانوے واں مکتوب ﴿۹۹﴾

ملاحسن کشمیری کی طرف صادر فرمایا ایک استفسار کے جواب میں جو دوام آگاہی کی کیفیت اور حالت خواب کے ساتھ جو کہ سراسر غفلت اور حواس کی بیکاری کی حالت ہے اس کے جمع ہونے کے بارے میں کیا گیا تھا۔

آپ کا محبت نامہ گرامی شرف صدور لایا، دوام آگاہی کی کیفیت اور نیند کی حالت کے ساتھ اس کے جمع ہونے کے بارے میں جو کہ سراسر غفلت اور حواس کی بیکاری کی حالت ہے اور اس بزرگ سلسلہ کے بعض بزرگوں نے اس دولت کے حاصل ہونے کی خبر دی ہے، جو استفسار آپ نے کیا تھا (معلوم ہوا)

میرے مخدوم! اس اشکال کا حل ایک مقدمہ پڑنی ہے جس کا بیان کرنا ضروری ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ انسان کی روح کو اس جسمانی صورت کے ساتھ تعلق ہونے سے پہلے ترقی عروج کا راستہ بند تھا اور وَمَا دَنَا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ (سورۃ صفت، ۱۶۳) (ہم میں سے ہر ایک کا مقام مقرر ہے) کے پنجرہ میں محبوس و مقید تھا لیکن اس جوہر نفس (روح) کی طبیعت و فطرت میں عروج کی استعداد (جسم میں) نزول کی شرط پر امانت رکھی گئی تھی، اسی (استعداد مذکور) کی بنا پر ہی فرشتے پر اس (انسان) کی فضیلت مقرر فرمائی تھی، حق بجانہ و تعالیٰ نے اپنی نہایت مہربانی سے اُس نورانی جوہر کو اس ظلمانی جسم کے ساتھ جمع فرمادیا: سُبْحَانَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ النُّورِ وَالظُّلْمَةِ وَقَرَنَ الْأَمْرَ بِالْخَلْقِ (پس پاک ہے وہ ذات جس نے نور اور ظلمت کو جمع کر دیا اور عالم امر (روح) کو عالم خلق (نفس) کے ساتھ ملا دیا)۔

اور چونکہ یہ دونوں امر حقیقت میں ایک دوسرے کے نقیض و ضد واقع ہوئے تھے، اس لئے حکیم مطلق (اللہ تعالیٰ) جل شانہ نے اس اجتماع کے ثابت کرنے اور اس انتظام کے مقرر کرنے کے لئے روح کو نفس کے ساتھ عشق و محبت کی نسبت عطا فرمائی اور اسی محبت کو ان کے انتظام (آراستگی) کا سبب بنایا۔ آیت کریمہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ہ

ثُمَّ رَدَّ ذَنْهَ أَسْفَلَ سَافِلِينَ (سورۃ التین ۹۵ آیت ۴، ۵) البتہ بے شک ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا پھر ہم نے اس کو سب سے نیچے کی طرف لوٹا دیا) میں اسی بیان کی طرف اشارہ ہے اور یہ روح کا تنزل اور اس کی گرفتاری حقیقت میں مَدْحٍ بِمَا يُشْبِهُ الدَّمَّ (مذمت کی مشابہ مدح کرنے) کی قسم سے ہے۔۔۔۔۔ پس اس محبت کی نسبت کے باعث روح نے اپنے آپ کو پوری طرح عالم نفس میں ڈال دیا اور اپنے آپ کو اس کے تابع کر دیا، بلکہ اپنے آپ کو بھی فراموش کر دیا اور اپنے آپ کو نفسِ امارہ سے تعبیر کر لیا۔۔۔۔۔ روح کی اصلیت میں یہ ایک دوسری لطافت ہے کہ کمال لطافت کے باعث جس چیز کی طرف متوجہ ہوتی ہے اسی کا حکم اختیار کر لیتی ہے پس جب کہ اس نے اپنے آپ کو فراموش کر دیا ہو تو لازماً اپنی پہلی آگاہی کی نسبت کو بھی جو کہ وجوب تعالیٰ و تقدس کے مرتبہ میں رکھتا ہے فراموش کر دیتی ہے اور اپنے آپ کو ہمہ تن غفلت میں ڈال دیتی ہے اور ظلمت کا حکم اختیار کر لیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال مہربانی اور بندہ نوازی سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور اس (روح) کو ان بزرگوں کے ذریعے سے اپنی طرف بلا یا اور روح کو نفس کی مخالفت کیلئے جو اس (روح) کا معشوق ہے حکم فرمایا: فَمَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرِيُّ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا وَمَنْ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ وَاخْتَارَ الْخُلُودَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلًّا لَا بَعِيدًا (پس جس شخص نے رجعت قہقری (اُلٹے پاؤں پھرنا) کیا وہ بڑا کامیاب ہو اور جس نے اپنا سر نہ اٹھایا اور ہمیشہ زمین میں ہی رہنا اختیار کیا وہ سخت گمراہ ہو گیا۔۔۔۔۔ اس مقدمہ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے

اب ہم اس اشکال کا جواب بیان کرتے ہیں کہ اس مقدمہ سے روح کا نفس کے ساتھ جمع ہونا سمجھ میں آ گیا بلکہ نفس میں اس کی فنا اور اس کے ساتھ اس کی بقا معلوم ہو چکی پس ناچار جب تک یہ اجتماع اور انتظام قائم ہے، ظاہر کی غفلت اور دراصل باطن کی غفلت ہے اور نیند جو کہ ظاہر کی غفلت ہے وہ عین باطن کی غفلت ہوگی، اور جب اس انتظام میں خلل پڑ جائے اور باطن ظاہر کی محبت سے منہ پھیر کر باطنوں کے باطن (مخفی ترین یعنی حق تعالیٰ کی) محبت اس کو حاصل ہو جائے اور فنا و بقا جو فانی کے ساتھ پیدا کی تھی زائل ہونے لگے اور باقی حقیقی (اللہ) تعالیٰ و تقدس کے ساتھ فنا و بقا حاصل کر لے تو اس وقت ظاہر کی غفلت باطن کے حضور میں تاثیر نہیں کرتی، اور کس طرح تاثیر کر سکتی ہے جب کہ باطن نے ظاہر کی طرف پوری طرح پیٹھ کی ہوئی ہے اور باطن میں ظاہر کی طرف سے کوئی شے داخل نہیں ہو سکتی۔ پس جائز ہے کہ ظاہر غافل ہو اور باطن آگاہ ہو وَلَا مَسْخُورَ (اور یہ مجال نہیں ہے)۔۔۔۔۔ مثلاً روغنِ بادام جب تک گھلی (بادام کا ملغوبہ) میں مخلوط ہے دونوں کا ایک ہی حکم ہے اور جب روغنِ گھلی سے جدا ہو گیا تو دونوں کیلئے الگ الگ احکام پیدا ہو گئے پس ایک کا حکم دوسرے پر جاری نہیں ہوگا۔

اگر اس قسم کی نعمت والے کو دنیا کی طرف واپس لوٹا دیں اور ایک جہان کو اس کے وجود شریف کی برکت سے نفسانی ظلمتوں سے نکالنا چاہیں تو اس کو سیر عن اللہ باللہ کے طریق پر جہان (دنیا) کی طرف نیچے لے آتے ہیں (پس) اس کی تمام تر توجہ مخلوق کی طرف ہوتی ہے بغیر اس کے کہ اس کو ان کے ساتھ کسی قسم کی گرفتاری حاصل ہو کیونکہ وہ اپنی اسی پہلی گرفتاری (توجہ حق) پر قائم ہے، اس کو بے اختیاری کے طور پر اس جہان میں لائے ہیں، پس یہ منتہی حق تعالیٰ و تقدس کی بارگاہ سے روگردانی

کرنے اور خلق کی طرف متوجہ ہونے میں ظاہری طور پر تمام مبتدیوں کیساتھ شریک ہوتا ہے لیکن حقیقت میں (وہ منتہی ہے اور مبتدیوں کے ساتھ) کچھ مناسبت نہیں رکھتا، گرفتاری اور عدم گرفتاری میں بہت بڑا فرق ہے۔

اور نیز مخلوق کی طرف متوجہ ہونے میں یہ منتہی بے اختیار ہے، اس میں وہ اپنی رغبت کچھ نہیں رکھتا بلکہ اس توجہ میں حق سبحانہ و تعالیٰ کی رضامندی (مقصود) ہے، اور مبتدی میں (توجہ مخلوق) ذاتی اور اپنی رغبت سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہے۔

ایک دوسرا فرق اور بیان کرتا ہوں (وہ یہ ہے کہ) مبتدی کیلئے یہ بات آسان ہے کہ عالم کی طرف سے منہ پھیر کر حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف توجہ کر لے (لیکن) منتہی کیلئے مخلوق سے روگردانی محال ہے اور ہر وقت مخلوق کی طرف متوجہ رہنا اس کے مقام کو لازم ہے، مگر ہاں جب اس کی دعوت کا کام مکمل ہو جائے اور اس کو دار فنا (دنیا) سے دار بقا (آخرت) کی طرف لے جائیں تو اس وقت اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی کی ندا اس کو سنائی دیتی ہے۔

مشائخ طریقت قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم نے مقام دعوت کے مقرر کرنے میں مختلف باتیں ارشاد فرمائی ہیں، ایک جماعت نے ”جمع توجہ بین الحق والمخلوق“ سے تعبیر کیا ہے (یعنی حق اور خلق کے درمیان توجہ کا جمع ہونا بیان کیا ہے) ان کا اختلاف احوال و مقامات کے اختلاف پر مبنی ہے اور ہر ایک نے اپنے مقام کی خبر دی ہے، وَالْاَمْرُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَہ (اور حقیقت حال اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے)۔

اور جو سید الطائفہ حضرت جنیدؒ نے فرمایا ہے کہ اَلنِّهَایَةُ هِيَ الرَّجُوعُ اِلَى الْبِدَایَةِ (نہایت، یہی ابتدا کی طرف رجوع کرنا ہے) اسی مقام دعوت کے موافق ہے جو اس مسودہ میں لکھا جا چکا ہے، کیونکہ ہدایت میں تمام تر توجہ مخلوق کی طرف ہوتی ہے۔۔۔۔۔ حدیث مبارکہ تَنَامُ عَیْنَاۤیَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیَ (میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا) جو کہ لکھی گئی تھی اس میں دوام آگاہی کی طرف اشارہ نہیں ہے بلکہ اپنے اور اپنی امت کے احوال کے جاری ہونے سے غافل نہ ہونے کی خبر دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے حق میں نیند وضو کو توڑنے والی نہیں ہوئی۔ اور چونکہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کی حفاظت کے بارے میں چرواہے (جانوروں کے محافظ) کی طرح ہیں اس لئے غفلت آپ ﷺ کے منصب نبوت کے مناسبت نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور حدیث لِسِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقَتٌ لَا یَسْعُنِیْ فِیْہِ مَلِکٌ مُّقْرَبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ (میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے جس میں کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل میرے ساتھ شریک نہیں ہو سکتا)۔ صحیح ہونے کی صورت میں اس حدیث میں تجلی ذاتی برقی کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے اور اس تجلی سے بھی یہ لازم نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی پاک بارگاہ کی طرف توجہ ہو بلکہ یہ تجلی اُس جانب سے ہے متجلی لہ (جس پر تجلی وارد ہوئی ہے) کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے، (یہ تجلی) عاشق میں معشوق کی سیر کی قسم سے ہے (کیونکہ) عاشق سیرے سیر ہو چکا ہے۔ بیت

کاں پذیرائی صورت از نور است

صورت کا عکس دُور سے لیتا ہے اس کا نُور

آئینہ صورت از سفر دور است

ہر آئینہ کی مثل جو عاشق سفر سے دور

(ترجمہ)

جاننا چاہیے کہ مخلوق کی طرف رجوع کرنے کی صورت میں زائل شدہ حجابات پھر واپس نہیں آتے بے پردہ ہونے کے باوجود اس کو مخلوق میں مشغول رکھا گیا ہے اور مخلوقات کی خلاصی و کامیابی اس کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے۔ ان بزرگوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو بادشاہ کیساتھ بڑا تقرب رکھتا ہے اور اس کے اور بادشاہ کے درمیان ظاہری و باطنی کوئی حجاب حائل نہیں ہے اس کے باوجود اس کو حاجتمندوں کی خدمت میں مشغول رکھا گیا ہے۔۔۔۔۔ رجوع کرنے والے منتہی اور مبتدی میں یہ ایک اور فرق ہے کیونکہ مبتدی حجابات والا شخص ہے اور منتہی سے حجابات دُور کر دیئے گئے ہیں۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ (اور آپ پر اور ہدایت کی پیروی کرنے والے تمام لوگوں پر سلام ہو)۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۹۷﴾ ۱۔ قولہ قُضِيَ، پہلے دونوں حرفوں پر زبر ہے، اس کا معنی مرغ کا پنجرہ ہے، آخر میں سین اور صاد دونوں مستعمل ہے ۱۲

۱۔ قولہ وَمَا بِنَا الخ اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو پارہ نمبر ۲۳ سورہ والصفات آیت ۱۶۲ ہے یعنی ہم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اس کے لئے ایک مقام متعین ہے ۱۲

۲۔ قولہ ظَلَمَانِي پہلے دونوں حروف (ظا اور لام) پر زبر ہے۔ اس کا معنی تاریک ہے۔ اور یہ ظَلَم (دونوں حروف پر زبر ہے) کی طرف منسوب ہے۔ ظَلَم (پیش کے ساتھ) کی طرف منسوب نہیں ہے۔ اس کے معنی تاریک ہونا یا نسبت سے پہلے الف نون ہے، بعض مقام میں الف نون زائد بھی لاتے ہیں جیسا کہ نورانی، حقانی اور جسمانی میں ہے۔ ۱۲

۳۔ قولہ فسبحان من... الخ:۔ یعنی پاک، منزہ اور مبرا ہے جس نے نور کی سیاہی کے ساتھ جمع کر دیا اور عالم امر بے کیف کو خلق با کیف کا ساتھی بنایا۔ ۱۲

۴۔ یعنی بے شک ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا پھر ہم نے اس کو سب سے نیچے کی طرف لوٹا دیا۔ سورہ تین پارہ ۳۰۔

۵۔ یعنی کسی چیز کی ایسے انداز سے تعریف کرنا جو مذمت کے مشابہ ہو کہ قولہ لا عیب فیہم الا ان سیوہم بہین فلول من قراع الکتاب (جیسے کسی کا کہنا اس میں کوئی عیب نہیں سوائے اس کے کہ ان کی تلواریں کند ہو گئی ہیں) (تکست خوردہ فوج کی ڈھالوں سے)

۶۔ پس جس شخص نے رجعت تہقیری (الٹے پاؤں پھرنا) اختیار کیا اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔ اور جس نے اپنا سراو پر نہ اٹھایا اور زمیں سے چٹارہنے کو اختیار کیا وہ گمراہ ہو گیا اور راہ راست سے دور جا پڑا۔ ۱۲

### ☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ نوم..... خواب ۱۲..... نیند..... ☆ تعطیل است..... بیکار کردن حواس ۱۲..... حواس کو بیکار کرنا..... ☆ نوم..... خواب

۱۲..... ☆ کہ بعضی..... متعلق بروام است ۱۲..... دوام کے ساتھ متعلق ہے..... ☆ ہیولانی..... این صورت جسمانی ۱۲..... یہ

جسمانی صورت..... ☆ مسدود..... بند کردہ شدہ ۱۲..... بند کیا..... ☆ نہاد..... جبات و طبیعت ۱۲..... طبیعت و فطرت.....

☆ نزول..... درجہ ۱۲..... جسم میں..... ☆ ودیعت..... امانت ۱۲..... امانت..... ☆ مزیت..... بزرگی ۱۲..... بزرگی، فضیلت

☆ ازین..... استعداد مذکور ۱۲..... مذکورہ استعداد.....

☆ جوہر..... روح ۱۲..... روح..... ☆ استعداد..... مفعول نہادہ بودند ۱۲..... مفعول کے طور پر رکھی گئی تھی..... ☆ ملک..... فرشتہ

۱۲..... فرشتہ..... ☆ پیکر ظلمانی..... جسم و نفس ۱۲..... جسم اور نفس..... ☆ قرآن..... تفسیر لما قبلہ ۱۲..... اس سے پہلے کی تفسیر ہے

☆ نقیض..... یعنی برخلاف یکدیگر ۱۲..... یعنی ایک دوسرے کے خلاف..... ☆ الامر..... روح ۱۲..... روح

☆ بالخلق..... نفس ۱۲..... نفس..... ☆ این..... شرط ۱۲..... یہ عبارت شرط ہے..... ☆ حکیم..... جزا ۱۲..... یہ عبارت



جزا ہے.....☆ تقرر این ..... تقریر و تحقیق ۱۲..... مقرر کرنے اور تحقیق کرنے کے لئے.....☆ انتظام..... آراستہ شدن ۱۲..... درست

ہونا.....☆ لَقَدْ..... مبتداء ۱۲..... یہ مبتداء ہے.....☆ رمزے..... خبر ۱۲..... یہ خبر ہے.....

﴿ص ۹۸﴾ ۱۔ قولہ ہذا یعنی اس مذکورہ مقدمہ کو لازم پکڑو اور اپنے ذہن میں محفوظ رکھو، جاننا چاہیے کہ اس جگہ وہ اہم مقدمہ جس کا بیان ضروری تھا اختتام کو پہنچا

، اس کے بعد حضرت شیخ قدس سرہ اصل مقصد کی طرف آتے ہیں اور اس کا بیان فرماتے ہیں۔ ۱۲

۲۔ بکنجارہ: حرف کاف پر پیش ہے اور جیم نون کے بعد ہے، تل وغیرہ کا تیل نکالنے کے بعد جو ٹفل باقی رہے، اردو میں اسے کھلی کہتے ہیں۔ ۱۲

۳۔ یعنی اس کا حال ایسے ہوتا ہے کہ اسکی تمام توجہ (مخلوق کی طرف ہوتی ہے) ۱۲

۴۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز نے مبتدی اور منتہی (جو مخلوق کی طرف لوٹنا یا گیا ہو) کا فرق چار طرح بیان فرمایا ہے: i: اول

یہ کہ مبتدی بخلاف منتہی کے مخلوق کی طرح دنیا میں پھنسا ہوا ہے۔ ii: دوم یہ کہ مخلوق کی طرف متوجہ ہونا منتہی کے لئے غیر اختیاری اور بغیر رغبت کے

صرف رضائے حق کی وجہ سے ہے اور مبتدی میں مخلوق کی طرف متوجہ ہونا ذاتی اغراض اور اپنی رغبت سے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر ہے۔ iii:

سوم یہ کہ مبتدی کو خلق سے روگردانی کر کے حق کی طرف متوجہ ہونا آسان ہے۔ اور منتہی کے لئے خلق سے روگردانی کرنا محال ہے اور خلق کی طرف

متوجہ رہنا اس کے مقام کے لئے لازمی ہے۔ iv: چہارم یہ کہ مبتدی صاحبِ حجابات ہوتا ہے اور منتہی سے حجابات دور ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ مکتوب

ہذا میں درج ہے۔ ۱۲

☆ فنا جان..... روح ۱۲..... روح.....☆ بقاء آن.....☆ بد..... نفس نیز مفہوم گشت ۱۲..... نفس کے ساتھ

اسکی بقا معلوم ہوگئی.....☆ ابطن البطن..... یعنی مخفی ترین مخفیات ای باقی حقیقی تعالیٰ و تقدس ۱۲..... یعنی سب چھپی چیزوں سے زیادہ مخفی

ذات یعنی باقی حقیقی اللہ تعالیٰ و تقدس.....☆ محذور..... ونیست بیچ استحالہ دروے ۱۲..... اس میں کوئی چیز محال نہیں ہے☆ متمشی.....

جاری ۱۲..... جاری.....☆ اگر خواہند..... شرط ۱۲..... یہ عبارت شرط ہے.....☆ اورا..... جزا ۱۲..... یہ عبارت جزا ہے.....

☆ فی الحقیقت..... آن منتہی ۱۲..... وہ منتہی یعنی آخری مقام والا.....☆ فاحش..... بسیار ۱۲..... بہت زیادہ.....☆ محال.....

چہ او مامور باقبال است و خلاف امر حق تعالیٰ ازو محال است کہ او معصوم است ۱۲ کیونکہ وہ مخلوق کی طرف توجہ کرنے پر مامور ہے اور اللہ تعالیٰ کے

حکم کے خلاف کرنا اس سے محال ہے کیونکہ وہ نافرمانی سے محفوظ ہے.....

﴿ص ۹۹﴾ ۱۔ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جو امام بخاری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ قالت إن من نعم اللہ علیّی أن

رَسُولَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ تُوفِّی فِی بَیْتِی وَفِی یَوْمِی... الرَّفِیقِ الْأَعْلٰی حَتّٰی قَبِضَ وَمَالَتْ یَدُہُ (ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جن نعمتوں سے نوازا

ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ نے میرے گھر میں اور میری باری کے دن وصال فرمایا اسی حدیث میں انہوں نے بیان کیا کہ آپ نے اپنا

ہاتھ کھڑا کیا تو کہنے لگے رفیقِ اعلیٰ میں "یہاں تک کہ آپ کی روح پرواز کرگئی اور آپ کا ہاتھ مائل ہو گیا) بعض علمائے کبار نے کہا ہے کہ رفیقِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ

کا ایک اسم مبارک ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات کا گروہ ہے واللہ اعلم ۱۲

۲۔ قولہ اللہم الرفیق الاعلیٰ: یعنی اے اللہ! مجھے اعلیٰ جماعت کے ساتھ ملا دے یا میں رفیقِ اعلیٰ اختیار کرتا ہوں۔ یہ قول اس حدیث شریف

کی طرف اشارہ ہے جو بخاری و مسلم میں حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آں حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے

بارے میں۔ اس کا بیان یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلمہ جو فرمایا وہ اللہم الرفیق الاعلیٰ تھا۔

جاننا چاہیے رفیقِ اعلیٰ کی مراد میں کئی اقوال ہیں بعض نے کہا اس سے مراد انبیاء ہیں جو اعلیٰ علیین میں بارگاہِ اقدس میں ہیں جیسا کہ دوسری حدیث میں

مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ أَوْلَئِكَ رَفِیقًا ہیں۔ رفیق اسم جنس ہے یہ ایک یا زیادہ پر بولا جاتا

ہے یا مراد ملاءِ اعلیٰ اور ملکوت ہے بعض شارحین فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اللہ رب العزت کی ذات اقدس ہے اور اس پر رفیق کا اطلاق آیا ہے

۔ حدیث میں ہے إِنَّ اللہَ رَفِیقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْأَمْرِ (اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور معاملہ میں رفق کو پسند کرتا ہے۔) بعض روایات اس کی

تائید کرتی ہے جن میں ہے جبریل آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ مشتاق ہے وہ آپ کو اختیار دے رہا ہے دنیا کا یا اس کے پاس جانے کا اس موقع پر آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخترت الرفیق الاعلیٰ (میں رفیق اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں) بعض نے رفیق اعلیٰ سے مراد جنت لی ہے، رفیق کا معنی نرمی کرنا اور نفع حاصل کرنا بھی آیا ہے اور رفیق سے مراد نرم جگہ بھی ہوتی ہے ۱۲ از ترجمہ مشکاۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی) یعنی اس امر کی حقیقت اللہ سبحانہ کے علم میں ہے اور وہی جانتا ہے۔ ۱۲

یعنی میری دونوں آنکھیں سوجاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ فی مسند ابی داؤد، وقال یعنی ابوداؤد کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم محفوظاً من ان یخرج منه شئی ولم یعقل، وقالت عائشہ رضی اللہ عنہا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنام عینای ولا ینام قلبی انتھی (ترجمہ: مسند ابوداؤد میں ہے یعنی ابوداؤد نے کہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز سے محفوظ ہے کہ آپ سے کوئی چیز نکلے اور آپ نہ سمجھیں اور آپ کو شعور نہ ہو۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ ۱۲ انتھی

قال المعرب: یدکرہ الصوفیۃ کثیراً و هو فی الرسالۃ القشیریۃ بلفظ، لی وقت لا یسعی فیہ غیر ربی، قلت یؤخذ منہ انہ اراد بالملک المقرب جبریل وبالنبی المرسل نفسہ الجلیل وفيہ ایماہ الی مقام الاستغراق المعبر عنہ بالسكر والمحو والفنا موضوعات ملا علی قاری ۱۲ معرب (ترجمہ: معرب (علامہ مرادکی) نے کہا بہت سے صوفی اس کا ذکر کرتے ہیں اور وہ رسالہ قشیریہ میں ان لفظوں میں ہے۔ میرے لئے ایک ایسا وقت ہوتا ہے کہ اس میں میرے رب کے علاوہ کوئی شریک نہیں ہوتا۔

میں (علامہ محمد مرادکی) کہتا ہوں کہ اس سے یہ بات ماخوذ ہوتی ہے کہ مَلْکٌ "مُقَرَّبٌ" سے جبریل مراد ہیں اور نبی "مُرْسَلٌ" سے خود آپ کی ذات جلیل مراد ہے اور اس میں مقام استغراق کی طرف اشارہ ہے جس کو سکر و محو اور فنا سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ موضوعات ملا علی قاری ۱۲ معرب

یعنی عاشق آئینہ کے رنگ میں ہے کیونکہ سفر سے دور ہے اور تیری صورت کو اپنی نورانیت کی جہت سے جذب کرتا ہے ۱۲ مصححی سلمہ اللہ تعالیٰ (مولانا نور احمد رحمہ اللہ امرتسری)

عنا قولہ بر تقدیر صحت اس حدیث کے صحیح نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

☆ دار فنا ..... دنیا ۱۲ ..... دنیا کی زندگی ..... ☆ بدار بقا ..... آخرت ۱۲ ..... آخرت کی زندگی ..... ☆ آنچہ ..... مبتداء ۱۲ ..... یہ عبارت مبتدا ہے ..... ☆ موافق ..... خبر ۱۲ ..... یہ عبارت خبر ہے ..... ☆ حدیث ..... مبتداء ۱۲ ..... یہ عبارت مبتدا ہے ..... ☆ اشارت ..... خبر ۱۲ ..... یہ عبارت خبر ہے ..... ☆ جریان ..... روان شدن ۱۲ ..... جاری ہونا ..... ☆ ناقض ..... خلتہ ۱۲ ..... توڑنے والا ..... ☆ طہارت ..... وضو ۱۲ ..... وضو ..... ☆ در رنگ ..... مانند ۱۲ ..... مثل ..... ☆ شبان ..... چوپان ..... ۱۲ ..... گذریا، چرواہا ..... ☆ صنعی ..... دخلے ۱۲ ..... تصرف و اختیار ..... ☆ فلاح ..... رستگاری و فیروزی ۱۲ ..... کامیابی و کامرانی ..... ☆ حائلے ..... بازدارند و مانع شوندہ ۱۲ ..... روکنے والا، باز رکھنے والا ..... ☆ عود ..... رجوع ۱۲ ..... لوٹنا ..... ☆ فلاح ..... رستگاری و فیروزی ۱۲ ..... کامیابی و کامرانی .....

## سو واں مکتوب ﴿۱۰۰﴾

یہ مکتوب بھی ملاحسن کشمیری کی طرف صادر فرمایا۔۔۔۔۔ ایک سوال کے جواب میں جو (انہوں نے) اس بارے میں کیا تھا کہ شیخ عبد الکبیر یمنی نے کہا ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ عالم الغیب نہیں ہے۔

آپ کا نوازش نامہ گرامی موصول ہوا، جو کچھ ارزوئے کرم لکھا تھا واضح ہوا۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ شیخ عبد الکبیر یمنی نے کہا ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ عالم الغیب نہیں ہے۔

میرے مخدوم! فقیر کو اس قسم کی باتیں سننے کی طاقت ہرگز نہیں ہے، میری رگِ فاروقی (ایسی باتوں سے) بے اختیار جوش میں آ جاتی ہے اور ایسے کلام کی تاویل و توجیہ کی فرصت نہیں دیتی۔ ان باتوں کا کہنے والا خواہ شیخ کبیر یمنی ہو یا شیخ اکبر

شامی، ہمیں تو حضرت محمد عربی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام (حدیث) درکار ہے نہ کہ محی الدین عربی، صدرالدین قونیوی اور عبدالرزاق کاشی کا کلام، ہم کو نص (قرآن و حدیث) سے کام ہے نہ کہ فص (فصوص الحکم) سے، فتوحات مدینہ (رسول ﷺ کی احادیث) نے ہم کو فتوحات مکیہ سے بے نیاز کر دیا ہے۔

حق تعالیٰ اپنے کلام مجید میں علم غیب کے ساتھ اپنی تعریف فرماتا ہے اور اپنے آپ کو عالم الغیب فرماتا ہے، حق سبحانہ و تعالیٰ سے علم غیب کی نفی کرنا نہایت ہی قبیح اور بُرا ہے، اور فی الحقیقت حق سبحانہ کی (ایک گونہ) تکذیب ہے،۔۔۔۔۔ غیب کے کچھ اور معنی بیان کرنے سے یہ بُرائی دور نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ کَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ (کہف ۱۸ آیت ۵) (بڑی سخت بات ہے جو ان لوگوں کے منہ سے نکلتی ہے)

افسوس ان کو اس قسم کے صریح خلاف شریعت کلمات کہنے پر کسی چیز نے آمادہ کیا۔

منصور اگر اَنَا الْحَقُّ اور بسطامی سُبْحَانِي کہتے ہیں تو وہ معذور ہیں اور غلبہ احوال میں مغلوب ہیں لیکن اس قسم کا کلام احوال میں سے نہیں ہے بلکہ علم سے تعلق رکھتا ہے اور تاویل کا محتاج ہے (لیکن) یہ بات عذر کے لائق نہیں ہے اور اس مقام میں کوئی تاویل مقبول نہیں ہے کیونکہ سُکر والوں کے کلام کی تاویل کی جاتی ہے اور ظاہر کی طرف سے پھیرا جاتا ہے نہ کہ کسی اور کا کلام۔۔۔۔۔ اور اگر اس کلام کے کہنے والے کا مقصود اس طرح کے کلام کے اظہار کرنے سے مقصود مخلوق کی طرف سے ملامت و نفرت ہو تو یہ بھی بہت بُری اور مکروہ بات ہے، مخلوق کی ملامت حاصل کرنے کیلئے اور بہت سے طریقے ہیں، ایسی باتیں کہنے کی ضرورت ہے جو انسان کو کفر کی حد تک پہنچادیں، اور چونکہ آپ نے اس کلام کی تاویل میں گفتگو کی ہے اور استفسار کیا ہے تو اس حکم کے مطابق کہ ”سوال کا جواب ضرور دینا چاہیے“ ناچار اس بارے میں کچھ بیان کیا جاتا ہے۔

وَعِلْمُ الْغَيْبِ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ (اور غیب کا علم اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی جانتا ہے)۔

اور یہ جو بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ غیب معدوم ہوتا ہے اور معدوم کا علم نہیں ہوتا، یعنی چونکہ غیب حق سبحانہ و تعالیٰ کی نسبت معدوم مطلق اور لاشئ محض ہے (یعنی ہرگز کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے) تو علم کے تعلق کو اس کے ساتھ بیان کرنے کے کچھ معنی نہ ہوئے کیونکہ معلوم ہونا اور عدم مطلق اور لاشئ محض ہونے سے خارج کر دیتی ہے، اور نہیں کہہ سکتے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کو اپنے شریک کا علم ہے، کیونکہ حق تعالیٰ و تقدس کا شریک اصلاً موجود نہیں ہے اور لاشئ محض ہے، ہاں غیب اور شریک کے مفہوم کا تصور کرنا ممکن ہے لیکن یہ گفتگو ان کے (غیب کے) مصداق کلام میں ہے نہ کہ مفہوم میں۔۔۔۔۔ ان تمام محالات کا حال بھی ایسا ہی ہے کہ جن کے مفہومات کا تصور ممکن ہے اور ان کے مصدقات کا تصور ممکن ہے کیونکہ معلوم ہونا اور اس کو محال ہونے سے خارج کر دیتا ہے اور کم از کم اس کو ذہنی وجود تو بخش دیتا ہے۔

اور وہ اعتراض جو لوگوں نے مولانا محمد روجی کی توجیہ پر کیا ہے درست ہے، احدیت مجردہ کے مرتبہ میں نسبتِ علمیت کی نفی کرنے سے مطلق علم کی نفی لازم آتی ہے، صرف علم غیب کی نفی کی تخصیص کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور مولانا کی توجیہ پر دوسرا اشکال یہ ہے کہ اگرچہ احدیت مجردہ کے مرتبہ میں علمیت کی نسبت کی نفی کی گئی ہے لیکن حق تعالیٰ کی عالمیت (عالم ہونا) اپنے حال پر برقرار رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ شانہ ذات کی رُوسے عالم ہے نہ کہ صفت کی رُوسے، کیونکہ صفت کی وہاں (احدیت

بہلا دفن اکو بات امام تائی اور سحر حصہ

مجردہ میں) گنجائش نہیں ہے۔ صفات کی انگی کرنے والے حق سبحانہ و تعالیٰ کو عالم کہتے ہیں حالانکہ وہ علم کی صفت کو حق تعالیٰ سے مسلوب قرار دیتے ہیں لیکن جو انکشاف کہ صفت پر مرتب ہوتا ہے اس کو ذات پر مرتب جانتے ہیں، پس اسی طرح یہ بھی ہے۔۔۔۔۔ اور یہ جو توجیہ آپ نے کی ہے اور غیب سے ذات حق مراد لی ہے اور علم کے تعلق کو اس کے ساتھ جائز نہیں رکھا ہے اگرچہ واجب تعالیٰ و تقدس کا علم ہی ہو، تو یہ توجیہ سب تو جیہات سے زیادہ اقرب ہے لیکن فقیر کو حق تعالیٰ کی ذات بخت کے ساتھ واجب تعالیٰ کے علم کا تعلق جائز نہ ہونے میں بحث ہے کیونکہ جو وجہ انہوں نے عدم جواز کے بارے میں بیان کی ہے اس میں علم کی حقیقت معلوم کے احاطہ کی مقتضی ہے اور وہ ذات مطلق تعالیٰ و تقدس عدم احاطہ کا تقاضا کرتی ہے پس اس تعلق سے یہ دونوں جمع نہیں ہوں گے۔۔۔۔۔ یہ خدشہ کا مقام ہے، کیونکہ علم حصولی میں یہ معنی درکار ہیں جہاں قوت علمییہ میں معلوم کی صورت کا حصول ہوتا ہے لیکن علم حضوری میں یہ معنی کچھ درکار نہیں ہیں۔ اور ہم جس کا ذکر کر رہے ہیں وہ علم حضوری ہے نہ کہ علم حصولی، پس اس میں کوئی محال نہیں ہے کہ علم واجب سبحانہ و تعالیٰ کا تعلق حق تعالیٰ کی ذات کے ساتھ حضور کے طریق پر ہے نہ کہ حصول کے طریقہ پر۔ وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ (اور حقیقت حال کو اللہ سبحانہ ہی سب سے بہتر جانتا ہے) وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ الطاہرین و سلم و بآرک و السّلام اوّلاً و آخراً

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۰۰﴾ ۱۔ قولہ شیخ عبدالکبیر... الخ:- مولانا محمد روجی، حضرت شیخ عبدالکبیر یمینی کی خدمت میں بہت عرصہ رہے، وہ فرماتے ہیں کہ شیخ نہایت عالی مشرب اور بزرگ شخصیت تھے اپنے زمانہ میں حرم مکہ کے شیوخ کے قبلہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ شیخ صائم الدھر (ہمیشہ روزہ رکھنے والے) تھے۔ ان کے پاس ایک تھیلا تھا۔ اس میں کچھ مقدار کے مطابق سنّو رکھتے تھے۔ اور ان کے پاس لکڑی کا پیالہ تھا، جب افطاری کا وقت ہوتا اس وقت تھیلے سے پیالہ باہر نکالتے اس میں تھوڑا سا آب زمزم ڈالتے اور تین انگلیوں کی مقدار سنّو نکالتے اور اس پیالے کے پانی میں حل کرتے اور نوش فرما لیتے اور دوسری رات تک انکی یہی غذا اور پانی (اسی پر اکتفا کرتے) ایک روز جبکہ مجلس میں بڑے بڑے علماء، فقراء اور اہل معرفت حاضر تھے تو اس تقریب میں آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ عالم غیب نہیں ہیں اس مجلس کے اکثر شرکاء اس بات سے کانپ اٹھے اور بعض ہنسنے لگے کیونکہ ان کی یہ بات ظاہر نص کے خلاف معلوم ہوتی تھی، شیخ نے معلوم کر لیا، کہ بعض کی عقل اس کے برداشت کا حوصلہ نہیں رکھتی، شیخ نے اپنے ارادے سے تنزل کر کے فرمایا کہ جہاں حق تعالیٰ ہے وہ سب شہادت ہے اور اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں جسے غیب کہہ سکیں جب معدوم ہو تو علم معدوم نہیں ہوتا وہ عالم الغیب جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے وہ اللہ تعالیٰ نے ہماری نسبت سے فرمایا ہے نہ حق تعالیٰ کی نسبت سے۔ (رشحات)

۲۔ شیخ اکبر قدس سرہ شامی کا مختصر حال مکتوب ۳۱ کے حاشیہ پر لکھا گیا ہے۔ ۱۲

۳۔ شیخ صدر الدین محمد بن اسحاق قونیوی قدس سرہ، آپ کی کنیت ابوالمعالی ہے۔ آپ ظاہری و باطنی اور عقلی و نقلی علوم کے جامع تھے، مولانا قطب الدین شیرازی حدیث میں آپ کے شاگرد ہیں بہت سے مشائخ مثلاً شیخ مؤید الدین جندی اور مولانا شمس الدین ایکی وغیرہ نے آپ کی آغوش میں تربیت پائی ہے، موصوف کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ ۱۲ نجات

آپ حضرت غوث اعظم عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے بہترین مریدوں میں سے تھے، آپ نے ۶۳۰ھ میں وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ خزینۃ الاصفیاء

۴۔ قولہ عبدالرزاق، شیخ عبدالرزاق، خواجہ حسن عطار کے بڑے اصحاب اور ان کے خلفاء میں سے تھے۔ آپ کا طریقہ رابطہ کی نسبت ورزش میں تھا۔ ۱۲

۵۔ قولہ مارانص... الخ:- یعنی ہمیں نص (قرآن و سنت) جو شارع علیہ الصلاۃ والسلام سے ثابت ہے، وہ درکار ہے۔ ۱۲

۶۔ قولہ نہ نفص:- یہ اشارہ ہے کتاب نفصوص الحکم کی طرف جو شیخ اکبر قدس سرہ کی تالیفات میں سے ہے۔ ۱۲

۷۔ قولہ از فتوحات مدینہ... الخ:- یہ اس کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام سے منقول ہے۔ ۱۲

۸ قولہ از فتوحات مکیہ... الخ:- یعنی وہ کتاب جو شیخ اکبر قدس سرہ کی تصنیفات میں سے ایک ہے۔ ۱۲

۹ قولہ سورہ کہف کی آیت نمبر ۵ کی طرف اشارہ ہے ترجمہ: بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے۔ ۱۲

۱۰ قولہ یا لیت... الخ:- افسوس ان کو اس قسم کی صریح خلاف شریعت کلمات کہنے پر کس چیز نے آمادہ کیا۔ ۱۲

۱۱ مثنوی آن انا بے وقت گفتن لعنت است

وین انا در وقت گفتن رحمت است

وین انا فرعون را لعنت بدہ

آن انا منصور را رحمت بدہ

انا الحق بے وقت کہنا لعنت ہے اور یہ انا الحق غلبہ حال کے وقت بے اختیار کہا جائے تو رحمت ہے۔ وہی انا الحق منصور کے لئے رحمت تھا اور یہی انا فرعون کے لئے لعنت تھا۔

۱۲ قولہ فان کلام... الخ:- کیونکہ اہل سکر کا کلام اچھے معنی پر محمول کیا جاتا ہے اور اپنے ظاہر معنی کی طرف سے پھیرا جاتا ہے نہ کہ ان کے غیر اہل صحو کے

کلام کو۔ ۱۲

۱۳ یعنی شیخ عبدالکبیر یعنی قدس سرہ کا کلام جس میں حق سبحانہ و تعالیٰ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ عالم الغیب نہیں ہے۔ ۱۲

۱۴ قولہ سخن کردہ اندو استفسار نمودہ... الخ:- یعنی ملاحسن کشمیری جو مکتوب الیہ ہیں نے اس کلام کی تاویل کو بیان کر کے حضرت امام ربانی سے تفصیل

و تشریح معلوم کی ہے۔ ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ تاب..... طاقت ۱۲ ..... قوت ..... ☆ خود..... البتہ ۱۲..... البتہ، ضروری..... ☆ شناعت..... بدی ۱۲..... برائی، بدی.....

☆ ص ۱۰۱ قولہ آنکہ گفتہ اند کہ غیب... الخ:- جاننا چاہیے کہ شیخ عبدالکبیر قدس سرہ کے کلام کی اس جگہ تین تاویلیں ذکر کی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ غیب معدوم ہوتا

ہے اور معدوم کا علم نہیں ہوتا، یہ کلام متکلم یعنی شیخ عبدالکبیر یعنی سے منقول ہے۔ دوم توجیہ جو مولانا روجی نے کی ہے کہ ذات بحت کے مرتبہ میں اور

ہویت محضہ میں تمام نسبتیں اور اضافتیں ساقط ہیں۔ اور جب اس مرتبہ میں اضافت و نسبت علمیہ نہیں ہوتی تو اس مرتبہ میں عالم الغیب نہیں کہتے

اس توجیہ پر ملاحسن کا اعتراض نقل کرتے اور تصحیح کرتے ہیں۔ اور خود بھی اشکال وارد کرتے ہیں۔ سوم توجیہ ملاحسن کشمیری کی ہے اور اس کو بھی مخدوش

قرار دیتے ہیں۔ ۱۲

قولہ آنکہ گفتہ اند، مبتدا ہے اور قولہ یعنی غیب نسبت بحق سبحانہ الخ۔ جملہ شرطیہ اسکی خبر ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اسکی خبر مخدوف ہو، یعنی درست

است و محتمل است کہ قولہ و توجیہ خود کردہ اند، معطوف ہو ان کے قول آنکہ گفتہ اند، اور دونوں مبتدا ہوں، اس کی خبر قولہ اقرب توجیہات است

ہو جائے اور باقی جملہ معترضہ اس کو سمجھ لو۔ اللہ أعلم علمہ اتم (اللہ ہی سب سے زیادہ جاننے والا ہے اور اس کا علم ہی کامل تر ہے) وَمَا

تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ (اللہ تعالیٰ اعظیم و اعظم کے سوا کوئی توفیق نہیں ہے) ۱۲

۲ جاننا چاہیے کہ مولانا شمس الدین محمد روجی قدس سرہ، حضرت مولانا سعد الدین قدس سرہ کے جلیل القدر اصحاب (ساتھیوں) میں سے تھے آپ سالہا

سال ہرات کی جامع مسجد میں طالبان حق کو راہ حق کی دعوت دیتے رہے۔ آپ کی ولادت موضع روج میں ہوئی جو ہرات سے قبلہ کی طرف نو فرسنگ

پر واقع ہے ۱۲ ماہ شعبان ۸۲۰ھ شب برات کو پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ کا ایک بچہ پانچ سالہ وفات پا گیا تھا اس وجہ سے آپ کی والدہ بہت متاثر

ہوئی اور غم سے انکا دل شدید زخمی ہوا تھا۔ آپ کی والدہ نے اس رات حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ نے فرمایا غم نہ کر

دل خوش رکھ کہ اللہ سبحانہ تجھ کو ایک ایسا بیٹا عطا فرمائے گا جو صاحب بخت ہوگا اور لمبی عمر پائے گا۔ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد مولانا محمد (شمس الدین محمد

روجی) پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ہمیشہ کہا کرتی تھیں۔ وہ بیٹا جس کی بشارت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی تو ہی ہے۔ ۱۲ (رشحات میں تفصیل

درج ہے)

۳ قولہ اما در علم الخ:- جاننا چاہیے کہ علم کی دو قسمیں ہیں، ایک حصولی جو حصول کے وسیلہ سے حاصل ہوتا ہے۔ جو عالم کی علمی قوت میں ہوتا ہے (یعنی

قوت علمیہ میں معلوم کی صورت کا حصول ہوتا ہے) دوسری قسم علم حضوری ہے جو کہ عالم کے سامنے معلوم چیز کا ذاتی طور پر حاضر ہونا اس میں کافی ہوتا

ہے اور صورت کے حصول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ۱۲

۴ پس اس میں کوئی مجال نہیں ہے کہ علم واجبی سبحانہ و تعالیٰ کا تعلق حق تعالیٰ کی ذات کے ساتھ حضوری کے طریق پر ہے کہ حصول کے طریق پر ۱۲

لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ



## ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۰۲﴾ ۱۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حال کو اچھا کرے اور آپ کے دل کی اصلاح فرمائے ۱۲

۲۔ قولہ جنین، جیم کی زبر سے، کریم کے وزن پر ہے۔ اس کے معنی ہیں وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے ۱۲

۳۔ مثنوی (۱) اشقیارا دیدہء بیٹا نبود نیک و بد در دیدہ شان یکسان نمود

(۲) ہمسری با ابنیا برد اشتمد اولیا را ہجو خود پند اشتمد

(۳) گفتہ ایک، مباشر، ایشان بشر ماو ایشان بستہ خواہیم و خور

(۴) این نہ استند ایشان از عنما ہست فرقے در میان بے منتہا

ترجمہ (۱) بد بخت لوگ حق بین آنکھوں سے محروم تھے (اس لئے) انکی نظر میں نیک اور بد یکساں دکھائی دیا۔

(۲) انہوں نے انبیاء کی برابری کا دعویٰ کھڑا کر دیا۔ کبھی اولیا کو اپنے برابر سمجھ لیا۔

(۳) کہہ دیا کہ ہم بھی انسان یہ بھی انسان، ہم اور یہ (دونوں) سونے اور کھانے کے پابند ہیں (پھر فرق کیا ہوا)

(۴) (مگر) انہوں نے اپنی کور باطنی سے یہ نہ سمجھا کہ دونوں (فریقوں) میں بے انتہا فرق ہے۔

(۵) ہر دو یک گل خوردہ زہورو نعل لیک زین شدنیش وزان دیگر غسل

(۶) ہر دو گوں آہو گیا خور دندو آب زیں یکے سرگیں شدوزاں، مشکتاب

(۷) ہر دو نے خور دنداز یک آخور آں یکے خالی و آں پراز شکر

(۸) صد ہزاراں ایں چنین اشاہ ہیں فرق زاں ہفتا دسالہ راہ ہیں

(۵) دونوں، بھڑ اور شہد کی مکھی نے پھولوں کا رس چوسا، مگر اس سے ڈنگ پیدا ہوا اور اس دوسری سے شہد۔

(۶) (دوسری مثال یہ کہ) دونوں قسم کے ہرنوں نے (ایک ہی طرح کی گھاس چری اور (ایک گھاٹ سے) پانی پیا (لیکن) اس ایک سے تو

میگدیاں بن گئیں اور اس سے خالص کستوری۔

(۷) (تیسری مثال یہ کہ) دونوں (قسم کے) نے (خزاور گنا) ایک ہی گھاٹ سے سیراب ہوئے لیکن ایک کھوکھلا ہے اور (دوسرا) شکر (بنے

والے رس) سے پر ہے۔

(۸) ایسی ہی لاکھوں نظیریں دیکھو گے ان میں سترہ برس کی راہ کا فرق پاؤ گے ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ شریفہ..... ۱۲..... آپ ☆ او..... نفس ۱۲..... خود ☆ ساحت..... نفائے مکان ۱۲..... صحن ☆ محرم..... حرام ۱۲..... حرام

## ایک سو دوسرا مکتوب ﴿۱۰۲﴾

ملاحظہ کی طرف صادر فرمایا۔۔۔۔۔ اس بیان میں کہ سودی قرض میں صرف زیادتی والی رقم ہی حرام نہیں بلکہ مجموعی رقم حرام ہے مثلاً کسی شخص نے دس تئکے (تئکے) بارہ تئکے کے عوض قرض لئے تو اس صورت میں مجموعی رقم بارہ تئکے حرام پائیں گے نہ کہ صرف زیادتی والے دو تئکے، اور اس کے متعلقات میں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ (اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو)

آپ نے ایک دن فرمایا تھا کہ سودی قرض میں صرف زیادتی والی رقم ربا ہے اور بس (یعنی) دس تئکے قرض کے عوض بارہ تئکے (لینے دینے) کی صورت میں صرف یہی دو تئکے زیادتی والے حرام ہیں۔ لیکن جب بعض کتب فقہیہ کی طرف رجوع کیا گیا تو ظاہر ہوا کہ شریعت میں ہر وہ معاملہ جس میں زیادتی ہو وہ بھی ربا (سود) ہے۔ پس اس طرح کا سودی قرضہ بھی حرام

ہے اور جو کچھ حرام کے ذریعے حاصل کیا جائے گا۔ وہ بھی حرام ہوگا اور وہ دس ٹکے بھی ربا اور حرام ہوں گے۔

کتاب جامع الرموز اور روایات کتاب ابراہیم شاہی کے بھیجنے سے مقصود اسی معنی و مطلب کا اظہار تھا۔ باقی رہی احتیاج کی بات، سومیرے مخدوم! ربا (سود) کی حرمت تو نص قطعاً سے ثابت ہے جو حاجتمند اور غیر حاجتمند سب کو شامل ہے، یہاں محتاج کو اس قطعاً حکم سے خارج کر دینا حکم قطعاً کو منسوخ کر دینے کے مرادف ہے۔۔۔۔۔۔ رہی قنہ کی روایت تو وہ ہرگز اس درجہ کی نہیں کہ حکم قطعاً کو منسوخ کر سکے۔ مولانا جلال الدین لاہوری جو کہ علمائے لاہور میں بڑے پایہ کے علماء میں سے ہیں فرماتے تھے کہ قنہ کی بہت سی روایات قابل اعتماد نہیں ہیں اور کتب معتبرہ کی مخالف ہیں۔ اور اگر قنہ کی اس روایت کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو بھی احتیاج کی اس صورت کو اضطرار و مخمصہ کی حالت پر محمول کرنا چاہیے۔ تاکہ آیہ کریمہ فَمَنْ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ (مائدہ ۵ آیت ۳) (پھر جو شخص بھوک سے لاچار و مجبور ہو جائے) اس حکم قطعاً کے ساتھ مختص ہو جائے کیونکہ از روئے قوت ہی آیت ہی آیت کے برابر ہو سکتی ہے، ع

کہ رستم را کشد ہم رخش رستم (رستم کو بس اسی کا گھوڑا اٹھا سکے ہے)

اور اگر محتاجی کو عام کر دیا جائے (یعنی اضطرار کی قید نہ لگائی جائے) پھر حرمتِ ربا کی کوئی صورت بھی نہ نکل سکے گی کیونکہ جو شخص بھی (اپنی جیب سے) زیادہ رقم دینا قبول کرتا ہے اس کی علت کوئی نہ کوئی احتیاج ضرور ہوتی ہے کیونکہ کوئی شخص بھی بلا وجہ اپنے نقصان کا مرتکب نہیں ہوا کرتا۔ پس ایسی صورت میں حق سبحانہ تعالیٰ کے نازل فرمائے ہوئے حکم کا کوئی خاص فائدہ مرتب نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب عزیز جس میں فائدے ہی فائدے ہیں اس قسم کی وہی باتوں سے پاک ہے۔

اور اگر بفرض محال عام محتاجی کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو ہم کہتے ہیں کہ احتیاج بھی منجملہ ضروریات میں سے ہے اور ضرورت بقدر اندازہ ضرورت پوری کی جاتی ہے۔ پس اس سودی رقم سے کھانا پکانا اور لوگوں کو کھلانا ہرگز ضرورت و احتیاج میں داخل نہیں ہے اور نہ کوئی ضرورت اس سے متعلق ہے، اسی لئے ترکہ میت میں سے میت کی ضروری چیزیں مستثنیٰ ہیں صرف کفن و دفن (کے اخراجات) کو میت کے ترکہ میں منحصر کیا ہے، اور اس کی روحانیت (ایصالِ ثواب) کیلئے کھانا پکانا بھی احتیاج و ضرورت میں داخل نہیں، حالانکہ میت صدقہ اور خیرات کی بہت محتاج ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ پس صورتِ متنازع فیہ میں غور فرمائیں کہ سودی قرض لینے والے درحقیقت محتاج ہیں یا نہیں ہیں۔ اور احتیاج و ضرورت کی صورت میں سودی قرضے سے جو کھانا کسی جماعت کیلئے پکایا جائے اس جماعت کو وہ کھانا حلال بھی ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔۔ کنبے والوں اور سپاہیوں کو حیلہ احتیاج بنانا اور اس بہانہ سے سودی روپیہ لینا اور اس کو جائز و حلال سمجھنا دینداری سے بعید ہے۔۔۔۔۔۔ چاہیے کہ امر بالمعروف اور نہی المنکر کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے اس جماعت کو جو اس بلا (سودی قرضہ) میں مبتلا ہیں منع کرنا چاہیے اور اس حیلہ کی غلطی سے (حکمت و موعظت کے ساتھ) اُن کو آگاہ کرنا چاہیے۔ ایسا کام کیوں کیا جائے جس میں ان ممنوعات کا ارتکاب کرنا پڑے، آخر معاش (حاصل کرنے کے) ذرائع اور بہت ہیں، اس سپاہ گری پر ہی معاش منحصر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ چونکہ آپ صلاح و تقویٰ سے آراستہ ہیں اور اس لئے آپ کو وہ روایت بھیجی جا رہی ہے جس میں حلال و طیب کھانے کی تاکید ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ اس زمانہ میں شبہ سے خالی غذا کا میسر آنا مشکل ہے، یہ بات درست ہے لیکن جہاں تک ہو





## ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۰۳﴾ ۱۔ تنکھ بالفتح وکاف عربی۔ عربی کاف پر زبر ہے۔ راجح الوقت سکھ جو گول ہوتا تھا، خواہ سونے کا یا چاندی یا تانبے کا ہو اور یہ فارسی زبان میں تکم ہے ۱۲

۲۔ قال اللہ تعالیٰ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا یعنی اور حلال کیا اللہ نے تجارت کو اور حرام کیا سود کو۔ پارہ سوم سورہ بقرہ آیت ۲۵۔ ۱۲

۳۔ قنیۃ المنیۃ علی مذهب ابی حنفیۃ، للشیخ الامام ابی الرجاء نجم الدین مختار بن محمود الزاہدی الحنفی

المتوفی سنۃ ثمان وخمسين وستمائة۔ (ترجمہ قنیۃ المنیۃ، یہ کتاب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے مذهب پر ہے، اور شیخ امام ابو الرجاء نجم

الدین مختار بن محمود زاہدی متوفی (سہ ۶۵۸ھ کی تالیف ہے) اور اسکی ابتدا ان کلمات سے ہے الحمد للہ الذی اوضح معالم العلوم الخ مولانا ہرکلی نے

فرمایا ہے: اگرچہ قنیۃ کا درجہ غیر معتبر کتابوں سے اوپر ہے اور بعض علمائے اس سے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے لیکن وہ علمائے نزدیک ضعیف روایتوں

کے ساتھ مشہور ہے، اور اس کتاب کے مؤلف معتزلی ہیں انہوں نے اس کے شروع میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو اپنے استاد کی کتاب

مدیۃ الفقہاء سے منتخب کیا ہے، (استاد کا نام بدیع الدین بن ابو منصور عراقی ہے) اور اس کا نام قنیۃ المدیۃ لتتمیم الغنیۃ رکھا ہے۔ الیٰ اخر ما فی کشف الظنون

۱۲

۴۔ دونوں میم اور صاد پر زبر پڑھتے ہیں، یعنی شدت کی بھوک، وہ جلن جو سینہ اور پیٹ میں بھوک کی شدت سے پیدا ہو، مجازاً وہ غم عظیم جس سے

اضطراب پیدا ہو جائے ۱۲

۵۔ سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۳ کی طرف اشارہ ہے یعنی تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا

مہربان ہے ۱۲

۶۔ رخش ر کی زبر ہے، رنگ سفید اور سرخ ملا ہوا، اور بعض کہتے ہیں کہ یہ رنگ درمیان سیاہ اور بھورے کے ہوتا ہے رستم کے گھوڑے کو ایسا ہی رنگ

ہونے کی وجہ سے رخش کہتے تھے اور مجازاً ہر گھوڑے کو رخش کہتے ہیں ۱۲ غیاث

۷۔ پس ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کے نازل فرمائے ہوئے حکم کا کوئی خاص فائدہ مرتب نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب عزیز جس میں فائدے ہی

فائدے ہیں، اس قسم کی وہی باتوں سے پاک ہے، اور اگر بفرض مجال عام محتاجی کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو ہم کہتے ہیں کہ الخ ۱۲

۸۔ یعنی ضرورت بقدر اندازہ ضرورت پوری کی جاتی ہے ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ ربا ..... سود ۱۲..... سود ☆ همان ..... قدر زائد ۱۲..... زیادہ قدر ☆ فصل ..... بفتح افزنی و زیادت ۱۲..... زیادتی ☆ عقد ہم

..... قرض بسود ۱۲..... سود پر قرض ☆ ربا ..... سود ۱۲..... سود ☆ تخصیص ..... خارج کردن و بیرون آوردن ۱۲..... نکالنا اور باہر لانا

☆ قطعی ..... حرمت سود ۱۲..... حرمت سود ☆ رستم ..... نام پہلوان ۱۲..... نام پہلوان ☆ زیادتی ..... یعنی زیادہ دادن ۱۲..... زیادہ

دینا ☆ اقدام ..... بالکسر پیش رفتن، در کاری ۱۲..... زیر سے کوئی کام کرنا ☆ مقصور ..... بند ۱۲..... بند

﴿ص ۱۰۳﴾ ۱۔ پیل پ پر پیش ہے، یعنی پیسہ، رقم ۱۲

۲۔ یعنی تکلیف نہیں دیتا اور واجب قرار نہیں دیتا حق تعالیٰ اور تقدس کسی جان کو اور کسی شخص کو اسکی برداشت سے زیادہ اور قوت و طاقت سے بڑھ کر۔

یہ آیت سورہ بقرہ کے آخر میں ہے ۱۲

۳۔ ورنہ لازم آئے گا جو لازم آتا ہے ۱۲

۴۔ شیخ مجد قدس سرہ کا قول مشکوک، سودی قرض کا حلال جاننے میں توقف کرنے کی تائید کرنے والا ہے، ایسے ہی آپ قدس سرہ کا قول کہ بظاہر

مخالف الخ ۱۲

۵۔ یعنی اگر مجبوری اور محتاجی کی حالت میں سودی قرض لینا حلال ہو تو اس میں شک نہیں ہے الخ ۱۲

۶۔ ذرع و اوپر زبر ہے، پرہیز گار ہونا، اور پہلے دونوں حروف پر زبر ہو تو اس کا معنی پرہیز گار ہونا، پرہیز گاری اختیار کرنا اور اللہ سے ڈرنے والا ۱۲

لمصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

☆ تدین ..... دین داری ۱۲ ..... دین داری ☆ نمایندہ ..... ایشا ۱۲ ..... ان کو ☆ کسبے ..... یعنی پیش جامہ داری و سپاہ گری ۱۲ ..... سپاہ گری ☆ مخطور ..... ممنوع ۱۲ ..... منع کیا ہوا ☆ حلال ..... بے شبہ ۱۲ ..... بلاشبہ ☆ اکل ..... خوردن ۱۲ ..... کھانا ☆ درست ..... این قول ثما ۱۲ ..... یہ تمہاری بات ہے ☆ ممکن ..... بھت عموم ابتلا ۱۲ ..... عوام کے مطابق پرکھ ☆ دانستن ..... کہ بر مومن واجب است ۱۲ ..... کہ مومن کے لئے جاننا ضروری ہے ☆ قطعی ..... یقینی ۱۲ ..... یقینی

﴿ص ۱۰۵﴾ قول بَعْدَ اللَّتْيَا وَاللَّتْيَا پہلا لفظ مُصَغَّر ہے اور دوسرا مُكْتَبَر، یہ ایک مثال ہے، اسکی اصل یہ ہے کہ ایک شخص نے عمر رسیدہ عورت طلب کی، سال بھر وہ موافق نہ آئی، پھر اس نے دوسری کم عمر عورت کی خواہش کی، وہ بھی موافق طبع نہ آئی، اس وقت اس نے یہ قول (بَعْدَ اللَّتْيَا وَالَّتْيَا) کہا اور چلا گیا، اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کے بعد چھوٹی عمر اور بڑی عمر والی کسی عورت کی طلب نہیں کروں گا، مجاورہ میں ”بہر حال“ اور ”بہر تقدیر“ کے معنی میں مستعمل ہے ۱۲ ماخوذ از مجمع اللامثال للمیدانی

۲ جاننا چاہئے کہ ربیعین سے مراد اس جگہ ربیعین مُعْتَقِدہ ہے، ربیعین عموماً اور ربیعین لغویں کیونکہ، تین قسم کی قسموں میں صرف یہی کفارہ کی موجب ہوتی ہے۔ یعنی جب آئندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھائے اور اس کے خلاف کرے، تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایک کنیر یا غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو صبح و شام کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے اگر ان کاموں سے عاجز ہو یعنی اتنا خرچ نہ کر سکے تو پے در پے تین روزے رکھے، ظہار یہ ہے کہ اپنی بیوی کو اپنی محرم عورتوں میں سے کسی کے ساتھ تشبیہ دے (مثلاً تو میرے لئے میری ماں یا بہن کی طرح ہے وہ بیوی اس پر حرام ہے) پھر اگر اسکو اپنی بیوی کی طرح رکھنا چاہے تو ایک غلام آزاد کرنا لازمی و ضروری ہے۔ اگر غلام آزاد نہ کر سکے تو دو ماہ کو روزے مسلسل اور متواتر رکھنا اس پر لازم ہیں، اگر روزے رکھنے سے عاجز ہے تو ساٹھ مسکینوں کو فطرانہ کی مقدار ہر ایک کو ادا کرے۔

ایسے ہی اگر کوئی شخص رمضان کا روزہ جان بوجھ کر بغیر ضرورت توڑ دے تو اس پر بھی ظہار کے کفارہ کی طرح لازم ہے ۱۲ (فقہ کی کتابوں میں اسی طرح درج ہے)

پارہ نمبر ۲۸ سورہ طلاق آیت ۲، ۳ کی طرف اشارہ ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی نہ کوئی خلاصی کا راستہ نکال دیتا ہے، اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا ۱۲

☆ بَحْلِيَّت ..... حلال بودن ۱۲ ..... حلال ہونا ☆ پیمین ..... فراخ ۱۲ ..... وسیع ☆ عَبَثٌ ..... بے فائدہ ۱۲ ..... ☆ مستقرض ..... قرض گیرندہ ۱۲ ..... ☆ یمین ..... سوگند ۱۲ ..... قسم ☆ ظہار ..... تشبیہ ۱۲ ..... مشابہت رکھنا ☆ صوم ..... روزہ رمضان ۱۲ ..... ☆ اطعام ..... طعام دادن ۱۲ ..... کھانا دینا

## ایک سو تیسرا مکتوب ﴿۱۰۳﴾

سیادت و شرافت پناہ شیخ فرید کی صادر فرمایا۔۔۔۔۔ عافیت کے معنی اور سر ہند کیلئے قاضی کی ضرورت میں

حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو عافیت سے رکھے۔ آپ کیلئے عافیت کی بہت دعا کرتا ہوں جو ایک بزرگ ہمیشہ حق سبحانہ و تعالیٰ سے صرف ایک دن کیلئے عافیت کی تمنا اور دعا کیا کرتے تھے۔۔۔۔۔ کسی نے اُن بزرگ سے دریافت کیا کہ آپ جس (عمدہ) حالت میں زندگی گزار رہے ہیں کیا یہ ”عافیت“ نہیں ہے؟۔۔۔۔۔ بزرگ نے جواب دیا کہ ”میرا مقصد یہ ہے کہ کوئی ایک دن ہی عافیت کا ایسا نصیب ہو کہ جس میں صبح سے شام تک مجھ سے حق سبحانہ و تعالیٰ کوئی معصیت و نافرمانی سرزد نہ ہو“۔

عرصہ سے سر ہند میں کوئی قاضی (شرعی جج) مقرر نہیں ہے جس کی وجہ سے بعض شرعی احکام کے جاری کرنے میں

دشواری پیش آرہی ہے مثلاً برادرزادہ (بھتیجا) یتیم ہو گیا ہے، اس کے والد کی میراث کا کچھ حصہ باقی ہے لیکن اس کا کوئی وصی نہیں ہے (فقیر) اس کے مال میں بلا اجازت شرعی قاضی تصرف کرنے سے مجبور ہے اگر شرعی قاضی مقرر ہو جائے تو کام ٹھیک ہو سکتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح اور بھی بہت سے کام قاضی نہ ہونے کی وجہ سے التوا میں پڑے ہوئے ہیں۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۰۵﴾ یعنی اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے وہ عافیت اور صحت طلب کی جاتی ہے جو اکابر دین میں سے ایک بزرگ نے اپنے لئے مانگی تھی ۱۲

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ نقابت ..... ستودگی و ستودن ۱۲ ..... تعریف کرنا ☆ با ..... شمارا ۱۲ ..... تم کو ☆ عزیز ی ..... بزرگے ۱۲ ..... بزرگ ☆

ہموارہ ..... ہمیشہ ۱۲ ..... ہمیشہ ☆ تمنائے ..... آرزوی ۱۲ ..... آرزو ☆ وصی ..... آنکہ با وصیت کردہ باشد ۱۲ ..... جس کی

وصیت کی ہو ☆ مضطر ..... این فقیر ۱۲ ..... یہ فقیر

## ایک سو چوتھا مکتوب ﴿۱۰۲﴾

پرگنہ مستکن کے قاضیوں کی طرف ماتم ہڑسی سے متعلق صادر فرمایا۔

مغفرت پناہی کی رحلت سے جو پریشانی و مصیبت آپ لوگوں کو پہنچی ہے اگرچہ وہ بہت شدید ہے لیکن مقام بندگی کے پیش نظر (ہمارے لئے ہر حالت میں) حق سبحانہ و تعالیٰ کے فعل سے راضی رہنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ کارکنانِ قضا و قدر (انسان کو) دنیا میں صرف قیام کے لئے نہیں لائے بلکہ (نیک) کاموں کے لئے لائے ہیں، لہذا اگر (انسان نیک) کام کرتا ہو دنیا سے رخصت ہو گیا تو اس کیلئے کوئی خوف و خطر نہیں بلکہ (ایسا شخص) بادشاہ ہے "الموت جسر" یوصل الحیب الی الحیب (یعنی موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے)۔ یہ مقولہ ایسے ہی شخص کی شان سے ثابت ہے۔

رنج و غم مرنے کا نہیں ہے بلکہ حبیب کی طرف جانے والے کے حال کی فکر ہے کہ اس کے ساتھ کیسا سلوک ہوتا ہے

(ہمیں) دعا، استغفار اور صدقات سے (میت) کی امداد کرنی چاہیے۔ (جیسا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مَا الْمَيِّتُ

فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا الْحَقَّتْهُ كَانَ

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَدْخُلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ

أَمْثَالِ الْجِبَالِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ (یعنی میت قبر میں ڈوبنے والے فریاد

خواہ کی طرح ہوتی ہے اور دعا کے انتظار میں رہتی ہے جو اس کے باپ ماں بھائی اور دوست کی طرف پہنچے۔ جب دعا (ان کی طرف سے) پہنچتی ہے تو میت کے

لئے دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ زندوں کی دعا سے پہاڑوں کی مانند مردوں پر رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور بیشک مرنے والوں کیلئے زندہ لوگوں کا خاص تحفہ ان کیلئے مغفرت کی دعا کرنا ہے)۔

آپ کا التفات نامہ موصول ہوا، موسم سرما کی ہوائیں فقراء کو بہت شدید معلوم ہوتی ہیں، ورنہ اپنے آپ کو معذور نہ

رکھتا (جلد جواب دیتا)۔ (آپ حضرات کیلئے) سفارش بہت تاکید سے لکھی گئی ہے انشاء اللہ سود مند ثابت ہوگی، زیادہ لکھنا



ہیں۔ پس آدمی جب تک قلبی امراض میں مبتلا ہے فِی قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ (بقرہ ۲ آیت ۱۰) (ان کے دلوں میں مرض ہے) کوئی عبادت و طاعت اس کو فائدہ نہیں دیتی بلکہ مضر ثابت ہوتی ہے۔ رَبُّ تَالٍ لِّلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ یَلْعَنُهُ (بعض لوگ قرآن اس طرح پڑھتے ہیں کہ قرآن کریم ان پر لعنت کرتا ہے) حدیث مشہور ہے نیز وَرُبَّ صَائِمٍ لَّیْسَ لَهُ مِنْ صِیَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَالظَّمَاءُ (یعنی بہت سے روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو روزے سے بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا) (کیونکہ وہ جھوٹ وغیبت وغیرہ سے پرہیز نہیں کرتے) حدیث صحیح مشہور ہے۔

قلبی امراض کے اطبا (یعنی مشائخ کرام) بھی پہلے مرض دُور کرنے کا حکم فرماتے ہیں اور اس مرض سے مراد مسوائے حق کی گرفتاری بلکہ اپنی خواہشات نفس میں پھنسا رہنا ہے کیونکہ ہر شخص جو کچھ چاہتا ہے اپنے (نفس) کیلئے چاہتا ہے اگر بیٹے کو دوست رکھتا ہے تو بھی اپنے فائدے کیلئے اور اسی طرح مال و دولت اور ریاست و سرداری چاہتا ہے تو بھی اپنے لئے، پس درحقیقت اس کا معبود اس کی اپنی نفسانی خواہش ہے جب تک نفس کی اس قید سے خلاصی نہ ہو جائے نجات کی امید بہت مشکل ہے۔ پس عقلمند علماء اور صاحب بصیرت حکماء پر لازم ہے کہ اس مرض کے ازالہ کی فکر کریں۔ مصرعہ

درخانہ اگر کس است یک حرف بس است (گھر میں کوئی ہو تو بس اک بات کافی ہے اُسے)

### حاشیہ متن

۵۱ مشنوی

این خورد گردد پلیدی زین جدا      دآن خورد گردد ہمہ نور خدا

این خورد زاید ہمہ بخل و حسد      دآن خورد زاید ہمہ عشق احد

ترجمہ: یہ (عام انسان جو کچھ کھاتا ہے اس کے نتیجے میں پلیدی خارج ہوتی ہے اور وہ (محبوبان خدا) جو کھاتے ہیں اس سے خدا کا نور ظاہر ہوتا ہے، یہ کھاتا ہے تو جسم میں بخل و حسد پیدا ہوتا ہے اور وہ کھاتا ہے تو اس سے واحدہ لاشریک کا عشق پیدا ہوتا ہے ۱۲

۱۔ قولہ فی قلوبہم الخ یعنی ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ یہ اس آیت کا حصہ ہے جو سورت بقرہ کے دوسرے رکوع میں واقع ہے ۱۲

﴿ص ۱۰۷﴾ ۱۔ قولہ رَبُّ تَالٍ الخ یعنی بہت سے قرآن کریم پڑھنے اور تلاوت کرنے والے ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے (علامہ محمد مراد کی نے لکھا ہے: اس کو امام غزالی نے احیاء العلوم میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے قول کی حثیت سے ذکر کیا ہے، احیاء العلوم کی احادیث کی تخریج کرنے والوں نے خاموشی اختیار کی۔ میں (مولانا نور احمد) کہتا ہوں یہ حدیث مکتوب نمبر ۹ میں گذر چکی ہے ۱۲

۲۔ قولہ رَبُّ صَائِمٍ لَّیْسَ لَهُ الخ بہت سے روزے دار ایسے ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا، جبکہ روزہ دار جھوٹ، غیبت اور منوعہ کاموں سے اپنے آپ کو باز نہ رکھے۔ معرب رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو ابن ماجہ نے ان لفظوں سے روایت کیا ہے: رَبُّ صَائِمٍ لَّیْسَ لَهُ مِنْ صِیَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ (کئی روزہ داروں کو ان کے روزوں سے بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا) اسکی بعض سندوں میں لَآ لَظْمَشُ (پیاس کے سوا) ہے۔ ابن حجر نے اس کو نسائی سے ذکر کیا ہے اور ابن ماجہ میں یہ الفاظ بھی ہیں کَمِنْ بَيْنِ صَائِمِهِ لَّیْسَ لَهُ مِنْ صَوْمِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَالْعَطَشُ (کتنے ہی روزہ دار ہیں ان کو اپنے روزے سے بھوک پیاس ہی حاصل ہوتی ہے) اور داری کی ایک روایت میں ہے کہ کَمِنْ مَنْ صَائِمٍ لَّیْسَ لَهُ مِنْ صِیَامِهِ إِلَّا الظَّمَاءُ (ظما اور میم پر زبر اور الف ممدودہ اور مقودہ کے ساتھ بمعنی پیاس یا شدت پیاس ۱۲

۳۔ قال اللہ تعالیٰ اَفْرَأَیْتُمْ مَنِ اتَّخَذَ الْهَوٰی مِنْ اٰیَاتِیْ خَرَجَ لَهَا حَسْبًا (کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنایا ہے)

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ حکما ..... اطباء ۱۲ ..... جمع طبیب ☆ مقوی ..... آن غذا ۱۲ ..... وہ غذا ☆ ازالہ ..... دور نمودن ۱۲ ..... دور کرنا ☆ بتدریج

..... باہنگی ۱۲ ..... گرفتار ☆ مبتلا ..... گرفتار ۱۲ ..... گرفتار

﴿ص ۱۰۷﴾ ☆ اطباء ..... مشائخ کرام ۱۲ ..... مشائخ کرام

## ایک سو چھ واں مکتوب ﴿۱۰۶﴾

محمد صادق کشمیری کی طرف صادر فرمایا۔۔۔۔۔ اس بیان میں کہ اس گروہ (اولیائے کرام) کی محبت جو ان کی معرفت پر مرتب ہوتی ہے حق سبحانہ و تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے۔

آپ کا مکتوب مرغوب (پسندیدہ خط) جو محبت کی زیادتی اور کمال درجہ کی دوستی سے بھرا ہوا تھا موصول ہوا۔ اللہ سُبْحَانَهُ وَالْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ عَلٰی ذٰلِكَ (اس پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حمد اور اس کا احسان ہے) اس گروہ (اولیائے کرام) کی محبت جو ان کی معرفت پر مرتب ہوتی ہے حق سبحانہ و تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے، دیکھئے کس صاحبِ نصیب کو اس نعمت سے مشرف فرماتے ہیں۔۔۔۔۔ شیخ الاسلام ہروی فرماتے ہیں کہ ”الہی تو نے اپنے دوستوں کے ساتھ یہ کیا معاملہ کیا ہے جس نے ان کو پہچانا تجھ کو پالیا اور جب تک تجھ کو نہ پایا ان کو نہیں پہچانا“۔۔۔۔۔ اس گروہ کے ساتھ بغض و عناد رکھنا زہرِ قاتل ہے اور ان پر طعن کرنا (نیک کاموں سے) ہمیشہ کی محرومی کا باعث ہے۔ نَجَانَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَايَاكُمْ عَنْ هٰذَا الْاِئْتِلَآءِ (اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو اس آزمائش سے بچائے)۔۔۔۔۔ شیخ الاسلام نے فرمایا ”الہی جس کو تو اپنے دربار سے مردود کرنا چاہتا ہے اس کو ہمارا مخالف بنا دیتا ہے۔ بیت

بے عنایاتِ حق و خاصانِ حق  
گرمک با شدیہ ہستش ورق  
(لطفِ حق اور لطفِ خاصاں کے بغیر  
ہو فرشتہ بھی، عمل اس کا تباہ

یہ رجوع و انابت جو حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو از سر نو کرامت فرمائی ہے اس کو بڑی نعمت خیال فرمائیں اور حق تعالیٰ سے اس پر استقامت کے طالب ہوں وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰى وَالتَّزَمَ مَتَابِعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اِلٰهِ الصَّلٰوٰتِ وَالتَّسْلِيْمٰتِ (اور سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے اور آنحضرت ﷺ کی اتباع کو اپنے اوپر لازم کرے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

مولوی صادق اوز کشمیر است کہ مس قلب راجوا کسیر است

﴿ص ۱۰۷﴾

مولوی صادق علاقہ کشمیر سے ہیں جو مس قلب (غافل دل) کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں (یعنی جس طرح اکسیر سے تانا سوتا بن جاتا ہے اسی طرح مولوی صادق صاحب کی صحبت سے غافل لوگ باخدا بن جاتے ہیں)

۱۔ قولہ منیبی ء، اِنْبَاء از (بمختصر خبر دینا) مصدر سے اسم فاعل ہے، یعنی محبت و دوستی میں اضافے اور کمال کی خبر دینے والا ہے ۱۲

۲۔ قولہ از نعم یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے سب سے جلیلا قدر نعمت ہے ۱۳

۳۔ قولہ شیخ الاسلام ہروی ان کی کنیت ابو اسماعیل ہے، آپ ابو منصور مثلاً انصاری کی اولاد میں سے ہیں، مثلاً انصاری حضرت ابو ایوب انصاری کے صاحبزادے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مہربانی کا شرف حاصل ہے، جبکہ حضور اکرم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی تھی مت انصاری امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اخف بن قیس کے ساتھ خراسان میں آئے تھے، اور ہرات میں مقیم ہو گئے تھے۔ شیخ الاسلام ہروی کی پیدائش جمعہ کو غروب آفتاب کے وقت ہوئی یہ شعبان کی دو تاریخ اور فصل بہار تھی، اور سال ۳۹۶ھ تھا۔ ان کی وفات نور بیج الاول (۴۸۱ھ ہجری میں ہوئی، موصوف اکابر محدثین میں سے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے تین سو حضرات سے حدیث لکھی ہے جو سب کے سب اہل سنت تھے، بہت سے عربی اشعار یاد تھے جو چھ ہزار سے زائد ہوں گے اور تین لاکھ حدیثیں بہت سندوں سے یاد کی ہوئی تھیں ۱۱۲ از نجات مع تغیر سیر۔

۴۔ قولہ شناخت، یعنی ان (اولیاء اللہ) کے پہچاننے میں تیرا پالینا لازم آتا ہے دونوں طرف سے کیونکہ ان دونوں میں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتا ۱۴

☆ وِداد..... بکسر دوتی ۱۲..... زیر سے بمعنی دوستی ☆ متفرغ..... مترتب ۱۲..... ہر وی ☆ منسوب بہ ہرات ۱۲..... علاقہ ہرات سے منسوب ☆ بغض..... دشمن داشتن ۱۲..... دشمنی رکھنا ☆ سُم..... زہر ۱۲..... زہر ☆ نجانا ... الابتلا ..... نجات بخشد مار خدائے پاک و شمارا ازین امتحان و آزمائش ۱۲ ☆ براندازی .....؟؟؟ سازی ۱۲..... بنانا ☆ اندازے ..... یعنی طعن کردن بر ماہ بعض داشتن باما افق ۱۲..... طعن کرنا ☆ ورق..... نامہ اعمال ۱۲..... اعمال نامہ ☆ تجدد..... از سر نو ۱۲..... نئے سرے سے

## ایک سو ساتواں مکتوب ﴿۱۰۷﴾

یہ مکتوب بھی محمد صادق کشمیری کے نام صادر فرمایا۔۔۔۔۔ ان چند سوالات کے جواب میں جن سے طعن و تعصب کی بو آتی ہے اور یہ مکتوب ان ضروری فوائد پر مشتمل ہے جو اولیائے کرام کے بلند مرتبہ پر یقین رکھنے میں فائدہ مند ہیں۔

حق سبحانہ و تعالیٰ اس عالی گروہ (اولیائے کرام) کے بلند مرتبہ پر ایمان و یقین کی سعادت نصیب فرمائے۔

۔۔۔۔۔ آپ کا گرامی نامہ جو چند سوالات پر مشتمل تھا موصول ہوا۔ اگرچہ اس قسم کے سوالات جن میں بدگوئی اور تعصب کی آمیزش ہو جواب کے قابل نہیں ہوتے لیکن اس سے قطع نظر کر کے جواب دینے میں پیشقدمی کرتا ہوں تاکہ اگر ایک کو نفع نہ ہو تو شاید کسی دوسرے ہی کو فائدہ پہنچے۔

پہلا سوال یہ تھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ اولیائے متقدمین سے کرامات اور خوارق بہت ظاہر ہوتے تھے اور موجودہ زمانے کے بزرگوں سے بہت کم ظاہر ہوتے ہیں؟

(جواب) اگر اس سوال سے آپ کا مقصد خوارق کے کم ہونے کی وجہ سے موجودہ دور کے بزرگوں کی نفی کرنا ہے جیسا کہ عبارت سے واضح ہوتا ہے تو حق سبحانہ و تعالیٰ ان شیطانی (پُر فریب) آرائشوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔۔۔۔۔ خوارق کا ظاہر ہونا نہ ولایت کے ارکان میں سے ہے اور نہ (ولایت کے) شرائط میں سے، بخلاف معجزہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے، کہ وہ مقام نبوت کے شرائط میں سے ہے۔۔۔۔۔ لیکن (شرط ولایت نہ ہونے کے باوجود) اولیاء اللہ سے خوارق کا ظہور بہت کچھ شائع و ظاہر ہے اور اس کے خلاف کم ہی ہوا ہے (یعنی اولیاء سے ظہور خوارق نہ ہوا ہو)۔۔۔۔۔ لیکن خوارق کا کثرت سے ظاہر ہونا ولایت کی افضلیت پر دلالت نہیں کرتا البتہ وہاں فضیلت کیلئے قرب الہی کے درجات کا اعتبار ہے ممکن ہے کہ کسی ولی اقرب سے (جو حق تعالیٰ سے قرب کا درجہ زیادہ رکھتا ہے) بہت کم خوارق ظاہر ہوئے ہوں اور ولی ابعَد (جو قرب الہی کا کم درجہ رکھتا ہے) بکثرت ظاہر ہوں۔۔۔۔۔ وہ خوارق جو اس امت کے بعض اولیائے کرام سے ظاہر ہوئے ہیں اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اس کا عشر عشر (سواں ۱۰۰) حصہ بھی ظہور میں نہیں آیا، حالانکہ اولیاء میں سے سب سے افضل ولی ایک ادنیٰ صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچتا۔۔۔۔۔ خوارق کے ظہور پر نظر رکھنا کوتاہ نظری ہے اور استعداد تقلیدی کی کمی پر دلالت کرتا ہے، نبوت و ولایت کے فیوض قبول کرنے کے لائق وہ لوگ ہیں جن میں تقلیدی استعداد ان کی قوت نظری پر غالب ہو۔

پہلا دفتر مکتوبات امام ربانی اور سراسر حصہ



حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو استعدادِ تقلیدی کی قوت کی وجہ سے حضور نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرنے میں کسی دلیل کی ضرورت پیش نہیں آئی، اور ابو جہل لعین اسی استعداد کی کمی کی وجہ سے بہت سی روشن آیات اور مغلوب کر دینے والے بکثرت معجزات ظاہر ہونے کے باوجود تصدیقِ نبوت کی دولت حاصل نہ کر سکا (جیسا کہ) حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کا ان بے دولتوں (یعنی استعدادِ تقلیدی سے محروم لوگوں) کے بارے میں ارشاد ہے: **وَإِنْ يَرَوْا كَلَّآئَةً لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ط حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ كُفْرًا لَوْ نَشَاءُ لَمَكَّنَّ لَهُمْ الْوَادِعَ وَاللَّهُ لَذُو فَضْلٍ لِّبَشَرٍ** (انعام ۲۵ آیت) (یعنی) اور اگر یہ (کفار) ساری نشانیاں (معجزے) بھی دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ آپ ﷺ کے پاس پہنچتے ہیں تو آپ ﷺ سے جھگڑتے ہیں اور یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو شخص پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔۔۔۔۔۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اکثر متقدمین میں سے بھی ساری عمر میں پانچ یا چھ سے زیادہ خوارقِ نقل نہیں کئے گئے۔۔۔۔۔۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اس گروہ (اولیاء) کے سردار ہیں معلوم نہیں کہ ان سے دس ۱۰ خوارق بھی ظہور میں آئے ہوں۔۔۔۔۔۔ اور حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے کلیم (حضرت موسیٰ) علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق یوں فرماتا ہے **وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ** (بنی اسرائیل ۱۰۱ آیت) (یعنی تحقیق ہم نے موسیٰ کو نو روشن معجزے عطا کئے)۔۔۔۔۔۔ اور موجودہ دور کے مشائخ کے متعلق آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ان سے اس قسم کے خوارق ظہور میں نہیں آتے بلکہ اولیاء اللہ کو خواہ وہ متقدمین میں سے ہوں یا متاخرین میں سے ہر گھڑی خوارق کا ظہور ہوتا ہے، مدعی خواہ ان کو سمجھ سکے یا نہ سمجھ سکے مصرع۔

خورشید نہ مجرم ارکے پینا نیست  
(خورشید نہیں مجرم، اندھا ہے اگر کوئی)

دوسرا سوال یہ ہے کہ طالبانِ صادق کے کشف و شہود میں القائے شیطانی کو دخل ہے یا نہیں؟ اور اگر دخل ہے تو کشفِ شیطانی کو واضح کریں کہ وہ کس طرح پر ہے، اور اگر دخل نہیں ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ بعض الہامی امور میں خلل واقع ہو جاتا ہے؟۔۔۔۔۔۔ اس کا جواب یہ ہے کہ **وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ** (اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کو صحیح بات کا علم ہے) کہ کوئی شخص بھی القائے شیطانی سے محفوظ نہیں ہے، جب کہ یہ دخل اندازی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں بھی متصور بلکہ متحقق ہے تو اولیائے کرام میں بدرجہ اولیٰ ہوگی، پھر طالبِ صادق کس گنتی میں ہے۔۔۔۔۔۔ حاصل کلام یہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و التسلیمات کو اس القائے (شیطانی) پر (حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے) آگاہ کر دیا جاتا ہے اور باطل کو بھی حق سے جدا کر دیا جاتا ہے (جیسا کہ) **آیہ کریمہ فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَتِهِ** (سورہ الحج ۲۲ آیت ۵۲) (پس جو کچھ شیطان القا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مٹا دیتا ہے پھر اپنی آیات کو محکم و اٹل کر دیتا ہے) اسی مضمون پر دلالت کرتی ہے۔۔۔۔۔۔ اور اس معنی میں اولیاء کیلئے یہ لازم نہیں ہے کیونکہ وہ ولی نبی کے تابع ہوتے ہیں وہ جو کچھ نبی کے (قول و فعل) کے خلاف پائے گا اس کو رد کر دیگا اور باطل جانے گا۔۔۔۔۔۔ ہاں ایسی صورت میں جس میں نبی کی شریعت خاموش ہو اور (اس مسئلہ میں) اثباتِ نفی میں سے کوئی حکم شریعت میں موجود نہ ہو تو حق و باطل کے درمیان امتیاز یقینی طور پر مشکل ہوتا ہے کیونکہ الہام کا تعلق ظن سے ہے لیکن عدم امتیاز کی صورت میں ولی کی ولایت میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا اس لئے کہ شریعت (کے احکام) کی بجا آوری اور نبی کی پیروی دونوں جہان میں فلاح و نجات کی ضامن ہے اور جن امور کے بارے میں شریعت نے سکونت اختیار کیا ہے وہ شریعت پر زائد ہیں اور ہم



معنی دیکھنے والے کے ہیں جب راہِ حق کے سالک کی بصیرت (دل کی آنکھ) روشن ہو جاتی ہے تو وہ اپنے تمام عیبوں کو نور فراست سے دیکھتا ہے اور دوسرے لوگوں کے حال کو کمال درجہ کا معلوم کر کے سب کو اپنے سے بہتر دیکھتا ہے اور یہ حق کا دیکھنا اس کو (حق تعالیٰ کا) منظور نظر بنا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ جو کچھ کرتا ہے حق سبحانہ تعالیٰ کا پسندیدہ کام ہوتا ہے تو اس وقت وہ اس صفت بصیر سے مناسبت رکھنے والا کہلاتا ہے۔۔۔۔۔ اور حق تعالیٰ کی ایک صفت مہی ہے، مہی کے معنی زندہ کرنے والا کے ہیں جب سالک ترک شدہ سنت کو زندہ و قائم کرتا ہے تو وہ اس صفت مہی سے مناسبت رکھنے والا کہا جائے گا۔۔۔۔۔ اور حق تعالیٰ کی ایک صفت مہیت ہے یعنی مارنے والا۔ جب سالک ان بدعات سے جو لوگوں نے سنت کو ترک کر کے اختیار کر لی ہوں تو ان کے خلاف آواز بلند کرتا اور منع کرتا ہے اور وہ اس صفت مہیت سے مناسبت رکھنے والا ہو جاتا ہے، علیٰ ہذا القیاس۔

عوام نے تخلیق کے معنی دوسرے (غلط) سمجھے ہیں اور خواہ مخواہ گمراہی کے جنگل میں جا پڑے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ولی کیلئے احیائے جسمی (مردے کا زندہ کرنا) ضروری ہے اور اس پر اشیائے غیبی کا انکشاف ہونا چاہیے وغیرہ ذلک۔۔۔۔۔ حالانکہ یہ باتیں فاسد گمانوں کی مانند ہیں اور بعض گمان گناہ ہوتے ہیں (جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (حجرات ۳۹ آیت ۱۲) (بیشک بعض گمان گناہ ہیں)۔۔۔۔۔ نیز خوارق صرف کسی کو مارنے اور زندہ کرنے میں ہی منحصر نہیں ہیں، علوم (شرعیہ) اور معارف الہامیہ سب سے بڑی نشانی اور اعلیٰ درجہ کے خوارق ہیں، اسی لئے معجزہ قرآنی کو باقی معجزات پر اقویٰ اور باقی رہنے والا تسلیم کیا گیا ہے، ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ یہ علوم و معارف جو موسلا دھار بارش کی طرح (اس فقیر پر) برس رہے ہیں، یہ کہاں سے آرہے ہیں۔ پھر یہ سب علوم اس کثرت کے باوجود پورے طور پر علوم شرعیہ کے مطابق و موافق ہیں جن میں بال برابر بھی مخالفت کی گنجائش نہیں ہے اور یہی خصوصیت ان کو علوم کے صحیح و درست ہونے کی علامت ہے۔

(آپ نے لکھا ہے کہ) ہمارے خواجہ (حضرت باقی باللہ) قدس سرہ نے تحریر فرمایا تھا کہ ”تمہارے (یعنی حضرت مجدد) کے سب علوم درست اور شریعت کے مطابق ہیں“۔ لیکن حضرت خواجہ قدس سرہ کا یہ جملہ نقل کرنے سے کیا فائدہ کیونکہ حضرت خواجہ صاحب کے اقوال آپ کے لئے حجت نہیں اگرچہ آپ خود کو بھی حضرت خواجہ کے ماننے والوں میں شمار کرتے ہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔

آپ کے یہ سوالات شروع میں تو بہت گراں معلوم ہوئے لیکن جب یہی سوالات بہت سے علوم و معارف کے ظہور میں آنے کا باعث بن گئے جو ان سوالات کے سلسلہ میں بیان کئے گئے ہیں تو یہ ایک اچھا اور نیک کام ہو گیا۔ بیت

ہیچ زشتے نیست کورا خوبی ہمراہ نیست زنگی شب رنگ رادنداں چودر و گوہراست

(ایسی بُری چیز کوئی نہیں کہ جس میں کوئی نہ کوئی خوبی نہ ہو جیسا کہ رات کی طرح سیاہ رنگ والے حبشی کے دانت موتیوں کی طرح چمکتے ہیں)

عجب معاملہ ہے کہ سابقہ مکتوب میں آپ نے بڑے اخلاص کا اظہار کیا تھا اور اس کا سبب اپنے دو مسلسل واقعات کے ظہور کو قرار دے کر لکھا تھا کہ اس کا اثر بیداری میں بھی محسوس ہوتا ہے، حتیٰ کہ آپ کی اپنی پہلی حالت پر بڑی ندامت اور شرمندگی متحقق ہوتی تھی اور توبہ و انابت کی طرف رجوع کر کے ایمان کی تجدید سے مشرف ہوئے تھے۔ ابھی ایک ماہ بھی نہ گزرا

تھا کہ آپ کی اس حالت میں تبدیلی واقع ہوگئی اور اُلٹے پاؤں واپس ہو کر سابقہ وضع پر منتقل ہو گئے حتیٰ کہ اس بات کے درپے ہو گئے کہ ان دو واقعات کے لئے کوئی ایسی وجہ نکالیں کہ ان القائے شیطانی سے ملادے، لہذا ان کو غلط کشف کہنا شروع کر دیا۔ کہاں وہ حالت تھی اور کہاں یہ؟ بیت

بگفتا فلانے چہ بدی کند      نہ بامن کہ بانفس خود می کند  
(فلاں نے کہا وہ بُرا کر رہا ہے      وہ مجھ سے نہیں خود سے کیا کر رہا ہے)

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی. وَالتَّزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی الْاِلٰهِ الصَّلٰوٰتُ  
وَالتَّسْلِیْمٰتُ (جو شخص ہدایت کی پیروی کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ الصلوٰت والتسلیمات کی متابعت کو لازم جانے ان سب پر سلام ہو)۔

### حاشیہ متن

﴿ص ۱۰۸﴾ ۱۔ قولہ تَعْتَبُ، کسی کے گناہ و عیب اور خطا تلاش کرنا، بدکلامی کرنا قولہ تَعْتَبُ، (ناجائز) حمایت کرنا، ساتھ دینا، پشت پناہی کرنا اور اپنایت ظاہر کرنا ۱۲

۲۔ یعنی خدائے پاک کی پناہ شیطان کی چالوں اور فریبوں سے ۱۲

۳۔ اعلم ان الخادق للعداوت ان صدق من النبی الصادق المصدوق فمعجرت، وان صدر من المؤمن المتقی العارف بالله الفانی فیہ الباقی بہ فکرامتہ، وان

صدر من المؤمن العاصی فمعونته، وان صدر من الکافر موافقاً لغرضه فهو استدراج، والا فهو اھانتہ ۱۲ من خواشی شرح العقائد

جان لو کہ خلاف عادت کام اگر صادق و مصدوق نبی سے ظاہر ہو تو معجزہ ہے، اور اگر ایسا کام کسی متقی مومن جو اللہ کا عارف ہو اسی میں فانی اور اسی کے ساتھ فانی ہو تو کرامت ہے، اور اگر عام مومن سے ایسا کام ظاہر ہو تو معونت ہے، اور اگر خلاف عادت کام کسی کافر سے اسی کے مقصد کے موافق ظاہر ہو تو وہ استدراج ہے، اور اگر اس کے موافق نہ ہو (بلکہ خلاف ہو) تو وہ اہانت ہے۔

۴۔ قولہ شائع و ذائع است۔ ظہور خوارق (معجزات اور کرامات کے ظاہر ہونے) کی دلیل کتاب و سنت سے، صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد تابعین و تبع تابعین کے اقوال سے

بھی تو اتر کے ساتھ ثابت ہے اور ان کے درمیان قدرے مشترک ہے، اور کسی کو اس کے انکار کی مجال نہیں جیسا کہ بعض اکابر اور ان کے تبعین سے ظاہر ہوا ہے ۱۲ (از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

یعنی وہ ظاہری امور جن پر ولایت موقوف ہے، (کرامت شرائط میں سے نہیں ہے) ۱۲

### ☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ کتابے ..... مکتوبیکہ ۱۲ ..... وہ مکتوب جو ..... مستعد ..... نیک بختی و سعادت جو سندہ و یاری خواہندہ ۱۲ ..... خوش بختی اور سعادت

مندی ☆ شائبہ ..... آلودگی ۱۲ ..... آمیزش ملاوٹ ☆ تنزل ..... فرد آمدن ۱۲ ..... نیچے آنا، اترنا ☆ فحوائی ..... مضمون

واشارات ۱۲ ..... عبارت کے مضمون اور اشاروں سے ☆ ارکان ..... اجزاء ۱۲ ..... جز کی جمع ہے ☆ ذائع است ..... ہر چند شرط نیست

۱۲ ..... کسی طرح کی شرط نہیں ہے ☆ اقرب ..... نزدیک تر ۱۲ ..... بہت نزدیک ☆ اقل ..... کمتر ۱۲ ..... بہت کم ☆ البعد ..... دور

تر ۱۲ ..... بہت دور ☆ اکثر زیادہ تر ۱۲ ..... بہت زیادہ ☆ عشمیر ..... صدم حصہ ۱۲ ..... سوواں حصہ

﴿ص ۱۰۹﴾ ۱۔ قولہ تعالیٰ: وان یرد اکل الخ یہ اشارہ ہے آیت ۲۵ سورہ انعام پارہ سات کی طرف (پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے) اور کچھ ان میں سے ایسے جو کان لگاتے ہیں آپ کی طرف، اور

ہم نے ڈال دیئے ہیں ان کے دلوں پر پردے تاکہ نہ سمجھیں وہ اُسے، اور ان کے کانوں میں گرانی ہے اور اگر وہ دیکھ لیں ہر ایک نشانی بھی تو نہیں ایمان لائیں گے ان کے ساتھ، یہاں تک کہ جب حاضر ہوں آپ کے پاس جھکتے ہوئے آپ سے (تو) کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہ نہیں یہ (قرآن) مگر جو نے قصے پہلے لوگوں کے ۱۲

۲۔ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل کے آخر آیت نمبر ۱۰ کی طرف اشارہ ہے یعنی اور بے شک ہم نے عطا فرمائیں موسیٰ (علیہ السلام) کو نوروش نشانیاں، آپ خود پوچھ لیں بنی

اسرائیل سے جب موسیٰ آئے تھے ان کے پاس۔ پس فرعون نے آپ کو کہا: اے موسیٰ! میں تمہارے متعلق خیال کرتا ہوں کہ تم پر جادو کر دیا گیا ہے ۱۲

۳۔ سورہ حج کے رکوع نمبر سات میں آیت نمبر ۵۲ کی طرف اشارہ ہے، یعنی اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول اور نہ کوئی نبی مگر اسکے ساتھ یہ ہوا کہ جب اس نے کچھ

پڑھا تو ڈال دیئے شیطان نے اس کے پڑھنے میں (شکوہ) پس مٹا دیتا ہے اللہ تعالیٰ جو دخل اندازی شیطان کرتا ہے، پھر پختہ کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی آیتوں کو، اور اللہ تعالیٰ

سب کچھ جاننے والا بہت دانا ہے ۱۲

قوالقاء، الف کی زیر ہے، یعنی پہچانا اور ڈالنا ۱۲

قوله در امور ملہم الخ یعنی امور الہامیہ میں کچھ غلطیاں واقع ہونے کا سبب کیا ہے ۱۲

☆ شایان..... سزاوار ۱۲..... لائق حسب حال ☆ نگشت ..... دلیل ۱۲ ..... دلیل ، نجت ☆ باہرہ ..... روشن ۱۲..... روشن ،  
واضح ☆ قاہرہ ..... غالبہ ۱۲..... زبردست۔ غالب آنے والے ☆ طاقتہ..... صوفیہ ۱۲..... صوفیہ کی جماعت ☆ کلیم..... موسیٰ ۱۲  
..... موسیٰ علیہ السلام ☆ إلقاء ..... بالکسر رسانیدن واگنندن ۱۲ ..... الف کی زیر سے، پہچانا اور ڈالنا ☆ مملہمہ..... الہام کردہ شدہ ۱۲  
..... الہام کئے گئے امور ☆ متنسبہ..... آگاہ ۱۲..... ☆ متنسبہ..... آگاہ و ہوشیار کردن ۱۲..... خبردار اور ہوشیار کرنا ☆ او..... ولی ۱۲..... وہ ولی

﴿ص ۱۱﴾ قوله الہام، یعنی کسی معنی کا القا کرنا فیض کے طریقہ پر ۱۲ شرح عقائد

قوله ظنی، یعنی الہام مفید ظن ہے، عام لوگوں کے حق میں یقین کا فائدہ نہیں دیتا اور غیر پر حجت کی صلاحیت نہیں رکھتا ۱۲

قوله متخیلہ الخ و مما یجب ان یعلم ان من قوی الا دراک ما یسمی متخیلہ مفکرہ ، ومن شأنها ترکیب الصور والمعانی  
والتصرف فیہا واختراع اشیاء لا حقیقتہ لها ۱۲ مختصر معانی (ترجمہ اور وہ چیز جس کا جاننا ضروری ہے یہ ہے کہ ادراک کی قوتوں میں سے ایک  
کا تخیلہ اور مفکرہ نام رکھتے ہیں یہ ایک دماغی قوت ہے جو صورتوں اور معانی میں تصرف کر کے ان کو ترکیب دیتی رہتی ہے اور ان کی تفصیل کرتی رہتی ہے، اور کئی چیزیں اخترع  
کرتی ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی) ۱۲

قوله عدم تمثیل الخ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جو اس بارے میں بخاری اور مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نائے ہیں ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال  
: مَنْ رَأَىٰ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَىٰ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي (بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق مجھے ہی  
دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا) یعنی اور نہ ہی میری مثل خود کو ظاہر کر سکتا ہے، شیطان کو یہ طاقت حاصل نہیں ہے کہ کسی کے خواب میں آئے اور اس کے  
خیال میں یہ بات ڈالے کہ میں آں حضرت ہوں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ جھوٹ باندھے ۱۲

قوله و لستم الخ یعنی اب ہم اس مکتوب کو بعض ان معارف پر ختم کرتے ہیں جو ان شکوک و شبہات کے ازالہ میں آپ کے لئے مفید ہوں ۱۲

☆ قطعیت..... یقین ۱۲..... کامل یقین ☆ متکفل..... ضامن ۱۲..... ذمہ دار، ضمانت دینے والا ☆ دارین..... دنیا و آخرت ۱۲

..... دونوں جہان، دنیا و آخرت ☆ بعضی..... اشخاص ۱۲..... کچھ لوگ ☆ منامات..... خوابا ۱۲..... خوابیں ☆ اخذ می کنند..... از

آنحضرت ۱۲..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ☆ الا..... مگر ۱۲..... مگر، سوائے ☆ خفائی..... پوشیدگی ۱۲..... پوشیدہ ہونا ☆ خیز.....

مترتبہ و مکان ۱۲..... رتبہ اور مکان ☆ منشائی..... سبب ۱۲..... سبب، باعث ، وجہ ☆ آن..... خفا ۱۲..... پوشیدہ ہونا، خفیہ

رہنا ☆ غشاوہ..... پردہ چشم ۱۲..... آنکھ کا پردہ ☆ تفرقہ..... میان صاحب کرامت و استدراج ۱۲..... کرامت والے اور استدراج

والے ☆ تخلق اخلاق اللہ..... خوگر شدن با خوبائے حق ۱۲..... اللہ تعالیٰ کی عادات کا خوگر ہونا

﴿ص ۱۱﴾ قوله قلب حقائق، یعنی حقیقت واجبہ کا حقیقت امکانیہ سے تبدیل ہونا کیونکہ حق تعالیٰ کی صفات ذات کے لحاظ سے قدیم اور واجب ہیں، اور ممکن اپنی ذات اور صفات میں ممکن

ہے ۱۲

۲ خوابہ محمد پارسا قدس سرہ، ان کا نام محمد بن محمد بن محمود الحافظ البخاری ہے قدس اللہ روحہ آپ بھی حضرت خوابہ بزرگ خوابہ نقشبند قدس سرہ کے بڑے خلفاء میں سے تھے اور پارسا کا

لقب خود خوابہ نقشبند نے ان کو دیا ہے اور اپنے مُریدین کے سامنے خطاب کر کے یوں فرمایا کہ وہ حق اور امانت کہ خواجگان کے خاندان کے خلفاء سے اس ضعیف کو پہنچا ہے اور

جو کچھ میں نے اس راہ میں حاصل کیا ہے، وہ امانت تم کو سپرد کرتا ہوں اس کو قبول کرنا چاہیے اور اس امانت کو خدا کی مخلوق تک پہنچانا چاہئے، اور نیز فرمایا کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں

اللہ تعالیٰ وہی کر دیتا ہے اس صحیح حدیث کے مطابق (لَوْ أَقْسَمَ عَلَيَّ اللَّهُ لَا بَرَّ، اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالے تو وہ اس کو پورا کر دیتا ہے) آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ۸۲۲ھ

ہجری بروز بدھ ہوئی اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ کی قبر کے پاس دفن کیا گیا ۱۲ از نجات و رشحات و خزینۃ الاصفیاء

۳ قوله از ہر کس کہ باشد الخ جیسا کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : كَلِمَتُهُ الْجَنَّةُ ضَالَةٌ

الْحَبْكِيمِ فَحَبِثْ وَجَدَهَا فَهِيَ أَحَقُّ بِهَا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم و حکمت پر مبنی کلام دانا آدمی کی گم شدہ چیز کی طرح ہے پس جہاں پائے اور جس

فحص کے پاس وہ کلام پائے تو دانا اور حکیم اس کا زیادہ حق دار ہے اس بات کا جیسا کہ کسی کی کوئی گئی ہوئی چیز جس کے ہاتھ میں ہو وہ اسے پکڑ لیتا ہے، ایسے ہی عقلمند آدمی

جہاں سے بھی دین کی بات سنتا ہے تو قبول کر لیتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے، اور یہ نہیں دیکھتا کہ یہ بات کوئی فقیر و حقیر کہتا ہے۔ بیت

نہ دبايد کہ چند بر تيد و در نوشت است چند بر ديوار

ترجمہ: انسان کو نصیحت حاصل کرنے والا ہونا چاہئے، خواہ نصیحت دیوار پر لکھی ہو ۱۲

۴ قولہ احيائے سنت الخ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ، فَلَهُ اُجْرُ مِائَتَةِ شَهِيدٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (مشکوٰۃ، باب الاعتصام) یعنی جو آدمی مضبوطی سے پکڑے اور عمل کرے میری سنت پر، میری امت کے بگڑنے (ترک سنت) کے وقت اس کے لئے سو شہید کا ثواب ہے۔ وعن بلال بن الحارث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ اُحْيِيَ سُنَّةَ مَنْ سُنِّيَتْ قَدِ اُمِّيَّتٌ بَعْدِيْ فَاِنَّ لِمَنْ اَلَا جِرْ مِثْلَ اَجْرٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَجْرِهِمْ شَيْئًا (مشکات، باب الاعتصام)۔ یعنی جو شخص زندہ کرے میری سنتوں میں سے کسی سنت کو جو چھوڑ دی گئی ہوگی، اس کے لئے ثواب ہے مانند ان لوگوں کے جنہوں نے اس پر عمل کیا بغیر اس کے کہ کم کیا جائے ان کے ثواب سے کچھ بھی۔ (الحدیث)

۵ یعنی اہل بدعت اور گمراہ لوگ دین میں نئی نئی بدعتیں ایجاد کرتے ہیں جیسے رافضی (شیعہ) خارجی، بھریہ، قدریہ اور مجسمہ وغیرہ دین میں نئی باتیں پیدا کرتے ہیں۔

بخاری اور مسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے اس روشن و ظاہر دین میں کوئی نئی چیز نکالے جو

اس میں سے نہیں ہے یعنی ایسی چیز جو مخالف ہو اور اس کو بدلنے والی ہو پس وہ چیز اس آدمی کے ساتھ باطل و مردود ہے ۱۲

۶ قولہ یہ تا کی زیر سے، اس کے معنی بیابان، جنگل، لاف مارنا، تکبر کرنا، گمراہ و حیران ہونا اس جگہ مراد بیابان ہے ۱۲

۷ یعنی یہ مذکور جیسا کہ تم دیکھتے ہو فاسد گمانوں کی مانند ہیں ۱۲

۸ قولہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورہ حجرات آیت ۱۲ پارہ ۴م میں ہے يَا أَيُّهَا الْمُنْفِقُونَ اٰخْتَبِرُوا كَيْفَ اَمِنَ الظَّنُّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ الخ

اے مسلمانو! زیادہ بدگمانی سے پرہیز کرو، یقیناً بعض بدگمانی گناہ ہوتی ہے اور تمہارے بعض بعض کی جاسوسی اور غیبت نہ کریں الخ

۹ قولہ اَبْرَيْسَانَ اس بارش کا نام جس کے قطروں سے صدف میں مروارید پیدا ہوتا ہے ۱۲

۱۰ قولہ برئو جب پسندیدہ حق الخ یعنی اللہ سبحانہ کی رضا کے تقاضا کے مطابق کرے ۱۲

۱۱ یعنی بہت بڑی نشانیوں اور بلند ترین کرامتوں میں سے ہے ۱۲

☆ آن ..... مشارکت در خواص معانی ۱۲..... خاص معنوں میں مشارکت ☆ تخلقوا باخلاق اللہ..... خوگر شوید باخوہائے حق

۱۲..... اللہ تعالیٰ کی عادات کے خوگر ہو جاؤ ☆ ملک ..... بادشاہ ۱۲..... بادشاہ، تصرف و اختیار والا ☆ چون ..... شرط ۱۲..... یہ عبارت شرط

ہے ☆ روندہ ..... سالک راہ حق جل و علا ۱۲..... حق تعالیٰ کی راہ پر چلنے والا ☆ مقہور ..... مغلوب ۱۲..... محتاج زیر اثر ☆ دلہا ..... خلق

۱۲..... مخلوق ☆ نفاذ ..... جریان ۱۲..... جاری ہونا ☆ بدین ..... جزاء ۱۲..... یہ عبارت جزا ہے ☆ راہ ..... حق سبحانہ ۱۲..... اللہ تعالیٰ

کا راستہ ☆ باحیائی ..... زندہ کردن ۱۲..... زندہ کرنا ☆ القیاس ..... انتہی ۱۲..... پہلا بیان ختم ہوا ☆ تخلق ..... باخلاق اللہ ۱۲

..... اللہ کے اخلاق کے ساتھ ☆ درتیبہ ..... بیابان ۱۲..... جنگل ☆ ضلالت ..... گمراہی ۱۲..... گمراہی ☆ احیاء ..... زندہ کردن ۱۲

..... زندہ کرنا ☆ امانت ..... میراندن ۱۲..... مارنا ☆ سائر ..... باقی ۱۲..... باقی، تمام ☆ اقوی ..... زور مند تر ۱۲..... بہت زور

آور ☆ ابقی ..... باقی تر و دائم تر ۱۲..... ہمیشہ باقی رہنے والا ☆ رنگ ..... مانند ۱۲..... مثل ☆ میر ..... برین نظیر ۱۲..... اس

فقیر (حضرت مجدد) پر برس رہے ہیں

﴿ص ۱۱۲﴾ سیاہ فام رات کی طرح ۱۲

۱۲ قولہ واقعہ، واقعہ صوفیہ کی اصطلاح میں وہ چیز ہے جو دل پر وارد ہو جس طریقے سے بھی ہو خواہ دل کی قوت کے ساتھ، خواہ اس کے بغیر، خواہ بیداری میں خواہ نیند میں، لیکن حواس کا

معتدل ہونا ضروری ہے خاص واقعہ کے لئے ۱۲ از حواشی مشنوی شریف ۱۲

۱۲ قولہ ہنقرئی، الٹے پاؤں چلنا، جیسے کہ منہ مغرب کی طرف ہو اور مشرق کی طرف چلے ۱۲

☆ خواجہ ..... محمد الباقی قدس سرہ ۱۲..... مراد حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ ☆ شاہمہ ..... امام ربانی ۱۲..... مراد امام ربانی مجدد الف ثانی

علیہ الرحمۃ ☆ فائدہ کہ ..... ازین نقل شمارا ۱۲..... تمہاری اس نقل کا کیا فائدہ ☆ حضرت خواجہ ..... محمد الباقی قدس سرہ ..... حضرت خواجہ باقی

باللہ قدس سرہ ☆ شام ..... محمد صادق مکتوب الیہ ۱۲..... مراد محمد صادق کشمیری جن کی طرف خط لکھا گیا ☆ پرست ..... یعنی منقاد و مطیع شیخ ۱۲

..... یعنی خود کو شیخ کے مطیع و فرمانبردار شمار کرتے ہو ☆ نامید ..... نام اید ۱۲..... اسولہ ..... سوال مذکورہ ۱۲..... ذکر کئے گئے

تین سوالات ☆ چون..... شرط ۱۲..... یہ عبارت شرط ہے ☆ بتقریب..... بہ تبعیت ۱۲..... موقع اور مناسبت سے ☆ گفت..... تقریب  
۱۲..... مراد تحریر ☆ نیک..... جز ۱۲..... یہ جزا ہے ☆ کورا..... کہ اور ۱۲..... کیونکہ اس کو ☆ نمودہ..... مقرر کردہ ۱۲..... قائم کیا ہوا ☆  
افاقت..... ہوش ۱۲..... ہوش و آگاہی ☆ ندامت..... پشیمانی ۱۲..... شرمندگی ☆ انابت..... رجوع آور دن ۱۲..... رجوع کرنا،  
توجہ بدلنا ☆ تجدید..... نوی کردن ۱۲..... نئے سرے سے کوئی کام کرنا ☆ صدو..... درپے ۱۲..... پیچھے پڑنا

## ایک سو آٹھواں مکتوب ﴿۱۰۸﴾

میاں سید احمد بجاڑی کی طرف صادر فرمایا..... اس بیان میں کہ ”نبوت ولایت سے افضل ہے“ بخلاف ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ ”ولایت نبوت سے افضل ہے“۔

ثَبَّتْنَا لِلَّهِ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ وَجَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ  
وَعَلَيْهِمْ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَبَيْنَ التَّسْلِيمَاتِ أَكْمَلُهَا (اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اور آپ کو اور تمام مسلمانوں کو حضور انور ﷺ کی تابعداری پر ثابت قدم رکھے)۔

بعض مشائخ نے سکر کی حالت میں کہا ہے کہ ”ولایت نبوت سے افضل ہے“۔ اور بعض دوسرے مشائخ نے اس ولایت سے نبی کی ولایت مراد لی ہے تاکہ نبی پر ولی کے افضل ہونے کا وہم دور ہو جائے لیکن حقیقت میں معاملہ اس کے برعکس ہے کیونکہ نبی کی نبوت اس کی ولایت سے افضل ہوتی ہے۔ (مقام) ولایت میں (ولی) سینہ کی تنگی کی وجہ سے مخلوق کی طرف توجہ نہیں کر سکتا (لیکن مقام) نبوت میں کمال درجہ شرح صدر ہونے کی وجہ سے نہ تو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا مخلوق کی طرف توجہ ہونے کا مانع ہوتا ہے اور نہ ہی مخلوق کی طرف متوجہ ہونا حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کا مانع ہے نبوت میں صرف مخلوق ہی کی طرف توجہ نہیں ہوتی کہ جس کی وجہ سے ولایت کو کہ جس کی توجہ صرف حق پر ہوتی ہے نبوت پر ترجیح دیں۔ عِيَاذًا بِاللَّهِ سُبْحَانَهُ (اللہ سبحانہ کی پناہ)۔  
صرف مخلوق کی طرف توجہ کا ہونا عوام کالانعام (نا سمجھ لوگو) کا درجہ ہے، نبوت کی شان اس کے بلند و برتر ہے، اس حقیقت کا سمجھنا ارباب سکر کے لئے دشوار ہے لیکن اکابر مستقیم الاحوال اس معرفت میں ممتاز ہیں۔ ع

هٰنِيئًا لَا زَبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا (مبارک نعمتیں جنت کی ہوں ارباب نعمت کو)

باقی مقصد یہ ہے کہ میاں شاہ عبداللہ ولد میاں شیخ عبدالرحیم اس فقیر کے رشتہ دار ہیں۔ ان کے والد بزرگوار ایک عرصہ تک بہادر خاں کے ملازم رہے اب حاجتمند ہیں اور بینائی سے معذور ہیں، انہوں نے اپنے صاحبزادے کو بہادر خاں کے پاس نوکری کیلئے بھیجا ہے اس بارے میں آپ بھی کچھ اشارہ فرمادیں تو فائدہ مند ہوگا۔ والسلام

﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۱۲﴾ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو اور تمام مسلمانوں کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر ثابت وقائم رکھے آپ پر اور آپ کی آل پر اور تمام نبیوں پر اللہ تعالیٰ کے درود اور اعلیٰ رحمتیں اور کامل تر سلامیں نازل ہوں ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

﴿ص ۱۱۲﴾ ☆ رفع..... زائل ۱۲..... دور ہو جائے، اٹھ جائے

﴿ص ۱۱۳﴾۔ قولہ ہم این معنی ارج یعنی نبی بخشیت نبی دونوں جہتوں کا جامع ہوتا ہے ولی کے مقابلہ میں، ولی بخشیت ولی جو اپنا رخ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رکھتا ہے ۱۲  
 ۱۔ خوشگوار اور مبارک ہوں اس (جنت) کی نعمتیں طالبانِ نعمت کو ۱۲

۲۔ قولہ فقر اوت قربت ارج۔ یعنی ہمارے اور ہمارے خاندان کے ساتھ، اور بعض نسخوں میں ”باین فقیر“ کے الفاظ واقع ہیں اور ان کا مطلب ظاہر ہے ۱۲  
 ۱۔ قولہ ذجاہتمند، داو پر زبر ہے، عزت و جاہ والد، ذجاہت (داو کے زبر سے) خوبصورتی چہرہ کا روشن ہونا اور عزت کے معنی میں بھی آتا ہے ۱۲

☆ افضل ..... پس از ولایت ولی بطریق اولی افضل باشد ۱۲ ..... پس ولی کی ولایت سے (نبوت) بدرجہ اولی افضل ہوگی ☆ آورد ..... چ

توجہ ولی مخلوق مانع توجہ بحق است ۱۲ ..... کیونکہ مخلوق کی طرف دل کی توجہ، اللہ کی طرف توجہ کے لئے رکاوٹ ہے۔ ☆ کالانعام ..... چہار پایگان ۱۲ ..... چار

پائیوں کی طرح ہے ☆ اکابر ..... اہل صحو ۱۲ ..... اہل خبر، اہل ہوش ☆ عذر بصارت ..... یعنی نابینا اند ۱۲ ..... یعنی اندھے ہیں ☆ دارند ..... شاہ

عبداللہ ۱۲ ..... مراد عبداللہ شاہ ہیں ☆ ایشان ..... یعنی سید احمد مکتوب الیہ ۱۲ ..... یعنی سید احمد جن کو خط لکھا گیا ہے ☆ اشارتے ..... بہ بہادر خان ۱۲

..... بہادر خان کی طرف اشارہ ہے

## ایک سونواں مکتوب ﴿۱۰۹﴾

حکیم صدر کی طرف صادر فرمایا ..... قلب کی سلامتی اور ماسوائے حق کے نسیان کے بارے میں۔

اہل اللہ (اولیاء) امراضِ قلبیہ کے اطبا ہیں، اور امراضِ باطنیہ کا ازالہ ان بزرگوں کی توجہ سے وابستہ ہے، ان کا کلام

دوا ہے اور ان کی نظر شفا ہے (ان کے متعلق حدیث شریف میں ہے) هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ (یعنی یہ ایسے لوگ ہیں کہ

جن کے پاس بیٹھنے والے بد بخت نہیں ہوتے) وَهُمْ جُلَسَاءُ اللَّهِ (یعنی یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہیں) (نیز فرمایا) بِهِمْ يَمْطَرُونَ

وَبِهِمْ يُرْزَقُونَ (یعنی انہی لوگوں کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور انہی کے طفیل (مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے)۔

باطنی امراض کی جڑ اور معنوی علتوں (اندرونی بیماریوں) کا سردار (سب سے بڑی بیماری) دل کا غیر حق تعالیٰ کے

ساتھ گرفتاری (پھنسا رہنا) ہے، جب تک اس گرفتاری سے مکمل طور پر آزادی حاصل نہ ہو جائے سلامتی (ایمان) محال ہے

کیونکہ شرکت کو حضرت جل سلطانہ کی بارگاہِ عالی میں ہرگز دخل نہیں ہے۔ اَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ (سورہ زمر ۳۹ آیت ۳، آگاہ

رہو کہ خالص دین اللہ ہی کے لئے ہے) ..... پس کیا حال ہوگا (اس شخص کا) جو شریک کو (حق تعالیٰ کی محبت پر) غالب کر لے کہ،

نہایت بے حیائی کی بات ہے کہ غیر اللہ کی محبت کو حق تعالیٰ کی محبت پر اس طرح غالب کر لیا جائے کہ حق تعالیٰ کی محبت اس کے

مقابلے میں معدوم یا مغلوب ہو جائے۔ اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ (حیا ایمان کی ایک فرع (شاخ) ہے)۔ میں شاید اسی حیا کی

طرف اشارہ ہے۔

اور قلب کے گرفتار نہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ (دل) ماسوا کو کھلی طور پر بھول جائے اور تمام اشیاء کو اس طرح

فراموش کر دے کہ اگر تکلف سے بھی اشیاء کو یاد کرنا چاہے تو اس کو یاد نہ آئیں۔ پس اشیاء کے ساتھ گرفتاری کی اس مقام میں کیا

گنجائش ہے ..... اسی حالت کو اہل اللہ فنا سے تعبیر کرتے ہیں، اور یہ فنا اس راہ میں قدم اول ہے اور یہ مقام انوارِ قدم کے

ظہور کا مبداء ہے اور معارف و حکم کے ورود کا منشا ہے وَبِدُونِهَا خَرَطُ الْقِتَادِ (اس کے علاوہ بے فائدہ رنج اٹھاتا ہے) بیت



چچ کس راتا نگر دواو فنا نیست رہ دربار گاہ کبریا  
(جسکو حاصل ہی نہیں راہ فنا کس طرح پائے وہ راہ کبریا؟)

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۱۳﴾ قولہ ہم قوم الخ یعنی اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ لوگ ایسے ہمنشین ہیں کہ ان کے پاس بیٹھے والا بد بخت نہیں ہوتا

بیت ہم نشین اولیا چون کیا است  
ترجمہ: اولیاء کی ہم نشینی کیا کی مثل ہے، خود کیا میں یہ خوبی کب ہے۔

مذکورہ حدیث کو بخاری اور مسلم نے طویل حدیث میں روایت کیا ہے ۱۲

﴿ص ۱۱۳﴾ قولہ ہم جلساء اللہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے ماخوذ ہے اللہ عزوجل کی طرف سے بیان کرتے ہوئے وأنا معہ اذا ذکرنی، رواہ البخاری  
والمسلم ۱۲

(ترجمہ: اور میں اس کے پاس ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

﴿ص ۱۱۳﴾ قولہ بہم یمطرؤن وبہم یرزقون، ماخوذ من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: هل تنصرون وترزقون الا بضعفاء کم، رواہ البخاری

وأيضاً من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یسقی بہم الغیث وینتصرون بہم علی الاعداء، رواہ ۱۲ من مشکوٰت

ترجمہ یہ الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے هل تنصرون وترزقون الا بضعفاء کم سے ماخوذ ہیں، اس کو بخاری نے روایت کیا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے قول یسقی بہم الغیث وینتصرون بہم علی الاعداء سے بھی ماخوذ ہو سکتے ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

﴿ص ۱۱۳﴾ قولہ الا اللہ الخ اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورہ زمر کے شروع میں واقع ہے یعنی آگاہ رہو کہ خالص دین اللہ کے لئے ہی ہے یعنی اس کے نزدیک خالص عبادت  
مقبول ہے جو بغیر شرک کے ہو ۱۲

یعنی ممنوع کاموں کے ارتکاب سے شرم کرنا ایمان کے شعبوں میں عظیم شعبہ اور دین کے کاموں میں نہایت عمدہ کام ہے۔ مذکورہ حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۱۲

### ☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ مادون ..... غیر ۱۲ ..... غیر، علاوہ ☆ علل ..... جمع علت بالکسر بیماری ۱۲ ..... عین کی زیر سے علت (بیماری) کی جمع ہے ☆ بمادون

..... غیر ۱۲ ..... غیر کے ساتھ ☆ بار ..... نیست ۱۲ ..... تصرف و اختیار اور گنجائش ☆ نہایت ..... خبر ۱۲ ..... یہ عبارت خبر ہے ☆

محبت ..... مبتداء ۱۲ ..... یہ عبارت مبتداء ہے ☆ ذہول ..... بضمحین غفلت و فراموشی ۱۲ ..... ذال اور ہا پر پیش ہے مراد غفلت کرنا اور فراموش

کرنا ہے

﴿ص ۱۱۳﴾ قولہ بدوفا الخ یعنی اس حالت کے حاصل کرنے کے بغیر انوار قدیم اور معارف حکمتوں کا امیدوار ہونا، خاردار درخت کی ٹہنی پر ہاتھ مارنے کی طرح ہے، یعنی فائدہ اور بے

سودرنج برداشت کرنا اور محنت و کوشش کرنا ہے ۱۲

بیت چچ کس راتا نہ گرد داو فنا نیست رہ دربار گاہ کبریا

ترجمہ: جس کسی کو مقام فنا حاصل نہیں ہے وہ کس طرح بارگاہ کبریا کا راستہ پائے گا ۱۲

## ایک سو دسواں مکتوب ﴿۱۱۰﴾

شیخ صدر الدین کی طرف صادر فرمایا ..... اس بیان میں کہ انسان کی پیدائش سے مقصود طاعت و عبادت کے

وظائف کی ادائیگی اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی جناب میں پورے طور پر توجہ رکھنا ہے۔

حق سبحانہ و تعالیٰ ارباب کمال کی تمناؤں کے اعلیٰ مرتبہ تک عروج عطا فرمائے ..... انسان کی پیدائش سے مقصود

طاعت اور عبادت کے وظائف کی ادائیگی اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف کامل طور پر دائمی توجہ رکھنا ہے اور یہ بات سید الاولین و

الآخرین علیہ من الصلوٰت التہار و من التحیات ایمنہا کی ظاہری و باطنی کامل تابعداری کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی،

رَزَقْنَا اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَاَيُّكُمْ اِتِّبَاعَهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَوْلًا وَّفَعَلًا ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا عَمَلًا  
وَاعْتِقَادًا اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ (یعنی حق تعالیٰ ہم کو اور آپ کو آنحضرت ﷺ کے قول و فعل، ظاہر و باطن اور عمل و اعتقاد میں کامل پیروی کی  
توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین)۔

بعد از خدا بے ہر چہ پر ستمد ہیچ نیست بے دولت است آنکہ ہیچ اختیار کرد  
(بجز حق کے وہ جس کو پوجتے ہیں ہیچ و باطل ہے جو باطل کی کرے پوجا بڑا بد بخت و جاہل ہے)

حق سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ (آدمی کا) جو کچھ بھی مقصود ہے وہی اس کا معبود ہے، غیر حق کی عبادت سے اس وقت نجات  
حاصل ہوتی ہے جب حق جل و علا کے سوا کوئی چیز بھی مقصود نہ رہے۔ خواہ وہ مقاصد آخرت (کی نجات) اور بہشت کی لذتیں  
اور نعمتیں ہی کیوں نہ ہوں، اگرچہ یہ مقاصد حسنات میں سے ہیں لیکن مقررین کے نزدیک سیئات میں داخل ہیں..... جب  
آخرت کے امور کے مقاصد کی نوعیت کا یہ حال ہے تو امور دنیاوی کو مقاصد قرار دینے کی نسبت کیا کہا جاسکتا ہے کیونکہ دنیا حق  
تعالیٰ کی مغضوبہ (سخت ناپسندیدہ) ہے، اور (حق تعالیٰ نے) جب سے دنیا کو پیدا کیا ہے اس کی طرف ہرگز نہیں دیکھا۔ اس کی  
محبت گناہوں کی جڑ بنیاد ہے اور اس کا طالب (چاہنے والا) لعنت و پھٹکار کا مستحق ہے۔

الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا اِلَّا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى (ترمذی و ابن ماجہ) (یعنی دنیا ملعون ہے اور اللہ کے  
ذکر کے علاوہ اور جو کچھ بھی ہے وہ بھی ملعون ہے)..... نَجَّانَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَنِ شَرِّ مَا فِيهَا بِحُرْمَةِ حَبِيْبِهِ  
مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوْلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاِلَيْهِ الْكِرَامُ (اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے حبیب پاک  
سید الاولین و الاخرین علیہ الصلوٰۃ والسلام و آلہ الکرام کے طفیل دنیا کے شر اور اس کے اندر جو کچھ ہے ان سب کے شر سے نجات  
فرمائے۔ (آمین))

### ﴿حاشیہ متن﴾

۱۔ مالک حقیقی حق جل و علا کی طرف سے مقرر کردہ عبادات ۱۲

۲۔ قولہ رَزَقْنَا اللّٰهَ الخ یعنی اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل، ظاہر و باطن اور عمل و اعتقاد میں کامل پیروی کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین ۱۲  
۳۔ قولہ بدین منوال الخ منوال میم کے زیر سے، یعنی وہ لکڑی کہ جس پر کپڑا بننے کے وقت کپڑے کو لپیٹتے ہیں، الف کو حذف کر کے بھی استعمال ہوتا ہے، عرب کہتے ہیں: لَهْمُ

عَلِيٍّ مِّنْوَالٍ وَّاجِدٍ یعنی ان کے اخلاق برابر ہیں، مجاز الطور اور دستور کے معنی میں استعمال کرتے ہیں ۱۲

۴۔ قال صلی اللہ علیہ وسلم: حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ، رواه البيهقي عن الحسن مرسلًا ۱۲ مشكوة، كتاب الرقاق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے، اس کو امام بیہقی نے حسن بصری سے مرسلًا روایت کیا ہے ۱۲

۵۔ قال صلی اللہ علیہ وسلم: لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، وَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّزْهَمِ رواه الترمذی ۱۲ مشكوة، كتاب الرقاق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے چاندی (یعنی مال و دولت) کے متوالے پر لعنت کی گئی ہے، اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے ۱۲

۶۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کے آخر میں ہے وَمَا وَاِلَآهَ غَالِبًا وَّمُتَعَلِّمًا ۱۲ (الترغیب ۹۸)

۷۔ قولہ نَجَّانَا اللّٰهَ الخ یعنی اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے حبیب پاک سید الاولین و الاخرین علیہ الصلاۃ والسلام و آلہ الکرام کے طفیل دنیا  
کے شر و اس کے اندر جو کچھ ہے ان سب کے شر سے نجات عطا فرمائے ۱۲ (آمین)

☆ متن..... بین السطور..... معانی

﴿ص ۱۱۳﴾ ☆ بمنجہائے..... بنہایت ۱۲..... انتہا تک ☆ متمتقائی..... آرزو ۱۲..... خواہش، تناسل ☆ ارباب..... اہل ۱۲..... اہل کمال

☆ اقبال..... توجہ ۱۲..... پوری توجہ، کامل توجہ

## ایک سو گیارھواں مکتوب ﴿۱۱۱﴾

شیخ حمید سنبھلی کی طرف صادر فرمایا..... اس بیان میں کہ توحید سے مراد قلب کو حق سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ (تمام چیزوں سے رہائی حاصل کر کے حق تعالیٰ کیلئے) خالص کرنا ہے اور اس کے مناسب بیان میں

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ (سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو)..... توحید سے مراد یہ ہے کہ قلب کو ماسوائے حق کی توجہ سے خلاصی حاصل ہو جائے، جب تک دل ماسوائے (غیر حق) کی گرفتاری میں پھنسا ہوا ہے اگرچہ بہت ہی تھوڑا ہو، توحید والوں میں سے نہیں ہے، (توحید کی) اس دولت کے حاصل ہوئے بغیر (اللہ تعالیٰ کو) ایک کہنا، ایک جاننا اور باب حصول کے نزدیک فضول ہے۔ ہاں ایک کہنا اور ایک جاننا ایمان کی تصدیق کیلئے ضروری ہے اور اس سے چارہ نہیں لیکن وہ دوسرے معنی میں ہے۔ لَا مَعْبُودَ إِلَّا اللَّهُ (یعنی نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ) اور لَا مَوْجُودَ إِلَّا اللَّهُ (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی موجود نہیں) کے درمیان فرق بالکل واضح ہے..... ایمان کی تصدیق علمی ہے اور ادراک وجدانی حال پر منحصر ہے، اس حال (یعنی وجدانی کیفیت) کے حاصل ہونے سے پہلے اس کے بارے میں گفتگو کرنا ممنوع ہے۔

مشائخ کی ایک جماعت نے جو اس بارے میں گفتگو کی ہے وہ دو حال سے خالی نہیں ہے..... (۱) یا تو وہ غلبہٴ حال سے مغلوب ہونے کی وجہ سے معذور ہو گئے ہیں..... (۲) یا احوال کے لکھنے اور ظاہر کرنے سے ان کا مقصود یہ ہوگا کہ دوسروں کیلئے کسوٹی اور ان کے احوال کی استقامت کا باعث بن جائیں اور تا کہ دوسرے حضرات اپنے حالات کی کجی کو ان کے احوال کے ترازو میں تول سکیں..... ان دو حالتوں کے علاوہ اسرار کا ظاہر کرنا ممنوع ہے۔

حق سبحانہ و تعالیٰ اور باب کمال کا تھوڑا سا حصہ ہی ہم بے نصیب لوگوں کو عطا فرما کر بلند مرتبہ روشن سبتِ مصطفویہ علی صدرہا الصلوٰۃ والسلام والحمیہ کی متابعت نصیب فرمائے بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَآلِهِ الْأَمْجَادِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ

ایک تکلیف دی جاتی ہے کہ حاملِ رقیمہ دعا شیخ عبدالفتاح ذی عزت اور شریف لوگوں میں سے ہیں حافظ ہیں، آدمی زادہ، کثیر العیال اور بہت سی لڑکیوں کے باپ ہیں۔ اسبابِ معیشت نہ ہونے کی وجہ سے مجبور ہو گیا کہ کسی کریم و سخی حضرات کے آستانے پر حاضر ہوں۔ امید ہے کہ اپنے مقصود میں کامیاب ہوں گے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿مذہب ۱۱۵﴾ ۱۔ قولہ علمی است، یعنی علم کی طرف منسوب ہے، جزئی نسبت نبی کے ساتھ، یعنی علم کی ایک قسم ہے ۱۲

۲۔ قولہ حالی، حال کی طرف منسوب ہے، یعنی اس کے افراد میں سے ایک فرد ہے ۱۳

۳۔ قولہ تک، بیم اور حاکی زبر سے، بیم کی زیر اور بغیر نقطہ چار زبر بھی پڑھتے ہیں یعنی دو طرح بولا جاتا ہے، بمعنی زرگر کا وہ پتھر جو سیاہ ہوتا ہے جس پر سونے کو رگڑ کر اس کے

خالص ہونے کی پہچان کی جاتی ہے ۱۴ غف

۴۔ مثوی زر قلب دز نیکو در عیار بے تک ہر گندار اعتبار

ترجمہ کھونا سونا اور اچھا سونا پر کھنے میں آئے تو پتھر چلتا ہے، بغیر کسوٹی کے سونے کا ہرگز اعتبار نہیں ہے ۱۵

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ تخلیص ..... خالی کردن ۱۲ ..... خال کرنا ☆ اقل ..... اندک تر از اندک ۱۲ ..... بہت کم، کم سے کم تر ☆ این ..... تخلیص قلب ۱۲

☆ فضول ..... افزونی ۱۲ ..... فضول، بے فائدہ، بے نتیجہ ☆ الا اللہ ..... ای شہود اعلیٰ ماہور اے حضرت المجدد قدس سرہ ۱۲ ..... یعنی وہ

شہود اعلیٰ جو حضرت مجدد قدس سرہ کی رائے کے مطابق ہے ☆ بین ..... ظاہر آشکار ۱۲ ..... ظاہر و واضح ہے ☆ تصدیق ..... مبتداء ۱۲

..... یہ مبتدا ہے ☆ علمی ..... خبر ۱۲ ..... یہ خبر ہے ☆ ادراک ..... مبتداء ۱۲ ..... یہ مبتدا ہے ☆ حالی ..... خبر ۱۲ ..... یہ خبر

ہے ☆ پیش ..... است ۱۲ ..... ایک حال ہے ☆ مخطور ..... ممنوع ۱۲ ..... منع کیا ہوا ☆ استقامت ..... درستی ۱۲

..... صحیح حالت ☆ اوجواج ..... بجی ۱۲ ..... ٹیرہا پین ☆ شمشہ ..... اندک کے ۱۲ ..... تھوڑا، قلیل ☆ روزی ..... نصیب ۱۲ ..... حصہ

☆ العیال ..... بکسر اول بمعنی زن و فرزندان و دیگر توابع ۱۲ ..... غٹ عین کی زیر ہے بمعنی بیوی، بچے اور دیگر افراد خانہ ☆ ابو ..... پدر

۱۲ ..... باپ ☆ البنات ..... دختران ۱۲ ..... بیٹیاں

## ایک سو بار ہواں مکتوب ﴿۱۱۲﴾

شیخ عبد الجلیل توئیسری ثم الجونیوری کی طرف صادر فرمایا..... اس بیان میں کہ اصل کام یہ ہے کہ ہم عقائد اہل سنت و جماعت کے پابند ہو جائیں۔ اگر اس دولت کے ساتھ ساتھ احوال و مواجید بھی عطا فرمادیں تو ہم احسان مند ہوں گے ورنہ اس دولت کو کافی سمجھیں گے کیونکہ جب یہ حاصل ہوگی تو سب کچھ حاصل ہو گیا۔

حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ، ہم مفلوسوں کو اہل حق یعنی اہل سنت و جماعت کے معتقداتِ حقہ کی حقیقت سے نوازے اور نقدِ وقت کو اپنے پسندیدہ اعمال (میں مشغول رکھنے) کی توفیق مرحمت فرمائے اور وہ احوال جو ان اعمال کے ثمرات ہیں عطا فرما کر اپنی جناب قدس جل سلطانہ کی جذب فرمائے۔ ع

کارا این ست وغیر این ہمہ ہیج (کام اصلی ہے یہی، اس کے سوا سب ہیج ہے)

جو احوال و مواجید اس فرقہ ناجیہ (اہل سنت و جماعت) کے عقائد کی تحقیق کے خلاف حاصل ہوں ہم ان کو سوائے استدراج کے کچھ نہیں جانتے اور اس میں خرابی کے علاوہ کچھ خیال نہیں کرتے۔ اس فرقہ ناجیہ کی اتباع کی دولت کے ساتھ ساتھ اور جو کچھ عطا ہو جائے ہم اس پر (مزید) احسان مند ہوں گے اور شکر بجالائیں گے اور اگر صرف یہ (عقائد صحیحہ) دے دیئے جائیں اور احوال و مواجید کچھ بھی نہ دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہم اس پر راضی اور خوش ہیں۔

بعض مشائخ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم نے غلبہ حال اور سکر وقت کی وجہ سے بعض علوم و معارف اہل حق کی پرانے کے خلاف ظاہر کئے ہیں، چونکہ ان کی بنیاد کشف پر ہے اس لئے وہ معذور ہیں۔ امید ہے کہ قیامت کے دن ان سے مواخذہ نہ ہوگا۔ (کیونکہ) وہ حضرات مجتہدِ مخطی (غلطی کرنے والا مجتہد) کے حکم میں ہیں "ان کی خطا بھی ایک اجر رکھتی ہے"..... اور حق علمائے اہل حق "اللہ تعالیٰ ان کی سعی و کوشش کو مشکور فرمائے" کی جانب ہے، کیونکہ علماء کے علوم مشکوٰۃ نبوت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و التحیۃ سے ماخوذ ہیں جن کو وحی قطعی کی تائید حاصل ہے۔ اور ان صوفیوں کے معارف کی دلیل کشف و الہام ہے

جس میں غلطی کی گنجائش ہے..... کشف والہام کے صحیح ہونے کی علامت علمائے اہل سنت کے علوم کے ساتھ مطابقت ہے، اگر (کشف والہام میں) بال برابر بھی (شریعت کی) مخالفت ہے تو دائرہ ثواب سے باہر ہے، یہی علم صحیح ہے اور صریح حق ہے، پس حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کچھ نہیں۔ رَزَقْنَا اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَاَيَّاكُمْ الْاِسْتِقَامَةَ عَلٰى مُتَابِعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا عَمَلًا وَاعْتِقَادًا عَلَيْهِ وَعَلَى الْاِلهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَكْمَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيْمَاتِ اَفْضَلُهَا (اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو سید المرسلین ﷺ کی متابعت پر ظاہری و باطنی، عملی و اعتقادی طور پر استقامت عطا فرمائے۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ) (آپ پر اور ہر ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو)۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۱۶﴾ ۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمْنَا لِحَاكِمِكُمْ فَاجْتَهَدْ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، فَإِذَا حَكَمْتَ فَاجْتَهَدْ وَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَوَاحِدٌ۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ، باب العمل فی القضاء والخوف منہ) ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حاکم فیصلہ کرے تو خوب تحقیق کر لے اور وہ درست و صحیح ہو تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور جب فیصلہ کرے تو خوب تحقیق کرے اور فیصلے میں غلطی ہو جائے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔

۲۔ قولہ مُقْتَنَسٌ، اِقتباس سے اسم مفعول ہے، بمعنی کسی سے علم سیکھنا اور آگ حاصل کرنا اور فائدہ اٹھانا ۱۲

۳۔ مشکوٰۃ، ہم کی زیر سے، وہ فراخ طاق جس میں چراغ اور قندیل روشن کرتے ہیں، یہاں مراد ہے نبی اکرم علیہ الصلوات والسلام و اتحیہ کے سینہ مبارک سے ماخوذ علم ۱۲

۴۔ قولہ الہام، یعنی فیض کے طریقہ پر دل میں شہیر کا القا کرنا ۱۲

۵۔ یہی علم صحیح ہے اور صریح حق ہے، پس حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کچھ نہیں، اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت پر ظاہری اور باطنی، اور علمی اور اعتقادی طور پر استقامت عطا فرمائے ۱۲ مصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

### ☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ مواجید..... جمع وجد خلاف قیاس ۱۲..... خلاف قیاس، وجد کی جمع ہے ☆ مرضیہ..... پسندیدہ ۱۲..... دل پسند ☆ با این..... ہمراہ ۱۲

..... اس کے ساتھ ☆ فردا بان..... روز قیامت ۱۲..... قیامت کا دن ☆ مقتدائی..... دلیل ۱۲..... دلیل، حجت ☆ مصداق.....

علامت ۱۲..... نشانی

## ایک سو تیرھواں مکتوب ﴿۱۱۳﴾

جمال الدین حسین کولابی کی طرف صادر فرمایا..... اس بیان میں کہ مبتدی اور منتہی کے جذبہ کے درمیان کیا فرق ہے؟ اور یہ کہ مجذوبوں کو جذب کا اظہار ابتداء روح سے ہوتا ہے جو قلب کے اوپر ہے اور وہ روح کے شہود کو حق تعالیٰ جل شانہ کا شہود خیال کر لیتے ہیں۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى (اللہ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو) جذب و کشش صرف مقام فوق تک ہوتی ہے فوق فوق تک نہیں ہوتی (یعنی مقام فوق سے اوپر نہیں ہوتی) اور یہی حال شہود اور اس کے طریقہ وغیرہ میں ہے، پس جن مجذوبوں نے سلوک طے نہیں کیا وہ مقام قلب میں ہیں ان میں جذب و کشش صرف مقام روح تک ہے جو مقام قلب سے اوپر ہے، اور منتہی حضرات کا جذبہ و کشش انجذاب الہی ہے جس کے اوپر کوئی اور مقام نہیں اور ابتدائی جذبہ میں روح منقوخ (انسان کے اندر پھونگی گئی روح) کے سوا کچھ مشہود نہیں ہوتا کیونکہ روح خود اپنی اصلی صورت میں موجود ہے (حدیث میں ہے) اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ (بیشک اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی

صورت پر پیدا کیا۔ (یہ حضرات) روح کے شہود کو حق تعالیٰ کا شہود سمجھ لیتے ہیں، اور جبکہ روح کو عالم اجساد کے ساتھ ایک درجہ مناسبت حاصل ہے تو کبھی اس شہود کی کثرت کو شہودِ احدیت کہتے ہیں اور کبھی اس کی معیت کے قائل ہوتے ہیں حالانکہ حق تعالیٰ جل و علا کا شہود کا حصول فنائے مطلق کے بغیر جو کہ سلوک کی انتہا پر متحقق ہے متصور نہیں ہے۔ شعر

ہج کس راتا نگر ددا و فنا      نیست رہ در بار گاہ کبریا  
(جس کو حاصل ہی نہیں راہِ فنا      کس طرح پائے وہ راہِ کبریا)

اور اس شہود کا عالم (دنیا) سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان دونوں شہودوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ جو شہود عالم (دنیا) کے ساتھ کسی نہ کسی وجہ سے مناسبت رکھتا ہے تو وہ حق تعالیٰ و تقدس کا شہود نہیں ہے اور اگر بے مناسبت ہے (یعنی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے) تو حق جل و علا کے شہود کی علامت ہے۔ شہود کا اطلاق عبارت کی تنگی کی وجہ سے ہے ورنہ یہ نسبت بھی منتسب الیہ (حق تعالیٰ و تقدس کی ذات) کی طرح بے کیف و بے مثل ہے۔ ع

چوں را بہ پیچوں راہ نیست      (مثل کیوں بے مثل تک پائے گا راہ)

(مثل کو بے مثل (یعنی ذاتِ الہی) کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے (یعنی ذاتِ الہی میں غور نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کی

صفات پر غور کریں)۔ لَا يَحْمِلُ عَطَا يَا الْمَلِكِ إِلَّا مَطَايَاُ (بادشاہ کی عطا کردہ چیزوں کو اس کی سواریاں ہی اٹھا سکتی ہیں)۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿صفحہ ۱۱۷﴾ یعنی یہی حال شہود اور اس کے طریقہ وغیرہ میں ہے ۱۲

۱۔ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم علی صورته، متفق علیہ من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلفظ خلق اللہ

ادم علی صورته ۱۲ اسکی شرح مکتوب نمبر ۹۵ کے حاشیہ میں تحریر ہو چکی ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں ۱۲

۲۔ منفوخ کا معنی انسانی بدن میں پھونکی ہوئی ۱۲

۳۔ قولہ شہود الخ ہائے افسوس! اگر اس مرتبہ سے اسکو نہ گذارتے اور باطل کو حق کے ساتھ نہ لے جاتے، بعض مشائخ اس مقام میں تیس سال تک روح کو خدا سمجھ کر پوجتے رہے

اور جب اس مقام سے آگے لے جائے گئے تو پھر اسکی برائی اور خرابی کو سمجھے ۱۲ معارف

۴۔ یعنی بادشاہ کی عطا کردہ نوازشات اسی کی سواریاں اٹھا سکتی ہیں ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ ۱۔ مگر ۱۲..... مگر، سوائے ☆ روح..... شرط ۱۲..... یہ شرط ہے ☆ شہود..... جزا ۱۲.....

یہ جزا ہے ☆ نحوے..... نوے ۱۲..... ایک قسم ☆ دین..... این دو شہود ۱۲..... یہ دو گواہ ☆ مُشَبَّہ..... حق تعالیٰ و تقدس ۱۲.....

اللہ تعالیٰ بہت پاک ☆ الّا..... ورنہ ۱۲..... ورنہ

## ایک سو چودھواں مکتوب ﴿۱۱۳﴾

صوفی زبان کی طرف صادر فرمایا۔۔۔۔۔ حضرت سید المرسلین علیہ و آلہ الصلوٰت و التسلیمات کی متابعت کی ترغیب کے

بیان میں۔

حق سبحانہ و تعالیٰ ہم بے سروسامان مفسلوں کو حضرت سید المرسلین اولین و آخرین علیہ الصلوٰة والسلام کی متابعت کی

دولت سے مشرف فرمائے اور اس پر استقامت نصیب کرے۔۔۔۔۔ آنحضرت علیہ من الصلوٰت افضلہا ومن التسلیمات اکملہا (ایسی عظیم المرتب ہستی ہیں کہ ان) کی دوستی کے طفیل حق تعالیٰ اپنے اسمائی و صفائی کمالات کو ظہور میں لایا اور آنحضرت ﷺ کو تمام کائنات میں سے بہترین قرار دیا۔ آپ کی پسندیدہ متابعت کا ایک ذرہ تمام دنیاوی لذات اور اخروی تنعمات سے مرتبہ میں کہیں زیادہ بڑھ کر ہے، تمام فضیلت آنحضرت ﷺ کی روشن سنت کی تابعداری پر وابستہ ہے، اور تمام بزرگی احکام شریعت کی بجا آوری پر منحصر ہے۔۔۔۔۔ مثلاً دوپہر کا سونا (قیلولہ) اگر اتباع سنت کی نیت سے ہو تو کروڑوں شب بیداریوں سے جو آنحضرت ﷺ کی متابعت میں نہ ہوں اولیٰ و افضل ہے۔۔۔۔۔ اسی طرح عید الفطر کے دن میں کھانا (یعنی روزہ نہ رکھنا) جس کا کہ شریعتِ مصطفویٰ میں حکم ہے، خلاف شریعت تمام عمر روزے رکھنے سے افضل ہے۔۔۔۔۔ اور شارع علیہ السلام کے حکم کے مطابق ایک چیتل (دام، پیسہ) دنیا اپنی خواہش سے سونے کے پہاڑ خرچ کرنے سے بہتر و افضل ہے۔۔۔۔۔ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد صحابہ کی طرف دیکھا تو ان میں ایک شخص کو حاضر نہ پایا، دریافت کرنے پر حاضرین نے عرض کیا کہ وہ شخص تمام رات عبادت کرتا رہا ہے شاید اس وقت آنکھ لگ گئی ہو۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اگر وہ شخص تمام رات سوتا رہتا اور صبح کی نماز باجماعت ادا کر لیتا تو (اس کیلئے تمام رات عبادت کرنے سے) بہتر تھا۔

گمراہ لوگوں (اہل ہنود وغیرہ) نے اگرچہ ریاضتیں اور مجاہدے بہت کئے ہیں لیکن چونکہ وہ شریعتِ حقہ کے موافق نہیں ہیں اس لئے بے اعتبار اور بے حیثیت ہیں۔۔۔۔۔ اگر ان (گمراہ لوگوں کے) اعمالِ شاقہ پر کچھ اجر ثابت بھی ہو تو وہ صرف بعض دنیوی منافع پر منحصر ہے، جب پوری دنیا ہی کچھ حیثیت نہیں رکھتی تو اس کے کسی منافع کا کوئی کیا اعتبار کرے۔ ان کی مثال ایسے خاکروب کی طرح ہے جس کی محنت سب سے زیادہ ہے اور مزدوری بہت کم ہے۔۔۔۔۔ اور شریعت کے تابعداروں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جو قیمتی جواہرات اور عمدہ عمدہ ہیروں کے ساتھ کام کرتے ہیں کہ ان کا کام بہت تھوڑا اور مزدوری بہت زیادہ ہے۔۔۔۔۔ (سنت) کے موافق) ایک ساعت کا عمل ہو سکتا ہے کہ اجر میں ایک لاکھ برس کے نیک عمل کے برابر ہو۔۔۔۔۔ اس میں راز یہ ہے کہ جو عمل شریعت کے موافق ہوتا ہے وہ حق تعالیٰ کا پسندیدہ ہوتا ہے اور جو خلاف شریعت ہوتا ہے وہ (حق تعالیٰ کا) ناپسندیدہ۔ پس ناپسندیدہ اعمال کی صورت میں ثواب کی کہاں گنجائش ہے بلکہ عذاب متوقع ہے۔۔۔۔۔ اس حقیقت کی عالم مجاز میں نظیر موجود ہے جو تھوڑی سی توجہ سے واضح طور پر سمجھ میں آ جاتی ہے۔

بیت

ہرچہ گیرد علتی علت شود کفر گیرد کا ملے ملت شود

(ہر چیز ہے مضر جو کبھی ساتھ دے مریض کافر ولی ہے اس کو پکڑ لے اگر ولی)

پس تمام سعادتوں کا سرمایہ سنت کی پیروی میں ہے اور تمام فسادات کی جڑ شریعت کی مخالفت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں

اور آپ کو سید المرسلین علیہم وعلیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات کی متابعت پر ثابت قدم رکھے۔ والسلام

## ﴿حاشیہ متن﴾

صوفی کہ بنام قربان بود اوبہ از سنج یزداں بود

﴿۱۱۸﴾

۱۔ قولہ جیلے، جیل کے آخریائے وحدت ہے، یعنی خدا کی راہ میں ایک جیل دینا۔ جیل جیم کی زیر سے اور یائے معرف ہے، اور تا پرزبر ہے، چاندی کے سکہ کی ایک قسم ہے، بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ ایک وزن کے معنی میں ہے جو فلس کا پچیسواں حصہ ہوتا ہے ۱۲ غیاث  
۲۔ اصل غیاث اللغات میں پست و پنجم ہے، کتابت کی غلطی سے پنجم کا نہم لکھا گیا ہے۔

۳۔ عن ابی بکر بن سلیمان بن ابی حنمہ قال: عن عمر بن الخطاب فقد سلیمان ابن ابی حنمہ فی صلاة الصبح، وان عمر غدا الی السوق، و مسکن سلیمان بین المسجد والسوق، فمر علی الشفاء ام سلیمان، فقال لها: لم ار سلیمان فی الصبح؟ فقالت: انه بات یصلی فغلبته عیناه، فقال عمر لان اشهد صلاة الصبح فی جماعته احب الی ان اقوم لیلته۔  
رواہ مالک ۱۲ مشکوٰۃ (یہ حدیث مکتوب نمبر ۱۲۹ کے حاشیہ میں درج ہو چکی ہے)

۴۔ الماس، پہلے حرف الف پر ہے یہ ایک جوہر ہے سفید و شفاف، بہت زیادہ گراں قیمت ہوتا ہے، اردو میں اسے ہیرا کہتے ہیں، ایک قسم ہے فولاد جو ہر دار کی، چھری، چاقو، تلو اور خنجر کو بھی الماس کہتے ہیں ۱۲ غیث لمصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ

## ☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ خلق ..... پیدا ۱۲ ..... پیدا کیا ☆ کہ ..... زیرا کہ ۱۲ ..... کیونکہ ☆ منوط ..... معلق ۱۲ ..... لگا ہوا ☆ ستیہ ..... روشن ۱۲

☆ روشن منور ☆ مزیت ..... بزرگی ۱۲ ..... بزرگی اور بڑائی ☆ نیم روزی ..... قیلوہ ۱۲ ..... دوپہر کے وقت سونا، آرام کرنا ☆ احیای

..... شب بیداری ۱۲ ..... رات کو عبادت کرنا ☆ افطار یوم فطر ..... افطار روزہ روز عید ۱۲ ..... عید کے دن روزہ نہ رکھنا ☆ صیام .....

روزہ داشتن ۱۲ ..... روزہ رکھنا ☆ ابدال آباد ..... ہمہ عمر ۱۲ ..... ہمیشہ، تمام عمر ☆ فرمود ..... روسائے ہنود و غیر ایشان ۱۲ ..... ☆ ریاضات

..... مشقہ ۱۲ ..... مشقتیں، کالیف ☆ مجاہدات ..... و محنت ہا ۱۲ ..... بہت محنتیں ☆ مقصور ..... بند ۱۲ ..... بند کیا ہوا ☆ چست

..... یعنی بچ نیست ۱۲ ..... یعنی کچھ نہیں ہے ☆ گناسی ..... خاکروب و جاروب کش ۱۲ ..... جھاڑو پھیرنے اور صفائی کرنے والا

۱۔ کالے گر خاک گمرد زر شود ناقص از زر برد خاکتر شود

دست ناقص دست شیطانست و دیو زانکہ اندر دام تلبیس است و دیو

چون قبول حق بود آن مرد راست دست اور در کار ہا دست خدا است

جہل آید پیش او دانش شود جہل شد علی کہ در ناقص رود

﴿۱۱۹﴾

ترجمہ: ایک (مرد) کامل اگر مٹی ہاتھ میں لے لے تو وہ سونا بن جاتی ہے (برخلاف اس کے) اگر ایک ناقص آدمی سونا لے لے تو وہ بھی راکھ ہو جائے۔

ناقص (آدمی) کا ہاتھ شیطان اور جن کا ہاتھ ہے، کیونکہ وہ (خود) دھوکے اور مکر کے جال میں گرفتار ہے۔

چونکہ وہ راستہ از آدمی خدا کا مقبول ہوتا ہے اس لئے سب کاموں میں اس کا ہاتھ گویا خداوند تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔

اس کے سامنے تو جہل بھی آتے ہی عقل بن جاتا ہے (بخلاف اس کے) ناقص میں جو علم داخل ہوتا ہے وہ جہل بن جاتا ہے

حاصل مطلب یہ ہے کہ ناقص کی ہم نشینی جو علت سے عبارت ہے وہ ناقص بنا دیتی ہے اور کامل کی محبت کفر کو ایمان میں بدل دیتی ہے، جیسا حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے

ہیں

ہر نوح با بدان ہفت خانمان نبوش گم شد

سگ اصحاب کہف روزے چند پے نیکان گرفت مردم شد

نوح علیہ السلام کا بیٹا بڑے لوگوں کے پاس بیٹھا تو اس کا نام خانمان نبوت سے قطع ہو گیا۔ اصحاب کہف کا کتا چند دن نیکیوں کے ساتھ رہا تو اس نے مردوں والا مقام پایا۔ اصل

ہے کہ اس شعر کے معنی اس طرح ہوں یعنی وہ صاحب علت جس کے دل میں ایسا مرض ہو جو حقائق کی اصلیت اور اک سے مانع ہوں وہ جس چیز کو پڑے گا وہ بھی علت اور

دوری کا موجب ہوگی، جیسا کہ اپنے مرض قلبی کی وجہ سے قرآن کریم کی تاویل اپنی غرض کے موافق کرے گا تو کفر حاصل کرے گا۔ کفر گیر کا طے (صاحب کمال) یعنی جس

کام کو عوام کفر جانتے ہیں جب کمال سے وہ کام صادر ہوگا تو عین اسلام اور ایمان ہو جائے گا۔

ہے سجادہ رنگین کن گرت پیرے مغاں گوید

کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منز لہا

ترجمہ: اگر جو کمال تم کو حکم دیں کہ اپنے فضلی کو شراب میں ڈبو دو تو ایسا ہی کرو، کیونکہ سالک راستے کی مشکلات اور اونچ نیچ سے بے خبر نہیں ہوتا۔



یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسکی مراد یہ ہو، جو کچھ بھی قلبی مرض والا پکڑے گا بظاہر صبح اور دو تندرست ہو لیکن فاسد و خراب معنی نکال کر اسکو فاسد کر دے گا، اور جو کچھ کمال پکڑے گا اگرچہ بظاہر فاسد اور صبح نہ ہوا سکے صبح و درست معنی پر محمول کرے گا۔ اس کے علاوہ اور مطلب کا بھی احتمال ہے ۱۲۔  
کفر گیر داغ یعنی وہ بظاہر عبادت کی جنس سے نہیں ہے جیسا کہ دو پہر کے وقت قیلولہ (آرام) کرنا اور عید کے دن روزہ نہ رکھنا ۱۳۔

☆ سر..... راز ۱۲..... بید ☆ مرضی ..... پسندیدہ ۱۲..... دل پسند، مرضی کے مطابق ☆ متوقع ..... جائے توقع ۱۲..... امید کی جگہ  
مقام توقع ☆ علتی ..... یعنی امراض قلب ۱۲..... یعنی دل کی بیماری والا ☆ شود..... زیرا کہ بہ نیت متابعت نمیکند ۱۲ ..... کیونکہ اتباع کی  
نیت نہیں کرتا ☆ ملت ..... بسبب نیت متابعت ۱۲..... متابعت کی نیت کرنے کے باعث ☆ ہیولائی..... مادہ ۱۲..... کسی چیز  
کی اصل اور جز

## ایک سو پندرہواں مکتوب ﴿۱۱۵﴾

ملا عبدالحق دہلوی کی طرف صادر فرمایا۔۔۔۔۔ اس بیان میں کہ جس راہ کو ہم طے کرنے کے درپے ہیں وہ صرف سات قدم ہے۔

مصرع از ہر چہ میر و سخن دوست خوشتر است (دوست کی طرف سے جو بات بھی پہنچے وہ اچھی ہے)

یہ راستہ جس کو طے کرنے کے ہم درپے ہیں وہ صرف سات قدم ہے، دو قدم عالم خلق میں ہے اور پانچ ۵ قدم عالم امر میں۔ عالم امر میں پہلا قدم رکھنے پر تجلی افعال کا ظہور ہوتا ہے، دوسرے قدم پر تجلی صفات اور تیسرے قدم پر تجلیات ذاتیہ (کا سلسلہ) شروع ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ اس کے بعد ارباب کمال کے درجات کے تفاوت کے مطابق (تجلیات ذاتیہ میں) ترقی ہوتی رہتی ہے، جیسا کہ ارباب کمال سے پوشیدہ نہیں ہے، اور یہ سب کچھ حضرت سید الاولین والآخرین علیہ من الصلوٰت اکملہا ومن التسلیمات افضلہا کی متابعت پر وابستہ ہے۔۔۔۔۔ اور یہ جو بعض نے کہا ہے کہ یہ راستہ دو قدم ہے، اس سے انہوں نے (بطور اجمال) عالم خلق اور عالم امر مراد لئے ہیں (اور یہ بات اس لئے کہی ہے) تاکہ طالبوں کی نظر میں راستہ مختصر اور آسان معلوم ہو۔ اور حقیقت میں بات وہی ہے جو حق تعالیٰ کی توفیق سے میں نے بیان کی۔ بات یہی ہے۔

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿مر ۱۱۹﴾ ۲۔ جانا چاہئے کہ شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمۃ بخاری الاصل ہیں، ان کا وطن دہلی تھا، حدیث کا علم حرمین شریفین سے حاصل کیا، اجازت حاصل ہونے کے بعد اس علم شریف کی خدمت میں استقامت کے جذبہ سے بیٹھ کر اسکی اشاعت میں مصروف رہے۔ حضرت خواجہ محمد الباقی قدس سرہ کے خلفا میں سے ہیں اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہم کے بھائی ہیں، ان کے مناقب مشہور ہیں اور ان کے فضائل (اہل علم کو) معلوم ہیں اور ان کی مشہور تصنیفات میں سے مشکوٰۃ کا فارسی ترجمہ ہے ۱۲۔

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ خلق..... باکیف ۱۲..... جس کی حالت محسوس ہو ☆ عالم..... بے کیف ۱۲..... جس کی حالت محسوس نہ ہو ☆ خطوہ..... قدم ۱۲..... ایک قدم

## ایک سو سولہواں مکتوب ﴿۱۱۶﴾

ملا عبد الواحد لاہوری کی طرف صادر فرمایا۔۔۔۔۔ اس بیان میں کہ قلب کی سلامتی ماسوائے حق تعالیٰ کے ہر چیز کو دل سے بھول جانے پر موقوف ہے اور دنیاوی امور میں بکثرت مشغول ہونے سے باز رہنا تاکہ اس دنیا کی محبت و رغبت پیدا نہ ہو جائے۔

میرے عزیز بھائی کا مکتوب مرغوب موصول ہوا، اس میں قلب کی سلامتی کے متعلق جو کچھ تحریر تھا اس سے آگاہی ہوئی

-----ہاں بے شک قلب کی سلامتی حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو (دل سے) بھلا دینے پر موقوف ہے، حتیٰ کہ اگر دنیاوی چیزوں کو تکلف اور کوشش کے ساتھ یاد کرنا چاہیں تو بھی یاد نہ آئیں، اس صورت میں غیر خدا کا گزر بھی دل پر نہیں ہو سکتا پس اس حالت کو فنائے قلبی سے تعبیر کرتے ہیں اور اس راہ میں یہ پہلا قدم ہے اور اس سے استعداد کے مطابق کمالات و ولایت کے مرتبوں کے درجات کی بشارت ملتی ہے، پس ہمت کو بلند رکھیں اور اخروٹ و منقٰی (یعنی معمولی چیزوں پر) قناعت نہ کریں، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْاٰمَمِمْ (حق تعالیٰ بلند ہمت لوگوں کو دوست رکھتا ہے)۔

دنیاوی کاموں میں بکثرت مشغول ہونے سے خطرہ ہے کہ کہیں اس کمیننی دنیا کے کاموں میں رغبت پیدا نہ ہو جائے اور اس سلامتی قلب پر بھی ہرگز مغرور نہ ہوں کیونکہ رجوع (اس حالت کے بدل جانے) کا امکان موجود ہے اور جہاں تک ہو سکے دنیاوی مہمات کے اندر مصروف رہیں اور ایسا کوئی قدم نہ اٹھائیں کہ دوبارہ اس کی رغبت ہو جائے اور نقصان کا باعث ہو عِيَاذًا بِاللّٰهِ سُبْحٰنَهُ (اللہ سبحانہ کی پناہ)..... فقر میں جاروب کشتی کرنا (یعنی حق تعالیٰ کی یاد کے ساتھ سادہ زندگی بسر کرنا دولت مندوں کی صدر نشینی سے کئی درجے بہتر ہے۔ ساری ہمت اس پر صرف کرنی چاہیے کہ فقر اور دنیا سے بے رغبتی کے ساتھ چند روزہ زندگی بسر ہو جائے۔ دولت اور دولت مندوں سے ایسے بھاگو جیسے شیر کے خوف سے بھاگتے ہیں والسلام

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۲۰﴾ ۱۔ ملا عبد الواحد لاہوری، آپ اس جماعت میں سے ہیں جن کو حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ نے حضرت امام ربانی قدس سرہ کی خدمت میں بھیجا تھا، موصوف کثیر المرآۃ اور کثیر العبادت تھے، ایک دن آپ نے ذوق کی حالت میں (جو عبادت سے پیدا ہوا تھا) فقیر (محمد ہاشم کشمی) سے دریافت کیا کہ بہشت میں نماز ہوگی؟ میں نے کہا: نہیں کیونکہ وہ مقام دارالجزا ہے دارالعمل نہیں۔ آپ نے ایک آہ بھری اور رونے لگے اور کہا کہ اس بے نیاز کی عبادت اور نماز کے بغیر کیونکر زندہ رہا جائے گا؟ ملا عبد الواحد لاہوری نے فرمایا: ان دنوں میں جبکہ حضرت امام ربانی قدس سرہ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے وہاں ایک بوڑھا سبزی فروش حضرت کی زیارت کے لئے آیا، حضرت نے اس کا بڑا احترام کیا، ہم لوگوں کو حیرت ہوئی (چنانچہ) خلوت میں جب حضرت سے اس بوڑھے کے لئے تواضع کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ ابدال میں سے ہے ۱۲ از بدت القمات (اردو ترجمہ ص ۵۲۷ ص ۵۲۸)

۲۔ اس جیسے شخص کے دل میں ۱۲

۳۔ قولہ ان اللہ یحب معالم الہمم یعنی حق تعالیٰ بلند ہمت لوگوں کو دوست رکھتا ہے، مکتوبات کے عربی مترجم کہتے ہیں: سیوطی نے جامع کبیر میں ابن حبان، طبرانی، خرائطی، ابن عساکر اور ضیاء مقدسی کے حوالہ سے ہل بن سعد کی روایت سے ان لفظوں میں ذکر کیا ہے: ان اللہ یحب مکارم الاخلاق و یکرہ سفاسا فہا (بے شک اللہ تعالیٰ مکارم اخلاق کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا پن کو ناپسند کرتا ہے) اور خرائطی نے طلحہ بن عبید بن کریم سے بھی روایت کیا ہے۔ اور بیہقی نے شعب الایمان میں

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ خطور..... گذر ۱۲..... دل میں گزرنا، دل میں خیال آنا ☆ بجوزے..... اخروٹ ۱۲..... اخروٹ ☆ مویزی..... منقاء ۱۲.....

منقا ☆ گتاسی..... جاروب کشی ۱۲..... صفائی کرنا جھاڑو دینا

## ایک سو ستر ہواں مکتوب ﴿۱۱۷﴾

ملا یا محمد قدیم بدخشی کی جانب صادر فرمایا..... اس بیان میں کہ ابتدا میں قلب حس (ادراک) کی تابعداری کرتا ہے اور انتہا میں یہ تابعداری نہیں رہتی۔ مولانا یا محمد بھولے نہیں ہوں گے کہ ایک مدت تک قلب حس (ادراک) کا تابع رہتا ہے پس لامحالہ جو کچھ حس سے دور ہے وہ قلب سے بھی دور ہے۔ حدیث شریف مَنْ لَّمْ يَمْلِكْ عَيْنَهُ فَلَيْسَ الْقَلْبُ عِنْدَهُ (جس شخص کی آنکھ اس کے اپنے





طے کرانے کے بعد فرمایا ”اے یعقوب ہرچہ از ما بتور سیدہ است مخلوق برساں“ (اے یعقوب! جو کچھ ہم سے تم کو پہنچا ہے وہ مخلوق کو پہنچاؤ)۔ حالانکہ آپ (حضرت خواجہ نقشبندؒ) نے ان سے بھی فرمایا کہ میرے بعد علاؤ الدین (عطاریؒ) کی خدمت میں رہنا۔ چنانچہ (مولانا یعقوب چرخئیؒ) اکثر امور (طریقہ تعلیم) حضرت خواجہ علاؤ الدین کی خدمت میں انجام دیئے حتیٰ کہ مولانا عبدالرحمن جامی نے (اپنی تصنیف) نجات الانس میں آپ (مولانا یعقوب چرخئیؒ) کو پہلے خواجہ علاؤ الدین کے مریدوں میں شمار کیا اور دوسرے نمبر پر حضرت خواجہ نقشبندؒ سے نسبت دی ہے۔

مختصر یہ ہے اس تفرقہ (دوری) کا علاج ارباب جمعیت کی صحبت ہے اور یہ بات بار بار تاکید لکھی جا چکی ہے اور سنا گیا ہے کہ مولانا محمد صدیق نے ملازمت اختیار کر لی ہے اور فقراء کی وضع کو چھوڑ دیا ہے، افسوس ہزار افسوس! کہ کسی کو مقامِ اعلیٰ علیین سے اسفل السافلین میں پہنچادیں۔ اب ان کا حال دو باتوں سے خالی نہیں ہے یا تو ان کو نوکری میں جمعیت مل گئی یا جمعیت نہیں ملی اگر ان کو اس (نوکری) سے جمعیت حاصل ہوگئی تو برا ہے اور اگر نہ حاصل ہوئی اور بھی بدتر ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ

قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران ۳ آیت ۸)

(یا اللہ! تو ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اور اپنے پاس سے ہمارے حال پر رحمت فرما بیشک تو ہی بے حساب

عطا کرنے والا ہے) والسلام

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۲۱﴾ ۵ قولہ میر محمد نعمان کے والد ماجد سید شمس الدین بھی معروف بمر بزرگ تھے، عالی نسبت فضیلت و تقویٰ اور حضور و صفائیں بدخشان اور مادراء النہر کے مشہور مشائخ میں سے تھے، میر بزرگ کے والد ماجد میر جلال الدین تھے جن کے جد ماجد سید حمید الدین بھی پرہیزگار علما میں سے تھے، اور ان کے قدیم مشاہیر میں سے میر جلیل تھے تلاوت قرآن مجید کے وقت اس کی شریخی کی وجہ سے بلبلیں ان کے گرد جمع ہو جاتی تھیں۔

میر نعمان کی ولادت ۱۹۰۹ء میں ہوئی مولادت کے قبل ان کے والد ماجد نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا، انہوں نے فرمایا: تیرے ہاں ایک سعادت مند بیٹا پیدا ہوگا اس کا نام میرے نام پر (نعمان) رکھنا، جوانی کے ابتدائی دنوں میں امیر عبید اللہ بلخی عشقی کے پاس پہنچے اظہار عقیدت کیا، اور ان کی ہدایت پر ہندوستان میں وارد ہوئے۔ توفیق کے رہنما نے حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ کے آستانہ پر پہنچا دیا، خواجہ نے ان پر لطف و کرم فرمایا اور طریقہ نقشبندیہ کے ذکر و مراقبہ سے نوازا، خواجہ صاحب نے حضرت میر کے حق میں فرمایا: یہ ہمارے جسم کا حصہ ہیں، میر نعمان نے فرمایا: اس کا مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ میں جو بھی کام کرتا سوچ میں پڑ جاتا کہ یہ کام رضائے الہی کے موافق ہے یا نہیں چنانچہ میں ہر قدم پر مرضی حق کو تلاش کرتا کہ رضائے حق کے مطابق ہے کہ نہیں۔

جب حضرت خواجہ قدس سرہ نے حضرت امام ربانی کو اجازت و خلافت عطا فرمائی اور اپنے جمہور اصحاب کو بھی ان کے سپرد کیا اور ان کی تربیت کرنے کا انہیں کفیل بنا دیا تو میر نعمان کو بھی فرمایا کہ ان کی خدمت کو سعادت جانتے ہوئے ان کی خدمت کو لازم پکڑو، میر صاحب نے پیر بھائی ہونے کی وجہ سے عرض کیا: میری توجہ کا قبلہ تو آپ کی دربار گاہ ہے، خواجہ قدس سرہ نے غصہ سے فرمایا: میاں شیخ احمد وہ آفتاب ہیں کہ جن میں ہم جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں۔ میر نعمان نے اس کے بعد اعتقاد درست کیا اور امام ربانی کی خدمت میں پہنچے اور نیاز مندی کا اظہار کیا اور عجز و انکسار ظاہر کیا تو انہوں نے فرمایا: ابھی آپ خواجہ صاحب کی خدمت میں ہی رہیں۔ حضرت خواجہ قدس سرہ کے انتقال کے بعد امام ربانی نے میر نعمان کو اپنے عقیدت مندوں کی صف میں شامل کر لیا اور تربیت کی آغوش میں لے لیا اور دہلی سے سرہند لے گئے۔

میر نعمان نے کئی سال آستانہ عالیہ پر گزارے۔ آپ کے تفصیلی حالات بڑی کتابوں میں درج ہیں وہاں مطالعہ فرمائیں۔

زبدہ مع الاختصار (ص ۳۵۳ تا ۳۶۹)

☆ متن ..... بین السطور ..... معانی

☆ نیات ..... حسہ ۱۲ ..... اچھی نیت میں ☆ کذا ..... چین ۱۲ ..... اس طرح، اس جیسا ☆ کذا ..... چنان ۱۲ ..... اسکی مثل۔ اس

جیسا ☆ نہاد..... طبیعت ۱۲..... طبیعت، فطرت ☆ لا طائل..... بیفائدہ ۱۲..... بے مقصد ☆ خس..... خاشاک ۱۲..... کوڑا کرکٹ

بیکارتکے

﴿مر ۱۲﴾ - تفرقہ کا مطلب یہ ہے کہ دل کو بہت سے امور کے تعلق سے پراگندہ کرنا ۱۲

۱۔ قولہ ترسید الخ ایک جماعت کہتی ہے کہ دل کا اطمینان دنیا کا سامان جمع کرنے میں ہے، لیکن ہمیشہ تفرقہ میں لگے رہتے ہیں، اور ایک گروہ یقین سے جانتا ہے کہ اسباب جمع

کرنا تفرقہ کے اسباب میں سے ہے وہ تمام اسباب سے ہاتھ جماڑ دیتے ہیں۔ بیت

- |                                    |                               |
|------------------------------------|-------------------------------|
| (۱) چون علت تفرقہ است اسباب جہاں   | جمیعت دل ز جمع اسباب مجوے     |
| (۲) بدچوں تفرقہ است حاصل زہمہ      | دل را بہ یکے سپار دیکسل زہمہ  |
| (۳) ہر فکر کہ جز ذکر خدا دوسرہ است | شرے ز خدا بدارد ایں دوسرہ چند |

ترجمہ (۱) جب جہاں کا سامان تفرقہ کا سبب ہے تو دل کی جمیعت (سکون قلب) اسباب جمع کرنے میں تلاش نہ کر۔ (۲) اگر سب (اسباب) سے دل کی پراگندگی حاصل

ہوتی ہے تو دل کو ایک کے سپرد کر دے اور باقی سب کو چھوڑ دے (۳) ہر فکر جو ذکر خدا کے علاوہ ہے، دوسرہ ہے، خدا تعالیٰ سے شرم کر اور ان دوسروں سے رہائی حاصل کر۔

۲۔ قولہ احوال الخ یعنی بعض اکابر بن امت جو ارباب غنا و جاہ وغیرہ تھے ان کے احوال پر اپنے آپ کو قیاس نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ سب حالات تمام مراتب مکمل کرنے کے

بعد تھے ۱۲

۱۔ پس چاہئے کہ مرید اس قسم کی اجازت پر مغرور نہ ہو اور خود کو کالموں میں شمار نہ کرے، اس کلام میں میر نعمان کی طرف اشارہ ہے ۱۲

۲۔ حضرت مولانا یعقوب چرخنی حضرت خواجہ خواجگان بہاء الدین قدس سرہ کے بہار خلفا میں سے ہیں ظاہری اور باطنی علوم سے بہرہ ور تھے، آپ کا اصل وطن جرجند ہے جو ایک

گاؤں ہے ملک غزنین کا، مولانا یعقوب نے فرمایا کہ حضرت خواجہ بزرگ نقشبند نے مجھ کو فرمایا کہ خواجہ علا الدین عطار کی صحبت اختیار کروں، خواجہ بزرگ قدس سرہ کے

وصال کے بعد ان کی خدمت میں یعنی خواجہ علاء الدین کے ہاں رہا۔ مولانا یعقوب بعض احوال میں یہ شعر کہتے تھے:

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم نہ شمم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ترجمہ: جب میں آفتاب کا غلام ہوں تو آفتاب کے حوالہ سے عرض کروں گا کہ، نہ میں شب ہوں نہ شب پرست ہوں کہ خواب کی بات کروں ۱۲ اشحات بالا اختصار

۱۔ ان کے حالات مختصراً مکتوب نمبر ۶ دفتر اول کے حاشیہ میں تحریر ہو گئے ہیں ۱۲

۲۔ مولانا عبدالرحمن بن احمد جامی بن محمد دمشقی اصفہان کے داشت کی طرف نسبت ہے اور وہ محلے کا نام ہے، آپ ۲۳ شعبان ۸۱۶ھ عشاء کے وقت قصبہ جام میں پیدا ہوئے جو

خراسان کے قصبات میں سے ہے عربی اور فارسی کے بہت بڑے ماہر تھے، دونوں زبانوں میں ان کی کثیر تصانیف موجود ہیں ان کی تعداد ۵۴ تک پہنچتی ہے جو علم اعداد کے

حساب سے ان کے تخلص جامی کے عدد ہیں۔ بہت سے مشائخ صوفیہ کی صحبت میں رہے اور خاص طور سے حضرت سعد الدین کاشغری سے استفادہ کیا اور انہی سے طریقہ

نقشبندیہ حاصل کیا، اور خواجہ عبید اللہ احرار سمرقندی سے بھی فیض حاصل کیا۔ آپ کاتب شریف والدین کی طرف سے عالم ربانی امام محمد بن حسن شیبانی شاگرد امام اعظم

رحمہما اللہ تک پہنچتا ہے۔ جب آپ کی عمر ۸۱ سال جو لفظ کاس کے عدد کو پہنچی تو موت آگئی آپ نے ۱۸ محرم ۸۹۸ھ میں وفات پائی، تاریخ وفات آیت قرآنی ”وَمَنْ دَخَلَهُ

كَانَ آمِنًا“ سے نکلتی ہے۔ بعض نے اسکو تعلم کیا ہے:

جای کہ بود بلبل جنت بشوق رفت فی روضۃ مخلصت ارضھا السماء

کلک قضا نوشت بدروازہ بہشت تاریخ ومن دخلہ کان آمنا ۱۲

من ثمرات الحیات ۱۲ لمصحح سلمہ اللہ

ترجمہ: جای جو بلبل جنت تھے شوق سے چلے گئے ہمیشہ رہنے والے باغ میں کہ اسکی زمین آسمان پر ہے، تقدیر کے قلم نے لکھ دیا کہ بہشت کے دروازہ سے (داخل ہو گئے) ان

کی تاریخ وفات ”وَمَنْ دَخَلَهُ“ کان آمنا (اور جو اس میں داخل ہو گیا امن میں ہو گیا) ہے۔

☆ صوری..... جدی ۱۲..... جسمانی ☆ اسباب جمیعت..... ازاں و جاہ و ریاست و زن و فرزند وغیرہ ۱۲..... مال و دولت اور اقتدار و

حکومت اور بیوی بچے وغیرہ ☆ ایشان..... این طائفہ علیہ ۱۲..... یہ صوفیہ کی اعلیٰ جماعت ☆ ماورائی..... ما سوائے ۱۲..... اس کے بغیر

☆ اسباب..... از فقر و نامرادی ۱۲..... مفلس اور ناکامی ☆ پیش..... این ہمہ ۱۲..... یہ سب۔ ان سب کے سامنے ☆ مراتب.....

سلوک ۱۲..... راہ۔ طریقت ☆ بعضی..... مراتب ۱۲..... بعض مرتبے اور درجات ☆ حضرت..... دلیل بر ما سبق ۱۲..... اسکی دلیل جو

پہلے گزرا ☆ خواہی..... عطار ۱۲..... علاء الدین عطار قدس سرہ ☆ اکثر..... مولانا یعقوب ۱۲..... مولانا محمد یعقوب چرخنی قدس سرہ

☆ می شمارند..... عطار ۱۲..... حضرت علاء الدین عطار قدس سرہ ☆ مکرزا..... این مضمون ہما ۱۲..... تمہارا یہ مضمون ☆ اعلیٰ..... وضع

فقرا ۱۲..... فقرا اور اہل اللہ کا طریقہ ☆ باسفل..... نوکری ۱۲..... ادنیٰ حالت ☆ امر..... حال ۱۲..... اس کا حال

## ایک سو بیسواں مکتوب ﴿۱۲۰﴾

یہ مکتوب بھی میر محمد نعمان بدخشی کی طرف صادر فرمایا..... ارباب جمعیت کی صحبت کی ترغیب اور اس کے مناسب بیان میں۔

شاید کہ جناب میر صاحب نے فراموشی اختیار کر لی ہے کہ سلام و پیام سے بھی یاد نہیں فرماتے، فرصت بہت کم ہے، اس (فرصت) کو اعلیٰ ترین مقاصد میں صرف کرنا ضروری ہے، اور وہ (اعلیٰ مقصد) ارباب جمعیت کی صحبت ہے، کیونکہ صحبت کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت ہی کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کے علاوہ تمام غیر صحابہ پر فضیلت حاصل ہے خواہ اولیس قرنی ہوں یا عمر مروانی (یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔ حالانکہ یہ دونوں حضرات حضور ﷺ کی صحبت کے علاوہ تمام درجات کی نہایت اور تمام کمالات کی غایت تک پہنچے ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خطا آنحضرت ﷺ کی صحبت ہی کی برکت کی وجہ سے ان دونوں کے صواب سے بہتر ہے اور حضرت عمرو بن العاص کا سہواں دونوں کے صواب سے افضل ہے کیونکہ ان بزرگواروں کو ایمان، رسول اللہ ﷺ کی شرف زیارت، فرشتہ کی حاضری اور وحی کے مشاہدہ کرنے اور معجزات دیکھنے کی وجہ سے شہودی ہو چکا تھا، اور ان (صحابہ) کے سوا کسی اور کو اس قسم کے کمالات جو تمام کمالات کے اصول ہیں نصیب نہیں ہوئے۔ اور اگر حضرت اولیس قرنی کو معلوم ہوتا کہ صحبت کی فضیلت میں یہ خاصیت ہے تو ان کی صحبت سے کوئی چیز مانع نہ ہوتی اور وہ اس فضیلت پر کسی چیز کو ترجیح نہ دیتے۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ط (بقرہ آیت ۱۰۵) اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کیلئے جس کو چاہتا ہے مخصوص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ بیت

سکندر رانی بخشد آبد بزر و زر میر نیست این کار  
(نہیں نصیب سکندر کبھی بھی آب حیات اُسے دلائے گئے کیوں اس کی دولت و قوت؟)

بارِ اہبا! اگر چہ تو نے ہم کو صحابہ کرامؓ کے زمانے میں پیدا نہیں فرمایا مگر ہم کو بطفیل سید المرسلین علیہ والصلوات والتحيات والتسليمات قیامت کے دن انہی کے زمرے میں محشور فرمائو۔ والسلام

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿۱۲۳﴾ ۱۔ قولہ مانا کی الخ بمعنی شبیہ و نظیر اور مانند ہونے والا، تحقیق اور شاید کے معنی بھی ہوتے ہیں، جمانا یعنی غرور وغیرہ ۱۲

۲۔ در اہم الخ یعنی اعلیٰ ترین مقاصد میں اور نہایت ضروری مرادوں میں ۱۲

۳۔ صحبت کے برابر کوئی چیز نہیں، چاہے کوئی ہی چیز ہو، آپ کو معلوم نہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبارک کی صحبت ہی کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کے علاوہ تمام غیر صحابہ پر فضیلت حاصل ہے خواہ اولیس قرنی ہوں یا عمر مروانی (یعنی عمر بن عبدالعزیز) ہی کیوں نہ ہوں، حالانکہ یہ دونوں حضرات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے علاوہ تمام اعلیٰ درجات اور تمام کمالات کی انتہا تک پہنچے ہوئے تھے، یہی وجہ ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ہی کی برکت کی وجہ سے ان دونوں کی درستی سے بہتر ہے، اور حضرت عمرو بن العاص کا سہواں دونوں کے صواب سے افضل ہے کیونکہ ان بزرگواروں کا ایمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے شرف، فرشتہ کی حاضری، وحی کے مشاہدہ کرنے اور معجزات کے دیکھنے کی وجہ سے شہودی ہو چکا تھا اور ان (صحابہ) کے سوا کسی اور کو اس قسم کے کمالات جو تمام کمالات کے اصول ہیں نصیب نہیں ہوئے، اور اگر حضرت اولیس قرنی کو معلوم ہوتا کہ صحبت کی فضیلت میں یہ خاصیت ہے تو ان کو صحبت سے کوئی چیز مانع نہ ہوتی اور وہ اس فضیلت پر کسی چیز کو ترجیح نہ دیتے (ارشادِ بانی ہے) اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے لئے جس کو چاہتا ہے مخصوص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے (بقرہ آیت ۱۰۵) اے اللہ! اگر چہ تو نے ہم کو صحابہ کرام کے زمانے میں پیدا نہیں فرمایا مگر ہم کو بطفیل سید المرسلین علیہم والصلوات والتحيات والتسليمات قیامت کے دن انہی کے زمرے میں

محشور فرمائو ۱۲ والسلام

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ مانا کہ..... شاید ۱۲..... شاید ☆ لیسیر..... اندک ۱۲.....

## ایک سو اکیسواں مکتوب ﴿۱۲۱﴾

یہ مکتوب بھی میر محمد نعمان کی طرف صادر فرمایا..... اس بیان میں کہ اس راستہ (راہ طریقت) کے سات قدم مقرر ہیں اور بعض احباب چھ قدم تک پہنچ چکے ہیں۔

جناب میر صاحب! ہر وقت بے شمار دعائیں آپ کے شامل حال ہوں۔ مدت سے آپ نے اپنے حالات کے متعلق کچھ اطلاع نہیں دی اور نہ ہی یہاں کے فقراء کی خبر گیری فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَالْمِنَّۃُ کہ یہاں کے فقراء خوش حال ہیں، مختصر طور پر یہ کچھ عرض ہے۔

اے محبت کے نشان والے! اس سلوک (طریقت) کا راستہ سات ے قدم مقرر ہو چکا ہے دوستوں کی ایک جماعت نے اپنے کام کو چھ قدم پر ہی مکمل کر لیا ہے اور بعض صرف پانچ قدم پر، اور ایک جماعت نے چار قدم اور ایک نے صرف تین قدم پر اپنے درجہ کے مطابق منزل مقصود کو پہنچ گئے۔ اور تیسرے قدم والے بھی لوگوں کو اس راستہ کی تعلیم دے سکتے ہیں تو پھر کیا (اچھا) حال ہے اس جماعت کا جو ان سے آگے جا چکی ہے وہ (تو بدرجہ اولیٰ) اس راستہ کی تعلیم دے سکتی ہے (البتہ) ان کاموں کیلئے بلند ہمتی کی ضرورت ہے تاکہ معمولی اور کم درجہ کی چیزوں پر اکتفا نہ کر بیٹھیں۔ اس سے زیادہ لکھنے کے لئے وقت کی گنجائش نہیں ہے۔ والسلام

### ﴿حاشیہ متن﴾

۱۔ ان کے حالات میں سے تھوڑے سے ۱۲

۲۔ ان اقدام کی تفصیل مکتوب نمبر ۱۱۵ میں قریب ہی گذری ہے ۱۲

۳۔ غیر مجبور کی گھنٹی کا گڑھا جو اسکی پشت پر دکاف کی طرح ہوتا ہے اس سے حقیر چیز اور بہت کم مراد ہے ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

﴿صہ ۱۲۲﴾ ☆ مرقہ..... ازرقابیت ورفاہیت بمعنی آسانی و فراخ عیش شدن ۱۲..... مرقہ، رفاہیت سے بنا ہے اور رفاہیت کا معنی تن آسانی

اور عیش و آرام ہے ☆ الاحوال..... خوش حال ۱۲..... اچھی حالت ☆ افادہ..... تعلیم ۱۲..... علم سکھانا

## ایک سو بائیسواں مکتوب

ملاحظہ ہر بدخشی کے نام صادر فرمایا..... بلند ہمتی کی ترغیب میں اور جو کچھ ہاتھ آجائے اس سے بے التفاتی کرنے کے بیان میں۔  
مولانا محمد طاہر (خط کا جواب دینے میں) ہم کو معذور جانیں، مولانا یار محمد (ہماری معذوری) نقل و حرکت کی وجہ بتا دیں گے..... جب آپ نے ہندوستان کی جانب سفر کا مصمم و پختہ ارادہ کر لیا ہے تو چلے جائیں اور اہل و عیال کی خبر گیری کریں۔ اَلْبَاقِي عِنْدَ التَّلَاقِي (بوقت ملاقات) مثل مشہور ہے..... (حق تعالیٰ کی) دائمی حضوری رکھنا اور اغیار



درالمعرفت کے میل جول سے پرہیز ضروری ہے، اور ہمت کو بلند رکھیں، جو کچھ ہاتھ آئے اس میں مشغول نہ ہو جائیں (بلکہ آگے بڑھنے کی کوشش کریں) بیت

ما از پے نورے کہ بود مشرق انوار  
از مغربی و کوب و مشکوٰۃ گذشتیم  
(ہیں پیش نظر اب توفیق طیبہ کے انوار  
منقول بھی معقول بھی سب دیکھ چکا ہوں)

اس زمانے کے اکثر فقراء سیراب ہو جانے اور کفایت کے مقام پر ٹھہر گئے ہیں۔ (آگے ترقی نہیں کر رہے) اُن کی صحبت زہرِ قاتل ہے: فِرَّ مِنْهُمْ كَمَا تَفْرِئُ مِنَ الْأَسَدِ (ان سے اس طرح بھاگو جیسا کہ شیر سے بھاگتے ہیں) اپنے طریقے پر کار بند رہیں اور جو کچھ واقعات پیش آئیں ان کا اعتبار نہ کریں کیونکہ تاویل کی گنجائش کا میدان بہت فراخ و وسیع ہے، ہرگز خواب و خیال کے مکر میں نہ پھنسیں۔ شعر

كَيْفَ الْوُصُولُ إِلَى سَعَادٍ وَذَوْنَهَا  
قُلُّ الْجِبَالِ وَذَوْنُهَا خُيُوفُ  
(کیسے پہنچوں سعادت تک اے کعب  
کس قدر خوف ناک راہیں ہیں!)

### ﴿حاشیہ متن﴾

﴿ص ۱۲۳﴾ قولہ ملاحظہ فرمائیے شروع میں فوج میں ملازم تھے ایک مرتبہ جب فوج ایک قلعے کی فتح پر متوجہ تھی تو اس سفر کے راستے میں ایک رات آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضرت صدیق اکبر، خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ سے فرمایا کہ اس سفر کے اختتام پر تم اس فوج سے علیحدہ ہو جاؤ اور فقرو تجربہ اختیار کرو۔ اس سفر سے واپسی پر آپ نے ایسا ہی کیا اور کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس بزرگ نے آپ کو فرمایا تمہارا حصہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں معلوم ہوتا ہے اور دہلی والا ہو کر طرف جانے کا اشارہ فرمایا، اس لئے انہوں نے ادھر کا قصد کیا لیکن ان کے دہلی پہنچنے سے چند روز قبل ہی حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کا وصال ہو چکا تھا آپ حضرت امام ربانی قدس سرہ (جو خواجہ باقی باللہ کے بڑے جانشین تھے) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے آستانہ عالیہ کو لازم پکڑا اور اپنا حصہ حاصل کیا۔

مدت تک خلوتوں اور جلوتوں میں ہمیشہ حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک کا مشاہدہ کرتے رہے۔ حضرت امام ربانی نے آپ کو تعلیم طریقت کی اجازت دے کر جو نیور روانہ کر دیا۔ الیٰ الخرا والہ المسطورت فی کتب القوم ۱۲ از زبدہ (ص ۴۹۵)

قولہ انتقال، یعنی ہماری نقل و حرکت ۱۲

ص مشکوٰۃ، میم کی زیر سے، بڑا طاق جس میں چراغ اور قندیل رکھتے ہیں ۱۲ غٹ

ح قولہ زہی رپر زبر اور زری اور ی پر شد ہے، سیراب ہونا۔ اکتفا بمعنی کفایت کرنا اور قناعت اختیار کرنا ۱۲

د قولہ اقامت دارند یعنی ترقی نہ چاہنے والے اور بلند ہمت بھی نہیں رکھتے بلکہ جو کچھ ان کے ہاتھ آجائے اسی میں مشغول ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد رَبِّ زِدْنِي

عِلْمًا (میرے رب میرا علم زیادہ کر دے) پر عمل نہیں کرتے، کیا وہ نہیں جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: مَنْهُوَ مَنْ لَا يَشْبَعَانِ، مَنْهُوَ مَنْ فِي

الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوَ مَنْ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا یعنی دو قسم کے حریص سیر نہیں ہوتے ایک علم کا حریص سیر نہیں ہوتا، جس قدر بھی علم حاصل کر لے اسکی

پیماس بڑھ جاتی ہے، دوسرا دنیا کا حریص سیر نہیں ہوتا، کسی درجے میں بھی اس سے سیر نہیں ہوتا ۱۲

ح ان فقراء سے ایسے بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو ۱۲

د قولہ سعاد، غراب کے وزن پر ہے، یہ محبوبہ کا نام ہے، خُيُوف، پہلے دونوں حروف پر پیش ہے، یہ خُيُوف (خاکی زبر سے) کی جمع ہے، پانی کے بہنے کی جگہ سے بلند جگہ اور پہاڑ

سے نیچی، ہراو نیچی نیچی جگہ جو پہاڑ کے دامن میں ہوتی ہے یعنی سعاد (محبوبہ) تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے اس کے سامنے بہت سے پہاڑ ہیں اور بہت بلندیاں ہیں اور بستیاں

ہیں، حاصل یہ ہے کہ اس تک پہنچنا بہت دشوار ہے ۱۲

ح قولہ گول، گاف پر پیش ہے اور واو مجہول ہے، یوقوف، نادان اور احمق، مکرو فریب کے معنی بھی ہوتے ہیں ۱۲

☆ متن..... بین السطور..... معانی

☆ مضمّم..... پختہ و محکم ۱۲..... پختہ و مضبوط ☆ احضار..... قلب بحق تعالیٰ ۱۲..... اللہ تعالیٰ کی حضوری۔ حضور قلب ☆ لا بد..... ضرور

۱۲..... ضروری، یقینی ☆ کوب..... ستارہ ۱۲..... ستارہ ☆ وسیع..... فراخ ۱۲..... کشادہ

## باب اول: احادیث فصل اول (عربی متن)

(۱۵) آنرور فرمودہ علیہ الصلوٰۃ والسلام: خیر الہدی ہدی محمد ﷺ (دفتر اول - مکتوب ۴۱)  
یہ ایک صحیح حدیث کا مقتبس ہے کہ جسے امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اپنی صحیح میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے: حدثنی محمد بن المثنیٰ قال نا عبد الوہاب بن عبد المجید عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا خطب احمرت عیناہ و علا صوٰتہ و اشتد غضبہ حتی کانہ منذر جیش یقول صبّ حکم مساکم و یقول بعثت انا و الساعۃ کھاتین و یقرن بین اصبعیہ السبابة و الوسطی و یقول: اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الہدی ہدی محمد ﷺ و شر الامور محدثاتہا و کل بدعة ضلالة - ۱۰۲۔

اور امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ: حدثنا سوید بن سعید و احمد بن ثابت الجحدری قالا ثنا عبد الوہاب الثقفی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ قال ----- ثم یقول ﷺ اما بعد فان خیر الامور کتاب اللہ و خیر الہدی ہدی محمد ﷺ و شر الامور محدثاتہا و کل بدعة ضلالة - ۱۰۳۔

## (۱۶) فرمودہ علیہ الصلوٰۃ والسلام "ادبنی ربی فاحسن تادیبی"

(دفتر اول مکتوب ۴۱)

اس حدیث کو علامہ عین القضاة ہمدانی: تمہیدات، حضرت علی ہجویری: کشف المحجوب، ابو حفص سہروردی: عوارف المعارف، امام غزالی: روضۃ الطالبین، سید حسین واعظ کاشفی: تفسیر حسینی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوة میں مرفوعاً بلفظ ذکر کیا۔ ۱۰۲۔  
البتہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے "الفتوحات مکیہ" میں فرمایا: "قال رسول اللہ ﷺ: ان اللہ اذبنی فاحسن تادیبی" ۱۰۵۔  
لیکن کسی نے مخرج بیان نہیں کیا جبکہ امام ابو سعید السمعانی نے اسے اپنی کتاب "ادب الاملاء والاستملاء" میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (ان اللہ اذبنی فاحسن تادیبی) روایت کیا۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں: "أخبرنا ابو المعالی عبد الکریم بن عبید اللہ الطائی باسفر این انا ابو القاسم الفضل بن

۱۰۲۔ صحیح مسلم، جلد اول، صفحہ ۲۸۴، ۲۸۵۔ کتاب الجمعة۔ فصل: خطبہ الجمعة

۱۰۳۔ سنن ابن ماجہ، جلد اول، صفحہ ۱۷۴۔ مقدمہ۔ باب اجتناب البدع و الجدل۔ حدیث: ۲۵

۱۰۴۔ تمہیدات، صفحہ ۱۷۴، بیان ۲۳۱۔ اصل ثامن (۸)۔ اسرار القرآن و حکمت خلقت انسان + صفحہ ۲۷۴، بیان ۳۵۹۔

الاصل العاشر

(۱۰) حقیقت آسمان و زمین الخ + ہجویری، حضرت علی المعروف داتا گنج بخش متوفی ۳۶۵ھ کشف المحجوب فارسی۔ باہتمام

احمد ربانی۔ پاکستان ریلوے سروس، لاہور۔ ۱۹۶۸ء۔ صفحہ ۳۶۹، باب المشاہدہ۔ فصل: کشف الحجاب التاسع فی الصحبة مع آدابہا

و احکامہا + السہروردی، ابو حفص، شہاب الدین، عمر بن محمد (۵۳۹ھ - ۶۳۲ھ) عوارف المعارف: (دارالمعرفة للطباعة و النشر

بیروت لبنان) صفحہ ۱۳۹، باب ۳۱، (ذکر الادب و مکانہ فی التصوف) + غزالی، ابو حامد، محمد بن محمد: (متوفی ۵۰۵ھ)۔ روضۃ

الطالبین و عمدة السالکین (دارالنہضة الحدیثیہ۔ بیروت، لبنان) صفحہ ۱۷۴۔ باب ۲: (بیان الادب) + تفسیر حسینی سورۃ طہ۔ پارہ

۱۶۔ رکوع ۶۔ آیت ۱۱۳۔ (وقل رب زدنی علما) کی شرح + مدارج النبوة۔ جلد اول۔ صفحہ ۱۳۔ باب اول در بیان حسن

خلقت و جمال صورت وی ﷺ، بیان فصاحت۔

۱۰۵۔ ابن العربی، ابو عبد اللہ، محمد بن علی الحاتمی الطائی (المتوفی ۶۳۸ھ)۔ الفتوحات المکیہ (دارالکتب العربیہ

الکبریٰ۔ مصر) جلد اول، صفحہ ۳۹۳، باب ۶۹: (معرفة اسرار الصلوٰۃ و عومسہا) فصل بل وصل فی وقت العصر

ابى حرب الجرجانى بنيشابور انبانا ابو عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمى انا ابو الفتح يوسف بن عمر الزاهد ببغداد من كتابه ثنا ابو بكر بن جعفر ثنا عمر بن عبد الله الجرانى ثنا صفوان بن مغلس -- الخ --- نى - ثنا محمد ابن عبد الله عن سفیان الثورى عن الاعمش قال قال رسول الله ﷺ: ان الله اذبنى فاحسن ادبى - ثم امرنى بمكارم الاخلاق فقال خذ العفو وامر بالمعروف " ۱۰۶ -

علامہ زرکشی نے اپنی کتاب "اللالی المنثورة فی الاحادیث المشہورہ" میں بلفظ (ادبى ربى فاحسن تاديبى) ذکر کیا۔ اور بعد ازاں اس کی تخریج کرتے ہوئے فرمایا:

"معناه صحيح ايضاً - لكنه لم يات من طريق يصح - وقد ذكره ابن الجوزى فى الاحاديث الواهية فى ذيل حديث وفد بنى نهد و ضعفه - فقال: هو حديث لا يصح، فى اسناده ضعفاء ومجاهيل - واسنده سبطه العلامة شمس الدين يوسف من حديث على ابن ابى طالب بطوله، فى كتاب (مرآة الزمان) واخرجه بطرق كلها تدور على السدى عن ابى عمارة الحيوانى عن على بن ابى طالب و فيه: فقال على رضى الله عنه: يا رسول الله ﷺ انك تكلم الوفود بكلام او بلسان لا نفهم اكثره - فقال: ان الله اذبنى فاحسن تاديبى و نشأت فى بنى سعد بن بكر، فقال له عمر: يا رسول الله ﷺ كلنا من العرب فما بالك افصحنا؟ فقال اتانى جبريل بلغة اسمعيل و غيرها من اللغات، فعلمنى آياه"

قال السبط: والسدى اسمه اسمعيل بن عبد الرحمن - كان اماماً فى كل فن - وعنه نقل التفسير والقصص وغيرها - وقد ذكره جدى فى زاد المسير و عامة كتبه و كذا عامة العلماء و وثقه الترمذى فى كتاب السنن و قد تكلم على هذا الحديث:

الاصمعى و ابو عمرو ابن العلاء والازهرى و صححه ابو الفضل ابن ناصر و تكلم عليه و جعله من معجزات نبينا ﷺ و ختم به جرى كتابه المسمى "المنتخب" ثم تكلم عليه و شرح الفاظه - قلت: واخرجه الامام ابو سعيد السمعانى فى كتاب "ادب الاملاء"

من جهة صفوان بن مغلس الحبطى بن محمد بن عبد الله عن سفیان الثورى عن الاعمش قال: قال رسول الله ﷺ "ان الله اذبنى فاحسن ادبى، ثم امرنى بمكارم الاخلاق - فقال (خذ العفو وامر بالمعروف) الآية" - ۱۰۷ -

امام سخاوى نے اپنی کتاب "القاصد الحسنة" میں حدیث بلفظ ذکر کرنے کے بعد فرمایا: "العسکرى فى الامثال من جهة السدى عن ابى عمارة عن على رضى الله عنه قال: قدم بنو نهد بن زيد على النبی ﷺ فقالوا اتيناك من غورى تهامة و ذكر خطبتهم وما اجابهم به النبی ﷺ قال: فقلنا يا نبى الله؟ نحن بنو اب واحد و نشانا فى بلد واحد و انك لتكلم العرب بلسان ما نفهم اكثره فقال: "ان الله عز و جل اذبنى فاحسن ادبى و نشأت فى بنى سعد بن بكر" و سندہ ضعيف جدا - وان اقتصر شيخنا على الحكم عليه بالغرابة فى بعض فتاواه - ولكن معناه صحيح - وكذا جزم ابن الاثير بحكاية فى خطبة النهاية وغيرها، لاسيما وفى تاريخ اصبهان لابي نعيم بسند ضعيف ايضاً من حديث ابن عمر رضى الله عنهما: قال قال عمر يا نبى الله مالك افصحنا؟ فقال النبی ﷺ جاء نى جبريل فلقننى ۲۲۲۱ لغة ابى اسمعيل -

۱۰۶ - عبد الكريم بن محمد السمعانى - (متوفى ۵۶۲ھ) - "ادب الاملاء والاستملاء" باعثناء: ميكس و سويلر - طبع فى مدينة ليدن المهروسة - بمطبعة برييل (۱۹۵۳ء) - صفحة اول، مقدمة

۱۰۷ - الزركشى، ابو عبد الله محمد بن عبد الله (۴۳۵ھ - ۵۹۵ھ) اللالی المنثورة فى الاحاديث المشہورہ (دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان - الطبعة الاولى ۱۳۰۶ھ/۱۹۸۶ء) صفحه ۱۶۰ - باب ۵: الفضائل - حديث ۲ -

بل اخرج ابو سعد بن السمعانى فى ادب الاملاء بسند منقطع فيه من لم اعرفه عن عبد الله اظنه ابن مسعود رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ ان الله ادبني فاحسن تاديبى، ثم امرنى بمكارم الاخلاق فقال خذ العفو وامر بالمعروف واعرض عن الجاهلین -

ولثابت السرقسطى فى الدلائل بسند واه من حديث جد محمد بن عبد الرحمن الزهرى، قال: قال رجل من بنى سليم للنبي ﷺ: يا رسول الله ﷺ ايداك الرجل امراته، قال نعم، اذا كان ملفجاً، قال: فقال له ابو بكر يا رسول الله ﷺ ما قال لك؟ قال: قال لى ايما طل الرجل امراته، قلت: نعم، اذا كان مفلساً، قال: فقال ابو بكر ما رايت افصح منك، فمن ادبك يا رسول الله ﷺ؟ قال ادبني ربي و نشأت فى بنى سعد - و بالجمله فهو كما قال ابن تيمية لا يعرف له اسناد ثابت ۱۰۸ -

علامہ سیوطی اپنی کتاب ”الدرر المنتثرة“ میں لکھتے ہیں: و اخرج ابن عساكر من طريق محمد بن عبد الرحمن الزهرى عن ابيه عن جده ان ابا بكر قال يا رسول الله ﷺ لقد طفت فى العرب و سمعت فصحاء هم فما سمعت افصح منك فمن ادبك؟ قال ”ادبني ربي و نشأت فى بنى سعد -- انتهى - ۱۰۹ -

علامہ سیوطی نے اپنی کتاب ”الجامع الصغير“ میں اسے بلفظ مجد و عليه الرحمة (ادبني ربي فاحسن تاديبى) ذکر کیا اور فرمایا کہ اسے ابن سمعانى نے ادب الاملاء میں روایت کیا۔ ۱۰۸

پھر آپ نے اسے صحیح حدیث قرار دیا۔ ۱۱۱

علامہ مناوی ”کنوز الحقائق“ اور علامہ علی تہجدی نے ”کنز العمال“ میں ابن سمعانى کے حوالے سے بلفظ ذکر کیا۔ ۱۱۲

اور علامہ نبھانی نے اپنی کتاب ”حجة الله على الغالين“ میں فرمایا: عن ابن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ

: ادبني ربي فاحسن تاديبى (رواه ابن سمعانى) - ۱۱۳ -

(۱۷) فرمودند: ”رجعنا من الجهاد الا صغر الى الجهاد الاكبر“

(دفتر اول مکتوب ۴۱)

حضرت مجد و عليه الرحمة نے اسے دفتر دوم میں بھی ذکر کیا (مکتوب ۵۰ دفتر دوم) اور حدیث قرار دیا۔ البتہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حضرت ابراہیم بن ابی عبیدہ کا قول قرار دیا۔ چنانچہ علامہ سیوطی اپنی کتاب ”الدرر المنتثرة“ میں لکھتے ہیں کہ:

”رجعنا من الجهاد الا صغر الى الجهاد الاكبر، قالوا و ما الجهاد الاكبر - قال جهاد القلب - قال الحافظ ابن حجر فى تسديد القوس هو مشهور على الالسنه و هو من كلام ابراهيم بن ابى عبدة“ ۱۱۳ -

علامہ سید حسین واعظ کاشفی نے ”تفسیر حسینی“ میں مرفوعاً بلفظ ذکر کیا لیکن مخرج بیان نہیں کیا۔ ۱۱۵

۱۰۸ - السخاوى، ابو الخير محمد بن عبد الرحمن (المتوفى ۹۰۲ هـ) - ”المقاصد الحسنة فى بيان كثير من الاحاديث المشتهرة على الالسنه“ - (دار الكتب العلمية، لبنان - ۱۳۹۹ هـ - ۱۹۷۹ء) - حرف الالف، حديث ۴۵ -

۱۰۹ - السيوطى - جلال الدين - عبد الرحمن (۸۳۹ هـ - ۹۱۱ هـ) - ”الدرر المنتثرة“ على حاشية الفتاوى الحديثية - (مصطفى البابى الجلبى و اولاده - مصر - الطبعة الاولى ۱۳۵۶ هـ - ۱۹۳۷ء) - صفحه ۱۶ -

۱۱۰ - الجامع الصغير، جلد اول، صفحه ۱۱، حرف الالف -

۱۱۱ - ايضا

۱۱۲ - كنوز الحقائق جلد اول - صفحه ۱۱ - حرف الالف + كنز العمال جزو ۱۱ - صفحه ۴۰۶ - كتاب الفضائل - باب اول - فصل ثالث، حديث ۳۱۸۹۵ -

۱۱۳ - النبهانى، يوسف بن اسمعيل (۱۲۶۵ هـ - ۱۳۵۰ هـ) ”حجة الله على الغالين فى معجزات سيد المرسلين“ (المكتبة النورية الرضوية لائلبور) - صفحه ۳۱ - مقدمه - بحث ثانى ۲ - بيان الاحاديث الاربعين، حديث ۱۹ -

۱۱۴ - الدرر المنتثرة، حرف الرا - صفحات ۱۹۷، ۱۹۸ -

علامہ بایزید انصاریؒ نے ”مقصود المومنین“ میں فرمایا: روى عن على كرم الله وجهه: لما رجعنا من غزوة خيبر قال النبي ﷺ: رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر، قيل له: ما الجهاد الاكبر يا رسول الله ﷺ؟ قال: انه جهاد النفس۔ ۱۱۶۔

علامہ شہاب الدین سہروردی اپنی کتاب ”عوارف المعارف“ میں لکھتے ہیں: كان يقول رسول الله ﷺ: ”رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر“۔ ۱۱۷۔

امام غزالی اپنی کتاب ”احیاء علوم الدین“ میں بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم سے موقوف روایت کرتے ہیں کہ: قال بعض الصحابة: رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر۔ ۱۱۸۔

لیکن ایک دوسرے مقام پر مرفوعاً بیان کیا۔ چنانچہ فرمایا: قوله ﷺ: رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر۔ ۱۱۹۔ اور علامہ عراقی نے تخریج احیاء میں فرمایا: ”اخرجه البيهقي في الزهد من حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنه و قال بهذا اسناد فيه ضعف“۔ ۱۲۰۔

البتہ امام بیہقی نے اپنی کتاب ”الزهد الكبير“ میں فرمایا: ”اخبرنا على بن احمد بن عبيد انبأنا احمد بن عبيد ثنا تمام ثنا عيسى بن ابراهيم ثنا يحيى بن يعلى عن ليث عن عطاء عن جابر قال: قدم على رسول الله ﷺ قوم غزاة فقال ﷺ: قدتم خير مقدم من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر، قالوا: وما الجهاد الاكبر؟ قال: مجاهدة العبد هواه“۔ ۱۲۱۔

بعد ازاں بیہقی فرماتے ہیں: ”هذا اسناد ضعيف“۔ ۱۲۲۔

اور علامہ خطیب بغدادی اپنی تاریخ میں روایت کرتے ہیں کہ: اخبرنا واصل بن حمزة في سنة خمسين و اربعمئة، اخبرنا ابو سهل عبد الكريم بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد بن سليمان ببخارى۔ حدثنا خلف بن محمد بن اسمعيل الخيام حدثنا ابو عبد الله محمد بن حاتم بن نعيم حدثنا ابي اخبرنا عيسى ابن موسى عن الحسن۔ هو ابن هاشم۔ عن يحيى بن العلاء قال حدثنا ليث عن عطاء بن ابي رباح عن جابر قال قدم النبي ﷺ من غزاة له فقال لهم رسول الله ﷺ: قدتم خير مقدم و قدتم من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر، قالوا: وما الجهاد الاكبر؟ يا رسول الله ﷺ قال: مجاهدة العبد هواه۔ ۱۲۳۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب ”الجامع الصغير“ میں بلفظ خطیب انہیں کے حوالے سے بیان کیا اور اسے حدیث ضعیف قرار دیا۔ ۱۲۴۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) ۱۱۵۔ تفسیر حسینی، سورۃ الحج، رکوع ۱۰، آیت ۷۸ (وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ)

۱۱۶۔ مقصود المومنین، صفحات ۳۵۲، ۳۵۵، فصل ۲۱، بیان العلم و معرفۃ السکونۃ و فضولتہا و راحتہا۔

۱۱۷۔ عوارف المعارف: صفحہ ۱۶۵۔ باب ۳۷ (وصف الصلاة اهل القرب) ۲۱۲/۳، ۲۲۲ بر حاشیہ احیاء

۱۱۸۔ احیاء علوم الدین: جلد ۲۔ صفحہ ۲۳۳/۲۳۴۔ کتاب آداب العزلة، باب ۲۔ بیان: آفات العزلة۔ الفائدة السابعة ۷: التجارب

۱۱۹۔ ایضاً۔ جلد ۳، صفحہ ۷، کتاب شرح عجائب القلب۔ بیان: امثلة القلب مع جنوده الباطنة۔

۱۲۰۔ ایضاً۔۔۔۔۔ بر حاشیہ

۱۲۱۔ بیہقی، احمد بن حسین۔ متوفی ۴۸۵ھ: کتاب الزهد الكبير (حققہ و علق علیہ دکتور تقی الدین۔ دارالتعلیم کویٹ۔ الطبعة

الثانية۔ ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء) صفحہ ۱۹۵، حدیث ۳۷۵/۳۷۴۔

۱۲۲۔ ایضاً۔۔۔۔۔

۱۲۳۔ الخطیب البغدادی، ابو بکر احمد بن علی (المتوفی ۴۶۳ھ) تاریخ بغداد او مدینة السلام (دارالکتب العربی۔ بیروت۔ لبنان)

جلد ۱۳، صفحہ ۴۹۳۔ بیان: واصل بن حمزة، الصوفی، حدیث ۷۳۳۵۔

۱۲۴۔ الجامع الصغير جلد ۲۔ صفحہ ۸۵۔ حرف القاف۔

(۱۸) ”قال عليه الصلوة والسلام: نحن الآخرون و نحن السابقون

(دفتر اول مکتوب ۴۴)

يوم القيامة و انى قائل قولاً غير فخر“

اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو امام دارمی نے اپنی سنن میں حضرت عمرو بن قیس سے مرفوعاً ایک طویل حدیث میں روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: اخبرنا عبد اللہ بن صالح حدثني معاوية بن عروة بن رويم عن عمرو بن قيس رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: ان الله ادرك بي الاجل المرحوم و اختصر لى اختصاراً - فنحن الآخرون و نحن السابقون يوم القيامة و انى قائل قولاً غير فخر - ابراهيم خليل الله و موسى صفي الله و انا حبيب الله و معى لواء الحمد يوم القيامة و ان الله عز و جل و عدنى فى استى و اجارهم من ثلاث لا يعمهم بسنة و لا يستاصلهم عدو و لا يجمعهم على ضلالة - ۱۲۵۔

امام بغوی نے اسے ”مصباح السنۃ“ میں بذیل ”احادیث حسان ذکر کیا۔ ۱۲۶۔

اور خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں فرمایا: رواه الدارمی - ۱۲۷۔

جبکہ امام بخاری اور مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے اپنی صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع حدیث میں زیر تحقیق حدیث کا صدر اول (نحن الآخرون و نحن السابقون يوم القيامة) بیان کیا۔

چنانچہ امام مسلم فرماتے ہیں: حدثنا ابن ابي عمر قال نا سفيان عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضى الله عنه و ابن طاؤس عن ابيه عن ابي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: نحن الآخرون و نحن السابقون يوم القيامة بمثله - ۱۲۸۔

اور امام بخاری فرماتے ہیں: حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا وهيب قال حدثني ابن طاؤس عن ابيه عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي ﷺ قال: نحن الآخرون و نحن السابقون يوم القيامة بيد كل امة اوتوا الكتاب من قبلنا الخ - ۱۲۹۔

(پس قطع حدیث بلفظ مجد علیہ الرحمۃ صحیح ہے)

(دفتر اول مکتوب ۴۴)

(۱۹) ”انا حبيب الله“

حضرت مجد علیہ الرحمۃ نے اسے بحیثیت فرمان مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء ذکر کیا۔

یہ ایک قطعی حدیث ہے کہ جسے امام دارمی، بغوی اور خطیب تبریزی نے عمرو بن قیس سے مرفوعاً بیان کیا۔ (دیکھیے تحقیق حدیث ۱۸)

(۲۰) ”انا قائد المرسلين و لا فخر و انا خاتم النبيين و لا فخر“

(دفتر اول مکتوب ۴۴)

اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو امام دارمی نے اپنی سنن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

۱۲۵۔ سنن الدارمی، جلد اول، صفحہ ۳۲، باب: ما اعطى النبي ﷺ من الفضل - حدیث ۵۵۔

۱۲۶۔ مصابیح السنۃ، جلد ۴، صفحہ ۳۹، کتاب الفضائل و الشمائل، باب فضائل سید المرسلین، حدیث ۴۴۸۳۔

۱۲۷۔ خطیب تبریزی - ولی الدین - ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ: ”مشکوٰۃ المصابیح“ - (ایچ - ایم سعید کمپنی کراچی

۱۳۹۴ء) صفحہ ۵۱۴، باب فضائل سید المرسلین، فصل ثانی ۲۔

۱۲۸۔ صحیح مسلم، جلد اول، صفحہ ۲۸۲، کتاب الجمعة - فصل فی فضیلة يوم الجمعة علی باقی الايام و بیان ان خیر الايام

ہدیت الیہ -

۱۲۹۔ صحیح البخاری، جلد اول، صفحات ۴۹۵، ۴۹۶ - کتاب الانبیاء - باب حدیث الغار - حدیث ۳۲۹۸۔

”اخبرنا عبد الله بن عبد الحكم المضرى ثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة عن صالح هو ابن عطاء بن خباب مولى بنى الدئل عن عطاء بن رباح عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه ان النبي ﷺ قال: انا قائد المرسلين ولا فخر وانا خاتم النبيين ولا فخر وانا اول شافع و اول مشفع ولا فخر“ ۱۳۰۔

امام بغوی نے اسے مصابیح السنۃ میں بیان کیا۔ ۱۳۱

اور خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ میں بیان فرمایا کہ: رواہ الدارمی۔ ۱۳۲

علامہ سیوطی نے اپنی کتاب ”الجامع الصغیر“ میں امام دارمی کے حوالے سے بیان کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا۔ ۱۳۳

(یہ حدیث حسن ہے)

(۲۱) ”انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ان الله خلق الخلق

فجعلني في خيرهم ثم جعلهم فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة ثم

جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتاً فجعلني في

خيرهم بيتاً فانا خيرهم نفساً و خيرهم بيتاً“

(دفتر اول مکتوب ۴۴)

اس حدیث نبوی ﷺ کو علامہ خطیب تبریزی نے ”مشکوٰۃ المصابیح“ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ روایت کیا اور فرمایا: رواہ

الترمذی (اسے ترمذی نے روایت کیا) ۱۳۴

جبکہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں فرمایا: ”حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفين عن يزيد بن ابي زياد عن

عبد الله بن الحارث عن المطلب بن ابي وداعة قال: جاء العباس الى رسول الله ﷺ و كأنه سمع شيئاً فقام النبي ﷺ

على المنبر فقال من انا؟ قالوا انت رسول الله عليك السلام، قال: انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب، ان

الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلني في

خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتاً فجعلني في خيرهم بيتاً و خيرهم نفساً“ ۱۳۵۔

بعد ازاں امام ترمذی نے اس کی حیثیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”هذا حديث حسن“۔ ۱۳۶

اور الفاظ مجدد علیہ الرحمۃ (فانا خيرهم نفساً و خيرهم بيتاً) ایک دوسری اسناد سے مروی حدیث میں موجود ہیں۔ چنانچہ امام ترمذی فرماتے

ہیں۔ ”حدثنا يوسف بن موسى القطان البغدادي نا عبيد الله بن موسى عن اسماعيل بن ابي خالد عن يزيد بن ابي

زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يا رسول الله ﷺ ان قريشاً جلسوا فتذاكروا

احسابهم بينهم فجعلوا مثلك مثل نخلة في كبوة من الارض فقال النبي ﷺ: ان الله خلق الخلق فجعلني من

خير فرقتهم و خير الفريقين ثم خير القبائل فجعلني من خير القبيلة ثم خير البيوت فجعلني من خير بيوتهم فانا

خيرهم نفساً و خيرهم بيتاً“ ۱۳۷۔

۱۳۰۔ سنن الدارمی، جلد اول، صفحہ ۳۱، باب ما اعطى النبي ﷺ۔ حدیث ۵۰

۱۳۱۔ مصابیح السنۃ، جلد ۳، صفحہ ۳۰، کتاب الفضائل، باب فضائل سيد المرسلين ﷺ، حدیث ۳۴۸۳

۱۳۲۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۵۱۳، باب فضائل سيد المرسلين ﷺ، فصل دوم

۱۳۳۔ الجامع الصغیر، جلد اول، صفحہ ۱۰۶، حرف الالف

۱۳۴۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۵۱۳، باب فضائل سيد المرسلين ﷺ، فصل ثانی

۱۳۵۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۰۱، ابواب المناقب، باب ما جاء في فضل النبي ﷺ

۱۳۶۔ ایضاً

(۲۲) ”انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا خطيبهم اذا انصتوا وانا مُسْتَشْفَعُهُمْ اذا جَلَسُوا وانا مبشرهم اذا يئسوا الكرامة والمفاتيح يومئذ بيدي ولواء الحمد يومئذ بيدي وانا اكرم ولد آدم على ربي يطوف على الف خادم كأنهم بيض مكنون“

(دفتر اول مکتوب، ۲۲)

اس حدیث نبوی ﷺ کو امام بغوی نے مصابیح السنہ میں بلفظہ بیان کیا۔ ۱۳۹

اور علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظہ ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ”رواہ الترمذی و

الدارمی“ ۱۴۰

البتہ امام دارمی نے اپنی سنن میں فرمایا: ”حدثنا سعيد بن سفيان عن منصور بن ابي الاسود عن ليث عن الربيع بن

انس عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: انا اولهم خروجا اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا خطيبهم

اذا انصتوا وانا مستشفعهم اذا حبسوا وانا مبشرهم اذا يئسوا، الكرامة والمفاتيح يومئذ بيدي وانا اكرم ولد آدم

على ربي يطوف على الف خادم كأنهم بيض مكنون او لولو منثور“ ۱۴۱

اور امام ترمذی اپنی جامع میں فرماتے ہیں: ”حدثنا الحسين بن يزيد الكوفي ثنا عبد السلام بن حرب عن ليث عن

الربيع بن انس عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا خطيبهم

اذا وفدوا وانا مبشرهم اذا يئسوا، لواء الحمد يومئذ بيدي وانا اكرم ولد آدم على ربي ولا فخر“ ۱۴۲

بعد ازاں اس روایت کی حیثیت پر تبصرہ کرتے ہوئے امام ترمذی نے ارشاد فرمایا: ”بذا حدیث حسن غریب“ ۱۴۳

ابوالشجاع دیلمی نے اسے اپنی کتاب ”فردوس الاخبار“ میں حضرت انس سے مرفوعاً روایت کیا مگر بلفظہ: ”انا اول الناس خروجا اذا

بعثوا وقائدهم اذا وفدوا وخطيبهم اذا انصتوا وشفيعهم اذا حبسوا ومبشرهم اذا ايسوا ومفاتيح الكرامة يومئذ

بيدي وانا اكرم ولد آدم على ربي يطوف على الف خادم كأنهم بيض مكنون او لؤلؤ منثور“ ۱۴۴

اور امام رافعی نے تاریخ قزوین میں روایت کیا کہ: ”محمد بن ابي بكر ابو جعفر الطبري سمع بقزوين ابا الحسن

القطان يحدث عن ابي عبد الله الحسين بن علي الطنافسي ثنا ابي ثنا محمد ابن فضيل ثنا ليث عن عبيد الله عن

الربيع بن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا خطيبهم اذا

انصتوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا مبشرهم اذا ايسوا وانا شافعهم اذا حبسوا، لواء الكرم يومئذ بيدي ومفاتيح

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) بعد ازاں امام ترمذی نے فرمایا ”بذا حدیث حسن“ ۱۴۸

۱۴۷ : ایضاً

۱۴۸ : ایضاً

۱۴۹ : مصابیح السنہ، جلد ۴، صفحہ ۴۰، کتاب الفضائل، باب فضائل سید المرسلین، حدیث ۴۲۸۵

۱۴۰ : مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۵۱۳، باب فضائل سید المرسلین، فصل ۲

۱۴۱ : سنن الدارمی، جلد اول، صفحہ ۳۰، باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل، حدیث ۴۹

۱۴۲ : جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۰۲، ابواب المناقب، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ

۱۴۳ : ایضاً

۱۴۴ : فردوس الاخبار، جلد اول، صفحہ ۷۹، ذکر اخبار جاءت عن نبي ﷺ فی مناقبه حدیث ۱۲۰



الجنة يومئذ بيدي وانا اكرم ولد آدم على ربي ولا فخر اطوف على الف خادم كانهم لولو  
مكتون ۱۳۵۰ء  
(پس یہ حدیث حسن ہے)

## (۲۳) ”اذا كان يوم القيامة كنت امام النبيين وخطيبهم

### وصاحب شفاعتهم غير فخر“

(دفتر اول مکتوب ۳۴)

اس حدیث نبوی ﷺ کو امام ترمذی ”جامع“، امام ابن ماجہ ”سنن“ اور امام حاکم علیہم اجمعین نے اپنی ”مستدرک“ میں حضرت ابی بن کعب سے مرفوعاً بلفظ روایت کیا جبکہ ابن ابی شیبہ ”مصنف“، ابن مبارک ”کتاب الزهد“ اور امام احمد بن حنبل نے ”مسند“ میں انہیں سے مرفوعاً روایت کیا مگر بلفظ ”غیر فخر“ کی بجائے ”ولا فخر“ ذکر کیا۔ چنانچہ امام ترمذی نے فرمایا:

”حدثنا محمد بن بشار ابو عامر العقدي نازهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الطفيل بن  
ابي بن كعب عن ابيه ان رسول الله ﷺ قال: اذا كان يوم القيامة كنت امام النبيين وخطيبهم وصاحب  
شفاعتهم غير فخر“ ۱۳۶ء

بعد ازاں امام ترمذی اس روایت کی حیثیت واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ”هذا حديث حسن صحيح غريب“ ۱۳۷ء

امام ابن ماجہ اپنی سنن میں فرماتے ہیں: ”حدثنا اسمعيل بن عبد الله الوقي ثنا عبيد الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد  
بن عقيل عن الطفيل بن ابي بن كعب عن ابيه ان رسول الله ﷺ قال: اذا كان يوم القيامة كنت امام النبيين و  
خطيبهم وصاحب شفاعتهم غير فخر“ ۱۳۸ء

اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اپنی مستدرک میں لکھتے ہیں: ”حدثنا ابو جعفر محمد بن صالح بن هاني ثنا السري بن  
خزيمة ثنا ابو حذيفة النهدي ثنا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الطفيل بن ابي بن  
كعب عن ابيه ان رسول الله ﷺ قال: اذا كان يوم القيامة كنت امام النبيين وخطيبهم وصاحب  
شفاعتهم غير فخر“ ۱۳۹ء

بعد ازاں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه لتفرد عبد الله بن محمد بن  
عقيل بن ابي طالب ولما نسب اليه من سوء الحفظ وهو عند المتقدمين من ائمتنا ثقة مامون“ ۱۵۰ء  
جبکہ امام ابن ابی شیبہ نے اپنی ”تصنيف“ میں روایت فرمایا کہ: ”حدثنا يحيى بن ابي بكر قال ثنا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد عن الطفيل بن ابي بن كعب  
عن ابيه ان رسول الله ﷺ قال: اذا كان يوم القيامة كنت امام النبيين وخطيبهم وصاحب شفاعتهم ولا فخر“ ۱۵۱ء

امام ابن مبارک ”کتاب الزهد“ میں لکھتے ہیں: ”حدثنا الحسين حدثنا عبد الله بن جعفر اخبرنا عبيد الله بن عمرو عن

۱۳۵ - الرافعي، عبد الكريم بن محمد، القزويني - ”التدوين في اخبار قزوين“ - (دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان -  
۱۳۰۸ھ - ۱۹۸۷ء) جلد اول، صفحات ۲۳۴، ۲۳۵ - القول في ما بعد الصحابة والتابعين المحمدين، حرف الباء في الآباء، بيان: محمد بن ابي  
بكر، ابو جعفر

۱۳۶ - جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۰۲، ابواب المناقب، باب ما جاء في فضل النبي ﷺ

۱۳۷ - ايضاً

۱۳۸ - سنن ابن ماجه، جلد ۲، صفحہ ۱۳۳، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، حديث ۳۴۱۳

۱۳۹ - المستدرک علی الصحیحین، جلد اول، صفحات ۲۰۷، ۲۰۸ - كتاب الايمان، بيان ”اذا كان يوم القيامة“

۱۵۰ - ايضاً

۱۵۱ - ابن ابی شیبہ، ابو بكر عبد الله بن محمد - متوفی ۲۳۵ھ - ”المصنف“ (ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه للطباعة والنشر - كراتشي -  
۱۹۸۷ء - ۱۳۰۶ھ) جلد ۱۱، صفحہ ۳۳۱، كتاب الفضائل، باب ۲۰۳۶ (ما اعطى الله محمدا ﷺ) حديث ۱۱۶۸۶

عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : اذا کان یوم القیامة کنت امام النبیین وخطیبہم و صاحب شفاعتہم ولا فخر“ ۱۵۲۔  
اور سند احمد بن حنبل میں مروی ہے کہ: ”حدثنا عبد اللہ حدثنا عبید اللہ بن عمر القواریری ثنا محمد بن عبد اللہ بن الزبیر ثنا شریق عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ : اذا کان یوم القیامة کنت امام النبیین و خطیبہم و صاحب شفاعتہم ولا فخر“ ۱۵۳۔  
علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب ”الجامع الصغیر“ میں حدیث بلفظ مجدد علیہ الرحمۃ بحوالہ احمد، ترمذی، حاکم وابن ماجہ بیان کی اور اسے حدیث صحیح قرار دیا۔ ۱۵۴  
(یہ حدیث صحیح ہے)

(دفتر اول مکتوب ۴۴)

## (۲۴) ”المرء مع من احب“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اسے امام بخاری، مسلم، ترمذی اور احمد بن حنبل نے مرفوعاً بیان کیا۔ (دیکھیے تحقیق حدیث ۶)

## (۲۵) ”ذهب الظما وابتلت العروق و ثبت الاجران شاء اللہ“

(دفتر اول مکتوب ۴۵)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے صراحت کی ہے کہ یہ الفاظ حضور اکرم ﷺ روزہ افطار کرتے وقت پڑھا کرتے تھے۔

اس حدیث نبوی ﷺ کو امام ابو داؤد ”سنن“، حاکم ”مستدرک“، بیہقی ”السنن الکبریٰ“، بغوی ”شرح السنۃ“ اور ابن السنی نے ”عمل الیوم واللیلۃ“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ روایت کیا۔

چنانچہ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: ”حدثنا عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ نا علی بن الحسن انا الحسن بن واقد نا مروان یعنی ابن سالم المقفع قال رايت ابن عمر رضی اللہ عنہما یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف وقال کان النبی ﷺ اذا افطر قال : ذهب الظما وابتلت العروق و ثبت الاجران شاء اللہ“ ۱۵۵۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ ”مستدرک“ میں لکھتے ہیں: ”اخبرنا ابو حامد احمد بن محمد الخطیب بمرورنا ابراهیم بن ہلال ثنا علی بن الحسن بن شقیق انا الحسن بن واقد ثنا مروان بن سالم المقفع قال رايت ابن عمر رضی اللہ عنہما یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف وقال کان رسول اللہ ﷺ اذا افطر قال : ذهب الظما وابتلت العروق و ثبت الاجران شاء اللہ“ ۱۵۶۔

بعد ازاں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین فقد احتجا بالحسن بن واقد

و مروان بن المقفع“ ۱۵۷۔

امام بیہقی نے اپنی کتاب ”السنن الکبریٰ“ میں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی سند اور متن سے روایت کیا۔ ۱۵۸۔

۱۵۲۔ ابن مبارک، عبد اللہ، امام۔ متوفی ۱۸۱ھ۔ کتاب الزهد (ویلیہ کتاب الرقائق)۔ (دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) جزء ۱۱، صفحہ ۵۶۲، حدیث ۱۶۱۷۔

۱۵۳۔ مسند احمد بن حنبل، جلد ۵، صفحہ ۱۳۸۔

۱۵۴۔ الجامع الصغیر، جلد اول، صفحہ ۳۲، ”حرف الالف“

۱۵۵۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث (۲۰۲ھ۔۔ ۲۷۵ھ)۔ سنن۔ (ایم سعید کمپنی کراچی ۱۲۸۷ھ) جلد اول، صفحہ ۳۲۱۔ کتاب الصیام، باب: القول عند الافطار (رقم ۲۳۵۷)

۱۵۶۔ مستدرک حاکم، جلد اول، صفحہ ۴۲۲، کتاب الصوم۔ باب: الدعوة عند الافطار۔

۱۵۷۔ ایضاً۔

۱۵۸۔ بیہقی، احمد بن حسین (المتوفی ۳۸۵ھ)۔ السنن الکبریٰ۔ (مجلس دائرة المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن) الطبعة الاولى

امام بغویؒ ”شرح السنۃ“ میں لکھتے ہیں: ”اخبیرنا ابو بکر محمد بن علی الصغار نا ابو بکر احمد بن الحسن الحیرى نا ابو العباس الأصم نا یحیٰ نا علی بن الحسن بن شقیق انا الحسن بن واقد نا سروان المقفع قال رایت عبد اللہ بن عمر یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف وقال کان رسول اللہ ﷺ اذا افطر قال: ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجران شاء اللہ عزوجل“ ۱۵۹۔

اور امام ابن السنی اپنی کتاب ”عمل الیوم واللیلۃ“ میں فرماتے ہیں کہ: ”اخبیرنا ابو عبد الرحمن أخبرنی قریش بن عبد الرحمن حدثنا علی بن الحسن ثنا الحسن بن واقد ثنا سروان بن المقفع قال رایت ابن عمر قبض علی لحیتہ فقطع ما زاد علی الکف وقال کان رسول اللہ ﷺ اذا افطر قال ذهب الظما وابتلت العروق وثبت الاجران شاء اللہ“ ۱۶۰۔

علامہ سیوطیؒ نے ”الجامع الصغیر“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظہ روایت کیا اور فرمایا کہ اسے امام ابو داؤد اور حاکم نے متدرک میں روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ ۱۶۱۔  
(یہ حدیث مرفوع صحیح ہے)

## (۲۶) ”من کثر سواد قوم فهو منهم“

(دفتر اول مکتوب ۴۷)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا۔

اور اسے علامہ ابوالنجیب سہروردیؒ نے اپنی کتاب ”آداب المریدین“ میں بعینہ ذکر کیا لیکن اس کے حدیث یا قول ہونے کی صراحت نہیں کی۔ ۱۶۲۔  
البتہ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اسے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کیا چنانچہ فرمایا: ”قال ابو ذر رضی اللہ عنہ من کثر سواد قوم فهو منهم“ ۱۶۳۔

لیکن امام ماوردیؒ نے اپنی کتاب ”ادب الدنیا والدین“ میں اس کی رفیعیت کی تصریح کی چنانچہ فرمایا: ”قال ﷺ: من کثر سواد قوم فهو منهم“ ۱۶۴۔  
(مگر مخرج بیان نہیں کیا)

البتہ یہ ایک حدیث نبوی ﷺ کا اقتباس ہے کہ جسے امام ابو یعلیٰ موصلیؒ نے اپنی مسند کبیر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔  
چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”المطالب العالیہ“ میں لکھتے ہیں:

”عمرو: ان رجلاً دعا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ الی ولیمۃ، فلما جاء سمع لهواً فلم یدخل فقال: ما لك؟ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من کثر سواد قوم فهو منهم ومن رضی عمل قوم کان شریکاً لمن عمله (لابی یعلی) ۱۶۵۔“

(بقیہ حوالہ سابقہ) ۵۱۳۳۸، جلد ۴، صفحہ ۲۳۹، کتاب الصیام، باب ما یقول اذا افطر

۱۵۹۔: البغوی، ابو محمد حسن بن مسعود رضی اللہ عنہ، الفراء (۳۳۶ھ۔۔۵۱۶ھ)۔ شرح السنۃ (المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان ۱۳۰۳ھ۔۔۱۹۸۳ء) جلد ۶، صفحہ ۲۶۵، حدیث ۱۷۴۰

۱۶۰۔: ابن السنی، ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق الدینوری: (۲۸۱ھ۔۔۳۶۳ھ)۔ عمل الیوم واللیلۃ (دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان ۱۳۰۹ھ۔۔۱۹۸۹ء)، صفحہ ۱۶۸، باب: ما یقول اذا افطر، حدیث ۴۷۸

۱۶۱۔: الجامع الصغیر۔ جلد ۲، صفحہ ۱۰۲، حرف الکاف

۱۶۲۔: سہروردی، ابو النجیب، ضیاء الدین، عبد القادر (متوفی ۵۶۳ھ)۔ آداب المریدین (تصحیح از نجیب مائل بروی، از انتشارات سولی، خیابان انقلاب، چہارارہ ابو ریحان، تہران، چاپ اول ۱۳۶۳ش۔۔۱۳۰۳ھ) صفحہ ۳۱۳۔ خاتمۃ الكتاب

۱۶۳۔: احیاء علوم الدین، جلد ۲، صفحہ ۱۲۱، کتاب الحلال والحرام، باب ۶۔ فیما یحل من مخالطۃ السلاطین الظلمۃ وما یحرم

۱۶۴۔: السماوردی، ابو الحسن علی بن محمد بن حبیب البصری (متوفی ۴۵۰ھ)۔ ادب الدنیا والدین (حققہ وعلق علیہ۔ مصطفیٰ السقا) ناشر: المکتبۃ الثقافیہ، بیروت، لبنان۔ صفحہ ۱۵۱، باب ۴ (آداب الدنیا) فصل: اصلاح حال الانسان فی الدنیا

امام زین العابدی اپنی کتاب 'نصب الراية لاحاديث الهداية' میں لکھتے ہیں کہ "رواه ابو يعلى الموصلي في مسنده: حدثنا ابو همام ثنا ابن وهب اخبرني بكر بن م رعن عمرو بن الحارث ان رجلاً دعا عبد الله بن مسعود رضي الله عنه الي وليمة فلما جاء ليدخل سمع لهوا فلم يدخل، فقال له: لم رجعت؟ قال اِنِّي سمعت رسول الله ﷺ يقول: من كثر سواد قوم فهو منهم ومن رضي عمل قوم كان شريك من عمل به"

ورواه علي بن معبد في "كتاب الطاعة و المعصية" حدثنا ابن وهب به سنداً و متناً۔ ۱۶۶۔

امام مناوی نے "کنوز الحقائق" میں ابو یعلیٰ موصلی کے حوالہ سے بلفظ ذکر کیا۔ ۱۶۷۔

علامہ ابوالشجاع الدیلمی نے بھی مثل ابی یعلیٰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (من کثر سواد قوم فهو منهم ومن

رضی عمل قوم کان شریک من عملہ) بیان کیا۔ ۱۶۸۔

اور آپ کے صاحبزادے ابو منصور الدیلمی نے سند الفردوس میں بطریق ابی یعلیٰ (عن ابی ہمام حدثنا ابن وهب حدثنا بكر بن

مضاء عن عمرو بن الحارث عن ابن مسعود) یعنی مرفوعاً ذکر کیا ہے۔ ۱۶۹۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ روایت ابی یعلیٰ کے تمام رجال ثقہ ہیں لیکن یہ سند عمرو بن الحارث اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مابین سقوط راوی کی وجہ

سے منقطع ہے۔ ۱۷۰۔

البتہ اس کے شواہد تقویت حدیث کا باعث ہیں اور علامہ خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً بلفظ (من سواد قوم فهو منهم)

روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

"اخبرنا العتيقي اخبرنا ابو القاسم عبد الله بن عتاب ابن محمد العبدی حدثنا محمد بن علي بن اسنعليل

الحافظ حدثنا خنش بن يزيد الحمصي ب حمص حدثنا علي بن عياش الحمصي حدثنا سعيد بن عمارة حدثنا

الحارث بن النعمان قال سمعت الحسن يحدث عن انس عن رسول الله ﷺ قال: من سواد مع قوم فهو منهم و من

روع مسلماً لرضاء سلطان جیء به يوم القيامة معه" ۱۷۱۔

علامہ سیوطی نے اس حدیث انسؓ کو "ن قراردیا۔ ۱۷۲۔

پھر اس کی شاہد حدیث (من تشبه بقوم فهو منهم) ہے کہ جسے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔

چنانچہ آپ لکھتے ہیں: "حدثنا عثمان بن ابي شيبه نا أبو النصر عبد الرحمن بن ثابت نا حسان بن عطيه عن أبي سنيب

الجرشي عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ: من تشبه بقوم فهو منهم" ۱۷۳۔

۱۶۵۔ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ رحمہ، احمد بن حجر (۴۷۳ھ۔ ۸۵۲ھ) المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانية (التراث العربی۔

بیروت۔ لبنان) جلد ۲، صفحہ ۴۲، کتاب الولیمة، باب: الرخصة فی الرجوع لمن رأى منكراً فیہ۔ حدیث ۱۶۰۵

۱۶۶۔ ابو یعلیٰ، ابو عبد اللہ بن یوسف، الحنفی، المتوفی ۴۶۲ھ۔ نصب الراية لاحاديث الهداية (دار نشر الكتب الاسلامیہ۔ لاہور)

صفحہ ۳۴۶، کتاب الجنایات، باب: ما یوجب القصاص، حدیث ۹

۱۶۷۔ کنوز الحقائق، جلد ۲، صفحہ ۱۱۷

۱۶۸۔ فردوس الاخبار (ومعه مسند الفردوس) جلد ۳، صفحہ ۱۶۷، حدیث ۶۰۳۷

۱۶۹۔ مسند الفردوس، بر حاشیہ فردوس الاخبار۔ حوالہ مذکورہ بالا

۱۷۰۔ کیونکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بن غافل کا وصال ۳۲ھ میں ہوا۔ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ

(تہذیب التہذیب) مطبوعہ دار صادر بیروت) جلد ۶، صفحہ ۲۸۔ حرف العین، بیان: عبد اللہ، ذکر ۴۲، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

عنه اور عمرو بن الحارث بن یعقوب بن عبد اللہ انصاری کی ولادت ۹۰ھ میں ہوئی (دیکھیے تہذیب التہذیب، جلد ۸، صفحہ

۱۶، حرف العین۔ بیان ۲۲

۱۷۱۔ تاریخ بغداد، جلد ۱۰، صفحہ ۴۱، حرف العین من الآباء، بیان: ۵۱۶۷ (عبد اللہ بن عتاب الشاہد البصری)

۱۷۲۔ الجامع الصغیر، جلد ۲، صفحہ ۱۷۲، حرف المیم

۱۷۳۔ سنن ابن داؤد، جلد ۲، صفحہ ۱۰۰۳۔ کتاب اللباس، باب: لبس الشعرة۔

علامہ سیوطی نے اس حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حسن قرار دیا ہے۔ ۱۷۲

(یہ حدیث حسن ہے)

(۲۷) ”قال عليه الصلوة والسلام: ”مثل اهل بيتي كمثل سفينة نوح“

نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك“ (دفتر اول مکتوب ۵۱)

اس حدیث کو امام بزاز، حاکم، طبرانی، خطیب بغدادی اور ابن جریر نے بالفاظ مختلفہ مرفوعاً روایت کیا۔ علامہ بزاز نے فرمایا کہ: ”حدثنا معمر ثنا مسلم بن ابراهيم ثنا الحسن بن ابي جعفر ثنا ابو الصهباء عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله ﷺ: مثل اهل بيتي كمثل سفينة نوح من ركبها فيها نجا ومن تخلف عنها غرق“ ۱۷۵

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے متدرک میں حضرت ابو ذرؓ سے مرفوعاً روایت کیا، چنانچہ فرمایا: ”اخبرني احمد بن جعفر بن حمدان الزاهد ببغداد ثنا العباس رضی اللہ عنہ بن ابراهيم القراطيسي ثنا محمد بن اسماعيل الاحمسي ثنا مفضل بن صالح عن ابي اسحق عن حنش الكناني قال سمعت ابا ذر يقول وهو آخذ بباب الكعبة من عرفني فانا من عرفني ومن انكرني فانا ابو ذر سمعت النبي ﷺ يقول: الا ان مثل اهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من قومه من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق“ ۱۷۶

امام ذہبی نے ”تلخیص متدرک“ میں ان اسناد کو ضعیف قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا: ”مفضل بن صالح عن ابي اسحق عن حنش الكناني سمعت ابا ذر سمعت النبي ﷺ يقول: الا ان مثل اهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك (صحيح) قلت (ابو ذهبي) :واه“ ۱۷۷

البتہ ابن حجر مکی نے روایت حاکم سے استدلال کیا اور اسے اپنی کتاب ”اصواعق المحرقة“ میں بیان کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”اخرج الحاكم عن ابي ذر ان رسول الله ﷺ قال: ان مثل اهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك“ ۱۷۸

اور علامہ سیوطی نے اپنی کتاب ”الجامع الصغير“ میں اسے بلفظ: (مثل اهل بيتي مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق) ذکر کیا اور صراحت کی کہ اسے امام بزاز نے بروایت ابن عباس و ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ذرؓ سے مرفوعاً روایت کیا۔ پھر آپ نے اسے حدیث حسن قرار دیا۔ ۱۷۹

امام طبرانی نے اپنی کتاب ”المعجم الصغير“ میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت فرمایا کہ: ”حدثنا الحسين بن احمد بن منصور عبادة البغدادي حدثنا عبد الله بن داهر الرازي حدثنا عبد الله بن عبد القدوس عن الاعمش عن ابي اسحق عن حنش بن المعتز انه سمع ابا ذر الغفاري رضی اللہ عنہ يقول سمعت رسول الله ﷺ: مثل اهل بيتي

فيكم كمثل سفينة نوح في قوم نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك“ ۱۸۰

۱۷۴: الجامع الصغير، جلد ۲، صفحہ ۱۶۷، حرف الميم

۱۷۵: السهيمى، نور الدين، على بن ابي بكر (۵۷۵ھ-۸۰۷ھ) كشف الاستار عن زوائد البزاز على الكتب الستة (تحقيق: حبيب الرحمن الاعظمي) ناشر: مؤسسة الرسالة بيروت-لبنان، الطبعة الثانية ۱۳۰۳ھ/۱۹۸۳ء-جلد ۳، صفحہ ۲۲۲

۱۷۶: مستدرک حاکم، جلد ۳، صفحہ ۱۵۱، کتاب معرفة الصحابة- ذکر مناقب اهل بيت

۱۷۷: ايضاً بر حاشية

۱۷۸: ابن حجر مكي، شهاب الدين احمد (۸۸۹ھ-۹۷۴ھ) الصواعق المحرقة في رد اهل بدعة والزندقة (مكتبة القاهرة، مصر-الطبعة الثانية ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء) صفحہ ۱۲۷ باب ۱۱، (فضائل اهل بيت نبوي ﷺ) فصل ثانی: سرد احاديث وارده في اهل بيت



یہ کلمات قدسیات داؤد یہ میں سے ہیں۔

مفتی محمد سعید "تشہید المبانی" میں لکھتے ہیں کہ: "قال الشيخ جلال الدين الخجندی فی شرح قصيدة لبردة تحت قوله (فاصرف هواها وحاذر ان توليه): ورد فی القدسیات الداؤدیه: یا داؤد: عاد نفسک فانہا انتصبت بمعاداتی" ۱۸۸ء

راقم الحروف کہتا ہے کہ اسے علامہ آمدی نے "الاحکام فی اصول الاحکام" میں مرفوعاً ذکر کیا، چنانچہ فرمایا: قال علیہ السلام حکایة عن ربہ: ص "عاد نفسک فانہا انتصبت لمعاداتی" ۱۸۹ء

البتہ دیگر صوفیا اور محدثین نے اس معنی کی احادیث ذکر کی ہیں۔ علامہ بایزید انصاری اپنی کتاب "مقصود المومنین" میں لکھتے ہیں: "قال الله تعالى: یا داؤد اقرب الی بعداوة نفسک" ۱۹۰ء

امام غزالی "احیاء علوم الدین" میں فرماتے ہیں: "قال الله تعالى) یا داؤد تحبب الی بمعاداة نفسک، امنعها الشهوات" ۱۹۱ء

حضرت داتا گنج بخش "کشف المحجوب" میں فرماتے ہیں: "در آثار مورود است کہ خدای عز و جل بد اؤد علیہ السلام وحی فرستاد: گفت یا داؤد: عاد نفسک فان ودی بعداوتہا" ۱۹۲ء

علامہ ابن رجب حنبلی اپنی کتاب "جامع العلوم والحکم" میں لکھتے ہیں: "یروی من حدیث سعد بن سنان عن انس عن النبی ﷺ قال: لیس عدوک الذی اذا قتلتک ادخلک الجنة واذا قتلته کان نورالک وانما اعدی عدوک نفسک الی بین جنیک" ۱۹۳ء

امام سیوطی نے "جامع الصغیر" میں بلفظ (عدی عدوک زوجتک الی تضاجعک وما ملکت یمینک) ذکر کیا اور فرمایا کہ اسے ابو منصور دہلی نے "مسند الفردوس" میں حضرت ابوما لک اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ۹۴ء جبکہ علامہ سیوطی نے اسے حدیث حسن قرار دیا۔ ۱۹۵ء

(۲۹) در حدیث قدسی وارد است: "الکبریاردائی والعظمة

ازاری فمن ناز عنی فی شیء منہما ادخلته فی النار ولا ابالی"

(دفتر اول مکتوب ۵۲)

اس حدیث قدسی کو علامہ ابن حبان، ابن ماجہ، احمد، ابوداؤد، ابوضیفہ اور امام بغوی نے مرفوعاً بمعمولی اختلاف متن روایت کیا لیکن کسی نے بھی "ولا ابالی" ذکر نہیں کیا۔ البتہ یہ الفاظ امام غزالی کی ذکر کردہ ایک حدیث میں موجود ہیں۔

چنانچہ علامہ ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: "اخبرنا محمد بن زھیر بالابلة

قال: حدثنا عبد الله بن سعيد الكندي قال: حدثنا ابن فضيل عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن

۱۸۸ - محمد سعید، مفتی (۱۲۴۷ھ - ۱۳۱۳ھ) تشہید المبانی، (مطبع فیض الکریم، حیدر آباد دکن - ۱۳۲۲ھ) صفحہ ۱۶، ۱۷

۱۸۹ - ابو الحسن علی بن ابی علی بن محمد بن سالم الآمدی (۵۵۱ھ - ۶۳۱ھ) الاحکام فی اصول الاحکام (دارالکتب العلمیہ بیروت

۱۳۰/۱۹۸۰ء) جلد اول، صفحہ ۲۱۳، القاعدة الاولى، الاصل الثالث (۳)، المسئلة الخامسة

۱۹۰ - مقصود المومنین، صفحہ ۱۹۹، فصل ۶، بیان العلم ومعرفة النفس وعداوتہا

۱۹۱ - احیاء علوم الدین، جلد ۳، صفحہ ۳۲۶ - کتاب المحبة والشوق والانس والرضا - بیان: معنی الشوق الی اللہ تعالیٰ

۱۹۲ - کشف المحجوب، صفحہ ۲۰۸، باب ۱۳ (فرق فرقیہم فی مذاہبہم) ذکر: الکلام فی حقيقة النفس ومعنی الهوی

۱۹۳ - جامع العلوم والحکم، صفحہ ۱۹۵، شرح حدیث ۱۹

۱۹۴ - الجامع الصغیر، جلد اول، صفحہ ۳۵، حرف الالف

۱۹۵ - ایضاً

عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: عن اللہ جلّ وعلا: الکبریاء ردائی والعظمة ازاری فمن ناز

عنی فی شیء منه ادخلته فی النار“ ۱۹۶۔

جبکہ امام ابن ماجہ اپنی سنن میں لکھتے ہیں: ”حدثنا عبد اللہ بن سعید وھارون بن اسحاق قالا: ثنا عبد الرحمن المحاربی

عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ يقول اللہ سبحانہ: الکبریاء ردائی

والعظمة ازاری فمن ناز عنی واحدا منهما القیۃ فی النار“ ۱۹۷۔

امام ابن ماجہ نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی بیان کیا، چنانچہ فرمایا: ”حدثنا ھناد بن السری ثنا ابو

الاحوص عن عطاء بن السائب عن الاغر ابی مسلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ يقول اللہ سبحانہ

: الکبریاء ردائی والعظمة ازاری من ناز عنی واحدا منهما القیۃ فی جہنم“ ۱۹۸۔

امام احمد اپنی مسند میں فرماتے ہیں: ”ثنا عفان حدثنا حماد بن سلمۃ عن سہیل عن عطاء بن السائب عن الاغر

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ فیما یحکی عن رہ عز وجل قال: الکبریاء ردائی والعظمة ازاری من ناز

عنی واحدا منهما قدفتہ فی النار“ ۱۹۹۔

امام ابو داؤد اپنی سنن میں لکھتے ہیں کہ: ”حدثنا موسیٰ بن اسمعیل نا حماد ح و نا ھناد یعنی ابن السری عن

ابی الاحوص المعنی عن عطاء بن السائب، قال موسیٰ عن سلمان الاغر وقال ھناد عن الاغر ابی مسلم عن

ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال ھناد: قال رسول اللہ ﷺ قال اللہ تعالیٰ: الکبریاء ردائی والعظمة ازاری فمن ناز

عنی واحدا منهما قدفتہ فی النار“ ۲۰۰۔

امام ابو حنیفہ اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں کہ: ”(اخبرنا) حماد عن ابیہ عن عطاء بن السائب عن ابی مسلم الاغر

صاحب ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال قال اللہ تعالیٰ: الکبریاء ردائی

والعظمة ازاری فمن ناز عنی واحدا منهما القیۃ فی جہنم“ ۲۰۱۔

امام بغوی ”شرح السنۃ“ میں فرماتے ہیں: ”اخبرنا الامام ابو علی الحسن بن محمد القاضی، نا السید ابو الحسن

محمد بن الحسن بن داؤد العلوی، نا ابو حامد احمد بن الحسن الشرفی نا احمد بن حفص و عبد اللہ بن محمد

الفراء وقطن بن ابراہیم قالوا: نا حفص بن عبد اللہ حدثنی ابراہیم بن طہمان عن عطاء بن السائب عن الاغر ابی

مسلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ: يقول اللہ عز وجل: الکبریاء ردائی والعظمة ازاری فمن ناز عنی

واحدا منهما ادخلته النار“ ۲۰۲۔

بعد ازاں امام بغوی فرماتے ہیں: ”ھذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم عن احمد بن یوسف الازدی عن عمرو بن

۱۹۶۔ ابن حبان، ابو حاتم، محمد، البستی، المتوفی ۳۵۲ھ۔ المسند الصحیح علی التقاسیم والانواع من غیر وجود قطع فی سندہا ولا

ثبوت جرح فی ناقلہا المشہور عند العلماء ب”صحیح ابن حبان“، بترتیب الامیر علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی المتوفی ۴۳۹ھ (حقیق

نصوصہ و خرج احادیثہ و علق علیہ: شعیب الارناؤط و حسین اسد) ناشر: موسسة الرسالة - بیروت - جلد ۸، صفحہ ۲۷۳، کتاب الخطر

والاباحة - باب التواضع والکبر والعجب، حدیث ۵۶۴۳

۱۹۷۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، صفحہ ۱۳۹۸، کتاب الزهد، باب: البراءة من الکبر والتواضع، حدیث ۳۱۷۵

۱۹۸۔ ایضاً

۱۹۹۔ مسند احمد بن حنبل، جلد دوم، صفحہ ۳۴۲ (مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

۲۰۰۔ سنن ابی داؤد، جلد ۲، صفحہ ۲۱۰، کتاب اللباس، باب: ما جاء فی الکبر ۲/۲۱۱

۲۰۱۔ ابو حنیفہ، نعمان بن ثابت، امام (۸۰ھ - ۱۵۰ھ) مسند الامام الاعظم (نور محمد اصغ المطابع و کارخانہ تجارت کتب -

کراچی) صفحہ ۲۰۸، کتاب الادب

۲۰۲۔ شرح السنۃ، جلد ۱۳، صفحہ ۱۶۹، کتاب البر والصلة - باب الکبر و وعید المتکبرین، حدیث ۳۵۹۲



حفص بن غياث عن ابيه عن الاعمش عن ابى اسحق عن ابى مسلم الاغر "۲۰۳۔

علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں فرمایا: "عن ابى ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ يقول اللہ تعالیٰ: الکبریاء ردائی والعظمة ازارى فمن ناز عَنى واحداً منهما ادخلته النار" وفی روایۃ قدفتہ فی النار (رواد مسلم) ۲۰۳۔

لیکن امام مسلم نے "صحیح" میں بالفاظ دیگر روایت کیا، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: "حدثنی احمد بن یوسف الازدی نا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی نا الاعمش نا ابو اسحق عن ابی مسلم الاغر انه حدثه عن ابی سعید الخدری و ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ: العز ازاره والکبریاء رداؤه فمن ناز عنی عذبتہ" ۲۰۵۔

البتہ امام غزالی "احیاء علوم الدین" میں فرماتے ہیں: "قال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ: قال رسول اللہ ﷺ يقول اللہ تعالیٰ: الکبریاء ردائی والعظمة ازارى فمن ناز عنی واحداً منهما القیتہ فی جہنم ولا ابالی" ۲۰۶۔

(۳۰) قال عليه الصلوة والسلام: "جَدِّدُوا ايمانكم بقول لا اله

الا الله"

(دفتر اول مکتوب ۵۲)

اسے امام ابو نعیم نے "اخبار الاصبهان" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بزیادہ (فانہا تطفی غضب الرب) روایت کیا۔ جبکہ امام احمد "مسند"، حاکم "مستدرک" اور امام ابو نعیم نے "حلیۃ الاولیاء" میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ: (جَدِّدُوا ايمانكم، قیل یارسول اللہ ﷺ: کیف نجدد ايماننا؟ قال: اکثروا من قول لا اله الا الله)

البتہ ابو شجاع دلیلی نے "فردوس الاخبار" میں بلفظ (جَدِّدُوا ايمانكم، اکثروا من قول لا اله الا الله) روایت کیا۔

چنانچہ امام ابو نعیم لکھتے ہیں: "حدثنا ابی ثنا سعید بن یعقوب ثنا الحسن بن عبد اللہ بن حمران الرقی ثنا القاسم بن بہرام ثنا عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: جَدِّدُوا ايمانكم بقول لا اله الا الله فانہا تطفی غضب الرب" ۲۰۷۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: "ثنا سلمان بن داؤد الطیالسی ثنا صدقۃ بن موسیٰ السلمی الدقیقی ثنا محمد بن واسع عن شتیر بن نہار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال: قال ربکم عز وجل لو ان عبادى اطاعونى لا سقیتم المطر باللیل واطلعت علیہم الشمس بالنهار ولما اسمعتہم صوت الرعد وقال رسول اللہ ﷺ ان من حسن الظن عز وجل من حسن عبادۃ اللہ وقال رسول اللہ ﷺ: جَدِّدُوا ايمانكم، قیل یارسول اللہ ﷺ: کیف نجدد ايماننا، قال: اکثروا من قول لا اله الا الله" ۲۰۸۔

امام ابو نعیم نے "بطریق احمد بن حنبل اور محمد بن احمد" روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا: "حدثنا احمد بن جعفر بن مالک رضی اللہ عنہ قال ثنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل قال حدثنی ابی وحدثنا محمد بن احمد بن الحسن قال ثنا ابو شعیب الحرانی

بہلا دفتر مکتوبات امام ربانی اور سر احصہ

- ۲۰۳۔ ایضاً۔
- ۲۰۳۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۳۳۳، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر۔ فصل اول
- ۲۰۵۔ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۲۹، کتاب البر والصلہ، باب تحريم الکبر
- ۲۰۶۔ احیاء علوم الدین، جلد ۳، صفحہ ۳۳۷، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان ذم الکبر
- ۲۰۷۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ الاصبہانی: (متوفی ۳۳۰ھ) اخبار الاصبہان (الدار العلمیۃ۔ دہلی۔ ہند، الطبعة الثانیہ ۱۳۰۵ھ۔۔ ۱۹۸۵ء) جلد اول، صفحہ ۲۷۷، ۲۷۸، بیان: من اسمه الحسن۔ ذکر: الحسن بن عبد اللہ بن حمران الرقی۔ ابو علی قدم اصبہان، بیرونی عن ابن عینیہ وسعید بن مسلمہ الاموی وفيہ ضعف۔
- ۲۰۸۔ مسند احمد بن حنبل، جلد ۲، صفحہ ۳۵۹۔ (مسند ابی ہریرۃ)

قال ثنا علي بن المدني قال سلمان قال ثنا صدقة بن مؤيد قال ثنا محمد بن واسع عن شتير بن نهار عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: جددوا ايمانكم، قيل يا رسول الله كيف نجدد ايماننا؟ قال: اكثروا من قول لا اله الا الله ۲۰۹۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ”متدرک“ میں فرمایا: ”اخبّرنا عبد الرحمن بن حمدان الجلاب بهمدان ثنا محمد بن الجهم بن هارون النمري ثنا ابو داؤد ثنا صدقة بن موسى ثنا محمد بن واسع عن سمير بن نهار عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: قال ربكم عز وجل لو ان عبادي اطاعوني لاسقيتهم المطر بالليل ولا طلعت عليهم الشمس بالنهار ولما اسمعتهم صوت الرعد وقال رسول الله ﷺ من حسن الظن بالله حسن العبادة وقال رسول الله ﷺ: جددوا ايمانكم، قيل يا رسول الله ﷺ وكيف نجدد ايماننا؟ قال: اكثروا من قول لا اله الا الله ۲۱۰۔“

بعد ازاں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه“ ۲۱۱۔  
ابوشجاع الديلمی نے ”فردوس الاخبار“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ ”جددوا ايمانكم. اكثروا من قول لا اله الا الله“ روایت فرمایا۔ ۲۱۲۔

علامہ سیوطی نے الجامع الصغير میں بلفظ دیلمی ذکر کیا اور فرمایا کہ اسے امام احمد بن حنبل نے مسند اور حاکم نے متدرک میں روایت کیا ہے ۲۱۳۔  
اور علامہ سیوطی نے اسے حدیث صحیح قرار دیا۔ ۲۱۴۔

البتہ متدرک حاکم میں یہ حدیث بلفظ مجتہد ترجمہ باب میں مذکور ہے۔ ۲۱۵۔  
(یہ حدیث صحیح ہے)

(۳۱) ”من لم يشكر الناس لم يشكر الله“

(دفتر اول مکتوب ۵۴)

حضرت مجتہد نے اسے بغیر تصریح حدیث بیان کیا۔ البتہ یہ حدیث مرفوع ہے۔ اسے امام احمد: مسند اور امام ترمذی نے جامع میں روایت کیا

ہے۔ چنانچہ امام احمد فرماتے ہیں: ”ثنا عبد الواحد ثنا الربيع بن مسلم القرشي عن محمد بن زياد عن ابي هريرة رضي الله

عنه قال قال رسول الله ﷺ: من لم يشكر الناس لم يشكر الله عز وجل“ ۲۱۶۔

جبکہ امام ترمذی نے جامع ترمذی میں حضرت ابوسعیدؓ سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”ثنا سفیان بن وکیع

ثنا حميد بن عبد الرحمن الرواسي عن ابن ابي ليلى عن عطية عن ابي سعيد قال قال رسول الله ﷺ:

من لم يشكر الناس لم يشكر الله“ ۲۱۷۔

بعد ازاں امام ترمذی اس روایت کی حیثیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں (ہذا حدیث حسن صحیح) ۲۱۸۔

۲۰۹۔ حلیۃ الاولیاء، جلد ۲، صفحہ ۵۷۔ بیان: روایات محمد بن واسع ابو عبد اللہ

۲۱۰۔ مستدرک، جلد ۴، صفحہ ۳۵۶، کتاب التوبہ۔ بیان: جددوا ايمانكم بقول لا اله الا الله

۲۱۱۔ ایضاً۔

۲۱۲۔ فردوس الاخبار، جلد ۲، صفحہ ۱۷۲، حدیث ۲۳۸۶

۲۱۳۔ الجامع الصغير، جزء اول، صفحہ ۱۳۲، حرف الجیم

۲۱۴۔ ایضاً۔

۲۱۵۔ دیکھیے: اس حدیث پاک کی تحقیق میں حوالہ ۲۱۰

۲۱۶۔ مسند احمد بن حنبل، جلد ۲، صفحہ ۲۵۸، مسند ابي هريرة رضي الله عنه

۲۱۷۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۷، ابواب البر والصله، باب: ما جاء في الشكر لمن احسن اليك

۲۱۸۔ ایضاً۔

لیکن علامہ جلال الدین سیوطی نے اسے جامع صغیر میں بلفظہ بیان کیا اور فرمایا کہ اسے امام احمد نے مسند، امام ترمذی نے جامع اور ضیاء نے

ابوسعید کی روایت سے ذکر کیا۔ ۲۱۹

پھر تصریح کی کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ۲۲۰

(بالجملہ یہ حدیث صحیح ہے)

(۳۲) سرور کائنات فخر موجودات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰت

والتسلیمات والتحیات فرمودہ اند کہ: ”من احب اخاه فلیعلم ایاه“

(دفتر اول مکتوب ۵۵)

اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی کتاب الجامع میں حضرت مقدم بن معدیکرب سے مرفوعاً بلفظ (اذا احب احدکم اخاه فلیعلمہ

ایاہ) روایت کیا۔

جبکہ علامہ ابن حبان: صحیح اور خطیب بغدادی نے تاریخ میں حضرت مقدم سے مرفوعاً بلفظ (اذا احب احدکم اخاه فلیعلمہ) روایت

کیا اور بیہقی نے شعب الایمان میں بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ جبکہ قضاوی نے مسند الشہاب میں بروایت ابوسعید خدری بلفظ (اذا احب احدکم اخاه فلیعلمہ) ذکر کیا۔

چنانچہ امام ترمذی فرماتے ہیں: ”حدثنا بندار نا یحیٰ بن سعید القطان نا ثور بن یزید عن حبیب بن عبید عن

المقدم بن معدیکرب قال قال رسول اللہ ﷺ: اذا احب احدکم اخاه فلیعلمہ ایاه“ ۲۲۱۔

”وفی الباب عن ابی ذر وانس“ حدیث المقدم حدیث حسن صحیح غریب“ ۲۲۲۔

علامہ ابن حبان اپنی صحیح میں لکھتے ہیں۔ ”اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن عبد السلام مکحول بیروت حدثنا یزید ابن

سنان حدثنا یحیٰ القطان حدثنا ثور بن یزید عن حبیب بن عبید عن المقدم بن معدیکرب ان النبی ﷺ قال اذا

احب احدکم اخاه فلیعلمہ“ ۲۲۳۔

علامہ شعیب الارناؤوط اسی روایت کی تحقیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (اسناد صحیح۔ یزید بن سنان هو ابن یزید القرآز) ۲۲۳۔

اور علامہ خطیب بغدادی اپنی کتاب تاریخ بغداد میں لکھتے ہیں کہ ”حدثنا یحیٰ عن ثور عن حبیب بن عبید عن المقدم قال

قال رسول اللہ ﷺ: اذا احب احدکم اخاه فلیعلمہ“ ۲۲۵۔

امام بیہقی شعب الایمان میں روایت کرتے ہیں کہ: ”اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ قال: انا ابو حامد احمد بن

محمد بن شعیب الفقیہ قال نا یحیٰ بن محمد بن یحیٰ قال عبد اللہ بن عبد الوہاب الحجیب عن ابی عوانة

عن منصور عن عبد اللہ بن مرّة عن عبد اللہ بن عمر عن النبی ﷺ قال: اذا احب احدکم اخاه فلیعلمہ، فانه

یجدله مثل الذی عنده“ ۲۲۶۔

۲۱۹۔ الجامع الصغیر، جلد ۲، صفحہ ۱۸۰، حرف المیم

۲۲۰۔ ایضاً۔

۲۲۱۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۶۵، ابواب الزہد۔ باب ما جاء فی اعلام الحب

۲۲۲۔ ایضاً۔

۲۲۳۔ صحیح ابن حبان، جلد ۲، صفحہ ۲۸۱، کتاب البر والاحسان، باب الصحبہ والمجالسہ۔ بیان: ذکر الامر للمرء اذا احب اخاه فی

اللہ ان یعلمہ ذالک۔ حدیث: ۵۷۰

۲۲۳۔ ایضاً حوالہ سابق، ۲۲۳، بر حاشیہ

۲۲۵۔ تاریخ بغداد، جلد ۲، صفحہ ۵۹۔ بیان: ۱۶۷۵ (احمد بن جعفر ابو عبد الرحمن الضریر الوکیع)

۲۲۶۔ شعب الایمان، جلد ۲، صفحہ ۲۸۹، شعبہ ۶۱۔ باب: فی مقاربه وموادہ اهل الدین۔ فصل: فی المصافحه والمعانقہ عند الالتقاء

اور امام قضاعی مندالشہاب میں لکھتے ہیں کہ: ”حدثنا يحيى بن احمد بن علي الاذنى أنبا جدى على بن الحسين ثنا ابو طاير بن فيل، ثنا مؤمل بن اهاب المكي ثنا ابو عامر العقدي عن كثير بن زيد عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن ابي سعيد الخدرى قال قال رسول الله ﷺ: اذا احب احدكم اخاه فليعلمه“ ۲۲۷۔  
(یہ حدیث بلفظ مجید صحیح بالمعنی ہے)

### (۳۳) ”انّ لله سبعين الف حجاب من نور و ظلمة“

(دفتر اول مکتوب، ۵۸)

حضرت مجتہد نے اسے یہاں بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا۔ البتہ (مکتوبات کے) دفتر دوم مکتوب ۶۱ میں یہ بعینہ بحیثیت خبر مندرج ہے۔  
خواجہ محمد پارسا نے اسے رسالہ قدسیہ میں مرفوعاً بلفظ بیان کیا۔ ۲۲۸  
اور علامہ نجم الدین رازی نے اپنی کتاب مرصاد العباد میں بلفظ (انّ لله سبعين الف حجاب من نور و ظلمة) لو کشفها لاحرقت سبحات وجهه ما انتهى اليه بصره ذکر کیا۔ ۲۲۹  
علامہ عین القضاة ہمدانی تمہیدات میں لکھتے ہیں: ”از مصطفى عليه السلام بشنو کہ می گویند: انّ لله سبعين الف حجاب من نور و ظلمة، لو کشفها لاحرقت سبحات وجهه کل من ادر که بصره“ ۲۳۰۔  
جبکہ علامہ ابن عربی نے الفتوحات المکیہ میں فرمایا: ”قوله ﷺ: انّ لله سبعين الف حجاب او سبعين حجابا، الشک منی من نور و ظلمة ولو کشفها لاحرقت سبحات وجهه ما ادر که بصره من خلقه“ ۲۳۱۔  
لیکن اس کا مخرج بیان نہیں کیا۔ اور علامہ شیخ شرف الدین ابن مکی میری نے بھی بغیر ذکر مخرج بیان کیا مگر بلفظ: ”انّ لله سبعين الف حجاب من نور و ظلمة ولو کشفها احد بهن لاحرقت سبحات وجهه ما ادر که بصره من خلقه“ ۲۳۲۔  
البتہ علامہ ابوشجاع دلیلی نے اپنی کتاب الفردوس میں اسے حضرت ہبل بن سعد سے مرفوعاً بلفظ: (دون الله عز وجل سبعون الف حجاب من نور و ظلمة، ما تسمع نفس شيئاً من حسن تلك الحجب الا زهقت نفسها) ذکر کیا۔ ۲۳۳۔  
اور امام طبرانی نے اپنی کتاب المعجم الکبیر میں روایت کیا، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”حدثنا عبد الله بن احمد بن حنبل والحسين بن اسحق التستري قالا ثنا العباس رضی الله عنه بن عبد العظيم العنبري وثنا اسحق بن داود الصواف التستري ثنا عبد الله بن الصباح العطار قال ثنا مكي بن ابراهيم ثنا موسى بن عبيدة الربذي عن عمر بن الحكم بن ثوبان عن عبد الله بن عمرو بن العاص وعن ابي حازم عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ﷺ: انّ لله عز وجل دون سبعين الف حجاب من نور و ظلمة وما يسمع من نفس شيئاً من حسن تلك الحجب الا زهقت“ ۲۳۴۔

۲۲۷۔: مسند الشہاب، جلد اول، صفحہ ۴۴۷، بیان ۵۰۷، حدیث ۷۶۶

۲۲۸۔: خواجہ محمد پارسا ۴۳۹ھ۔۔ ۸۲۲ھ: ق۔ رسالہ قدسیہ با مقدمہ و تحشیہ و تصحیح و تعلیمات ملک محمد اقبال (از انتشارات

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی ۱۳۹۵ھ ق۔۔ ۱۳۵۶ھ ش۔۔ ۱۹۷۵ء) صفحہ ۱۸۴

۲۲۹۔: نجم الدین رازی، ابو بکر عبد اللہ بن محمد شاپا اور الاسدی (متوفی ۶۵۳ھ) مرصاد العباد من المبدأ الی المعاد۔ باہتمام

بضاعت حسین الحسینی ملقب بہ شمس العلماء، در مطبع مجلس بطبع رسید۔ ایران۔ ۱۳۱۲ھ ش، ۱۳۵۲ھ ق۔ صفحہ ۵۷، باب سوم در

معاش، فصل اول

۲۳۰۔: تمہیدات، صفحہ ۱۰۲، تمہید ۶، حقیقت و حالات عشق، بیان ۱۳۳

۲۳۱۔: الفتوحات المکیہ، جز ۳، صفحہ ۲۱۰، باب ۳۵۰، (معرفة منزل تجلی الاستفهام ورفع الغطاء عن اعین المعانی وهو من الحضرة

المحمدية)

۲۳۲۔: سہ صدی مکتوبات، صفحہ ۹۰، حصہ اول، مکتوب سی و سوم، ۳۳، در روزہ

۲۳۳۔: فردوس الاخبار، جلد ۲، صفحہ ۳۲۳، حدیث ۲۸۹۷

۲۳۴۔: المعجم الکبیر، جلد ۶، صفحہ ۱۸۲، حدیث ۵۸۵۲، بیان: موسی بن عبیدة الربذي عن حازم



### (۳۴) ”ان لم تبکوا فتباکوا“

(دفتر اول مکتوب، ۲۱)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول بیان کیا۔ البتہ یہ حدیث مرفوع کا اقتباس ہے۔ اسے امام ابو یعلیٰ موصلیؒ نے اپنی مسند میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”حدثنا عمرو الناقد حدثنا الوليد حدثنا اسمعيل بن رافع ابو رافع حدثني ابن ابي مليكة عن عبد الرحمن بن السائب قال: قدم علينا سعد بن مالك بعد ما كف بصره فاتيته مسلماً و تبت له فقال: مرحبا ابن اخي، بلغني انك حسن الصوت بالقرآن، سمعت رسول الله ﷺ ان هذا القرآن نزل بحزن فاذا قرأتموه فابکوا، فان لم تبکوا فتباکوا و تغنوا به، فمن لم يتغن به فليس منا“ ۲۴۲۔

اور امام قضاویؒ نے مسند الشہاب میں روایت کیا: ”انا ابو محمد انا ابن جامع نا علی نا ابو نعیم نا عبد الرحمن بن عبید بن ابي مليكة عن عبد الله بن عبد الله بن السائب بن ابي نهيك قال جئت الى سعد فقال: من انت يا ابن اخي فاخبرته فقال مرحبا تجار كسبة؟ كيف قرأتك القرآن؟ قلت: حسنة، قال فاني سمعت رسول الله ﷺ يقول: اقرؤا القرآن و ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا و غنوا بالقرآن، فانه ليس منا من لم يغن او يتغن به“ ۲۴۳۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الزہد میں حضرت ابو بکر صدیقؓ سے موقوفاً روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا: ”حدثنا وكيع حدثنا مسعر عن أبي عون الثقفي عن عرضة السلمي قال قال ابو بكر: ابکوی فان لم تبکوا فتباکوا“ ۲۴۴۔

البتہ ما غزالی نے اسے بلفظ (ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مرفوعاً نقل کیا۔ ۲۴۵۔

لیکن امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مرفوعاً روایت کیا، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”حدثنا عبد الله بن احمد بن بشير بن ذكوان الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم ثنا ابو رافع عن ابن ابي مليكة عن عبد الرحمن بن السائب عن سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله ﷺ: ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا“ ۲۴۶۔

اور علامہ عراقی نے اسناد حدیث ابن ماجہ کو جید (حسن) قرار دیا۔ ۲۴۷۔

(یہ حدیث حسن ہے)

### (۳۵) در خبر وارد است: ”لن يؤمن احدکم حتى يقال انه

(دفتر اول مکتوب، ۲۵)

مجنون“

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے خواجہ محمد معصومؒ نے اپنے مکتوبات میں تصریح کی کہ یہ حدیث ہے۔ ۲۴۸۔

مگر رقم کو یہ خبر زیر مطالعہ کتب احادیث میں بلفظ نہیں ملی۔ البتہ امام احمد بن حنبل، مسند، ابن حبان، صحیح، بیہقی، شعب الایمان اور حاکم نے متدرک

- ۲۴۲۔ ابو یعلیٰ موصلی، احمد بن علی بن المثنی (۲۱۰ھ - ۳۰۷ھ) ”المسند“ (دار المامون للتراث، بیروت، ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۳ء) جلد ۲۔ صفحہ ۵۰، بیان، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ حدیث (۱)
- ۲۴۳۔ مسند الشہاب، جلد دوم، صفحہ ۲۰۸۔ جزء ۸، باب ۷، بیان، لیس سنن من لم يتغن بالقرآن حدیث ۱۱۹۸
- ۲۴۴۔ احمد بن حنبل، (ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل اشیبانی)، (۱۶۳ھ - ۲۴۱ھ) ”الزهد“ (دارالکتب العلمیہ - بیروت، لبنان، ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء) صفحہ ۱۳۵، بیان: زهد ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۲۴۵۔ احیاء علوم الدین، جلد ۲، صفحہ ۱۶۳ / ۱۶۰، کتب الخون والرجاء، بیان: فضیلة الخوف والترغيب فيه
- ۲۴۶۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۱۴۰۳، کتاب الزهد، باب الحزن والبکا، حدیث ۳۱۹۶
- ۲۴۷۔ المعنی عن حمل الاسفار بذیل احیاء علوم الدین، جلد اول، صفحہ ۲۷۷ / ۲۸۳، کتاب آداب تلاوت القرآن، باب ثانی، ۲، ظاہر آداب التلاوة
- ۲۴۸۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر اول، صفحہ ۳۱۸، مکتوب ۱۵۸ + دفتر سوم، صفحہ ۲۲۵، مکتوب ۱۷۳

میں (رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین) حضرت ابوسعید خدریؓ سے مرفوعاً بلفظ (اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون) روایت کیا۔ جبکہ ابن السنی: عمل الیوم واللیلۃ اور امام رافعی نے اخبار قدوین میں بلفظ (اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون) ذکر کیا اور امام بغویؒ نے شرح السنۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مرفوعاً بلفظ (لا یؤمن أحدکم حتی یکون ہواہ تبعاً لما جنت بہ) روایت کیا۔

چنانچہ امام احمدؒ فرماتے ہیں: "ثنا سریق ثنا ابن وہب عن عمرو بن الحارث ان دراجا ابا السمع و حدثہ عن ابی المہیثم عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ قال: اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون" ۲۴۹۔

امام ابن حبان اپنی صحیح میں لکھتے ہیں: "اخبرنا عمر بن محمد قال حدثنا ابو الطاہر قال حدثنا ابن وہب اخبرنا عمرو بن الحارث ان ابا السمع حدثہ عن ابی المہیثم عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ ﷺ قال: اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون" ۲۵۰۔

امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں فرمایا: "اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ ثنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ الشافعی ثنا ابو اسمعیل محمد بن اسمعیل ثنا سعید بن کثیر و اصبح بن الفرغ قالوا انا ابن وہب اخبرنی عمرو بن الحارث ان دراجا ابا السمع حدثہ عن ابی المہیثم عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ ﷺ قال: اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون" ۲۵۱۔

اور امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری نے مستدرک میں روایت کیا کہ: "حدثنا ابو بکر بن عبد اللہ الشافعی ببغداد نا ابو اسمعیل محمد بن اسمعیل نا سعید بن کثیر و اصبح بن الفرغ (واخبرنی) عبد اللہ بن موسیٰ ثنا محمد بن ایوب انبا احمد بن عیسیٰ (وحدثنا) محمد بن صالح ثنا محمد بن اسمعیل ثنا ابو طاہر (قالوا) ثنا عبد اللہ بن وہب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان دراجاً ابا السمع حدثہ عن ابی المہیثم عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ ﷺ قال: اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون" ۲۵۲۔

بعد ازاں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسناد کو صحیح قرار دیا چنانچہ فرمایا: "ہذہ صحیفۃ للمصریین - صحیحۃ الاسناد و ابو المہیثم سلمان بن عتیۃ العنواری من ثقات اهل مصر" ۲۵۳۔ امام ابن السنی عمل الیوم واللیلۃ میں لکھتے ہیں: "اخبرنا ابو یعلیٰ احمد بن محمد بن علی بن المثنیٰ حدثنا ہارون بن معروف حدثنا ابن وہب اخبرنا عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی المہیثم عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ ﷺ قال: اکثروا ذکر اللہ تعالیٰ حتی یقال مجنون" ۲۵۴۔

امام رافعیؒ اخبار قدوین میں فرماتے ہیں: "رایت بخط ابی الحسن ثنا ابو عبد الرحمن احمد بن عثمان بن اسمعیل النسائی ابو عبد الرحمن املاء بقزوین - سنة ثمانین و سبعین و مائتین - ثنا ہشام بن عمار ثنا الولید بن مسلم ثنا ابن لہیعۃ عن دراج عن ابی المہیثم عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ ﷺ قال: اکثروا ذکر اللہ عز و جل حتی یقولوا مجنون" ۲۵۵۔

۲۴۹ - مسند احمد بن حنبل، جلد ۳، صفحہ ۶۸، بیان: مسند ابی سعید خدریؓ

۲۵۰ - صحیح ابن حبان، جلد ۸، صفحہ ۳۹، باب الذکر، ذکر استحباب الاستہتار للمرء بذکر ربہ عز و جل و علا، حدیث ۸۱۴

۲۵۱ - شعب الایمان، جلد اول، صفحہ ۳۹۷، شعبہ ۱۰ - باب: محبۃ اللہ، فصل: ادامۃ ذکر اللہ عز و جل، حدیث ۵۲۶،

۲۵۲ - مستدرک حاکم، جلد اول، صفحہ ۳۹۹، کتاب الدعاء، بیان: اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون

۲۵۳ - ایضاً

۲۵۴ - عمل الیوم واللیلۃ، صفحہ ۷، باب: حفظ اللسان و اشتغاله بذکر اللہ، حدیث ۴

۲۵۵ - التدریج فی اخبار قزوین، جلد ۲، صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷ - القول فیما سوی محمد بن، باب الالف، اسم ثانی: احمد، بیان: احمد بن

عثمان بن اسمعیل النسائی او الکسائی ابو عبد الرحمن

اور امام بغوی شرح السنہ میں لکھتے ہیں: "اخبرنا ابو الطاہر محمد بن علی الزرادی ابو بکر محمد بن ادريس الجردائی و ابو احمد محمد بن احمد المعلم الهروی قالا: اخبرنا ابو الحسن علی بن عیسی المالینی نا الحسن بن سفیان السنوی نا محمد بن الحسن الاعین ابو بکر نا نعیم بن حماد نا عبد الوهاب بن عبد المجید الثقفی عن هشام عن حسان عن محمد بن سيرين عن عقبه بن اوس عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي ﷺ قال: لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعاً لما جئت به" ۲۵۶۔

امام نووی اربعین میں لکھتے ہیں: "عن ابی محمد عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله ﷺ لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعاً لما جئت به" ۲۵۷۔

اور بعد ازاں فرمایا: "حدیث حسن صحیح - رویناه فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح" ۲۵۸۔  
پس خبر بلفظ مجید کا معنی صحیح ہے کیونکہ روایت ابو سعید الخدریؓ (اکثر واذکر اللہ حتی یقال مجنون) حدیث حسن ہے۔ ۲۵۹۔  
اور ذکر الہی کی کثرت مظہر ایمان ہے۔ تو کمال ایمان، کثرت ذکر کے سبب اور یہ لوگوں کے مجنون (دیوانہ) کہنے کا باعث ہوا۔  
پھر دوسری حدیث (لا یؤمن احدکم حتی یكون هواه تبعاً لما جئت به) میں کمال و تکمیل ایمان کا ذریعہ اتباع کتاب و سنت ہے۔  
اور اس وجہ سے کفار نے حضور اکرم ﷺ کو مجنون کہا تو پیروکاروں کو بطریق اولیٰ یہ خطاب دیا جائے گا۔ یہ ہے تاویل خبر مذکور بلفظ مجید علیہ الرحمۃ کی۔

(۳۶) مخبر صادق علیه وعلى آله من الصلوات افضلها ومن

التسليمات اكملها فرموده است: "الاسلام بدأ غريباً وسيعود كما

بدأ فطوباً للغرباء"

(دفتر اول مکتوب، ۶۵)

اس حدیث نبوی ﷺ کو امام ابن عدی نے اپنی کتاب "الکامل فی ضعفاء الرجال" میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: "ثنا خالد بن النضر القرشي قال سمعت عمرو بن علي يقول: هشام بن سلمان المجاشعي يكنى ابا يحيى وثنا المغيرة بن احمد ابو سهل الخاركي بمكة ثنا طالوت ثنا هشام بن سلمان عن يزيد الرقاشي عن انس ان رسول الله ﷺ قال: الاسلام بدأ غريباً وسيعود كما بدأ فطوباً للغرباء" ۲۶۰۔  
امام مسلم نے اسے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا لیکن بتقدیم (بدا) اور بتاخیر (الاسلام)۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: "حدثنا محمد بن عباد وابن ابی عمر جميعاً عن مروان الفزاري قال ابن عباد نا مروان عن يزيد يعني ابن كيسان عن ابی حازم عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ: بدأ الاسلام غريباً وسيعود كما بدأ فطوبى للغرباء" ۲۶۱۔

البتہ امام ابن ماجہ اور ترمذی نے بمعمولی اختلاف متن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ چنانچہ امام ابن ماجہ فرماتے ہیں: حدثنا سفیان بن وكيع ثنا حفص بن غياث عن الاعمش عن ابی اسحق عن ابی الاحوص عن عبد الله قال قال

۲۵۶: شرح السنہ، جلد اول، صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳۔ کتاب الايمان، باب: زدة البدع والاهواء، حدیث ۱۰۴،

۲۵۷: النووی، يحيى بن شرف (المتوفى ۶۷۶ھ - ۱۲۷۷ء) الاربعين وسعه ترجمة لمحمد صديق هزاروى (مكتبة اسلاميه، سعدييه،

عثمان آباد مانسهره) رمضان المبارك، ۱۴۰۹ھ - اپریل ۱۹۸۹ء - حدیث ۴۱

۲۵۸: ايضاً-----

۲۵۹: الجامع الصغير، جلد اول، صفحہ ۵۳، حرف الالف

۲۶۰: الكامل في ضعفاء الرجال، جلد ۷، صفحہ ۲۵۶، بيان: هشام بن سلمان المجاشعي يكنى ابا يحيى

۲۶۱: صحيح مسلم، جلد اول، صفحہ ۸۴، كتاب الايمان، باب: ان الايمان بدأ غريباً وسيعود غريباً



رسول اللہ ﷺ: ان الاسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً فطوبى للغرباء“ ۲۶۲۔

اور امام ترمذی اپنی جامع میں لکھتے ہیں: ”حدثنا ابو كريب نا حفص نا غياث عن الاعمش عن ابى اسحق عن ابى الاحوص عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ان الاسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً كما بدأ فطوبى للغرباء“ ۲۶۳۔

بعد ازاں امام ترمذی فرماتے ہیں: ”وفى الباب عن سعد وابن عمرو وجابر بن انس و عبد الله بن عمر (رضوان الله تعالى عليهم اجمعين) وهذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن مسعود رضى الله عنه وانما نعرفه من حديث حفص بن غياث عن الاعمش وابو الاحوص اسمه عوف بن مالك رضى الله عنه نضلة الجشمى تفرد به حفص“ ۲۶۴۔  
(یہ حدیث صحیح ہے)

(۳۷) قال عليه الصلوة والسلام: ”من احبّ اخاه فليعلم اياه“

(دفتر اول مکتوب ۶۵)

اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے (دیکھیے تحقیق حدیث ۳۲)

(۳۸) قلب المؤمن بين اصبعين من اصابع الرحمن يقلبها كيف

(دفتر اول مکتوب ۶۷)

يشاء“

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے یہاں بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا۔ لیکن اپنی کتاب ”مبدأ ومعاد“ میں اس کی رفیعت کی تصریح کی ہے چنانچہ فرمایا: ”قال ﷺ قلب المؤمن بين اصبعين من اصابع الخ“ ۲۶۵۔  
اسے علامہ فردوسی بہاری نے اپنی کتاب ”مخ المعانی“ میں بلفظ بیان کیا لیکن اس کے حدیث یا قول ہونے کی تصریح نہیں کی۔ ۲۶۶۔  
لیکن علامہ نجم الدین رازی نے مرصاد العباد میں مرفوعاً ذکر کیا چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

”خواجه علیہ السلام این اشارت فرمود کہ: قلب المؤمن بين اصبعين من اصابع الرحمن يقلبها كيف

يشاء“ ۲۶۷۔

اور علامہ ابن علان نے اذکار نووی کی شرح میں فرمایا: ”وفى الحديث الصحيح: قلب المؤمن بين اصبعين من اصابع

الرحمن يقلبها كيف يشاء“ ۲۶۸۔

امام غزالی نے احیاء العلوم میں میں فرمایا: قول ﷺ قلب المؤمن بين اصبعين من اصابع الرحمن۔ ۲۶۹۔

۲۶۲۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، صفحہ ۱۳۲۰، کتاب الفتن، باب: بدأ الاسلام غريباً، حدیث ۳۹۸۸،

۲۶۳۔ جامع ترمذی، جلد دوم، صفحہ ۹۱، ابواب الايمان۔ باب: ما جاء ان الاسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً

۲۶۴۔ ایضاً۔

۲۶۵۔ مبدأ ومعاد، صفحہ ۲۶،

۲۶۶۔ احمد فردوسی البہاری (ابن مخدوم شیخ ابن یحییٰ سنیری) مخ المعانی۔ باب: تمام محمد قادر علی خان صوفی، درمطبع مفید عام

آگرہ طبع شد۔ ۱۳۲۱ھ۔ صفحہ ۱۵۵، مجلس ۵۳

۲۶۷۔ مرصاد العباد من المبدأ الی المعاد، صفحہ ۱۱۷، باب سوم، فصل ۷

۲۶۸۔ ابن علان، علامہ (محمد بن علی بن محمد علان بن ابراہیم البکری ۹۹۶ھ۔ ۱۰۵۷ھ) مختصر شرح ابن علان علی اذکار

النووی علی ہدایہ اذکار النووی (مصطفیٰ الباہی الحلبي واولاده، بمصر، شوال ۱۳۳۸ھ) صفحہ ۸۸، کتاب الاذکار، فصل فی اذکار

السعی۔ شرح لفظ: یا مقلب القلوب

اور علامہ عراقی تخریج احیاء میں لکھتے ہیں: حدیث (قلب العبدین اصبع الرحمن) اخرجہ مسلم من حدیث عبد اللہ بن عمرو۔ ۲۴۰

لیکن امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مرفوعاً بلفظ: (ان قلوب بنی آدم کلہا بین اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفہ حیث یشاء) روایت کیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں: ”حدثنی زبیر بن حرب وابن نمیر کلابہما عن المقری قال زبیر نا عبد اللہ بن یزید المقری نا حیوۃ اخبرنی ابو ہانی اّہ سمع ابا عبد الرحمن الحبلی اّہ سمع عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول اّہ سمع رسول اللہ ﷺ یقول: ان قلوب بنی آدم کلہا بین اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفہ حیث یشاء ثم قال رسول اللہ ﷺ: اَللّٰهُمَّ مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک“ ۲۴۱۔

البتہ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (ان القلوب بین اصبعین من اصابع الرحمن عز وجل یقلبہا) روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”حدثننا محمد بن عبد اللہ بن نمیر ثنا ابی ثنا الأعمش عن یزید الرقاشی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ ﷺ یكثر ان یقول ام ثبت قلبی علی دینک، فقال رجل: یا رسول اللہ ﷺ تخاف علینا وقد آمنّا بک وصدقناک بما جئت بہ۔ فقال: ان القلوب بین اصبعین من اصابع الرحمن عز وجل یقلبہا“ ۲۴۲۔

مگر ابو یعلیٰ موصلی نے اسے حضرت انسؓ سے مرفوعاً بلفظ (ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا) روایت کیا۔ آپ لکھتے ہیں: ”حدثننا ابو خثیمہ حدثننا ابو معاویہ عن الاعمش عن ابی سفیان عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ یكثر ان یقول: یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک، فقال یا رسول اللہ ﷺ آمنّا بک وبما جئت بہ فهل تخاف علینا قال: نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا“ ۲۴۳۔

جبکہ امام ترمذی نے اسی روایت کو باضافہ لفظ (کیف شاء) بیان فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”حدثننا ہناد نا ابو معاویہ عن الاعمش عن ابی سفیان عن انس قال: کان رسول اللہ ﷺ یكثر ان یقول: یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک، فقلت یا نبی اللہ آمنّا بک وبما جئت بہ فهل تخاف علینا، قال نعم، ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف شاء“ ۲۴۴۔

بعد ازاں امام ترمذی نے فرمایا: ”وفی الباب عن النواس بن سمعان وام سلمة وعائشة وابی ذر (رضوان اللہ اجمعین) هذا حدیث حسن صحیح وهکذا روی غیر واحد عن الاعمش عن ابی سفیان عن انس رضی اللہ عنہ۔“ ۲۴۵۔

### (۳۹) ”رَبِّ اشْعَثْ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلٰی اللّٰهِ لِأَبْرَهُ“

(دفتر اول مکتوب، ۱۸)

حضرت مجتہد علیہ الرحمۃ نے اسے یہاں بحیثیت حدیث نبوی ﷺ بیان کیا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”حدثننا سوید بن سعید حدثنی حفص بن میسرۃ عن العلاء بن عبد

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ ۲۶۹)۔ احیاء علوم الدین، جلد اول، صفحہ ۱۰۲، کتاب القواعد العقائد، فصل ۲، بیان: ترتیب درجات الاعتقاد

- ۲۴۰۔ ایضاً برحاشیہ  
۲۴۱۔ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۳۵، کتاب القدر، باب: تصریف اللہ تعالیٰ القلوب کیف یشاء  
۲۴۲۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۶۰، کتاب الدعاء، باب: دعا الرسول ﷺ، حدیث ۳۸۳۳  
۲۴۳۔ مسند ابو یعلیٰ موصلی، جلد ۶، صفحہ ۳۵۹، بیان: مسند انس، حدیث ۹۳۲  
۲۴۴۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۳۶، ۳۵۔ ابواب القدر، باب: ما جاء ان القلوب بین اصبعی الرحمن  
۲۴۵۔ ایضاً۔ صفحہ ۳۶

عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسام على الله لا يبره " ۲۷۶۔

اور امام بغوی نے شرح السنہ میں بطریق مسلم روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: "اخبیرنا ابن عبد القاہرانا عبد الغافر بن محمد أنا محمد بن عیسیٰ نا ابراہیم بن محمد بن سفیان نا مسلم بن الحجاج حدثنی حفص بن بیسرة عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسام على الله لا يبره " ۲۷۷۔

علامہ خطیب تبریزی نے اسے مشکوٰۃ المصابیح میں بیان کیا اور فرمایا کہ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ ۲۷۸۔  
(یہ حدیث صحیح ہے)

### (۴۰) "من تواضع لله رفعه الله"

(دفتر اول مکتوب ۶۹)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے یہاں بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا ہے۔ البتہ اسی دفتر اول کے مکتوب ۹۸ میں بطوالت متن احادیث میں شمار کیا۔ یہ حدیث مرفوع ہے۔ اسے علامہ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: "اخبیرنا محمد بن عمر بن غالب فی کتابہ الی وقد لقیته ثنا علی بن عیسیٰ ثنا احمد بن ابی الخواری ثنا ابو سلیمان ثنا علی بن الحسن بن ابی الربیع الزاهد ثنا ابراہیم بن ادھم قال سمعت محمد بن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: من تواضع لله رفعه الله " ۲۷۹۔

بعد ازاں امام ابو نعیم فرماتے ہیں: "غریب من حدیث ابراہیم لا عرف له طریقاً غیرہ و ابو سفیان هو الدرانی " ۲۸۰۔

علامہ سیوطی نے اس حدیث ابو نعیم کو حدیث حسن قرار دیا۔ ۲۸۱۔

علامہ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں حضرت عمر بن خطابؓ سے مرفوعاً زیادہ متن روایت کیا، چنانچہ آپ روایت کرتے ہیں: "قرات فی کتاب ابی الحسن بن الفرات بخطه: اخبیرنا محمد بن الحسن ازدی قال نا ابو بکر محمد بن ثمامہ بن وکیع السراج ببغداد قال نا محمد بن سعید الایلی قال نا سعید بن سلام العطار و اخبیرنا علی بن یحییٰ بن جعفر الاصبہانی قال نبانا سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی قال نبانا محمد بن الحسن بن کیسان المصیصی قال نبانا سعید بن سلام العطار قال نبانا سفیان الثوری عن الاعمش عن ابراہیم عن عابس بن ربیعۃ قال سمعت عمر بن الخطاب یقول: یا ایہا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول الله ﷺ: من تواضع لله رفعه الله، وقال انتعش رفعك الله فهو فی نفسه صغیر و فی عین الناس عظیم و من تكبر خفضه الله وقال: اخسا خفضك الله، فهو فی عین الناس صغیر و فی نفسه کبیر حتی یكون اهون علیهم من کلب " ۲۸۲۔

سعید بن سلام عنه " ۲۸۳۔

- ۲۷۶۔ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۲۹، کتاب البر والصلہ، باب: الضعفاء والخاملین  
۲۷۷۔ شرح السنہ، جلد ۱۴، صفحہ ۲۶۹، کتاب الرقاق، باب: فضل الفقراء، حدیث ۳۰۶۹  
۲۷۸۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۳۳۶، کتاب الرقاق، باب: فضل الفقراء وما كان من عیش النبی ﷺ، فصل اول  
۲۷۹۔ حلیۃ الاولیاء، جز ۸، صفحہ ۳۶، بیان ابراہیم بن ادھم  
۲۸۰۔ ایضاً  
۲۸۱۔ الجامع الصغیر، جلد ۲، صفحہ ۱۶۸، حرف المیم  
۲۸۲۔ تاریخ بغداد، جلد ۲، صفحہ ۱۶۰، حرف الثاء، بیار ۵۰۴، محمد بن ثمامہ السراج



امام ترمذی نے جامع ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اسی معنی کی حدیث روایت کی، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: "حدثنا قلبیة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال: ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله رجلاً بعفوٍ الا عزاً وما تواضع احد لله الا رفعه الله" ۲۹۲۔

بعد ازاں امام ترمذی فرماتے ہیں: "وفى الباب عن عبد الرحمن بن عوف وابن عباس رضی اللہ عنہ و ابي كبشة الانمارى واسمه عمر بن سعيد - بهذا حديث حسن صحيح" ۲۹۳۔

اور علامہ ابن حبان اپنی کتاب روضة العقلاء میں روایت کرتے ہیں: "انبانا ابو خليفة حدثنا موسى بن اسمعيل التبوذكى حدثنا اسماعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ما نقصت صدقة من مال ولا زاد الله بعفوٍ الا عزاً ولا تواضع احد لله الا رفعه الله" ۲۹۳۔  
(پس حدیث بلفظ مجدد علیہ الرحمۃ حسن ہے)

## (۴۱) حدیث قدسی: "لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولكن

### یسعنی قلب عبدی المؤمن"

(دفتر اول مکتوب، ۷۰)

اس حدیث قدسی کو شیخ شہاب الدین سہروردی، عوارف المعارف اور شیخ یعقوب چرخئی نے رسالۃ انیسہ میں بلفظ بیان کیا۔ ۲۹۵

البتہ شیخ ابن تکی منیری نے سہ صدی مکتوبات میں بلفظ: (لا یسعنی سمائی ولا ارضی ولكن یسعنی قلب عبدی

المؤمن) ۲۹۶

علامہ ابن عربی نے الفتوحات المکیہ میں بلفظ: (ما وسعنی ارضی ولا سمائی وسعنی قلب عبدی المؤمن) ذکر کیا لیکن مخرج بیان نہیں کیا۔ ۲۹۷

جبکہ حضرت شیخ ابوطالب نے قوت القلوب میں فرمایا: "الاثر المشهور عن الله سبحانه وتعالى: لم تسعني سمائي ولا

ارضی ووسعنی قلب عبد المؤمن الشاکر اللین الوداع" ۲۹۸۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے الدرر المنتثرة میں بلفظ: (ما وسعنی سمائی ولا ارضی ولكن وسعنی قلب عبدی المؤمن)

ذکر کیا اور فرمایا: (لا اصل له) ۲۹۹

علامہ زرکشی نے اللآلی المنشورہ فی الاحادیث المشہورہ میں بلفظ (ما وسعنی سمائی ولا ارضی ولكن وسعنی قلب عبدی المؤمن) ذکر کیا اور

فرمایا: "قال بعض الحفاظ: هذا مذکور فی الاسرائیلیات وليس له اسناد معروف عن النبی ﷺ" ۳۰۰۔

۲۹۲۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۳، ابواب البر والصلة، باب ما جاء فی التواضع

۲۹۳۔ حوالہ سابق، ۱۹۲۔

۲۹۴۔ صحیح ابن حبان، ابو حاتم، محمد، البیسی المتوفی، ۳۵۴، ۵: روضة العقلاء ونزهة الفضلاء (شركة، مکتبه، ومطبعة،

مصطفى البابی الحلبي واولاده - بمصر، الطبعة الاولى، ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۵ء) صفحہ ۵۹/۳۵۔ ذکر الحث علی لزوم التواضع ومجانبة الکبر

۲۹۵۔ عوارف المعارف، صفحہ ۱۳۳، باب ۲۹، (اخلاق الصوفیہ) ۳۸۱/۲۔ + یعقوب چرخئی شیخ (متوفی ۸۵۱ھ/۱۴۴۷ء) "رسالہ

انیسہ" (مکتبه سراجیه، خانقاه احمد سعیدیه، موسی زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان) صفحہ ۲۸

۲۹۶۔ سہ صدی مکتوبات، صفحہ ۱۰۲، حصہ اول، مکتوب سی و ہشتم (۳۸) در بندگی

۲۹۷۔ الفتوحات المکیہ، جزء اول، صفحہ ۲۱۶، باب ۳۴ (معرفة شخصي)

۲۹۸۔ ابو طالب مکی، محمد بن ابی الحسن علی ابن عباس، متوفی (۳۸۷ھ) قوت القلوب (وبها مشبه حياة القلوب) (دار صادر،

بیروت، عکس نسخه المطبعة الميمنة، مصر ۱۳۰۶ھ) جلد اول، صفحہ ۲۳۰، فصل نمبر ۳۲ (شرح مقامات اليقين و احوال المؤمنین

واصل مقامات اليقين)

۲۹۹۔ الدرر المنتثرة، صفحہ ۱۵۸، ۲۳۶

۳۰۰۔ اللآلی المنشورہ فی الاحادیث المشہورہ، صفحہ ۱۳۵، باب ۳، الزهد، حدیث نمبر ۸

امام غزالی نے احیاء علوم الدین میں بلفظ: قال اللہ تعالیٰ: لم یسعنی ارضی ولا سمانی ووسعنی قلب عبدی

المومن اللین الوداع - ۳۰۱

ذکر کیا۔

اور علامہ عراقی نے اسکی تخریج میں فرمایا: ”لم ار له اصلا وفي حديث أبي عتبة قبله عند الطبرانی بعد قوله: وأنية

ربکم قلوب عباده الصالحین واحببها اليه الینا وارقمها“ ۳۰۲

البتہ روایت میں موجود راوی بقیہ بن الولید کے بارے علامہ عراقی نے فرمایا: هو مدلس لكنہ صرح بالتحديث

البتہ علامہ ابوشجاع دیمی نے فردوس الاخبار میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کیا کہ: ”قال اللہ عز وجل: لا یسعنی شیء

ووسعنی قلب عبدی المومن (الین الوداع) وموضع سرى الذی اودعته تسعة وتسعين رحمة من

رحمتی“ ۳۰۳

جبکہ آپ کی کتاب (الفردوس بما ثور الخطاب) میں یہ بلفظ (قال اللہ عز وجل: لا یسعنی شیء ووسعنی قلب

المومن، اذا ابسته بسنه احبانی) مذکور ہے۔ ۳۰۴

امام احمد بن حنبلؒ اپنی کتاب الزهد میں اسی معنی کی ایک حدیث حضرت وہب بن منبہ سے مرسلہ روایت کی، چنانچہ فرمایا: ”اخبرنا ابراهیم

بن خالد حدثنی عمر بن عبید انه سمع وهب بن منبه يقول: ان اللہ عز وجل فتح السموت لخرقيل حتى نظر الى

العرش او كما قال فقال خرقيل سبحنك ما اعطینك يا رب، فقال اللہ، ان السموت والارض لم تطق ان تحملنی

وضقن من ان تسعنی ووسعنی قلب، المومن الوداع اللین“ ۳۰۵

پھر زیر تحقیق حدیث قدسی کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی امانت، احکام یعنی قرآن پاک وغیرہ کا بوجھ زمین و آسمان نہیں اٹھا سکتے مگر مومن کا دل اسے جگہ

دے سکتا ہے۔ یوں یہ قرآن مجید کی آیہ کریمہ: ”انا عرضنا الامانة على السموت والارض والجبال فابین ان یحملنها

واشفقن منها وحملها الانسان“ ۳۰۶

سے ماخوذ ہے۔

اور وہ صوفیا جنہوں نے اس حدیث قدسی کو اپنی کتب میں ذکر کیا، ان کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ مومن کا دل ایمان باللہ سے اور محبت و معرفت الہی

کے خزانوں سے بھر پور ہونے کے لیے کافی وسعت رکھتا ہے۔

علامہ ابن حجر مکی نے الفتاویٰ الحدیثیہ میں حدیث بلفظ (ما وسعنی سمانی ولا ارضی ووسعنی قلب عبدی المومن) نقل

کرنے کے بعد علامہ سیوطی کی طرح (لا اصل له) کہا اور قول زرکشی بیان کیا۔ بعد ازاں اس کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”صالحوا الصوفیة اعرف الناس باللہ وما یجب له وما یستحیل علیه وانما یریدون بذالك ان قلب المومن

یسع الایمان باللہ تعالیٰ ومحبتہ ومعرفته“ ۳۰۷

(دفتر اول مکتوب، ۷۰)

## (۴۲) ”فان لم تبکوا فتباکوا“

۳۰۱ احیاء علوم الدین، جلد ۳، صفحہ ۱۵/۱۴، کتاب شرح عجائب القلب، بیان: (مثل القلب بالاضافة الى العلوم خاصة)

۳۰۲ ایضاً برحاشیہ

۰ ایضاً ----- سابقہ عبارت سننے پہلے -----

۳۰۳ فردوس الاخبار، جلد ۳، صفحہ ۲۱۳، حدیث ۳۴۶۲

۳۰۴ کتاب الفردوس بما ثور الخطاب، جلد ۳، صفحہ ۱۷۴، حدیث ۳۴۶۶

۳۰۵ الزهد، (بیان زهد یوسف علیہ السلام)

۳۰۶ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت، ۷۲

۳۰۷ ابن حجر مکی شہاب الدین - احد - (۸۸۹ھ - ۹۷۴ھ) الفتاویٰ الحدیثیہ (شرکتہ، مکتبہ و مطبعہ: مصطفیٰ البانی الحلبي و اولاده

بمصر، الطبعة الثانية، (۱۳۹۰ھ جری، ۱۹۷۰ء) صفحہ ۲۹۰، مطلب حدیث، ما وسعنی سمانی ولا ارضی - الخ

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا۔ البتہ یہ حدیث حسن ہے۔ (دیکھیے تحقیق حدیث ۳۴)

(۴۳) سرور کائنات حبیب رب العالمین علی آلہ الصلوٰۃ

والتحیات فرمودہ است: ”ما الدنيا والآخرة إلا ضربتان ان رضیت

احداهما سخطت الاخری“

(دفتر اول مکتوب، ۷۳)

راقم کو یہ حدیث بلفظہ زیر مطالعہ کتب میں نہیں ملی۔ البتہ امام غزالی نے منہاج العابدین میں فرمایا: ”ان مثل الدنيا والآخرة كمثل

الضرتين ان أرضیت احداهما أسخطت الاخری“ ۳۰۸

اور اپنی کتاب احیاء علوم الدین میں حضرت علیؑ سے موقوفاً بلفظ: ان الدنيا والآخرة ضربتان فبقدر ما ترضی احداهما تسخط

الاخری۔ ذکر کیا۔ ۳۰۹

لیکن امام ماوردیؒ نے ادب الدنيا والدين میں حضرت وھب بن مہب سے مقطوعاً بلفظ: (مثل الدنيا والآخرة مثل ضربتين ان رضیت

احداهما اسخطت الاخری)۔ بیان کیا۔ ۳۱۰

مگر امام عبد اللہ بن مبارکؒ نے کتاب الزهد میں فرمایا: ”اخبرنا رباح بن زيد قال حدثني عبد العزيز بن حوران قال

سمعت وھب بن منبه يقول: مثل الدنيا والآخرة كمثل رجل له ضربتان ان ارضی احداهما سخطت

الاخری“ ۳۱۱

امام ابو جعفر عقیلیؒ نے کتاب الضعفاء الکبیر میں ذکر کیا، چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ: ”حدثنا جدی قال حدثنا معاذ بن اسد اخبرنا

عبد اللہ بن المبارک اخبرنا رباح بن زيد قال حدثني عبد العزيز بن حوران قال: سمعت وھب بن منبه يقول: ان

مثل الدنيا والآخرة كمثل رجل له ضربتان ان ارضی احداهما اسخط الاخری“ ۳۱۲

البتہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ: مستدرک، قضاعی: مسند الشہاب، ابن حبان: صحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؒ سے مرفوعاً بلفظ:

من احب دنياه اضر بآخريته ومن احب آخريته اضر بدنياه فأثروا ما يبقي علی ما يفنى۔ روایت کیا۔

چنانچہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”حدثنا علی بن حمشاذ العدل ثنا علی بن الحسين بن الجنيد ثنا ابو معمر

ثنا اسمعيل بن جعفر عن عمرو مولى المطلب عن المطلب بن حنطب عن ابى موسى اشعري أن النبی ﷺ

قال: من احب دنياه بآخريته ومن احب آخريته اضر بدنياه فأثروا ما يبقي علی ما يفنى“ ۳۱۳

امام قضاعی مسند الشہاب میں لکھتے ہیں: ”اخبرنا ابو محمد عبد الرحمن بن عمر التجیبی انبأ ابو العباس رضی اللہ

عنه محمد بن ملاق ثنا خير بن عرفة ثنا محمد بن خلاد عن يعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو بن ابى عمرو عن

المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابى موسى أن رسول اللہ ﷺ قال: من احب دنياه اضر بآخريته ومن احب

آخريته اضر بدنياه فأثروا ما يبقي علی ما يفنى“ ۳۱۴

علامہ ابن حبانؒ نے اپنی صحیح میں امام قضاعیؒ کے ذکر کردہ طریق (يعقوب بن عبد الرحمن) سے روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا: ”اخبرنا اسحاق

۳۰۸: منہاج العابدین صفحہ ۸۳/۱۹، بیان: العقبة الثالثة وهى عقبه العوائق

۳۰۹: احیاء علوم الدین، جلد ۳، صفحہ ۲۰۳، ۲۰۸، ۲۰۹، بیان: ذم الدنيا

۳۱۰: ادب الدنيا والدين، صفحہ ۱۱۶، الباب الثالث، ۳، فی ادب الدین، بیان: رياضة النفس علی ترك الدنيا

۳۱۱: کتاب الزهد (لابن مبارک)، صفحہ ۲۱۰، جزء ۳، باب: طلب الحلال، حدیث، ۵۹۴

۳۱۲: کتب الضعفاء الکبیر، جلد ۳، صفحہ ۱۱، بیان ۹۶۵ (عبد العزيز بن حوران) قال الحاكم، هذا حدیث صحیح

۳۱۳: مستدرک حاکم، جلد ۳، صفحہ ۳۱۹، کتب الرقاق: ان فتنه امتی المال) قال الحاكم هذا حدیث صحیح

۳۱۴: مسند الشہاب، جلد اول، صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹، جزء ۳، باب ۲، بیان نمبر ۲۹۲، حدیث نمبر ۳۸

بن ابراهیم بن اسمعیل قال حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن الخ ۳۱۵۔  
 اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں فرمایا: ”اخبّرنا ابو عبد اللہ محمد بن الفضل بن نطفی المصری نا ابو بکر احمد  
 بن محمد بن ابی الموت نا ابو عبد اللہ محمد بن علی بن زید الصائغ نا سعید بن منصور نا یعقوب بن عبد الرحمن  
 وعبد العزیز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابی موسی الاشعری قال  
 قال رسول اللہ ﷺ: من أحبّ دنياه اضرّ بآخرته ومن أحبّ آخرته اضرّ بدنياه فأثروا ما يبقى علی ما يفنى“ ۳۱۶۔  
 (یہ حدیث بلفظ مجدد علیہ الرحمۃ صحیح المعنی ہے)

(۳۴) قال عليه الصلوة والسلام: ”علامة اعراضه تعالى عن

(دفتر اول مکتوب، ۷۳)

العبد اشتغاله بما لا يعنيه“

اے امام غزالی نے اپنے رسائل میں مرفوعاً بلفظ (علامة اعراض اللہ تعالیٰ من العبد اشتغاله بما لا يعنيه) ذکر کیا۔ ۳۱۷  
 جبکہ علامہ علی متقی نے ’جوامع الکلم‘ میں فرمایا: ”ورد فی الخبر: علامة اعراض اللہ تعالیٰ عن العبد اشتغاله بما لا

يعنيه“ ۳۱۸

لیکن مفتی محمد سعید نے تصریح کی کہ: ”ذکرہ شیخ المحدثین علی المتقی فی جوامع الکلم مرفوعاً بلفظ الشیخ“ ۳۱۹  
 البتہ آپ نے جوامع الکلم میں ہی بلفظ: (علامة اعراض اللہ تعالیٰ عن العبد ان يشغله بما لا يعنيه) ذکر کیا اور اسے حضرت جنید کا قول قرار دیا۔  
 علامہ ابن حجر مکی نے فتح البین میں بلفظ: (من علامة اعراض اللہ تعالیٰ عن العبد ان يجعل شغله فيما لا يعنيه) نقل کیا اور

وضاحت کی کہ یہ حضرت حسن کا قول ہے۔ ۳۲۰

اور علامہ ابن رجب حنبلی نے جامع العلوم والحکم میں تحریر فرمایا کہ: ”روی ابو عبيدة عن الحسن قال: من علامة اعراض اللہ  
 تعالیٰ عن العبد ان يجعل شغله فيما لا يعنيه خذلاناً من اللہ عز وجل“ ۳۲۱

البتہ اس کا معنی حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام (من حسن اسلام المرء ترک ما لا يعنيه) سے ناخوذ ہے کہ جسے امام ترمذی ”جامع“ بیہقی ”شعب

الایمان“ اور خطیب نے ”تاریخ بغداد“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، جبکہ قشیری نے ”رسالہ“ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ، اور امام احمد نے ”مسند“ اور

بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً، مگر بغوی نے ”شرح السنہ“ اور بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے

مرسلاً بھی روایت کیا۔ ۳۲۲

(۳۵) قال عليه الصلوة والسلام ”هلك المسوفون“ (دفتر اول مکتوب، ۷۳)

اے امام غزالی نے ”احیاء علوم الدین“ میں بلفظ ذکر کیا لیکن اسکے حدیث یا قول ہونے کی تصریح نہیں کی۔ ۳۲۳

البتہ روئی اور سمرقندی نے مرفوعاً بیان کیا۔ چنانچہ علامہ روئی اپنی کتاب ”مجالس الابرار“ میں لکھتے ہیں۔ ”روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

أنه قال عليه السلام: هلك المسوفون“ ۳۲۴

۳۱۵ صحیح ابن حبان، جلد ۲، صفحہ ۴۱۸، کتب البر والاحسان، باب الفقر، حدیث ۷۰۹

۳۱۶ شعب الایمان، جلد ۷، صفحہ ۲۸۸، شعبہ ۷۱، باب الزهد وقصر الامل، حدیث ۱۰۳۳۷

۳۱۷ غزالی، ابو حامد، محمد بن محمد: (متوفی ۵۰۵ھ) فضائل الانام عن رسائل حجة الاسلام (بتصحیح و اہتمام، عباس اقبال، ناشر،

کتابفروشی ابن سینا، تہران ۱۳۳۳ھ) صفحہ ۹۲ ”ضمیمہ“

۳۱۸ علی ابن حاتم الدین الشہیر بالمتقی، (متوفی ۹۷۵ھ) جوامع الکلم فی المواعظ والحکمہ (کاتب: فضل احمد، سن کتبات

۱۲۹۳ھ۔ قلمی نسخہ موجود در پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور) صفحہ ۷۴۔ حرف التاء باب (التوبة وما يتعلق به)

۳۱۹ تشیید المبانی، صفحہ ۲۳، جوامع الکلم، صفحہ ۲۳۱، حرف الفاء، باب (الفراصة الشرعية والحکمیة)

۳۲۰ ابن حجر شہاب الدین، احمد، (۵۸۸۹ - ۵۹۷۳ھ) فتح المبین لشرح الاربعین (المطبعة العامرة الشرفیہ مصر، ۱۳۲۲ھ) صفحہ



جبکہ علامہ سمرقندی "تنبيه الغافلین" میں فرماتے ہیں۔ "روی عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: هلك المسوفون والمسوف من يقول سوف أتوب" ۳۲۵۔  
البتہ سمرقندی کے نقل کردہ متن میں "والمسوف... الخ" الفاظ حدیث کے نہیں بلکہ خود سمرقندی کا قول ہے۔

لیکن شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا: "روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: هلك المسوفون الذين يقولون سوف نتوب" ۳۲۶۔

علامہ ابوالشجاع دیلمی نے "فردوس الاخبار" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ "ایاک والتسویف بالتوبة" ۳۲۷

اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ "التسویف شعاع الشیطان یلقیہ فی قلوب المؤمنین" ۳۲۸

ذکر کیا۔ اور علامہ سیوطی نے اسے ضعیف فرار دیا ☆

امام بخاری نے اسی معنی کی ایک حدیث اپنی کتاب "التاریخ الکبیر" میں روایت کی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "قال لی أبو حفص

عمرو بن علی حدثنا یحییٰ قال حدثنا سفیان قال حدثنی رجل یقال له محمد قال سمعت عکرمہ قال: لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسوفات أو المسوفات" ۳۲۹۔

اور خطیب بغدادی "تاریخ بغداد" میں فرماتے ہیں: "أخبرنا التنوخی حدثنا محمد بن خلف بن جیان الخلال

حدثنا عمر بن خالد بن یزید الشعیری سنة أربع وثلاثه مائة، حدثنا محمد بن حمید الرازی فی دار قطن

حدثنا سهران بن أبی عمر حدثنا السفیان الثوری عن الاسود بن قیس أبی حازم عن أبی ہریرہ رضی اللہ

عنه أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن المسوفات، قال أبو عبد اللہ یعنی محمد بن حمید: یدعو

الرجل امرأته فتقول سوف سوف" ۳۳۰۔

(۴۶) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام: "جددو إيمانكم بقول لا إله

إلا الله"

(دفتر اول مکتوب، ۷۳)

اسکی تحقیق و تخریج گذر چکی۔ (دیکھئے تحقیق حدیث ۳۰)

(۴۷) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام: "إن أشد الناس عذاباً يوم القيامة

عالمٌ لم ينفعه ابعلمه"

(دفتر اول مکتوب، ۷۳)

اس حدیث کی تحقیق و تخریج کیلئے حدیث ۱۲ دیکھئے۔

۱۲۸، بیان: (حدیث نمبر ۱۲، من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ)

۳۲۱ ابن رجب حنبلی، ابو الفرج، عبد الرحمن بن شہاب الدین ابن احمد: "جامع العلوم والحکمہ" دار المعرفہ، بیروت، لبنان، الطبعة

الاولی ۱۳۰۸/۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۱۵، شرح حدیث نمبر ۱۲ (من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ)

۳۲۲ دیکھئے حدیث نمبر ۱۱۱، دفتر ہذا مکتوب ۱۵۷

۳۲۳ احیاء علوم الدین، جلد ۴، صفحہ ۵۸، کتاب التوبہ، الرکن الرابع (۳) فی دوالتوبہ

۳۲۴: مجالس الابرار، صفحہ ۷۵، مجلس ۱۰۔ بیان: الفرق بین المؤمن والمسلم

۳۲۵: تنبیہ الغافلین، صفحہ ۳۵، ۳۶، باب آخر من التوبہ، ۱۲۰، ۱۲۱

۳۲۶: الغنیة الطالبي طریق الحق، جلد اول، صفحہ ۱۲۷، مجلس فی قوله تعالیٰ، وتوبوا لی اللہ جمیعاً، باب فی الاتعاظ بمواعظ القرآن،

فصل فی شروط التوبہ وکیفیتہا

۳۲۷: فردوس الاخبار۔ جلد اول، صفحہ ۳۷۲، حدیث ۱۵۶۸

۳۲۸: ایضاً جلد ۲، صفحہ ۱۱۸، حدیث ۲۲۳۹

## (۴۸) قال عليه الصلوة والسلام: "هم قوم لا يشقى جليسهم"

(دفتر اول مکتوب، ۷۴)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث ذکر کیا ہے۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ ایک قطعہ حدیث ہے جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ: "هم القوم لا يشقى

بہم جلیسہم" روایت کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"حدثنا محمد بن حاتم بن ميمون نا بهز نا وهيب نا سهيل عن أبيه عن أبي هريره رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال إن اللہ تبارک وتعالیٰ ملئکة سیارة فضلا یبتغون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا اسعہم وحفّ بعضهم بعضا باحنتهم حتی یملؤا ما بینہم وما بین السماء الدنیا فاذا تفرقوا اخرجوا وصعدوا انی السماء قال فیصلہم اللہ عزوجل وهو اعلم بہم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عبادک فی الارض یسبحونک ویکبرونک ویهللونک ویحمدونک ویسئلونک قال وماذا یسئلوننی قالوا یسئلونک جنتک قال وهل رأوا جنتی قالوا لا ای رب، قال فکیف لورأوا جنتی قالوا ویستجیرونک قال وما یستجیروننی قالوا من نارك یا رب قال وهل رأوا ناری قالوا لا قال فکیف لورأوا ناری قالوا ویستغفرونک قال فیقول قد غفرت لہم واعطیتہم ما سالوا واجر تہم مما استجاروا قال یقولون رب فیہم فلان عبد خطاء إنما مرّ فجلس معہم قال فیقول

ولہ غفرت، ہم القوم لا يشقى بہم جلیسہم" ۳۳۱۔

امام بخاری نے اس حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے مگر قطعہ مطلوبہ بلفظ "هم الجلساء لا يشقى بہم

جلیسہم" ذکر کیا ہے۔ ۳۳۲۔

## (۴۹) قال عليه الصلوة والسلام: "كان رسول الله صلى الله عليه

(دفتر اول مکتوب، ۷۴)

وسلم يستفتح بصعاليك المهاجرين"

اس حدیث کو امام طبرانی نے "المعجم الکبیر" اور حضرت امام بغوی نے "شرح السنہ" میں حضرت امیہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً

روایت کیا۔ مگر یہ حدیث مرسل ہے۔

چنانچہ امام طبرانی لکھتے ہیں۔ "حدثنا محمد بن اسحاق بن راهويه ثنا أبي ثنا عيسى بن يونس حدثني

أبي عن أبيه عن امية بن عبد بن خالد بن أسيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح

بصعاليك المهاجرين" ۳۳۳۔

اور دوسرے طریق سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: "حدثنا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوي ثنا عبید اللہ بن

عمر القواريري ثنا يحيى بن سعيد عن سفیان عن ابی اسحق عن امیة بن خالد قال: كان رسول الله صلى الله

عليه وسلم يستفتح بصعاليك المهاجرين" ۳۳۴۔

الجامع الصغير، جلد اول، صفحہ ۱۳۳، حرف التاء

۳۲۹۔ التاريخ الكبير، جلد اول، صفحہ ۲۶۹، جزء اول قسم اول، باب من افناء الناس، بيان محمد

۳۳۰۔ تاريخ بغداد، جلد ۱۱، صفحہ ۲۲۰، بيان ۵۹۳۶ (عمر بن خالد الشعيري)

۳۳۱۔ صحيح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۳۳، كتاب الذكر والدعاء، بيان: فضل مجالس الذكر۔

۳۳۲۔ صحيح بخاري، جلد ۲، صفحہ ۹۴۸، كتب الدعوة، باب: فضل ذكر الله تعالى۔

۳۳۳۔ المعجم الكبير، جلد اول، بيان ۷۲ (امیہ بن خالد) حدیث ۸۵۷۔







علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں بلفظ ابن اثیر، حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی طویل حدیث میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا: ”حدثنا أبو الحسن محمد بن الحسين العلوی املاء أنا أبو بكر محمد بن علی بن ایوب بن سلمویة ثنا محمد بن یزید السّلمی ثنا حفص بن عبدالرحمن ثنا محمد بن عبدالملك عن بشام بن عروه عن أبيه عن عائشه رضی اللہ عنہا إنها قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول: إن اللہ عزوجل أوحى إلى أنه من سلك مسلكاً في طلب العلم سهلت له طريق الجنة ومن سلبت كريمته أثبتة عليهما الجنة وقصد في علم خير من فضل في عبادة وملاك الدين الورع“ ۳۵۹۔ (پس یہ حدیث بلفظ مجید علیہ الرحمۃ حسن ہے)

(۵۳) ”من حامّ حول الحمى يوشك ان يقع فيه“ (دفتر اول، مکتوب ۷۶)

حضرت مجید علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا ہے۔

لیکن امام غزالی نے احیاء علوم الدین میں مرفوعاً بلفظ ذکر کیا۔ ۳۶۰

اور علامہ عراقی نے اسکی تخریج میں فرمایا: ”متفق علیہ من حدیث النعمان بن بشیر: من يرتع حول الحمى يوشك أن

يواقعہ“ لفظ البخاری۔ ۳۶۱

امام بخاری اپنی صحیح میں لکھتے ہیں۔ ”حدثنا محمد بن كثير انا سفيان عن أبي فروة سمعت الشعبي عن النعمان بن

بشير قال قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم: الحلال بين والحرام بين وبينهما أمور مشتبہات فمن ترك ماشبه عليه

من الاثم كان نما استبان له اترك ومن اجترأ على ما يشك فيه من الاثم أو شك أن يواقع ما استبان والمعاصي

حمى الله - من يرتع حول الحمى يوشك أن يواقعہ“ ۳۶۲

امام مسلم اپنی صحیح میں فرماتے ہیں: ”حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير الهمداني قال ناأبي قال نازكريا عن الشعبي

عن النعمان بن بشير قال سمعته يقول سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول وأهوى النعمان باصبعيه الي

أذينه ان الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبہات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه

وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام كالراعى يرعى حول الحمى يوشك ان يرتع فيه۔ الاوان لكل ملك

حمى، الاوان حمى الله محارم، الاوان فى الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله و اذا فسدت فسد

الجسد كله ألا وهى القلب“ ۳۶۳

(۵۴) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”من كانت له

مظلمة لاخيه من عرضه أو شئ فليتحلله منه اليوم قبل ان لا يكون ديناراً

ولا درهم“ ان كان له عمل صالح أخذ منه بقدر مظلمته وان لم تكن له

حسنات أخذ سيئات صاحبه فحمل عليه“ (دفتر اول، مکتوب ۷۶)

اس حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے

۳۵۹ شعب الایمان، جلد ۵، صفحہ ۵۲/۵۲، شعبہ ۳۹، باب: فى المطاعم والمشاب، فصل فى طيب المطعم والملبس، حدیث ۵۷۵۱

۳۶۰ احیاء العلوم الدین - جلد ۳، صفحہ ۳۰/۳۱، کتاب: شرح عجائب القلب - بیان: تسلط الشيطان على القلب بالوساوس -

۳۶۱: أيضاً برحاشیه.....

۳۶۲: صحیح البخاری - جلد اول، صفحہ ۲۷۵، جز ۸، کتاب البیوع، باب: الحلال بين والحرام بين وبينهما أمور مشتبہات -

۳۶۳: صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۲۸، کتاب: المساقات والمزارعة، باب: أخذ الحلال وترك الشبهات -

ہیں۔ ”حدثنا آدم بن أبي اياس ثنا ابن ابي ذئب ثنا سعيد المقبري عن أبي هريره رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كانت له مظلمة لأحد من عرضه أوشى فليتحلله منه اليوم قبل ان لا يكون دينار ولا درهم ان كان له عمل صالح أخذ منه بقدر مظلمته وان لم تكن له حسنات أخذ سبئات صاحبه فحمل عليه“ ۳۶۳۔

علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں بلفظ ذکر کیا اور فرمایا کہ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ ۳۶۵۔  
(یہ حدیث صحیح ہے۔)

(۵۵) وقال أيضا صلى الله عليه وآله وسلم: ”أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَا هُمْ فَطَرَحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طَرِحَ فِي النَّارِ“

(دفتر اول مکتوب، ۷۶)

اس حدیث نبوی کو علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ ”حدثنا قتيبة بن سعيد وعلی بن حجر قال نا اسماعيل وهو ابن جعفر عن العلاء عن أبيه عن أبي هريره رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَا هُمْ فَطَرَحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طَرِحَ فِي النَّارِ“ ۳۶۶۔

اور امام احمد حنبل نے اپنی ”مسند“ میں بطریق سلیمان (حدثنا سليمان قال حدثنا اسمعيل قال أخبرني العلاء عن أبيه عن أبي هريره رضي الله عنه) مرفوعاً روایت کیا لیکن لفظ ”فيعطى هذا“ کی بجائے ”فيقضى هذا“ ذکر کیا ہے۔ ۳۶۷۔  
علامہ خطیب تبریزی نے اسے مشکوٰۃ المصابیح میں بلفظ بیان کیا اور فرمایا کہ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ ۳۶۸۔

(۵۶) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”لا يُزال طائفة من

۳۶۳: صحيح البخارى، جلد اول، صفحہ ۳۳۱، أبواب: المظالم والقصاص، باب: من كانت له مظلمة عند الرجل فحلها له هل بين مظلمته۔

۳۶۵: مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاداب، باب الظلم، فصل اول، صفحہ ۴۳۵۔

۳۶۶: صحيح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۲۰، کتاب البر والصلة، باب الظلم۔

۳۶۷: مسند احمد بن حنبل، جلد ۲، صفحہ ۳۷۶/۲، بیان: مسند أبي هريره رضي الله عنه۔

۳۶۸: مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۴۳۵، کتاب الاداب، باب: الظلم، فصل اول۔

امتی ظاہرین علی الحق لا یضرهم من خذلهم حتی یأتی أمر

(دفتر اول مکتوب، ۷۶)

اللہ وہم علی ذالک“

اس حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا مگر (الفاظ متن میں) ”ہم علی ذالک“ کی بجائے ”ہم کذلک“ ذکر کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

”حدثنا سعید بن منصور و ابو الربیع العتکی وقتیبہ بن سعید قالوا انا حماد وهو ابن زید عن ایوب عن ابی قلابہ عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرهم من خذلهم حتی یأتی امر اللہ وہم کذلک“ ۳۶۹

لیکن یہ الفاظ ”ہم علی ذالک“ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی روایت میں ذکر کیے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ ”حدثنا الحمیدی ثنا الولید قال حدثنی ابن جابر قال حدثنی عمیر بن ہانی انه سمع

معاویہ رضی اللہ عنہ بقول سمعت النبی ﷺ یقول لا یزال من امتی امة قائمة بامر اللہ لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یأتیهم أمر اللہ وہم علی ذالک“ ۳۷۰

البتہ ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”الفتاویٰ الحدیثیہ“ میں تحریر فرمایا کہ:

”الخبر المشہور: لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرهم من خالفهم حتی یأتی امر اللہ

وہم علی ذالک“ ۳۷۱

(۵۷) ”حب الوطن من الایمان“

(دفتر اول مکتوب، ۷۸)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے یہاں بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا البتہ (اسی دفتر اول کے) مکتوب ۱۵۵ میں فرمایا: ”حب الوطن من

الایمان“ خبر صحیح است“

یہ تحقیق حدیث مشہور ہے۔ علامہ نجم الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”مرصاد العباد“ میں بلفظ ذکر کیا لیکن اسکے حدیث یا قول

ہونے کی صراحت نہیں کی۔ ۳۷۲

البتہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثنوی میں تحقیق حدیث بیان کیا۔ ۳۷۳

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ”الدرر المنتثرہ“ میں نقل کیا اور عدم واقفیت کا ذکر فرمایا اور لکھا کہ: ”لم أقف علیہ“ ۳۷۴

لیکن علامہ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے عدم واقفیت کا اظہار کرنے کے باوجود اسکا معنی صحیح قرار دیا چنانچہ اپنی کتاب ”المقاصد الحسنیہ“ میں

فرمایا۔ ”حدیث: حب الوطن من الایمان، لم أقف علیہ ومعناه صحیح۔ فی ثالث المجالۃ للذینوری من طریق الا

صمعی، سمعت اعرابیًا یقول: اذا اردت ان تعرف الرجل فانظر کیف تحننہ الی اوطانہ وتشوقہ الی اخوانہ

وبکاؤہ علی ما مضی من زمانہ، ومن طریق الاصمعی ایضًا قال: قالت الہند ثلاث خصال فی ثلاثة اصناف من

الحيوان، أابل نحن الی اوطانہا، وان كان عهدا بها بعيدًا والطیر الی وکرہ، وان كان موضعه مجددًا،

۳۶۹: صحیح مسلم جلد ۲، صفحہ ۱۴۳، کتاب الامارۃ، قولہ ﷺ: لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرهم من خالفهم

۳۷۰: صحیح البخاری، جلد اول، صفحہ ۵۱۳، کتاب المناقب، باب، قبل باب، فضائل الصحابة

۳۷۱: الفتاویٰ الحدیثیہ، صفحہ ۱۸۴، مطلب حدیث، الخیر فی وفی امتی

۳۷۲: مرصاد العباد، صفحہ ۵۹، باب سوم در معاش، فصل اول + صفحہ ۳۵، باب دوم

۳۷۳: مولانا روم جلال الدین، بہاؤ الدین، محمد: (۶۰۴-۶۷۲ھ) (مثنوی مولوی معنوی) (فرید بک سنال) (دفتر چہارم صفحہ ۲۱۴)

۳۷۴: الدرر المنتثرہ، صفحہ ۱۰۰/۱۴۳، حرف الحاء، حدیث ”حب الوطن من الایمان“



والانسان الى وطنه وان كان غيره اكثر نفعا، ولما اشتاق النبي ﷺ الى مكة محل مولده منشئه انزل الله تعالى عليه قوله (ان الذي فرض عليك القران لراذك الى معاد) القصص: ۸۵۔ الى مكة، وللخطابي في غريب الحديث من طريق ابراهيم بن محمد بن عبد العزيز عن ابيه عن الزهري، قال: قدم اميل - بالتصغير - الغفاري رضي الله عنه على رسول الله ﷺ: من مكة قبل ان يضرب الحجاب، فقالت له عائشة: كيف تركت مكة، قال اخضرت جنباتها، وابيضت بطحاؤها، واغدق اذخرها، وانتشر سلمها، الحديث - وفيه: فقال له رسول الله ﷺ حسبك يا اصيل لا تحزني، وهو عند ابي موسى المدني من وجه آخر، قال: قدم اصيل الحذلي فذكر نحوه باختصار وفيه: فقال له النبي ﷺ ويحاي اصيل لدع القلوب تقر“ ۳۷۵

اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”المصنوع فی معرفت الحدیث الموضوع“ میں فرمایا: ”لا اصل له عند الحفاظ“ ۳۷۶

اور اپنی کتاب ”اسرار المرفوعہ میں لکھا کہ: ”حب الوطن نصف الايمان - قال الذرکشی: لم اقف عليه۔ وقال السيد معين الدين الصفوی: ليس بثابت وقيل أنه من كلام بعض السلف - وقال اسخاوی: لم اقف عليه ومعناه صحيح“ -

قال المنوفي ما ادعاه من صحة معناه عجيب اذلا ملازمة بين حب الوطن وبين الايمان ويرده قوله (ولو انا كتبنا عليهم) فانه دل على حبهم وطنهم مع عدم تلبسهم بالايمان الا ضمير ”عليهم“ للمنافقين - وتعقبه بعضهم بانه ليس في كلامه انه لا يحب الوطن الا مؤمن وانما فيه ان حب الوطن لا ينافي الايمان انتهى“ ۳۷۷

بعد ازاں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس کا معنی صحیح قرار دیتے ہیں اور وطن سے مراد مسکن اول لیتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا: ”ولا يخفى ان معنى الحديث حب الوطن من علامة الايمان وهي لا تكون الا اذا كان الحب مختصا بالمؤمن فاذا وجد فيه وفي غيره لا يصلح ان يكون علامة قبوله ومعناه صحيح نظرا الى قوله تعالى حكاية عن المؤمنين (وما لنا الا نقاتل في سبيل الله وقد اخرجنا من ديارنا) فصحت معارضته بقوله تعالى (ولو انا كتبنا عليهم ان اقتلوا) ثم الا ظهر في معنى الحديث ان صح مبناه ان يحمل على ان المراد بالوطن الجنة فانها المسكن الاول لابينا آدم على خلاف فيه انه خلق فيه او دخل بعد ما تكمل و اتم او المراد به مكة فانها ام القرى وقبلة العالم او الرجوع الى الله تعالى على طريقة الصوفيين فانه المبدأ والمعاد كما يشير اليه قوله تعالى (وان الى ربك المنتهى) او المراد به الوطن المتعارف لكن بشرط ان يكون سبب حبه صلة ارحامه واحسانه الى اصل بلده من فقرائه و ايتامه ثم التحقيق انه لا يلزم من كون الشئى علامة له اختصاصه به مطلقا بل يكفي غالبا الا ترى الى حديث: حسن العهد من الايمان وحب العرب من الايمان مع انهما يوجدان في اهل الكفران والمستعان“ ۳۷۸

اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاة المفاتیح میں فرمایا۔ ”اما حديث حب الوطن من الايمان موضوع وان كان معناه“

۳۷۵: المقاصد الحسنة، حديث ۳۸۶، حرف الجاء۔

۳۷۶: علي بن سلطان - قارى - مؤلا، (متوفى ۱۰۱۳هـ) ”المصنوع في معرفة الحديث الموضوع“ (مكتب المطبوعات الاسلاميه - حلب ۱۳۸۹/۱۹۶۹ء) صفحہ ۶۱ - حديث ۱۰۶

۳۷۷: اسرار المرفوعة في الاخبار الموضوعة، صفحہ ۱۸۰، حديث ۱۶۳

۳۷۸: ايضاً۔

۳۷۹: علي بن سلطان: قارى (متوفى ۱۰۱۳هـ) مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح (مكتبة امداديه - ملتان -

۱۹۶۷ء/۱۳۸۷هـ) جلد ۴، صفحہ ۵، كتاب الجنائز - باب تمنى الموت وذكره، فصل اول شرح لفظ، كن في الدنيا كأنك غريب

بيان حديث: ”حب الوطن من الايمان

صحیحاً لاسیما اذا حمل علی ان لاسراد بالوطن الجنة فانها المسکن الاول "۳۷۹۔  
حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے بھی اسکی رفعت کی تصریح نہیں کی بلکہ خبر صحیح کہا۔ اور لفظ خبر محمد شین کے ایک طبقہ کے نزدیک احادیث مرفوعہ کے علاوہ موقوفہ، مقطوعہ اور دوسرے لوگوں کے اقوال پر بھی بولا جاسکتا ہے۔ پھر یہ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے مراد مسکن اول یعنی جنت اور وہاں دیدار الہی یا دوسرے لفظوں میں "رجوع الی اللہ" لیا۔ تو یہ قرآن پاک کی آیت کریمہ (فقر والی اللہ) سے ماخوذ ہے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ۳۸۰۔

"چند روز اگر ارادہ خداوندی موافق است اینجا بسر بردہ بسرعت متوجہ وطن اصل خواہد شد۔  
حَبِّ الْوَطْنِ مِنَ الْإِيمَانِ خَيْرٌ صَحِيحٌ اسْتِ بِيْجَارُهُ بَكْجَارُهُ نَاصَهُ بِدَسْتِ اِدْدَارِهِ مَاسِنِ دَآبَةِ الْاِلهِ اَلَا هُوَ اَخَذَ بِنَاصِيْتِهَا  
اِنَّ رَبِّيْ عَلِيٌّ صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ☆ رَبِّي الْمَضْرَمُ مَكْرٌ اَنْكُهُ فَفَرَّوْا اِلَى اللّٰهِ كَقَوْلِهِ دَرُوى بُولُى بَغْرِيْزَنْدِ بَهْرِ حَالِ اَصْلِ رَا  
اصل دانستہ فرع را طفیلے ساختہ رو باصل باید آورد "۳۸۱۔

(۵۸) حدیث: "جَدِّدُوا اِيْمَانَكُمْ بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"

(دفتر اول مکتوب، ۷۸)

اس حدیث کی تحقیق سابقہ ہو چکی ہے۔ (دیکھئے حدیث، ۳۰)

(۵۹) قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ "هَلِكُ الْمَسُوْفُوْنَ"

(دفتر اول مکتوب، ۷۸)

اس حدیث کی تخریج کے لئے دیکھئے (حدیث، ۳۵)

(۶۰) "الَّذِيْنَ هُمْ عَلِيٌّ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ"

(دفتر اول مکتوب، ۸۰)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے نحیث قول مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ذکر کیا البتہ یہ بیان معنی حدیث ہے۔ اور الفاظ حدیث "ما انا علیہ  
واصحابی" ہیں کہ جنہیں امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے اپنی جامع میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا ابُو دَاوُدَ الْحَضْرِيَّ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعَمِ الْاَفْرِيقِيِّ عَنْ  
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِيَا تَيْنِ عَلِيٍّ اَمْتِيْ مَا اَتَى عَلِيٌّ بِنِي  
اِسْرَائِيْلَ حَذُو النَّعْلِ بِاَلنَّعْلِ حَتَّى اَنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتَى اُمَّةً عَلَانِيَةً لِّكَانَ فِيْ اَمْتِيْ يَصْنَعُ ذَاكَ وَاَنْ بِنِيْ اِسْرَائِيْلَ  
تَفَرَّقَتْ عَلِيٌّ ثَنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مَلَّةً وَتَفْتَرَقُ اَمْتِيْ عَلِيٌّ ثَلَاثَ وَسَبْعِيْنَ مَلَّةً ، كَلَّمَهُمْ فِي النَّارِ اَلْاَمَلَةَ وَاَحَدَةً ، قَالُوْا سِن  
هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ "۳۸۲۔

بعد ازاں امام ترمذی اس روایت کی حیثیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "هذا حدیث حسن غریب مفسر لا نعرفه

مثل هذا الا من هذا الوجه "۳۸۳۔

امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے "المعجم الکبیر" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ: "ما انا علیہ الیوم واصحابی" روایت کیا چنانچہ فرمایا  
"حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدِ السَّمْسَارِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَفِيَّانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَفَرَّقَ هَذِهِ الْاُمَّةُ عَلِيٌّ ثَلَاثَ وَسَبْعِيْنَ

۳۸۰۔ قرآن مجید، پارہ ۲۴، سورۃ الذاریات، آیت ۵۰

۳۸۱۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول مکتوب ۱۵۵

۳۸۲۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۹۲، ۹۳، ابواب الایمان، باب افتراق هذه الامة،

۳۸۳۔ ایضاً، صفحہ ۹۳۔

فرقة، كلهم في النار الا واحدة، قالوا وما هي تلك الفرقة؟ قال ما انا عليه اليوم واصحابي "۳۸۳"

(۶۱) آنحضرت عليه الصلوة والتحية فرموده: "لا تجتمع امتي

على الضلالة"

(دفتر اول مکتوب، ۸۰)

اس حدیث کو حضرت علی جویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ "کشف المحجوب" اور علامہ سدید الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے "منیۃ المصلی" میں مرفوعاً بلفظ ذکر کیا لیکن مخرج بیان نہیں کیا۔ ۳۸۵

البتہ امام احمد "مسند حاکم" متدرک "ابن ماجہ" سنن "ابن ابی عاصم" کتاب السنۃ "اور ترمذی نے "جامع میں مرفوعاً باختلاف متن روایت کیا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

چنانچہ امام احمد اپنی "مسند" میں لکھتے ہیں۔ "ثنا یونس قال ثنا لیث عن ابي وهب الخولاني عن رجل قد سمّاه عن ابي بصره الغفاري صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سألت ربي عزوجل اربعاً فأعطاني ثلاثاً ومنعني واحدة سألت عزوجل ان لا يجمع أمتي على ضلالة فأعطانيها وسألت الله عزوجل ان لا تجمع امتي على الضلالة فأعطانيها وسألت الله عزوجل ان لا يهلككم بالسنين كما اهلك الاسم قبلهم فأعطانيها وسألت الله عزوجل ان لا يلبسهم شيعاً ويذيق بعضهم بأس بعض فمنعنيها" ۳۸۶

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ "متدرک" میں لکھتے ہیں۔ "حدثنا أبو الوليد حسان بن محمد الفقيه املاء وقرأة ثنا محمد بن سليمان بن خالد ثنا سلمة بن شبيب ثنا عبد الرزاق انبا ابراهيم بن ميمون أخبرني عبد الله بن طاؤس أنه سمع أباہ يحدث أنه سمع ابن عباس يحدث ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يجمع الله امتي أوقال هذه الامّة على الضلالة أبداً ويد الله على الجماعة" ۳۸۷

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ: (لا يجمع الله امتي على الضلالة أبداً) روایت کیا چنانچہ فرمایا۔ "حدثنا علي بن عيسى بن ابراهيم ثنا عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن ثنا أبو بكر بن نافع ثنا المعتمر حدثني سليمان المدني عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجمع الله امتي على الضلالة أبداً" ۳۸۸

امام ابن ماجہ نے اپنی "سنن" میں فرمایا: "حدثنا العباس بن عثمان الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم ثنا معان بن رفاعة السلامي حدثني أبو خلف الأعمى قال سمعت انس بن مالك رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن امتي لا تجتمع على ضلالة، فإذا رأيتم اختلافاً فعليكم بالسواد الاعظم" ۳۸۹

امام بوسیری رحمۃ اللہ علیہ "زوائد ابن ماجہ" میں لکھتے ہیں۔ "هذا اسناد ضعيف لضعف أبي خلف الأعمى واسمه حازم

۳۸۳ المعجم الكبير، جلد اول صفحہ ۲۵۶، بیان: من اسمه عيسى

۳۸۵: كشف المحجوب، صفحہ ۱۵، باب اول، اثبات العلم، فصل دوم، سدید الدین کاشغری: منیۃ المصلی و غنیۃ المبتدی (کتب خانہ مجیدیہ، ملتان) صفحہ ۴

۳۸۶: مسند احمد بن حنبل، جلد ۶ صفحہ ۳۹۶، بیان: حدیث ابي البصرة الغفاري رضي الله عنه

۳۸۷: مستدرک حاکم، جلد اول، صفحہ ۱۱۶، کتاب العلم، بیان: من شد شد في النار

۳۸۸: مستدرک حاکم، جلد اول، صفحہ ۱۱۵، بیان: لا يجمع الله هذه الامّة على الضلالة

۳۸۹: سنن ابن ماجہ، جل ۲ صفحہ ۱۳۰۳، کتاب الفتن، باب، السواد الاعظم، حدیث ۳۹۵۰

بن عطار رواہ عبد بن حمید حدثنا یزید بن بقیة بن الولید بن ہارون انبأ بقیة بن الولید بن معاذ فذکرہ  
ورواہ أبو یعلیٰ الموصلی حدثنا داؤد بن رشید حدثنا الولید فذکرہ بأسنادہ و متنہ وقد روی هذا الحدیث  
من حدیث أبی ذرأبی مالک الأشعری وابن عمر وأبی نصرۃ وقدامة بن عبد اللہ الکلابی وفي کلها نظر  
قالہ شیخنا العراقی "۳۹۰"

لیکن علامہ سیوطی نے اس حدیث ابن ماجہ کو صحیح قرار دیا۔ ۳۹۱

اور امام ابن ابی عاصم نے "کتاب السنۃ" میں بطریق (ابو المغیرۃ عن معاذ بن رفاعہ) ابن ماجہ کے ذکر کردہ متن سے روایت کیا۔ چنانچہ آپ  
فرماتے ہیں۔ "ثنا محمد بن مصفاننا أبو المغیرہ عن معاذ بن رفاعۃ عن أبی خلف الأعمی عن انس بن مالک رضی  
اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول إن أمتی لا تجتمع علی ضلالۃ۔ فاذا رأیتم الاختلاف  
فعلیکم بسواد الأعظم" ۳۹۲

لیکن امام ابن ابی عاصم نے ان اسناد کو ضعیف قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا: أبو خلف الأعمی قیل اسمہ حازم بن عطاء، قال

الحافظ، متروک ورماء ابن معین بالکذب "۳۹۳"

جبکہ ترمذی نے اپنی جامع میں بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ "حدثنا ابو بکر بن نافع البصری ثنا  
المعتمر بن سلیمان المدینی عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
قال، إن اللہ لا یجمع أمتی أوقال امة محمد علی ضلالۃ وید اللہ علی الجماعة ومن شد شد فی النار" ۳۹۴  
بعد ازاں امام ترمذی نے اس حدیث کی حیثیت واضح کرتے ہوئے فرمایا: "هذا حدیث غریب من هذا الوجه وسلمان

المدینی هو عندی سلمان بن سفیان" ۳۹۵

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "الدر المنثور" میں بلفظہ (لا تجتمع امتی علی ضلالۃ) ذکر کیا اور فرمایا: "رواہ ابن ابی  
عاصم فی السنۃ من حدیث انس بهذا اللفظ وعند الترمذی عن حدیث ابن عمر لا یجمع اللہ تعالیٰ هذه

الامة علی ضلالۃ ابدًا" ۳۹۶

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بلفظ (لا تجتمع امتی علی ضلالۃ) ذکر کرنے کے بعد امام احمد، طبرانی، ابن ابی خثیمہ، ابو نعیم، ابن ابی عاصم،

ابن ماجہ، امام ترمذی اور طبری کے حوالے باختلاف (الفاظ) متون بیان کئے اور آخر میں فرمایا:

"بالجملة فهو حدیث مشہور المتن، ذو أسانید كثيرة وشواهد متعددة فی المرفوع وغیرہ، من الاول،  
أنتم شهداء اللہ فی الارض ومن الثانی قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ: اذا سئل احدکم فلینظر فی کتاب اللہ  
فان لم یجدہ ففی سنة رسول اللہ ﷺ فان لم یجدہ فیہا فلینظر فیما اجتمع علیہ المسلمون والآ فلیجتهد" ۳۹۷  
لیکن علامہ علی قاری نے اسے بلفظ (فی حدیث مرفوع: لا تجتمع امتی علی الضلالۃ) ذکر کیا۔ رواہ مسلم اس حدیث کے بارے میں نہیں ہے۔ ۳۹۸

(یہ حدیث صحیح ہے)

۳۹۰: البوصیری، شہاب الدین، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل، (متوفی ۵۸۴۰) مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ (دار العربیۃ

للطباعة والنشور والنوربع بیروت لبنان ۱۴۰۵/۱۹۸۵ء) جلد ۴ صفحہ ۱۶۹ باب السواد الاعظم

۳۹۱: الجامع الصغیر، جلد اول صفحہ ۸۷، حرف الالف

۳۹۲: کتاب السنۃ، جلد اول، باب ۴۰، ما ذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من أمرہ بلزم الجماعة وأخبارہ ان ید اللہ علی الجماعة  
حدیث ۸۳

۳۹۳: ایضاً

۳۹۴: جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۳۹، ابواب الفتن، باب فی لزوم الجماعة

۳۹۵: ایضاً

۳۹۶: الدر المنثور، صفحہ ۲۷۳-۱۹۰

## (۶۲) قال عليه الصلوة والسلام "الصلوة عماد الدين ، فمن

اقامها فقد اقام الدين ومن تركها فقد هدم الدين " (دفتر اول مکتوب، ۸۵)

اس حدیث کو علامہ سید الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے "منیۃ المصلی" میں مرفوعاً بلفظہ بیان کیا۔ چنانچہ فرمایا: "قوله عليه السلام: الصلوة عماد الدين فمن اقامها فقد اقام الدين ومن تركها فقد هدم الدين" ۳۹۹۔

علامہ رومی رحمۃ اللہ علیہ "مجالس الابرار" میں بیان کیا کہ "فی حدیث آخر انه عليه السلام قال ، الصلوة عماد الدين فمن اقامها فقد اقام الدين ومن تركها فقد هدم الدين" ۴۰۰۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں مرفوعاً بیان کیا مگر بلفظ "الصلوة عماد الدين فمن تركها فقد هدم الدين" ۴۰۱۔ اور علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی تخریج میں فرمایا۔ " (الصلوة عماد الدين) رواه البيهقي في الشعب بسند ضعفه من حديث عمر ، قال الحاكم ، عكرمه لم يسمع من عمر ، قال ورواه ابن عمر لم يقف عليه ابن الصلاح ، فقال في مشكل الوسيط انه غير معروف " ۴۰۲۔

علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے "تمیز الطیب من الخبیث" میں بلفظ (الصلوة عماد الدين) ذکر کیا اور فرمایا:

رواه البيهقي عن عمر به مرفوعاً وأورده صاحب الوسيط قال ابن الصلاح في مشكل الوسيط : أنه غير معروف وقال النووي في التنقيح منكر باطل ۴۰۳۔

ابوالشجاع دلیلی نے اپنی کتاب "الفردوس بماثور الخطاب" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ: الصلوة عماد الدين والجهاد سنام العمل والزكوة يثبت ذلك - روایت کیا۔ جبکہ امام بیہقی نے اپنی کتاب "شعب الایمان" میں فرمایا۔ ۴۰۴۔

"أخبرنا ابو عبد الله الحافظ : أخبرنا أبو حامد احمد بن محمد بن احمد بن شعيب بن هارون بن موسى الفقيه حدثنا زكريا بن يحيى بن موسى بن ابراهيم النيسابوري ثنا يحيى بن يحيى وهب بن جرير حدثنا شعبه عن قتاده عن عكرمه عن عمر قال جاء رجل فقال يا رسول الله أي شيء احب عند الله في الاسلام ، قال الصلوة لوقتها ومن ترك الصلوة فلا دين له . الصلوة عماد الدين " ۴۰۵۔

بعد ازاں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ وضاحت کرتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا ہے کہ "عکرمہ" نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماعت نہیں کی۔ ۴۰۶۔ لیکن امام بیہقی کے نزدیک یہاں مراد "ابن عمر رضی اللہ عنہ" ہیں۔ ۴۰۷۔

۳۹۷ المقاصد الحسنة ، حدیث ۱۲۸۸

۳۹۸ :مراجعة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح ، جلد اول ، صفحہ ۲۱۷ ، كتاب الايمان ، باب الاعتصام بالكتاب والسنة ، فصل اول

۳۹۹ :منیۃ المصلی ، صفحہ ۳

۴۰۰ :مجالس الابرار ، صفحہ ۳۰۳ ، مجلس ۵۱ ، بیان ، فرضیۃ الصلوة بالكتاب والسنة واجماع الامة والوعید فی حق من تركها

۴۰۱ :احیاء علوم الدين ، جلد اول ، صفحہ ۱۴۷ / ۱۵۲ ، کتب اسرار الصلوة ومہماتہا ، باب اول : فضائل الصلوة والسجود والجماعة والاذان بیان : فضیلة المكتوبة

۴۰۲ :ایضاً بر حاشیہ . حوالہ سابق ۴۰۱ از احیاء علوم الدين

۴۰۳ :الشیخانی ، عبد الرحمن بن علی بن عمر ، الشافعی ، (۸۶۶ھ - ۹۳۳ھ) : تمیز الطیب من الخبیث فیما یدور علی السنة الناس

من الحدیث ، (دار لکتب العلمہ ، بیروت ، لبنان) الطبعة الثالثة (۱۳۰۹ھ / ۱۹۸۸ء) صفحہ ۱۱۲ ، حدیث ۷۸۹ ، حرف الصاد

۴۰۴ :الفردوس بماثور الخطاب ، جلد ۲ ، صفحہ ۳۰۳ ، حدیث ۳۷۹۵ + فردوس الأخبار جلد ۲ ، صفحہ ۵۶۳ - حدیث ۳۶۱۱ -

۴۰۵ :شعب الایمان ، جلد ۳ ، صفحہ ۳۹ ، شعبہ ۲۱ ، باب فی الصلوة ، حدیث ۲۸۰۷

۴۰۶ :ایضاً

۴۰۷ :ایضاً

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث ”الصلوة عماد الدین“

اپنی کتاب ”الجامع الصغير“ میں امام بیہقی کی شعب الایمان کے حوالہ سے بیان کیا اور اسے حدیث ضعیف قرار دیا۔ ۴۰۸  
البتہ آپ نے اسے بلفظ (الصلوة عماد الدین) ذکر فرمایا اور کہا کہ اسے ابو نعیم فضل بن دکین نے کتاب الصلوة میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے۔ ۴۰۹

اور یہ حدیث حسن ہے۔ ۴۱۰

مگر اس کا معنی احادیث صحیحہ سے ماخوذ ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ”التاریخ الکبیر“ میں لکھتے ہیں کہ ”قال علی بن ابی ہاشم نا مبارک بن سعید سمع أباه عن ایوب بن کریز عن عبد الرحمن بن غنم عن معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال، رأس الامر الاسلام وعموده الصلوة وذروته الجهاد والصیام جنّة والصدقة تطفی الخطایا“ ۴۱۱۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں روایت کیا کہ ”حدّثنا ابن ابی عمر نا عبد اللہ بن معاذ الصیغانی عن معمر عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن معاذ بن جبل قال كنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاصبحت یوماً قریباً منه ونحن یسیر فقلت یا رسول اللہ ﷺ أخبرنی بعمل یدخلنی الجنّة ویباعدنی عن النار، قال لقد سئلتنی عن عظیم وأنه یسیر علی من یسرہ اللہ علیہ تعبد اللہ ولا تشرك به شیئاً وتقیم الصلوة وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البيت ثم قال الأدلک علی أبواب الخیر الصوم جنّة والصدقة تطفی الخطیئة كما یطفی الماء النار وصلوة الرجل منجوف الیل قال ثم ثلاث جافی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم حتی بلغ یعملون ثم قال ألا أخبرک برأس الأمر کله وعموده وذروة سنامه قلت بلی یا رسول اللہ، قال ”رأس الامر الاسلام وعموده الصلوة وذروة سنامه الجهاد“ ثم قال ألا أخبرک بملاك ذلك کله قلت بلی یا رسول اللہ قال فأخذ بلسانه قال کفّ علیہ هذا فقلت یا نبی اللہ وأنا لمؤخذون بما نتکلم به فقال ثکلتک أبتک یا معاذ وهل یکتب الناس فی النار علی وجوههم أو علی مناخرهم الا حصائد السنتهم“ ۴۱۲

بعد ازاں امام ترمذی نے اس کی حیثیت واضح کرتے ہوئے فرمایا

”هذه حدیث حسن صحیح“ ۴۱۳

اور حدیث زیر تحقیق کے دو تہائی آخر (فن اقامھا فقد اقام الدین ومن ترکھا فقد هدم الدین) کا معنی قطعہ حدیث ”فن ترکھا فقد کفر“ سے ماخوذ ہے کہ جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

”حدّثنا ابو عمار الحسین بن حریث و یوسف بن عیسے قالانا الفضل بن موسیٰ عن الحسین بن واقد ج وثنا ابو عمار و محمود بن غیلان قالانا علی بن الحسین بن واقد عن ابیہ ح وثنا محمد بن علی بن الحسن الشقیقی و محمود بن غیلان قالانا علی بن الحسن بن شقیق عن الحسین بن واقد عن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”العهد الذی بیننا و بینهم الصلوة فمن ترکھا فقد کفر“ ۴۱۴

۴۰۸ الجامع الصغير، جلد ۲، صفحہ ۵۰، حزن الصاد

۴۰۹ ایضاً

۴۱۰ ایضاً

۴۱۱: التاريخ الكبير، جلد ۴، صفحہ ۲۶، (جز ۳ قسم اول) باب: مبارک بیان ۱۸۲۸، مبارک بن سعید بن مسروق أبو عبد الرحمن

۴۱۲: جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۸۹، أبواب الایمان، باب ”ما جاء فی حرمة الصلوة“

۴۱۳ ایضاً

۴۱۴ ایضاً، صفحہ ۹۰، باب ما جاء فی ترک الصلوة“

بعد ازاں اس حدیث کی حیثیت بیان کرتے ہوئے امام ترمذی فرماتے ہیں: "وفی الباب عن انس وابن عباس - هذا حدیث

حسن صحیح "غریب" ۴۱۵۔

اور اس شرط آخر کا مفہوم حدیث (من ترك الصلوة لا دين له) سے بھی ماخوذ ہے کہ جسے امام بیہقی نے "شعب الایمان" میں روایت کیا۔ ۴۱۶

جبکہ امام بخاری نے "التاریخ الکبیر" میں لکھا کہ "قال عبد الله بن عثمان أخبرني أبي عن شعبه عن يعلى بن عطاء عن

حسان بن أبي وجزة عن أبيه عن عبد الله بن عمر وقال من ترك الصلوة لا دين له" ۴۱۷۔

(۶۳) در حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام وارد است "عبادة

فی الهرج کھجرۃ الی"

(دفتر اول مکتوب، ۸۵)

اس حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کو امام مسلم، ترمذی، اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

سے مرفوعاً بلفظ (العبادة فی الهرج کھجرۃ الی) روایت کیا چنانچہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی "صحیح" میں فرماتے ہیں "حدثنا قتیبہ بن سعید نا

حماد (بن زید) عن المعلى بن زياد رده الی معاوية بن قرّة رده الی معقل بن يسار رده الی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم قال العبادة فی الهرج کھجرۃ الی" ۴۱۸۔

امام ترمذی نے اپنی جامع میں باسناد و متن مذکورہ روایت کیا۔ اور فرمایا "هذا حدیث صحیح" غریب انما نعرفه من

حدیث المعلى بن زياد" ۴۱۹۔

اور امام ابن ماجہ نے اپنی "سنن" میں روایت کیا تو فرمایا: "حدثنا حمید بن مسعود ثنا جعفر بن سليمان عن

المعلى بن زياد عن معاوية بن قره عن معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "العبادة فی

الهرج کھجرۃ الی" ۴۲۰۔

علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں بیان کیا اور فرمایا "رواه مسلم" (اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے) ۴۲۱۔

(یہ حدیث صحیح ہے)

(۶۴) در حدیث صحیح وارد است علی مصدرہ الصلوٰۃ

والسلام "من تواضع لغنی لغناه ذهب ثلاثا دینہ"

(دفتر اول مکتوب، ۸۵)

اس حدیث کو ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے "الرسالة القشيرية" میں بلفظ (من تواضع لغنی لاجل غناه ذهب ثلاثا دینہ) ذکر

کیا اور اسے خبر قرار دیا۔ ۴۲۲۔

جبکہ ملا علی قاری نے اسے مرقاۃ میں بلفظ قشیری بیان کیا اور صراحت کی کہ یہ حدیث ہے۔ ۴۲۳۔

۴۱۵۔ ایضاً

۴۱۶۔ دیکھئے حوالا ۴۰۵

۴۱۷۔ التاريخ الكبير، جلد ۷، صفحہ ۹۵، جزء ۴، قسم اول، بیان ۴۲۳، عمار بن المغيرة بن شعبه، باب الواحد

۴۱۸۔ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۴۰۶، کتاب الفتن، باب، فضل العبادة فی الهرج

۴۱۹۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۴۴، أبواب الفتن، باب "ما جاء فی الهرج"

۴۲۰۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۱۹، کتاب الفتن، باب الوقوف عند الشبهات، حدیث ۳۹۸۵

۴۲۱۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۴۶۲، کتاب الفتن، فصل اول

۴۲۲۔ الرسالة القشيرية، صفحہ ۱۲۹، باب الفقر

۴۲۳۔ مرقاۃ المفاتیح، جلد ۴، صفحہ ۱۷۵، کتاب الزکوٰۃ، باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له، فصل اول۔

علامہ ابن حجر مکی نے بلفظ (من تواضع لغنی لاجل غناہ ذهب ثلثا دینہ) ذکر کرنے کے بعد فرمایا ” رواہ البيهقي في الشعب من حديث الحسن بن بشر عن الأعمش عن ابراهيم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ بقولہ من خضع لغنی ووضع له نفسه اعظامًا له طمعًا فيما قبله ذهب ثلثا مروته وشطر دينه “ ۴۲۴۔

امام بیہقی شعب الایمان میں لکھتے ہیں ” أخبرنا عبد الله بن يوسف أنا أبو سعيد بن الاعرابي نا عباس بن عبد الله الترقفي نا الحسن بن بشر قال حدثت عن الأعمش عن ابراهيم بن عبد الله بن مسعود قال ، ومن خضع لغنی وضع له نفسه اعظامًا له ، وطمعًا فيما قبله ، ذهب ثلثا مروته وشطر دينه “ ۴۲۵۔

لیکن امام بیہقی نے اسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی روایت کیا مگر وہاں الفاظ (من دخل علی غنی فتضع له ذهب ثلثا دینہ ذکر کئے)

امام بیہقی فرماتے ہیں: ” أخبرنا ابو عمر و محمد بن عبد الله الرذجاهی الاديب نا أبو محمد عبد الله بن محمد بن علي بن زياد الدقاق نا أبو الحسن علي بن احمد البلخي نا محمد بن يوسف بن ثابت بن آدم الربعي من كتابه اسلاه علينا عن محمد بن القاسم بن جعفر نا شقيق بن ابراهيم عن سفيان الثوري عن طلحة بن مصرف عن شمر عن عطية عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ” من أصبح محزونًا على الدنيا أصبح ساخطًا على ربه ومن أصبح يشكو مصيبتَه ، فأنما يشكوربه ومن دخل علي غني فتضع له ذهب ثلثا دینہ ومن قرأ القرآن فدخل النار فهو ممن اتخذ آيات الله هزواً “ ۴۲۶۔

امام سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے ” حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (من تواضع لغنی لينال ما في يده أحبط الله ثلثي عمله) روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

” أخبرني أبو حميد عبد الوهاب العسقلاني بسمرقند حدثنا محمد بن علي حدثنا الخزاعي حدثنا ابراهيم بن سلمان المصري عن علي بن حميد عن وهب بن ارشد عن مالك بن دينار عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أصبح حزينًا على الدنيا أصبح ساخطًا على ربه ومن أصبح يشكو مصيبتَه نزلت به فأنما يشكو الله تعالى ومن تواضع لغني لينال ما في يده أحبط الله ثلثي عمله ومن أعطى القرآن فدخل النار أبعد الله من رحمته يعني من اعطاه الله القرآن ولم يعمل بما فيه وتهاون به حتى دخل النار أبعد الله من رحمته لأنه هو الذي فعل بنفسه حيث لم يعرف حرمة القرآن “ ۴۲۷۔

البتہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ” شعب الایمان “ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بلفظ (من تواضع لغنی لينال من دنياه أحبط الله ثلثي عمله) ذکر کیا، چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ ” أخبرنا أبو الحسين بشران أنا أبو الحسن علي بن محمد المصري نا سليمان بن شعيب الكسائي نا علي بن معبدنا وهب بن ارشد عن مالك رضی اللہ عنہ بن دينار عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أصبح حزينًا على الدنيا أصبح ساخطًا على ربه ومن أصبح يشكو مصيبتَه نزلت به فأنما يشكو الله عزوجل ومن تواضع لغني لينال من دنياه أحبط الله ثلثي عمله ومن أعطى القرآن فدخل النار أبعد الله “ ۴۲۸۔

۴۲۴ الفتاوى الحديثية، صفحہ ۲۷۱، مطلب حديث، ” الفقراء سراج الاغنياء “

۴۲۵ شعب الایمان، جلد ۶، صفحہ ۲۹۸، شعبہ ۵۷، باب، حسن الخلق، فصل التواضع، حديث ۸۴۳۲

۴۲۶ شعب الایمان، جلد ۷، صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴، شعبہ ۷۰، باب في الصبر على المصائب، فصل في ذكر ما في الأوجاع والامراض

والمصيبات من الكفارات، حديث، ۱۰۰۳۵

۴۲۷ سمرقندی، تنبيه الغافلین، صفحہ ۸۵، باب الصبر على المصيبة

۴۲۸ شعب الایمان، جلد ۷، صفحہ ۲۱۳، شعبہ ۷۰، باب في الصبر على المصائب، فصل في ذكر ما في الأوجاع والامراض والمصيبات



بعد ازاں امام بیہمی فرماتے ہیں "تفردیہ وہب بن راشد بهذا الاسناد وروی ذلك باسناد آخر، ضعيف" ۴۲۹۔  
امام طبرانی نے اس روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو "المعجم الصغير" میں ذکر کیا، چنانچہ فرمایا "حدثنا عيسى بن سليمان  
الغزاري البغدادي حدثنا داود بن رشيد حدثنا وهب الله بن راشد البصري حدثنا ثابت البناني عن انس بن  
مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال "من اصبح حزينا على الدنيا اصبح ساخطا على ربه  
ومن اصبح يشكو مصيبة نزلت به فانما يشكو الله عزوجل ومن تضعف لغني لينال مفاي يديه اسخط الله  
عزوجل عليه ومن اعطى القران ودخل النار ابعد الله" ۴۳۰۔

بعد ازاں امام طبرانی فرماتے ہیں "ام يروه عن ثابت الا وهب الله وكان من الصالحين" ۴۳۱۔  
جبکہ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں روایات یعنی (حدیث ابن مسعود اور حدیث ابن انس رضوان اللہ علیہم) کو موضوعات میں شمار  
کیا ہے۔ چنانچہ روایت ابن مسعود کے بارے فرماتے ہیں: "ففيه محمد بن القاسم الطالکاني، قال أبو عبد الله الحاكم، كان  
يضع الحديث، وقال ابن حبان، روى عن اهل خراسان اشياء لا يحل ذكرها في الكتب يأتي في أخبار بما  
يشبهه الخلق على بطلانه" ۴۳۲۔

اور روایت انس کی اسناد میں ایک راوی وہب بن راشد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "لا يحل الاحتجاج به" وہب بن راشد فانه  
يروى العجائب" ۴۳۳۔

لیکن علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن جوزی کا تعقب کیا اور فرمایا "حدیث انس و حدیث ابن مسعود من  
الطريق الاول اخرجهما البيهقي في الشعب وأخرج له شاهدا عن وهب بن منبه وفرقد السخى قالا قرأنا في  
التوراة فذكر انحوه" ۴۳۴۔

امام بیہمی شعب الایمان میں لکھتے ہیں: "اخبرنا ابو عبد الله الحافظ نا ابو العباس محمد بن يعقوب نا  
الخضر بن ابان نا سيار نا جعفر قال سمعت فرقد يقول، قرأت في التوراة "من اصبح حزينا على الدنيا  
اصبح ساخطا على ربه ومن جالس غنيا فتضعف له ذهب ثلثا دينه ومن اصابته مصيبة فشكاه الى  
الناس فانما يشكوا ربه" ۴۳۵۔

اور وہب بن منبہ سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "اخبرنا ابو عبد الله الحافظ نا محمد بن صالح بن هاني نا محمد بن  
عمرو الجرشي نا ابراهيم بن سعيد الجوهري نا اسمعيل بن عبد الكريم عن عبد الصمد بن معقل قال سمعت  
وهب بن منبه يقول وجدت في التواريخ اربعة اسطر متواليه من شكى مصيبته فانما يشكوره ومن تضعف  
لغني ذهب ثلثا دينه ومن حزن على ما في يد غيره فقد سخط قضاء ربه ومن قرأ كتاب الله عزوجل يظن ان لا

(بقية حواله سابقه صفحه) من الكفارات، حدیث ۱۰۰۴۴

۴۲۹۔ أيضا

۴۳۰۔ المعجم الصغير، جلد اول، صفحہ ۲۵۷، بیان من اسمه عيسى

۴۳۱۔ أيضا

۴۳۲۔ ابن جوزی، ابوالفرج، عبد الرحمن بن علی (۵۱۰-۵۹۷) کتب الموضوعات (المکتبة السلفیہ، بالمدينة  
المنورة، الطبعة الاولى ۱۹۶۶ء، ۱۳۸۶ھ)، جلد ۳، صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴، باب ذم الحزین علی الدنيا

۴۳۳۔ أيضا

۴۳۴۔ السیوطی، جلال الدین، عبد الرحمن بن ابی بکر (۸۴۹-۹۱۱) "التعقبات علی الموضوعات" (المکتبة الانزیه،  
سانگلہ هل، شیخو پورہ) صفحہ ۴۵، باب الادب والرقائق

۴۳۵۔ شعب الایمان، جلد ۷، صفحہ ۲۱۳، حدیث ۱۰۰۴۶

یغفر له فهو من المستهزئين بايات الله عزوجل " ۴۳۶۔

بعد ازاں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وقد روى هذا من وجه آخر مسندًا وليس بالقوى" ۴۳۷۔

جبکہ امام سمرقندی علیہ الرحمۃ نے "تنبيه الغافلین" میں فرمایا: "قال وهب بن منبه، وجدت في التوراة اربعة اسطر متواليات احدهما من قرأ كتاب الله تعالى وظن أنه لم يغفر له فهو من المستهزئين بايات الله تعالى والثاني من شكى مصيبة نزلت به فانما يشكو ربه والثالث من حزن على ما فاته فقد سقط قضاء ربه والرابع، من تواضع لغني ذهب ثلثا دينه" ۴۳۸۔

امام ابو شجاع دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "فردوس الاخبار" میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (لعن الله فقير تواضع لغني من اجل ما له فمن فعل ذلك منهم فقد ذهب ثلثا دينه" ۴۳۹۔

لیکن امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث دیلمی کو ضعیف قرار دیا۔ ۴۴۰۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ "ابن جوزی کا اسے موضوعات میں شمار کرنا درست نہیں کیونکہ امام بیہقی نے روایت انس رضی اللہ عنہ کو صرف ضعیف کہا ہے اور راوی وھب بن راشد مفرد بیان کیا۔ جبکہ امام طبرانی نے وھب بن راشد کو صالحین میں شمار کیا۔ اور اسکے شواہد وھب بن منبه اور فرقد علیہما الرحمۃ سے ملتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ سیوطی نے وضاحت کی، پھر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسکی شاہد ہے۔"

(دفتر اول مکتوب، ۸۷)

(۶۵) "هم قوم لا يشقى جلسيهم"

یہ ایک حدیث صحیح کا قطعہ ہے۔ (دیکھئے حدیث ۴۸)

(۶۶) در حدیث نبوی ست علیہ الصلوٰۃ والسلام "من شاب

(دفتر اول مکتوب، ۸۸)

شيبة في الاسلام غفر له"

اسے امام بغوی نے "شرح السنة" ابو داؤد "سنن" احمد "مسند" رافعی "اخبار قذدین" ترمذی "جامع" طبرانی "العجم الكبير" عقيلي "الضعفاء الكبير" ابن سعد "الطبقات الكبرى" اور بزار نے بالفاظ مختلفہ روایت کیا۔ چنانچہ امام بغوی فرماتے ہیں "أخبرنا احمد بن عبد الله الصالحی أنا أبو بكر احمد بن الحسن الحيری أنا حاجب بن احمد الطوشي أنا عبد الرحيم بن منيب نا أبو بكر الحنفي نا عبد الحميد بن جعفر الأنصاري عن عمر و بن شعيب عن أبيه عن جدّه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنفعوا الشيب فانه نور المسلم من شاب شيبة في الاسلام كتب الله له بها حسنة وكفر عنه بها خطيئة ورفع به درجة" ۴۴۱۔

(هذا حديث حسن)

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ "سنن" میں فرماتے ہیں "حدثنا مسدد نا يحيى، ح ونا مسدد قال نا سفيان المعنى عن بن عجلان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنفعوا الشيب، ما من مسلم يشيب شيبة في الاسلام، قال سفيان، الا كانت له نوراً يوم القيمة، وقال في حديث يحيى، الا كتب الله له بها حسنة وحطه عنه خطيئة" ۴۴۲۔

۴۳۶ شعب الايمان، جلد ۷، صفحہ ۲۱۳، خير ۱۰۰۳۳

۴۳۷ أيضا

۴۳۸ تنبيه الغافلین، صفحہ ۲۸۱/۸۵، باب الصبر على المصيبة

۴۳۹ فردوس الاخبار، جلد ۳، صفحہ ۵۱۸، حدیث ۵۲۹۵ + الفردوس بمأثور الخطاب، جلد ۳، صفحہ ۴۶۷، حدیث ۵۲۳۹

۴۴۰ الفتاوى الحديثية، صفحہ ۲۱۷، مطلب حدیث، الفقر اسراج الاغنياء

۴۴۱ شرح السنة، جلد ۱۲، صفحہ ۹۵، كتب اللباس، باب النهي عن نكت الشيب، حدیث ۳۱۸۱

امام احمد اپنی سند میں روایت کرتے ہیں ” حدَّثنا اسمعيل ثناليث عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنتفوا الشيب فأنه نور المسلم ، ما من مسلم يشيب شيبة في الاسلام الا كتب له بها حسنة ورفع بها درجة أو حظ عنه بها خطيئة “ ۴۴۳۔

اور دوسرے طریق سے روایت کرتے ہوئے فرمایا ” ثنا يحيى بن سعيد عن ابن عجلان حدَّثني عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تنتفوا الشيب فأنه ما من عبد يشيب في الاسلام شيبة كتب الله له بها حسنة وحط عنه بها خطيئة “ ۴۴۴۔

امام رافعی ” اخبار قزوين “ میں لکھتے ہیں ” عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ، من شاب شيبة في الاسلام كتبت له بها حسنة ومحيت عنه بها خطيئة “ ۴۴۵۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ” جامع “ میں لکھتے ہیں کہ ” حدَّثنا هناد ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن سالم بن أبي الجعدان شرحيل بن السمط قال يا كعب بن مرة حدثنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، واحذر ، قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورًا يوم القيمة “ ۴۴۶۔

بعد ازاں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ” وفي الباب عن فضالة بن عبيد وعبد الله بن عمرو حديث كعب بن مرة حديث حسن “ ۴۴۷۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ” المعجم الكبير “ میں روایت کرتے ہیں : ” حدَّثنا الحسين بن اسحق التستري ثنا عبد الله بن عمر بن أبان ثنا حسين بن علي الجعفي عن زائدة عن أبي حصين عن سالم بن أبي الجعد عن معاذ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورًا يوم القيمة ومن رمى بسنهم في سبيل الله رفع له به درجة “ ۴۴۸۔

اور علامہ حثمی نے مجمع الزوائد میں فرمایا ” رجاله رجال الصحيح الا ان سالم بن أبي الجعد لم يدرك معاذًا “ ۴۴۹۔ علامہ عقيلي نے ” الضعفاء الكبير “ میں بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ” حدَّثنا احمد بن داؤد المكي قال حدَّثنا عباد بن عيسى قال حدَّثنا طريف بن زيد الجرائني عن ابن جريح عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من شاب شيبة في الاسلام كانت له نور يوم القيمة “ ۴۵۰۔

علامہ ابن سعد نے ” الطبقات الكبرى “ میں بروایت يوسف بن طلق بیان کیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں ” أخبرنا وكيع بن جراح عن سفيان عن أيوب السخيانى عن يوسف بن طلق بن حبيب أن حجامًا أخذ من شارب النبي صلى الله عليه وسلم فرأى شيبة في لحيته فأهوى إليها فأمسك النبي صلى الله عليه وسلم وقال ، من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورًا يوم القيمة “ ۴۵۱۔

(بقية حواله سابقه صفحه) ۴۴۲ سنن أبي داؤد ، جلد ۲ ، صفحہ ۲۲۱ ، ۲۲۲ ، كتاب التَّزْجُل ، باب في نشف الشيب

۴۴۳ مسند احمد بن حنبل ، جلد ۲ ، صفحہ ۱۷۹

۴۴۴ أيضًا

۴۴۵ التدوين في اخبار قزوين ، جلد ۳ ، صفحہ ۵۳ ، باب السنين ، اربعة عشر اسما ، الاسم السابع ، بيان سليمان بن الربيع الكوفي

۴۴۶ جامع ترمذی ، جلد اول ، صفحہ ۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ابواب فضائل الجهاد ، باب : من شاب شيبة في سبيل الله

۴۴۷ : أيضًا

۴۴۸ المعجم الكبير ، جلد ۲۰ ، صفحہ ۱۵۱ ، ۱۵۲ ، بيان ، سالم بن أبي الجعد عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ، حديث ۳۱۵

۴۴۹ : أيضًا

۴۵۰ كتاب لضعفاء الكبير ، جلد ۲ ، صفحہ ۲۳۰ ، بيان ۷۷۸ ، (طريف بن زيد الجرائني)

جنگ علامہ بڑا رقماتے ہیں ” حدیثنا ابراہیم بن ہانی ثنا أبو الاسود النضر بن عبد الجبار المصری ثنا ابن لہیعة عن یزید بن ابی حبیب عن عبد العزیز بن ابی الصعبة عن حنش عن فضالة بن عبید ، أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ، من شاب شیبة فی الاسلام كانت له نوراً یوم القیمة ، فقال له رجلٌ عند ذلك فان رجلاً ینتفون الشیب ، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شاء فلینتف نوره “ ۴۵۲۔  
البتہ اس حدیث بڑا رحمۃ اللہ علیہ کے بارے علامہ بھی نے مجمع الزوائد میں فرمایا ” رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر والاوسط ، وفیہ ابن لہیعة وحدیثہ حسن وفیہ ضعیف وبقیة رجالہ ثقات “ ۴۵۳۔  
(پس یہ حدیث بلفظ مجید حسن بالمعنی ہے)

(۶۷) ” ان الله خلق آدم علی صورته “ (دفتر اول مکتوب، ۹۵)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا۔ البتہ یہ حدیث مرفوع ہے۔ اسے امام مسلم اور احمد بن حنبل نے روایت کیا۔ چنانچہ امام مسلم اپنی صحیح میں لکھتے ہیں۔ ” حدیثنا نصر بن علی الجهضمی قال نا ابی قال نا المثنی ح و حدیثی محمد بن حاتم قال نا عبد الرحمن بن مہدی عن المثنی بن سعید عن قتادہ عن ابی ایوب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ، وفی حدیث ابن حاتم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قاتل احدکم أخاہ فلیجتنب الوجه فان الله خلق آدم علی صورته “ ۴۵۴۔  
اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی ” مسند “ میں روایت کرتے ہیں کہ ” ثنا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی الله علیه وسلم اذا ضرب احدکم فلیجتنب الوجه فان الله خلق آدم علی صورته “ ۴۵۵۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ” احیاء العلوم “ میں بلفظ بیان کیا ۴۵۶

اور علامہ عراقی نے اس کی تخریج میں فرمایا ” اخرجه مسلم من حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ “ ۴۵۷۔

علامہ ابن حجر یحییٰ نے اپنے فتاویٰ میں بیعہ ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے ۴۵۸۔

(یہ حدیث صحیح ہے)

(۶۸) در حدیث قدسی واقع است ” لا یسعی أرضی ولا

سمائی ولكن یسعی قلب عبدی المؤمن “ (دفتر اول مکتوب، ۹۵)

۴۵۱۔ ابن سعد ، محمد ، (۱۶۸-۲۳۰) ” الطبقات الکبری (دار صادر بیروت ، ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء) جلد اول ، صفحہ ۴۳۳) ذکر شیب

رسول الله صلی الله علیه وسلم

۴۵۲۔ کشف الاستار عن زوائد بزار ، جلد ۳ ، صفحہ ۳۷۱ ، کتاب الزنیہ ، باب ، فیمن شاب فی الاسلام والنہی عن نتف

الشیب ، حدیث ۲۹۷۳۔

۴۵۳۔ کتب مجمع الزوائد ، جلد ۵ ، صفحہ ۱۵۸

۴۵۴۔ صحیح مسلم ، جلد ۲ ، صفحہ ۳۲۷ ، کتاب البر والصلة ، باب النهی عن ضرب الوجه

۴۵۵۔ مسند احمد بن حنبل ، جلد ۲ ، صفحہ ۲۳۳ ، بیان ، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۴۵۶۔ احیاء علوم الدین جلد ۲ ، صفحہ ۱۶۶/۲ ، ۱۶۸ ، کتب الادب الالفیة والاخوة والصحة الخ ، باب اول ، فضیلة الالفیة

والاخوة ، بیان ، البغض فی اللہ

۴۵۷۔ ایضاً بر حاشیہ

۴۵۸۔ الفتاویٰ الحدیثیہ ، صفحہ ۲۹۲ ، مطلب فی حدیث ، ان الله خلق آدم علی صورته

اس حدیث کی تخریج گذر چکی ہے۔ (دیکھئے حدیث ۴۱)

(۶۹) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "ان الله رفيق يحب الرِّفق ويعطى على الرِّفق ما لا يعطى على العنف وما لا يعطى على ما

سواه"

(دفتر اول مکتوب، ۹۸)

اس حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً

بلفظہ روایت کیا

امام مسلم روایت کرتے ہیں "حدَّثنا حرملة بن يحيى التجيبي أنا عبد الله بن وهب أخبرني حيوثة حدثني ابن الهاد عن أبي بكر بن حزم عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال، يا عائشة ان الله رفيق يحب الرِّفق ويعطى على الرِّفق ما لا يعطى على العنف وما لا يعطى على ما سواه" ۴۵۹۔

علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں بلفظہ بیان کیا اور فرمایا: "رواه مسلم" ۴۶۰۔

"یہ حدیث صحیح ہے"

(۷۰) قال (صلى الله عليه وسلم) لعائشة (رضى الله عنها) "عليك

بالرفق واياك والعنف والفحش ان الرفق لا يكون في شيء الا زانه ولا

ينزع من شيء الا شانه"

(دفتر اول مکتوب، ۹۸)

اس حدیث علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو امام بغوی نے "مصباح السنۃ" میں بلفظہ ذکر کیا۔ ۴۶۱۔

اور علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں فرمایا "رواه مسلم" ۴۶۲۔

جبکہ امام مسلم فرماتے ہیں "حدَّثنا عميد الله بن معاذ العنبري نا أبي نا شعبة عن المقدم وهوا ابن شريح بن هاني عن ابيه عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال، ان الرفق لا يكون في شيء الا زانه ولا ينزع من شيء الا شانه" ۴۶۳۔

بعد ازاں امام مسلم فرماتے ہیں "حدَّثنا محمد بن المثنى وان بشار قال نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت المقدم بن شريح بن هاني بهذا الاسناد وزاد في الحديث، ركبت عائشة بعيراً فكانت فيه صعوبة فجعلت تردده فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم، عليك بالرفق ثم ذكر مثله (يعنى ان الرفق لا يكون في شيء الا زانه ولا ينزع من شيء الا شانه) ۴۶۴۔

اور امام احمد بن حنبل اپنی "مسند" میں روایت کرتے ہیں "ثنا عفان قال نا شعبة عن المقدم بن شريح بن هاني قال

صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۲۲، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق

۴۶۰ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۳۳۱، باب الرفق والحیاء، فصل اول

۴۶۱ مصابیح السنۃ، جلد ۳، صفحہ ۳۹۳، کتاب الأدب، باب الرفق والحیاء وحسن الخلق، حدیث ۳۹۳۲

۴۶۲ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۳۳۱، کتاب الاداب، باب الرفق والحیاء فصل اول

۴۶۳ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۲۲، کتاب البر والصلة والادب، باب فضل الرفق

۴۶۴ ایضاً حوالہ سابق ۴۶۳

سمعت أبي يحدث عن عائشة رضي الله عنها أنه سمعها تقول كنت على بعير صعب فجعلت اجره فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك بالرفق فإن الرفق لا يكون في شيء إلا رانه ولا ينزع من شيء إلا شانه “ ۴۶۵۔

البتة الفاظ حدیث (دایاک والعنف والفحش) صحیح مسلم کی روایت عائشہ رضی اللہ عنہا میں نہیں ملے۔ اگرچہ خطیب علیہ الرحمۃ نے حدیث بلفظ مجدد علیہ الرحمۃ ذکر کی اور اس کا مخرج مسلم علیہ الرحمۃ بیان کیا۔ مگر، یہ الفاظ امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں

” حدَّثنا محمد سلام قال أخبرنا عبد الوهَّاب عن ايوب عن عبد الله بن أبي مليكة عن عائشة أن يهود اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السَّام عليكم ولعنكم الله وغضب الله عليكم ، قال مهلاً ، يا عائشة ، عليك بالرفق وإياك والعنف والفحش ، قالت اولم تسمع ما قالوا قال اولم تسمعي ما قلت رددت عليهم فيستجاب لي فيهم ولا يستجاب لهم في “ ۴۶۶۔

(یہ حدیث صحیح ہے)

## (۷۱) وقال أيضًا عليه وعلى اله الصلوة والتحية ” من يحرم الرفق

### يحرم الخير “

(دفتر اول مکتوب، ۹۸)

اس حدیث نبوی کو امام مسلم ”صحیح“ احمد ”مسند“ ابن ابی شیبہ: ”مصنف“ ابوداؤد ابن ماجہ ”سنن“ ابن حبان ”صحیح“ الطالیسی ”مسند“ خطیب بغدادی ”جامع“ اور بیہقی نے (رحمۃ اللہ) شعب الایمان میں ”حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

” حدَّثني يحيى بن سعيد عن سفيان نا منصور عن تميم بن سلمة عن عبد الرحمن بن هلال عن جرير رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من يحرم الرفق يحرم الخير “ ۴۶۷۔

امام احمد فرماتے ہیں کہ ” ثنا وكيع و أبو معاوية وهو الضرير قال ثنا الأعمش عن تميم بن سلمة السلمى عن عبد الرحمن بن هلال العبسي عن جرير بن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يحرم الرفق يحرم الخير “ ۴۶۸۔

ابن ابی شیبہ ”مصنف“ میں لکھتے ہیں ” حدَّثنا ابو بكر قال حدَّثنا شريك عن محمد بن ابي اسمعيل عن عبد الرحمن بن هلال عن جرير عن النبي ﷺ قال : من يحرم الرفق يحرم الخير “ ۴۶۹۔

لیکن امام ابوداؤد اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں کہ: ” حدَّثنا ابو بكر بن ابي شيبه نا أبو معاوية وو كيع عن الأعمش عن تميم بن سلمة عن عبد الرحمن بن هلال عن جرير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يحرم الرفق يحرم الخير كله “ ۴۷۰۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں فرمایا ” حدَّثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن الأعمش عن تميم بن سلمة عن عبد الرحمن بن هلال العبسي عن جرير بن عبد الله البجلي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ، من يحرم الرفق يحرم الخير “ ۴۷۱۔

- ۴۶۵۔ مسند احمد بن حنبل ، جلد ۶ ، صفحہ ۱۲۵ ، مسند عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۴۶۶۔ صحیح البخاری جلد ۲ ، صفحہ ۸۹۱ ، کتب الادب ، باب ”لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم فاحشاً ولا متفخفاً“
- ۴۶۷۔ صحیح مسلم ، جلد ۲ ، صفحہ ۳۲۲ ، کتب البر والصلة ، باب فضل الرفق
- ۴۶۸۔ مسند احمد بن حنبل ، جلد ۴ ، صفحہ ۳۶۶ ، بیان ، من حدیث جریر بن عبد اللہ
- ۴۶۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ ، جلد ۸ ، صفحہ ۳۲۳ ، کتب الادب ، بیان ۸۹۸ (ما ذکر فی الرفق والنودة) حدیث ۵۳۵۸
- ۴۷۰۔ سنن ابی داؤد ، جلد ۲ ، صفحہ ۳۰۶ ، کتاب الادب ، باب الرفق

ابن حبان "صحیح" میں لکھتے ہیں "أخبرنا محمد بن الحسين بن مكرم بالبصرة، قال حدثنا عمرو بن علي بن بحر قال حدثنا يحيى بن سعيد قال، حدثنا سفيان عن منصور عن تميم بن سلمة عن عبد الرحمن بن هلال عن جرير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال، من يُحرم الرفق يحرم الخير" ۴۷۲۔

امام ابوداؤد طالیسی اپنی "مسند" میں فرماتے ہیں "حدثنا شعبة عن الأعمش عن تميم بن سلمة عن عبد الرحمن بن هلال العبسی عن جرير رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يحرم الرفق يحرم الخير" ۴۷۳۔

علامہ خطیب بغدادی "الجامع لآخلاق الراوی واداب السامع" میں فرماتے ہیں "انا الحسن بن أبي بكر أنا عثمان بن احمد الدقاق نا ابراهيم بن عبد الرحيم بن دنوقا نا أحوص بن جَوَاب نا عَمَّار بن رزيق عن الأعمش عن تميم بن سلمة عن عبد الرحمن بن هلال عن جرير بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "من يحرم الرفق يحرم الخير" ۴۷۴۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں فرمایا "أخبرنا أبو عبد الله الحافظ وأبوزكريا بن أبي اسحق قالنا أبو عبد الله بن اسحق الخراساني العدل ببغداد نا عبد الرحمن بن محمد بن منصور نا يحيى بن سعيد القطان عن محمد ابن أبي اسمعيل عن عبد الرحمن بن هلال عن جرير بن عبد الله رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من يحرم الرفق يحرم الخير" ۴۷۵۔

علامہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ المصابیح میں بلفظہ بیان کیا اور فرمایا

"اے مسلم نے روایت کیا ہے" ۴۷۶

(یہ حدیث صحیح ہے)

(۷۲) قال ايضاً عليه الصلوة والتحية والسلام "ان من أحبكم التي

احسنكم اخلاقاً"

(دفتر اول مکتوب، ۹۸)

اس حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظہ روایت کیا تو لکھا کہ "حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن سليمان قال سمعت أبا وائل قال سمعت مسروقاً قال، عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن فاحشاً ولا متفحشاً وقال ان من أحبكم التي احسنكم اخلاقاً وقال استقروا القرآن من أربعة من عبد الله بن مسعود وسالم مولى أبي حذيفة وأبي بن كعب و معاذ بن جبل" (رضوان الله عليهم اجمعين) ۴۷۷۔

علامہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ المصابیح میں فرمایا کہ "عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) ۴۷۱۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۱۶، باب الرفق، کتاب الأدب، حدیث ۳۶۸۷

۴۷۲۔ صحیح ابن حبان، جلد ۲، صفحہ ۲۶۱، کتاب التبر والاحسان، باب الرفق، ذکر الاستدلال علی حرمان اخیر فمن غُدم الرفق فی أسوره" حدیث ۵۳۸۔

۴۷۳۔ الطیالسی، ابوداؤد، سلیمان بن داؤد بن الجارود، (۵۱۲۳-۵۲۰۳) "مسند" (مجلس دائرة المعارف النظامیہ، حیدر آباد، دکن، بالہند، الطبعة الاولى ۱۳۲۱ھ) صفحہ ۹۲-جزء ۳، احادیث جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حدیث ۶۶۶

۴۷۴۔ الجامع، جلد اول، صفحہ ۳۵۳، بیان، الرفق بما جفا طبعہ منهم، حدیث ۸۲۱

۴۷۵۔ شعب الایمان، جلد ۶، صفحہ ۳۳۷، شعبہ ۵۷، باب فی حسن الخلق فصل فی الحلم والتؤدة، حدیث ۸۴۱۶

۴۷۶۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۴۳۱، کتب الادب، باب الرفق والحياء

۴۷۷۔ صحیح البخاری جلد اول، صفحہ ۵۳۱، کتب المناقب، مناقب عبد اللہ بن مسعود

ان من احبکم الی أحسنکم اخلاقاً“ (رواه البخاری) ۴۷۸۔  
(یہ حدیث صحیح ہے)

(۷۳) قال ایضاً علیہ الصلوٰۃ والسلام ” من أعطی حظّہ من

الرفق أعطی حظّہ من الدنیا والآخرة“  
(دفتر اوّل مکتوب، ۹۸)

اس حدیث نبوی کو علامہ خطیب تبریزیؒ مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا لیکن الفاظ حدیث (من  
الدنیا والآخرة) کی بجائے (من خیر الدنیا والآخرة) ذکر کئے چنانچہ آپ لکھتے ہیں ” عن عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم من اعطی حظّہ من الرفق أعطی حظّہ من خیر الدنیا والآخرة ومن حرم حظّہ من الرفق حرم حظّہ من  
خیر الدنیا والآخرة “ ۴۷۹۔

بعد ازاں امام تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ” رواہ فی شرح السنۃ “ ۴۸۰۔

امام بغوی نے ” شرح السنۃ “ میں روایت کیا کہ ” أخبرنا عبد الواحد احمد الملیحی أنا أبو محمد عبد الرحمن بن  
شریح أنا أبو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی نا علی بن الجعد أنا عبد الرحمن بن أبی بکر  
الملیکی عن القاسم بن محمد حدثنی عمی عائشۃ، قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ح وأخبرنا  
أبو منصور محمد بن سالك المظفری أنا أبو سعید احمد بن محمد بن الفضل نا أبو نصر محمد بن حمد ویہ  
المطوعی نا عبد اللہ بن عبد الوہاب نا القعنی نا عبد الرحمن بن أبی بکر عن القاسم بن محمد عن عائشۃ رضی  
اللہ عنہا أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال، من أعطی حظّہ من الرفق أعطی حظّہ من خیر الدنیا والآخرة  
ومن حرم حظّہ من الرفق حرم حظّہ من خیر الدنیا والآخرة “ ۴۸۱۔

امام قضاعی نے ” مسند الشہاب “ میں روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ” أخبرنا عبد الرحمن بن عمر التجیبی انبأ  
احمد بن ابرہیم بن جامع ثنا علی بن عبد العزیز ثنا أبو نعیم والقعنی قالا، ثنا عبد الرحمن بن أبی بکر  
بن أبی سلیکۃ عن القاسم بن محمد قال سمعت عائشۃ رضی اللہ عنہا تقول قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم من اعطی حظّہ من الرفق فقد اعطی حظّہ من خیر الدنیا والآخرة ومن حرم حظّہ من الرفق  
فقد حرم حظّہ من خیر الدنیا والآخرة “ ۴۸۲۔

امام ابو یعلیٰ موصلیؒ اپنی ” مسند “ میں روایت کرتے ہیں کہ ” حدّثنا اسحق حدّثنا عبد الصمد حدّثنا عبد الوارث حدّثنا  
محمد بن مہزم الشہاب، حدّثنا عبد الرحمن بن القاسم حدّثنا القاسم عن عائشہ رضی اللہ عنہا أنّ النبی صلی  
اللہ علیہ وسلم قال، اما انّہ من اعطی حظّہ من الرفق فقد اعطی حظّہ من خیر الدنیا والآخرة ومن حرم حظّہ من  
الرفق فقد حرم حظّہ من خیر الدنیا والآخرة “ ۴۸۳۔

اور مسند ابی یعلیٰ موصلی کے حاشیہ پر ” حسین سلیم اسد “ لکھتے ہیں ” واسنادہ صحیح “ ۴۸۴۔

۴۷۸۔ دیکھنے حوالہ ۴۷۶۔

۴۷۹۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۳۳۱، کتب الأداب، باب الرفق والحیا، وحسن الخلق، فصل ثانی ۲

۴۸۰۔ ایضاً

۴۸۱۔ شرح السنۃ، جلد ۱۳، صفحہ ۷۴، کتاب لالہ البر والصّلة، باب الرفق، حدیث ۳۳۹۱

۴۸۲۔ مسند الشہاب، جلد اوّل، صفحہ ۲۷۴، جز ۳، باب ۲، بیان ۳۱۰، (من اعطی حظّہ الخ) حدیث ۳۳۳

۴۸۳۔ مسند ابی یعلیٰ موصلی، جلد ۸، صفحہ ۲۴، بیان، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، حدیث ۱۷۴

۴۸۴۔ ایضاً بر حاشیہ



جبکہ امام ترمذی نے ”جامع“ ابن حبان ”روضۃ العقلاء“ اور خطیب بغدادی نے ”الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع“ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (من اعطی حظه من الرفق فقد اعطی حظه من الخیر الخ) روایت کیا۔ چنانچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حدثنا ابن أبی عمر، ناسفیان عن عمرو بن دینار عن ابن ابی سلیکة عن یعلی بن مملک بن دینار عن أبی عمر عن ام الدرداء عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال، من اعطی حظه من الرفق فقد اعطی حظه من الخیر ومن حرم حظه من الرفق فقد حرم حظه من الخیر“ ۳۸۵۔

بعد ازاں امام ترمذی فرماتے ہیں ”وفی احباب عن عائشة وجریر بن عبد اللہ و أبی ہریرة حظه هذا حدیث حسن صحیح“ ۳۸۶۔

امام ابن حبان روضۃ العقلاء میں فرماتے ہیں ”حدثنا محمد بن صالح الطبری بالصمیرة حدثنا عبد الجبار بن العلاء العطار حدثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکة عن یعلی بن مملکة عن ام الدرداء عن أبی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعطی حظه من الرفق فقد اعطی حظه من الخیر ومن منع حظه من الرفق فقد منع حظه من الخیر“ ۳۸۷۔

اور علامہ خطیب بغدادی فرماتے ہیں ”أنا علی بن احمد بن ابرہیم البراز نا بالبصرة نا الحسن بن محمد بن عثمان الفسوی نا یعقوب بن سفیان نا أبو بکر الحمیدی نا سفیان نا عمرو عن ابن ابی ملیکة عن یعلی بن مملک عن ام الدرداء عن أبی الدرداء أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال، من اعطی حظه من الرفق فقط اعطی حظه من الخیر ومن حرم حظه من الرفق فقد حرم حظه من الخیر“ ۳۸۸۔

پس حدیث زیر تحقیق ”حدیث حسن“ ہے اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے ذکر کردہ متن حدیث سے لفظ ”خیر“ کاتب کی غلطی یا مرتب سے سہواً مفقود ہوا۔ کیونکہ سیاق و سباق سے واضح ہو رہا ہے کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ سے اسے مشکوٰۃ المصابیح سے نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم

(۷۴) قال ایضاً علیہ وعلی الہ الصلوٰت والتسلیمات ”الحیاء من

الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار“

(دفتر اول مکتوب، ۹۸)

اس حدیث علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کو امام احمد ”مسند“ ابن ابی شیبہ ”مصنف“ حاکم ”مستدرک“ ترمذی ”جامع وابن حبان“ صحیح“ اور بیہقی رحمہم اللہ جمعین نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ ابن ماجہ ”سنن“ حاکم ”مستدرک“ اور بیہقی نے ”شعب الایمان میں بروایت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اور ابو نعیم نے ”حلیۃ الاولیاء“ میں حضرت عمران بن حصین سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ امام احمد فرماتے ہیں

”ثنا یزید أنا محمد عن أبی سلمة عن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار“ ۳۸۹۔

امام ابن ابی شیبہ لکھتے ہیں کہ ”حدثنا محمد بن بشر عن محمد بن عمرو عن أبی سلمة عن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ

۳۸۵ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۱، باب البر والصلة، باب ماجا فی الرفق

۳۸۶ ایضاً (حوالہ سابق ۳۸۵)

۳۸۷ روضۃ العقلاء، صفحہ ۱۹۰/۲۱۵، ذکر الحث علی لزوم الرفق فی أمور وکراہیۃ العجلة فیہا

۳۸۸ الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع“ جلد اول، صفحہ ۴۰۷، بیان، استحباب النکیر بالرفق دون الاغلاظ والخرق، حدیث ۹۶۳

۳۸۹ مسند احمد بن حنبل، جلد ۲، صفحہ ۵۰۱، بیان مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "الحياء من الايمان والايمن في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء في النار" ۴۹۰

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے "مستدرک" میں اسے باسناد ابن ابی شیبہ روایت کیا اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا چنانچہ فرمایا

"علی شرط مسلم، (أخبرنا) احمد بن محمد بن عبد وس ثنا عثمان بن سعيد ثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا محمد بن بشر عن عمرو بن محمد بن سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، الحياء من الايمان والايمن في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء في النار" ۴۹۱

امام ترمذی "جامع" میں فرماتے ہیں "حدثنا ابو كريب نا عبدة بن سليمان وعبد الرحيم ومحمد بن بشر عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الايمان ولايمان في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء في النار" ۴۹۲

بعد ازاں امام ترمذی فرماتے ہیں وفي الباب عن ابن عمر رضي الله عنهما وابي بكره وابي امامة وعمران بن حصين "هذا حديث حسن صحيح" ۴۹۳

علامہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی "صحیح" میں روایت کرتے ہیں "أخبرنا عمر بن محمد الهمداني قال حدثنا أبو الربيع سليمان بن داؤد عن حماد بن زيد قال حدثنا ابن وهب قال حدثنا ابن وهب قال أخبرني الليث بن سعيد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال، الحياء من الايمان والايمن في الجنة ولابذاء من الجفاء والجفاء في النار" ۴۹۴

اور پھر ایک دوسرے طریق سے روایت کرتے ہوئے فرمایا "أخبرنا عبد الله بن محمد الازدي حدثنا اسحق بن ابراهيم حدثنا الفضل ابن موسى حدثنا محمد بن عمرو قال حدثنا ابو سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الحياء من الايمان والايمن في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء في النار" ۴۹۵

امام بیہقی "شعب الايمان" میں فرماتے ہیں "أخبرنا ابو عبد الله الحافظ وابو بكر احمد بن الحسن القاضي قالانا ابو العباس محمد بن يعقوب نا احمد بن عصام بن عبد المجيد الاصبهاني نا اسمعيل بن عبد الملك بن أبي شيبة الحزاز أبو اسحق نا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الايمان والايمن في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء في النار" وكذلك رواه معاذ عن محمد بن عمرو بن علقمة وغيره" ۴۹۶

جبکہ امام ابن ماجہ نے "سنن" میں فرمایا "حدثنا اسمعيل بن موسى ثنا هشيم عن منصور عن الحسن عن أبي بكره قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الايمان والايمن في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء في النار" ۴۹۷

۴۹۰ مصنف ابن أبي شيبة، جلد ۸، صفحہ ۳۳۵، کتاب الادب، بیان، ما ذکر فی الحياء، حدیث ۵۳۹۷

۴۹۱ مستدرک حاکم، جلد اول، صفحہ ۵۲، ۵۳، کتاب الايمان، بیان، الحياء من الايمان

۴۹۲ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۱، أبواب البر والصلة، ما جاء فی الحياء

۴۹۳ أيضا

۴۹۴ صحیح ابن حبان، جلد ۲، صفحہ ۳۱۸، کتاب الرقاق، باب الحياء، ذکر خبر ناں یصرح بصحة ما ذکرناه، حدیث ۶۰۹

۴۹۵ أيضا، صفحہ ۳۱۷، حدیث ۶۰۸، کتاب الاخبار عما یب علی المرء من لزوم الحياء

۴۹۶ شعب الايمان، جلد ۲، صفحہ ۱۳۳، شعبه ۵۳، باب الحياء حدیث ۷۷۰۷

۴۹۷ سنن ابن ماجه، جلد ۲، صفحہ ۱۳۰۰، کتاب الذهد، باب الحياء، حدیث ۳۱۸۳

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ "متدرک" میں روایت کرتے ہیں "صحیح علی شرطہما (حدثناہ) ابو النضر محمد بن محمد بن یوسف الفقیہ بالطبران (و) ابو نصر احمد بن سهل الفقیہ ببخاری (قالا) ثنا صالح بن محمد بن حبیب الحافظ ثنا سعید بن سلیمان الواسطی ثنا ہشیم عن منصور بن زاذان عن الحسن عن ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الايمان والايمن في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء في النار" ۴۹۸۔

امام بیہقی شعب الايمان میں لکھتے ہیں "أخبرنا أبو بكر احمد بن محمد الاثنائي انا ابو الحسن الطرائفي نا عثمان بن سعيد نا احمد بن ابي غالب البغدادي وسعيد بن سليمان الواسطی عن هشيم، وأخبرنا أبو عبد الله الحافظ أنا ابو النضر الفقيه نا صالح بن محمد الحافظ نا سعيد بن سليمان الواسطی عن هشيم عن منصور بن زاذان عن الحسن عن ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الايمان والايمن في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء في النار" ۴۹۹۔

علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ بیان کیا اور فرمایا کہ اسے امام احمد و ترمذی نے روایت کیا۔ (یہ حدیث صحیح ہے) ۵۰۰۔

(۷۵) "ان الله يبغض الفاحش البذي" (دفتر اول مکتوب، ۹۸)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بحیثیت حدیث ذکر کیا۔ البتہ یہ ایک حدیث صحیح کا اقتباس ہے کہ جسے امام ترمذی نے اپنی "جامع" میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ "حدثنا ابن ابي عمر ثنا سفیان ثنا عمر و بن دینار عن ابن ابي مليكة عن يعلى بن مملك عن أم الدرداء عن ابي الدرداء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ، ما شىء اثقل فى ميزان المؤمن يوم القيمة من خلق حسن فان الله يبغض الفاحش البذي" ۵۰۱۔

اور بعد ازاں فرمایا "وفى الباب عن عائشة رضی اللہ عنہا و ابي هريرة و انس و اسامة بن شريك رضوان الله عليهم" "هذا حدیث حسن صحیح" ۵۰۲۔

امام عبدالرزاق علیہ الرحمۃ اپنی "مصنف" میں فرماتے ہیں "قال عمر و بن دینار أيضا عن ابن ابي مليكة عن يعلى بن مملك عن أم الدرداء قالت ، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ان اثقل شىء فى ميزان المؤمن يوم القيمة خلق حسن وان الله يبغض الفاحش البذي" ۵۰۳۔

علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں بیان کیا اور فرمایا کہ اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ ۵۰۳۔

(۷۶) "ألا أخبركم بمن يحرم على النار وبمن تحرم النار عليه

على كل هين لئن قریب سهل" (دفتر اول مکتوب، ۹۸)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بحیثیت حدیث نبوی ذکر کیا۔ اسے علامہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے "مشکوٰۃ المصابیح" میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۴۹۸۔ مستدرک حاکم، جلد اول، صفحہ ۵۲، کتب الايمان، بیان، الحياء من الايمان

۴۹۹۔ شعب الايمان، جلد ۶، صفحہ ۱۳۳/۱۳۳، شعبہ ۵۳، باب الحياء، حدیث ۷۷۰۸

۵۰۰۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۴۳۱، کتاب الاداب، باب الرفق والحياء فصل ثانی (۲)

۵۰۱۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۰، ابواب البر والنضله، باب ما جاء فى حسن الخلق

۵۰۲۔ أيضا

۵۰۳۔ الصجانی، ابوبکر، عبد الرزاق بن الهمام (۱۲۶-۱۲۱) "المصنف" (المکتبۃ الاسلامی، بیروت، لیس، ۱۹۷۲/۱۹۷۳)

جلد ۱۱، صفحہ ۱۲۶، باب حسن الخلق، حدیث ۲۰۱۵۷

۵۰۳۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۴۳۱، کتاب الاداب، باب الرفق والحياء حسن الخلق فص ۲ (۲)

سے مرفوعاً بلفظہ بیان کیا اور فرمایا کہ اسے امام احمد ترمذی نے روایت کیا۔ ۵۰۵

لیکن امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں فرمایا: ”ثنا سليمان بن داؤد الهاشمي ثنا سعيد يعني ابن عبد الرحمن العجمي عن موسى بن عقبة عن الاودي عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم -حرم على النار كل هتين لتين سهل قريب من الناس“ ۵۰۶۔

امام ترمذی نے جامع میں روایت کیا ”حدَّثنا هتا دنا عبدة عن هشام بن عروة عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن عمر الاودي عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بمن يحرم على النار وتحرم عليه النار على كل قريب هتين لتين“ ۵۰۷۔

بعد ازاں اس کی حیثیت بیان کرتے ہوئے فرمایا

”هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ“ ۵۰۸

البتہ اس حدیث زیر تحقیق کو امام بغوی نے ”شرح السنۃ“ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظہ روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ”أخبرنا أبو القاسم عبد الكريم بن هوازن القشيري أنا ابو عبد الله محمد بن الفضل بن نظيف المصري بمكة نا الحسن بن الخضر بن عبد الله السيوطي نا اسحق بن ابراهيم بن يونس نا عثمان بن أبي شيبة ، نا عبدة عن هشام بن عروة عن موسى بن عقبة عن عبيد الله بن عمرو و الاودي عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بمن يحرم على النار وبمن تحرم النار عليه ، على كل هتين لتين قريب سهل“ ۵۰۹۔

اور امام بیہقی ”شعب الایمان“ میں فرماتے ہیں ”أخبرنا ابو عبد الله محمد بن الفضل بن نظيف بمكة ثنا أبو علي الحسن بن جعفر بن عبد الله السيوطي املاء ثنا اسحق بن ابراهيم ثنا يونس ثنا عثمان بن أبي شيبة فذكره باسناده غير أنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بمن يحرم على النار ومن تحرم النار عليه - كل هتين لتين قريب سهل“ ۵۱۰۔

(یہ حدیث حسن ہے)

(۷۷) ”المؤمنون هينون ليينون كالجمل الأنف ان قيد انقاد وان

(دفتر اول مکتوب ، ۹۸)

انيخ على صخرة استناخ“

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بحیثیت حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا۔ اس حدیث علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت مکحول سے مرفوعاً بلفظہ بیان کیا اور فرمایا

”رواه الترمذی مرسلاً“ ۵۱۱۔

لیکن راقم کو یہ حدیث ”جامع ترمذی“ کے زیر مطالعہ نسخہ میں نہیں ملی۔ البتہ امام بغوی نے ”شرح السنۃ“ میں بلفظہ بیان کیا۔ چنانچہ امام بغوی

۵۰۵۔ ایضاً . . . . . صفحہ ۲۳۲

۵۰۶۔ مسند احمد بن حنبل ، جلد اول صفحہ ۳۱۵ ، بیان ، مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۰۷۔ جامع ترمذی ، جلد ۲ ، صفحہ ۷۵ ، ابواب صخۃ القيامة ، باب الثاني بعد ما جاء في صفة اواني الحواض

۵۰۸۔ ایضاً

۵۰۹۔ شرح السنۃ جلد ۱۳ ، صفحہ ۸۵/۸۶ ، کتب البر والصلۃ باب حسن المعاملة مع الناس ، حدیث ، ۳۵۰۵

۵۱۰۔ شعب الایمان ، جلد ۷ ، صفحہ ۵۳۵ ، شعبہ ۷۷ ، باب في ان يحب المسلم لآخيه ما يحب لنفسه ، حدیث ، ۱۱۲۵۲

۵۱۱۔ مشکوٰۃ المصابیح ، صفحہ ۲۳۳ ، کتاب الاداب ، باب الرفق والحيا وحسن الخلق

فرماتے ہیں ”روی عن مكحول مرسلًا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، المؤمنون هينون لئنون كالجمل الانف ان قيد انقاد وان انيخ على صخرة استناخ“ ۵۱۲۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”الزهد“ میں فرماتے ہیں ”أخبرنا سعيد بن عبد العزيز عن مكحول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، المؤمنون هينون لئنون كالجمل الأنف الذي ان قيد انقاد واذا انيخ على صخرة استناخ“ ۵۱۳۔

امام احمد بن حنبل اپنی کتاب ”الزهد“ میں روایت کرتے ہیں کہ ”حدثنا حجاج بن محمد الاور حدثنا سعيد بن عبد العزيز عن مكحول قال، المؤمنون هينون امنون مثل الجمعل الأنف ان قدته انقاد وان أنخته على صخرة استناخ“ ۵۱۴۔

جبکہ امام بیہقی نے شعب الایمان میں لکھا کہ ”أخبرنا عبد الله بن يوسف أنا ابو سعيد بن الاعرابي نا احمد بن زيد نا الحسن المرزى نا ابن المبارك نا سعيد بن عبد العزيز عن مكحول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، المؤمنون هينون لئنون كالجمل لانف ان قيد انقاد وان أنيخ، استناخ على صخرة“ ۵۱۵۔

بعد ازاں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”هذا مرسل“ ۵۱۶۔ امام بیہقی نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے متصل بھی روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: أخبرنا أبو سهل أحمد بن محمد بن ابراهيم الهداني النيسابوري ثنا (أبو علي حامد بن محمد معاذ الهروي ثنا علي بن شكان السّاوي) نا عبد الله بن عبد العزيز بن أبي رواد عن أبيه عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، المؤمنون هينون لئنون مثل الجمل الأنف ان قدته انقاده وان أنخته، استناخ“ ۵۱۷۔

بعد ازاں امام بیہقی نے فرمایا ”الاول مع إرساله اصح“ (حدیث اول ارسال کے باوجود زیادہ صحیح ہے) ۵۱۸۔ امام قضاوی نے ”مسند الشهاب“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہوئے فرمایا ”أخبرنا محمد بن احمد الاصبهاني ثنا الحسن بن علي السقطي و ذوالنون بن محمد قالا، ثنا ابو احمد العسكري ثنا حامد بن محمد الهروي ثنا علي بن شكان السّاوي ثنا عبد الله بن عبد العزيز بن أبي رواد عن أبيه عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال، المؤمنون هينون لئنون مثل الجمل ان قدته، انقاد وان استنخته، ناخ“ ۵۱۹۔

امام ابوالشجاع دلیلی نے ”الفرروس“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (المؤمنون هينون مثل الجمل الانوف الذي ان قيد انقاد وان أنخته، على صخرة استناخ)

۵۱۲۔ شرح السنّة، جلد ۱۳، صفحہ ۸۶، کتاب لالیز والصلہ، باب، حسن المعامله مع الناس، توضیح حدیث، الا اخیر کم بمن یحرم علی النار الخ

۵۱۳۔ کتاب الزهد، جزء ۳، صفحہ ۱۳۰، باب حفظ اللسان، حدیث ۳۸۷

۵۱۴۔ احمد بن حنبل، الزهد، صفحہ ۳۶۳، بیان، زهد عبید بن عمیر

۵۱۵۔ شعب الایمان، جلد ۶، صفحہ ۲۷۲، شعبہ ۵۷، باب حسن الخلق فصل التواضع، حدیث ۸۱۲۸

۵۱۶۔ ایضاً

۵۱۷۔ شعب الایمان، صفحہ ۲۷۳، حدیث ۸۱۲۹

۵۱۸۔ ایضاً

۵۱۹۔ مسند الشهاب، جلد اول، صفحہ ۱۱۶، جزء ثانی، باب اول، بیان ۹۷، المؤمنون هينون لئنون، حدیث ۱۳۹

اور حاشیہ پر علامہ سعید بن بسوی نے زغلول نے فرمایا ”فی زهر الفردوس قال ابن لال حدثنا جعفر بن محمد بن الهیثم حدثنا حمدان بن صالح حدثنا عبد الله بن عبد العزيز بن ابي رواد عن ابيه عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً“ ۵۲۱۔

علامہ سیوطی نے ”الجامع الصغير“ میں بلا نظر (المؤمنون هينون لينون كالجمل الاف ان قيد انقاد واذا انبخ على صخرة استناخ) ذکر کیا اور فرمایا کہ اسے ابن مبارک نے مکحول سے مرسل اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یعنی مرفوعاً روایت کیا۔ ۵۲۲ (اور اسے حدیث ضعیف قرار دیا) ۵۲۳۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ روایت مکحول سبب ارسال ضعیف ہے لیکن اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (۱) عبد اللہ بن مبارک، ثقہ تابعی اور امام حدیث ہیں۔ آپ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۱ھ ہجری میں وفات پائی۔ ۵۲۳۔

(۲) سعید بن عبد العزیز، آپ سعید بن عبد العزیز التتونی المدمشقی ہیں جو کہ امام اوزاعی کے زمانہ میں اہل شام کے بہت بڑے فقیہ تھے۔ امام احمد کے نزدیک امام اوزاعی، سعید بن عبد العزیز کے ہم مرتبہ ہیں اور اہل شام میں ان دونوں سے زیادہ صحیح الحدیث کوئی نہیں۔ جبکہ امام سنائی فرماتے ہیں کہ سعید بن عبد العزیز ثقہ ہیں۔ انہوں نے مکحول اور زہری سے روایت کی اور آپ سے سفیان ثوری وغیرہ نے حدیث روایت کی۔ سعید بن عبد العزیز نے ۱۶۷ھ میں وفات پائی اس وقت آپ کی عمر ۷۳ سال تقریباً تھی۔ ۵۲۵۔

(۳) مکحول، آپ کا نام مکحول بن عبد اللہ اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ امام اوزاعی کے استاد ہیں امام زہری فرماتے ہیں۔ العماء اربع ابن المسيب بالمدينة والشعبي بالكوفة والحسن البصري بالبصرة و مكحول بالشام“ ۵۲۶۔

حضرت مکحول سے کافی لوگوں نے روایت کی اور آپ نے ایک جماعت سے حدیث کی روایت کی ہے۔ آپ ۱۱۸ھ میں فوت ہوئے۔ ۵۲۷۔ پھر محدثین کے ایک طبقہ کے ہاں مرسل، جب ثقہ راوی سے مروی ہو تو قابل قبول ہے۔ چونکہ یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے متصل مرفوعاً بھی مذکور ہے جیسا کہ امام بیہقی، قضاعی اور دیلمی کے کتب سے بیان کیا جا چکا ہے اور اسکے شواہد بھی موجود ہیں لہذا یہ مجموعی طور پر درجہ حسن تک پہنچتی ہے۔ اسکے شواہد میں ایک حدیث

(فانما المؤمن كالجمل الانف حيث ما قيد انقاد)

ہے کہ جسے امام ابن ماجہ نے اپنی ”سنن“ میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ”حدثنا اسمعيل بن بشر بن منصور و اسحاق بن ابراهيم السواق قالا ثنا عبد الرحمن بن نهدي عن معاوية بن صالح عن ضمرة بن حبيب عن عبد الرحمن بن عمرو والسلمي انه سمع العرباض بن سارية يقول وعظنا رسول الله صلى الله عليه وسلم موعظة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقلنا يا رسول الله ان هذه لموعظة مردع فما ذا تعهد اليها، قال، قد تركتم على البيضاء، ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدى الا هالك، من يعيش منكم فسير يا ختلافا كثيرا فعليكم بما عرفتم من سنتي وسنة

۵۲۰ الفردوس بما ثور الخطاب، جلد ۳، صفحہ ۱۸۸، حدیث ۶۵۸۳

۵۲۱ أيضا بر حاشية

۵۲۲ دیکھئے، الجامع الصغير، جلد ۲، صفحہ ۱۸۳، حرف الميم

۵۲۳ أيضا

۵۲۴ الاكمال في اسماء الرجال، ملحق بمشکوٰۃ المصابيح، صفحہ ۶۱۲، ۶۱۳، ”حرف العين في التابعين“، ”بيان: عبد الله بن مبارك“

۵۲۵ أيضا صفحہ ۶۰۲، حرف السين، فصل في التابعين، بيان، سعید بن عبد العزیز

۵۲۶ أيضا، صفحہ ۶۲۳، حرف الميم، فصل في التابعين، بيان، مكحول بن عبد الله

۵۲۷ أيضا

الخلفاء الراشدين المهديين ، عضوا عليها بالنواجذ وعليكم بالطاعة وان عبداً جثياً فانما المؤمن كالجمل الانف حيثما قيد انقاد “ ۵۲۸۔

اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ ” مستدرک “ میں لکھتے ہیں کہ ” أخبرنا أبو بكر احمد بن جعفر القطيعي ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل حدثني ابي ثنا عبد الرحمن يعني ابن مهدي عن معاوية بن صالح عن ضمرة بن حبيب عن عبد الرحمن بن عمر رضي الله عنهما السلمى أنه سمع العرباض بن سارية قال وعظنا رسول الله صلى الله عليه وسلم موعظة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقلنا يا رسول الله ان هذا الموعظة مودع فاذا تعهد اليها قال قد تركتم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدي الا هالك ومن يعش منكم فسيره اختلافاً كثيراً فعليكم بما عرفتم من سنتي وسنة الخلفاء المهديين الراشدين من بعدي وعليكم بالطاعة وان عبداً جثياً عضوا عليها بالنواجذ ، فكان اسد بن وداعة يزيد في هذا الحديث فان المؤمن كالجمل الانف حيث ما قيد انقاد “ ۵۲۹۔ (یہ حدیث حسن ہے)

(۷۸) ” من كظم غيظاً وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله على

رؤوس الخلائق يوم القيامة حتى يخيّره في أيّ الحور شاء ،

(دفتر اول مکتوب، ۹۸)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے تحثیت حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا ہے۔ اسے علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت اہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ بیان کیا۔ اور فرمایا کہ اسے ابوداؤد اور ترمذی رحمہم اللہ علیہم نے روایت کیا ہے۔ ۵۳۰۔

البتہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ” جامع “ میں لکھتے ہیں: ” حدّثنا عبد بن حميد و عباس بن محمد الدوري قالانا عبد الله بن يزيدنا سعيد بن ابي ايوب ثني ابو مرحوم عبد الرحيم بن ميمون عن سهل بن معاذ بن انس عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: من كظم غيظاً وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله على رؤوس الخلائق يوم القيامة حتى يخيّره في أيّ الحور شاء ،، ۵۳۱۔

بعد ازاں امام ترمذی نے فرمایا: ” هذا حديث حسن غريب “ ۵۳۲۔

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ” حدّثنا العباس بن محمد الدوري وغير واجد قالوا انا عبد الله بن يزيد المقرئ نا سعيد بن ابي ايوب ثني ابو مرحوم عبد الرحيم بن ميمون عن سهل بن معاذ بن انس الجهني عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: من كظم غيظاً وهو يستطيع ان ينفذه دعاه الله يوم القيامة حتى يخيّره في أيّ الحور شاء ،، ۵۳۳۔

بعد ازاں امام ترمذی فرماتے ہیں: ” هذا حديث حسن غريب “ ۵۳۳۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اپنی ” سنن “ میں لکھتے ہیں: ” حدّثنا ابن السرح نا ابن وهب عن سعيد يعني ابن ابي ايوب

سنن ابن ماجه ، جلد اول ، صفحہ ۱۶ ، المقدمۃ ، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين “ حدیث ۳۳

مستدرک حاکم ، جلد اول ، صفحہ ۹۶ ، کتاب العلم ، بیان ، عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين

مشکوٰۃ المصابيح ، صفحہ ۳۳۲ ، کتاب الاداب ، باب ” الرفق والحياء “

جامع ترمذی ، جلد ۲ ، صفحہ ۷۶ ، ابواب صفة القيامة (باب ما جاء في صفة اواني الحوض) کے بعد دوسرا باب۔

۵۳۲۔ أيضاً

۵۳۳۔ أيضاً صفحہ ۲۲ ، ابواب البر والصلة ، باب ” ما جاء في كثرة الغضب “

۵۳۳۔ أيضاً

عن ابی مرحوم عن سہل بن معاذ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم غیظاً و هو قادر علی ان ینفذہ دعاء اللہ علی رؤوس الخلائق یومہ القیامۃ حتی یخیرہ اللہ من الحور العین ما یشاء ، ، ۵۳۵۔  
 جبکہ امام ابن ماجہ نے اپنی ”سنن“ میں فرمایا۔ ”حدثنا حرملة بن یحییٰ ثنا عبد اللہ بن وہب حدثنی سعید بن ابی ایوب عن ابی مرحوم عن سحل بن معاذ بن انس عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من کظم غیظاً و هو قادر علی ان ینفذہ دعاء اللہ علی رؤوس الخلائق یوم القیامۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شآء ، ، ۵۳۶۔  
 اور امام احمد بن حنبل اپنی ”مسند“ میں فرماتے ہیں: ثنا عبد اللہ بن یزید نا سعید ثنا ابو مرحوم عن سہل بن معاذ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من کظم غیظاً و هو قادر علی ان ینفذہ دعاء اللہ تبارک و تعالیٰ علی رؤوس الخلائق حتی یخیرہ من ای الحور شآء ، ، ۵۳۷۔  
 (یہ حدیث حسن ہے)

(۷۹) ”ان رجلاً قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم: اوصنی، قال:

(دفتر اول مکتوب، ۹۸)

لا تغضب، فردّ مراراً، قال لا تغضب“

یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے امام بخاری اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً بلفظہ روایت کیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”حدثنا یحییٰ بن یوسف قال حدثنا ابو بکر هو ابن عیاش عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان رجلاً قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی، قال: لا تغضب، فردّ مراراً، قال لا تغضب، ، ۵۳۸۔  
 علامہ خطیب تبریزی نے اسے مشکوٰۃ المصابیح میں نقل کیا اور فرمایا کہ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ ۵۳۹۔

(۸۰) ”ألا أخبر کم باهل الجنة؟ کل ضعيف متضعف، لو

اقسم علی اللہ لا برہ، الا أخبر کم باهل النار؟ کل عتل جواظ

(دفتر اول مکتوب، ۹۸)

مستکبر،“

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بحیثیت حدیث نبوی ذکر کیا۔

(جبکہ علامہ خطیب تبریزی نے حضرت حارث بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بلفظہ روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ متفق علیہ ہے)۔ ۵۴۰۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں فرمایا: ”حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن معبد بن خالد قال سمعت حارث بن وہب

الخزاعی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: الا أخبر کم باهل الجنة؟ کل ضعيف متضعف لو اقسام

علی اللہ لا برہ، أخبر کم باهل النار۔ کل عتل جواظ مستکبر“ ۵۴۱۔

امام مسلم اپنی صحیح میں فرماتے ہیں: ”حدثنا محمد بن عبد اللہ نمیر نا وکیع نا سفیان عن معبد بن خالد سمعت حارث بن

۵۳۵۔ سنن ابی دائود، جلد ۲، صفحہ ۳۰۲، کتاب الادب، باب من کظم غیظاً،“

۵۳۶۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۰۰، کتاب الزہد، باب الحلم۔ حدیث ۱۳۸۶۔

۵۳۷۔ مسند احمد بن حنبل، جلد ۳، صفحہ ۴۴۰، حدیث معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ۔

۵۳۸۔ صحیح البخاری، جلد ۲، صفحہ ۹۰۳، کتاب الادب، باب الحزر من الغضب۔

۵۳۹۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۴۴۳، کتاب الادب، باب الغضب و الکبر۔

۵۴۰۔ ایضاً حوالہ سابق ۵۳۹۔

۵۴۱۔ صحیح البخاری، جلد ۲، صفحہ ۷۳۱، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ ن والقلم باب قوله: عتل بعد ذلك ذنیه



وهب الخزاعي يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ألا أخبركم باهل الجنة؟ كل ضعيف متضعف لو اقسم على الله لا يره، ألا أخبركم باهل النار، كل جواظ زنيم متكبر،، ۵۴۲۔  
امام ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں روایت کیا کہ: ”حدثنا محمود بن غيلان نا ابو نعيم نا سفيان عن معبد بن خالد قال سمعت حارثه بن وهب الخزاعي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: ألا أخبركم باهل الجنة؟ كل ضعيف متضعف لو اقسم على الله لا يره، ألا أخبركم باهل النار؟ كل عتلي جواظ متكبر،، ۵۴۳۔  
(یہ حدیث متفق علیہ ہے)

(۸۱) ”اذا غضب احد کم و هو قائم فليجلس فان ذهب عنه

الغضب والا فليضطجع“

(دفتر اول مکتوب، ۹۸)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے احادیث نبویہ میں سے بیان کیا: اس حدیث علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو امام احمد: مسند ابو داؤد: ”سنن“ ابن حبان ”صحیح“ بیہقی ”شعب الایمان“ اور بغوی نے ”شرح السنۃ“ میں حضرت ابو ذریٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ روایت کیا۔

چنانچہ امام احمد فرماتے ہیں۔ ”ثنا معاوية ثنا داؤد بن ابی ہند عن ابی حرب بن ابی الاسود عن ابی الاسود عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال کان یسقی علی حوض له فجاء قوم فقال ایکم یورد علی ابی ذر یحتسب شعرات من راسه فقال رجل انا فجاء الرجل فاورد علی الحوض فدهق وکان ابو ذر قائماً فجلس ثم اضطجع فقيل له يا اباذر لم جلست ثم اضطجعت قال فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لنا: اذا غضب احد کم و هو قائم فليجلس فان ذهب عنه الغضب والا فليضطجع“ ۵۴۴۔

امام ابو داؤد اپنی ”سنن“ میں لکھتے ہیں: ”حدثنا احمد بن حنبل نا ابو معاوية نا دائود بن ابی ہند عن ابی حرب بن ابی الاسود عن ابی ذر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لنا: اذا غضب احد کم و هو قائم فليجلس فان ذهب عنه الغضب والا فليضطجع“ ۵۴۵۔

علامہ ہیثمی نے ”مجمع الزوائد“ میں اس حدیث نبوی کو ذکر کیا اور فرمایا کہ: ”رواه ابو داؤد ورواه احمد ورجاله رجال الصحيح“ ۵۴۶۔

علامہ ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا کہ: ”اخبارنا ابو یعلی حدثنا شريح بن یونس حدثنا ابو معاوية حدثنا داؤد بن ابی ہند عن ابی حرب بن ابی الاسود عن ابی ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا غضب احد کم و هو قائم فليجلس فان ذهب عنه الغضب والا فليضطجع“ ۵۴۷۔

امام سیوطی نے ”الجامع الصغیر“ میں احمد ابو داؤد ابن حبان کے حوالے سے بیان کیا اور اسے صحیح قرار دیا ۵۴۸۔  
امام بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ابو داؤد روایت کیا، چنانچہ فرمایا: ”اخبارنا ابو علی الروزباری أنا محمد بن ابی

۵۴۲۔ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۸۳، کتاب الجنة، باب النار ۱۳

۵۴۳۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۸۷، ۸۸، ابواب صفة الجنة، باب آخر۔

۵۴۴۔ مسند احمد بن حنبل۔ جلد ۵، صفحہ ۱۵۲، حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ۔

۵۴۵۔ سنن ابی دائود، جلد ۲، صفحہ ۳۰۳، کتاب الادب۔ باب ما یقال عند لغضب۔

۵۴۶۔ مجمع الزوائد، جزء ۸، صفحہ ۷۰، باب ما یقول ویفعل اذا غضب۔ ذکر الامر بالجلوس لمن غضب

۵۴۷۔ صحیح ابن حبان، جلد ۸، صفحہ ۴۷۹، کتاب الحظر والاباحة، الاستماع المکروه و سونالظن الغضب والحشر۔

حدیث ۵۶۵۹۔

۵۴۸۔ ابی مع المصغیر: جلد اول، صفحہ ۳۱، حرف الالف۔

بکرنا ابو داود نا احمد بن حنبل نا ابو معاویہ نا داؤد بن ابی ہند عن ابی حرب بن ابی الأسود عن ابی ذر قال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لنا: اذ غضب احد کم وهو قائم فلیجلس فان ذهب عنه الغضب والا فلیضطجع،، ۵۴۹۔

اور امام بغوی، شرح السنہ میں لکھتے ہیں: ”اخبارنا محمد بن الحسن: نا أبو سهیل السجدی أنا أبو سلیمان الخطابی أنا أبو بکر بن داستہ أنا ابو داؤد السجستانی نا احمد بن حنبل نا أبو معاویہ نا داؤد بن ابی ہند عن ابی حرب بن ابی الاسود عن ابی ذر قال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا غضب احد کم وهو قائم فلیجلس فان ذهب عنه الغضب والا فلیضطجع،، ۵۵۰۔

علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں بلقطہ ذکر کیا اور فرمایا: ”رواہ أحمد وترمذی“ ۵۵۱۔

لیکن راقم الحروف کو یہ حدیث جامع ترمذی کے زیر مطالعہ نسخہ میں نہیں ملی۔ اور سیاق سابق سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے اسے مشکوٰۃ المصابیح سے نقل کیا ہے۔  
”یہ حدیث صحیح ہے“

## ”(۸۲) انّ الغضب لیفسد الايمان كما یفسد الصبر العسل“

(دفتر اول مکتوب، ۹۸)

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے اسے کثیث حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا۔ اس حدیث مبارکہ کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں بھز بن حکیم کے دادا حضرت معاویہ بن جبیدہ قشیری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظہ روایت کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ”حدثنا أبو سعد عبد الملك بن محمد الواعظ وأبو حازم الحافظ قالوا نا أبو عمر واسمعیل بن نجید السلمی نا أبو عبد الله محمد بن الحسن بن الخلیل نا هشام بن عمار الدمشقی نا مخیس بن تمیم عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انّ الغضب لیفسد الايمان كما یفسد الصبر العسل - ۵۵۲۔

علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ ۵۵۳۔  
امام طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں اسی طریق ہشام بن عمار سے روایت کیا مگر بلفظ: (انّ الغضب لیفسد الامر كما یفسد الخل العسل) چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”حدثنا احمد بن المعلى الدمشقی ثنا هشام بن عمار ثنا، مخیس بن تمیم عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انّ الغضب لیفسد الامر كما یفسد الخل العسل“ ۵۵۴۔

اور علامہ ہیثمی نے ”مجمع الزوائد“ میں فرمایا: ”فیہ مخیس بن تمیم و هو مجهول و بقیة رجالہ ثقات“ ۵۵۵۔  
امام غزالی ”احیاء علوم دین“ میں لکھتے ہیں: ”قال صلی اللہ علیہ وسلم: الغضب لیفسد الايمان

## كما یفسد الصبر العسل“ ۵۵۶۔

- ۵۴۹۔ شعب الایمان، جلد ۶، صفحہ ۳۰۹، شعبہ ۵۷، باب فی حسن الخلق / فصل فی ترک الغضب، حدیث ۸۲۸۴۔  
۵۵۰۔ شرح السنہ، جلد ۱۳، صفحہ ۱۶۲، کتاب البر الصلۃ، باب الوضوء عند الغضب، حدیث ۳۵۸۴۔  
۵۵۱۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۴۳۴، کتاب الاداب باب الغضب والکبیر۔ فصل ثالث (۳)۔  
۵۵۲۔ شعب الایمان، جلد ۶، صفحہ ۳۱۱، شعبہ ۵۷، باب حسن الخلق، فصل فی الغضب، حدیث ۸۲۹۴۔  
۵۵۳۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۴۳۴، کتاب الاداب، باب الغضب والکبیر فصل ثالث (۳)۔  
۵۵۴۔ المعجم الکبیر، جلد ۱۹، صفحہ ۲۱۷، حدیث ۱۰۰۷، بیان: بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ۔  
۵۵۵۔ مجمع الزوائد منبع الفوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۲۱۴۔

اور علامہ عراقی نے اس کی تخریج میں فرمایا: ”اخرجه الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی الشعب من روایة بهز بن حکیم عن ابیه عن جدّه بسندٍ ضعیف“ ۵۵۷۔

امام ابوالشجاع ذہبی نے ”الفرودس“ میں معاویہ بن جبیدہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (الغضب یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل) روایت کیا۔ ۵۵۸۔

علامہ حکیم ترمذی نے ”نوادراصول“ میں بلفظ ذہبی روایت کیا۔ ۵۵۹۔

اور ابن حجر مکی نے ”الزواجر عن اقتراف الکبائر“ میں حکیم ترمذی کے حوالہ سے بیان کیا۔ ۵۶۰۔

امام سخاوی نے ”المقاصد الحسنة“ میں بلفظ (الغضب یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل) ذکر کیا اور فرمایا۔

”الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی الشعب من روایة بهز بن حکیم عن ابیه عن جدّه به مرفوعاً وسنده ضعیف، و من شواهد مال الترمذی عن ابی سعید رفعه بسند ضعیف ایضاً۔ الغضب جمرة فی قلب ابن آدم۔ ولابی داؤود عن عطیة السعدی رفعه۔ ان الغضب من الشیطان و ان الشیطان خلق من النار“ ۵۶۱۔ (اور یہ روایت عطیة حدیث حسن ہے) ۵۶۲۔

(۸۳) ”من تواضع لله رفعه الله فهو في نفسه صغير وفي عين

الناس عظیم، و من تکبر و ضعه الله فهو في عين الناس صغير وفي

نفسه كبير حتى لهوا هون عليهم من كلب أو خنزير“ (دفتر اول مکتوب، ۹۸)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے اجادیت نبوی سے ذکر کیا۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان اور امام قضاوی نے ”مسند الشهاب“ میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بلفظ روایت کیا۔ جبکہ علامہ خطیب بغدادی نے ”تاریخ بغداد“ میں معمولی اختلاف روایت کیا۔ اسی طرح امام طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں مرفوعاً بیان کیا۔ البتہ امام ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بلفظ: (من تواضع لله رفعه الله) روایت کیا اور علامہ سیوطی نے اس حدیث اہل نعیم کو حسن قرار دیا۔

پھر اس معنی کی احادیث، ابن ماجہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جبکہ امام ترمذی، ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیں۔ ۵۶۳۔

(پس یہ حدیث بلفظ مجدد ضعیف ہے)

(۸۴) قال موسى بن عمران على نبينا و عليه الصلوة و

التسليمات: ”يا رب من اعز عبادك؟ قال: من اذا قدر غفر“

(دفتر اول مکتوب، ۹۸)

(پچھلے صفحہ کا حوالہ) ۵۵۶۔ احیاء علوم الدین، جلد ۳، صفحہ ۱۶۵، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، بیان ذم الغضب۔

۵۵۷۔ ایضاً۔

۵۵۸۔ الفرودس بما، نور الخطاب۔ جلد ۳، صفحہ ۱۱۳، حدیث ۳۱۵۔

۵۵۹۔ نوادر الاصول، صفحہ ۲۵۸، اصل ۲۱۰۔ (ان القلب ملک والارکان عبید)

۵۶۰۔ ابن حجر مکی، ابو العباس حمد بن محمد: (۸۸۹ھ-۹۷۴ھ) ”الزواجر عن اقتراف الکبائر“ (دارالمعرفة۔ بیروت۔ لبنان ۱۴۰۲ھ

۵- ۱۹۸۲ء) جز اول صفحہ ۵۳، الکبیرة الذالئة۔ الغضب بالباطل۔

۵۶۱۔ المقاصد الحسنة، حدیث ۷۲۹۔ حرف الغین،

۵۶۲۔ الجامع الصغیر للمسیوطی۔ جلد اول، صفحہ ۸۲، حرف الالف

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے بحیثیت حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہوئے فرمایا۔

” اخبرنا ابو عمر محمد بن الحسين بن محمد بن الهيثم نا ابو العباس (الحسين بن سعيد) المقرئ املاء برا مہر مزنا محمد بن الربيع بن سليمان الجيزي و محمد بن جرید الطبری قالانا یونس بن عبد الاعلی نا عبد اللہ بن وہب انا عمر و بن الحارث عن ورج عن ابن ابی حجیرة عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قال موسیٰ بن عمران علیہ السلام: یا رب من اعز عبادک عندک؟ قال: من اذا قدر غفر“ ۵۶۳۔

علامہ سیوطی نے اسے الجامع الصغیر میں بیہقی کے حوالہ سے بیان کیا اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ۵۶۵

علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں ذکر کیا اور فرمایا کہ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ ۵۶۶

لیکن امام ابوالشجاع دیلمی نے ” فردوس الاخبار “ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بلفظ: (قال موسیٰ بن عمران: یا

رب من اعز عبادک عندک؟ قال: من اذا قدر عفا) روایت کیا۔ ۵۶۷

البتہ امام ترمذی نے اسی معنی کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔

چنانچہ فرمایا: ” حدثنا قتیبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ہریرة رضی

اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما نقصت صدقة من مال و ما زاد الله رجلا بعفو الا عزاً و ما

تواضع أحد الله الرفع الله“ ، ۵۶۸۔

بعد ازاں امام ترمذی نے فرمایا:

” هذا حدیث حسن صحیح “ ۵۶۹۔

امام احمد بن حنبل نے بھی ایسا ہی فرمایا کہ حدیث زیر تحقیق کا معنی اس حدیث (ما نقصت صدقة من مال) الخ سے ماخوذ ہے۔ ۵۷۰

سیاق و سباق سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کو مشکوٰۃ المصابیح سے نقل کیا، تو اس سے لفظ ” عندک “ کا مفقود ہونا کاتب

کی غلطی یا مرتب کے سہو کا نتیجہ ہے۔

(۸۵) قال ایضاً علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیة۔ ” من خزن لسانہ

ستر اللہ عورته و من کف غضبه کف اللہ عنہ عذابه یوم القیمة من

(دفتر اول مکتوب، ۹۸)

اعتذر الی اللہ قبل اللہ عذره“

اسے امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ روایت کیا، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ” اخبرنا

ابو ذر عبد اللہ بن احمد الہروی فی المسجد الحرام انا ابو منصور محمد بن احمد بن نوح بن طلحة الازہری املاء

(پچھلے صفحہ کا حوالہ) ۵۶۳۔ دیکھنے حدیث ۴۰

۵۶۳۔ شعب الایمان، جلد ۶، صفحہ ۳۱۹، شعبہ ۵۷، باب فی حسن الخلق۔ فصل فی ترک الغضب۔ حدیث ۸۳۲۷۔

۵۶۵۔ الجامع الصغیر، جلد ۲، صفحہ ۸۳، حرف القاف۔

۵۶۶۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۳۳۳، کتاب الاداب، باب الغضب والکبر۔ فصل ثالث (۳)

۵۶۷۔ فردوس الاخبار، جلد ۳، صفحہ ۲۳۳، باب القاف۔ حدیث ۳۵۷۳

۵۶۸۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۳، ابواب البر والصلہ۔ باب ماجاء فی التواضع۔

۵۶۹۔ ایضاً۔

۵۷۰۔ دیکھنے: شعب الایمان، جلد ۶، صفحہ ۳۲۰، شعبہ ۵۷، باب حسن الخلق، فصل ترک الغضب، حدیث ۸۳۲۸

نا محمد بن سعید ابو شنجی نا سلمة (بن شیب) نازید بن الحباب نا الربیع بن سلیم (الحلقانی) انا ابو عمر مولیٰ انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من خزن لسانہ ستر اللہ عورته و من کف غضبه کف اللہ عنہ عذابه یوم القیمة و من اعتذر الی اللہ قبل اللہ عذره " ۵۷۱۔

بعد ازاں امام بیہقی نے فرمایا: " وروی ہذا المتن فی حدیث عبداللہ بن عمرو کما اخبرنا علی بن احمد بن عبدان انا احمد بن عبید الصغار نا تمام نا محمد بن الصباح نا عبد اللہ بن بکیر عن القاسم بن مهران عن عمرو بن شعیب عن ابيه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من ملک لسانہ ستر اللہ عورته و من ملک غضبه کف اللہ عنہ عذابه و من اعتذر الی اللہ فی الدنیا قبل اللہ معذرتہ " ۵۷۲۔

علامہ خطیب تبریزی نے "مشکوٰۃ المصابیح" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ بیان کیا اور فرمایا کہ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ ۵۷۳۔

امام ابو یعلیٰ موصلیٰ نے اپنی مسند میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا، لیکن "یوم القیمة" ذکر نہیں کیا، چنانچہ فرماتے ہیں: "حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ حدثنا زید بن الحباب قال حدثنی الربیع بن سلیم قال حدثنی ابو عمر مولیٰ انس بن مالک أنه سمع انس بن مالک رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من خزن لسانہ ستر اللہ عورته و من کف غضبه، کف اللہ عنہ عذابه و من اعتذر الی اللہ قبل اللہ منہ عذره،" ۵۷۴۔ اور حاشیہ پر علامہ حسین سلیم اسد لکھتے ہیں، "أسناده ضعيف"، جذا۔ ابو عمر مولیٰ انس مجهول والربیع بن سلیم۔ قال الازدی: منکر الحدیث، ۵۷۵۔

لیکن امام طبرانی نے "المعجم الاوسط" میں باحتمار ذکر کیا جیسا کہ علامہ بیہقی نے مجمع الزوائد میں فرمایا: "و (عن انس رضی اللہ عنہ) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من دفع غضبه دفع اللہ عنہ عذابه و من حفظ لسانہ ستر اللہ عورته،" ۵۷۶۔

اور بعد ازاں علامہ بیہقی نے فرمایا: "رواه الطبرانی فی الأوسط و فیہ عبد السلام بن ہاشم و هو ضعيف" ۵۷۷۔ البتہ علامہ سیوطی نے روایت طبرانی کو حدیث صحیح قرار دیا۔ ۵۷۸۔ (پس حدیث بلفظ مجدد حسن ہے)

(۸۶) قال أيضا عليه الصلوة والسلام: من كانت له مظلمته

لأخيه من عرضه أوشى فليتحلله منه اليوم قبل ان لا يكون دينار ولا

درهم - ان كانت له عمل صالح أخذ بقدر مظلمته وان لم تكن له

۵۷۱۔ شعب الايمان، جلد ۲، صفحہ ۳۱۵، حدیث ۸۳۱۱۔

۵۷۲۔ ایضاً۔۔۔۔۔ حدیث ۸۳۱۲۔

۵۷۳۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۳۳۳، کتاب الاداب، باب الغضب و الکبر، فصل ثالث (۳)

۵۷۴۔ مسند ابی یعلیٰ موصلیٰ: جلد ۷، صفحہ ۳۰۲۔ بیان: مسند انس رضی اللہ عنہ حدیث ۱۵۸۳۔

۵۷۵۔ ایضاً برحاشہ . . . . .

۵۷۶۔ مجمع الزوائد، جزء ۸، صفحہ ۶۸۔ کتاب: فیمن یملك نفسه عند الغضب،

۵۷۷۔ ایضاً . . . . .

۵۷۸۔ الجامع الصغير، جلد ۲، صفحہ ۱۷۰۔ حرف الميم۔

حسنات أخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه ،، (دفتر اول مکتوب ، ۹۸)  
 اسکی تحقیق ہو چکی ہے (دیکھے حدیث ۵۴)

(۸۷) وقال أيضاً عليه الصلوة والسلام: ” أتدرون ما المفلس؟

قالوا: المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع، فقال صلى الله عليه وسلم:  
 ان المفلس من امتي من يأتي يوم القيامة بصلوه و صيام و زكوة و  
 يأتي قد شتم هذا وقذف هذا واكل مال هذا وسفك دم هذا و ضرب  
 هذا فيعطى هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنيت حسناته قبل  
 أن يقضى ما عليه أخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح في النار ،،  
 (دفتر اول مکتوب ، ۹۸)

اسکی تخریج گذر چکی ہے۔ (دیکھے حدیث ۵۵)

(۸۸) ” عن معاوية رضي الله عنه أنه كتب الى عائشة رضي

الله عنهما ان اکتبی کتاباً توصیني فيه ولا تكثري ، فکتبت :  
 سلام عليكم . اما بعد فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يقول : من التمس رضا الله بسخط الناس كفاه الله مؤنته الناس و  
 من التمس رضا الناس بسخط الله و كله الله الى الناس ، والسلام  
 عليك۔“  
 (دفتر اول مکتوب ، ۹۸)

اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی جامع میں روایت کیا۔

چنانچہ امام ترمذی فرماتے ہیں: ” حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن عبد الوهاب بن الورد عن رجل  
 من اهل المدينة قال كتب معاوية الى عائشة رضي الله عنها ان اکتبی الى کتاباً توصیني فيه ولا تكثري علي ،  
 قال فکتبت عائشة الى معاوية: سلام عليك۔ ام بعد فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من  
 التمس رضي الله بسخط الناس كفاه الله مؤنة الناس ومن التمس الناس بسخط الله و كله الله الى الناس ،  
 والسلام عليك “ ۵۷۹۔

اور بعد ازاں فرمایا: ” حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف عن سفيان عن هشام عن ابيه عن عائشة الله

عنها أنها كتبت الى معاوية فذكر الحديث بمعناه ولم يرفعه “ ۵۸۰۔

۵۷۹۔ جامع ترمذی جلد ۲، صفحہ ۶۷، ابواب صفة القيمة ، باب حدثنا (سويد بن نصر)

علامہ خطیب تبریزی نے ”مشکوٰۃ المصابیح“ میں مرفوعاً بیان کیا اور فرمایا کہ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔ ۵۸۱

امام عبداللہ بن مبارک نے اسے ’ کتاب الزهد ‘ میں مرفوعاً بیان کیا۔ چنانچہ فرمایا۔ ” اخبرنا عبدالوہاب بن الورد عن رجل من اهل المدينة قال: كتب معاوية الى عائشة ان اکتبی الی بکتاب توصینی فیہ ولا تکثری علی فکتبت عن عائشة الی معاویہ: سلام علیک، اما بعد فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من التمس رضا اللہ بسخط الناس کفاه اللہ مئونة الناس و من التمس رضا الناس بسخط اللہ عز وجل و کلہ اللہ عز وجل الی الناس، والسلام علیک۔ ۵۸۲

اور امام بغوی نے شرح السنۃ میں بطریق عبداللہ بن مبارک مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا ” اخبرنا عبدالواحد بن احمد الملیحی انا ابوالحسن احمد بن محمد بن احمد بن شاذان انا ابو یزید حاتم بن محبوب السامی نا الحسن بن المرزوقی اخبرنا عبداللہ بن المبارک انا عبدالوہاب بن الورد عن رجل من اهل المدينة قال: كتب معاوية الی عائشة اللہ عنہا، اکتبی الی بکتاب توصینی فیہ ولا تکثری علی “ فانسی۔

فکتبت: من عائشة الی معاویہ، سلام “ علیک: اما بعد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من التمس رضی اللہ بسخط الناس کفاه اللہ مئونة الناس و من التمس سخط اللہ برضی الناس و کلہ اللہ الی الناس، والسلام “ ۵۸۳

جبکہ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب ”الذہد“ میں حضرت عائشہ سے موقوفاً روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ” حدثنا ابو داؤد حدثنا شعبة عن واقد بن محمد بن احمد بن زید عن ابن ابی ملیکة عن انقاسم عن عائشة رضی اللہ عنہا، قالت: من اسخط لناس برضی اللہ کفاه الناس و من ارضی الناس بسخط اللہ و کلہ اللہ الی الناس “ ۵۸۴ (یہ حدیث حسن ہے)

(۸۹) ”اللهم الرفیق الاعلیٰ“

(دفتر اول مکتوب، ۹۹)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول بیان کیا۔

البتہ یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات مقدسہ ہیں جنہیں امام احمد: مسند اور امام بخاری نے ”صحیح“ میں ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا۔

چنانچہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ” ثنا ابو الیمان قال انا شعيب عن الزهري قال قال عروة بن الزبير رضی اللہ عنہ ان عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو صحیح، یقول انه لم یقبض نبی قط حتی یرى مقعده من الجنة حیاً فلما اشتکی وحضره القبض و راسه علی فخذی عائشة غشی علیہ فلما افاق شخص بصره نحو سقف البيت ثم قال: اللهم الرفیق الاعلیٰ، قالت عائشة انه حدیثه الذی کان یحدثنا وهو صحیح “ ۵۸۵

امام بخاری اپنی ”صحیح“ میں فرماتے ہیں: ” حدثنا سعید بن عفیر قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی سعید بن المسیب و عروة بن الزبير فی رجال من اهل العلم أن عائشة قالت کان

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) ۵۸۰ ایضاً

۵۸۱ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۴۳۵، کتاب الاداب، باب الظلم، فصل ثانی۔

۵۸۲ کتاب الزهد (لابن مبارک) جزء ۲، صفحہ ۶۶، باب الاخلاص النیة، حدیث ۱۹۹۔

۵۸۳ شرح السنۃ، جلد ۱۳، صفحہ ۴۱۱، کتاب الرقاق، باب: قال اللہ تعالیٰ: فلا تخشوا الناس و اخشونی۔

۵۸۴ الزهد، صفحہ ۲۰۵، بیان: زهد عائشة رضی اللہ عنہا۔

۵۸۵ مسند احمد بن حنبل، جلد ۶، صفحہ ۸۹، بیان: مسند عائشة رضی اللہ عنہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول و هو صحيح: لم يقبض نبي قط حيا يرى مقعده من الجنة ثم يخيره، فلما نزل به وراسه على فخذى غشى عليه ساعة ثم افاق فاشخص بصره الى السقف ثم قال: اللهم الرفيق الاعلى، قلت- اذا لا يختارنا و علمت انه الحديث الذي كان يحدثنا و هو صحيح- قالت كانت تلك اخر كلمة تكلم بها: اللهم الرفيق الاعلى “ ۵۸۶۔

(۹۰) حديث: ” تنام، عيناى ولا ينام قلبى “ (دفتر اول مکتوب، ۹۹)

اس حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو امام احمد بن حنبل نے اپنی سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ” حدثنا سفيان عن عمرو قال اخبرني كريب عن ابن عباس رضى الله عنه انه قال لما صلى ركعتي الفجر اضطجع حتى نفخ فكنا نقول لعمرؤ: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: تنام عيناى ولا ينام قلبى “ ۵۸۷۔

اور امام ابو حنیفہ عايشہ رضی اللہ عنہا سے بطوالت متن روایت کیا چنانچہ فرمایا: ” ثنا عبد الرحمن ثنا مالك عن سعيد بن ابى سعيد عن ابى سلمة قالت سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فى رمضان- فقالت، ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد فى رمضان ولا غيره على احدى عشرة ركعة يصلى اربعا فلا تسأل على حسنهن و طولهن ثم يصلى اربعة ثلاثا قالت، قلت يا رسول الله: تنام قبل ان توتر قال، يا عائشة انه اوانى، تنام عيناى ولا ينام قلبى “ ۵۸۸۔

امام سلم نے اس حدیث عايشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی صحیح میں اسی طریق مالک سے روایت کیا لیکن بلفظ: (ان عینی تمامان ولا ینام قلبی) ذکر کیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں، ” حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن سعيد بن أبى سعيد المقبرى عن أبى سلمة بن عبد الرحمن انه سأل عائشة، كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فى رمضان، قالت ما كان يزيد فى رمضان ولا فى غيره على احد عشرة ركعة يصلى اربعا فلا تسأل عن حسنهن و طولهن ثم يصلى اربعا فلا تسأل عن حسنهن و طولهن ثم يصلى ثلاثا فقالت عائشة قلت، يا رسول الله، أتنام قبل ان توتر، فقال: يا عائشته: ان عيني تمامان ولا ينام قلبى “ ۵۸۹۔

اور امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں اسی طریق مالک رضی اللہ عنہ سے بلفظ مسلم روایت کیا۔

البتة شيخ مسلم يحيى بن يحيى كى بجائے ” القعصى “ ذکر کیا۔ ۵۹۰

جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ: (تمام عینی ولا ینام قلبی) روایت کیا چنانچہ فرمایا: ” اخبرنا محمد بن اسحق بن ابراهيم مولى ثقيف حدثنا أبو قدامة عبيد الله بن سعيد حدثنا يحيى القطان عن ابن عجلان قال: سمعت أبى يحدث عن أبى هريره عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: تنام عيني ولا ينام قلبى “ ۵۹۱۔

البتة علامہ سیوطی نے ” الخصائص الكبرى “ میں فرمایا: ” اخرج عن الحسن مرفوعاً: تنام عيناى ولا ينام قلبى “ ۵۹۲۔

۵۸۶۔ صحيح البخارى، جلد ۲، صفحہ ۹۳۰، كتب الدعوات، باب دعاء النبى صلى الله عليه وسلم:

۵۸۷۔ مسند احمد بن حنبل، جلد اول، صفحہ ۲۲۰، مسند ابن عباس رضى الله عنه

۵۸۸۔ مسند احمد بن حنبل، جلد ۲، صفحہ ۳۶۔ مسند عائشة رضى الله عنها

۵۸۹۔ صحيح مسلم، جلد اول، صفحہ ۲۵۳، كتاب صلوة المسافرين، باب: صلوة اللیل و عدد ركعات النبى صلى الله عليه وسلم۔

۵۹۰۔ سنن أبى داؤد، جلد اول، صفحہ ۱۸۹، ابواب قيام الليل باب فى صلوة الليل ۸۷، ۸۷، ۸۷۔

۵۹۱۔ صحيح ابن حبان، جلد ۹، صفحہ ۱۰۱، كتاب التاريخ، باب من صفته صلى الله عليه وسلم و أخباره، ذكر البيان جان المصطفى

صلى الله عليه وسلم كان اذا نام لم ينام قلبه الخ۔

۵۹۲۔ السیوطی أبو الفضل، جلال الدين - عبد الرحمن بن ابى بكر: ” الخصائص الكبرى “ (۸۳۹ - ۹۱۱) (المکتبۃ النوریہ



جبکہ قاضی عیاض نے ”الشفاء“ میں بلفظہ ذکر کیا لیکن مخرج بیان نہیں کیا۔ ۵۹۳  
(پس یہ حدیث بلفظ مجتہد صحیح ہے)

## (۹۱) حدیث: ”لی مع اللہ وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب ولا

نبی مرسل“

(دفتر اول مکتوب، ۹۹)

اس حدیث کو مولانا علی قاری نے موضوعات میں شمار کیا اور فرمایا: ”من کلام بعض الصوفیة ولیست بحدیث“ ۵۹۴۔

لیکن یہ نکتہ حدیث زبان زد عام ہے اور صوفیاء کرام نے اسے نکتہ حدیث نبوی ذکر کیا۔ امام سخاوی اپنی کتاب ”المقاصد الحسنیة“ میں لکھتے ہیں کہ: ”یذکرہ المتصوفہ کثیراً و هو فی رسالۃ القشیری لیکن بلفظ: ”لی مع اللہ وقت لا یسعی فیہ غیر ربی“ ۵۹۵۔

علامہ ابن عربی نے ”الفتوحات المکتبہ“ میں بلفظ قشیری (لی وقت لا یسعی فیہ غیر ربی) ذکر کیا۔ ۵۹۶

مگر عین القضاة ہمدانی: ”تمہیدات“۔ نجم الدین رازی: ”مرصاد العباد“۔ عماد الدین: ”حیاء القلوب“۔ شیخ ابن یحییٰ منیری: ”مکتوبات“۔ سید حسین واعظ کاشفی: ”تفسیر حسینی“۔ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ”مدارج النبوة“ میں مرفوعاً بلفظہ ذکر کیا۔ ۵۹۷  
البتہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ”ابن السبع“ کے حوالہ سے نقل کیا کہ: ”ان اللہ جمع لہ بین المحبۃ والخلتہ والکلام و کلمہ بموضع لم یطأ ملک مقرب ولا نبی مرسل“ ۵۹۸۔

جبکہ حدیث زیر تحقیق معنوی طور پر حدیث علی رضی اللہ عنہ سے مشابہہ ہے کہ جیسے امام ترمذی شاکل، اور اسحاق ابن راہویہ نے ”مسند“ میں روایت کیا۔ جیسا کہ امام سخاوی فرماتے ہیں: ”و یشبہہ‘ أن یكون معنی‘ ما للترمذی فی الشمائل ولابن راہویہ فی مسنده عن علی رضی اللہ عنہ فی حدیث طویل: کان صلی اللہ علیہ وسلم اذا أتى، نبزله جزءاً ادخوله أجزاء جزءاً اللہ تعالیٰ و جزءاً الاہلہ و جزءاً النفسہ ثم جزءاً اجزاه و جزءاً ابینہ و بین الناس“، ۵۹۹۔

## (۹۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”ما ا لمیت فی القبر

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) (الرضویہ - لائل پور پاکستان) جلد اول، صفحہ ۶۹، باب الایۃ فی نومہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۹۳۔ عیاض بن موسیٰ، قاضی: (۵۴۷-۵۴۳) کتاب الشفاء (تحقیق اسین فرہ علی: اسامیہ الرفاعی) (دار ایفان طباعتہ والنشر دمشق - ۱۳۹۲) جلد ۲، صفحہ ۲۲۷۔ مقدمۃ القسم الثالث۔

۵۹۴۔ الموضوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع، صفحہ ۱۱۷، حدیث ۲۵۹

۵۹۵۔ المقاصد الحسنیة، حرف اللام، حدیث ۹۲۶۔

۵۹۶۔ الفتوحات المکیة، جلد ۳، صفحہ ۵۶، باب ۳۱۳۔ (معرفت منزل الفرق بین مدارج الملئکة والنبن و الاولیاء من الحضرة المحمدیة)

۵۹۷۔ تمہیدات، صفحہ ۱۲۲، بیان ۱۷۰، تمہید ۶۔ (حقیقت و حالات عشق) ’مرصاد العباد‘، صفحہ ۷۷، باب سوم، فصل

چہارم+ حیاء القلوب، جلد دوم، صفحہ ۲۷۱، باب (شرح الفاظ و اصطلاحات لها حقائق شرعیہ)+ سہ صدی مکتوبات، جلد اول، مکتوب شصت و ہفتم (۶۷) درگمان نیک۔ صفحہ ۱۹۰۔ + تفسیر حسینی، پارہ ۱۶، سورۃ مریم، رکوع اول۔ آیت نمبر ۱، کھینچتھن +

مدارج النبوة، جلد ۲، صفحہ ۷۸۹، تکملہ، وصل نوع ثانی کہ تعلق معنوی است، باب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۹۸۔ الخصائص الکبریٰ، باب ۱، صفحہ ۱۹۶۔ باب قبل باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنصر والرعب۔

۵۹۹۔ المقاصد الحسنیة، حرف اللام، حدیث ۹۲۶،

الا كالغريق المتغوث ينتظر دعوة تلحقه من ابٍ أو امٍّ أو أخٍ أو صديقٍ  
فاذا لحقته كان احب اليه من الدنيا وما فيها وان الله تعالى ليدخل  
على اهل القبور من دعاء اهل الارض امثال الجبال من الرحمة وان

هدية الاحياء الى السموات الاستغفار لهم

(دفتر اول مکتوب، ۱۰۳)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے ذکر کردہ متن میں لفظ ” من الرحمۃ “ جزو حدیث نہیں بلکہ یہ بیان معنی کے لئے ہے۔ جیسا کہ مشکوٰۃ المصابیح میں مذکور ہے۔ تو یہ الفاظ کاتب نے متن میں شامل کر دیئے۔

اس حدیث کو علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا اور فرمایا:

” رواہ البيهقي في شعب الايمان “ ۲۰۰۔

امام بیہقی ” شعب الايمان “ میں لکھتے ہیں۔ ” اخبرنا ابو بکر احمد بن محمد بن ابراهيم الاشئاني انا ابو  
علي الحسين بن علي الحافظ نا الفضل بن محمد بن عبدالله بن الحارث بن سليمان الانطاكي نا (محمد بن  
جابر بن ابي عياش المصيصي) نا عبدالله بن المبارك نا يعقوب بن القعقاع عن مجاهد عن عبدالله بن عباس  
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم: ما الميت في القبر الا كالغريق المتغوث ينتظر دعوة تلحقه من ابٍ أو  
امٍّ أو أخٍ أو صديقٍ فاذا لحقته كانت احب اليه من الدنيا وما فيها وان الله عز وجل ليدخل على اهل  
القبور من دعاء اهل الارض امثال الجبال وان هدية الاحياء الى السموات الاستغفار لهم “ ۲۰۱۔

بعد ازاں امام بیہقی فرماتے ہیں۔ ” قال ابو علي الحافظ: هذا حديث غريب “ من حديث عبدالله بن المبارك  
لم يقع عند اهل خراسان ولم اكتبه الا من هذا الشيخ۔ قال الامام احمد رحمه الله: قد رواه بعض معناه محمد بن  
خزيمة البصري ابو بكر عن محمد بن ابي عياش عن ابن المبارك و ابن ابي عياش ينفرد به “ ” والله اعلم “ ۲۰۲۔  
اس سند میں راوی ” محمد بن جابر بن ابي عياش المصيصي “ کو علامہ ذہبی نے غیر معروف قرار دیا۔ چنانچہ آپ نے میزان الاعتدال میں  
فرمایا: ” محمد بن جابر بن ابي عياش المصيصي لا اعرفه و خبره منكر اجدا۔ روى الفضل بن محمد الباهلي و  
عبدالله بن خالد الرازي عنه، قال: حدثنا ابن المبارك عن يعقوب بن القعقاع عن مجاهد عن ابن عباس قال قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما الميت في قبره الا كالغريق ينتظر دعوة تلحقه من ابٍ أو امٍّ أو صديقٍ وان الله  
ليدخل من دعاء اهل القبور كما مثال الجبال وان هدية الاحياء الى السموات الاستغفار لهم۔ وزاد الرازي “  
والصدقة عنهم “ ۲۰۳۔

علامہ ابوشجاع دلمی نے ” فردوس الاخبار “ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا مگر بلفظ، ” ما الميت في  
قبره الاشبه الغريق المتغوث ينتظر دعوة من ابٍ أو امٍّ أو ولدٍ أو صديقٍ ثقة، فاذا لحقته، كانت احب اليه من  
الدنيا وما فيها وان الله ليدخل على اهل القبور من دعاء اهل الدور امثال الجبال وان هدية الاحياء للاموات  
استغفار لهم والصدقة عنهم “ ۲۰۴۔

۲۰۰۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۲۰۶۔ کتب الدعوت۔ باب الاستغفار۔

۲۰۱۔ شعب الايمان، جلد ۲، صفحہ ۲۰۳، باب فی بر الوالدين / فصل فی حق الوالدين بعد موتها۔ حدیث ۱۰۵۔

۲۰۲۔ ایضاً۔

۲۰۳۔ میزان الاعتدال، بیان ۳۰۰ (محمد بن جابر بن ابي عياش) جلد ۳، صفحہ ۳۹۶۔

امام ابو منصور دیلمی اسکی اسناد یوں بیان کی: "اخبرناہ الامام أبی عن ابی القاسم بن البسری عن محمد بن عمر بن جعفر العکبری عن محمد بن عیسے بن حماد المرندی عن الحسن بن علی بن عبد الواحد عن ابی ہمام الولید بن شجاع عن ابن مبارک عن یعقوب بن القعقاع عن مجاهد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " الحدیث ' ۶۰۵۔"

لیکن روایت دیلمی کی اسناد میں ایک راوی "حسن بن علی بن عبد الواحد" کے بارے میں علامہ ذہبی فرماتے ہیں: "حدث عن ہشام بن عمار بخبر باطل " ۶۰۶۔"

امام غزالی "احیاء علوم الدین" میں لکھتے ہیں: "رُوِيَ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال: مثل الميت في قبره مثل الغريق يتعلق بكل شيء ينتظر دعوة من ولد او والد او أخ او قريب" ۶۰۷۔"

اور علامہ عراقی نے اسکی تخریج میں فرمایا: "اخرجه ابو منصور الديلمي في مسند الفردوس من حديث ابن عباس رضی اللہ عنہ وفيہ حسن بن علی بن عبد الواحد، قال الذہبی: حدث عن ہشام بن عمار بحديث باطل " ۶۰۸۔"

پس حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ ضعیف ہوئی لیکن علماء امت نے فضائل اعمال میں اسے قبول کیا ہے جیسا کہ علامہ خطیب نے مشکوٰۃ المصابیح کی فصل ثالث ۳ (جو کہ خطیب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے "مصابیح السنۃ" پر اضافہ ہے) میں بیان و استدلال کیا۔ پھر امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ سے حافظ ابوعلی کے حوالہ سے صرف "غریب" کہا اور اسکی تائید حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے جسے امام ابن ماجہ نے "سنن" میں مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا

حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن عاصم عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم، القنطار اثنا عشر ألف أوقية كل أوقية خير مما بين السماء والارض وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الرجل لترفع درجته في الجنة فيقول اني هذا فيقال باستغفار ولدك لك ۶۰۹۔"

امام بوسیری رحمۃ اللہ نے "زوائد ابن ماجہ" میں فرمایا "هذا اسنادہ صحیح رجالہ ثقات" ۶۱۰۔"

جبکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے "مسند" میں روایت کیا کہ "ثنا بزید انا احمد بن سلمة عن عاصم بن ابی النجود عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عزوجل ليرفع الدرجة للعبد الصالح في الجنة فيقول يا رب اني لى هذه فيقول باستغفار ولدك لك " ۶۱۱۔"

علامہ عراقی نے اس کے بارے فرمایا "رواه احمد باسناد حسن" ۶۱۲۔"

پھر اسکا معنی قرآن پاک کی آیت کریمہ "والذی جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین آمنو ربنا انک رؤوف الرحیم" ۶۱۳۔"

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) ۶۰۴۔ فردوس الاخبار، جلد ۳، صفحہ ۳۹۱، باب المیم، حدیث ۶۶۶۴

۶۰۵۔ ایضاً بر حاشیہ

۶۰۶۔ میزان الاعتدال، جلد اول، صفحہ ۵۰۹، بیان ۱۹۰۷ (الحسن بن علی بن عبد الواحد)

۶۰۷۔ احیاء علوم الدین، جلد ۲، صفحہ ۱۸۶، کتب آداب الالفة والاخوة والصحة، باب ۲، حقوق الاخوة والصحة۔

۶۰۸۔ ایضاً ..... الحق السادس (۶)

۶۰۹۔ سنن ابن ماجہ جلد ۲، صفحہ ۱۲۰۷، کتاب الادب، باب بر الوالدین حدیث ۳۶۶۰

۶۱۰۔ زوائد ابن ماجہ، جلد ۳، صفحہ ۹۸، کتاب الادب، باب بر الوالدین

۶۱۱۔ مسند احمد بن حنبل، جلد ۲، صفحہ ۵۰۹، "مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۲۔ المغنی بذیل احیاء علوم الدین، جلد اول، صفحہ ۳۱۲، کتاب الاذکار، باب ۲، آداب الدعاء، بیان فضیلة الاستغفار

۶۱۳۔ القرآن الکریم، سورة الحشر، آیت ۱۰

سے بھی ماخوذ ہے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ "اذکار نووی" میں فرماتے ہیں "اجمع العلما علی ان الدعاء للاموات ینفعہم ویصلہم ثوابہ واحتجوا بقولہ تعالیٰ (والذین جائوا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان)" ۶۱۳۔

(دفتر اول مکتوب، ۱۰۵)

### (۹۳) "رب تال للقرآن والقرآن یلعنہ"

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے تصریح کی کہ یہ حدیث معروف ہے۔ البتہ اسی دفتر کے مکتوب ۹ میں بلفظ (رب قاریء القرآن والقرآن یلعنہ) بیان کیا اور اسکے حدیث یا قول ہونے کی صراحت نہیں کی۔ لیکن دفتر دوم کے مکتوب ۵۳ میں مرفوعاً بیان کرتے ہوئے فرمایا "قال علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰت والتسلیمات، رب تال للقرآن والقرآن یلعنہ" (اس حدیث کی تخریج و تحقیق کیلئے دیکھئے حدیث اول مقالہ ہذا) و فصل ہذا

### (۹۴) "رب صائم لیس لہ من صیامہ الا الجوع والظما"

(دفتر اول مکتوب، ۱۰۵)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے تصریح کی کہ یہ "خبر صحیح" ہے

اسے امام قضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "مسند الشہاب" میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ لیکن لفظ "الظما" کی جگہ "العطش" ذکر کیا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے "مسند" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا لیکن لفظ "رب" کی بجائے "کم" اور لفظ "الظما" بیان ہی نہیں کیا۔ البتہ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے "سنن" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً فقط بنقص "الظما" روایت کیا۔ جبکہ امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے "سنن" میں لفظ "الظما" ذکر کیا مگر "الجوع" ذکر نہیں کیا اور "رب" کی بجائے "کم" بیان کیا۔ پھر امام غزالی علیہ الرحمۃ نے بلفظ "کم من صائم لیس لہ من صیامہ الا الجوع والظما" ذکر کیا ۶۱۵۔ (یہ حدیث صحیح ہے)

### (۹۵) "تخلقوا باخلاق اللہ"

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا۔

البتہ یہ کتب صوفیاء میں بحیثیت حدیث مشہور ہے۔ اسے امام غزالی نے "احیاء علوم الدین" علامہ جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب فیہ ما فیہ" ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "الفتاویٰ الحدیثیہ" سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ نے "جواہر العشاق" اور شیخ ابن حکیم منیری رحمۃ اللہ علیہ نے سہ صدی مکتوبات میں ذکر کیا لیکن اسکے حدیث یا قول ہونے کی صراحت نہیں کی۔ ۶۱۶۔

علامہ عین القضاة سہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے "تمہیدات" میں بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا۔ ۲۱۷۔

لیکن محقق و شارح علامہ عقیف عسیران نے فہرست تمہیدات میں اسکا شمار احادیث میں کیا۔ ۲۱۸۔

۶۱۳۔ اذکار نووی کتاب اذکار المرض والموت وما یعلق بہما، باب ما ینفع المیت (صفحہ ۷۴) من قول غیرہ

۶۱۵۔ دیکھئے، حدیث ۲، فصل ہذا

۶۱۶۔ احیاء علوم الدین، کتاب الصبر والشکر، جلد ۳، صفحہ ۹۴، بیان تمیز "ما یحبہ اللہ تعالیٰ عما یکرہ"، جلال الدین رومی، (۶۱۰۳ تا ۶۱۲۴) کتاب فیہ ما فیہ (فارسی) (باتصحیحات و حواشی بدیع الزمان فروز انفر) چاپخانہ مجلس، طهران، ۱۳۳۰ شمسی) صفحہ ۱۲۳، الفتاویٰ الحدیثیہ، صفحہ ۲۹۰، مطلب فی تاویل خلق اللہ آدم علی صورتہ، سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ (متولد ۱۸۲۰ء، متوفی ۱۸۲۵ء) جواہر العشاق، شرح رسالہ غوث اعظم (مترجمہ احمد حسین خان، ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، ۱۹۸۸ء) صفحہ ۶۱، شرح، الانسان، سری و اناسرہ، احمد بن یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ سہ صدی مکتوبات صفحہ ۱۷، مکتوب ششم ۶، (حصہ اول مکتوبات)

۲۱۷۔ تمہیدات، صفحہ ۲۲، تمہید ۲، (شہ طہای سالک در راہ خدا) بیان ۳۳ اور صفحہ ۶۶، تمہید ۵ (شرح ارکان پنجگانہ اسلام) بیان ۹۰

لیکن علامہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف المعارف اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوة میں بحسب قول رسول اللہ ﷺ

بیان کیا۔ ۶۱۹۔

اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ”احیاء علوم الدین“ میں قدسیات داؤدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ”اوحی اللہ تعالیٰ الی داؤد علیہ السلام، تخلق باخلاقى وان من اخلاقى انى انا الصبور“ ۶۲۰۔

(۹۶) ”ہم قوم لا یشقی جلیسہم“

(دفتر اول مکتوب، ۱۰۹)

یہ قطعہ حدیث صحیح ہے جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ (دیکھئے تخریج حدیث ۴۸)

(۹۷) ”ہم جلساء اللہ“

(دفتر اول مکتوب، ۱۰۹)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث ذکر کیا لیکن آپ کے خلیفہ خواجہ بدر الدین سرہندی نے ”حضرات القدس“ میں تصریح

کی کہ یہ حدیث ہے۔ ۶۲۱۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ ایک قطعہ حدیث ہے کہ جسے امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے ”الکامل فی ضعفاء الرجال“ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے ”الرسالة القشیریہ“ علامہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف المعارف اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ”الضعفاء“ میں روایت کیا چنانچہ امام ابن عدی نے تحریر فرمایا

شنا ابن صالح ثنا ابو مصعب حدثني مالك عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ لكل امرئ مفتاح ومفتاح الجنة حب المسكين والفقراء وهم جلساء اللہ يوم القيامة“ ۶۲۲۔

ابعد ازاں امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”وهذا ايضا عن مالك بهذا الاسناد منكر جدًا وثناه ابن ابى صالح عن ابى مصعب مطرف هذا باحاديد لم اخرجها هنا“ ۶۲۳۔

علامہ شہاب الدین سہروردی نے ”عوارف المعارف“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی مرفوعاً روایت کیا لیکن رجال ابن عدی (ابوصالح، ابو مصعب) کی بجائے (عثمان بن سعید اور عمر بن اسد) ذکر کیے چنانچہ آپ لکھتے ہیں ”اخبرنا الشيخ ابو زرعة طاهر بن ابى الفضل فى كتابه قال، اخبرنا ابو بكر احمد بن على بن خلف الشيرازى اجازة قال اخبرنا الشيخ عبد الرحمن السنلى قال اخبرنا ابراهيم بن احمد بن محمد بن رجاء قال حدثنا عبد الله بن احمد البغدادي قال حدثنا عثمان بن سعيد قال حدثنا عمر بن اسد عن مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لكل شىء مفتاح ومفتاح الجنة حب المسكين والفقراء الصبر، هم جلساء اللہ تعالیٰ يوم القيامة“ ۶۲۴۔

جبکہ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے ”الرسالة القشیریہ“ میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہوئے فرمایا ”(اخبرنا)

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) ۶۱۸ دیکھئے فہرست تمہیدات، بیان، احادیث

۶۱۹۔ عوارف المعارف، صفحہ ۳۰۱/۳۰۲، باب ۶۱، (ذکر الاحوال وشرحها)، مدارج النبوة جلد ۲، صفحہ ۷۷۵، تکملہ، باب در وصل ست وصل اول در کمال معنوی

۶۲۰۔ احیاء علوم الدین، جلد ۳، صفحہ ۶۱، کتاب الصبر، والشکر، بیان فضیلة الصبر

۶۲۱۔ حضرات القدس، (اردو) جلد اول، صفحہ ۲۸۸، ذکر خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

۶۲۲۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، جلد ۶، صفحہ ۲۳۷۵/۲۳۷۴، بیان (مطرف یکنی ابا مصعب مدینی ويقال مطرف السیاری)

۶۲۳۔ ایضاً حوالہ سابق، الکامل، لامام ابن عدی

۶۲۴۔ عوارف المعارف، صفحہ ۶۲، باب ۵، ماہیة التصوف

الشیخ ابو عبد الرحمن السّلمی قال حدثنا ابراهیم بن احمد بن محمد بن رجا الفزاری قال حدثنا عثمان بن معبد قال حدثنا عمر بن راشد عن مالك عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لكل شیء مفتاح ومفتاح الجنة حب المسکین والفقراء الصبر، هم جلساء اللہ تعالیٰ يوم القيمة“ ۲۲۵۔

”روی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ انه قال ، ان لكل شیء مفتاحاً ومفتاح الجنة حب المسکین والفقراء لصبرهم هم جلساء اللہ تعالیٰ يوم القيمة“ ۲۲۶۔

اور علامہ عراقی علیہ الرحمۃ نے اسکی تخریج میں فرمایا ” رواہ الدارقطنی فی غرائب مالک و ابو بکر بن لال فی مکارم الاخلاق و ابن عدی فی الكامل و ابن حبان فی الضعفاء من حدیث ابن عمر“ ۲۲۷۔

علامہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ” حدثنا ابو الطیب احمد بن عیبد اللہ الدارمی حدثنا احمد بن داؤد بن عبد الغفار حدثنا ابو مصعب حدثنا مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ

لكل امة مفتاح مفتاح الجنة حب المسکین والفقراء هم جلساء اللہ يوم القيمة“ ۲۲۸۔

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ نے اس روایت ابن حبان کو موضوعات میں شمار کیا، چنانچہ فرمایا ” قال ابن حبان ، هذا حدیث موضوع واحمد بن داؤد كان يضع الحدیث وقال الدارقطنی هذا الحدیث وضعه عمر بن راشد الحارثی عن مالک و

سرقه منه ، هذا الشیخ فوضعه علی بنی مصعب“ ۲۲۹۔

لیکن علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن جوزی کا تعاقب کرتے ہوئے فرمایا ” (قُلْتُ) رواية عمر بن راشد فی عوالی مالک لأنبی الحسن بن صخر قال حدثنی ابو محمد بن عمر و حدثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن

حشیش حدثنا عثمان بن سعید حدثنا عمر بن راشد عن مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ سرفوعاً، لكل شیء مفتاح ومفتاح الجنة حب المسکین والفقراء الصبراء و جلساء اللہ يوم القيمة ، و

قال الخطیب ، فی رواية مالک ، أنبأنا ابو بکر احمد بن محمد بن غالب الخوارزمی أنبأنا ابو صخر محمد بن مالک السّعدی بمرور و حدثنا المنکدر یعنی احمد بن محمد بن عمر حدثنا یعقوب بن سفیان ابو یوسف

حدثنا عمر بن راشد المدنی الحارثی مولیٰ عثمان بن عفان به ، وأخرجه ابن لال فی مکارم الاخلاق و ابن عدی ، واللہ اعلم“ ۲۳۰۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ”الجامع الصغیر“ میں حدیث (ابن لال) کو صرف ضعیف کہا۔ ۲۳۱

اور امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں قطعاً بلفظ (هم الجلساء لا يشقى بهم

جليسهم) ذکر کیا ۲۳۲۔

جو قطعہ زیر تحقیق کا شاہد ہے۔ (یہ حدیث بلفظ مجرد علیہ الرحمۃ حسن ہے)

۲۲۵۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ ”احیاء علوم الدین“ میں فرماتے ہیں

۲۲۶۔ احیاء علوم الدین ، جلد ۳، صفحہ ۱۹۹، کتاب الفقر والزهد، بیان فضیلة خصوص الفقراء من الراخین

۲۲۷۔ ایضاً حوالہ سابق، ۲۲۶، بر حاشیہ ۳/۱۹۵

۲۲۸۔ اللالی المصنوعہ (للسیوطی رحمۃ اللہ علیہ) جلد ۲، صفحہ ۲۳۳، کتاب الادب والزهد

۲۲۹۔ ایضاً

۲۳۰۔ ایضاً

۲۳۱۔ الجامع الصغیر، جلد ۲، صفحہ ۱۲۵، حرف لام

۲۳۲۔ صحیح بخاری، جلد ۲، صفحہ ۹۹، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ

## (۹۸) ”الحیاء شعبة من الايمان“

(دفتر اول مکتوب، ۱۰۹)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا۔ البتہ یہ حدیث نبوی ﷺ ہے کہ جسے امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ”مقف“ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ”سند“ اور امام نسائی نے ”سنن“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظہ روایت کیا جبکہ امام بخاری و مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صحیحین ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ ”سنن“ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں بطوالت متن روایت کیا۔ چنانچہ امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ”مقف“ میں فرماتے ہیں ”حدثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الحياء شعبة من الايمان“ ۲۳۳۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے سند میں فرمایا ”ثنا و کعب قال ثنا سفیان عن سهيل بن ابي صالح عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الحياء شعبة من الايمان“ ۲۳۴۔ امام نسائی ”سنن“ میں روایت کرتے ہیں ”حدثنا يحيى بن حبيب بن عربي قال ثنا خالد يعني ابن الحارث عن ابن عجلان عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي ﷺ قال الحياء شعبة من الايمان“ ۲۳۵۔

جبکہ امام بخاری ”صحیح“ میں فرماتے ہیں ”حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا ابو عامر العقدي قال حدثنا سليمان بن بلال عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي ﷺ قال الحياء شعبة من الايمان“ ۲۳۶۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی ”صحیح“ میں فرماتے ہیں ”حدثنا عبيد الله بن سعيد و عبد بن حميد قالا حدثنا ابو عامر العقدي حدثنا سليمان بن بلال بن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي ﷺ الحياء شعبة من الايمان“ ۲۳۷۔

پھر دوسرے طریق سے بیان کرتے ہوئے فرمایا ”حدثنا زهير بن حرب قال ثنا جرير عن سهيل عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الحياء شعبة من الايمان“ ۲۳۸۔

امام ابو داؤد نے اپنی ”سنن“ میں روایت کرتے ہوئے فرمایا ”حدثنا موسى بن اسمعيل نا حماد اخبرنا سهيل بن ابي صالح عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال الحياء شعبة من الايمان“ ۲۳۹۔

امام نسائی نے ”سنن“ میں روایت فرمایا کہ ”اخبرنا احمد بن سليمان قال ثنا ابو داؤد عن سفیان قال وثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان عن سهيل عن عبد الله بن دينار عن ابي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الحياء شعبة من الايمان“ ۲۴۰۔

۲۳۳۔ صحیح بخاری، جلد ۲، صفحہ ۱۹، کتب الدعوت، باب، فضل ذکر اللہ تعالیٰ

۲۳۴۔ سند احمد بن حنبل، جلد ۲، صفحہ ۴۴۲، سند ابي هريرة رضى الله عنه

۲۳۵۔ سنن نسائی، کتب الايمان و شرائعہ، باب ذکر شعب الايمان، جلد ۲، صفحہ ۲۶۸

۲۳۶۔ صحیح البخاری، جلد اول، صفحہ (۶) کتاب الايمان، باب، امور الايمان

۲۳۷۔ صحیح مسلم، جلد اول، صفحہ ۴۷، کتاب الايمان، بیان، عدد الايمان

۲۳۸۔ ایضا

۲۳۹۔ سنن ابي داؤد، جلد ۲، صفحہ ۲۸۷، کتاب السنة، باب فی رد الارجاء، ۵۵/۵

امام ابن ماجہ نے ”سنن“ میں فرمایا ”حدثنا علي بن محمد النطافسي ثنا وكيع عن سفيان عن سهيل بن ابي صالح عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والايمان بضع وستون او سبعون بابا ادناها امانة الاذى عن الطريق، وارفعها قول لا اله الا الله والحياء شعبة من الايمان، ۶۳۱۔“

اور امام بیہقی نے ”شعب الايمان“ میں فرمایا ”اخبرنا ابو عبد الله الحافظ، انبا ابو بكر احمد بن اسحق الفقيه أنبا ابو مسلم ثنا محمد بن كثير ثنا سفيان عن سهيل بن ابي صالح عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الايمان بضع وستون او بضع وسبعون شعبة افضلها لا اله الا الله وادناها امانة الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان“ ۶۳۲۔“

(یہ حدیث متفق علیہ ہے)

(۹۹) ”الدنيا ملعونة وملعون ما فيها الا ذكر الله“ (دفتر اول مکتوب، ۱۱۰)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے یہاں بغیر تصریح حدیث و قول ذکر کیا، البتہ دفتر سوم مکتوب ۱۰۰، میں بلفظ (الدنيا ملعونة) بیان کیا اور صراحت کی کہ یہ حدیث ہے۔ اس حدیث کو ابن جوزی ”العلل المتناهیة“ امام ترمذی ”جامع“ ابن امام ماجہ ”سنن“ اور بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”شرح السنن“ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ علامہ ابن جوزی لکھتے ہیں ”انباؤنا الحریری قال انباؤنا العشاری قال نا الدارقطنی قال نا الحسن بن ابراهیم بن عبد المجید قال نا سلمة بن احمد بن مجاشع قال نا خالد بن یزید قال نا سفيان الثوري عن عطاء بن قرّة عن عبد الله بن همزه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، الدنيا ملعونة وملعون ما فيها الا ذكر الله ار عالم او متعلم“ ۶۳۳۔“

بعد ازاں فرمایا ”تفرّد به خالد بن یزید العدوی قال ابن عدی لا تتابع علی حدیثه“ ۶۳۴۔“

البتہ امام ابن ماجہ نے سفيان ثوری کی بجائے ابن ثوبان رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں ”حدثنا علي بن ميمون الرقي ابو خلیل عتبة بن حماد الدمشقي عن ابن ثوبان عن عطاء ابن قرّة عن عبد الله بن ضمرة السلولي قال ثنا ابو هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ وهو يقول الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا ذكر الله وما والاه او عالماً او متعلماً“ ۶۳۵۔“

امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے ”جامع“ میں فرمایا ”حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا علي بن ثابت نا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان قال سمعت عطاء بن قرّة قال سمعت عبد الله بن ضمرة قال سمعت ابا هريرة رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول، ان الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا ذكر الله وما والاه وعالم او متعلم“ ۶۳۶۔“

اور بعد ازاں فرمایا ”وهذا حديث حسن غريب“ ۶۳۷۔“

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) ۶۳۰۔ سنن نسائی، جلد ۲، صفحہ ۲۶۸، کتاب الايمان، شرائعہ، باب، ذکر شعب الايمان

۶۳۱۔ سنن ابن ماجہ، جلد اول، صفحہ ۲۲، مقدمہ، باب فی الايمان، حدیث ۵۷

۶۳۲۔ شعب الايمان، جلد اول، صفحہ ۱۰۳، شعبہ اول، باب فی الايمان بالله عزوجل، حدیث ۸۹

۶۳۳۔ ابن جوزی، عبد الرحمن بن علی (۵۱۰ھ تا ۵۹۷ھ) ”العلل المتناهیة فی الاحادیث الواہیة“ (دارنشر الکتب الاسلامیہ لاہور،

۱۳۹۹/۱۹۷۹ء) جلد ۲، صفحہ ۳۱۱، ۳۱۲، کتاب الزهد، حدیث ۱۳۳۰، حدیث فی دم من كانت الدنيا همّة

۶۳۴۔ ایضاً حوالہ سابق، ۶۳۳

۶۳۵۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، کتاب الزهد، ص ۱۳۷۷، باب، مثل الدنيا، حدیث ۳۱۱۲

۶۳۶۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۵۸، ابواب الزهد، باب، ما جاء فی هوان الدنيا علی الله ۵۲/۲

۶۳۷۔ ایضاً



امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ "شرح السنۃ" میں روایت کرتے ہیں "اخبرنا الامام ابو علی الحسن بن محمد القاضي انا ابو العباس عبد الله بن محمد بن هارون الطيسفوني انا ابو الحسن محمد بن احمد الترابي انا ابو بكر احمد بن محمد بن عمر بن بسطام انا احمد بن سيار القرشي نا قتيبة بن سعيد نا الخنيسي وهو محمد بن يزيد بن خنيس عن وهيب بن الورد العابد عن عطاء بن قره سلولى عن عبد الله بن ضمرة ان النبي ﷺ قال الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا ذكر الله او معلما او متعلما" ۶۴۸۔

اور بعد ازاں فرمایا "ويروى عن عبد الله بن ضمرة عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي ﷺ - الا ان الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا ذكر الله وما والاه وعلما او متعلما" ۶۴۹۔

علامہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (الا ان الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا ذكر الله وما والاه وعلما او متعلم) ذکر کیا اور فرمایا کہ اسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ ۶۵۰۔ (یہ حدیث حسن ہے)

(۱۰۰) "ان الله خلق ادم على صورته"

(دفتر اول مکتوب، ۱۱۳)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا۔ البتہ یہ حدیث مرفوع صحیح ہے۔ (دیکھئے تخریج حدیث ۶۷)

(۱۰۱) "ان الله يحب معالي الهمم"

(دفتر اول مکتوب، ۱۱۶)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا۔ البتہ آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم نے اپنے مکتوبات میں تحثیت حدیث بیان کیا۔ ۶۵۱۔

اور "انيس الغرباء" میں مرفوعاً بلفظ ذکر کیا گیا، جیسا کہ مفتی محمد سعید "تشہید المبانی" میں لکھتے ہیں کہ "ذكر في انيس الغرباء قال النبي ﷺ ان يحب معالي الهمم ويبغض سفاسفها" ۶۵۲۔

علامہ بایزید انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے "مقصود المؤمنین" میں لفظ معالی کی بجائے عالی نقل کرتے ہوئے فرمایا "قال النبي ﷺ ان الله يحب عالي الهمم ويبغض سفاسفها" ۶۵۳۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ، (ان الله يحب معالي الاخلاق) روایت کیا چنانچہ فرمایا "اخبرنا ابو محمد بن يوسف نا ابو سعيد بن الاعرابي نا ابراهيم بن مهدي نا محمد بن عبيد نا محمد بن ثور عن معمر عن ابي حازم عن سهل بن سعد الساعدي قال قال رسول الله وان الله كريم يحب الكرم ومعالي الاخلاق ويبغض سفاسفها" ۶۵۴۔

ابن النقطہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے "التقييد لمعرفة رواة السنن والمسانيد" میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی ہی روایت سے بلفظ بیہقی (مذکور) بیان کیا۔ چنانچہ فرمایا۔ "اخبرنا زاهد بن ابي طاهر با صبهان قدم علينا أنبا أبو عثمان سعيد بن محمد البحيري

۶۴۸۔ شرح السنۃ، جلد ۱، صفحہ ۲۴۹، ۲۳۰، کتاب الرقاق، باب، عنوان الدنيا على الله سبحانه وتعالى، حدیث ۲۰۲۸

۶۴۹۔ ایضاً

۶۵۰۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۴۳۱، کتاب الرقاق، فصل ثانی (۲)

۶۵۱۔ مکتوبات معصومیۃ دفتر سوم، صفحہ ۲۵۱، مکتوب ۲۰۶

۶۵۲۔ تشہید المبانی، صفحہ ۳۳

۶۵۳۔ مقصود المؤمنین، صفحہ ۱۲۳، فصل ۱۲، (بیان العلم و معرفۃ التوکل والقناعة)

۶۵۴۔ شعب الایمان، جلد ۲، صفحات ۲۳۰، ۲۳۱، شعبہ ۵۷، باب، حسن الخلق، حدیث ۸۰۱۱

انبا ابو الہیثم محمد بن المکی بن محمد الکشمہینی، بها، ثنا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم البوشخی ثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس ثنا فضیل بن عیاض عن محمد بن ثور عن معمر عن ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان ایحب معالی الاخلاق ویکرہ سفسافہا“ ۲۵۵۔

جبکہ علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ”جامع“ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظہ (ابن نقطہ) روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا ”اخبیرنا القاضی ابو عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی بالبصرة نا احمد بن عمرو بن فہد ان نا ابراہیم بن فہد نا عبد اللہ بن ابراہیم العضاہری رضی اللہ عنہ نا عبد اللہ بن ابی بکر بن المنکدر عن عمہ محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال ان ایحب معالی الاخلاق ویکرہ سفسافہا“ ۲۵۶۔

البتہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ”مستدرک“ میں حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظہ (ان اللہ کریم یمحب الکرم ومعالی الاخلاق ویبغض سفسافہا) روایت کیا آپ لکھتے ہیں ”حدثنا ابو زکریا یحییٰ بن محمد العبدی ثنا ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم العبدی (وحدثنا) احمد بن محمد بن مسلمة ثنا عثمان ابن سعید ثنا احمد بن یونس ثنا فضیل بن عیاض ثنا الصنعانی محمد بن ثور عن معمر عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ کریم یمحب الکرم ومعالی الاخلاق ویبغض سفسافہا“ ۲۵۷۔

اور بعد ازاں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ“ ۲۵۸۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ولفظ حاکم بھی روایت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ ”اخبیرنا ابو محمد بن یسف انا ابو سعید بن الاعرابی نا ابو اسامة الکلبی نا احمد بن یونس نا فضیل بن عیاض عن الصنعانی محمد بن ثور، واخبیرنا ابو عبد اللہ الحافظ نا احمد بن محمد بن سلمة نا عثمان بن سعید نا احمد بن یونس نا فضیل بن عیاض نا الصنعانی محمد بن ثور عن معمر عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ، ان اللہ کریم یمحب الکرم ومعالی الاخلاق ویبغض سفسافہا“ ۲۵۹۔

امام ابو نعیم حلیہ الاولیاء میں روایت کرتے ہیں ”حدثنا مخلد بن جعفر و محمد بن حمید فی جماعة قالوا ثنا ابراہیم بن شریک ثنا احمد بن یونس ثنا فضیل بن عیاض ثنا محمد بن ثور الصنعانی عن معمر عن ابی حازم عن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ، ان اللہ کریم یمحب الکرم ومعالی الاخلاق ویبغض سفسافہا“ ۲۶۰۔

اور بعد ازاں امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”غریب من حدیث ابی حازم و سهل تفرد به عن ابی حازم معمر و

۲۵۵۔ ابن النقطہ، الحافظ ابو بکر محمد بن عبد الغنی البغدادی الحنبلی المتوفی ۲۲۹ھ، التقیید لمعرفة رواة السنن والمسانید، (تحقیق کمال یوسف الحوت) مطبوعہ منشورہ، دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان، ۱۳۰۸ھ/۱۹۸۸ء) صفحہ ۱۱۰، ترجمہ ۱۲۶ (محمد بن المکی بن محمد الکشمہینی، ابو الہیثم،

۲۵۶۔ الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع، جلد اول، صفحہ ۹۲، بیان ذکر ما ینبغی للراوی والسامع ان یتمیز به من الاخلاق الشریفہ، حدیث ۳۸

۲۵۷۔ مستدرک حاکم، جلد اول، صفحہ ۳۸، کتب الایمان بیان ان اللہ کریم یمحب الکرم ومعالی الاخلاق وسفسافہا

۲۵۸۔ ایضا

۲۵۹۔ شعب الایمان، جلد ۶، صفحہ ۲۳۰، شعبہ ۵۷/باب فی حسن الخلق، حدیث ۸۰۱۱

۲۶۰۔ حلیہ الاولیاء، جلد ۳، صفحہ ۲۵۵، ترجمہ ۲۳۰، (سمة بن دینار ابو حازم)

عن فضیل ، احمد بن یونس " ۶۶۱ ۰

امام طبرانی " المعجم الکبیر " میں فرماتے ہیں " حدثنا ابرہیم بن شریک الاسدی ومحمد بن عثمان بن ابی شیبہ قالا

شنا احمد بن یونس ثنا فضیل بن عیاض عن محمد بن ثور عن معمر عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال

رسول اللہ ﷺ ان اللہ عزوجل کریم یحب الکرم ویحب معالی الاخلاق ویکره سفسافها " ۶۶۲ ۰

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے " الجامع الصغیر " میں بلفظ طبرانی بیان کیا اور فرمایا کہ اسے طبرانی نے المعجم الکبیر ، ابو نعیم ، حلیۃ الاولیا ، حاکم ،

مستدرک ، اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت بل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے ۔ ۶۶۳ ۰

پھر علامہ سیوطی ، نے وضاحت کی کہ یہ حدیث صحیح ہے ۶۶۳ ۰

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت طلحہ بن کریر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ ( ان اللہ تعالیٰ یحب معالی الامور ) بھی روایت کیا لیکن یہ

مرسل ہے ۔ چنانچہ فرمایا " فرواہ ( عبد الرزاق ) عن معمر عن ابی حازم عن طلحہ بن کریر الخزاعی قال قال رسول اللہ ﷺ

ان اللہ تعالیٰ یحب معالی الامور ویکره سفسافها ، اخبرنا عبد اللہ بن یوسف الاصبہانی انا ابو سعید بن

الاعرابی نا الرمادی نا عبد الرزاق فذکره وکذالك رواه سفیان الثوری عن ابی حازم عن طلحہ بن عبد اللہ بن

کریر الخزاعی عن النبی ﷺ مرسلًا " ۶۶۵ ۰

لیکن اس روایت بیہقی کے رجال ثقہ ہیں ۔ علامہ عراقی " تخریج احیاء میں فرماتے ہیں " حدیث ( ان اللہ یحب معالی الاخلاق

ویبغض سفسافها ) اخرجه البیہقی من حدیث سهل بن سعد متصلاً ومن رواية طلحہ بن عبید اللہ بن کریر

مرسلًا ورجالہما ثقات " ۶۶۶ ۰

## ( ۱۰۲ ) " حدیث : من لم یملك عینہ فلیسر القلب عنده "

( دفتر اول مکتوب ، ۱۱۷ )

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے " مکتوبات معصومیہ " میں بلفظ ذکر کیا لیکن اسکے حدیث یا قول

ہونے کی تصریح نہیں کی ۔ ۶۶۷ ۰

راقم الحروف کو یہ زیر مطالعہ کتب حدیر ۔ میں بلفظ نہیں ملی لیکن اسکا معنی صحیح ہے ۔ کیونکہ غیر محرم کی ڈرف نگاہ بد سے دیکھتے رہنا بالآخر دل کو برائی پر

آبادہ کر دیتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے بری نظر کو زنا میں شمار کیا ۔ چنانچہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ۔

" فالعینان زنا هما النظر " ۶۶۸ ۰

پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا " لا تتبع النظرة ، النظرة فان لك الاولى و

لیست لك الاخرة " ۶۶۹ ۰

۶۶۱ ۰ ایضا

۶۶۲ ۰ المعجم الکبیر ، جلد ۶ ، صفحہ ۲۲۳ ، بیان معمر بن راشد عن ابی حازم حدیث ، ۵۹۲۸ ۰

۶۶۳ ۰ الجامع الصغیر ، جلد اول ، صفحہ ۷۱ ، حرف الالف

۶۶۴ ۰ ایضا

۶۶۵ ۰ شعب الایمان ، جلد ۶ ، صفحہ ۲۳۰ ، ۲۳۱ ، شعبہ ۵۷ ، باب فی حسن الخلق ، حدیث ۸۰۱۲ ۰

۶۶۶ ۰ بر حاشیہ احیاء علوم الدین ، جلد ۲ ، صفحہ ۳۵۸ ، کتاب آداب المعیشتہ ، واخلاق النبوۃ ، بیان ، تادیب اللہ تعالیٰ حبیبہ وصفہ

بمحمد ﷺ بالقرآن

۶۶۷ ۰ مکتوبات معصومیہ ، دفتر اول ، صفحہ ۳۲۶ ، مکتوب ۱۶۵

۶۶۸ ۰ صحیح مسلم ، جلد ۲ ، صفحہ ۳۳۶ ، کتاب القدر ، باب قدر علی ابن آدم حفظہ من الزنا

۶۶۹ ۰ مستدرک حاکم ، جلد ۲ ، صفحہ ۱۹۳ ، کتاب النکاح ، بیان ، اذا تزوج بغير اذن سیده الخ "

ایک دوسرے اعتبار سے لفظ ”عین“ سے مراد بصیرت قلب ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احياء العلوم میں فرماتے ہیں ”بصيرة القلب وهو النظر بعين الاعتبار“ ۶۷۰۔

اور حضرت نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے ”شر العمى عمى القلب“ ۶۷۱۔  
تو اس سے یوں کہا جاسکتا ہے کہ جس کے پاس عین (یعنی بصیرت قلب) نہیں اس کے پاس قلب (یعنی محل بصیرت نہیں) اس طرح یہ آئیہ کریمہ ”لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التي فى الصدور“ ۶۷۲ سے ماخوذ ہے

(۱۰۳) در خبر آمدہ است ”لن يومن احدكم حتى يقال انه

مجنون“

(دفتر اول مکتوب، ۱۱۹)

اسکی تخریج و تحقیق حدیث ۳۵ کے تحت گزر چکی ہے

### فصل دوم (فارسی ترجمہ)

(۱) ”عبادت نافلہ از نماز و ذکر و صدقہ و امثال آنها کہ دریں

ماہ صادر شود برابر ادائے فرض از ایام دیگر است و ادائے فرض دریں

ماہ برابر ہفتاد فرائض است در ماہیائے دیگر و کسیکہ افطار بکناند

صائمی را دریں ماہ اورا بخشند ورقبہ اورا از آتش دوزخ آزاد سازند و

مراد را مثل اجر آن صائم نقصان کند۔ وہمچنین کسیکہ در خدمت

مملوک تخفیف نماید حق سبحانہ و تعالیٰ اورا ببخشند و آزاد

گرداند از آتش دوزخ“

(دفتر اول مکتوب، ۴۵)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث یا قول ذکر کیا

راقم الحروف کہتا ہے کہ اسے علامہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔

چنانچہ آپ لکھتے ہیں ”عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ ﷺ فى احدى ايام من شعبان فقال يا ايها الناس قد

اظلكم شهر عظيم شهر مبارك نهر فيه ليلة خير من الف شهر جعل الله صيامه فريضة وقيام ليله تطوعاً، من

تقرب فيه

بخصلة من الخير كان كمن ادى فريضة فيما سواه ومن ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضة

فيما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزداد فيه رزق المؤمن، من فطر فيه صائماً

كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبتة من النار وكان له مثل اجره من غير ان ينقص من اجره شيئاً

قلنا يا رسول الله ليس كلنا نجد ما نفطر به الصائم فقال رسول الله ﷺ يعطى الله هذا الثواب من فطر

۶۷۰۔ احياء علوم الدين، جلد ۴، صفحہ ۹، كتاب الصبر والشكر، الشطر الثاني، الركن الاول فى نفس الشكر

۶۷۱۔ مقصود المؤمنین، صفحہ ۱۷۴، فصل ۴، بيان العلم و معرفة الخوف والعقوبه

۶۷۲۔ القرآن، سورة الحج پارہ ۱۷، آیت ۴۶

صائماً علی مذقة لبنٍ او تمرّة او شربة من ماءٍ ومن اشبع صائماً سقاه الله من حوضی شربة لا یظما حتی یدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار ومن خفف عن مملوكه فيه غفر الله له واعتقه من النار“ ۱۷۔

اور بعد ازاں اسکا ماخذ ”شعب الایمان“ قرار دیا۔ ۱۸۔

جبکہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ”اخبیرنا ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو بکر اسماعیل بن محمد الضریر بأکاری بالری ثنا محمد بن الفرّج الأرزق ثنا عبد اللہ بن بکر السہمی ثنا ایاس بن عبد الغفار عن علی بن زید بن جدعان اخبیرنا ابو نصر بن قتادة ثنا ابو عمر واسمعیل بن نجید ثنا جعفر بن محمد بن سواد اخبیرنی علی بن حجر و اخبیرنا ابو سعد عبد الملك بن ابی عثمان الزاهد ثنا ابو عمر و محمد بن جعفر بن مطر ثنا جعفر بن محمد بن نصر الحافظ ثنا علی بن حجر

واخبیرنا ابوزکریا بن ابی اسحق المزکی ثنا والدی قال قرأ علی محمد بن اسحق بن خزیمہ ان علی بن حجر السعدی حدثهم ثنا یوسف بن زیاد عن ہمام بن یحییٰ عن علی بن زید بن جدعان عن سعید بن المسیب عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ و فی آخر یوم من شعبان فقال ایہا الناس قد اظلمکم شہر عظیم، شہر مبارک شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر، جعل اللہ صیامہ فریضة و قیام لیلہ تطوعاً، من تقرب فیہ بخصلة من الخیر کان کمن ادى فریضة فیما سواه و من ادى فریضة فیہ کان کمن ادى سبعین فریضة فیما سواه و هو شہر الصبر و الصبر ثوابہ الجنة و شہر المواساة و شہر یزاد فیہ رزق المؤمن، من فطر فیہ صائماً کان لہ مغفرة لذنوبہ و عتق رقبتہ من النار و کان لہ مثل اجرہ من غیرہ ان ینتقص من اجرہ شیء“ ۱۹۔

علامہ سعید بسیونی زغلول ”شعب الایمان“ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ ”قال الحافظ ابن حجر فی اطرافہ مدارہ علی بن علی بن زید بن جدعان و هو ضعیف و یوسف بن زیاد الراوی عنہ ضعیف جد او تابعہ ایاس بن عبد الغفار عن علی بن زید عند البیہقی فی الشعب و ایاس ما عرفته“ ۲۰۔

البتہ علامہ محمد بن اسحاق ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی ”صحیح“ میں علی بن حجر کے طریق سے ہی روایت کیا۔ ۲۱۔  
(یہ حدیث حسن ہے)

(۲) ”در ماہ رمضان آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتّحیّۃ رہا میگرد

ند ہر اسیر را و ہر کسے ہر چہ از ایشان سوال میگرد میداند“

(دفتر اول مکتوب، ۴۵)

اس حدیث نبوی ﷺ کو علامہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ”طبقات“ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ ”اخبیرنا عبد الحمید بن عبد الرحمن الحماني عن ابی بکر الہذلی عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ و عائشۃ رضی اللہ عنہا قالا، کان رسول اللہ ﷺ اذا دخل شہر رمضان اطلق کل السیر و اعطی کل سائل“ ۲۲۔

۱۷۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴، کتاب الصوم، فصل ثالث

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ شعب الایمان، جلد ۳، صفحہ ۳۰۵، شعبہ ۲۳، باب فی الصیام فضائل شہر رمضان، حدیث ۳۶۰۸

۲۰۔ ایضاً

۲۱۔ صحیح ابن خزیمہ، جلد ۳، صفحہ ۱۹۱، کتاب الصوم، باب شہر رمضان ان صحّ الخیر، حدیث ۱۸۸۷

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ”شعب الایمان“ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا چنانچہ فرمایا - ”حدثنا ابو سعید الزاہد ثنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن جبیر النسوی ثنا محمد بن یاسین بن النضر ثنا یوسف بن موسی ثنا عبد الحمید الحماني ثنا ابو بکر الہذلی عن الزہری عن عبید اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ، کان رسول اللہ ﷺ اذا دخل شهر رمضان اطلق کل اسیرہ واعطی کل سائل“ ۲۳۔

علامہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ نے مشکوٰۃ المصابیح میں ذکر کیا اور فرمایا کہ، اسے بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے ۲۳۔

اس روایت کی اسناد میں ایک راوی ابو بکر الہذلی ہے کہ جو ضعیف ہے۔ علامہ ابن حجر ”تہذیب التہذیب“ میں لکھتے ہیں ابو بکر الہذلی البصری اسمہ سلمی بن عبد اللہ بن سلمی وقیل اسمہ روح وهو ابن بنت حمید بن عبد الرحمن الحمیری“ قال الدوری عن ابی معین ، لیس بشیء ء وقال فی موضع آخر ، لیس بثقة ، وقال ابو بکر بن خمیثہ عن ابن معین ، لیس بشیء ء ، قال یحییٰ وکان غندر یقول ، کان ابو بکر الہذلی اسنا وکان یکذب ، وقال ابو زرعة ضعیف ، وقال ابو خاتم ، لین الحدیث یکتب حدیثہ ولا یحتج بحدیثہ ، وقال النسائی ، لیس بثقة ولا یکتب حدیثہ ، قال ابن ابی عاصم ، مات سن سبع وستین ومائة ، قلت ( یعنی ابن حجر ) ، وقال النسائی وعلی بن الجنید ، متروک الحدیث ، وقال علی بن عبد اللہ المدینی ، ضعیف لیس بشیء ء وقال مرّة ، ضعیف جدّ او قال مرّة ، ضعیف ، وقال الجوز جانی ، یضعف حدیثہ ، وکان من علماء الناس بایاسہم وقال البخاری فی الاوسط وزکریا الساجی ، لیس بالحافظ عندهم ، وقال الدارقطنی منکر الحدیث متروک ، وقال یعقوب بن سفیان ، ضعیف لیس حدیثہ بشیء ء ، وقال المروزی ، کان ابو عب اللہ یضعف امرہ ، وقال ابن عمّار بصری ، ضعیف ، وقال ابو اسحق الحرّبی ، لیس بحجّة ، وقال ابو احمد الحاكم ، لیس باقوی عندهم ، وقال ابن عدی ، عامۃ ما یروی لا یتابع علیہ “ ۲۵۔

(یہ حدیث ضعیف ہے)

(۳) ”دریں ماہ درہائے بہشت راسی کشائند و درہائے دوزخ

راسی بندند و شیطین رازنجیر سے کنند و دریائے رحمت میکشائند“

(دفتر اول مکتوب، ۳۵)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تصریح حدیث ذکر کیا۔ راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ علامہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ المصابیح میں تحریر فرمایا کہ ”عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء ، وفي رواية ، فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلة الشياطين ، وفي رواية فتحت ابواب الرحمة“ (متفق علیہ) ۲۶۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”حدثنا یحییٰ بن ایوب وقتیبہ وابن حجر قالوا حدثنا اسمعیل وهو ابن جعفر عن ابی سہیل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار وصدت الشياطين“ ۲۷۔

امام مسلم نے ایک دوسرے طریق سے روایت کرتے ہوئے ”ابواب الجنة“ کی بجائے ”ابواب الرحمة“ ذکر کیا، چنانچہ فرمایا ”حدثنی

۲۲۔ الضیقات الکبری لابن سعد ، جلد اول ، صفحہ ۳۷۷ ، ذکر حسن خلقہ

۲۳۔ شعب الایمان ، جلد ۳ ، صفحہ ۳۱۱ ، شعبہ ۲۳ ، باب فی الصیام فضائل شہر رمضان ، حدیث ۳۶۲۹

۲۴۔ مشکوٰۃ المصابیح ، صفحہ ۱۷۷ ، کتاب الصیام ، فصل ثالث (۳)

۲۵۔ تہذیب التہذیب ، جلد ۱۲ ، صفحہ ۲۶ ، کنی ، حرف الباء ، بیان ۱۸۰ ، ابو بکر الہذلی

حرملة بن يحيى اخبرنا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن ابن ابي انس ان اباہ حدثه انه سمع ابا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله ﷺ اذا كان رمضان فتحت ابواب الرحمة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشيطان " ۲۸۔

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ "حدثنا قتيبة ثنا اسمعيل بن جعفر عن ابي سهيل عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وحدثني يحيى بن بكير ثني الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال ثنا ابن ابي انس مولى التميميين ان اباہ حدثه انه سمع ابا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله ﷺ اذا دخل شهر رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين " ۲۹۔  
(یہ حدیث صحیح ہے)

(۴) در حدیث آمدہ در فضائل این کلمہ کہ "اگر آسمان ہائے

وزمین ہمارا در پلہ بنہد واین کلمہ را در پلہء دیگر ہر آئینہ این پلہ

راجح آید بر پلہء دیگر

(دفتر اول مکتوب، ۵۲)

اسے امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح السنۃ" میں حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا چنانچہ فرمایا "اخبرنا عبد الواحد بن احمد المديحي انا ابو منصور السمعاني نا ابو جعفر الرياني نا حميد بن زنجويه نا ابو الاسود نا ابن لهيعة عن دراج ابي السمع عن ابي الهيثم عن ابي سعيد الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ قال قال موسى النبي ﷺ ويارب علمن شيئاً اذ كرك به او ادعوك به فقال يا موسى قل لا اله الا الله فقال يارب كل عبادك يقولون هذا انما اريد شيئاً تخصني به قال يا موسى لو ان السموات السبع وعامرهن غيري والارضين السبع وضعن في كفة ولا اله الا الله في كفة لمالت بهن لا اله الا الله " ۳۰۔

اور حاشیہ پر شعیب الارناؤوط لکھتے ہیں "اسنادہ ضعیف" لضعف ابن لهيعة ودرج ابو السمع في حديثه عن ابي

الهيثم ضعيف " ۳۱۔

علامہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے "مشکوٰۃ المصابیح" میں ذکر کیا اور فرمایا کہ اسے شرح السنۃ میں روایت کیا گیا ہے۔ ۳۲۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے "مستدرک" میں روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا "اخبرنا ابراهيم النضر محمد بن يوسف الفقيه ثنا عثمان بن سعيد الدارمي ثنا اصبع بن الفرخ المعري اثنا ابن وهب ثنا عمرو ابن الحارث عن دراج ابي السمع حدثهم عن ابي الهيثم عن ابي سعيد الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ قال قال موسى عليه السلام يارب علمني شيئاً اذ كرك به وادعوك به قال يا موسى قل لا اله الا الله فقال يارب كل عبادك يقول هذا قال قل لا اله الا الله قال لا اله الا انت يارب انما اريد شيئاً تخصني به قال يا موسى لو كان السموات السبع وعامرهن غيري

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) ۲۶۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۱۷۳، کتاب الصوم، فصل اول

۲۷۔ صحیح مسلم، جلد ۱، صفحہ ۳۶، کتاب الصیام، باب شهر رمضان

۲۸۔ صحیح مسلم، ایضاً حوالہ سابق

۲۹۔ صحیح البخاری، جلد اول، صفحہ ۲۵۵، کتاب الصوم، باب هل یقال رمضان او شهر رمضان ومن رای کله واسفا

۳۰۔ شرح السنۃ، جلد ۵، صفحہ ۵۵، باب ثواب التهلیل، حدیث ۱۲۷۳

۳۱۔ ایضاً

والارضين السبع في كفة ولا اله الا الله في كفة مالت بهن لا اله الا الله " ۳۳

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے "عمل اليوم واليلة" میں روایت کیا کہ اخبرنا احمد بن عمرو بن السرح فی حدیثہ عن ابن وہب قال ، قال ، اخبرنی عمرو بن الحارث ان دراجا ابا السمح حدثه عن ابی الہیثم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ قال قال موسیٰ یارب علمنی شیئاً اذ کربک بہ و ادعوک بہ ، قال یا موسیٰ قل ، لا اله الا الله ، قال لا اله الا انت انما اريد شیئاً تحصنی به قال ، یا موسیٰ لو ان السموات السبع وعامرهن غیرى والارضين السبع في كفة ولا اله الا الله في كفة مالت بهن لا اله الا الله " ۳۴

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح میں روایت کیا ، چنانچہ فرمایا " اخبرنا ابن سلیم حدثنا حرمله بن یحییٰ حدثنا ابن وہب اخبرنی عمرو بن الحارث ان دراجا حدثه عن ابی الہیثم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ انه ، قال قال موسیٰ علیہ السلام ، یارب علمنی شیئاً اذ کربک بہ و ادعوک بہ قال قل یموسیٰ لا اله الا الله قال ، یا رب کل عبادک یقول هذا ، قال ، قل لا اله الا الله ، قال انما اريد شیئاً تحصنی به ، قال یا موسیٰ ، لو ان السموات السبع والارضين السبع في كفة ولا اله الا الله في كفة مالت بهن لا اله الا الله " ۳۵

(یہ حدیث حسن ہے)

## (۵) " فقراء ایس امتی پیش از اغنیاء بپا نصد سال در بہشت

### خواہد در آمد

(دفتر اول مکتوب، ۷۱)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے بغیر تخریح حدیث یا قول ذکر کیا البتہ یہ حدیث مشہور ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے "احیاء علوم الدین" میں لکھتے ہیں " وفي الخبر المشهور ، يدخل فقراء امتی الجنة قبل اغنیائهم بخمسائة عام " ۳۶

اور علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے "تخریح احیاء" میں فرمایا " اخرجہ الترمذی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وقال حسن صحیح " ۳۷

جبکہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بروایت حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ و طرح سے بیان کی چنانچہ فرمایا " حدثنا محمود بن غیلان نا قبیصہ نا سفین عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ و يدخل الفقراء الجنة قبل الاغنیاء بخمسائة عام نصف يوم (فان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون) ۳۸

اور بعد ازاں فرمایا ، ہذا حدیث حسن صحیح ۳۹

پھر بلفظ دیگر روایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں " حدثنا ابو کریب نا المحاربی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ يدخل فقراء المسلمین الجنة قبل الاغنیاء بنصف يوم وهو خمسائة عام " ۴۰

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ۳۲ مشکوٰۃ المصابیح ، صفحہ ۲۰۱ - کتاب الدعوات - باب ثواب التسییح والتحمید والتہلیل والتکبیر - فصل ثانی -

- ۳۳ مستدرک حاکم ، جلد اول ، صفحہ ۵۲۸ ، کتاب الدعاء ، بیان ، فضل لا اله الا الله
- ۳۴ عمل اليوم واليلة للنسائی ، صفحہ ۲۸۲ ، حدیث ۸۳۳ ، بیان افضل الذکر وافضل الدعاء
- ۳۵ صحیح ابن حبان ، جلد ۹ صفحہ ۳۵ ، کتاب التاریخ ، باب بدأ الخلق زکر سؤال کلیم اللہ ربہ ان یعلمہ شیئاً یدکرہ بہ ، حدیث ۶۱۸۵
- ۳۶ احیاء علوم الدین ، جلد ۴ ، صفحہ ۱۹۳ ، کتاب الفقر والزهد ، بیان فضیلة الفقر مطلقاً
- ۳۷ ایضاً بر حاشیہ
- ۳۸ جامع ترمذی ، جلد ۲ ، صفحہ ۶۱ ، ابواب الزهد ، باب ما جاء ان فقراء المهاجرین یدخلون الجنة قبل اغنیائهم
- ۳۹ ایضاً



اور اس روایت کے بارے بھی فرمایا، ہذا حدیث حسن صحیح ۴۱

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ”شعب الایمان“ میں بطریق قبیصۃ رحمۃ اللہ علیہ روایت کیا، چنانچہ فرمایا ”اخبرنا ابو عبد اللہ الحسن بن شجاع بن الحسن الصوفی أنا ابو بکر محمد بن جعفر الانباری ثنا جعفر بن محمد الصائغ ثنا قبیصۃ ثنا سفیان عن محمد بن عمرو عن علقمة عن ابی سلمة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال ، یدخل الفقراء الجنة قبل الاغنیاء بخمس مائة عام نصف يوم“ ۴۲

## باب دوم

### آثار صحابہ

### فصل اوّل (عربی متن)

(۱) حضرت امیر رضی اللہ عنہ فرمودہ اند ”ما غضبنا الا لتا

خبرنا عن المشورة وانا لنعلم ان ابا بکر خیر منا“ (دفتر اول مکتوب، ۸۰)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اسے یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر کیا۔ لیکن ”تائید اہلسنت“ میں بطوالت اور معمولی اختلاف متن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا چنانچہ لکھتے ہیں ”حضرت امیر و زبیر رضی اللہ عنہم از برائے تاخیر بیعت خود عذر گفتند کہ ما غضبنا الا لتا خبرنا عن المشورة وانا نری ابا بکر احق الناس بها انه صاحب الغار وانا نعرف شرفه وخيره ولقد امره رسول الله ﷺ بالصلاة بين الناس وهو حي“ ۳

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے، ”تاریخ الخلفاء“ ۴ اور علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ”الصواعق المحرقة“ میں تحثیت قول حضرت علی و حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بیان کیا۔ چنانچہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ”قال علی والزبیر رضی اللہ عنہم، ما غضبنا الا لانا احرنا عن المشورة وانا نری ابا بکر احق الناس بها انه لصاحب الغار وانا لنعرف شرفه وخيره ولقد امره رسول الله ﷺ بالصلاة بين الناس وهو حي“ ۵ اور بعد ازاں فرمایا، ”(اخرجه) موسی بن عقبہ بن عقیبہ بن مغازیہ والحاکم وصححه عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ“ ۶

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ متدرک میں لکھتے ہیں ”حدثنا محمد بن صالح بن ہانی ثنا الفضل بن محمد البیہقی ثنا ابرہیم بن المنذر الخزاسی ثنا محمد بن فلیح عن موسی بن عقبہ عن سعد بن ابرہیم قال حدثنی ابرہیم بن عبد الرحمن بن عوف أن عبد الرحمن بن عوف كان مع عمرا بن الخطاب رضی اللہ عنہ وأن محمد بن مسلمة ثم قام

(بجملے منقوہ کا حاشیہ) ۳۰ ایضاً

۳۱ ایضاً

۳۲ شعب الایمان، جلد ۷، صفحہ ۳۰۱، شعبہ ۷۱، باب فی الزهد وقصر الامل، حدیث ۱۰۳۸۲

۳ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ احمد فاروقی سرہندی، ”تائید اہلسنت“ (مکتبہ الحقیقہ استانبول، ترکی ۱۳۱۰ھ/۱۹۹۰ء) صفحہ ۳۱

۴ تاریخ الخلفاء، باب ابو بکر الصدیق، فصل فی سبایعہ، صفحہ ۶۶

۵ الصواعق المحرقة، صفحہ ۱۲، باب اول، (بیان کیفیت خلافة الصدیق والا استدلال علی حقیقتہا بالادلة التقنیہ والعقلیہ)

۶ ایضاً

ابوبکر فخطب الناس واعتذر اليهم وقال واما كنت حريصًا على الامارة يومًا ولا ليلة قط ولا كنت فيها راغبًا ولا سألتها الله عزوجل في سرّ وعلانية ولكنني اشفقت من الفتنة ومالي في الامارة من راحة ولكن قلدت أمرا عظيمًا مالي به من طاقة ولا يد الا بتقوية الله عزوجل ولوددت أن اقوى الناس عليها مكاني اليوم فقبل المهاجرون منه ما قال وما اعتذره به ، قال عليّ رضی اللہ عنہ والزبير ما غضبنا الا لانا قد اُخْرنا عن المشورة وأنا نرى ابوبکر احق الناس بها بعد رسول الله ﷺ انه لصاحب الغار وثاني اثنين وأنا لنعلم بشرفه وكبره ولقد امره رسول الله ﷺ بالصلاة بالناس وهو حيٌّ ۷

اور بعد ازاں فرمایا ”ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه“ ۸

## باب دوم (فارسی ترجمہ)

اس حصہ میں سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ کا فرمان بصورت فارسی منقول نہیں

## باب سوم

### اقوال مجدد علیہ الرحمۃ

### فصل اول (عربی متن)

#### (۱) ”ان محمدًا رسول الله سيّد ولد آدم“

(دفتر اول مکتوب ۳۳)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ قول، قدامہ حدیث (اناسید ولد آدم) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ ”صحیح“ اور امام ابو داؤد نے ”سنن“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا چنانچہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”حدثني الحکم بن موسی ابو صالح قال نا هقل یعنی ابن زیاد عن الاوزاعی قال حدثني ابو عمار قال حدثني عبد الله بن فروخ قال حدثني ابو هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ وانا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع“ ۳۳

اور امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”حدثنا عمرو بن عثمان نا الوليد عن الاوزاعی عن ابن عمار عن عبد الله بن فروخ عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ وانا سيد ولد آدم واول من تنشق عنه الارض واول شافع واول مشفع“ ۳۵

#### (۲) ”واكثر الناس تبعًا يوم القيامة“

(دفتر اول مکتوب ۳۳)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان ”حدیث (انا اکثر الناس تبعًا يوم القيامة) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے سید واعظ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ نے ”تفسیر حسینی میں مرفوعاً بیان کیا ۳۶

جبکہ علامہ خطیب تبریزی نے ”مشکوٰۃ المصابیح“ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (انا اکثر الانبياء تبعًا يوم القيامة) وانا

اول من يقرع باب الجنة) ذکر کیا اور فرمایا ”رواه مسلم“ ۳۷

۷ مستدرک حاکم ، جلد ۳ ، صفحہ ۶۳ ، کتاب معرفة الصحابة (زبير رضي الله عنه)

۸ ايضاً

۳۳ صحيح مسلم ، جلد ۲ ، صفحہ ۱۴۵ ، کتاب الفضائل ، باب (تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق)

۳۵ سنن ابی داؤد ، جلد ۲ ، صفحہ ۲۸۶ ، کتاب السنة ، باب التخيير

اور امام مسلم صحیح میں لکھتے ہیں ”حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء حدثنا معاویة بن هشام عن سفین بن سختار بن فلفل عن انس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ انا اكثر الانبياء تبعاً يوم القيمة وانا اول من يقرع باب الجنة“ ۴۸۔

(۳) ”واكرم الاولين والآخرين على الله“ (دفتر اول مکتوب، ۴۴)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان، طبع حدیث ”انا اکرم الاولین والآخرین علی اللہ ولا فخر“

کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن اور امام ترمذی نے جامع میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بطوالت متن روایت کیا، چنانچہ امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”اخبرنا عبید اللہ بن عبد المجید ثنا زمعة عن سلمة عن عكرمة عن ابن عباس قال ، جلس ناس من اصحاب النبي ﷺ ينتظرونه فخرج حتى اذا دنا منهم سمعهم يتذاكرون فتسمع حديثهم فاذا بعضهم يقول ، عجباً ان الله اتخذ من خلقه خليلاً فابراهيم خليله وقال اخر ما ذابأعجب من ، وكلم الله موسى تكليماً وقال اخر فعيسى كلمة الله وروحه وقال اخر وادم ومدسى نجيه وهو كذلك وعيسى دوحه وكلمته وهو كذلك الله فخرج عليهم فسلم ، وقال قد سمعت كلامكم وعجبكم ان ابراهيم خليل الله وهو كذلك وموسى نجيه وهو كذلك وعيسى روحه وكلمته وهو كذلك وادم اصطفاه الله تعالى وهو كذلك ، الا ونا حبيب الله ولا فخر وانا حامل لواء الحمد يوم القيمة تحته ادم فمن دونه ولا فخر وانا اول شافع واول سشفع يوم القيمة ولا فخر وانا اول من يحرك بحلق الجنة ولا فخر فيفتح الله فيدخلها ومعى فقراء المؤمنين ولا فخر وانا اكرم الاولين والآخرين على الله ولا فخر“ ۴۹۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ”حدثنا علي بن نصر بن الجهضمي نا عبید اللہ بن عبد المجید نا نفعة بن صالح عن سلمة بن وهرام عن عكرمة عن ابن عباس رضى الله عنه قال جلس ناس من اصحاب رسول الله ﷺ ينتظرونه قال فخرج حتى اذا دنا منهم سمعهم يتذاكرون فسمع حديثهم فقال بعضهم عجباً ان الله اتخذ من خلقه خليلاً اتخذ ابراهيم خليلاً فقال اخر ما ذابأعجب من كلام موسى كلمه تكليماً وقال اخر فعيسى كلمة الله وروحه وقال اخر ادم اصطفاه الله فخرج عليهم فسلم وقال قد سمعت كلامكم وعجبكم ان ابراهيم خليل الله وهو كذلك وموسى نجى الله وهو كذلك وادم اصطفاه الله وهو كذلك ألا وانا حبيب الله ولا فخر وانا حامل لواء الحمد يوم القيمة ولا فخر وانا اكرم الاولين والآخرين ولا فخر“ ۵۰۔

اور بعد ازاں فرمایا ”هذه احديث غريب“ ۵۱۔

علامہ خطیب تبریزی علیہ الرحمۃ نے اسے ”مشکوٰۃ المصابیح میں بیان کیا اور فرمایا ”رواه الترمذی والدارمی“

یعنی اسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ۵۲۔

- |    |                                                                                         |
|----|-----------------------------------------------------------------------------------------|
| ۴۶ | تفسیر حسینی، صفحہ ۸۵۵، پارہ ۲۷، رکوع ۲، سورۃ الواقعة، آیت ۱۳، (قلیل بن الآخرین) کے تحت  |
| ۴۷ | مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۵۱۱، کتاب المناقب، باب (فضائل سید المرسلین) فصل اول               |
| ۴۸ | صحیح مسلم، جلد اول، صفحہ ۱۱۲، کتاب الایمان، باب (اثبات الشفاعة وخراج المؤحدین من النار) |
| ۴۹ | سنن دارمی، جلد اول صفحہ ۳۰، باب (ما اعطى النبی ﷺ) حدیث ۴۸                               |
| ۵۰ | جامع ترمذی جلد ۲، صفحہ ۲۰۲، ابواب المناقب، باب (ما جاء فی فضل النبی ﷺ)                  |
| ۵۱ | ایضاً                                                                                   |
| ۵۲ | مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۵۱۳، ۵۱۴، کتاب المناقب، باب (تفصیل نبینا ﷺ علی جمیع الخلائق)      |

## (۸) ”واوّل من ینشق عنه القبر واوّل شافع واوّل مشفع“

(دفتر اول مکتوب، ۴۴)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان ایک حدیث نبی ﷺ کا اقتباس ہے کہ جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا چنانچہ فرمایا ”حدثنی الحکم بن موسیٰ ابو صالح قال ناہقل یعنی ابن زیاد عن الاوزاعی قال حدثنی ابو عمار قال حدثنی عبد اللہ بن فروخ قال حدثنی ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ انا سید ولد آدم یوم التیمۃ واوّل من ینشق عنه القبر واوّل شافع واوّل مشفع ۵۳۔  
علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں بیان کیا اور فرمایا ”رواہ مسلم ۵۳۔“

## (۹) ”واوّل من یقرع باب الجنۃ فیفتح اللہ له“

(دفتر اول مکتوب، ۴۴)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان، قطعہ حدیث (انا اوّل من یقرع باب الجنۃ) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام مسلم نے صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ۵۵۔  
جہدہ امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ ”انا اوّل من تحرک بخلق الجنۃ والافتریح اللہ“ روایت کیا ۵۶۔  
علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں الفاظ (وانا اوّل من تحرک بخلق الجنۃ فیفتح اللہ) ذکر کئے اور فرمایا ”اسے امام ترمذی اور دارمی رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔ ۵۷۔  
لیکن حدیث ترمذی میں مطلوبہ الفاظ موجود نہیں ۵۸۔“

## (۱۰) ”وحامل لواء الحمد یوم القیمة، تحته ادم فمن - ونه“

(دفتر اول مکتوب، ۴۴)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان، قطعہ حدیث (وانا حامل لواء الحمد یوم القیمة تحته ادم فمن دونہ ولا فخر) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں بیان کیا۔ چنانچہ فرمایا ”عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ ﷺ فخرج حتی اذا ادنا منهم سمعہم یتذاکرون قال بعضهم ان اللہ اتخذ ابرہیم خلیلاً وقال اخر موسیٰ کلمہ تکلیماً وقال اخر فعیسیٰ کلمۃ اللہ وروحہ وقال اخر ادم اصطفاه اللہ فخرج علیہم رسول اللہ ﷺ وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان ابرہیم خلیل اللہ وهو کذاک وموسیٰ نجی اللہ وهو کذاک وعیسیٰ روحہ وکلمتہ وهو کذاک وادم اصطفاه اللہ وهو کذاک الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمة تحته ادم فمن دونہ ولا فخر انا اوّل شافع واوّل مشفع یوم القیمة ولا فخر وانا اوّل من یحرک خلق الجنۃ فیفتح اللہ له فیدخلنیہا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ ولا فخر ۵۹۔“

اور بعد ازاں فرمایا ”رواہ الترمذی والدارمی ۶۰۔“

۵۳۔ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۲۴۵، کتاب الفضائل، باب (تفضیل نبینا ﷺ علی جمیع الخلائق)

۵۴۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۱۱، کتاب المناقب، باب (فضائل سید المرسلین) فصل اوّل

۵۵۔ دیکھئے قول نمبر ۶، فصل هذا، حوالہ ۴۸،

۵۶۔ نمبر ۴۹

۵۷۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۵۱۳، کتاب المناقب، باب (فضائل سید المرسلین) فصل ثانی

۵۸۔ دیکھئے قول نمبر ۶، فصل هذا، حوالہ نمبر ۵۰ (حدیث مشکوٰۃ کیلئے دیکھئے قول نمبر ۱۰ حوالہ نمبر ۵۹)

۵۹۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۵۱۳، کتاب المناقب، باب (فضائل سید المرسلین) فصل ثانی ۲

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ”جامع میں روایت کیا لیکن الفاظ ”تحت آدم فمن دونہ“ ذکر نہیں کئے۔ ۱۱۔

اور فرمایا ”ھذا حدیث غریب“ ۱۲۔

البتہ امام دارمی نے الفاظ (تحت آدم فمن دنہ) ذکر کئے ہیں ۱۳۔

اور امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ”احادیث حسان“ کے تحت ذکر کیا ۱۴۔

(۱۱) ”لولاہ لما خلق اللہ سبحانہ الخلق“ (دفتر اول مکتوب، ۴۴)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ قول ایک حدیث قدسی کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام ابو الشجاع دیلمی رحمۃ اللہ علیہ ”فردوس الاخبار“ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ”الفتاویٰ الحدیثیہ“ اور امام الحاکم نے ”مستدرک“ میں بالفاظ مختلفہ روایت کیا۔ چنانچہ امام ابو الشجاع دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا ”یقول اللہ عزوجل وعزتی وجلالی، لولاک لما خلقت الجنۃ ولولاک ما خلقت الدنیا“ ۱۵۔

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ”فی حدیث رواہ صاحب شفاء الصدور وغیرہ“

”قال اللہ یا محمد، وعزتی وجلالی، لولاک ما خلقت ارضی ولا سمائی ولا رفعت ھذہ الخضراء ولا

بسطت ھذہ الغبراء“ ۱۶۔

اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ”حدثنا علی بن حمشاذ العدل املاء ثنا ہارون بن العباس

الہاشمی ثنا جندل بن والق ثنا عمرو بن اوس الانصاری ثنا سعید بن ابی عروہ عن قتادہ عن سعید بن

المسیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال اوحی اللہ الی عیسے علیہ السلام، یا عیسے امن بمحمد وامر من

ادركه من امتك ان يؤمنوا به فلو لا محمد ما خلقت آدم ولولا محمد ما خلقت الجنة ولا النار ولقد خلقت

العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الہ الا افسکن“ ۱۷۔

اور بعد ازاں فرمایا ”ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ“ ۱۸۔

(۱۲) ”کان نبیا وادم بین الماء والطين“ (دفتر اول مکتوب، ۴۴)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ قول، حدیث مشہور (کت نبیاء وادم بین الماء والطين) کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جیسے امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے

”الذالی المشورہ“ میں ذکر کیا اور فرمایا ”ھذا اللفظ لا اصل له ولكن الماثور فيه ما رواه الترمذی وغیرہ انه قيل، یا رسول اللہ ﷺ

متی كنت نبیاء؟ او كتبت نبیاء، قال، وادم بین الروح والجسد، وقال، حسن صحیح، واخرج ابن حبان عن

ساریہ والحاکم فی صحیحہما عن حدیث العرباض بن ساریہ انی كنت عند اللہ لمکتوب خاتم النبیین وادم

لمنجدل فی طینتہ وهو بمعنی الاول وقد افردت لهذا الحدیث جزء“ ۱۹۔

(جہیلے صفحہ کا حاشیہ) ۱۰۔ ایضاً

۲۱۔ دیکھئے قول نمبر ۷ حوالہ نمبر ۵۰

۲۲۔ ایضاً حوالہ نمبر ۵۱

۲۳۔ ایضاً حوالہ نمبر ۴۹

۲۴۔ مصابیح السنہ، جلد ۳، صفحہ ۳۹، کتاب الفضائل والشمال، باب (فضائل سید المرسلین) حدیث نمبر ۴۴۸۲

۲۵۔ فردوس الاخبار، جلد ۵، صفحہ ۳۳۸، حدیث نمبر ۸۰۹۵، الفردوس بمانور الخطاب، جلد ۵، صفحہ ۲۲۷، حدیث نمبر ۸۰۴۱

۲۶۔ الفتاویٰ الحدیثیہ صفحہ ۱۸۹، (مطلب فی جماعۃ یصلون علی النبی ﷺ)

۲۷۔ مستدرک، جلد ۲، صفحہ ۶۱۳، ۶۱۵، کتب التاريخ، بیان (کان اجود الناس بالخير من الريح المرسله)

۲۸۔ ایضاً

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الذر المشرکہ میں فرمایا ”وراد العوام فیہ و کنت نبیاً ولا ارض ولا ماء ولا طین

اصل له ۷۰

جبکہ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ”المقاصد الحسنہ“ میں رقمطراز ہیں ”اما الذی علی السنة بلفظ ، کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین فلم نقف علیہ بهذا اللفظ ، فضلاً عن زیادة و کنت نبیاً و لا آدم و لا طین ، وقد قال شیخنا فی بعض اجوبة

عن الزیادة أنها ضعيفة والذی قبلها قوی ” ۷۱

راقم الحروف کہتا ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ”روضۃ الطالبین“ ابن العربی ”الفتوحات المکیة“ علامہ شہاب الدین سحروردی ”عوارف

المعارف“ عین القضاة ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ”تمہیدات نجم الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ”مرصاد العباد“ علامہ علاؤ الدین سمنانی ”العروة الاہل الخلوۃ

والجلوۃ“ ابوالحسن احمد بن عبد اللہ البکری ”الانوار“ حسین بن محمد الدیاربکری رحمۃ اللہ علیہ ”تاریخ الخمیس“ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ ”الیواقیت

والجواهر“ اور علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے ”شرح مواہب اللدنیہ“ میں مرفوعاً بلفظ (کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین) ذکر کیا۔ ۷۲

اور علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے ”کشف الخفاء“ میں فرمایا

”انه لم یوجد بهذا اللفظ قال العلقمی فی شرح الجامع الصغیر ، حدیث صحیح “ ۷۳

(۱۳) ” اهل بیت الرسول مثله كمثل سفينة نوح من ركبها

(دفتر اول مکتوب، ۵۹)

نجا ومن تخلف عنها هلك“

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان، حدیث (مثل اهل بیتی کمثل سفینۃ نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك) کی طرف اشارہ ہے کہ

جسے امام بزار حاکم خطیب بغدادی اور ابن جریر نے مرفوعاً باختلاف متن روایت کیا۔ چنانچہ علامہ بزار فرماتے ہیں ”حدثنا معمر ثنا مسلمہ

بن ابرہیم ثنا الحسن بن ابی جعفر ثنا ابو الصہباء عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال

(بجہلہ صفحہ کا حاشیہ) ۶۹۔ اللالی المنثورہ فی الاحادیث المشہورہ ، صفحہ ۱۷۲ ، باب ۵ (فضائل) حدیث نمبر ۱۲

۷۰۔ الذر المنشرہ ، صفحہ ۲۲۳

۷۱۔ المقاصد الحسنہ ، حدیث ۸۳۷ (کنت اول النبیین فی الخلق و آخرہم فی البعث) کے تحت

۷۲۔ روضۃ الطالبین ، صفحہ ۷۲ ، باب ۶ ، (بیان معنی النفس والروح والقلب والعقل) فصل ، (بیان المعنی المراد من قوله تعالى . فاذا

سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوہ سجدین )

+ الفتوحات المکیة ، جز اول ، صفحہ ۱۳۴ ، باب دہم (معرفة دور الملك و اول منفعل فیہا عن اول موجود

+ صفحہ ۱۴۶ ، باب ۱۲ ، (معرفة دورة فلك سيدنا محمد ﷺ)

+ جز ۳ ، صفحہ ۱۴۱ ، باب ۳۳۷ ، (معرفة منزل محمد و مع بعض العالم و نحو من الحضرة

الموسویة

+ عوارف المعارف ، صفحہ ۳۶ ، باب اول ( ذکر منشا علوم الصوفیہ )

+ تمہیدات ، صفحہ ۱۶۲ ، تمہید نمبر ۷ (حقیقت روح و دل) بیان نمبر ۲۱۷

+ مرصاد العباد ، صفحہ ۷۹ ، باب سیوم ، فصل چہارم

+ العروة ، صفحہ ۲۸۲ ، باب نمبر ۵ ، (النبوات والولایات)

+ الانوار ، صفحہ ۳ ، بیان ، (خطبة)

+ تاریخ الخمیس ، جزء اول ، صفحہ ۱۹ ، مطلب اللوح والقلم

+ النیواقیت والجواهر ، جزء ۲ ، صفحہ ۲۰ ، بحث نمبر ۳۲ ، (ثبوت رسالۃ نبیاً محمد ﷺ بیان انه افضل خلق اللہ علی

الاطلاق وغیرہ ذالک

+ شرح المواہب اللدنیہ جز اول ، صفحہ ۳۳ ، مقصد اول (تشریف اللہ تعالیٰ علیہ السلام بسبق نبوتہ فی سابق ازلیتہ)

۷۳۔ کشف الخفاء ، جلد ۲ ، صفحہ ۷۳ ، حدیث نمبر ۲۰۱۷

رسول اللہ ﷺ مثل اہل بیٹی مثل سفینة نوح من ركبها فيها نجاو من تخلف عنها غرق“ ۷۴۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا چنانچہ فرمایا ” (اخبرنی) احمد بن جعفر بن حمدان الزاهد ببغداد ثنا العباس بن ابرہیم القراطیسی ثنا محمد بن اسمعیل الاحمسی ثنا مفضل بن صالح عن ابی اسحق عن حنش الکنانی قال سمعت ابا ذر رضی اللہ عنہ يقول وهو أخذ بباب الكعبة من عرفنی فانا من عرفنی ومن انكرنی فانا ابو ذر سمعت النبی ﷺ يقول، الا ان مثل اهل بیٹی فیکم مثل سفینة نوح من قومه من ركبها نجاو من تخلف عنها غرق“ ۷۵۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ”تلخیص مستدرک“ میں ان اسناد کو ضعیف قرار دیا، چنانچہ فرمایا ”مفضل بن صالح عن ابی اسحق عن حنش الکنانی سمعت ابا ذر سمعت النبی ﷺ يقول الا ان مثل اهل بیٹی فیکم مثل سفینة نوح من ركبها نجاو من تخلف عنها هلك (صحیح) قلت (ای ذہبی) مفضل واو ۷۶۔

البتہ امام ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت حاکم سے استدلال کیا اور اسے ”الصواعق المحرقة“ میں بیان کیا چنانچہ فرمایا ”اخرج الحاكم عن ابی ذر ان رسول اللہ ﷺ قال ان سچل اهل بیٹی فیکم مثل سفینة نوح من ركبها نجاو من تخلف عنها هلك“ ۷۷۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے ”الجامع الصغير“ میں امام بزار ”اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے مرفوعاً بلفظ (مثل اهل بیٹی مثل سفینة نوح من ركبها نجاو من تخلف عنها غرق)

ذکر کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا ۷۸۔

امام طبرانی نے ”المعجم الصغير“ میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا چنانچہ فرمایا ”حدثنا الحسن بن احمد بن منصور عبادة البغدادي حدثنا عبد الله بن داهر الرازي حدثنا عبد الله بن عبد القدوس عن الاعمش عن ابی اسحق عن حنش بن المعتر انه سمع ابا ذر الغفاري يقول سمعت رسول الله ﷺ و مثل اهل بیٹی فیکم كمثل سفینة نوح في قوم نوح من ركبها نجاو من تخلف عنها هلك“ ۷۹۔ اور بعد ازاں فرمایا ”لم يروه عن الاعمش الآ عبد الله بن عبد القدوس“ ۸۰۔

البتہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسرے مقام پر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا چنانچہ آپ لکھتے ہیں ”حدثنا محمد بن عبد العزيز بن محمد بن ربيعة الكابي ابو مليل الكوفي حدثنا ابی حدثنا عبد الرحمن بن ابی حماد المقرئ عن ابی سلمة الصائغ عن عطية عن ابی سعيد الخدري سمعت رسول الله ﷺ يقول انما مثل اهل بیٹی فیکم كمثل سفینة نوح من ركبها نجاو من تخلف عنها غرق و انما مثل اهل بیٹی فیکم مثل باب حطة في بنی اسرائيل من دخله غفر له“ ۸۱۔

اور بعد ازاں فرمایا ”لم يروه عن ابی سلمة الآ ابن ابی حماد تفرد به عبد العزيز بن محمد“ ۸۲۔

۷۴۔ كشف الاستار عن زوائد البزار على الكتب الستة، جلد ۳، صفحہ ۲۲۲

۷۵۔ مستدرک حاکم جلد ۳، صفحہ ۱۵۱، کتاب (معرفة الصحابة) ذکر (مناقب اہل بیت)

۷۶۔ ایضاً بر حاشیہ

۷۷۔ الصواعق المحرقة، صفحہ ۱۸۶، باب نمبر ۱۱ (فضائل اہلبیت النبوی) فصل نمبر ۲ (سردا حادثات واردہ فی اہل البیت)

حدیث نمبر ۲

۷۸۔ الجامع الصغير، جلد ۲، صفحہ ۱۵۳، حرف الميم

۷۹۔ المعجم الصغير، جزء اول، صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰، باب (من اسمه الحسين)

۸۰۔ ایضاً صفحہ ۱۴۰

علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ذکر کیا۔ چنانچہ آپ ”تاریخ بغداد“ میں لکھتے ہیں ”اخبرنا النجار حدثنا ابو الحسن علی بن محمد بن شداد المطرز حدثنا محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی حدثنا ابو سهیل القطیعی حدثنا حماد بن زید، بمكة وعيسی بن واقد عن ابان بن ابی عیاش عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ انما مثل اهل بيتي كسفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها عزن“ ۸۳۔

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (انما مثل اهل بيتي فيكم كمثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك) بیان کیا ۸۴۔

جبکہ علامہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے ”مشکوٰۃ المصابیح“ میں روایت ابی ذر رضی اللہ عنہ کو بحوالہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بیان کیا چنانچہ فرمایا ”عن ابی ذر انه قال وهو اخذ باب الكعبة سمعت النبي ﷺ يقول الا ان مثل اهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك“ (رواه احمد) ۸۵۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ اس سے مطلقاً امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ”مسند“ کا حوالہ مراد ہے لیکن اس (کے زیر مطالعہ نسخہ) میں یہ حدیث حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ یا کسی دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی موجود نہیں، البتہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ ”مستدرک“ طبرانی ”المعجم الصغیر“ اور ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بروایت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کیا، جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ اور علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ”الصواعق المحرقة“ فرماتے ہیں کہ ”وجاء من طريق عديدة يقوى بعضها بعضاً، انما مثل اهل بيتي فيكم كمثل سفينة نوح من ركبها نجا وفي رواية مسلم ومن تخلف عنها غرق وفي رواية هلك“ ۸۶۔

(۱۴) ”قال بعض العارفين“ ”ان رسول الله ﷺ جعل اصحابه“

كالنجوم“

(دفتر اول مکتوب، ۵۹)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان حدیث ”اصحابی كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم“ کی طرف اشارہ ہے (دیکھئے قول ۳ فصل ہذا)

(۱۵) ”لأنهم جلساء الله سبحانه“

(دفتر اول مکتوب، ۷۴)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان، قطعہ حدیث ”ہم جلساء اللہ“ کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ علامہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ ”الکامل ضعفاء الرجال میں لکھتے ہیں ”ثنا ابی صالح، ثنا ابو مصعب حدثني مالك عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لكل امرئ مفتاح ومفتاح الجنة حب المسكين والفقراء وهم جلساء الله يوم القيمة“ ۸۷۔ اور بعد ازاں فرمایا ”وهذا ايضا عن مالك منكر بهذا الاسناد منكر جداً وثناه ابن ابی صالح عن ابی مصعب

مطرف هذا ابا حاديث لم اخرجها هنا“ ۸۸۔

جزء ۲، صفحہ ۲۲، (من اسمہ محمد)

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) ۸۱۔ ایضاً

(حوالہ نمبر ۸۱)

۸۲۔ ایضاً

۸۳۔ تاریخ بغداد، جلد ۱۲، صفحہ ۹۱، حرف المیم، بیان نمبر ۶۵۰۷، (علی بن محمد المطرز)

۸۴۔ دیکھئے، کنز العمال، جزء ۱۲، صفحہ ۹۸، کتاب الفضائل، باب ۵، (فضل اهل البيت)

۸۵۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۵۷۳، کتاب المناقب، باب (مناقب اهل بيت) فصل (۳)

۸۶۔ الصواعق المحرقة، صفحہ ۱۵۲، باب نمبر ۱۱، (فضائل اهل البيت النبوی) فصل اول (الآیات الواردة فيهم)



علامہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے ”عوارف المعارف“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا چنانچہ فرمایا  
 ”اخبرنا الشيخ ابو ذرعة طاهر بن ابى الفضل فى كتابه قال اخبرنا ابو بكر احمد بن على بن خلف الشيرازى  
 اجازة قال اخبرنا الشيخ عبد الرحمن السلمى قال اخبرنا ابراهيم بن احمد بن محمد بن رجاء قال حدثنا  
 عبد الله بن احمد البغدادي قال حدثنا عثمان بن سعيد قال حدثنا عمر بن اسد عن مالك بن انس عن نافع  
 عن ابن عمر رضى الله عنه قال قال رسول الله و لكل شىء مفتاح و مفتاح الجنة حب المسكين و الفقراء  
 الصبر، هم جلساء الله تعالى يوم القيمة“ ۸۹۔

جبکہ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا، چنانچہ آپ لکھتے ہیں ”(اخبرنا) الشيخ  
 عبد الرحمن السلمى قال حدثنا ابراهيم بن احمد بن محمد بن رجاء الفزارى قال حدثنا عبد الله بن جعفر بن احمد  
 بن خشيش البغدادي قال حدثنا عثمان بن معبد قال حدثنا عمر بن راشد عن مالك عن نافع عن ابن عمر رضى  
 الله عنه عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال قال رسول الله لكل شىء مفتاح و مفتاح الجنة حب المسكين  
 و الفقراء الصبر، هم جلساء الله تعالى يوم القيامة“ ۹۰۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء علوم الدین میں لکھتے ہیں ”روى عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه عن النبى ﷺ و انه قال ان  
 لكل شىء مفتاحا و مفتاح الجنة حب المسكين و الفقراء لصبرهم، هم جلساء الله تعالى يوم القيمة“ ۹۱۔  
 اور علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی تخریج میں فرمایا ”رواه الدارقطنى فى غرائب مالك و ابو بكر  
 ابن لال فى مكارم الاخلاق و ابن عدى فى الكامل و ابن حبان فى الضعفاء من حديث ابن  
 عمر رضى الله عنه“ ۹۲۔

علامہ ابن حبان فرماتے ہیں ”حدثنا ابو الطيب احمد بن عبيد الله الدارسي حدثنا احمد بن داود بن عبد الغفار  
 حدثنا ابو مصعب حدثنا مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لكل امية  
 مفتاح و الجنة حب المسكين و الفقراء هم جلساء ا يوم القيامة“ ۹۳۔  
 امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موضوعات میں شمار کیا اور اپنے دلائل دیتے ہوئے فرمایا ”(قال ابن حبان) هذا حديث  
 موضوع و احمد بن داود كان يضح الحديث، وقال الدارقطنى هذا لا حديث وضعه عمر بن راشد الحارثى عن  
 مالك و سرقه منه هذا الشيخ فوضعه على ابى مصعب“ ۹۴۔

جبکہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”(قلت) رواية عمر بن راشد فى عوالى مالك لابى الحسن بن صخر قال حدثنا  
 ابو محمد بن عمر و حدثنا عبد الله بن جعفر بن احمد بن حشيش حدثنا عثمان بن معبد حدثنا عمر بن راشد عن  
 مالك عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنه مرفوعاً، لكل شىء مفتاح و مفتاح الجنة حب المسكين و الفقراء الصبر  
 و هم جلساء الله يوم القيمة، وقال الخطيب فى رواية مالك انبانا ابو بكر احمد بن محمد بن غالب، الخوارزمي  
 (پچھلے صفحہ کا خاشیہ) ۸۷۔ الكامل فى ضعفاء الرجال، جلد ۶، صفحہ ۲۳۷، بیان (مطرف یکنى ابا مصعب مدينى و يقال مطرف السيارى الاصم)

۸۸۔ ایضاً

۸۹۔ عوارف المعارف، صفحہ ۶۲، باب ۵، (ماہیة التصوف)

۹۰۔ الرسالة القشيرية، صفحہ ۱۲۷، باب الفقر

۹۱۔ احیاء علوم الدین، جلد ۴، صفحہ ۱۹۹، کتب الفقر و الزهد، بیان (فضيلة خصوص الفقراء من الراضين)

۹۲۔ ایضاً حاشیہ، حوالہ سابق (مذکورہ بالا)

۹۳۔ دیکھئے، الالائی المصنوعہ، جلد ۱، صفحہ ۳۳، کتاب الادب و الزهد

۹۴۔ کتاب الموضوعات، جلد ۳، صفحہ ۱۳۱، کتاب الزهد، باب (فضل الفقراء و المسکین)

انبانا ابو صخر محمد بن مالك السعدی بمر و حدثنا المنکدر یعنی احمد بن محمد بن عمر حدثنا یعقوب بن سفیان ابو یوسف حدثنا عمر بن راشد المدنی الحارثی مولیٰ عثمان بن عفان به واخرجه ابن لال فی مکارم الاخلاق وابن عدی واللہ اعلم ۹۵۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا قول لا نھم جلساء اللہ ایک حدیث قدسی کے قطعہ ”ہم الجلساء لایشقی جلیسہم“ سے بھی ماخوذ ہے کہ جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ”صحیح“ میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً روایت کیا ۹۶۔

(۱۶) ”فطوبی لمن طال عمره و کثر عمله“ (دفتر اول مکتوب، ۸۹)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان اس آدمی کیلئے سعادت کا پیغام ہے جو طویل العمر، مگر کثیر العمل ہو اور ظاہر ہے کہ آپ کا مقصود اعمالِ حسنہ کی کثرت ہے۔ اسے علامہ اونیم رحمۃ اللہ علیہ نے ”حلیۃ الاولیاء“ میں حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (طوبی لمن طال عمره وحسن عمله) روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ حدثنا علی بن ہارون ثنا جعفر الفریابی ثنا سلیمان بن عبد الرحمن ثنا اسمعیل بن عیاش ثنا عمرو بن قیس السکونی عن عبد اللہ بن بسر المازنی قال جاء اعرابی انی رسول اللہ ﷺ، فقال احدهما یا رسول اللہ ای الناس خیر؟ قال طوبی لمن طال عمره وحسن عمله“ ۹۷۔ اور امام ابوالشجاع دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کتاب ”الفردوس“ میں حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (طوبی لمن طال عمره وحسن عمله) روایت کیا ۹۸۔

علامہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ ”مشکوٰۃ المصابیح“ میں لکھتے ہیں ”عن عبد اللہ بن بسر قال جاء اعرابی انی رسول اللہ ﷺ فقال ای الناس خیر؟ فقال طوبی لمن طال عمره وحسن عمله“ قال یا رسول اللہ ﷺ ای الاعمال افضل؟ قال (ﷺ) ان تفارق الدنیا ولسانک رطب من ذکر اللہ“ ۹۹۔

اور بعد ازاں (تبریزی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا ”رواہ احمد والترمذی“ ۱۰۰۔

جبکہ امام احمد بن حنبل: ”مسند“ میں لکھتے ہیں۔ ”ثنا علی بن عیاش ثنا حسان بن نوح عن عمرو بن قیس عن عبد اللہ بن بسر قال اتی النبی ﷺ اعرابی فقال احدهما من خیر الرجال یا محمد قال النبی ﷺ: من طال عمره وحسن عمله وقال الآخر ان شرائع الاسلام قد کثرت علینا فیاہب نتمسک بہ جامع قال لا یزال لسانک رطباً من ذکر اللہ عزوجل“ ۱۰۱۔

امام ترمذی نے جامع میں حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا، چنانچہ فرمایا: ”حدثنا ابو کریب نازید بن حباب عن معاویۃ بن صالح عن عمرو بن قیس عن عبد اللہ بن قیس ان اعرابياً قال یا رسول اللہ من خیر الناس؟“ قال: ”من طال عمره وحسن عمله“ ۱۰۲۔

اور بعد ازاں فرمایا: ”وفی الباب عن ابی ہریرۃ و جابر - هذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجه“ ۱۰۳۔ امام ترمذی نے اسے حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”ثنا ابو حفص عمرو بن علی نا

خالد بن الحارث نا شعبہ عن علی بن زید عن عبد الرحمن ابن ابی بکرۃ عن ابیہ ان رجلاً قال یا رسول اللہ ای الناس

۹۵۔ اللالی المصنوعہ، جلد ۲، صفحہ ۲۲۳، کتاب الادب والزہد

۹۶۔ صحیح البخاری، جلد ۲، صفحہ ۹۹، کتاب الدعوات، باب (فضل ذکر اللہ تعالیٰ)

۹۷۔ حلیۃ الاولیاء، جزء ۶، صفحہ ۱۱۱، بیان نمبر ۳۳۶، (عمرو بن قیس الکندی)

۹۸۔ الفردوس بما ثور الخطاب، جلد ۳، صفحہ ۲۰، باب الطاء، حدیث نمبر ۳۷۳۸

۹۹۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۱۹۸، کتاب الدعوات، باب (ذکر اللہ) فضل ثانی

۱۰۰۔ ایضاً

۱۰۱۔ مسند احمد بن حنبل، جلد ۴، صفحہ ۱۸۸، بیان (حدیث عبد اللہ بن بسر المازنی رضی اللہ عنہ)

خیر؟ قال: من طال عمره وحسن عمله - قال فأی الناس شر؟ قال، من طال عمره وساء عمله ۱۰۳۔

اور بعد ازاں فرمایا: ”ہذا حدیث حسن صحیح ۱۰۵۔“

## (۱۷) ”فَانَّ الْمَيِّتَ كَالْفَرِيقِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلْحَقُهُ مِنْ اَبَا اَوْ اُمِّ اَخٍ اَوْ صَدِيقٍ“

(دفتر اول مکتوب، ۸۹)

”صَدِيقٍ“

”مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْفَرِيقِ الْمَتَوَعُّوثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمِّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحْبَبَ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاَنَّ اللّٰهَ لِيَدْخُلَ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دَعَاِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالِ الْجِبَالِ وَاَنَّ هَدِيَةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ اسْتَغْفَارُ لَهُمْ“

سے ماخوذ ہے کہ جسے علامہ خطیب تبریزی نے: مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا اور فرمایا (رواہ ابی یحییٰ فی شعب

الایمان) یعنی اسے امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے (۱۰۶)۔

امام بیہقی ”شعب الایمان“ میں لکھتے ہیں۔ ”اخبرنا ابو بکر احمد بن محمد بن ابرہیم الاشنانی انا ابو علی الحسن

بن علی الحافظ نا الفضل بن محمد بن عبد اللہ بن الحارث بن سلیمان الانطاکی نا (محمد بن جابر بن ابی عیاش

الصیصی) نا عبد اللہ بن المبارک نا یعقوب بن القعقاع عن مجاہد عن عبد اللہ بن عباس قال قال النبی ﷺ

مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْفَرِيقِ الْمَتَوَعُّوثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمِّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَتْ اَحْبَبَ

اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاَنَّ اللّٰهَ لِيَدْخُلَ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دَعَاِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالِ الْجِبَالِ وَاَنَّ هَدِيَةَ

الاحياء الى الاموات الاستغفار لهم“ ۱۰۷۔

اور بعد ازاں فرمایا: ”قال ابو علی الحافظ: هذا حدیث غریب من حدیث عبد اللہ بن المبارک لم

يقع عند اهل خراسان ولم اكتبه الامام من هذا الشيخ، قال الام احمد رحمه الله، قد رواه ببعض معناه

محمد بن خزيمه البصرى ابو بكر عن محمد بن ابى عیاش عن ابن المبارک وابن ابى عیاش ينفر دبه

والله اعلم“ ۱۰۸۔

اس سند من راوی (محمد بن جابر بن ابی عیاش) کو علامہ ذہبی نے غیر معروف قرار دیا۔ چنانچہ آپ ”میزان الاعتدال“ میں لکھتے ہیں: ”محمد

بن جابر بن ابی عیاش المصیصی لا اعرفه وخبره منكر اجداً روى الفضل بن محمد الباهلی وعبد اللہ بن خالد

الرازی عنه، قال حدثنا ابن المبارک عن يعقوب بن القعقاع عن مجاهد عن ابن عباس

قال قال رسول الله ﷺ مَا الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهٖ اِلَّا كَالْفَرِيقِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمِّ اَوْ صَدِيقٍ وَاَنَّ اللّٰهَ

لِيَدْخُلَ مِنْ الدُّعَاِ اِلَى اَهْلِ الْقُبُورِ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ وَاَنَّ هَدِيَةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ اسْتَغْفَارُ لَهُمْ، وزاد الرازی:

”والصدقة عنهم“ ۱۰۹۔

امام ابوالشجاع دلیلی نے: ”فردوس الأخبار“ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ: (مَا الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهٖ الْاَشْبَهَةُ الْغَرِيقِ

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) ۱۰۲۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۵۹، ابواب الزهد۔ باب (مَا جَاءَ فِي طَوَالِ الْعَمْرِ)

۱۰۳۔ ایضاً:

۱۰۴۔ ایضاً:

۱۰۵۔ ایضاً:

۱۰۶۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۲۰۶، کتاب الدعوات، باب الاستغفار،

۱۰۷۔ شعب الایمان، جلد ۶، صفحہ ۲۰۳، باب (بر الوالدین) فصل (حفظ حق الوالدین بعد موتها) حدیث ۷۹۰۵

۱۰۸۔ ایضاً:

المتغوث ينظر دعوة من أب أو أم أو ولد أو صديق ثقة، فإذا الحقته كانت أحب إليه من الدنيا وما فيها وإن الله ليدخل على أهل القبور من دعاء أهل الدور أمثال الجبال وإن هدية الأحياء إلى الأموات استغفوا لهم والصدقة عنهم) روایت کیا۔  
اور امام ابو منصور دیلمی نے اسکی اسنادیوں بیان کی۔ ”اخبیرناہ العلم أبی عن ابی القاسم بن البسری عن محمد بن عمر بن جعفر العکبری عن محمد بن عیسے بن حماد المرندی عن الحسن بن علی بن عبد الواحد عن ابی ہمام الولید بن شجاع عن ابن مبارک عن یعقوب بن القعقاع عن مجاهد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: الحدیث ۱۱۱۔“

لیکن روایت دیلمی فی اسناد میں حسن بن علی بن عبد الولید کے بارے علامہ ذہبی نے فرمایا: ”حدّث عن حشام بن عمار بخبر باطل“ ۱۱۲۔

امام غزالی ”احیاء علوم الدین“ میں لکھتے ہیں: ”روی عن رسول اللہ ﷺ انه قال: مثل الميت فی قبره مثل الغریق يتعلق بكل شیء ينتظر دعوة من ولد أو والدٍ أو اخ أو قریب“ ۱۱۳۔  
اور علامہ عراقی نے اسکی تخریج میں فرمایا: ”اخرجه ابو منصور الدیلمی فی سند الفردوس من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال الذہبی“ ۱۱۴۔

تو حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ ضعیف ہوئی لیکن علماء امت نے اسے فضائل اعمال میں قبول کیا ہے۔ جیسا کہ علامہ خطیب تبریزی نے ”مشکوٰۃ المصابیح“ کی تیسری فصل (جو کہ مصابیح السنہ پر خطیب کی طرف سے اضافہ ہے) میں بغیر ذکر انکار و ضعف بیان کر کے ثابت کر دیا اور اس سے استدلال بھی کیا۔  
پھر امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ بولہلی کے حوالہ سے غریب کہا اور اسکی تائید حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے کہ جسے امام ابن ماجہ نے ”سنن میں مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا ”حدّثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن عاصم عن ابی صالح عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ: القنطار اثنا عشر الف اوقیه کل اوقیه خیر سما بین السماء والارض وقال رسول اللہ ﷺ، ان الرجل لترفع درجۃ فی الجنة فيقول انی هذا؟ فيقال باستغفار ولدك لك“ ۱۱۵۔

امام ابو الشجاع دیلمی سے ”فردوس الاخبار“ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بلفظ (ما الميت فی قبر الا شهہ الغریق المتغوث ينظر دعوة من أب أو أم أو ولد أو صديق نفه، وإذا الحقته كانت أحب إليه من الدنيا وما فيها وإن الله ليدخل على أهل القبور، من دعاء أهل الدور أمثال الجبال وإن هدية الأحياء إلى الأموات استغفار لهم والصدقة عنهم)

اور امام بوسیری نے زوائد ابن ماجہ میں فرمایا: ”هذا اسناد صحیح۔ مرجاله ثقّات“ ۱۱۶۔  
امام احمد بن حنبل: ”مسند“ میں لکھتے ہیں۔ ”ثنا يزيد انا حماد بن سلمة عن عاصم بن ابی النجود عن ابی صالح عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: ان الله عزوجل ليرفع الدرّجة للعبد الصالح في الجنة فيقول يارب

۱۰۹۔ میزان الاعتدال، جلد ۳، صفحہ ۳۹۰، بیان ۴۳۰۰ (محمد بن جابر بن ابی عیاش المصیبی)

۱۱۰۔ فردوس الاخبار، جلد ۳، صفحہ ۳۹۱، باب المیم، حدیث ۲۶۶۳۔

۱۱۱۔ مسند الفردوس، بر حاشیہ، فردوس الاخبار (حوالہ مذکورہ)

۱۱۲۔ میزان الاعتدال، جلد اول، صفحہ ۵۰۹، بیان نمبر ۱۹۰۷۔ (الحسن بن علی بن عبد الواحد) باب نمبر ۲ (حقوق الاخوة والصحة) باب

نمبر ۲ (حقوق الاخوة والصحة) الحق السادس (۶)

۱۱۳۔ احیاء علوم الدین، جلد ۲، صفحہ ۵۸۶، کتب (آداب الالفة والاخوة والصحة) باب نمبر (حقوق الاخوة والصحة)

الحق السادس (۶)

۱۱۴۔ ایضاً بر حاشیہ

اننى لى هذا فيقول باستغفار ولدك لك“ ۱۱۷۔

اور علامہ عراقی نے ”المغنی“ میں فرمایا: رواہ احمد بن حنبلہ حسن“ ۱۱۸۔

پھر اسکی تائید قرآن پاک کی آیت کریمہ: ”وَالَّذِي جَاءَ وَاسِنَ بَعْدَهُمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلَا خَوَانًا الَّذِينَ سَلَبُونَا

بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ“ ۱۱۹۔

سے بھی ہوئی ہے۔

علامہ نووی ”اذکار“ میں لکھتے ہیں: ”اجمع العلماء على ان الدعاء للاموات ينفعهم ويصلهم ثوابه واحتجوا بقوله تعالى-

والذين جاؤا من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالایمان“ ۱۲۰۔

## (۱۸) ”يُمَطَّرُونَ وَبِهِمْ يُرْزَقُونَ“

(دفتر اول مکتوب، ۱۰۹)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان: حدیث (لن تخلوا الارض من ثلثین مثل ابراهیم خلیل الرحمن بهم تغاثون وبهم

ترزقون وبهم تمطرون) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے علامہ ابن حبان نے ”تاریخ“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔

علامہ سیوطی ”الحاوی للفتاویٰ“ میں رقمطراز ہیں ”قال ابن حبان فی التاریخ: ثنا محمد بن المسیب

ثنا عبد الرحمن بن مرزوق ثنا عبد الوهاب بن عطاء الحفاف عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی

هريرة عن النبی ﷺ قال، لن تخلوا الارض من ثلثین مثل ابرهیم خلیل الرحمن بهم تغاثون وبهم ترزقون

وبهم تمطرون“ ۱۲۱۔

علامہ سیوطی نے الجامع الصغیر میں روایت ابن حبان کو حدیث ضعیف قرار دیا۔ ۱۲۲۔

البتہ امام بخاری نے ”صحیح“ میں روایت کیا کہ ”حدَّثنا سليمان بن عرب ثنا محمد بن طلحة عن طلحة عن مصعب

بن سعد قال رأى سعدان له فضلًا على من دونه، فقال النبي ﷺ ”هل تُنصرون وترزقون الا بضعفائكم“ ۱۲۳۔

## فصل دوم

### (فارسی متن)

(۱) در ہر شبی ار شبہائے این ماہ چندین ہزار کس را کہ لائق

دوزخ اند آزادی سازند

(دفتر اول مکتوب، ۳۵)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ قول، قطعاً حدیث (وللذعفاء من النار وذلک کل لیلۃ ای من رمضان) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے علامہ خطیب

تبریزی نے ”مشکوٰۃ المصابیح“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر کیا اور فرمایا: ”رواہ الترمذی وابن ماجہ ورواہ احمد عن رجل

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) ۱۱۵۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۱۲۰۷، کتاب الادب، باب (بر الوالدین)، حدیث: ۳۶۶۰

۱۱۲۔ مصابیح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ، جلد ۴، صفحہ ۹۸، کتب الادب، باب بر الوالدین۔

۱۱۷۔ مسند احمد بن حنبل، جلد ۲، صفحہ ۵۰۹، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۔ المغنی بذیل احیاء علوم الدین، جلد اول، صفحہ ۳۱۲، کتاب الاذکار، باب ثانی (۲)، آداب الدعاء۔ بیان، فضیلة الاستغفار

۱۱۹۔ القرآن المجید۔ سورة الحشر۔ آیت نمبر ۱۰

۱۲۰۔ اذکار نووی۔ کتاب (اذکار المرض الموت وما يتعلق بهما) باب (ما یمنع المیت من قول غیرہ)

۱۲۱۔ الحاوی للفتاویٰ، جلد ۲، صفحہ ۲۳۸، الفتاوی المتعلقہ بالتصوف۔ بیان۔ (الخبر الدال علی وجوب القطب والاوتاد والنجیاء)

۱۲۲۔ الجامع الصغیر، جلد ۲، صفحہ ۱۲۶، بحرف الام۔

۱۲۳۔ صحیح البخاری، جلد اول، صفحہ ۴۰۵، کتاب الجہاد۔ باب: (من امتحان بالضعفاء والصالحین فی الحرب)



چنانچہ امام بخاری فرماتے ہیں۔ ”حدثنا عبد الله بن يوسف انا مالك عن ابي حازم عن سهل بن سعيد ان رسول الله ﷺ قال لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر“ ۱۹۔

اور امام مسلم نے فرمایا: ”حدثنا يحيى بن يحيى اخبرنا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابيه عن سهل بن سعد ان رسول الله ﷺ قال: لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر“ ۲۰۔

جبکہ امام ترمذی جامع میں روایت کرتے ہیں کہ: ”حدثنا اسحاق بن موسى الانصاري نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن قرّة عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ قال الله عزوجل: احبّ عبادي اليّ اعجلهم فطرًا“ ۲۱۔

اور بعد ازاں فرمایا: ”هذا حديث حسنٌ غريبٌ“ ۲۲۔ جہاں تک تاخیر سحر کا تعلق ہے تو اس کا ذکر امام مسلم نے صحیح میں مرفوعاً کیا۔ چنانچہ فرمایا: ”حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة حدثنا وكيع عن هشام عن قتادة عن انس عن زيد بن ثابت قال تسخر مع رسول الله ﷺ ثم قمنا الى الصلوة قال قلت كم كان قدر ذلك قال قدر خمسين آية“ ۲۳۔

اور امام ترمذی نے جامع میں روایت کیا چنانچہ فرمایا: ”حدثنا يحيى بن موسى نا ابو داؤد الطيالسي نا هشام الدستوائي عن قتادة عن انس عن زيد بن ثابت قال تسخر ناعم رسول الله ﷺ ثم قمنا الى الصلوة قال قلت كم كان قدر ذلك قال قدر خمسين آية“ ۲۴۔

### (۳) ”بخر ما افطار کردن سنت است“

(دفتر اول مکتوب، ۴۵)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنے اس فرمان میں کجور سے روزہ افطار کرنا سنت قرار دیا۔ یہ ایک حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام ترمذی نے جامع میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس بن مالك رضي الله عنه قال كان رسول الله ﷺ لفطر قبل ان يصلي على رطباتٍ فإن لم تكن رطبات فتمراتٍ فإن لم تكن تمرات حسا حسواتٍ من ماءٍ“ ۲۵۔

اور بعد ازاں فرمایا: ”هذا حديث حسنٌ غريبٌ“ ۲۶۔ پھر ایک دوسری روایت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن عاصم الاحول حدثنا هناد نا ابو معاوية عن عاصم الاحول عنه حفصة ابنة سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر الضبي عن النبي ﷺ قال اذا افطر احدكم فليفطر على تمرٍ فان لم يجد فليفطر على ماءٍ فانه طهور“ ۲۷۔

اور بعد ازاں فرمایا: ”هذا حديث حسنٌ صحيحٌ“ ۲۸۔

(بقیہ حوالہ سابقہ صفحہ) ۱۸۔ ایضاً:

۱۹۔ صحیح البخاری، جلد اول، صفحہ ۲۶۳، کتاب الصوم۔ باب (تعجيل الافطار)

۲۰۔ صحیح مسلم، جلد اول، صفحہ ۲۵۰۔ کتاب الصيام۔ ۳۰۵، ۳۵۱، باب (فضل الصّحور و تاكيد استحبابه واستحباب تاخيره وتعجيل الفطر)

۲۱۔ جامع ترمذی، جلد اول، صفحہ ۱۵۰۔ ابواب الصوم، باب (ما جاء في تعجيل الافطار)

۲۲۔ ایضاً:

۲۳۔ صحیح مسلم، جلد اول، صفحہ ۳۵۰۔ کتاب الصيام۔ باب (فضل السحور الخ)

۲۴۔ جامع ترمذی، جلد اول، صفحہ ۱۵۰۔ ابواب الصوم۔ باب (ما جاء في تاخير السحور)

۲۵۔ ایضاً حوالہ سابق از جامع ترمذی، جلد اول، صفحہ ۱۴۹، ۱۵۰۔

(دفتر اول مکتوب، ۵۲)

(۴) ”فقر فخر محمدی گشت“

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان۔ حدیث مشہور (الفقری فخری و بہ افتخر) کی طرف اشارہ ہے (دیکھئے قول ۲۶، فصل اول)

(۵) ”دور رکعت نماز با مداد را بجماعت ادا کردن کی سنتی از

سنن بجا آوردن بمراتب بہتر است از آنکہ تمام شب بصلوٰۃ نافلہ

(دفتر اول مکتوب، ۵۲)

قیام نماید نماز با مداد بی جماعت ادا کند“

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اس عبارت میں نماز فجر باجماعت ادا کرنا، رات بھر نفل نماز ادا کرنے سے افضل قرار دیا۔ اس کا ذکر امام مالک رضی اللہ عنہ نے ”موطا“ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ذکر کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ عن ابن شہاب عن ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ ان عمر بن الخطاب فقد سلیمان بن ابی حثمہ فی صلوة الصبح وان عمر بن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین السوق والمسجد النبوی مر علی الشفاء أم سلیمان فقال لا لم ام سلیمان فی صلوة الصبح فقالت انه بات یصلی قعبته عیناه فقال لأن اشهد صلوة الصبح فی الجماعة احب الی من ان اقوم لیلۃ“ ۲۹۔

(۶) ”بہترین علماء بہترین عالم است و بہترین ایشان بدتین

خلائق“

(دفتر اول مکتوب، ۲۴۰)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے قول (شرار الناس شرار العلماء وخیر الناس خیر العلماء) کے تحت اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔ (دیکھئے قول نمبر ۲۳، فصل اول)

(دفتر اول مکتوب، ۲۴۰)

(۷) ”دینداران کہ دنیا سجن ایشان است“

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان۔ حدیث نبوی (الدینا سجن المؤمن وجنۃ الکافر) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام مسلم صحیح، ترمذی، جامع، ابن ماجہ، سنن اور امام احمد بن حنبل نے منہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ امام مسلم فرماتے ہیں: ”حدثنا قتیبہ بن سعید نا عبد العزيز یعنی الد راوردی عن العلاء عن ابیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر“ ۳۰۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اجماعاً دونوں سے (یعنی بطریق قتیبہ) روایت کیا۔ ۳۱

جبکہ امام ابن ماجہ نے قتیبہ کی بجائے ابو مروان محمد بن عثمان کے واسطے سے بطریق عبدالعزیز روایت کیا۔ ۳۲

اور امام احمد بن حنبل سے عبدالرحمن اور ابو عامر (دونوں کے) واسطے سے بطریق زہیر روایت کیا۔ (یعنی زہیر عن العلاء الخ) ۳۳

(۸) ”اویس قرنی کہ خیر التابعین است“ (دفتر اول مکتوب، ۲۶)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ قول: حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام مسلم صحیح میں مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا:

۲۶

ایضاً:

۲۷

ایضاً: صفحہ ۱۳۹۔

۲۸

ایضاً:

۲۹

موطا امام مالک، صفحہ نمبر ۱۳۸، باب، (ما جا فی العتمة والصبح) حدیث نمبر ۷، صفحہ ۱۱۶

۳۰

صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۴۰۷، کتاب الزہد



”حدثنا زهير بن حرب و محمد بن اسثنى قالانا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة عن سعيد الجريري بهذا الإسناد (يعنى عن ابى نصره عن اسير بن جابر) عن عمر بن الخطاب قال انى سمعت رسول الله ﷺ يقول ان خير التابعين رجل يقال له اويس وله والده كان به بياض فمروه فليستغفر لكم“ ۳۴

علامہ خطیب تبریزی نے: مشکوٰۃ المصابیح میں بیان کیا اور فرمایا ”رواه مسلم“ ۳۵

(۹) ”بہترین قرون قرن اصحاب گشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم“

(دفتر اول مکتوب، ۶۶)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان: (خیر القرون قرنی) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت جمیلہ بنت ابی جہل سے مرفوعاً روایت کیا، چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ ”حدثنا زکریا بن یحیی الساجی ثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن عثمان ابو بحر البلاوی ثنا شعبة عن سماک بن حرب عن عبد اللہ بن عمیرة عن زوج انت ابی جہل عن ابنة ابی جہل ان النبی ﷺ قال: خیر القرون قرنی“ ۳۶

اور علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں فرمایا: ۳۷

”سماھا جمیلة و رجالہ ثقات الا ازوج بنت ابی جہل لم اعرفه“

لیکن علامہ ابن حجر نے ”الصواعق المحرقة“ میں فرمایا: ”بقولہ ﷺ الحدیث المتفق علی صحیحہ“ ”خیر

القرون قرنی“ ۳۸

مگر شیخین نے لفظ القرون کی بجائے الناس ذکر کیا۔

چنانچہ امام بخاری نے صحیح میں فرماتے ہیں۔ ”حدثنا عبدان عن ابی حمزة عن الاعمش عن ابرہیم عن عبیدة عن عبد اللہ عن النبی ﷺ قال: خیر الناس قرنی ثم الذین بلونہم ثم الذین یلونہم ثم یحیی من بعدہم قوم تسبق شہادتهم ایمانہم وایمانہم شہادۃ“ ۳۹

اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ صحیح میں فرماتے ہیں۔ ”حدثنا الحسن بن علی الحلوانی نا زہر بن سعد السمان عن ابن عون عن ابرہیم عن عبیدة عن عبد اللہ عن النبی ﷺ قال: خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم فلا ادری فی الثالثة اوفی الرابعة قال ثم تتخلف بعدہم خلف تستبق شہادۃ احدہم یمینہ ویمینہ شہادۃ“ ۴۰

(۱۰) ”پس مخطی ایشان نیز درجہ واحدہ دارد عند اللہ

وسعیب را خود دو درجہ است“

(دفتر اول مکتوب: ۶۶)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا قول، حدیث (اذا حکم الیحاکم فاجتہد واصاب فله اجران واذا حکم فاجتہدو

- |    |                                                                                                 |
|----|-------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ۳۱ | جانب ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۵۸، ابواب الزہد، باب (ما جاء ان الدنيا سجن المؤمن)                      |
| ۳۲ | سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۷۸، کتاب الزہد، باب (مثل الدنيا) حدیث ۲۱۱۳                          |
| ۳۳ | مسند احمد بن حنبل، جلد ۲، صفحہ ۴۸۵، بیان: (حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)                         |
| ۳۴ | صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۱۳۷۸۔ کتب الزہد، باب (مثل الدنيا) حدیث ۲۱۱۳                              |
| ۳۵ | مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۵۸۲۔ کتاب المناقب۔ ذکر الیمن والشام و ذکر اویس قرنی رضی اللہ عنہ، فصل اول |
| ۳۶ | المعجم الکبیر، جلد ۲۳، صفحہ ۲۱۱، بیان (جمیلہ بنت ابی جہل بن ہشام) حدیث ۵۲۰                      |
| ۳۷ | مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۲۰                                                                   |
| ۳۸ | الصواعق المحرقة، صفحہ ۷، مقدّمۃ الاولى                                                          |
| ۳۹ | صحیح البخاری، جلد ۲، صفحہ ۹۵، کتاب الرقاق، باب (من یحذر من زہرۃ الدنيا والتنافس فیہا)           |

اخطا فله اجرٌ واحدٌ) کی طرف اشارہ کہ جسے علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا اور فرمایا: یہ متفق علیہ ہے۔ ۴۱۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صحیح میں لکھتے ہیں: ”حدثنا عبد اللہ بن یزید المقرئ المکی قال حدثنا حیوة بن شریح قال حدثنی یزید بن عبد اللہ بن الہاد عن محمد بن ابرہیم بن الحارث عن بُسر بن سعید عن ابی قیس مولیٰ عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص انه سمع رسول اللہ ﷺ يقول اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد ثم اخطا فله اجر۔ قال: فحدثت هذا الحديث ابا بکر بن محمد بن عمرو بن حزم فقال هكذا حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ وقال عبد العزیز بن المطلب عن عبد اللہ بن ابی بکر عن ابی سلمة عن النبی ﷺ مثله“ ۴۲۔

اور امام مسلم صحیح میں فرماتے ہیں: ”حدثنی یحییٰ بن التمیمی قال انا عبد العزیز بن محمد عن یزید بن عبد اللہ بن اسامة بن الہاد عن محمد بن ابرہیم عن بُسر بن سعید عن ابی قیس مولیٰ عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص انه سمع رسول اللہ ﷺ قال اذا حکم الحاکم فاجتهد ثم اصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد ثم اخطا فله اجر“ ۴۳۔

## (۱۱) ”اگر تمتعات دنیوی را اندک اعتبار سے بود برابر سرموئے

(دفتر اول مکتوب، ۸۶)

بر کفار بد کردار تجوید نمی فرمودند“

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ فرمان: حدیث نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام: (لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا۔ چنانچہ امام ترمذی جامع میں لکھتے ہیں: ”حدثنا قتيبة نا عبد الحميد بن سليمان عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول اللہ ﷺ لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة ماء“ ۴۴۔

اور بعد ازاں فرمایا: ”وفی الباب عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ هذا حديث صحيح غريب“ ۴۵۔

امام ابن ماجہ ”سنن میں لکھتے ہیں: ”حدثنا هشام بن عمار و ابرہیم بن المنذر و الحزامی و محمد بن لاصباح قالوا اثنا ابو یحییٰ زکریا بن منظور ثنا ابو حازم عن سهل بن سعد قال کنا مع رسول اللہ ﷺ بذی الحلیفة فاذا هرب شاة مية سائلة برجلنها فقال اترون هذه هينة على صاحبها فوالذي نفسى بيده للذنيا اهون على الله من هذه على صاحبها ولو كانت الدنيا عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها فطرة ابدا“ ۴۶۔

## (۱۲) ”عدم تمثيل شيطان است بصورت خير البشر عابه

(دفتر اول مکتوب، ۱۰۷)

وعلى اله الصلوٰۃ والسلام“

(حوالہ سابقہ صفحہ ۴۰) ۴۰۔ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۰۹، کتاب الفضائل، باب (فصل الصحابه)

۴۱۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۳۲۳، کتاب الامارۃ۔ باب العمل فی القضاء والخوف منه۔ فصل اول

۴۲۔ صحیح البخاری، جلد ۲، صفحہ ۱۰۹۲، کتاب الاعتصام

۴۳۔ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۷۶، کتاب الاقضية، بیان: (اجر الحاکم اذا اجتهد فاصاب لو اخطا)

۴۴۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۵۸، ابواب الزهد، باب (ما جاء فی هوان الدنيا علی الله)

۴۵۔ ایضاً۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ قول: حدیث (من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطن لا یتمثل فی صورتی) کی طرف اشارہ ہے (تحقیق کیلئے دیکھئے: تخریج قول نمبر ۳۳- فصل اول)

### (۱۳) ”رونده راه سخن حق را از ہر کس کہ باشد ہے گرانی

قبول کند“

(دفتر اول مکتوب، ۱۰۷)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ قول حدیث نبوی ﷺ (کلمة حکمة ضالة المؤمن فحيث وجدها فهو احق بها) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے امام ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا۔ چنانچہ امام ترمذی: جامع میں فرماتے ہیں: ”حدثنا محمد بن عمر بن الوليد الكندي نا عبد الله بن نمير عن ابراهيم بن الفضل عن سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: الكلمة الحكمة ضالة المؤمن فحيث وجدها فهو احق بها“ ۴۷۔

اور بعد ازاں فرمایا: ”هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه و ابراهيم بن الفضل المخزومي ضعيف في الحديث“ ۴۸۔

اور امام ابن ماجہ نے سنن میں فرمایا: ”حدثنا عبد الرحمن بن عبد الوهاب ثنا عبد الله ابن نمير عن ابراهيم بن الفضل عن سعيد نا المقبري عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الكلمة الحكمة ضالة المؤمن حيث ما وجدها فهو احق بها“ ۴۹۔

علامہ سیوطی نے اسے: الجامع الصغير میں ذکر کیا اور فرمایا: اسے امام ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ۵۰۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ ۵۱۔

### (۱۴) ”حُبّ او ستر گناہاں است“

(دفتر اول مکتوب، ۱۱۰)

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا یہ قول، حدیث مشہور (حب الدنيا راس كل خطيئة) کی طرف اشارہ ہے کہ جسے علامہ زرکشی نے الالامی الثموری میں ذکر کیا اور فرمایا: ”هو من كالم مالك بن دينار كذلك رواه ابن ابى الدنيا فى كتاب مكائد الشيطان باسناده اليه، ورواه البيهقى فى كتاب الزهد من كلام عيسى بن مريم عليه الصلوة والسلام ولا اصل له من حديث النبی ﷺ الا مرئيل الحسن البصرى كما رواه البيهقى فى شعب الايمان فى الباب الحادى والسبعين منه“ ورواه ابن يونس فى تاريخ مصر عن ابن لهيعة عن عقبه بن مسلم عن سعد بن مسعود قوه “ ۵۲۔

امام بیہقی نے الزهد الكبير میں بلفظ (راس كل خطيئة حب الدنيا) ذکر کیا چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”أخبرنا محمد بن عبد الله انبانا ابو عمرو بن السنمك ثنا الحسن بن عمرو قال: سمعت بشر بن الحارث يقول: لا يجد من يحب الدنيا حلاوة العبادة قال وقال عيسى ابن مريم عليه السلام: رأس كل خطيئة حب الدنيا“ ۵۳۔

لیکن ”شعب الايمان میں فرمایا: ”أخبرنا ابو الحسين بن بشر ان انا الحسين بن صوان ثنا عبد الله بن ابى الدنيا

(حوالہ سابقہ صفحہ) ۴۶۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۷۷، حدیث نمبر ۴۱۱۰۔ کتاب الزهد۔ باب (مثل الدنيا)

۴۷۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۹۸۔ ابواب العلم، باب (ما جاء فى فضل الفقيه على العبادة)، سهل بن سعد (ترمذی)

۴۸۔ ایضاً۔

۴۹۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۹۵ / ۱۳۹۷۔ کتاب الزهد۔ باب الحكمة۔ حدیث ۳۱۶۹ / ۳۱۷۰

۵۰۔ الجامع الصغير، جلد ۲، صفحہ ۹۷۔ حرف الكاف

۵۱۔ الجامع الصغير، جلد ۲، صفحہ ۹۷۔ حرف الكاف

ثنا اسحق بن ابرہیم انا ابو داؤد الحضری عن سفیان بن سعید قال کان عیسے علیہ السلام یقول : حبّ الدنیا اصل کل خطیئة والمال فیہ داء کثیر قالوا وما داؤہ؟ قال لا یسلم من الفخر ولا الخیلاء قالوا فان سلم یشغلہ اصلاحہ عن ذکر اللہ عزجل " ۵۴۔

امام احمد بن حنبل: الزهد میں فرماتے ہیں: "ثنا عمر بن سعد ابو داؤد الحضری عن سفیان قال کان عیسے بن مریم علیہ السلام یقول ، حبّ الدنیا اصل کل خطیئة " ۵۵۔

جبکہ امام ابو نعیم "حلیۃ الاولیاء" میں آیت ہے: "حدثنا ابو محمد بن حیان ثنا محمود بن احمد بن الفرّج ثنا اسمعیل بن عمرو البجلی ثنا سفیان الثوری قال قال عیسے بن مریم علیہ السلام : حبّ الدنیا رأس کل خطیئة والمال فیہ داء کثیر ، قیل : یا روح اللہ ما داؤہ؟ قال لا یؤدی حقہ ، قالوا : فان اذی حقہ؟ قال لا یسلم الفخر والخیلاء؟ قالوا ، فان سلم من الفخر والخیلاء؟ قال : یشغلہ استصلاحہ عن ذکر اللہ " ۵۶۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حرت حسن بصری سے مرسل بھی روایت کیا۔ چنانچہ فرمایا: "اخبرنا ابو الحسن بن بشران انا الحسن بن صفوان ثنا عبد اللہ بن ابی الدنیا حدثنی سریق بن یونس ثنا عباد بن العوام عن هشام او عوف عن الحسن قال قال رسول اللہ ﷺ : حبّ الدنیا رأس کل خطیئة " ۵۷۔

اور علامہ عراقی نے المغنی میں فرمایا: "اخرجه ابن ابی الدنیا فی ذم الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان من طریقہ من روایة الحسن مرسلًا " ۵۸۔

علامہ سیوطی نے الجامع الصغیر میں حدیث بیہقی کو ضعیف قرار دیا۔ ۵۹۔

لیکن الذر المنثورہ میں فرمایا "قد عدّ الحدیث فی الموضوعات وتعقبہ ابن حجر بان المدینی اثنی علی سراسیل الحسن والاسناد حسن الیہ " ۶۰۔

ملا علی قاری اسرار المرفوعہ میں لکھتے ہیں: "قال معضہم موضوع وسنہم ابن تیمیہ حیث جزم بانہ من قول جنذب

البجلی انتہی " ۶۱۔

لیکن آپ نے قائل موضوع کا تعاقب کرتے ہوئے فرمایا: "القائل بانہ موضوع لم یصرح باسناده والاسناد مختلفہ والمرسل حجّة عند الجمهور اذ صحّ اسناده " ۶۲۔

علامہ ابوشجاع دلیمی نے "فردوس الاخبار" میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً (الرغبۃ فی الدنیا وہی رأس کل خطیئة) ایک طویل مگر بلا سند روایت میں ذکر کیا۔ ۶۳۔

حضرت خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت حزیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ "عن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول فی خطبۃ الخمر جماع الاثم والنساء حبائل الشیطان وحبّ الدنیا رأس کل خطیئة،

۵۲۔ اللالی المنثورہ فی الاحادیث المشہورہ۔ صفحہ ۱۲۲۔ باب نمبر ۳: الزهد۔ حدیث اول

۵۳۔ الزهد الکبیر، صفحہ ۱۶۹، حدیث نمبر ۲۳۹، فصل ترک الدنیا ومخالفة النفس والهوی

۵۴۔ شعب الایمان، جلد ۴، صفحہ ۳/۱۳۲۳۔ شعبہ نمبر ۷۱ (باب فی الزهد وقصر الامل) حدیث ۱۰۴۵۸

۵۵۔ الزهد، صفحہ ۱۱۷، بیان (بقیہ زہد عیسے علیہ السلام)

۵۶۔ حلیۃ الاولیاء، جلد ۶، صفحہ ۳۸۸۔ بیان (سفیان ثوری)

۵۷۔ شعب الایمان، جلد ۴، صفحہ ۳۳۸، شعبہ نمبر ۷۱، باب (الزهد وقصر الامل) حدیث ۱۰۵۰۱

۵۸۔ المغنی احیاء علوم الدین، جلد ۳، صفحہ ۱۹۸/۳، ۲۰۲، کتاب ذم الدنیا، بیان (ذم الدنیا)

۵۹۔ الجامع الصغیر، جلد اول، صفحہ ۱۴۸۔ حرف الحاء

۶۰۔ الذر المنثورہ، صفحہ ۹۸/۱۶۵، حرف الحاء، حدیث

قال وسمعتہ يقول ، آخر النساء حيث اخرهن الله “ ۲۳۔

اور بعد ازاں فرمایا: ”رواه الرزین - وروی البیهقی منہ فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً ” حب الدنیا

رأس كل خطیئة “ ۲۵۔

(دفتر اول مکتوب، ۱۱۰)

### (۱۵) ”طالبان آن مستحق لعن“

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اس عبارت میں ان طالبان دنیا کو مستحق لعنت قرار دیا کہ جن کا مقصود فقط دنیا ہو۔ یہ بات حضور اکرم ﷺ کے فرمان: (لعن عبدالدینار و لعن عبدالذرهم) سے اخذ ہے کہ جسے امام تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا۔ اور فرمایا۔ ”رواه الترمذی“ ۲۶۔

امام ترمذی جامع میں لکھتے ہیں: ”حدثنا بشر بن هلال الصواف نا عبد الوارث بن سعيد عن يونس عن الحسن

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: لعن عبد الدينار و لعن عبد الدرهم “ ۲۷۔

اور بعد ازاں فرمایا: ”هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه “ ۲۸۔

### (۱۶) ”حکم مجتہد مخطی دارند کہ خطای اور انیزیک اجر

(دفتر اول مکتوب، ۱۱۲)

### ”خواہد بود“

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنے اس قول میں خطائے مجتہد پر ایک اجر کا ذکر کیا۔ اسکی تحقیق ہو چکی ہے۔ (دیکھئے قول نمبر ۱۱، فصل ہذا)

- ۲۱۔ اسرار المرفوعہ ، صفحہ ۱۸۰۔ حرف الحاء۔ حدیث نمبر ۱۶۳۔
- ۲۲۔ ایضاً۔
- ۲۳۔ فردوس الاخبار ، جلد ۲، صفحہ ۴۱۔ باب لالباء، حدیث نمبر ۲۰۰۷۔
- ۲۴۔ مشکوٰۃ المصابیح ، صفحہ ۴۴۴، کتاب الرقاق ، فصل ثالث (۳)۔
- ۲۵۔ ایضاً۔
- ۲۶۔ مشکوٰۃ المصابیح ، صفحہ ۴۴۱۔ کتاب الرقاق۔ فصل ثانی
- ۲۷۔ جامع ترمذی ، جلد ۲، صفحہ ۶۲۔ ابواب الزهد۔ باب (بعد باب ماجاء فی اخذ النعال)
- ۲۸۔ ایضاً۔

